

جدید نظریات شکر و انبساط

البشیر السندیر
ترجمہ و شرح

التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ

آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ مع ترجمہ اور ضروری تشریحات کے ساتھ فضائل کا وہ مستند ذخیرہ
جس میں اعمال صالحہ پر دنیا و آخرت کے ثمرات اور گنہگار پر نقصانات سے مطلع کیا گیا ہے۔
جس کے مطالعہ سے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

ترجمہ و شرح
مولانا محمد عثمان صاحب
مقیم مدینہ منورہ

تتمت
ما فطر زکی الدین عبد العظیم
بش عبد القوی الذری الترمذی

پیش منظر
غنی محمد عاشق الہی ہند شہری مہاجرہ فی رحمتہ اللہ

دارالایمان

آلہ آباد ایم ایس بیٹا روڈ کراچی پاکستان 52931801

جلد اول نظر ثانی شد، دایرہ اشاعت

بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہونگے اور آپ بشارت دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

البشیر والنذیر

ترجمہ و شرح

التَّغْيِيبُ وَالتَّهْيِيبُ

آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ مع ترجمہ اور ضروری تشریحات کے ساتھ فضائل کا وہ مستند ذخیرہ جس میں اعمال صالحہ پر دنیا و آخرت کے ثمرات اور کوتاہی پر نقصانات سے مطلع کیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

جلد اول

حصہ اول و دوم

ترجمہ و شرح

مولانا محمد عثمان صاحب مفتیم مدیرہ منورہ

تصنیف

حافظ زکی الدین عبد العظیم
برن عبد القوی المنذری المتوفی ۱۰۳۵ھ

پیش لفظ

مفتی محمد عاشق الہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ادوار اسلام کے علمبردار
کراچی پاکستان 2213788

دارالاشاعت

کمپوزنگ کے جملہ حقوق بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : ذلیل اشرف عثمانی

طباعت : گجرات پرنٹنگ پریس

ضخامت : 576 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے.....

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک انجکسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ ریلوے بازار اوروالپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتاب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

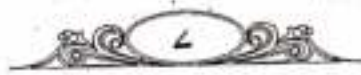
MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

۱۵	تقریظ: حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الہی صاحب دامت برکاتہم
۱۷	مقدمہ
۲۱	تذکرہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۲	اہل علم کی نظر میں حافظ منذریؒ کا مقام
۲۷	الترغیب والترہیب کا تعارف
۲۹	الترغیب والترہیب کی اہل علم کی طرف سے خدمات
۳۱	نیت کی نیکی اور سچائی اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عمل کی ترغیب
۳۸	ریا کاری کے لیے عمل کرنے پر وعید
۴۲	کتاب اللہ اور اسوہ رسول ﷺ کی پیروی کی ترغیب
۴۸	سنت کو چھوڑنے اور بدعات و خواہشات کے ارتکاب پر وعید
۵۲	اچھے کاموں میں پیش قدمی کرنے اور انہیں رواج دینے کی ترغیب اور برے کاموں میں پیش قدمی کرنے اور ان کو رواج دینے پر وعید
۵۵	کتاب العلم / علم کا بیان
۵۵	علم کے سیکھنے سکھانے اور حاصل کرنے کی ترغیب اور علماء و طلباء کے فضائل
۶۲	علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کی ترغیب
۶۳	احادیث مبارکہ کو سننے اور ان کو پہنچانے اور پھیلانے کی ترغیب
۶۳	اور نبی کریم ﷺ کی طرف غلط بات (جھوٹ) کی نسبت پر وعید
۶۳	علماء کے اکرام و اعزاز و احترام کی ترغیب اور ان سے بے التفاتی کرنے پر وعید
۶۶	اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور غرض سے علم سیکھنے پر وعید
۶۷	علم کو پھیلانے اور بھلائی کے کام کی رہبری کرنے کی ترغیب
۶۷	علم کو چھپانے پر وعید
۶۸	علم کے مطابق عمل نہ کرنے اور لوگوں کو نصیحت اور خود عمل نہ کرنے پر وعید
۷۱	اپنے لیے علم اور قرآن دانی کا دعویٰ کرنے پر وعید
۷۲	لڑائی جھگڑا چھوڑنے کی ترغیب خواہ حق ہو یا ناحق ہو اور لڑائی جھگڑا کرنے اور بے جا مناظرہ و مباحثہ کرنے پر وعید
۷۴	کتاب الطہارۃ / طہارت کا بیان
۷۴	قضائے حاجت (استنجاء) کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے سے بچنے کی ترغیب

۷۴	اور لوگوں کے راستہ میں ان کی سایہ دار جگہ میں قضاے حاجت کرنے پر وعید
۷۵	پانی اور غسل خانہ اور سوراخ میں پیشاب کرنے پر وعید
۷۶	قضاے حاجت کے وقت بات چیت کرنے پر وعید
۷۶	پیشاب کے پکڑے وغیرہ پر لگنے اور اچھی طرح پاکی حاصل نہ کرنے پر وعید
۷۸	مردوں کے حمام میں بغیر تہبند کے جانے پر اور عورتوں کے تہبند کے ساتھ (سوائے معذور عورت کے) بھی جانے پر وعید
۷۹	غسل جنابت میں بغیر عذر کے تاخیر کرنے پر وعید
۸۰	وضو کو اچھی طرح کرنے کی ترغیب
۸۴	وضو کے اہتمام اور وضو کی تجدید (تازہ کرنے) کی ترغیب
۸۵	وضو میں جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے پر وعید
۸۵	مسواک کی فضیلت اور ترغیب
۸۷	وضو میں انگلیوں کے خلال کی ترغیب اور ادھورا وضو کرنے اور انگلیوں کے خلال چھوڑنے پر وعید
۸۹	وضو کے بعد دعا کی ترغیب
۸۹	وضو کے بعد دو رکعت (تہیۃ الوضوء) پڑھنے کی ترغیب
۹۱	کتاب الصَّلَاة / نماز کا بیان
۹۱	اذان کی ترغیب اور اس کے فضائل
۹۴	اذان کا جواب دینے کی ترغیب اور کیا جواب دے؟ اور اذان کے بعد کیا دعا پڑھے؟
۹۶	اقامت کی ترغیب
۹۶	اذان کے بعد بغیر کسی عذر کے مسجد سے باہر جانے پر وعید
۹۷	اذان اور اقامت کے درمیان دعا کی ترغیب
۹۷	جن جگہوں پر مسجد بنانے کی ضرورت ہو وہاں مسجد بنانے کی ترغیب
۹۸	مسجد کی صفائی اور اس کو پاک رکھنے اور اس میں خوشبو لگانے کی ترغیب
۹۹	مسجد میں یا قبلہ کی طرف تھوکنے اور مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کے اعلان کرنے پر وعید اور مسجد کے آداب
۱۰۳	نماز کے لیے مسجد کی طرف چل کر خاص طور پر اندھیرے میں جانے کی ترغیب
۱۰۹	مساجد کے ساتھ تعلق اور وابستگی اور اس کو لازم پکڑنے اور اس میں بیٹھنے کی ترغیب
۱۱۰	بدبودار چیزیں جیسے پیاز، لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں آنے پر وعید
۱۱۱	عورتوں کو گھروں کے لازم پکڑنے اور ان ہی میں نماز پڑھنے کی ترغیب اور گھروں سے نکلنے پر وعید

۱۱۴	پانچوں نمازوں کو اہتمام سے پڑھنے کی ترغیب اور اس کے فرض ہونے پر ایمان رکھنا
۱۱۸	نماز کی اور اس میں خاص طور پر رکوع سجدہ و خشوع کی ترغیب اور فضیلت
۱۲۲	اول وقت میں نماز پڑھنے کی ترغیب
۱۲۳	جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی ترغیب اور جو جماعت سے نماز پڑھنے کی غرض سے گیا جا کر معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی اس کا بیان
۱۲۵	جماعت کی نماز میں بعد اذان کی کثرت کی ترغیب
۱۲۶	جنگل میں نماز پڑھنے کی ترغیب
۱۲۷	فجر اور عشاء کی نماز کو خاص طور پر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب اور ان میں تاخیر و سستی کرنے پر وعید
۱۲۸	جماعت کی نماز بغیر عذر کے چھوڑنے پر وعید
۱۳۰	نفل نماز گھر میں ادا کرنے کی ترغیب
۱۳۱	ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کی ترغیب
۱۳۳	فجر اور عصر کی نماز پڑھنے کا خصوصی اہتمام کرنے کی ترغیب
۱۳۴	فجر اور عصر کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنے کا اجر و ثواب
۱۳۵	فجر اور عصر اور مغرب کی نماز کے بعد مختلف اذکار کی ترغیب
۱۳۶	بغیر کسی عذر کے عصر کی نماز چھوڑنے پر وعید
۱۳۷	امامت کو خوبی کے ساتھ اور پوری ذمہ داری سے کرنے کی ترغیب
۱۳۷	اور صحیح طور پر ذمہ داری اور خوبی کے ساتھ نہ کرنے پر وعید
۱۳۷	ایسی امامت پر وعید جس سے نمازی ناخوش ہوں
۱۳۸	صف اول میں نماز پڑھنے کی ترغیب
۱۳۹	صفوں کو سیدھا رکھنے کی ترغیب
۱۴۰	صف کے دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت
۱۴۱	صفوں کو ملانے اور ان میں خالی جگہ پُر کرنے کی ترغیب
۱۴۲	امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کے ختم پر اور دعا کے ختم پر آمین کہنے کی ترغیب
۱۴۴	نماز شروع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت پڑھنے کی دعا
۱۴۵	رکوع و سجود میں مقتدی کے امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید
۱۴۶	رکوع و سجود پورے طور پر نہ کرنے، قومہ میں پورے طور پر سیدھا نہ کھڑا ہونے پر وعید اور خشوع کا بیان
۱۵۲	نماز کی حالت میں اوپر کی طرف نگاہ اٹھانے پر وعید

۱۵۳	نماز میں ادھر ادھر تو جہ کرنا یا نماز کی ہیئت کے خلاف کوئی کام کرنا
۱۵۵	سجدہ کی جگہ سے کنکریاں صاف کرنے اور گرد و غبار بغیر کسی ضرورت کے صاف کرنے پر وعید
۱۵۶	نماز پڑھتے ہوئے پہلو پر ہاتھ رکھنے پر وعید
۱۵۷	نمازی کے سامنے سے گزرنے پر وعید
۱۵۸	جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے یا وقت نال کر پڑھنے پر وعید
۱۶۳	کتاب النوافل / نوافل کا بیان
۱۶۳	رات دن میں بارہ سنتوں کے اہتمام کی ترغیب
۱۶۳	فجر کی دو سنتوں کے اہتمام کی ترغیب
۱۶۵	ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی ترغیب
۱۶۶	عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) کی فضیلت
۱۶۶	مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل کی ترغیب
۱۶۷	وتر نماز کی ترغیب
۱۶۸	با وضو تہجد کی نیت سے سونے کی ترغیب
۱۶۹	رات کو سونے سے پہلے دعاؤں کی ترغیب
۱۷۶	رات کو کسی وقت بیدار ہونے کے وقت ان کلمات اور دعاؤں کی ترغیب
۱۷۶	رات کو تہجد کی ترغیب
۱۸۳	نیند کے غلبہ کی حالت میں نماز اور تلاوت پر وعید
۱۸۳	صبح تک تمام رات غافل پڑے سوتے رہنے اور تہجد بالکل نہ پڑھنے پر وعید
۱۸۵	صبح و شام کے اذکار اور مخصوص آیات پڑھنے کی ترغیب
۱۹۳	اگر رات کا معمول فوت ہو جائے تو دن میں قضا کی ترغیب
۱۹۳	چاشت و اشراق کے نوافل کی ترغیب
۱۹۸	صلوة التبیح کی ترغیب
۱۹۹	صلوة التبیح کے متعلقہ ضروری مسائل
۲۰۰	صلوة التوبہ کی ترغیب
۲۰۱	صلوة الحاجۃ کی ترغیب اور اس کی دعا
۲۰۵	صلوة الاستخارہ کی ترغیب



۲۰۷	کتاب الجمعة / جمعہ کا بیان
۲۰۷	جمعہ کی نماز کی ترغیب، اس کی تیاری اور جمعہ کے دن کی فضیلت
۲۱۲	جمعہ کے دن غسل کی ترغیب
۲۱۲	جمعہ کی تیاری، بہت سویرے سے کرنے کی ترغیب اور بغیر عذر کے تاخیر کرنے کا نقصان
۲۱۳	جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھلانگنے پر وعید
۲۱۳	خطبہ کے دوران خاموش رہنے کی ترغیب اور بات کرنے پر وعید
۲۱۳	جمعہ کو بغیر عذر کے چھوڑنے پر وعید
۲۱۵	سورہ کہف وغیرہ جمعہ کے دن اور شب جمعہ میں پڑھنے کی ترغیب
۲۱۶	کتاب الصدقات / صدقات کا بیان
۲۱۶	زکوٰۃ کی تاکید اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب
۲۲۱	زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان
۲۳۱	تقویٰ کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا کام کرنے کی ترغیب اور اس میں خیانت اور شریعت کی حدود کی پابندی نہ کرنے پر وعید اور جس کو اپنے اوپر اعتماد نہ ہو اس کے لیے یہ کام کرنے سے بچنا اور ٹیکس اور عشر وغیرہ وصول کرنے والوں کے بارے میں حکم
۲۳۷	بھیک مانگنے سے بچنے اور قناعت کرنے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کی ترغیب،
۲۳۷	مال کے لالچ کی مذمت اور بھیک باوجود غنی اور تو نگری کے مانگنے پر وعید
۲۳۷	اپنے فاقہ یا حاجت کو لوگوں کے سامنے رکھنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھنے کی ترغیب
۲۳۷	بغیر دل کی رضامندی کے دی ہوئی چیز کے لینے پر وعید
۲۳۹	جو چیز سوال اور اشراف نفس کے بغیر ملے اس کو قبول کرنے کی ترغیب، خاص طور پر جبکہ ضرورت ہو اور اس کو رد کرنے کی ممانعت اگرچہ اس وقت ضرورت نہ ہو
۲۵۰	اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے پر وعید سوائے جنت کے سوال کے
۲۵۰	اور اللہ کے نام پر سوال کی صورت میں سائل کو کچھ نہ دینے پر وعید
۲۵۰	صدقہ (خیرات) کرنے کی ترغیب اور نفلی صدقہ اور مشقت کی کمائی کر کے صدقہ کرنے کا بیان
۲۶۰	چھپ کر صدقہ کرنا
۲۶۱	شوہر اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور دوسروں کے مقابلے میں ان کو مقدم رکھنے کا بیان
۲۶۳	جب انسان اپنے خدمت گار یا قریبی رشتہ دار سے ضرورت سے زائد مال کا سوال کرے اور وہ اس میں بخل کرے (ندے) یا حاجت مند غریب رشتہ داروں کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو صدقہ دے اس وعید کا بیان

۲۶۳	ضرورت مند کو قرض دینے کی ترغیب
۲۶۵	تنگ دست مقروض کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنے اور مہلت دینے اور معاف کرنے کی ترغیب
۲۶۷	سقاوت کے طور پر خیر کے کاموں میں خرچ کی ترغیب اور بخل کی وجہ سے
۲۶۷	مال کو روکے رکھنے اور جمع کرنے پر وعید
۲۷۶	بیوی کو خاوند کی اجازت کے ساتھ خاوند کے مال سے صدقہ کرنے کی ترغیب
۲۷۶	اور بغیر اجازت کے صدقہ کرنے پر وعید
۲۷۸	لوگوں کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب اور نہ کھلانے پر وعید
۲۸۵	احسان کی شکرگزاری اور محسن کو احسان کا بدلہ دینے اور اس کے لیے دعا کرنے کی ترغیب
۲۸۵	اور احسان کی شکرگزاری نہ کرنے پر وعید
۲۸۹	کتاب الصوم / روزہ کا بیان
۲۸۹	روزہ کی ترغیب اور فضیلت اور روزہ دار کی دعاء کی فضیلت
۲۹۵	ثواب کی امید پر رمضان المبارک کے روزوں کی ترغیب اور اس کی رات کی عبادت، خاص طور پر شب قدر میں عبادت کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۳۰۵	بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ افطار کرنے (توڑنے) یا چھوڑنے پر وعید
۳۰۷	شوال کے چھ روزوں کی ترغیب
۳۰۸	عرفہ کے دن (۹ ذوالحجہ) کے روزہ کی ترغیب اس کے لیے جو عرفات کے میدان میں حج کے لیے نہ گیا ہو اور حج کے لیے عرفات میں ہوا اس کے لیے روزہ سے ممانعت
۳۰۹	محرم کے مہینہ میں روزوں کی ترغیب
۳۱۰	عاشوراء (۱۰ محرم) کے روزہ کی فضیلت اور ترغیب
۳۱۰	اور اس میں اہل و عیال پر فراخی و کشادگی کی ترغیب
۳۱۱	شعبان کے روزے کی فضیلت اور اس ماہ میں نبی کریم ﷺ کے روزوں کا بیان اور پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت
۳۱۳	ہرمہینہ کے تین دن کے روزوں خاص طور پر ایام بیض کے روزوں کی ترغیب
۳۱۷	پیر اور جمعرات کے روزے کی ترغیب اور فضیلت
۳۱۸	بدھ اور جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روزے کی ترغیب اور جمعہ یا ہفتہ کے دن کو
۳۱۸	روزہ کے لیے خاص کرنے کی ممانعت
۳۲۱	صوم داؤدی کی فضیلت اور ترغیب یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا

۳۲۲	عورت کا اپنے خاوند کی اجازت و مرضی کے بغیر نفل روزہ رکھنے پر وعید
۳۲۳	مسافر پر اگر روزہ شاق ہو تو روزہ نہ رکھنے کی ترغیب اور رکھنے پر وعید
۳۲۶	سحری کھانے کی ترغیب خاص طور پر کھجور سے
۳۲۸	افطار میں جلدی اور سحری میں دیر کرنے کی ترغیب
۳۲۹	کھجور سے افطار کرنے کی ترغیب اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے
۳۲۹	کسی روزہ دار کو افطار کرانے کی ترغیب اور فضیلت
۳۳۰	لوگوں کا روزہ دار کے سامنے کھانے پینے سے روزہ دار کی فضیلت
۳۳۰	روزہ کی حالت میں غیبت، جھوٹ، بہتان اور بے ہودہ باتوں پر روزہ دار کے لیے وعید
۳۳۲	اعتکاف کی ترغیب اور فضیلت
۳۳۳	صدقہ فطر کی ترغیب و فضیلت اور اس کی تاکید کا بیان
۳۳۵	کِتَابُ الْعِيْدَيْنِ وَالْأَصْحِيَةِ / عیدین اور قربانی کا بیان
۳۳۵	عیدین کی راتوں میں عبادت کی ترغیب
۳۳۵	عیدین میں تکبیر کی ترغیب اور فضیلت
۳۳۶	قربانی کی ترغیب اور قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنے کا
۳۳۶	اور قربانی کے جانوروں کے کھال فروخت کرنے کا بیان
۳۳۸	جانور کو تکلیف و عذاب دینے اور بغیر کسی مقصد کے مارنے پر وعید
۳۳۸	اور جانوروں کو خوبی و نرمی کے ساتھ ذبح کرنے کا بیان
۳۴۱	کِتَابُ الْحَجِّ / حج کا بیان
۳۴۱	حج اور عمرے کی ترغیب اور جو حج و عمرے کی نیت سے گھر سے نکلا اور مر گیا اس کی فضیلت کا بیان
۳۴۸	حج اور عمرہ میں (دل کھول کر) خرچ کرنے کی ترغیب اور مال حرام سے خرچ کرنے کا بیان
۳۵۰	رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت اور ترغیب
۳۵۰	انبیاء علیہم السلام کی اقتداء میں حج میں تواضع و انکساری اور سامان و لباس میں سادگی کی ترغیب
۳۵۳	احرام کی اور تلبیہ (لبیک کہنے) کی فضیلت اور بلند آواز سے کہنے کی ترغیب
۳۵۳	بیت المقدس سے احرام باندھ کر آنے کی ترغیب اور فضیلت
۳۵۳	طواف اور حجر اسود و رکن یمانی کے استلام کی ترغیب
۳۵۳	اور حجر اسود و رکن یمانی و مقام ابراہیم کی فضیلت

۳۵۷	عشرہ ذی الحجہ میں نیک اعمال کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۳۵۸	عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کی ترغیب اور عرفہ کے دن کی فضیلت
۳۶۱	کنکریاں مارنے کی ترغیب اور کنکریوں کے اٹھ جانے کا بیان
۳۶۳	منیٰ میں سر کے بال منڈانے کی فضیلت
۳۶۴	زمزم کا پانی پینے کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۳۶۵	حج پر قدرت کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید اور عورت کے لیے فریضہ حج ادا کرنے کے بعد گھر بیٹھنے کا بیان
۳۶۷	مسجد حرام، مسجد نبویؐ، بیت المقدس اور مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی ترغیب اور فضیلت
۳۷۱	مدینہ میں موت تک رہنے اور یسے کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۳۷۱	اور اُحد پہاڑ اور وادی عقیق کی فضیلت
۳۷۷	مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو ڈرانے یا ان کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھنے پر وعید
۳۷۹	کِتَابُ الْجِهَادِ / جہاد کا بیان
۳۷۹	اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی ترغیب اور فضیلت
۳۸۱	اللہ کے راستہ میں پہرہ داری کی ترغیب اور فضیلت
۳۸۳	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مجاہدین کو تیار کرنے اور ان کے اہل و عیال کی خیر خبر رکھنے کی ترغیب اور فضیلت
۳۸۶	جہاد کے لیے گھوڑے پالنے کی ترغیب اور فضیلت بشرطیکہ ریاکاری و شہرت کے لیے نہ ہو
۳۸۶	اور گھوڑے کی پیشانی کے بال کاٹنے کی ممانعت کا بیان کہ اس میں خیر و برکت ہوتی ہے
۳۸۹	مجاہد اور سرحد کی حفاظت کے پہرہ دار کو نیک اعمال روزہ، نماز، اللہ کے ذکر وغیرہ کی کثرت کرنے کی ترغیب
۳۸۹	اللہ کے راستہ میں صبح و شام لگانے کی ترغیب اور اللہ کے راستہ میں چلنے اور گردوغبار لگنے کی فضیلت
۳۹۳	اللہ کی راہ میں شہادت کی طلب صادق اور اس کو اللہ سے مانگنے کی ترغیب
۳۹۳	اللہ کی راہ میں تیر اندازی اور اس کے سیکھنے کی ترغیب
۳۹۳	اور سیکھنے کے بعد اس سے بد دل ہو کر چھوڑنے پر وعید
۳۹۶	اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور جہاد میں زخموں کی فضیلت
۳۹۶	اور صف میں کھڑے ہونے اور قتال کے وقت دعا کا بیان
۴۰۳	جہاد کی نیت میں اخلاص و رضائے الہی کی نیت کی ترغیب اور غنیمت حاصل نہ ہونے پر مجاہدین کی فضیلت
۴۰۵	میدان جہاد سے بھاگنے پر وعید
۴۰۷	سمندر کی غزوہ کی ترغیب اور اس کا بری و خشکی کے دس غزوات سے افضل ہونے کا بیان

۳۰۹	مال غنیمت میں خیانت اور غبن کرنے پر سخت وعید اور خیانت کرنے والے کی خیانت چھپانے پر وعید
۳۱۲	اللہ کی راہ میں شہادت کی ترغیب اور شہداء کی فضیلت
۳۲۳	جہاد کیے بغیر اور جہاد کی نیت کے بغیر مرنے پر وعید
۳۲۳	اور شہادت کی مختلف قسمیں اور طاعون سے بھاگ کر جانے پر وعید
۳۲۹	کِتَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ / قرآن پاک کی تلاوت کا بیان
۳۲۹	نماز میں اور نماز کے علاوہ تلاوت قرآن کی ترغیب اور قرآن کریم کے سیکھنے کی فضیلت اور سجدہ تلاوت کی ترغیب
۳۳۹	قرآن مجید سیکھنے کے بعد بھلا دینے پر وعید اور جس کے دل میں کچھ بھی قرآن کریم نہ ہو اس کا بیان
۳۴۰	قرآن پاک کے حفظ اور یاد کرنے کے لیے دعا کی ترغیب
۳۴۲	قرآن پاک کی خبر گیری اور اس کی تلاوت اچھی آواز سے کرنے کی فضیلت
۳۴۳	سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اس کے پڑھنے کی ترغیب
۳۴۶	سورۃ بقرہ و آل عمران کی تلاوت کی فضیلت اور سورۃ آل عمران کی آخری آیات پڑھ کر اس میں غور و فکر نہ کرنے کا بیان
۳۴۹	آیت الکرسی پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۳۵۰	سورۃ کہف کے پڑھنے کی ترغیب یا صرف شروع کی دس آیات یا آخر کی دس آیات پڑھنے کی ترغیب
۳۵۱	سورۃ یسین کے پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۳۵۱	سورۃ ملک (تَبَارَكَ الَّذِي يَخْلُقُ الْمَلَكُوتَ) پڑھنے کی ترغیب
۳۵۲	سورۃ اذا الشمس کورت، اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت کے پڑھنے کی ترغیب
۳۵۲	سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ، وَقُلْ يٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کے پڑھنے کی ترغیب
۳۵۳	سورۃ الہکھم التکاثر کے پڑھنے کی ترغیب
۳۵۳	سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنے کی ترغیب
۳۵۵	معوذتین (یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَلْبِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھنے کی ترغیب
۳۵۷	کِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ / ذکر اور دعا کا بیان
۳۵۷	اللہ کا ذکر آہستہ اور بلند آواز میں کثرت سے کرنے کی اور اس پر مداومت اور ہمیشگی کرنے کی ترغیب اور جو اللہ کا ذکر کثرت سے نہ کرے اس کا بیان
۳۶۲	ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے اور اللہ کے ذکر کے لیے جمع ہونے کی ترغیب
۳۶۶	ایسی مجلس میں شرکت پر وعید جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اور نبی کریم ﷺ پر درود و شریف نہ پڑھا جائے
۳۶۶	مجلس کے کفارہ کی دعا کی ترغیب

۴۶۷	کلمہ طیبہ پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت
۴۷۲	لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھنے کی ترغیب
۴۷۳	سبحان اللہ الحمد للہ لا الا للہ اللہ اکبر پڑھنے کی ترغیب
۴۸۳	تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر کی ترغیب
۴۸۸	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی ترغیب
۴۹۱	دن رات کے اذکار کی ترغیب
۴۹۳	فرض نمازوں کے بعد آیات اور اذکار کی ترغیب
۴۹۷	برا خواب دیکھنے پر دعا اور سنت طریقے کی ترغیب
۴۹۷	رات کو نیند نہ آنے یا گھبراہٹ کے وقت دعا کی ترغیب
۴۹۹	گھر سے نکلنے کی دعا خواہ مسجد کے لیے نکلے یا کسی اور مقصد سے اور گھر میں داخل ہونے کی دعا کی ترغیب
۵۰۰	نماز میں یا نماز کے باہر جب دل میں دوسو سے پیدا ہوں اس وقت دعا کی ترغیب
۵۰۳	توبہ و استغفار کی ترغیب
۵۰۶	دعا زیادہ سے زیادہ کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان
۵۱۱	ان کلمات کی ترغیب جو دعا کے شروع میں پڑھے جائیں اور اللہ کے اسم اعظم کا بیان
۵۱۳	سجدہ میں، فرض نمازوں کے بعد رات کے اخیر حصے میں دعا کی ترغیب
۵۱۵	دعا کی قبولیت کے لیے بے صبری اور اس کہنے پر کہ ”میں نے دعا کی تھی قبول نہیں ہوئی“ پر وعید
۵۱۵	نماز کی حالت میں دعا کے لیے آسمان کی طرف سر اٹھانے اور غفلت کے ساتھ دعا کرنے پر وعید
۵۱۵	اپنے لیے بدعا کرنے اور اپنے بچوں، نوکروں، اپنی دھن دولت کو کوسنے پر وعید
۵۱۶	نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی ترغیب
۵۱۶	اور نبی کریم ﷺ پر آپ کے نام نامی کے ذکر کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وعید
۵۲۵	کِتَابُ الْبُیُوءِ وَغَیْرِهَا / خسرید و فروخت کا بیان
۵۲۵	حلال کمائی کی ترغیب اور فضیلت
۵۲۸	تلاش معاش میں صبح سویرے نکلنا اور صبح سویرے سونے کی بے برکتی
۵۲۹	بازار اور غفلت کے مقامات پر اللہ کے ذکر کی ترغیب
۵۳۰	تلاش معاش میں میان روی اور خوبی اختیار کرنا (یعنی گناہوں سے پاک ہو اور اتنی مشغولیت نہ ہو کہ دینی امور سے صحت جسمانی اور تقاضائے ایمان سے غافل کر دے) اور لالچ اور مال کی محنت کی مذمت اور برائی کا بیان

۵۳۵	حلال کمائی اور حلال کھانے کی ترغیب اور حرام کمائی اور حرام کھانے کے پہنچنے وغیرہ پر وعید
۵۳۰	پرہیزگاری اور تقویٰ کی ترغیب اور مشتہر روزی سے بچنے کی ترغیب
۵۳۲	کاروبار میں نرم مزاجی اور لین دین میں نرمی اور رعایت کی ترغیب
۵۳۵	کبھی ہوئی چیز گاہک کے کہنے سے واپس کرنے کی ترغیب
۵۳۵	ناپ تول میں کمی پر وعید
۵۳۶	خرید و فروخت میں دوسرے سے خیر خواہی کرنے کی ترغیب اور دھوکہ بازی پر وعید
۵۳۹	ذخیرہ اندوزی پر وعید
۵۵۳	تاجروں کو کاروبار میں سچ بولنے کی ترغیب اور جھوٹ بولنے اور قسم کھانے پر (گو قسم میں سچے ہوں) وعید
۵۵۷	اپنے شریک سے خیانت کرنے پر وعید
۵۵۸	کم سن بچے کو اس کی ماں سے بچنے وغیرہ میں الگ کرنے پر وعید
۵۵۸	قرض لینے کے بارے میں وعید اور قرض لینے والے اور شادی کرنے والے کو قرض اور مہر کی ادائیگی کی نیت کی ترغیب اور میت کا قرض جلدی ادا کرنے کی ترغیب
۵۶۵	گنجائش کے باوجود ادائیگی قرض میں ٹال مٹول کرنے پر وعید اور قرض خواہ کو راضی کرنے کی ترغیب
۵۶۷	مقرض اور غمگین اور پریشان حال اور قیدی کے لیے چند دعاؤں کی ترغیب
۵۷۳	جھوٹی قسم کھانے پر وعید

ملت



اے پروردگار عالم! اس ناچیز خدمت کو قبول فرما اور اس کتاب کی طباعت و اشاعت میں ہر سطح پر ہر قسم کے تعاون کرنے والوں کو خصوصاً مفسر، مترجم و ناشر کو اپنی شایان شان اجر عظیم و بہتر بدلہ نصیب فرما اور ہمارے حق میں اس کو خیر جاری اور توشہ آخرت بنا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَنُوبَ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ آمین یا رب العالمین

اے پروردگار عالم! اس پر رحم فرما جو اس دعا پر آمین کہے خواہ آہستہ کہے یا آواز سے کہے اور اس کی بھی مغفرت فرما جو ہاتھ اٹھا کر اس ناچیز کو دعاء مغفرت سے یاد کرے اور سورہ فاتحہ اور کم از کم دو تین آیتیں اور مَعَاذِکَ مِنَ الْقُرْآنِ پڑھ کر ثواب پہنچائے۔

احقر العباد محمد عابد قریشی عفی اللہ عنہ فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریر

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الہی صاحب دامت برکاتہم

(سابق) مفتی دارالعلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه الذين قاموا بعده بتبليغ اقواله وتعليم احواله إلى اصحاب اليقين ومن حذى حذوهم واتبعهم باحسان إلى يوم الدين۔

اما بعد!

سیدنا محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی امت کو احکام بھی سکھائے اور زندگی گزارنے کے اخلاق و آداب بھی بتلائے، اعمال صالحہ کے اجر و ثواب سے بھی باخبر فرمایا اور اعمال سیئہ کے عذاب پر بھی متنبہ کیا۔ پھر حضرات محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے ان سب چیزوں کو اپنی کتابوں میں محفوظ کر دیا۔ بعض کتابیں تو جوامع ہیں جن میں احکام اور اخلاق و آداب، غزوات و جہاد کے واقعات، حدود و قصاص وغیرہ سب کو جمع کر دیا ہے اور بعض حضرات نے اقتصار و اختصار سے کام لیا۔ کسی نے فقہی ابواب پر اکتفاء کیا کسی نے غزوات کو جمع کیا کسی نے اخلاق پر کتاب لکھی اور کسی نے آداب جمع کیے وغیرہ وغیرہ اور بعض محدثین نے فضائل اعمال پر کتابیں لکھیں، جن میں حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد الاصہبانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام معروف ہے، ان کی کتاب کا نام ”الترغیب والترہیب“ ہے، جس میں انہوں نے اعمال صالحہ کے اجر و ثواب بتلائے ہیں اور اعمال سیئہ کی قباحات اور وقاحت اور آخرت کی تباہ کاریوں سے باخبر کیا۔

ان کے بعد حافظ زکی الدین عبد العظیم ابن عبد القوی المنذری (المتوفی ۶۵۶ھ) نے ”الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف“ کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ آج کل عام طور سے یہ کتاب مشہور ہے، مکتبات میں ملتی ہے اور بار بار چھپتی رہتی ہے جو ضخیم چار جلدوں پر حاوی ہے۔

احقر جب دہلی میں مقیم تھا تو حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ بانی و ناظم ندوۃ المصنفین دہلی سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ پھر جب کلکتہ میں مقیم ہو گیا تب بھی ہر سال ملاقات ہوتی تھی۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ آپ حافظ منذری کی کتاب ”الترغیب والترہیب“ کا ترجمہ اور شرح لکھیں۔ احقر نے مقدمہ تو لکھ لیا تھا جو حضرت موصوف کی خدمت میں پیش کر دیا تھا لیکن اس کے بعد آگے کام نہ بڑھ سکا۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عزیز گرامی قدر مولوی محمد عبد اللہ طارق دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ کو حکم دیا (کہ جو میرے گھر سے دوست حضرت مولانا رحمۃ اللہ صاحب محلوالوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں اور جو میرے ساتھ دہلی میں کئی سال رہے ہیں) انہوں نے کام شروع کر دیا اور بہت اچھا کام کیا۔ چار جلدیں چھپنے پائی تھیں کہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہو گئی، عزیز مولوی طارق سلمہ سے مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتلایا کہ ان کی وفات کے بعد کام رک گیا۔ احقر کو فکر لاحق ہوئی کہ یہ کام جاری رکھا جائے۔

بعض احباب و اصحاب سے گزارش کی انہوں نے ہاں تو کر لیا لیکن کام نہ کر سکے۔ اسی اثناء میں عزیز محترم مولوی محمد عثمان ابن محمد کبیر احمد کراچی سلمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی، ان کی تقریر سنی تو بہت اچھی معلوم ہوئی۔ اندازہ ہوا کہ ان کی علمی استعداد بھی اچھی ہے۔ میں نے اپنی خواہش کے مطابق ان سے بھی عرض کر دیا کہ حافظ عبد العظیم منذریؒ کی کتاب پر توجہ دیں، ان کی کتاب کا انتخاب بھی کریں اور سلیس با محاورہ ترجمہ بھی لکھیں اور ضروری تشریح بھی کر دیں۔ انتخاب کا طریقہ بھی احقر نے عرض کر دیا اور وہ یہ کہ مکررات کو حذف کر دیں اور ہر وہ حدیث جو موضوع یا موضوع کے قریب ہو یعنی بہت زیادہ ضعیف ہو جسے حافظ منذریؒ لفظ روى سے شروع کرتے ہیں ان سب کو حذف کر دیں۔ مولانا موصوف نے میری دعوت پر لبیک کہا اور کام شروع کر دیا اور چند ہی مہینوں میں معتد بہ کام کر لیا، جو ناظرین کے ہاتھوں میں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ترجمہ اور شرح امت کے لیے بہت زیادہ مفید ہوگا اور دعوت کا کام کرنے والوں کے لیے معاون ثابت ہوگا۔ انسان کا مزاج ہے کہ وہ فائدہ کی طرف بڑھتا ہے اور نفع کو سامنے رکھتا ہے۔

حضرت مولانا الیاسؒ نے جماعت کے کام میں فضائل بیان کرنے کو بہت اہمیت دی ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے دور حاضر کے مسلمانوں کے آذان و افکار کے مطابق ان کے دل میں ڈالی ہے، جب لوگ اعمال کے فضائل پڑھتے ہیں تو ان کی طرف بڑھتے ہیں۔ ترغیب کے ساتھ ترہیب کی بھی ضرورت ہے۔ اعمال صالحہ کو بھی اختیار کرے اور معاصی و منکرات سے بھی بچے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں چیزوں کو ساتھ ساتھ رکھا تھا، اس لیے ترہیب والی احادیث کی تعلیم و تذکیر بھی لازم ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ حافظ منذریؒ کی کتاب کا یہ خلاصہ اور ترجمہ و شرح اچھے انداز میں مرتب ہو گیا ہے جو امت مسلمہ کے ہاتھوں میں ہے۔ تمام مسلمانوں سے اور خاص کر مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اس مجموعہ سے مستفید ہوں اور مؤلف کتاب حافظ منذریؒ رحمہ اللہ اور مترجم جناب مولانا مولوی محمد عثمان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور احقر راقم الحروف کو اور ناشر کتاب کو اور ان تمام مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں جنہوں نے اس کی طباعت و اشاعت میں مدد کی۔

”وبالله التوفيق وبه المستعان وعليه التكلان“

العبد الفقير

محمد عاشق الہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

المدینۃ المنورہ ذوالقعدہ ۱۴۱۶ھ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی الہ وصحبہ اجمعین۔

ہر زمانہ میں حضرات محدثین رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ نبی کریم ﷺ کے ارشادات و فرمودات کی مختلف انداز سے خدمت انجام دیتے رہے اور مختلف عنوانات قائم کر کے احادیث مبارکہ کا ذخیرہ امت کے سامنے لاتے رہے۔ ان میں سے کسی نے احکامات کے متعلق احادیث کا ذخیرہ کتابوں میں جمع کیا تو کسی نے ایمان کے شعبہ جات و متعلقات پر اور کسی نے علم کے فضائل و برکات اور عبادات و اخلاقیات پر مستقل کتابیں لکھیں اسی طرح اذکار و دعوات پر مستقل تصانیف تیار کی گئیں، لیکن عبادات ہوں یا اخلاق، اذکار ہوں یا احکامات ان سب کے عمل میں آنے کے لیے اور عملی رخ قائم ہونے کے لیے بنیاد ایمان ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ایمان و یقین پر ابھارا، نہ صرف عبادات میں بلکہ ذاتی معاملات میں بھی غرض ہر عمل کے لوجہ اللہ انجام دینے کی تلقین فرمائی اور اس سلسلہ میں اجر و ثواب کی بشارتیں دیں تاکہ ہر عمل اور زندگی کے ہر مرحلہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی کامیابیاں اصل مقصود ہوں اور ویسے بھی مزاج انسانی ہے کہ انسان طبعی طور پر نفع والی چیزوں کے حاصل کرنے کی رغبت اور نقصان دہ چیزوں سے بچنے کی فکر کرتا ہے جب اعمال صالحہ کے دنیوی و اخروی منافع اور معاشی و گناہوں کے دینی و دنیوی مفاسد سامنے ہوں گے تو اعمال صالحہ کا شوق پیدا ہوگا اور برے اعمال سے بچنے کی فکر پیدا ہوگی کسی عمل کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس چیز کو بڑا دخل ہے کہ اس عمل کے فائدے لوگوں کے سامنے آئیں۔ اسی طرح کسی بد عملی سے نفرت دلانے کے لیے اس بات کی بہت اہمیت ہے کہ اس کی مضرتیں اور نقصانات سے لوگوں کو متنبہ کیا جائے۔

چنانچہ تدوین حدیث کے آغاز ہی سے اہل علم نے اس بات کی اہمیت کو ملحوظ رکھا اور وہ اپنی کتابوں میں ترہیب و ترہیب وعد و وعید و بشیر و انداز کے مضامین بھی بیان کرتے رہے لیکن تیسری صدی سے موضوع کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس پر علیحدہ مستقل تصانیف کا سلسلہ شروع ہو گیا اور پھر مسلسل بہت سی کتابیں اس موضوع پر معرض وجود میں آ گئیں۔

احادیث نبویہ میں ایمان کے ساتھ جگہ جگہ احتساب کا بھی ذکر آیا ہے۔ احتساب کا مطلب یہ ہے نیک اعمال اور پاکیزہ اخلاق و عادات پر قرآن کریم میں اور نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں جن جن اجر و ثمرات اور انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے ان کا کامل یقین رکھا جائے اور عمل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقررہ انعامات و ثمرات کی پوری امید ہو۔ لہذا جس قدر یقین پختہ ہوگا اس کی مقدار احتساب کی شان بڑھتی جائے گی اور جتنا احتساب بڑھتا جائے گا اور دل میں جس درجہ عمل کی طرف شوق و رغبت ہوگی اسی کے بقدر وہ عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں بلند ہوگا صحابہ کرامؓ میں ”ایمان و احتساب“ کا وصف خاص طور پر نمایاں تھا، اور ہر عمل میں خوف و رجاء کی شان پوری طرح ان میں تازہ رہتی تھی۔

آج عام طور پر لوگوں کی زبانوں پر یہ شکوہ شکایت رہتی ہے کہ ہم نے مختلف اعمال کیے لیکن اس کا فائدہ نظر نہ آیا، مثلاً اپنی ضرورت کے پورا کرنے کے لیے صلوٰۃ الحاجہ پڑھی، لیکن ہماری ضرورت پوری نہ ہوئی۔ قرض کی ادائیگی کی دعا کا اہتمام کیا لیکن قرض ادا نہ ہوا غیرہ وغیرہ۔

[۱]..... اولاً: اس کی وجہ ایمان کی کمزوری اور یقین کی خرابی ہے کہ جس یقین کی پختگی کے ساتھ اور جس ایمان کی طاقت کے ساتھ اس عمل کو کرنا چاہیے تھا نہ کیا۔

[۲]..... ثانیاً: احتساب کا فقدان یا کم ہے کہ عمل کرتے وقت ان ثمرات و انعامات کی پوری امید اور استحضار کرنے میں کمی رہی، ایمان و احتساب پر ہی عمل میں جان پڑتی ہے اور اعمال صالحہ میں روح آتی ہے۔

آج اعمال صالحہ عادت کے طور پر کیے جاتے ہیں۔ وضوء ہو یا نماز ہو، روزہ ہو یا زکوٰۃ ہو یا کوئی اور کار خیر ہو ہر عمل کے متعلق جو فضائل قرآن کریم یا احادیث نبویہ میں وارد ہوئے ہیں ان کے حاصل کرنے کے شوق میں عمل نہیں کیا جاتا، یا تو ان فضائل کا علم نہیں ہوتا یا علم ہوتا ہے، لیکن عمل کرتے وقت یاد نہیں رہتے۔ اگر بار بار ان فضائل کو سنا جائے اور پڑھا جائے تو اس سے احتساب کی شان ہر عمل میں پیدا ہونے کی امید ہے۔ آج امت کو احکامات بتلانے کے ساتھ ان احکامات کے پورا کرنے پر دنیا و آخرت میں جو انعامات ملیں گے ان کو بہت اہمیت کے ساتھ بیان کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ صحابہ کرامؓ اجمعین کو احکامات سے پہلے اس کے بجالانے کا نفع اور ان احکامات کے پورا نہ کرنے کا نقصان بتلا کر احکامات کی بجا آوری پر آمادہ فرماتے تھے اور یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم بھی تھا، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَجَنَّتِ رُوحُ الْمُؤْمِنِينَ، ”تو ذمہ دار نہیں مگر اپنی جان کا اور تاکید کر مسلمانوں کو۔“

حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اہم ترین مقصد چوں کہ بنی نوع انسان کی اخروی زندگی کو کامیاب بنانا تھا جو کہ دائمی اور ابدی ہے اس لیے رحمت للعالمین ﷺ نے زیادہ تر اعمال صالحہ کے انہی فوائد و ثمرات کا ذکر فرمایا ہے جو مرنے کے بعد حاصل ہوں گے اور بد عملیوں کی سزاؤں میں سے زیادہ تر ذکر انہی سزاؤں کا ہوا ہے جو موت کے بعد پیش آنے والی تھیں، البتہ دنیوی و اخروی انعامات و سزاؤں میں اتنا فرق ہے کہ اعمال صالحہ پر مرنے کے بعد برزخ میں اور جنت میں نعمتوں کی موسلا دھار بارش اور دنیا میں نعمتوں کی بوند باندی ہوگی جیسے طمانیت، وسعت رزق، فتح و نصرت، دفع بلیات، کاموں کا آسان ہونا، محبوبیت و مرجعیت، عزت و سر بلندی، امن و امان، برکت وغیرہ۔

اور اس کے بالمقابل برے اعمال پر برزخ اور آخرت میں تکلیفوں اور سزاؤں کی موسلا دھار بارش اور دنیا میں ان کی بوند باندی جیسے آفات و مصائب، بے برکتی، زندگی کی تنگی، قحط، زلزلے، سیلاب و طوفان، آندھیاں، بزدلی، خوف و رعب وغیرہ۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے دنیوی جزا و سزا کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ دنیا و آخرت کے حالات کا تعلق براہ راست اعمال سے ہے اعمال کی درستگی پر دنیوی و اخروی حالات کی درستگی کا مدار ہے اور دنیا و آخرت کے حالات کے بگاڑ کا مدار بھی اعمال کے بگاڑ پر ہے، انسان جو عمل بھی کرتا ہے اس کا اول اثر آخرت پر پڑتا ہے، یعنی اس سے آخرت بنتی ہے یا بگڑتی ہے اور پر غرضی طور پر دنیا پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے ان حالات کا تعلق دنیا کے پھیلے ہوئے نقشے ملک و مال، روپیہ و پیسہ، سونا و چاندی، عہدے ڈگری، کوٹھی بنگلے، سے نہیں بلکہ براہ راست انسان کے اعمال سے ہے۔ اگر اعمال درست ہیں فقیر اپنے فقر و فاقہ میں اور مالدار اپنے مال کے نقشہ میں کامیاب ہے اگر اعمال نراب ہیں ہر ایک اپنے نقشے میں ناکام ہے اور برو بخر، خشکی و تری میں فساد ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضُ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ①

ترجمہ:..... ”بھیل بڑی ہے خرابی جنگل میں اور دریا میں لوگوں کے ہاتھ کی کمائی سے، کچھانا چاہیے ان کو کچھ مزہ ان کے کام کا تاکہ وہ پھر آئیں۔“
حضرات محدثین کرام کو اللہ تعالیٰ پوری امت کی طرف سے جزائے خیر دے، انہوں نے اپنے اپنے طرز پر مختلف موضوعات کو سامنے رکھ کر احادیث نبوی (علی صاحبہا الف الف صلوة تحیة) کے مجموعے تیار کیے انہی میں سے ایک اہم ترتیب تربیت ”ترغیب وترہیب“ کی بھی قائم ہوئی جس میں چھانٹ چھانٹ کر انہیں احادیث کو جمع کرنا پیش نظر تھا جن میں مختلف اعمال کے اجر و ثواب اور بد اعمالیوں کی سزا کا ذکر تھا۔
اس سلسلہ میں ایک نہایت جامع اور مستند مجموعہ حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذریؒ کا بھی ہے جس کا نام ہے ”الترغیب والترہیب“
یہ مجموعہ سابقہ تمام مجموعوں سے زیادہ جامع بھی ہے اور احادیث کے معیار صحت کے لحاظ سے بھی سابقہ مجموعوں کی نسبت اس کا مقام بلند ہے اور ابواب کی ترتیب بھی نہایت موزوں ہے۔

گزشتہ سال حج کے موقع پر میدان عرفات میں عرفہ کے مبارک دن حضرت مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری دامت برکاتہم سے ملاقات ہوئی جو کئی سال سے مدینہ منورہ (علی صاحبہا الف الف صلوة تحیة) میں مقیم ہیں۔ حضرت مولانا نے ”الترغیب والترہیب“ کے اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی تمنا ظاہر فرمائی، بندہ کو طبعی طور پر اس موضوع سے دلچسپی بھی تھی، اور اس کی اہمیت اور ضرورت کا احساس بھی کہ بفضلہ تعالیٰ دین کی محنت اور دعوت و تبلیغ اور علماء کرام کی انتھک محنتوں اور قربانیوں سے عوام و خواص میں جو دین کی طرف رجحان پایا جا رہا ہے اور اعمال صالحہ کرنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو رہا ہے اس کے لیے ضرور یہ کام ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کی اہم ضرورت پوری ہو لیکن اپنی نااہلیت اور کم علمی اور جہالت کا بھی خوب علم تھا اس لیے بندہ نے حضرت مولانا دامت برکاتہم سے مغفرت کرنا چاہی کہ اب تک اس انداز کا کام کبھی کیا نہیں ہے، اس لیے اگر ابتداء کوئی مختصر سی کتاب پر کام کر لوں تو پھر اس بڑے کام کی ہمت بھی ہو جائے گی اور حوصلہ بھی، حج سے واپسی پر جب حضرت کی خدمت میں حاضری ہوئی حضرت نے فوری طور پر یہ کام سپرد کر دیا اور فرمایا اللہ پر توکل کر کے یہ کام شروع کر دو اللہ ہی راہیں کھولے گا۔ چند راتیں حضرت کی سرپرستی میں کام کیا اور حضرت دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے اور حوصلہ بڑھاتے رہے، اور ترجمہ کے متعلق اور ضروری فوائد کے متعلق ہدایات دیتے رہے۔

”جزاء اللہ خیر الجزاء“

محرم کے اخیر میں کراچی واپسی ہوئی مدینہ منورہ سے واپسی کے موقع پر حضرت نے ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ بھائی! چھ ماہ میں ایک جلد ہو جانی چاہیے، بندہ دل میں سوچتا رہا کہ بظاہر تو مشکل ہے لیکن حضرت کی دعا اور توجہ کی وجہ سے اللہ آسان کر دیں گے۔
کراچی پہنچ کر موقع بہ موقع وقت نکال کر یہ کام کرتا رہا اور چھ ماہ میں مدینہ منورہ پہنچنے تک محض اللہ کی دی ہوئی توفیق اور فضل و کرم سے ایک جلد ترجمہ کی ہو گئی۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۱﴾

ترجمہ میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

[۱]..... حدیث کو درج کرنے کے بعد اس کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ کر دیا ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی تو اس کے متعلق ضروری فوائد بھی ”فائدہ“ کے بعد لکھ دیے گئے۔

[۲]..... مصنف رحمہ اللہ نے جہاں احادیث کی سندوں پر کلام کیا ہے وہ حدیث کے ساتھ ہی مختصر عربی میں درج کر دیا گیا ہے، اردو میں

اس کے ترجمہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

۳..... لغوی تحقیقات عموماً حذف کردی گئی ہیں۔

۴..... فقہی اختلافات اور علمی مباحث چوں کہ کتاب کے موضوع سے خارج ہیں، اس لیے ان سے گریز کیا گیا ہے اور حدیث کا صرف مقصد وعد و وعید اور تبشیر و انداز (خوشخبری و ڈراوا) کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کتاب کا اصل موضوع ہے، تاکہ عمومی طور پر اعمال صالحہ کا شوق اور اعمال سیئہ کی نفرت دل میں قائم ہو۔

۵..... حدیث کے مضمون پر جہاں اشکال ہو سکتا تھا تو ترجمہ یا فائدہ میں ہی آسان انداز سے اس کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۶..... خود ساختہ ترجمہ کے بجائے جن احادیث کا ترجمہ اکابر کی کتابوں میں مل گیا انہی کے ترجمہ کو نقل کر دیا جیسے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا ریس یا صاحب مظاہر حق رحمہ اللہ وغیرہ کے تراجم سے مدد لی گئی۔

۷..... کہیں کہیں ایک ہی حدیث، ایک ہی راوی اور ایک ہی قسم کے الفاظ کے ساتھ مختلف ابواب میں آگئی تھی کسی مناسبت سے ایسی روایات کو کہیں ایک مناسب مقام پر ذکر کر کے دوسری جگہوں پر نہیں لکھا گیا۔ کتاب میں سے صرف صحیح اور حسن احادیث کا ترجمہ کے لیے انتخاب کیا گیا ہے۔

۸..... کتاب میں ایک بڑی تعداد ان احادیث کی بھی ہے جو سند کے لحاظ سے بہت زیادہ کمزور ہیں۔ گو مصنفؒ نے ایسی روایات کے لیے ایک اشارہ متعین کر دیا ہے۔ اور مقدمہ میں بیان کر دیا ہے کہ لفظ ”روی“ سے جو حدیث شروع ہوگی وہ بہت کمزور ہوگی۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ فضائل کی احادیث کی سندوں پر محدثین کی تنقیدی گرفت ہمیشہ نرم رہی ہے، اس لیے اس کی گنجائش بھی تھی کہ ان کا ذکر کیا جاتا لیکن حدیث جس قدر قوی ہوگی اسی قدر دلوں پر اثر انداز ہوگی اور طبیعتیں اسے اتنے ہی زیادہ اطمینان سے قبول کریں گی۔ اس لیے زیادہ کمزور حدیثوں کو چھوڑ دیا گیا اور صرف ”صحیح“ یا ”حسن“ احادیث کو لیا گیا یا ابوداؤد کی ان روایات کو بھی لیا گیا جن پر انہوں نے سکوت کیا اس لیے کہ خود ان کا کہنا ہے کہ ایسی روایات صحیح ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس معمولی سی کوشش کو قبول فرما کر اولاً بندہ کے لیے اور ثانیاً تمام امت مسلمہ کے لیے نافع اور اس کے ذریعہ سے اعمال صالحہ کی رغبت اور شوق اور اعمال سیئہ کی نفرت پیدا فرمائے۔ آمین، اور جن حضرات نے اس میں کسی بھی انداز سے رہبری کی ہے خاص طور پر میرے بڑے برادر محترم مولانا عمر فاروق صاحب جنہوں نے بندہ کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین، اور اس ترجمہ کو بندہ کے لیے اور بندہ کے والدین محترمین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

اور حضرت مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری ثم المدنی دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر مرحمت فرمائے جنہوں نے اس مبارک کام کا مشورہ دے کر رہبری اور سرپرستی فرمائی۔

فللہ الحمد ولہ الشکر

الحمد لله الذی بعزته وجلالہ تتفر الصالحات

تذکرہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ

نام و نسب و پیدائش:

الحافظ الكبير الامام شيخ الاسلام زكي الدين ابو محمد عبد العظيمة بن عبد القوي بن عبد الله بن

سلامه بن سعد بن سعيد المنذري الشامي ثم المصري الشافعي۔

آپ یکم شعبان سن پانچ سو اکیاسی ہجری (۵۸۱ھ مطابق ۱۱۸۶ء) میں مصر میں پیدا ہوئے۔

اور بعض مورخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی پیدائش شام میں ہوئی۔

تحصیل علم:..... آپ نے حصول علم کے لیے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت مقدس، دمشق، حران، رہا اور اسکندریہ وغیرہ کے اسفار کیے اور ہر جگہ کے اکابر اہل علم سے استفادہ کیا۔

اساتذہ کرام:..... آپ کے اساتذہ میں سب سے پہلے استاذ حدیث ابو عبد اللہ الارتماچی ہیں، خود حافظ منذری نے کہا ہے:

”هُوَ أَوَّلُ شَيْخٍ سَمِعْتُ مِنْهُ الْحَدِيثَ“

یعنی یہ میرے سب سے پہلے استاذ ہیں جن سے میں نے حدیث سنی، امام القاسم عبد الرحمن بن محمد القرشی، عبد الجیب بن زہیر المتوفی ۶۰۳ھ، محمد بن سعید المامونی، الحافظ ابو الحسن علی المقدسی المطہر بن ابی بکر البیہقی، ربیعہ بن الحسن بن علی السیسی، المتوفی ۶۰۹ھ، ابو عبد اللہ البناء المتوفی ۶۱۲ھ، الحسن بن محمد بن الحسن زین الامناء المتوفی ۶۲۷ھ، انصر بن کامل، ابراہیم البہسیب، ابو الجود غیاث بن فارس، الحافظ جعفر بن اموسان، عمر بن طبرز، محمد بن الشریف، التاج الکندی۔

اور بعض محدثین سے روایت تو نہیں ہے مگر ان سے حدیث کی اجازت ہے مثلاً ابوالریج سلیمان بن موسیٰ الحمیری الکلاعی المتوفی ۴۳۴ھ حافظ ذہبی نے ابوالریج کے حالات لکھتے ہوئے منذری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ کتب الدینا بالاجازۃ سنۃ اربعۃ عشرۃ یعنی ۶۱۴ھ میں انہوں نے ہمیں روایت حدیث کی تحریری اجازت دی، تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ صفحہ ۲۰۴ ترجمہ سلیمان بن موسیٰ الکلاعی۔ اور مثلاً برہان الدین ابراہیم بن المنظر البرنی الموصلی المتوفی ۶۱۲ھ، منذری نے ان کے متعلق لکھا ہے: لنامنہ اجازۃ یعنی ہمیں ان سے حدیث کی اجازت حاصل ہے۔

آپ نے قرآن مجید پڑھنے کے بعد ادب اور فقہ پڑھا۔ اور فقہ میں بے مثال ہو گئے، لیکن فن حدیث سے آپ کو زیادہ دلچسپی تھی اور یہی رات دن کا مشغلہ تھا یہی وجہ ہے کہ محدثانہ شان کی شہرت ہو گئی۔

تلامذہ:..... آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے حفاظ حدیث اور اکابر علماء شامل ہیں مثلاً حافظ دیماطی، ابن النظار ہری، ابو الحسن البیہقی، ابو عبد اللہ بن افراد، اسماعیل بن نصر اللہ، قاضی القضاۃ تقی الدین ابن دقیق العید، العماد بن محمد الخرائدی، اسحاق بن الوزیری، حافظ شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام السلسی، محمد بن ابراہیم المیدومی، احمد بن ابراہیم القرشی القاہری، جلال الدین احمد بن عبد الرحمن الکندی، وغیرہ شامل ہیں۔ (طبقات الشافعیہ للسکسی جلد ۵ صفحہ ۲-۹، شذرات الذهب جلد ۵ صفحہ ۷۷۸-۷۷۹)

علمی خدمات:..... آپ کے علوم سے ہزاروں فیض یاب ہوئے۔ آپ نے کچھ عرصہ جامع غاقری قاہرہ میں درس دیا اس کے بعد الدار الکاملیہ کی مسند پر جلوہ افروز ہو گئے۔ اور مسلسل بیس سال تک کالمیہ میں درس دیتے رہے۔ دور دراز کے لوگ سفر کر کے

ان کے پاس آتے اور استفادہ کرتے تھے۔ درس و تدریس اور علمی انہماک و اشتغال کا یہ عالم تھا کہ درگاہِ کاملیہ سے سوائے نماز جمعہ کے اور کسی کام کو نہ نکلتے تھے حتیٰ کہ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان کے ایک صاحبزادے جو بڑے محدث اور فاضل تھے ان کا انتقال ہوا تو باپ (حافظ منذری) نے کاملیہ کے اندر ہی نماز جنازہ پڑھائی اور صرف دروازہ تک جنازہ کے ساتھ آئے اور وہیں رخصت کر کے یہ کہہ کر واپس ہو گئے کہ ”جاؤ میٹامیں نے تمہیں اللہ کے سپرد کر دیا۔“ (طبقات الشافعیہ جلد ۵ صفحہ ۱۰۹)

اہل علم کی نظر میں حافظ منذری کا مقام:

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ حافظ حدیث کوئی اور نہ تھا۔

(طبقات الشافعیہ جلد ۵ صفحہ ۱۰۹ و شذرات المذہب جلد ۵ صفحہ ۲۷۸)۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے الحافظ الكبير الامام الثبت شيخ الاسلام کے الفاظ لکھے ہیں۔ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ فن قرأت میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ حافظ عز الدین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ جن کے متعلق حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ درجہ اجتہاد پر فائز تھے اور سیوطی نے شیخ الاسلام اور سلطان العلماء کے الفاظ سے انہیں یاد کیا ہے۔ (حسن المحاضرة جلد ۱ صفحہ ۱۲۶)

وہ منذری رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہونے پر فخر کرتے تھے، حافظ عز الدین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہمارے شیخ زکی الدین المنذری رحمۃ اللہ علیہ فن حدیث میں عدیم المثال تھے، حدیث کے صحیح و سقیم و معلوم کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس کے احکام و معانی اور اس کی مشکلات کے حل کرنے میں پوری مہارت رکھتے تھے۔ اور اس کی لغات اور ضبط الفاظ میں کامل تھے۔ احادیث کے لفظی فروق پر گہری نظر تھی، نہایت متقی و پرہیزگار اور قانع انسان تھے۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے حدیث پڑھی ہے اور بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ منذری رحمۃ اللہ علیہ بڑے عبادت گزار اور زاہد تھے۔ حافظ ابن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ جب قاہرہ پہنچے تو حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس درس میں شاگردانہ شرکت کرتے تھے اور خود حدیث بیان کرنا چھوڑ دی تھی، دوسری طرف حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ کی قدر دانی اور ان کا احترام دیکھنے کے حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ عز الدین رحمۃ اللہ علیہ کی مصر تشریف لانے کے بعد فتویٰ دینا چھوڑ دیا تھا اور اعلان کر دیا تھا کہ ہم تو فتویٰ اس وقت تک دیتے تھے جب تک یہ نہیں پہنچے تھے اب ان کی تشریف لانے کے بعد منصب افتاء انہی کے لیے متعین و مخصوص ہے۔ (حسن المحاضرة جلد ۱ صفحہ ۱۲۶ ترجمہ الحافظ عز الدین بن عبد السلام)

حافظ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ جن کے متعلق تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ باتفاق رائے وہ ساتویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔ فرماتے تھے کہ میں حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سے زیادہ متدین سمجھتا ہوں۔ (حسن المحاضرة جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن المحاضرة میں شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے:

”قال الشيخ ابوالحسن الشاذلي قيل لي ما على وجه الارض مجلس في الفقه ابهى من مجلس الشيخ عز الدين بن عبد السلام وما على وجه الارض مجلس في الحديث ابهى من مجلس الشيخ زكي الدين عبد العظيم وما على الارض مجلس في علم الحقائق ابهى من مجلس (حسن المحاضرة جلد ۱ صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ: ”مجھ سے کہا گیا ہے کہ روئے زمین پر علم فقہ کی کوئی مجلس شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس سے بہتر نہیں ہے اور روئے زمین پر علم حدیث میں کوئی مجلس شیخ زکی الدین عبد العظیم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس سے بارونق و عمدہ نہیں ہے اور روئے زمین پر علم حقائق و معارف کے لحاظ سے تمہاری مجلس سے عمدہ و بہتر کوئی مجلس نہیں ہے۔“

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے استاذ حافظ عبدالمؤمن کہتے ہیں کہ حافظ منذریؒ میرے استاذ ہیں۔

آئیہ مبتدئا و فارقتہ معیدا (تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۲۲۱ جلد ۲) ”میں ان کے پاس مبتدی کی حیثیت میں آتا تھا اور فاضل بن کر ان کے پاس سے گیا۔“

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: ”بہذا الشان حتی فاق اہل زمانہ فیہ (البدایہ و النہایہ صفحہ ۲۱۲ جلد ۱۳)

ترجمہ: ”فن حدیث میں ہمیشہ مشغول اور منہمک رہے۔ یہاں تک کہ اپنے اہل زمانہ سے سبق لے گئے۔“

”علامہ عبدالحی الکتانی المخریؒ (المتوفی ۱۳۸۲ھ) نے الترجمۃ المرسلۃ فی شان حدیث البسملة میں حافظ منذریؒ کی تصانیف کے متعلق علامہ سیوطیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ

اذا علمتہ بالحدیث انہ فی تصانیف المنذری صاحب الترغیب والترہیب فاروہ مطمئن۔

(التعلیقات الحافظۃ الشیخ الفاضل عبد الفتاح ابو غدۃ علی الاجوبہ الفاضلۃ الامام عبدالحی لکھنوی ص ۱۲۰ مطبوعہ سوریا)

”جب تمہیں کسی حدیث کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ حافظ منذری مصنف الترغیب والترہیب کی کسی کتاب میں ہے تو اسے بے کھٹا نقل کرلو۔“

تصانیف: آپ نے حدیث فقہ تاریخ اور رجال وغیرہ پر متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

① فقہ شافعی کی مشہور کتاب ”النہیۃ“ للشیخ ابی اسحاق ابراہیم بن علی الفقیہ الشیرازی الشافعی المتوفی ۷۶۷ھ کی شرح۔

② مختصر سنن ابی داؤد۔ حافظ ابن قیم الجوزیؒ اس کے متعلق شرح سنن ابوداؤد میں لکھتے ہیں:

”اب الحافظ زکی الدین المنذری قد احسن فی اختصارہ فہذبہ نحو ما ہذب ہو بہ الاصل

وزدت علیہ من الکلام علی علل سکت عنہا اذ لم یکملہا“

ترجمہ: ”حافظ زکی الدین المنذری نے اس سنن کا بڑا اچھا اختصار کیا ہے میں نے بھی اسی نسخ پر اس کو مرتب و مہذب کیا ہے اور جن علل وغیرہ پر

انہوں نے سکوت کیا تھا ان پر بھی کلام کیا ہے۔ اس لیے کہ منذری اس کو مکمل نہیں کر سکے تھے۔“

کشف الظنون میں منذری کی مختصر سنن ابوداؤد کا نام التجبئی نقل کیا گیا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ:

”ہو احسن المختصار من الاول (البدایہ و النہایہ) مختصر صحیح مسلم سے سنن ابی داؤد کا اختصار زیادہ عمدہ ہے۔“

صاحب کشف الظنون رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ سیوطیؒ نے منذریؒ کی اس التجبئی کی شرح بنام زہر الرئی علی المجتبئی لکھی ہے۔

③ حواشی سنن ابی داؤد۔

④ مختصر صحیح مسلم، نواب صدیق حسن بوپائی نے اس کی شرح ”السراج الوہاج“ کے نام سے لکھی ہے۔

⑤ المعجم یہ دو جلدوں میں ہے۔

⑥ الترغیب والترہیب۔

⑦ کتاب الخلافات و مذاہب السلف۔

⑧ التکملہ لوفیات النقلہ۔ یہ حافظ ابوسلیمان محمد بن عبد اللہ کی کتاب وفیات النقلہ کا تکملہ یا ضمیمہ ہے۔ صاحب کشف الظنون رحمہ اللہ

کہتے ہیں کہ میں نے اس مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ دیکھا ہے جو تین جلدوں میں تھا۔ (کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۲۳۰)

⑨ ایک رسالہ حدیث ”الطہور شطر الایمان“... الخ کے طرق اور فوائد وغیرہ پر لکھا ہے جس کا خود حافظ منذریؒ نے الترغیب

والترہیب میں حدیث مذکور کے تحت ذکر کیا ہے۔ (الترغیب والترہیب صفحہ ۱۰۷ جلد ۱)

⑩ ایک رسالہ جزء حدیث ان من افضل ايامکم يوم الجمعة... الخ کے طرق پر لکھا ہے جس کا الترغیب میں اسی حدیث کے تحت

تذکرہ ہے۔ (الترغیب صفحہ ۳۹۱ جلد ۱)

۱۱..... ایک رسالہ میں مصنف نے ان تمام روایات کو جمع کیا ہے جن میں مختلف اعمال پر غفرلہ ما تقدم میں ذنبہ وما تاخر (اس کے کرنے والے کے اگلے پیچھے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے) کی بشارت سنائی گئی ہے۔ اس رسالہ کا ذکر کشف الظنون میں جزء المنذری کے نام سے ہے۔ (کشف الظنون صفحہ ۳۹۳ جلد ۱)

۱۲..... ایک رسالہ میں حدیث: من حفظ علی امتی اربعی حدیثاً من امر دینہا... الخ کے طرق اور اس کی صحت و سقم کے متعلق اہل علم کی رائیں وغیرہ جمع کی ہیں، جس کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے التلخیص النخیر میں کیا ہے (المقدم الاامع الدراری علی جامع البخاری صفحہ ۱۵۵)

۱۳..... البیوم واللیلۃ اس کتاب میں رات دن کے معمولات، عبادات اور اذکار و اذعیہ جمع کی ہیں اس کتاب میں حافظ منذری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس موضوع پر اہل علم نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے بہترین کتاب امام ابو عبد الرحمن النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ) کی ہے۔ اور اس سے بھی بہتر کتاب ان کے شاگرد حافظ احمد بن محمد المعروف بابن سنی رحمہ اللہ کی ہے (المتوفی ۳۶۳ھ)۔

۱۴..... ایک رسالہ میں وہ تمام روایات جمع کی ہیں جن میں دعا کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانے کا ذکر ہے اس رسالہ کا تذکرہ حافظ ابن حجر العسقلانی نے شرح بخاری کتاب الدعوات کے باب رفع الایدی فی الدعاء کے تحت کیا ہے۔ فان فیہ احادیث کثیرہ افردها المنذری فی جزء۔ اس سلسلہ میں بہت سی حدیثیں ہیں۔ حافظ منذری نے ان سب کو ایک مستقل رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔

۱۵..... جزاء الفوائد الشنویہ مورخ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء بغوی کے حالات میں اس کتاب کا حوالہ دیا ہے اور انہوں نے خود مصنف کا لکھا ہوا قلمی نسخہ دیکھا ہی بغوی کا سن وفات ۵۱۰ھ لکھنے کے بعد ابن خلکان نے لکھا ہے۔

ورایت فی کتاب الفوائد الشنویۃ التي جمعها الشيخ الحافظ ذی الدین عبد العظیم المنذری انه توفي فی سنة ست عشرة وخمسائة ومن خطه نقلت هذا والله اعلم۔ (وفیات الاعیان صفحہ ۱۲۶ جلد ۱)
”اور میں نے الفوائد الشنویۃ جو حافظ زکی الدین المنذری کی تالیف ہے اس میں دیکھا ہے کہ (بغوی) کی وفات سن ۵۱۶ھ میں ہوئی اور یہ میں نے خود مصنف کے قلم کے لکھے ہوئے سے نقل کیا ہے۔“

یہ رسالہ اعمال صالحہ کے اجر و ثواب کے موضوع پر ہے اس کے شروع میں مصنف رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

و بعد فان أنى أبا أحمد عبدالکریم سألنى ان اجمع له کتابا فی ثواب الأعمال وفضائلها محذوف الأسانید لیسهل علیه حفظه۔

ترجمہ:..... ”میرے بھائی ابوالکریم نے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ میں اس کے لیے ایک رسالہ اعمال کے فضائل کے موضوع پر لکھ دوں جس میں حدیثوں کی سندیں حذف کر دی جائیں تاکہ اسے آسانی سے حفظ کیا جاسکے۔“

شعر و ادب:..... عام قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص کی دلچسپی اور انہماک کسی مخصوص فن میں بڑھ جاتا ہے تو دوسرے فنون خواہ وہ ان میں کتنی ہی مہارت رکھتا ہو مغلوب ہو کر رہ جاتے ہیں۔ حافظ منذری رحمہ اللہ کے فن ادب اور دیگر علوم فنون کا بھی یہی حال ہے ان کے فن حدیث میں انہماک نے ادب، فقہ، تاریخ اور قرأت وغیرہ پر پردہ ڈال دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اور دوسرے سوانح نگاروں نے ان کے ادب اور علوم عربیہ کی مہارت کا بھی ذکر کیا ہی علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے حسن المحاضرة میں لکھا ہے:

كان اماما حجة بارعا في الفقه والعربية والقراءات (حسن المحاضرة للسيوطي صفحہ ۱۲۹ جلد ۱)
”آپ فقہ اور عربیت اور قرأت کے فنون میں بھی امام کامل اور سند تھے۔“

ابن شہبہ نے لکھا ہے:

برع فی العربیة و الفقه (شذرات الذهب صفحہ ۲۷۷ جلد ۵) ”آپ کو فقہ اور عربیت میں کمال موصول تھا۔“
سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ الامام الفقیہ الصوفی حسن بن عبد الرحیم القنائلی سے مندری نے ان کے بہت سے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔
علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے حافظ مندری رحمہ اللہ کے اشعار میں سے صرف یہ دو شعر بطور نمونہ لکھے ہیں:

اعمل لنفسك صالحه لا تحتفل بظهور قيل في الانام وقال
فالخلق لا يرجی اجتماع قلوبهم لا بد من مشن علیث وقال
ترجمہ:..... اپنی ذات کے لیے نیکیاں کرتے رہو اور لوگوں کی ٹیل و قال کی کچھ پروا نہ کرو۔ اس لیے کہ لوگوں سے اس بات کی تو کوئی امید نہیں ہے
کہ ان کے دل کسی ایک بات پر مجتمع ہو جائیں گے (اور جب یہ نہیں ہو سکتا تو) ضروری ہے کہ کچھ تمہاری تعریف کریں اور کچھ نکتہ چینیاں کریں۔
تقویٰ و پرہیزگاری:

حافظ مندری رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری علوم کے ساتھ باطنی نور سے بھی بھر پور حصہ عطا فرمایا تھا۔
حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے: کان ذانسک و ترهد (تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۲۲۱ جلد ۴) ”یعنی عبادت گزار اور زاہد آدمی تھے۔“
تاج الدین سبکی نے ان الفاظ سے ان کے احوال شروع کیے ہیں: الحافظ الکبیر الورع الذاہد۔ (بڑے حافظ پرہیزگار اور زاہد تھے)
آگے لکھتے ہیں: ترجی الرحمة بذكره و يتنزل رضى الرحمن بدعائه كان رحمه الله قداوقی بالکمال الاوقی من الورع
والتقوی (طبقات الشافعیہ للسبکی صفحہ ۱۰۸ جلد ۵)
ترجمہ:..... ”ان کے تذکرے سے رحمت خداوندی کی امید کی جاتی ہے اور ان کی دعاء کے ذریعہ سے اللہ کی رضا حاصل کی جاتی ہے۔ آپ کو تقویٰ و
پرہیزگاری سے بھر پور حصہ ملا تھا۔“

علامہ سبکی رحمہ اللہ نے ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

”فاشهر من ان يحكى“ (طبقات الشافعیہ صفحہ ۱۰۹ جلد ۵) ”ان کی پرہیزگاری کسی تعارف کی محتاج نہیں۔“

حافظ دمیاطی نے حافظ مندری کی پرہیزگاری اور احتیاط کا ایک چشم دید واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ ایک بار حمام سے نکلے تو گرمی کی شدت کی وجہ
سے چل نہ سکے اور بے بس ہو کر راستہ کے کنارے ایک دوکان کے قریب لیٹ گئے، حافظ دمیاطی کہتے ہیں کہ دوکان بند تھی میں نے عرض کیا
کہ محترم القام میں آپ کو اس دوکان کے چبوترے پر بٹھا دیتا ہوں، تو حافظ مندری نے اسی شدت غشی اور کمزوری کی حالت میں جواب دیا:
”بغير اذن صاحبه كيف يكون“ (طبقات الشافعیہ ۵/۱۰۹) ”مالک کی اجازت کے بغیر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“

حافظ دمیاطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آخر شیخ مندری دوکان کے چبوترے پر بیٹھنے کے لیے راضی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے علم ظاہری کے ساتھ علم
باطنی بھی عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے حدیثوں کے متعلق فیصلہ توانمی اصولوں کے تحت کیا جو علماء حدیث کے یہاں طے شدہ ہیں، لیکن اپنے نور
بصیرت سے کہیں کہیں اس راہ میں انہوں نے کام ضرور لیا چنانچہ اسی کتاب الترغیب والترہیب میں ایک جگہ حدیث:

”ازهد فی الدنیا یحبث اللہ و ازهد فیما عند الناس یحبث الناس“ (رواہ ابن ماجہ عن سہل بن سعد الساعدی)

”دنیا میں زہد اختیار کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔“
پر گفتگو کرتے ہوئے اس کے ایک راوی خالد بن عمر القرشی الاموی السعیدی کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ”متروک و متمہ ہے اور میں نے کوئی اس
کی توثیق کرنے والا نہیں پایا“ اور جن بعض مشائخ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، ان کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”فیہ

بعد“ یعنی یہ بات بعید ہے، لیکن اس کے باوجود ان کا نور بصیرت انہیں کچھ اور ہی کہنے پر مجبور کر رہا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

”لكن على هذا الحديث لامة من انوار التوبة ولا يمنم كون راويه ضعيفا ان يكون

النبي صلى الله عليه وسلم قاله (الترغيب والترہیب صفحہ ۱۵۷ جلد ۳)

ترجمہ:..... ”لیکن اس حدیث پر انوار نبوت کی شعاعیں محسوس ہو رہی ہیں اور راوی کے کمزور ہونے سے یہ ضروری نہیں

کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات فرمائی ہی نہ ہو۔“

اس کے بعد مصنف نے ایک دوسری سند سے اس کی متابعت و تائید کی ہے لیکن ہمیں تو اس جگہ صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ اس حدیث کی تائید و توثیق کا اصل محرک وہی نور باطن ہے جس نے ان کو اس میں نور نبوت کی جھلک دکھائی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حافظ منذری رحمہ اللہ کے اسی زاہدانہ مزاج کا اثر تھا کہ انہوں نے اپنی کتاب الترغیب والترہیب کے اندر ”باب الترغیب فی الذہد فی الدنیا ولا کتفاء منها بالقلیل“ کے تحت ایک سو ستر سٹھ روایتیں جمع کی ہیں، جب کہ اس کے علاوہ پوری کتاب میں کسی باب کے اندر بھی اتنی روایات نہیں ہیں، ان روایات میں آپ نے مرفوع احادیث بھی لکھی ہیں اور صحابہ کرامؓ کے آثار و معمولات بھی نقل کیے ہیں۔ اور اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے:

”ولو بسطنا الکلام علی سیرۃ الخلف وزہدہم لکان من ذلک مجلات ولكنه ليس من شرط

کتابنا وانما املینا هذه النبذة استطراداً تبرکاً بذكرهم“ (الترغیب صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۷ جلد ۳)

ترجمہ:..... ”اور اگر ہم اسلاف کی سیرت تفصیل سے بیان کریں تو کئی جلدیں تیار ہو جائیں، لیکن یہ ہماری کتاب کے شرائط کے موافق نہیں ہے، ہم نے تو یہ کچھ تھوڑا سا محض ضمنی طور پر بغرض تبرک لکھوا دیا ہے۔“

وفات:..... حافظ منذریؒ نے قنہ تاتار کے سال چار ذیقعدہ سن چھ سو چھپن ہجری ۶۵۶ھ بمطابق ۱۲۵۹ء میں وفات پائی اور مصر میں کوہ مقطم کے دامن میں دفن کیے گئے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۱، طبقات الشافعیہ صفحہ ۱۰۸ جلد ۵)

”رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وجزاء اللہ عنا وعن سائر الامة خیر الجزاء“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الترغیب والترہیب کا تعارف

حافظ ذکی الدین المنذریؒ نے کتاب کے مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ میرے ایک نیک بخت شاگرد نے مجھ سے تمنا ظاہر کی کہ میں ترغیب و ترہیب کے موضوع پر ایک جامع کتاب املاء کرادوں جو اسناد و علل کی بحثوں سے خالی ہو اور اپنے موضوع پر حاوی ہو ان کی درخواست پر مصنف نے استخارہ کیا اور اس کے بعد کتاب املاء کرادی۔ جس میں صرف وہ حدیثیں جمع کیں جن میں صراحت کے ساتھ ترغیب اور ترہیب، یعنی نیک اعمال پر اجر و ثواب اور بد عملیوں پر سزا و عذاب کا مضمون تھا۔ اس لیے نبی کریم ﷺ کے معمولات بالکل نہیں لیے اور اقوال میں صرف امر یا صرف نہی کی حدیثیں نہیں لی گئیں۔ بلکہ بہت سے موضوعات کے مناسب حدیثوں کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا ہے کہ یہ آپ کا صرف فعل ہے قول نہیں یا یہ کہ یہ محض امر یا نہی ہے۔ ترغیب و ترہیب کا مضمون اس میں صراحت کے ساتھ نہیں ہے۔

مصنف نے احادیث کی سندوں کو حذف کر دیا ہے اور اس کے بجائے کتب حدیث کے حوالے دیے ہیں اور سند کا مقصد چوں کہ یہی ہوتا ہے کہ اسکے رجال کو دیکھ کر حدیث کی صحت و سقم کا اندازہ ہو جائے اور یہ کام صرف ماہرین فن ہی کر سکتے ہیں، اس لیے مصنف نے اس کا نعم البدل یہ اختیار کیا کہ اپنی کتاب کی کل احادیث کی باعتبار درجہ استناد تین قسمیں کر دیں۔ اور تینوں میں سے ہر ایک کی الگ کچھ علامتیں مقرر کر دیں جن کی تفصیل یہ ہے:

①..... وہ حدیثیں جن کی سند صحیح یا حسن یا اس کے قریب قریب ہو۔ ایسی روایات کو وہ لفظ ”عن“ سے شروع کرتے ہیں اور اخیر میں اس پر کچھ کلام نہیں کرتے۔

②..... وہ حدیثیں جو مرسل یا منقطع یا معضل ہوں یا اس کا کوئی راوی مبہم ہو یا ضعیف ہو مگر بعض ناقدین نے اسے ثقہ کہا ہو یا ثقہ ہو مگر بعض علماء نے اسے ضعیف قرار دیا ہو اور باقی رجال اس کے یا تو ثقات ہوں یا اگر ان پر کلام ہو تو ایسا ہو جو ثبوت میں کچھ مضرنہ ہو، یا وہ حدیثیں ایسی ہوں جو مرفوع نقل ہوئی ہوں مگر صحیح ان کا موقوف ہونا ہو۔ یا متصل نقل ہوئی ہو مگر حقیقت میں وہ مرسل ہوں یا یہ کہ اس کی سند ہو تو ضعیف لیکن اس کے بعض مخبرین نے اس کو صحیح یا حسن کہا ہو۔ ایسی تمام روایات کو لفظ ”عن“ سے شروع کیا اور حدیث کے اخیر میں اس کی سند کا حال اس کا ارسال و انقطاع وغیرہ بیان کر دیا ہے۔

③..... وہ حدیثیں جن کی سندوں میں کوئی راوی ایسا ہو جس کے متعلق کذاب، وضاع، مبہم، مجمع علی ترک، مجمع علی ضعف، ذاہب الحدیث، ہالک، ساقط وغیرہ الفاظ کہے گئے ہوں یا جن احادیث کی سندوں میں تحسین کا کوئی احتمال نہ ہو۔ ایسی تمام روایات کو لفظ ”روی“ سے شروع کرتے ہیں اور ان کی سندوں پر کچھ کلام نہیں کرتے، گو یا ضعیف حدیث کی پہچان یہ ہوئی کہ وہ لفظ ”روی“ سے شروع ہو اور اخیر میں اس کی سند پر کچھ کلام نہ ہو۔

مصنفؒ نے بیان کیا ہے کہ جو روایات متعدد صحابہ کرام سے نقل ہوئی ہیں ان میں کسی ایک دو کا نام ذکر کر دیا ہے۔ اسی طرح حوالہ جات میں عموماً چند آخذ ذکر کر کے بقیہ کا تذکرہ قصداً چھوڑ دیا ہے۔ بالخصوص جو روایت بخاری اور مسلم یا ان میں سے کسی ایک سے لی ہو تو اس کے ساتھ کسی اور کتاب کے حوالہ کی ضرورت نہیں سمجھی ہے۔

جو امع و سنن اور معاجم و مسانید میں اس موضوع کی کوئی حدیث حتیٰ الوسع نہیں چھوڑی ہے سوائے ان روایات کے جن کی سند بہت ضعیف یا موضوع ہو، اس موضوع پر اپنے سے پہلے قلم اٹھانے والوں میں سے خاص طور پر مصنفؒ نے ابوالقاسم اصہبانی کی کتاب ”الترغیب و

الترہیب“ کا ذکر کیا ہے کہ میں نے کوئی حدیث نہیں چھوڑی ہے سوائے ان حدیثوں کے جن کا موضوع ہونا یقینی تھا۔ البتہ ترجمہ میں بندہ نے صرف ان احادیث کا ترجمہ کیا ہے جو صحیح یا حسن درجہ یا اس کے قریب کی ہوں۔

کتاب کے مآخذ: مصنف نے زیادہ تر حدیثیں اپنے بیان کے مطابق ان کتابوں سے لی ہیں:

- ۱.....الموطا امام مالک
 - ۲.....مسند امام احمد
 - ۳.....صحیح البخاری
 - ۴.....صحیح مسلم
 - ۵.....سنن ابی داؤد
 - ۶.....کتاب المراسل لابی داؤد
 - ۷.....جامع الترمذی
 - ۸.....السنن الکبریٰ للنسائی
 - ۹.....کتاب الیوم والایام للنسائی
 - ۱۰.....سنن ابن ماجہ
 - ۱۱.....المعجم الکبیر للطبرانی
 - ۱۲.....المعجم الاوسط للطبرانی
 - ۱۳.....المعجم الصغیر للطبرانی
 - ۱۴.....مسند ابی یعلیٰ الموصلی
 - ۱۵.....مسند ابی بکر البرزازی
 - ۱۶.....صحیح ابن حبان
 - ۱۷.....المستدرک علی الصحیحین للحاکم۔ ان کے علاوہ کچھ حدیثیں کہیں کہیں ان مآخذ سے بھی لی گئی ہیں۔
 - ۱۸.....صحیح ابن خذیمہ
 - ۱۹.....ابن ابی الدنیا کتابیں جن سے ان کی یہ کتابیں مراد ہیں: مکاید الشیطان کتاب الضم۔ کتاب العذلة، کتاب الجوع، ذم الغیبة، کتاب الاولیاء اصطناع المعروف۔ کتاب المرض والكفارات وغیرہ۔
 - ۲۰.....شعب الایمان للبیہقی
 - ۲۱.....کتاب الزهد الکبیر للبیہقی
 - ۲۲.....کتاب الترغیب والترہیب لابی القاسم الاصبہانی
- مزید مآخذ: یہ وہ مآخذ تھے جن کا ذکر خود مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں کیا ہے، لیکن بہت سے مآخذ اور بھی ہیں جن کا مصنف نے ذکر نہیں کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ۲۳.....جامع الاصول لرزین بن معاویہ العبدی
- ۲۴.....الکامل لابن عدی
- ۲۵.....کتاب الذہد لعبد اللہ بن المبارک
- ۲۶.....کتاب البر لعبد اللہ بن المبارک
- ۲۷.....کتاب الصلوٰۃ لابن حبان صاحب الصحیح
- ۲۸.....کتاب الصلاة للمحمد بن نصر المروزی
- ۲۹.....کتاب الصلوٰۃ لابن عاصم
- ۳۰.....تاریخ مصر لابن یونس
- ۳۱.....کتاب التاریخ للامام البخاری
- ۳۲.....عمل الیوم واللیل لابن السی
- ۳۳.....کتاب الشفاء للامام البخاری
- ۳۴.....زوائد المسند لعبد اللہ بن الامام احمد
- ۳۵.....مسند الفردوس لابی منصور الدیلمی
- ۳۶.....کتاب العلم لابن عمرو بن عبد البر النمري
- ۳۷.....کتاب السنن لابن عاصم
- ۳۸.....کتاب الثواب لابی الشیخ ابن حیان
- ۳۹.....حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی
- ۴۰.....کتاب المصنف لابی بکر بن ابی شیبہ
- ۴۱.....المصنف لعبد الرزاق
- ۴۲.....السنن للدارمی
- ۴۳.....کتاب الاربعین (فی التصوف) لابی عبد الرحمن السلمی
- ۴۴.....کتاب السواک لابی نعیم الاصبہانی
- ۴۵.....معرفۃ الصحابہ لابی نعیم الاصبہانی
- ۴۶.....کتاب القاسم بن شیع
- ۴۷.....التمہید لابن عبد البر النمري
- ۴۸.....ابن جریر الطبری کتاب کا نام مذکور نہیں ہے۔
- ۴۹.....کتاب الترمذی

- (۵۱)..... ابو حفص عمر بن شاذان کتاب کا نام مذکور نہیں ہے۔ (۵۲)..... حبیب اللہ الطبری، کتاب کا نام مذکور نہیں ہوا۔
- (۵۳)..... کتاب الایمان لابن بکر بن ابی شیبہ (۵۴)..... مکرم الاخلاق للحرانی
- (۵۵)..... تفسیر القرآن لابن بکر بن مردویہ (۵۶)..... تفسیر القرآن لادم بن ابی یاس
- (۵۷)..... تفسیر القرآن لاسحاق بن راسویہ (۵۸)..... شرح السنہ للبیہقی
- (۵۹)..... کتاب التوبخ لابن شیخ ابن حیان (۶۰)..... السنن لابن داؤد الطیلسی
- (۶۱)..... فضائل رمضان لابن حفص ابن شاذان (۶۲)..... کتاب الشحایا لابن شیخ ابن حیان
- (۶۳)..... کتاب اشمال للامام الترمذی (۶۴)..... کتاب البعث والنشور للبیہقی
- (۶۵)..... الغریابی (صرف مصنف کا نام ہے کتاب کا نام درج نہیں ہے) (۶۶)..... الصحیح لابن عوایت
- (۶۷)..... کتاب العلل للدارقطنی (۶۸)..... الادب المفرد، للامام البخاری
- (۶۹)..... صفحہ الجند لابن نعیم الاصبہانی (۷۰)..... کتاب الزویہ للبیہقی

اس فہرست میں وہ کتابیں شامل نہیں ہیں جن کا ذکر مصنف نے کسی حدیث پر کلام کرنے کے دوران یا کسی مسئلہ فقہیہ کی تحقیق کے سلسلہ میں کیا ہے

الستریب والستریب کی اہل علم کی طرف سے خدمات

اب سے چند صدی پہلے تک کسی کتاب کی مقبولیت کی علامت یہ ہوتی تھی کہ اس پر زیادہ سے زیادہ شروح و حواشی اور تلخیصات ہوں۔ الترمذی والستریب اگرچہ کوئی دقیق فنی کتاب نہ تھی جس کے سمجھنے کے لیے شروح و حواشی ناگزیر ہوں، لیکن اس کے باوجود بہت سے حضرات نے اس پر کام کیا اور اس کے بھی متعدد شروح و حواشی لکھے گئے، جن کو اختصاراً لکھا جاتا ہے۔

تلخیصات:

۱..... اس کتاب کی ایک تخلص شیخ الاسلام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۵۲ھ نے کی ہے۔ جو اصل کے مقابلہ میں تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ اس تخلص میں حافظ عسقلانی نے ضعیف احادیث حذف کر دی ہیں اور صحیح احادیث میں بھی جو ایک ہی مفہوم یا قریب قریب مضمون کی متعدد روایات تھیں ان میں سے صرف ایک روایتیں لے کر باقی حذف کر دی ہیں اور سند کے رجال پر مصنف نے جو کلام کیا تھا صرف ایک دو جملوں میں اس کو ذکر کیا ہے۔ اس طرح اس تخلص میں اصل کتاب کی پانچ ہزار سات سو پچانوے احادیث میں سے کل آٹھ سو پچیس حدیثیں رہ گئیں۔

۲..... اس کا دوسرا انتخاب شیخ مصطفیٰ بن محمد عمارہ نے کیا ہے، لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کا مطالعہ خاص توجہ کے ساتھ ۱۳۳۹ھ سے شروع کیا۔ و آخر جت مختارات تزیید عن الفین۔ اور میں نے اس میں سے کچھ حدیثیں منتخب کیں جن کی تعداد دو ہزار سے اوپر ہے۔

شرح:

۱..... اس کی ایک شرح الامام العلماہ برہان الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن محمود بن بدر الحلی دمشقی القیسانی الشافعی المعروف بالناجی نے لکھی ہے۔ یہ بیع الاول یا بیع الثانی سن آٹھ سو وچتر ۸۱۰ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے حافظ ابن حجر العسقلانی، ابن نالدی، الفخر عثمان بن الصلف وغیرہم سے علم حاصل کیا۔ اہل دنیا سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ خفیری نے ان کے لیے شیخ، عالم، فاضل، محدث، محرر،

محقق، معتمد کے خاص الفاظ استعمال کیے ہیں۔ علامہ سخاویؒ اور صاحب کشف الظنون نے ان کی شرح الترغیب کا ذکر کیا ہے۔

- ②..... ایک شرح فاضل فیومی کی بھی الرسالہ المستطرفة میں بتائی گئی ہے اس شرح کا قلمی نسخہ جامع قزوین (فاس) میں موجود ہے۔
- ③..... اس کی ایک شرح شیخ محمد حیات بن ابراہیم سندھی نے بھی لکھی ہے۔ جنہوں نے شیخ ابوالحسن سندھی کی وفات کے بعد چوبیس سال تک ان کی مسند پر حدیث شریف کا درس دیا۔ الترغیب والترہیب کی یہ شرح دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ ان کے بارے میں شیخ عبدالقادر کوکبائی لکھتے ہیں کہ ایک طویل مدت آپ کی خدمت میں رہا ہوں، لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے خلاف سنت کوئی کام کیا ہو۔
- ④..... اس کی ایک شرح ”فتح القریب شرح الترغیب والترہیب“ کا تذکرہ مشہور مفسر و واعظ شیخ اسماعیل حقی التوفی ۱۱۳۷ھ نے اپنی تفسیر روح البیان میں سورۃ توبہ کے آخر میں بطور حوالہ کیا ہے، لیکن نہیں کہا جاسکتا کہ یہ مذکورہ شروح ہی میں سے کسی شرح کا نام ہے یا کوئی اور شرح ہے، واللہ اعلم
- ترجمہ:

اس کتاب کے ترجمے کے سلسلے میں الحمد للہ متعدد کوششیں ہوئی ہیں۔ بعض تراجم کتابی شکل میں شائع ہوئے اور بعض صرف ماہانہ رسائل ہی میں بالاقساط شائع ہوئے۔ اختصاراً ان کا تذکرہ مندرجہ ذیل ہے:

- ①..... الترغیب والترہیب کا ایک ترجمہ ”تبشیر و تنذیر“ ہے جو مولوی مرزا محمد بیگ صاحب کے قلم سے ہے۔ ترجمہ مترجم کے بھائی محمد یعقوب بیگ صاحب مدبر رسالہ کاشف العلوم نے مطبع انوری دہلی سے ۱۳۲۶ مطابق ۱۹۰۸ھ میں شائع کیا یہ ترجمہ با محاورہ ہے۔ تشریحی فوائد نہیں ہیں۔ بظاہر یہ ترجمہ کتاب الصلوٰۃ کے کچھ حصہ تک کا ہے پورا نہیں ہے۔
- ②..... ”الترغیب والترہیب“ کا دوسرا ترجمہ ماہانہ الھادی میں بالاقساط کئی سال تک شائع ہوا ہے یہ ماہانہ دہلی سے محمد عثمان خاں صاحب مالک کتب خانہ اشرفیہ دہلی کے زیر ادارت تقسیم ہند سے پہلے نکلتا تھا جس کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تعلیمات کو عام کرنا بھی تھا اور مدیر صاحب بھی حضرت تھانویؒ کے متسبین میں سے تھے۔ یہ ترجمہ متعدد حضرات کا کیا ہوا ہے۔
- ③..... ”تبشیر و تنذیر“ یہ ترجمہ حامل متن نہیں ہے اور نہ پوری کتاب کا ترجمہ ہے، بلکہ کتاب کا اختصار کر کے ترجمہ کیا گیا ہے اور اس کی زبان جنوبی ہند کی اردو زبان ہے، اس لیے کہ مترجم نے دراصل یہ ترجمہ جنوبی ہند کی مسلم طالبات کے لیے کیا ہے۔ اس میں صرف صحیح اور حسن احادیث لی گئی ہیں۔ مترجم لکھتے ہیں: ”اور ان احادیث کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے جن کے ضعیف ہونے کا بیان حافظ منذریؒ نے کر دیا ہے۔ اس کے مترجم مولانا محمد عبد المجید صاحب ہنگوڑیؒ ہیں۔
- ④..... اس کے ہنگے زبان میں ترجمہ کی ایک کوشش مولانا عزیز الحق مدناپوری (مغربی بنگال) نے کی ہے اور شروع کے کچھ حصہ کا ترجمہ ہوا ہے کہ ترجمہ شدہ اوراق کہیں گم ہو گئے ہیں۔ اس لیے فی الحال سلسلہ بند ہے تاہم ان کا ارادہ تکمیل کرنے کا ہے۔
- ⑤..... ایک ترجمہ جناب مولوی محمد عبداللہ طارق صاحب دہلوی رفیق ندوۃ المصنفین نے کیا ہے جس کے ساتھ تشریحی فوائد بھی ہیں۔ ترجمہ نہایت با محاورہ ہے۔ یہ ترجمہ تین جلدوں میں ہوا ہے، لیکن کسی وجہ سے پورا نہ ہو سکا، اللہ غیب سے ہی اس کی تکمیل کی صورت پیدا فرمادیں اور بندہ نے اپنے اس ترجمہ میں اس ترجمہ سے کافی استفادہ کیا ہے اور مقدمہ میں کئی مباحث بلفظ انہی کے مقدمہ سے نقل کر دیے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما کر وقت کی برکت کے ساتھ تکمیل کرا دے، وہو الموفق۔

کوشش کی لیکن وہ تیار نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ قہر پڑا وہ (مجبور ہو کر) میرے پاس پیسے لینے آئی میں نے اس شرط پر اس کو ایک سو بیس اشرفیاں دیں کہ وہ مجھے تنہائی میں اپنے سے ملنے کا موقع دے گی وہ (مجبور ہو کر) اس پر تیار ہو گئی۔ جب میں نے پوری طرح اس پر قابو پا لیا تو اس نے مجھے (خدا کا خوف دلاتے ہوئے) کہا کہ کسی کی مہر کو ناحق توڑنا جائز نہیں۔ یہ سنتے ہی اپنے آپ کو غلط حرکت سے بچاتے ہوئے کھڑا ہوا اور چلا آیا، حالاں کہ وہ اب بھی مجھے دنیا بھر سے زیادہ عزیز تھی۔ اور میں نے وہ سونا بھی جو دیا تھا اسی کے پاس چھوڑ دیا، اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہماری مشکل کو دور کر۔ وہ چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی، لیکن نکلنے کے قابل اب بھی نہ ہوئی، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ مزدور رکھے تھے اور کام ہونے کے بعد سب کی مزدوری بھی ان کے حوالہ کر دی، لیکن ان میں سے ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اس کے پیسوں کو (کاروبار میں لگا کر) خوب بڑھایا حتیٰ کہ اس سے بہت سامان جمع ہو گیا ایک مدت کے بعد وہ شخص آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میری مزدوری دے دے میں نے کہا یہ جو کچھ اونٹ، گائیں، بکریاں اور غلام تجھے نظر آرہے ہیں۔ یہ سب تیری مزدوری ہے۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا کہ میں تم سے مذاق بالکل نہیں کر رہا ہوں۔ بس یہ سنا تھا کہ وہ تمام (ریوڑ کار یوڑ) ہانک کر لے گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا، لہذا اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تجھ کو راضی کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ بس وہ چٹان ہٹی اور وہ لوگ نکل کر چلے گئے (بخاری، مسلم، نسائی)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر بندہ کسی عمل کے بارے میں اندازہ رکھتا ہو کہ یہ میری زندگی کے چند گنے پنے نیک اعمال میں سے ہے تو اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ سکتا ہے۔ مذکورہ بالا تینوں اعمال اپنی جگہ بہت بلند عمل ہیں اور ان میں مصیبت سے نجات کا ذریعہ بننے کی طاقت و تاثیر محض رضا الہی کے جذبہ سے کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی بلا شک و شبہ اگر عمل خالصتاً اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جائے تو بڑی سے بڑی مصیبت سے نجات کا اور بڑی سے بڑی کامیابی دلوانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

(۳/۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَازَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَخَدَّهٖ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ فَازَ قَرْنَهَا وَاللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ اللہ جل جلالہ کے لیے خالص تھا اور (اپنی زندگی میں) نماز پر قائم رہا اور (اگر صاحب مال تھا تو) زکوٰۃ دیتا رہا تو یہ شخص اس حال میں دنیا سے جدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی تھا۔ (ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:..... یہاں اخلاص سے خالص تو حید و ایمان مراد ہے۔ اور خالص تو حید ہی کمال اخلاص کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر عمل اسی وحدہ لا شریک لہ کی خوشنودی کے لیے ہو جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ إِنْ صَلَّيْتُ وَنَسِيتُ وَخَشَعَتِ أَعْيُنُ النَّاسِ فَلِلَّهِ الْعِلْمُ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۖ وَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَلِلَّهِ الْعِلْمُ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ

ترجمہ:..... ”تو کہہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنّا اللہ ہی کے لیے ہے جو پالنے والا سارے جہاں کا ہے، کوئی نہیں اس کا شریک اور یہی مجھ کو حکم ہوا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔“

(۳/۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حِينَ بُعِثَ إِلَى الْيَمَنِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي، قَالَ: أَخْلِصْ دِينَكَ يَكْفِيكَ الْعَمَلُ الْقَلِيلَ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُجَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ، وَقَالَ: صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ كَذَا قَالَ۔

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ نے جب یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو انہوں نے درخواست کی کہ مجھے کچھ وصیت فرما دیجیے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین میں اخلاص کا اہتمام رکھنا کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔ (حاکم)

(۳/۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَبْجَةِ الْوَدَاعِ: نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَجَمَ مَقَالَجٍ فَوَعَاَهَا قُرْبَ حَامِلٍ فَقِيءَ لَيْسَ بِقِيءٍ ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ: إِيْخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالْمُتَاصِحَةُ لِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دُعَاءَهُمْ مُجِيطٌ مِنْ وَرَائِهِمْ۔ رواه البزار بإسناد حسن۔ ورواه ابن حبان في صحيحه من حديث زيد بن ثابت۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ اللہ اس شخص کو تر و تازہ و خوش و خرم رکھے جو مجھ سے بات کو سنے پھر اس کو محفوظ رکھے اور جیسا سنا ویسا ہی دوسروں تک پہنچا دے، کیوں کہ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جو علم کے حامل ہیں یعنی ان کے پاس علم ہے (لیکن) فقیہ نہیں ہوتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہیے اس سے عاری ہوتے ہیں اگر دوسرے کو پہنچا دیں گے اور وہ فقیہ ہوں گے تو اس علم سے بہت سے مسائل اور آداب و اخلاق کا استنباط کر لیں گے، لہذا حامل علم، علم کو ہی پہنچا دے اور جیسا سنا ہے ویسا ہی پہنچا دے۔ تین چیزوں میں مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا: ①..... اول، صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے عمل کرنا اور ②..... دوم، مسلمانوں کے دینی اور دنیوی (لأن) کے بڑوں کی خیر خواہی چاہنا اور ③..... تیسرے، مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیوں کہ جماعت کے ساتھ رہنے والوں کو جماعت کے لوگوں کی دعائیں گھیرے رہتی ہیں۔

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ایمان والے کا عمل اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ایمان کے بقدر ہی اخلاص آتا ہے۔ اور کمال ایمان خود تقاضا کرتا ہے کہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے لامحدود خزانوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے کیا جائے، جس کا جتنا یقین اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت و خزانوں پر ہوگا کبھی اس کا عمل اس کمینی دنیا کے لیے نہ ہوگا۔

(۵/۵) وَعَنْ مُشْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يَفْضَلْ عَلَى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَنْفَعُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا يَدْعُو قَهْمَهُمْ وَصَلَاةَهُمْ وَإِيْخْلَاصَهُمْ۔ رواه النسائي وغيره، وصوفى البخارى وغيره دون ذكر الإخلاص۔

ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بار خیال گزرا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعض دوسرے صحابہؓ سے افضل ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد کمزوروں کی وجہ سے کرتا ہے ان کی دعاؤں، نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ آدمی یہ نہ دیکھے کہ ظاہر میں کون بہتر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جزا و سزا کا مدار عمل کی خوبی یا خرابی پر ہے اور یہ کسی کو بھی یقینی طور پر معلوم نہیں ہے کہ کس کا عمل قابل قبول ہے جو لوگ دنیا میں لوگوں کی نظروں سے گرے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان کا کوئی سہارا نہیں ہوتا بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ زیادہ لو لگاتے ہوں اور عام طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ میں یکسوئی اسی قسم کے لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ لہذا کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں دوسرے لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرب ہوں۔ بہت سے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے لوگ جن کو کوئی دو کوڑی کو نہیں پوچھتا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مقام پر فائز ہوتے ہیں کہ ”لو اقص على الله لآبره“ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کسی بات پر اڑ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کو ضرور پورا کر دے گا۔

(۶/۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا عَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجَرَ وَالذِّكْرَ، مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَهْمُ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَهْمُ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتِغَى وَجْهَهُ۔ رواه ابو داؤد والنسائي بإسناد جيد، وسألت احاديث من هذا النوع في الجهاد ان شاء الله تعالى۔

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ایسے شخص کے بارے

میں کیا فرماتے ہیں جو جہاد کرے اور اس کی نیت اجر کی بھی ہو اور شہرت بھی چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ نہیں ملے گا۔ اس شخص نے یہی سوال تین بار کیا اور ہر مرتبہ آپ یہی جواب دیتے رہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو صرف اسی کے لیے کیا گیا ہو۔ اور اس میں صرف اسی کی رضا و خوشنودی مقصود ہو۔

فائدہ:..... اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عمل اللہ کی رضا کے لیے ثواب کی امید پر کیا لیکن اس میں شہرت و جاہ طلبی بھی شامل ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں ہے۔ اسے تو غیر کی شراکت پسند ہی نہیں۔ اس لیے ہر عمل میں صرف رضائے الہی ہی کی نیت ہونا لازم ہے۔

(۷/۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَفِي رَوَايَةٍ: بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَكُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَزَى إِلَيْهِ۔ رواه البخاری ومسلم، وأبو داود والترمذی والنسائی۔

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔ لہذا جس کی ہجرت (خود اس کی اپنی نیت کے اعتبار سے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہے جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہے تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی) اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی اس نے اپنی ہجرت میں نیت کی ہے۔

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بلا اخلاص کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے اگر عمل خالص اسلامی طریقے کے مطابق ہے اور نیت بھی رضائے الہی کی ہے تو ایسا عمل جاندار اور موجب اجر و ثواب ہے اور اگر عمل لوگوں کے دکھاوے یا اور کسی دنیوی غرض کے لیے ہے تو وہ عمل بے جان ہے اس پر کچھ اجر نہ ملے گا بلکہ یہ عمل باعث وبال و عذاب ہوگا حتیٰ کہ ہجرت جو ایک عظیم عبادت ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اگر یہ بھی رضائے الہی کے جذبہ سے خالی ہوگی تو یہ بھی موجب اجر و ثواب نہیں۔

(۸/۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْرُو جَيْشُ الْكُفَّةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ مِنَ الْأَرْضِ يُحْشَفُ بِأَقْلِيمِهِمْ وَآخِرُهُمْ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُحْشَفُ بِأَقْلِيمِهِمْ وَآخِرُهُمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُحْشَفُ بِأَقْلِيمِهِمْ وَآخِرُهُمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ (رواه البخاری ومسلم وغیرہما)

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کے ارادے سے چلے گا جب وہ لوگ میدان میں جمع ہوں گے تو اول سے آخر تک سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ تمام کے تمام کیوں دھنسا دیے جائیں گے؟ جبکہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو خرید و فروخت کی غرض سے گئے ہوں گے اور ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو (نیت کے لحاظ سے) حملہ کرنے والوں کے ساتھی نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس وقت تو) اول سے آخر تک سب ہی دھنسا دیے جائیں گے پھر (آخرت میں) اپنی اپنی نیتوں کے مطابق حشر ہوگا۔

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں اللہ کے نظام تکوینی کا ذکر ہے۔ وہ یہ کہ جب کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب آتا ہے تو دنیا میں نیک و بد سب ہی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں لیکن قیامت کے دن جب میدان حشر میں پہنچیں گے تو ہر شخص کا اس کی نیت کے مطابق حشر ہوگا بدکار ایک طرف ہوں گے اور فرماں بردار علیحدہ ہوں گے، اعلان ہوگا: **وَأَمَّا آذَانُ الْيَوْمِ أَتَيْنَا الْمُنْجِرَ مُؤَنِّ**۔ اے مجرمو! آج اہل ایمان سے الگ ہو جاؤ۔ دنیا میں جو سب شریک مصیبت ہوتے ہیں اس میں ایک بہت بڑی حکمت یہ ہے کہ اگر صرف بدکار ہی مصائب کا شکار ہوا کریں، اور نیک لوگ اس سے محفوظ رہیں تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور نافرمانی کا رخ دنیوی راحتوں کے حاصل کرنے اور

مصیبتوں سے بچنے کی طرف ہو جائے اور ایمان بالغیب کی وجہ سے جو نیک اعمال کیے جاتے ہیں وہ نہ ہوں۔

(۹/۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةٍ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَقْوَامًا خَلَقْنَا بِالْمَدِينَةِ مَا سَلَكْنَا شُعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا، حَبَسَهُمُ الْمَدْرُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابُودَاوُدَ، وَلَفْظُهُ:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا يَسُرُّكُمْ مَبْرًا، وَلَا أَنْفَقْتُكُمْ مِنْ نَفَقَةٍ، وَلَا قَتَلْتُكُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: حَبَسَهُمُ الْمَدْرُ

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، راستہ کا جو بھی نشیب و فراز ہم نے طے کیا اس تمام سفر میں وہ ہمارے ساتھ رہے (یہ حضرات غزوہ میں ہمارے ساتھ جسمانی طور پر بھی شریک ہونا چاہتے تھے) لیکن عذر نے انہیں روک دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ کیسے ہمارے ساتھ شریک ہیں حالاں کہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ (وہ ساتھ نکلنا چاہتے تھے لیکن) مرض و بیماری نے انہیں روک دیا۔ (بخاری و ابوداؤد)

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ کے ہاں دلی جذبہ کی اتنی قدر ہے کہ ان کے دلی جذبہ کی قدر کرتے ہوئے انہیں بھی غازیوں میں شمار کر دیا۔

(۱۰/۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں (کہ کس نیت سے عمل کیا)۔ (مسلم)

(۱۱/۱۱) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَلَاثٌ أَقْسَرُ عَلَيْهِنَّ وَأَحْدَثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: مَا نَقَصَ مَالٌ عَبْدًا مِنْ صِدْقَةٍ، وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَطْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا رَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا قَتَلَ عَبْدٌ عَبْدًا مَسْأَلَةً إِلَّا قَتَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ (او کلمہ غوہا) وَأَحْدَثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لَا رِبْعَ لَهَا نَفْسٌ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَجَعُهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَقْصَلِ التَّنَازُلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَزُرْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ الْيَتَةِ يَقُولُ: لَوْ أَنِّي فِي مَالٍ لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ ثَلَاثٍ فَهُوَ يَنْتَقِئُهُ فَاجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا، وَلَمْ يَزُرْهُ عِلْمًا يَخْطِئُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَجَعُهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَخْبَثِ التَّنَازُلِ، وَعَبْدٌ لَمْ يَزُرْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنِّي فِي مَالٍ لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ ثَلَاثٍ فَهُوَ يَنْتَقِئُهُ قَوْلُهُمَا سَوَاءٌ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو عبیدہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں میں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور سے تمہیں بتاؤں گا، اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنا۔ وہ تین باتیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں، ان میں سے اول یہ ہے کہ کسی بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ اور دوسری یہ ہے کہ جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو حق تعالیٰ شانہ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔ اور تیسری یہ ہے کہ جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولے گا حق تعالیٰ شانہ اس پر فقر کا دروازہ کھولتے ہیں۔ ان تین کے بعد ایک بات تمہیں بتاتا ہوں اس کو محفوظ رکھو، وہ یہ ہے کہ دنیا میں چار قسم کے آدمی ہوتے ہیں: ایک وہ جس کو حق تعالیٰ شانہ نے علم بھی عطا فرمایا اور مال بھی عطا فرمایا وہ (اپنے علم کی وجہ سے) اپنے مال میں اللہ سے ڈرتا ہے (کہ اس کی خلاف مرضی خرچ نہیں کرتا بلکہ) صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کے لیے اس مال میں نیک عمل کرتا ہے، اس کے حقوق ادا کرتا ہے یہ شخص سب سے اونچے درجوں میں ہے۔

دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ جل شانہ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا۔ اس کی نیت سچی ہے وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو حق تعالیٰ شانہ اس کی نیت کی وجہ سے اس کو بھی وہی ثواب دیتا ہے جو پہلے کا ہے، اور یہ دونوں ثواب میں برابر ہو جاتے ہیں۔

تیسرے وہ شخص ہے جس کو اللہ جل شانہ نے مال عطا کیا مگر علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں گڑ بڑ کرتا ہے (بے محل لہو و لعب اور شہوتوں میں خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ کا خوف کرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے نہ حق کے موافق خرچ کرتا ہے۔ یہ شخص (قیامت میں) خبیث ترین درجہ میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے جس کو اللہ جل شانہ نے نہ مال عطا کیا نہ علم۔ وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں (یعنی نمبر ۳) کی طرح خرچ کروں تو اس کو اس کی نیت کا گناہ ہوگا اور وبال میں یہ اور نمبر ۳ برابر ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ بروایۃ الترمذی وقال حدیث صحیح)۔

(۱۳/۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيَمَا يَرْوِي عَنْ رَجُلٍ عَزَّ وَجَلَّ: إِنْ أَلَّ اللَّهُ غَنَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعُفَ إِلَى أَصْحَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. زَادَ فِي رَوَايَةٍ: أَوْ مَحَاَهَا. وَلَا يَهْدِيكَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ. رواه البخاري ومسلم.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں ایک فیصلہ لکھ دیا یہی اس کے بعد آپ نے اس کو بیان فرمایا کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر کسی وجہ سے نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ شانہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نیکی کو کر گزرا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی آگے کئی گنا تک لکھ دیتا ہے۔ اور جو کوئی کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اس کے کرنے سے رک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نے وہ گناہ کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہی گناہ لکھے گا اور ایک روایت میں ہے کہ یا اس گناہ کو بھی مٹا دیتا ہے۔ (یعنی ان کی نیکیوں کی وجہ سے یا محض اپنے فضل و کرم سے) پھر اگر کوئی تباہ ہوتا ہے تو وہی ہوتا ہے جو اپنی تباہی کو خود ٹھکان چکا ہو۔

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ کی اس قدر عنایات اور مہربانیاں ہیں کہ آدمی نیکی ایک کرے اور ثواب دس گنا اور یہ بھی کم از کم ورنہ پانچ سو اور سات سو اور اس پر مزید واللہ يُخَفِّفُ لِمَنْ يَشَاءُ (اور جس کے لیے چاہتا ہے اور بھی زیادہ کر دیتا ہے) اور یہ کتنا بڑا کرم ہے کہ گناہ کرنے پر صرف ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے اور اسے بھی ہزاروں بہانوں سے مٹانے کو تیار ہے تو بہ و استغفار سے تو معاف کر ہی دیتا ہے اور نیکیوں سے بھی گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ إِنْ أَحْسَنْتَ يُنْجِئِكَ مِنَ السَّيِّئَاتِ (بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں) ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے کہ جو کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اس کے کرنے سے باز آ جائے تو اس پر بھی نیکی لکھی جاتی ہے۔ یہ اس وقت ہے جب بالقصد باز آ جائے ورنہ اگر ایک شخص کوئی گناہ کرنا چاہتا تھا مگر اتفاقی طور پر اسباب مہیا نہ ہو سکے تو اس صورت میں اس کو کوئی اجر نہ ملے گا۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اس صورت میں گناہ سے باز رہنے میں اس کی کوشش کو کوئی دخل نہیں ہے اور یہی مطلب ہے ان روایات کا جن میں گناہ کا ارادہ کرنے اور پھر گناہ نہ کرنے پر کچھ نہ لکھا جانا بتلایا گیا ہے اور جب گناہ کا چھوڑنا بالارادہ ہوگا تو چوں کہ وہ ایک نفسانی خواہش کا قربان کرنا ہے۔ لہذا اس پر اجر یا عقیبتا ملنا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ جو اعمال صالحہ پر دیتا ہے اس پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی کہ وہ ضرور دے محض اپنے فضل و کرم سے دیتا ہے۔ اگر کچھ بھی نہ دے تب بھی اس کو اختیار ہے اس کے ایک معمولی احسان کے ہزاروں حصے کا بھی ہمارے بے حقیقت اعمال بدلہ نہیں بن سکتے۔

(۱۳/۱۲) وَعَنْ مَعْنٍ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ أُمِّي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَائِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَصَّعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي

النَّسِجِ قَجِثٌ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهَا بِهَا، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا إِلَآكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَكَ مَا تَوَيْتُ يَا تَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا عَمْرُو۔ رواه البخاری۔

ترجمہ:..... حضرت معین بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے کچھ دینار خیرات کرنے کے لیے نکالے اور ایک شخص کو مسجد میں دے آئے میں نے جا کر اس شخص سے وہ دینار لے لیے۔ (اس لیے کہ یہ بھی محتاج تھے) اور اپنے والد کے پاس لے آیا اور کہا: خدا کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا، چنانچہ ہم یہ جھگڑا لے کر حضور ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اے یزید! جو کچھ تم نے نیت کی اس کا ثواب تم کو مل گیا اور اے معن! تم نے جو لیا وہ تمہارا ہے۔ (بخاری) (اس لیے کہ تم نے ان پر صحیح قبضہ کیا تو تم اس کے مالک ہو گئے اور اے یزید! تم نے محتاج کو دینے کی نیت کی تھی، محتاج کو وہ دینار مل گئے گو وہ محتاج بیٹا ہی تھا۔

(۱۳/۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَا تُصَدِّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ، لَا تُصَدِّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ وَ زَانِيَةٍ وَ عَنِي قَلْبٌ قَبِيلٌ لَهُ، أَمَّا صَدَقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سِرْقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَغْفِرَ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ، أَنْ يَتَعَبَّرَ فَيُتَّقِيَ وَمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ۔ رواه البخاری واللفظ له، ومسلم والنسائي قالافيه: فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقْتُكَ فَقَدْ تُقْبَلُث۔ ثم ذكر الحديث۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بنی اسرائیل کے) ایک آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ آج رات چپکے سے صدقہ کروں گا، چنانچہ رات کو چپکے سے ایک آدمی کے ہاتھ میں مال دے کر چلا آیا۔ صبح کو لوگوں کا آپس میں چرچا ہوا کہ رات کو کوئی شخص ایک چور کو صدقہ دے گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! چور پر صدقہ کرنے میں بھی تیرے ہی لیے تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ بد حال کو دیا جاتا تو تو ہی بتا میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے دوبارہ ٹھانی کہ آج رات کو پھر صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اس کو ایک عورت کو دے آیا۔ (یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ چوری کیا کرے گی) صبح کو چرچا ہوا کہ رات کو کوئی شخص فلاں بدکار عورت کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا: یا اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے زنا کرنے والی عورت پر بھی (کہ میرا مال تو اس سے بھی کم درجہ کے قابل تھا) پھر تیسری مرتبہ ارادہ کیا کہ آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا، چنانچہ رات کو صدقہ لے کر گیا اور اس کو ایک شخص کو دے دیا جو مالدار تھا۔ صبح کو چرچا ہوا کہ رات ایک مالدار کو صدقہ دیا گیا اس صدقہ دینے والے نے کہا یا اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ چور پر بھی زنا کرنے والی عورت پر بھی اور غنی پر بھی۔ رات کو خواب میں اسے کہا گیا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لیے کرایا گیا) کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کر لے اور زانیہ پر اس لیے کہ وہ شاید زنا سے توبہ کر لے (جب وہ یہ دیکھے گی کہ بغیر منہ کالا کرائے بھی اللہ جل شانہ، عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور غنی پر اس لیے تاکہ اس کو عبرت حاصل ہو۔ (کہ اللہ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں) اس کی وجہ سے شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اس کو اللہ جل شانہ نے عطا فرمایا ہے صدقہ کرنے لگے۔ (بخاری و مسلم و نسائی)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر صدقہ کرنے والے کی نیت اخلاص کی ہو اور اس کے باوجود وہ بے محل پہنچ جائے تو اس میں بھی اللہ جل شانہ کی کوئی حکمت ہوتی ہے اس سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے۔ آدمی کا اپنا کام یہ ہے کہ اپنی نیت اخلاص کی رکھے کہ اصل چیز اپنا ہی ارادہ اور فعل ہے اور ان صدقہ کرنے والے بزرگ کی فضیلت بھی ظاہر ہوئی کہ باوجود اپنی کوشش کے جب صدقہ بے جگہ صرف ہو گیا تو

اس کی وجہ سے بدل ہو کر صدقہ کر نیکا ارادہ ترک نہیں کیا، بلکہ دو بارہ سہ بارہ صدقہ کو اپنے مصرف میں خرچ کرنے کی کوشش کرتے رہے، یہی وہ ان کا اخلاص اور نیک نیتی تھی جس کی برکت سے تینوں صدقے قبول بھی ہو گئے۔ اور قبول کی بشارت بھی خواب میں ظاہر ہو گئی۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر صدقہ ظاہر کے اعتبار سے اپنے محل پر خرچ نہ ہوا ہو تو اس کو دو بارہ ادا کرنا مستحب ہے اور دو بارہ ادا کرنے سے اکتانا نہیں چاہیے۔

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ آدمی کی نیک نیتی کا بدلہ ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اس لیے کہ اس صدقہ کرنے والے نے خالص اللہ کے واسطے صدقہ کر نیکا ارادہ کیا تھا۔ (اسی لیے رات کو چھپا کر دیا تھا) تو حق تعالیٰ شانہ نے اس کو قبول فرمایا اور بے محل خرچ ہو جانے کی وجہ سے مردود نہیں ہوا۔

(۱۵/۱۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَسْلُكُهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّعُ أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّاهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَضْبَغَ كُتُبَ لَهُ مَائَتَى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ عَلَى الشَّلْتِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو (رات کو سونے کے لیے) اپنے بستر پر آیا اور اس کی نیت تھی کہ رات کے کسی حصے میں اٹھ کر تہجد پڑھوں گا پھر اس کی آنکھ ایسی لگی کہ صبح ہی اٹھ سکا (تہجد نہ پڑھ سکا) تو اس کے لیے تہجد کی نماز کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا سونا مفت رہا۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ تہجد پڑھنے کی سچی نیت لے کر سویا لیکن نیند کے غلبہ کی وجہ سے آنکھ نہ کھل سکی تو صرف سچی نیت کی وجہ سے تہجد کا ثواب مل گیا اور نیند مفت میں رہی ایمان والے کی نیت کی اللہ جل شانہ کے ہاں بڑی قدر ہے بشرطیکہ وہ سچی ہو اور اس کو وہی جانتا ہے دلوں کے بھید سے وہ خوب واقف ہے۔ انہ علیہ بذات الصدور۔

ریا کاری کے لیے عمل کرنے پر وعید

(۱۶/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْفَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اِنْشَهَدَ قَائِلًا بِهِ فَعَرَفَهُ نَعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اِنْشَهَدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: هُوَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيُتْبِعْهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِلنَّامِ: عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيقَالَ: هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ السَّالِ قَائِلًا بِهِ فَعَرَفَهُ نَعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ لِحُبِّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيقَالَ: هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنٌ، وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ كَلَامًا بِلَفْظٍ وَاحِدٍ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کا اول و ہلہ میں فیصلہ سنایا جائے گا ان میں سے ایک وہ شہید ہوگا جس کو بلا کر اول اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی وہ اس کو پہچانے گا اور اقرار کرے گا۔ اس کے بعد سوال کیا جائے گا کہ اس نعمت سے کیا کام لیا وہ کہے گا کہ تیری رضا کے لیے جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ اس

لیے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں گے سو کہا جا چکا (اور جس غرض کے لیے جہاد کیا تھا وہ حاصل ہو چکی ہے) اس کے بعد اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا وہ عالم ہوگا جس نے علم پڑھا اور پڑھا یا اور قرآن پاک حاصل کیا۔ اس کو بلا کر اس پر جو انعامات دنیا میں کیے گئے تھے ان کا اظہار کیا جائے گا اور وہ اقرار کرے گا۔ اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا ان نعمتوں میں کیا کام کیے۔ وہ عرض کرے گا کہ تیری رضا کے لیے علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھا یا قرآن پاک تیری رضا کے لیے حاصل کیا جواب ملے گا جھوٹ بولتا ہے تو نے علم اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لیے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں۔ سو کہا جا چکا (اور جو غرض پڑھنے پڑھانے کی تھی وہ پوری ہو چکی) اس کے بعد اس کو بھی حکم سنایا جائے گا اور وہ بھی منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تیسرا وہ مال دار ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق عطا فرمائی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کے اظہار اور ان کے اقرار کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان انعامات میں کیا کارگزاری کی ہے وہ عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں تھا جس میں خرچ کرنا تیری رضا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ سب اس لیے کیا گیا کہ لوگ سخی کہیں سو کہا جا چکا۔ اس کو بھی حکم کے مطابق کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بہت ہی اہم اور ضروری ہے کہ دین کے سارے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا۔ اس کے دین کی اشاعت، نبی کریم ﷺ کی سنت کا اتباع مقصود رکھا جائے۔ شہرت عزت تعریف کو ذرا بھی دل میں جگہ نہ دی جائے۔ اگر خیال بھی آجائے تو لاحول و استغفار سے اس کی اصلاح فرمائی جائے۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف سے بندہ کو بھی اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور ناظرین کو بھی۔ آمین

اسی حدیث کی بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہؓ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا! یہی تین آدمی ہوں گے جن سے ابتداء جہنم کی آگ سلگائی جائے گی۔ اس حدیث کے ایک راوی عقبہ بن مسلم کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے جب اس حدیث کے بیان کا ارادہ کیا، تو میدان حشر کے تصور سے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں اور غشی طاری ہو گئی۔ پھر جب افاقہ ہوا اور دوبارہ بیان کرنے کا ارادہ کیا تو پھر یہی کیفیت طاری ہوئی، اسی طرح تین بار ہوا یہی حدیث جب حضرت معاویہؓ نے سنی تو فرمایا کہ جب ان تین شخصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہوگا تو پھر باقی لوگوں کا کیا ٹھکانہ ہے؟ اور یہ کہہ کر اس قدر روئے کہ برا حال ہو گیا اور دیکھنے والوں کو ان کی جان خطرے میں نظر آنے لگی۔ پھر جب حضرت معاویہؓ کو افاقہ ہوا فرمایا: اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَتْهَا نُوفِيَ إِلَيْهِمْ أَغْمَالُهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْعَثُونَ ⑤
أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ⑥ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَلَٰبِطٌ مَّا كَانُوا يَٰعْمَلُونَ ⑦
ترجمہ:..... ”جو کوئی دنیا کی زندگانی اور اس کی زینت چاہے تو ہم اس کے عمل دنیا میں بھگتا دیں گے اور ان کو اس میں کوئی نقصان نہیں۔ یہی ہیں جن کے واسطے آخرت میں کچھ نہیں سوائے آگ کے اور جو کچھ کیا تھا برباد ہوا اور جو کیا تھا خراب گیا۔“

(۱۷/۲) وَعَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ بِالسَّيِّئِ وَالْزُفَعَةِ وَالذِّينِ وَالشُّمُكِينَ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلًا الْآخِرَةَ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ۔

رواہ احمد و ابن حبان فی صحیحہ، والحاکم و البیہقی وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو عزت اور سر بلندی اور دین اور اقتدار کی خوشخبری دے دو، پھر ان میں سے جس نے آخرت کا کام دنیا کے لیے کیا ہوگا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین متین کی یقینی مدد کرے گا اور مسلمانوں کو ملک اور مال اور قوت دے گا اور سرکش بادشاہوں کو ان کے سامنے جھکائے گا، لیکن آخرت میں ہر ایک کا حساب اس کی نیت کے مطابق ہوگا، جس نے آخرت کا کام دنیوی

منافع کے حاصل کرنے کے لیے کیا ہوگا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(۱۸/۳) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَعَى سَعَةً اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُزَاهِ يُزَاهِ اللَّهُ بِهِ - رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت دینے کے لیے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو شہرت دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لیے کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو خوب دکھائے گا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ دکھاوے اور شہرت کی غرض سے نیک اعمال کرنے والوں کو ایک سزا ان کے اس عمل کی مناسبت سے یہ بھی دی جائے گی کہ ان کی اس ریا کاری اور منافقت کو خوب مشہور کیا جائے گا اور سب کو مشاہدہ کرادیا جائے گا کہ یہ بد بخت لوگ یہ نیک اعمال اللہ کے لیے نہیں کرتے تھے بلکہ نام و نمود اور دکھاوے اور شہرت کے لیے کیا کرتے تھے۔ الغرض جہنم کے عذاب سے پہلے اس کو ایک سزا یہ ملے گی کہ سر محشر ان کی ریا کاری اور منافقت کا پردہ چاک کر کے سب کو ان کی بد باطنی دکھا دی جائے گی۔ اللہم احفظنا منہ۔

(۱۹/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرِجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الصَّابِ مِنَ اللَّيْلِ أَلْيَسَهُمْ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الدِّقَابِ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَيْنَ يُخْرَجُونَ، أَمْرٌ عَلَى يَخْرَجُونَ؟ فَيَبْجُرُونَ عَلَى أَوْلِيَّتٍ مِنْهُمْ فَتُفْتَنُ تَدْمُ الْحُلِيِّ حَمِيرَاتٍ۔

رواہ الترمذی من روایۃ یحییٰ بن عیسیٰ، سمعت ابی یقول: سمعت ابی ہریرۃ فذکرہ، و رواہ مختصراً من حدیث ابن عمر، وقال: حدیث حسن۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں کچھ ایسے مکار لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے وہ لوگوں پر اپنی درویشی اور مسکینی ظاہر کرنے اور ان کو متاثر کرنے کے لیے بھیڑوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے سینوں میں بھیڑیوں کے سے دل ہوں گے (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کیا یہ لوگ میرے ذلیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں جرأت کر رہے ہیں مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان مکاروں پر انہی میں سے تیز کھڑا کروں گا جو ان میں سے عقلمندوں اور داناؤں کو بھی حیران بنا کے چھوڑے گا۔ (جامع ترمذی)

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریا کاری کی یہ خاص قسم کہ عابدوں زاہدوں کی صورت بنا کر اور اپنے اندرونی حال کے بالکل برعکس ان خاصان خدا کی سی نرم و شریں باتیں کر کے اللہ کے سادہ لوح بندوں کو اپنی عقیدت کے جال میں پھانسا جائے اور ان سے دنیا کمائی جائے۔ بدترین قسم کی ریا کاری ہے اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تنبیہ ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں بھی سخت فتنوں میں مبتلا کیے جائیں گے۔

(۲۰/۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ مُعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: حَدِيثُ سَوْعَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَيْسِيُّ مِنَ الرِّيَاءِ شَرُّكَ، وَمَنْ غَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالشَّخَازَةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ لَا تَعَالَوْا لَمْ يُفْتَقَدُوا، قُلْتُ خَصَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيغُ الْهَذَى يُخْرَجُونَ مِنْ كُلِّ غَبَاءٍ مُطْلَمَةٍ، رواه ابن ماجه والحاكم والبيهقي في كتاب الزهد وغيره، قال الحاكم صحيح ولا علة۔

ترجمہ:..... زید بن اسلمؓ اپنے والد اسلمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ (ایک دن) مسجد میں تشریف لائے تو حضرت معاذؓ کو نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر روتے دیکھا دریافت فرمایا: تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ ایک حدیث رلا رہی ہے جو

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنی تھی کہ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ اور جو اللہ کے دوستوں سے دشمنی کرے گا تو اس نے یقیناً اللہ سے اعلان جنگ کیا۔ بے شک! اللہ جل شانہ ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو نیک اور متقی اور چھپے ہوئے ہوں کہ جب موجود نہ ہوں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں اور ایسے لوگ ہر قسم کے فتنے سے بچے رہیں گے۔ (ابن ماجہ، حاکم، بیہقی) فائدہ:..... صحابہؓ اجمعین ہر وقت اخلاص کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے تھے اور اپنے ہر عمل میں ریا کاری کا ڈر رہتا تھا۔ آدمی اخلاص میں جتنی ترقی کرتا چلا جاتا ہے اس کا خوف اور ڈر بھی بڑھ جاتا ہے اور اخلاص کی کمی کی صورت میں اطمینان رہتا ہے اور جو اللہ کے دوست ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ، کا ان کے بارے میں ارشاد ہے: **أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ لِلَّهِ لَمْ يُخَفِّ عَلَىٰ نَفْسِهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** کہ اللہ کے دوستوں پر نہ کسی قسم کا خوف ہوتا ہے نہ غم۔ تو ان کی دشمنی رکھنے والا وہ اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کرتا ہے اور عام طور پر مخلصین بندے اپنے اعمال کو لوگوں سے چھپاتے ہیں اور لوگوں سے چھپے رہتے ہیں اللہ جل شانہ ان کی ہر فتنہ سے حفاظت فرماتے ہیں۔

(۲۱/۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقِفُ الْمُتَوَقِّفَ أُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ، وَأُرِيدُ أَنْ يُرَى مُوْطِنِي فَلَمْ يُرَدْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَرَلْتُ: "فَمَنْ كَانَ يَتَزَجُّوا لِقَاءَ رَبِّهِمْ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا" (الكهف: ۱۱) رواه الحاكم، وقال صحيح على شرطيهما، و البيهقي من طريقه، ثم قال: رواه عباد عن ابن المبارك فارسه لم يذكر فيه ابن عباس۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ میں بعضے (دینی) مواقع میں اللہ جل شانہ کی رضا کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں مگر میرا دل چاہتا ہے کہ میری اس کوشش کو لوگ دیکھیں۔ حضور ﷺ نے اس کا کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہو گئی: **فَمَنْ كَانَ يَتَزَجُّوا لِقَاءَ رَبِّهِمْ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا** (سورہ کہف ع ۱۲) جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے (اور ان کا مقرب و محبوب بننا چاہے) تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (حاکم، بیہقی)

(۲۲/۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّا كُنَّا وَشَرَكْنَا الشِّرَائِرَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا شَرَكْنَا الشِّرَائِرَ؟ قَالَ: يَقُولُ الرَّجُلُ قِيَمَتِي صَلَاتُهُ جَاهِدًا لِمَا يَزِي مِنْ تَقْطِرِ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَذَلِكَ شَرَكْنَا الشِّرَائِرَ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت محمود بن لبیدؓ کہتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! چھپے ہوئے شرک سے بچو، لوگوں نے عرض کیا وہ چھپا ہوا شرک کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی (مثلاً) نماز پڑھا رہا ہے۔ (اخلاص سے شروع کی ہے لوگ اس نماز کو دیکھنے لگے) وہ لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز کو بہترین بنانے کی کوشش کرے۔ (صحیح ابن خزيمة)

(۲۳/۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنِ أَبِي قُصَّالَةَ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيُؤْمَرُوا لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلِهِ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيُطْلَبْ ثَوَابُهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ: اللَّهُ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ۔ رواه الترمذی فی التفسیر من جامعہ، و ابن حبان فی صحيحه و البيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید بن فضالہؓ جو صحابہؓ میں سے ہیں کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ سارے اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا کہ جس شخص نے اپنے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا ہے وہ اسی سے اپنا ثواب اور بدلہ مانگ لے اللہ جل شانہ، شرکاء میں شرکت سے زیادہ بے نیاز ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی)

(۲۴/۹) عَنْ أَبِي عَلِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ قَالَ: خَطَبَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ

أَخْفَى مِنْ دَيْبِ النَّمْلِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَرْبٍ وَقَيْسُ بْنُ الْمُصَارِبِ فَقَالَا: وَاللَّهِ لَنُخْرِجَنَّ وَمَا قُلْتَ أَوْ لَنَأْتِيَنَّ عَمَرَ مَادُونًا لَنَا أَوْ غَيْرَ مَاذُوبٍ - فَقَالَ: بَلْ أَخْرُجُ مِمَّا قُلْتُ، خَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَيْبِ النَّمْلِ فَقَالَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ: وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَيْبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُولُوا: أَللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ، وَنَسْتَغْفِرُكَ إِنَّا لَا نَعْلَمُهُ. رواه احمد و الطبرانی، ورواه الى ابى على محتج بهم في الصحيح، و ابوعلی وثقه ابن حبان، ولم أر أحدا جرحه و رواه أبو يعلى بنحوه من حديث حذيفة الا انه قال فيه: يَقُولُ كُلُّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

ترجمہ: بنو کاہل کے ایک شخص ابوعلی بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے خطبہ میں ہمیں فرمایا کہ اے لوگو! اس شرک (ریاکاری) سے بچتے رہو کہ یہ چیونٹی کے ریگٹنے سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہے۔ اس پر عبداللہ بن حزن اور قیس بن مضارب کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! یا تو تم نے جو کہا ہے اس کی دلیل بیان کر دیا ہم عمرؓ کے پاس جاتے ہیں خواہ اجازت ملے یا نہ ملے حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ میں اپنی بات کی دلیل بیان کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا۔ ارشاد فرمایا: اے لوگو! اس شرک سے بچتے رہو (ڈرتے رہو) کہ یہ چیونٹی کے ریگٹنے سے زیادہ پوشیدہ ہے تو ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں، حالاں کہ یہ چیونٹی کے ریگٹنے سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! ہم تیری ہی پناہ مانگتے ہیں۔ اس شرک سے جس کو ہم جانتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے (ریاکاری نام و نمود کے لیے عمل کرنا)۔ (احمد طبرانی)۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ دعا روزانہ تین بار پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا۔

فائدہ: سرکارِ دو عالم ﷺ نے شرک اصغر (ریاکاری) سے بچنے کی آسان تدبیر بتلا دی کہ روزانہ تین بار مذکورہ دعا کو پڑھنے کا اہتمام کیا جائے کہ اس دعا کی برکت سے خدا خواستہ کسی عمل میں اخلاص کے اعتبار سے جو کی رہ گئی ہوگی اللہ جل شانہ کے رحم و کرم سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کو معاف فرمادے گا اور ریاکاری پر جو سزا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچالے گا۔ اب اخلاص کا باب ختم ہوا۔ اخیر میں ایک امر کی طرف توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ عالم جس میں ہم ہیں اور ہم کو جس میں کام کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ ”عالم ظاہر“ اور ”عالم شہادت“ ہے اور ہمارے حواس و ادراکات کا دائرہ بھی یہاں صرف ظاہر اور ظاہر ہی تک محدود ہے۔ یعنی یہاں ہم ہر شخص کا صرف ظاہری چال چلن دیکھ کر ہی اس کے متعلق اچھی یا بری رائے قائم کر سکتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر اس کے ساتھ معاملہ کر سکتے ہیں۔

ظاہری اعمال سے پرے ان کی نیتوں، دل کے مجیدوں اور سینوں کے رازوں کے دریافت کرنے سے ہم قاصر ہیں اسی لیے حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا: نحن نحكم بالظاهر والله يتولى السرائر۔ یعنی ہمارا کام ظاہر پر حکم لگانا ہے اور مخفی راز اللہ کے سپرد ہیں، لیکن عالم آخرت میں فیصلہ کرنے والا اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہوگا اور وہاں اس کا فیصلہ نیتوں اور دل کے ارادوں کے لحاظ سے ہوگا گویا احکام کے بارے میں جس طرح یہاں ظاہری اعمال اصل ہیں اور کسی کی نیت پر یہاں کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح وہاں معاملہ اس کے برعکس ہوگا اور حق تعالیٰ کا فیصلہ نیتوں پر ہوگا اور ظاہری اعمال کو ان کے تابع رکھا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتاب اللہ اور اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی کی ترغیب

(۲۵/۱) عَنْ الْحَزْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً، وَجَلَسَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَأَنَّهَُا مَوْعِظَةٌ مَوْدِيَةٌ فَأَوْصِنَا، قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، وَإِنَّهُ مِنْ بَعْثٍ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا عَظِيمًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي

وَسُئِلَ الْمُخَلَّفَاءُ الرَّاشِدِينَ الْمُهَاجِرِينَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالتَّوَّاجِدِ، وَإِنَّا كُنْمُ وَمُخَلَّفَاتِ الْأُمُورِ، فَلَيْتَ كُلِّ بَذْعَةٍ صَلَاحًا۔
رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ و قال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ:..... حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایسا وعظ فرمایا کہ جس کو سن کر دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو (آج) ایسے (عجیب انداز سے) نصیحت کی جیسے کوئی جانے والا (بہت ہی اہتمام سے اپنے لوگوں کو آخری) ہدایات دیا کرتا ہے۔ لہذا کچھ اور نصیحت فرمائیے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں پرہیزگاری کی اور امیر کی بات سننے اور ماننے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اگرچہ کوئی غلام تمہارا امیر کیوں نہ بن گیا ہو اور دیکھو تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا بہت سے اختلافات دیکھے گا پس (میں تم کو تمام غلط راستوں سے بچنے کا ایک ہی اصول بتائے دیتا ہوں کہ) تم میرے طریقے کو اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو اختیار کر لینا اور اسی کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور (دیکھو) دین کے اندر نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا اس لیے کہ دین کے اندر پیدا ہونے والی ہر نئی بات گمراہی ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں حضور ﷺ نے بہت سی ایسی باتیں فرمائی ہیں جو دین میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن میں پہلی چیز تقویٰ ہے جو دل سے تعلق رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: التَّقْوَىٰ ههنا کہ تقویٰ تو یہاں ہوتا ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور ڈر سے اللہ کے احکامات کو پورا کرنا اور منع کی ہوئی چیزوں سے بچنا اور اس تقویٰ پر ہی دنیوی و اخروی پریشانیوں کا حل ہے اور فلاح دارین کا مدار اسی پر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۖ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ
اور دنیوی کام اسی سے آسان ہوتے ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝
اللہ بندہ کو اور تمام ناظرین کو تقویٰ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

اور دوسری نصیحت فرمائی کہ اپنے بڑوں اور امراء کی بات سننے اور ماننے کا جذبہ پیدا کرو۔ آدمی میں جس قدر صلاحیتیں ہوتی ہیں عموماً اسی قدر اس میں سننے اور ماننے کا جذبہ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ رب العزت جس کو اپنی رحمت سے باکمال بھی بنائے اور حق بات کے ماننے کا جذبہ بھی مرحمت فرمائے تو یہ بڑی نعمت ہے اور اگر مسلمانوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو سینکڑوں باہمی اختلافات مسلمانوں کے ختم ہو جائیں گے۔ جن اختلافات کی بنیاد صرف اتنی ہی ہوتی ہے کہ لوگ اپنے دینی پیشواؤں کی بات سننا اور ماننا نہیں چاہتے، اور اپنے بڑوں کی بات ماننا اس وقت زیادہ دشوار ہوتا ہے جب وہ بڑا کوئی معمولی درجہ کا آدمی ہو، نبی کریم ﷺ نے بارہا ایسا کیا جو ان صحابہؓ کو ان کی خدا داد صلاحیتوں کی بناء پر بڑے اہم کاموں پر مقرر فرمایا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو جس وقت آپ ﷺ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اس وقت آپ کی عمر بیس اکیس سال کی بھی نہیں تھی، لیکن بڑے بڑے معمر صحابہ کرامؓ نے ان کو اپنا بڑا تسلیم کیا اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو اکابر صحابہؓ کا امیر بنا کر شام جانے کو فرمایا۔

تیسری نصیحت میں رسول پاک ﷺ نے آئندہ پیدا ہونے والے اہم سوال کا جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں اختلافات پیدا ہونے پر انتشار و بے اطمینانی کے زمانے میں طالب حق جائے تو کدھر اور مانے تو کس کی، جب کہ ہر شخص اپنے اپنے کو حق ثابت کرتا ہے نبی کریم ﷺ نے نے ایک بہترین راستہ بتا دیا کہ تم ان میں ایسے لوگوں کو تلاش کرو جو میرے اور میرے خلفاء کے طریقہ زندگی کو معیار اور نمونہ بنا کر چلتے ہوں۔ یہی ایک وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے سے آدمی ہر جماعت اور نظریہ کو جانچ سکتا ہے، اور اس پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ اسی طریقے کے متعلق ارشاد فرمایا اس کو اپنی ڈاڑھوں کے ذریعے مضبوطی سے تھامے رہو۔

اخیر میں اس کے ساتھ ہی بہت اہم بات ارشاد فرمائی کہ دین کے اندر نئے نئے شوشے پیدا نہ کرو۔ بدعت اس عقیدے یا عمل کا نام ہے جو نہ تو دور صحابہ و تابعین میں اس کا وجود یا اس کی نظیر کا وجود ملتا ہو۔ اور نہ شرعی دلائل سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہو، اس سے معلوم ہوا جو حلال

چیزیں حلال طریقے پر استعمال کی جارہی ہوں اور اسے ثواب کا کام نہیں سمجھا گیا ہے بلکہ محض ایک ضرورت کی چیز سمجھ کر عمل میں لائی گئی۔ خواہ وہ کتنی ہی نئی ہو اور خواہ کہیں بھی ایجاد ہوئی ہو اس کا استعمال جائز و مباح ہے، بلکہ اگر وہ چیزیں نصرت دین اور تکمیل مقاصد شریعت کے لیے استعمال ہو رہی ہوں تو باعث اجر و ثواب ہیں اور وہی چیزیں کبھی واجب اور فرض کے درجہ میں بھی آجائیں گی جب کہ ان کے بغیر شرع مقاصد کی تکمیل نہ ہوتی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲۶/۲) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَّازِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالُوا بَلَى! قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَن تَضِلُّوا وَلَن تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا۔ رواه الطبرانی في الكبير بإسناد جيد

ترجمہ:..... حضرت ابو شریح خزاعیؓ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں (ہم اس کی گواہی دیتے ہیں) ارشاد فرمایا کہ دیکھو! یہ قرآن اللہ کی رسی ہے) اس کا ایک سر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اس کو پکڑنے کے بعد نہ تو گمراہ ہو گے اور نہ تباہ و برباد ہو گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ اس قرآن پاک میں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں یہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی رسیاں ہیں اور جو ارشادات ربانیہ کو مضبوطی سے پکڑ لے گا اور احکامات الہیہ کو بجالائے گا وہ خدا کا مقرب و محبوب ہوگا۔ اور دینی و دنیوی دونوں قسم کی تباہی سے بچا رہے گا۔

(۲۸/۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسَ بِوَأَثْقَةٍ تَحُلُ الْحِجَّةَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا فِي أَقْبَلِكَ الْيَوْمَ كَيْفَ؟ قَالَ: وَسَيَكُونُ فِي قَوْمٍ بَعْدِي۔ رواه ابن أبي الدنيا في كتاب الصمت وغيره، والحاكم واللفظ له وقال صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے حلال روزی کھائی اور میری سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے مطمئن رہے وہ جنت میں داخل ہو گیا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات تو آج کل آپ کی امت میں بہت پائی جاتی ہے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد بھی امت سے لوگوں میں پائی جائے گی۔

فائدہ:..... اس حدیث میں جنت کا پروانہ تین باتوں پر ملنا ارشاد فرمایا، اول یہ کہ حلال طریقہ سے کمائی ہو، دوسری یہ کہ زندگی کے تمام اعمال رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں۔ تیسری یہ کہ لوگ اس سے بے فکر ہوں کہ اس سے لوگوں کی عزت و آبرو اور مال و دولت کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے صحابہؓ کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ اگر جنت کی طرف سے بشارت اتنی سی بات پر ہے تو آج کل ایسے لوگ بہت ہیں اس پر ارشاد فرمایا کہ ہاں یہ کوئی مشکل بات نہیں ہر زمانے میں ان خوبیوں والے خدا کے ایسے بندے ہوتے رہیں گے۔

(۲۹/۳) وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يُبْعِدُ بِأَرْضِكُمْ وَلَكِنْ رَضِيَ أَنْ يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَمَا تَخَافُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَاحْذَرُوا، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ اغْتَضَضْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا: كِتَابُ اللَّهِ، وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ۔ الحديث رواه الحاكم، وقال صحيح الإسناد، احتج البخاري، بعكرمة واحتج مسلم بابي اويس، وله اصل في الصحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا اس میں ارشاد فرمایا کہ شیطان اس سے تو مایوس ہو گیا کہ تمہاری سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے گی، لیکن وہ اس پر مطمئن ہے کہ (غلط) اعمال میں جن کو تم حقیر اور ہلکا سمجھتے ہو اس کی

پیروی کی جائے گی۔ لہذا اس کی پیروی سے بچتے رہنا۔ اور میں نے تم میں وہ چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری نبی کریم ﷺ کی سنت۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ شیطان اس سے تو مایوس ہو گیا کہ مسلمان کسی بت یا پتھر کی پوجا کریں، لیکن وہ اس پر مطمئن اور خوش ہے کہ مسلمانوں کو بدعات اور منکرات اور گناہوں میں لگا دے گا اور مسلمان شیطانی راستے میں چلیں گے، شیطان کے پنجے سے نکلنے کا طریقہ یہی ہے کہ کتاب اللہ اور اسوہ رسول اکرم ﷺ کی پیروی کی جائے۔

(۳۰/۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ شَافِعٌ مُشَقَّقٌ، مَنِ اتَّبَعَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَهُ أَوْ اعْتَرَضَ

عَنْهُ (أو كلمة نحوها) رُفِّحَ فَهَكَذَا إِلَى النَّارِ، رواه البزار حكاك موقوفا على ابن مسعود، ورواه مرفوعا من حديث جابر، وإسناده المرفوع جيد ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی، جس نے اس کی پیروی کی اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پس پیش ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔ (بزار)

فائدہ:..... یعنی جس کی یہ شفاعت کرتا ہے اس کی شفاعت حق تعالیٰ شانہ کے یہاں مقبول ہے جو شخص اس کا اتباع اور اس کی پیروی اپنا دستور العمل بنالے اس کو جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو اس کو پس پشت ڈالے یعنی اس کا اتباع نہ کرے اس کا جہنم میں گرنا ظاہر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک کلام پاک کے ساتھ لا پرواہی برتنا بھی اس کے مفہوم میں داخل ہو سکتا ہے۔ بخاری شریف کی اس طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کو بعض سزاؤں کی سیر کرائی گئی۔ ایک شخص کا حال دکھایا گیا جس کے سر پر ایک پتھر اس زور سے مارا جاتا تھا کہ اس کا سر کچل جاتا تھا۔ حضور ﷺ کے دریافت فرمانے پر بتلایا گیا کہ اس شخص کو حق تعالیٰ شانہ نے اپنا کلام پاک سکھایا تھا مگر اس نے نہ شب کو اس کی تلاوت کی نہ دن میں اس پر عمل کیا، لہذا قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ رہے گا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف کے ساتھ اپنے عذاب سے محفوظ رکھے، کہ درحقیقت کلام اللہ شریف اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے ساتھ بے توجہی پر جو سزا دی جاوے مناسب ہے۔ (از فضائل قرآن)

(۳۱/۶) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رِبْعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقِيلُ الْحَجَرَ (يعني الأسود) وَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ، وَلَوْ لَا آتَى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيلُكَ مَا قَبِلْتُكَ. رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی۔

ترجمہ:..... حضرت عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ تو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں حضور اقدس ﷺ کو نہ دیکھتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا تو کبھی بوسہ نہ دیتا۔ (بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

فائدہ:..... حضرت عمرؓ کو لوگوں کے عقائد کا بہت فکر و اہتمام رہتا تھا کہ مبادا عقیدہ میں کوئی لغزش ہو جائے۔ اسی وجہ سے بیعت الرضوان جس درخت کے نیچے ہوئی تھی۔ وہ بیعت چوں کہ بہت اہم تھی حتیٰ کہ حق تعالیٰ نے بھی رضا کا پروانہ ان حضرات کے لیے قرآن پاک میں نازل فرمایا چنانچہ ارشاد ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۚ أَسْرَرْنَاكَ ۚ

ترجمہ:..... ”بے شک اللہ جل شانہ راضی ہو گیا ان مسلمانوں سے جب کہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔“

لیکن جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ لوگ اس درخت کے پاس برکت کے طور پر جاتے ہیں تو اس درخت کو کٹوا دیا (درمنثور)۔

اسی طرح حضرت عمرؓ کو یہاں بھی خیال ہوا کہ لوگ بت پرستی سے نکل کر آرہے ہیں، ایسا نہ ہو کہ اس پتھر کو بھی بتوں کے پتھر کے مشابہ سمجھ کر بت پرستی کا شائبہ ان میں رہ جائے اس لیے اس پر متنبہ کرنے کے لیے کہ یہ پتھر کی کوئی تعظیم نہیں ہے، بلکہ صرف تعمیل حکم ہے۔ مشرکین کی طرف سے یہ بات نہیں کہ اس پتھر میں کوئی تقریب پیدا کرنے کی خاصیت ہے (اتحاف) اسی طرح سے خود کعبہ شریف کے متعلق حضرت عمرؓ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ یہ چند پتھروں کا مکان ہے، لیکن اللہ نے اس کو ہمارا قبلہ مقرر کر دیا کہ زندگی میں اس کی طرف نماز پڑھیں اور مرنے کے بعد اس کی طرف منہ کر کے لٹایا جائے۔

اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ بیت اللہ شریف کا طواف یا حجر اسود وغیرہ کو بوسہ اس کو بت پرستی سے کوئی مشابہت نہیں اول اس وجہ سے کہ اس کا طواف وغیرہ صرف تعمیل ارشاد خداوندی ہے اور بتوں کے طواف کا یا کسی بت کے طواف کا کوئی حکم مالک الملک سے نہیں ہے، دوسری اس وجہ سے بھی کہ کعبہ شریف یا حجر اسود وغیرہ میں غیر اللہ سے کوئی تعلق یا علاقہ اور نسبت نہیں ہے مولیٰ ہی کا گھر ہے بخلاف بتوں کے کہ وہ غیر اللہ سے تعلق رکھتے ہیں، جس میں شرک ظاہر ہے۔ اور جس روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ ارشاد ہے کہ نفع دیتا ہے وہ شہادت اور گواہی کا نفع ہے عدالت میں کسی کی گواہی دینا اس کے لیے نافع تو بہت زیادہ ہے مگر اس سے اس کا قابل پرستش ہونا لازم نہیں آتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچے ہر رطب و یابس کے لیے قیامت میں گواہی دے گا، لیکن اس کی وجہ سے ہر رطب و یابس کا قابل پرستش ہونا لازم نہیں آتا۔

(۳۲/۴) وَعَنْ عُزْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مَرْيَتِهِ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُطَلَقِي الْأَزْرَارِ فَأَذْخَلْتُ يَدِي فِي جَنْبِ قَمِيصِهِ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُزْرَةُ: فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ فِي شَيْءٍ وَلَا صَنِيفٍ إِلَّا مُطَلَقِي الْأَزْرَارِ۔ رواه ابن ماجه وابن حبان في صحيحه ولفظ له. وقال ابن ماجه: إِلَّا مُطَلَقَةُ الْأَزْرَارِ لَهَا۔

ترجمہ:..... معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی میں نے دیکھا کہ آپ کے (گریبان کے) بٹن کھلے ہوئے تھے میں نے آپ کی قمیص مبارک کی ایک طرف سے ہاتھ اندر داخل کیا تو مہر نبوت کو چھو لیا۔ حدیث کے راوی عروہ کہتے ہیں کہ میں نے سردی ہو یا گرمی کبھی معاویہ اور ان کے بڑے کے بٹن لگے ہوئے نہیں دیکھے۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... صحابہ کرامؓ اجمعین کا جذبہ اتباع تھا کہ ایسی چیزوں تک میں اتباع کر کے دکھلادیا جو کوئی عبادت کے طور پر حضور ﷺ نے عمل نہیں فرمایا بلکہ عادت کے طور پر کیا، جیسے بٹن کھولے رکھنا کوئی عبادت کے طور پر نہ تھا تو ان جانثاروں نے ان معاملات میں کیا کچھ کیا ہوگا جن میں خود نبی کریم ﷺ نے اتباع کا حکم دیا تھا۔

در اصل ضروریات دین اور فرائض و واجبات پر جسے رہنے کی پوری توقع اسی شخص سے کی جاسکتی ہے جو سنن و مستحبات تک کو مضبوطی سے پکڑے رکھتا ہو اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیم کردہ عبادات کے کامل اتباع کی امید اسی وقت کی جاسکتی ہے جب کہ آپ کی اتفاقی عادات تک کے اتباع کو اپنا معمول بنایا جائے اور صحابہ کرامؓ اجمعین اتفاقی عادات کے اتباع کو اپنا معمول بناتے تھے، جیسا کہ ذیل کی دوسری روایات سے معلوم ہوگا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نور اللہ مرقدہ نے تفسیر عزیزی میں تحریر فرمایا:

من تهاون بالاداب عوقب بحرمان السنة۔ یعنی جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محرومی کی بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے۔
ومن تهاون بالسنة عوقب بحرمان الفرائض۔ اور جو سنت میں سستی کرتا ہے وہ فرائض کے چھوٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔

ومن تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة۔ اور جو فرائض میں سستی کرتا ہے وہ معرفت کی محرومی میں مبتلا ہوتا ہے۔

(۳۳/۸) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي مَخْلُوعًا إِذْ رَأَاهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه عن الوليد بن مسلم عن زيد. ورواه البيهقي وغيره عن زهير بن محمد عن زيد۔ ترجمہ:..... حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو گریبان کھلے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ (صحیح ابن خزيمة، تنقی)

(۳۴/۹) وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِمَكَايِبَ فَحَادَّ عَنْهُ قُسَيْلٌ لِمَنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هَذَا فَقَعَلْتُ۔ رواه احمد والبزار بإسناد جيد۔

ترجمہ:..... مجاہد کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے، (ہم نے دیکھا کہ) آپؓ چلتے ہوئے ایک مقام پر ذرائع کر نکلے۔ کسی نے پوچھا: آپؓ نے ایسا کیوں کیا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس جگہ پر) ایسا ہی کرتے دیکھا تھا اس لیے میں نے بھی کیا۔

(۳۵/۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي شَجَرَةً بَيْنَ مَكَّةَ وَالتَّيْمَةِ فَيَقِيلُ تَحْتِهَا، وَيُحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔ رواه البزار بإسناد دلائل بہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ وہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک درخت کے نیچے تشریف لاتے اور آرام فرماتے تھے اور بتاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح آرام فرمایا کرتے تھے۔ (بزار)

(۳۶/۱۱) وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعَرَاقَاتٍ، فَلَمَّا كَانَ جُنَيْنَ رَاَعَ رُحْطَ مَعَهُ حَتَّى لَاقَى الْإِمَامَ فَصَلَّى مَعَهُ الْأُولَى وَالْعُثْرَى، ثُمَّ وَقَفَ وَأَنَا وَأَصْحَابِي فِي حَتَّى أَقَاضَ الْإِمَامُ فَأَقْضَيْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى التَّيْمَةِ دُورَ التَّيْمَةِ، فَأَتَانَا وَأَخْبَنَا، وَنَحْنُ نَحْسِبُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ عَلَامَةُ الَّذِي يُنْسِكُ رَاجِلُكَ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَكَامِ قَفَى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْفِيَ حَاجَتَهُ۔ رواه احمد، رواه محمّد بهر في الصحيح۔

ترجمہ:..... ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں عرفات میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا جب وہ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ گیا جب امام حج آئے تو ان کے ساتھ ظہر اور عصر پڑھی پھر میں اور وہ اور میرے ساتھی ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ امام عرفات سے نکلا تو ہم بھی اس کے ساتھ نکلے چلتے چلتے ایک مقام مضیق جو مازین کے قریب تھا پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور ہم نے بھی اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ہمارا یہ گمان تھا کہ اب ابن عمرؓ نماز پڑھیں گے ان کے غلام نے جو ان کی سواری کو پکڑے ہوا تھا کہا کہ یہ ابھی نماز پڑھنا نہیں چاہتے بلکہ انہوں نے یہ بتلایا تھا کہ نبی کریم ﷺ جب اس جگہ پہنچے تھے تو آپؐ نے اس جگہ قضاء حاجت کی تھی ابن عمرؓ بھی اس جگہ (اتباع رسول) میں قضائے حاجت کرنا چاہتے ہیں۔ (احمد)

فائدہ:..... یہ ان حضرات کی اتباع کی مثالیں ہیں کہ ہر بات میں خواہ وہ عبادات سے تعلق رکھتی ہو یا عادات سے نبی کریم ﷺ سے شدت محبت کی وجہ سے آپؐ کا اتباع فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو بھی ان حضرات کے اتباع کا ذرہ نصیب فرمادے۔ (آمین)

اور جتنا محبت میں کمال ہوگا اتنا ہی اتباع میں کمال ہوگا جیسا کہ کہا ہے:

”لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَا ظَعْنُهُ“ ”إِنَّ الْمَحَبَّ لَمِنْ لُحُوبٍ لُطِيفَةٍ“

ترجمہ:..... اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو محبوب کی بات مانتے اس لیے کہ عاشق تو محبوب کی بات ماننا ہی کرتا ہے۔

سنت کو چھوڑنے اور بدعات و خواہشات کے ارتکاب پر وعید

(۳۷/۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد و لفظه: مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ وابن ماجه۔ وفي رواية لمسلم: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کی جو دین میں سے نہیں وہ مردود ہے۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ مردود ہے۔ فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جس نے کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو نہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے الفاظ میں ہے اور نہ ہی کتاب و سنت سے سمجھ میں آتی ہے۔ بلکہ اس کی خود ساختہ ہو تو وہ کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ بلکہ اس پر سخت وعیدیں ہیں، صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں کہ لفظ مالیس منہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس چیز کا نکالنا جو کتاب و سنت کے مخالف نہ ہو برا نہیں ہے۔

(۳۸/۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرٌ جَلِيلٌ، يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّكُمْ، وَيَقُولُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَيَقْرَأُ بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ الشَّابَّةَ وَالنُّوسْلَى، وَيَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحْتَدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ بِئْسَ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَا لَا قِلَافَ لَهُ، وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ صَيَاغَةً فَإِنَّهُ وَعَلَىٰ۔ رواه مسلم و ابن ماجه و غيرهما۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت غصہ میں آ جاتے گویا کہ کسی دشمن سے ڈر رہے ہوں کہہ رہے ہوں وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ آور ہونے والا ہے اور شام کو حملہ کرنے والا ہے اور ارشاد فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں جیسا کہ یہ دو انگلیاں شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتلاتے، اور فرماتے کہ بعد حمد و صلاۃ کے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور بدترین امور وہ ہیں جن کو دین میں ایجاد کیا گیا اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر فرماتے ہیں کہ میں ہر مسلمان کا اس کی ذات سے زیادہ مستحق (قریب) ہوں۔ وہ مال جو چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرضہ یا بچے (محتاج) چھوڑ جائے تو وہ میری طرف ہیں اور میری ذمہ داری اور کفالت میں ہیں۔ (مسلم و ابن ماجہ)

(۳۹/۲) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَأْتِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفْئَرُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِائَةً وَإِلَّا هَذِهِ الْأُمَّةُ سَقَرَتْ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتًا وَسَبْعِينَ فِي النَّارِ، وَوَاجِدَةٌ فِي الْحُجَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُدَاؤُدُ، وَزَادَ فِي رَوَايَةٍ، وَإِنَّهُ لَيَحْجُرُ فِي أَعْيُنِ أَقْوَامٍ تَسْجَارِي بِهِمُ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَسْجَارِي الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِزٌّ، وَلَا عَقْلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

ترجمہ:..... حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان (وعظ و نصیحت کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگو! تم سے پہلے جو لوگ اہل کتاب گزرے ہیں وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ (جن میں سے) بہتر فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں اور وہ ایک بڑی جماعت ہوگی۔ جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کی پیروی کرنے والی ہوگی۔ (ابوداؤد)۔ اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے کہ جن کے اندر نفسانی خواہشات اس طرح رچی ہوئی ہوں گی جیسے پاگل کتے کے کائے ہوئے کی ہڑک آدمی کی ایک ایک دگ اور ایک ایک جوڑ میں سرایت کر جاتی ہے۔

فائدہ:..... اگر آپ کو ان باطل فرقوں کی شناخت کرنی ہے تو اس سلسلے میں رسول ﷺ سے تو کوئی تعین منقول نہیں اور محض عقل سے اس کی تعین نہیں ہو سکتی۔ البتہ اس حدیث سے ایک بڑی اہم بات یہ معلوم ہوئی کہ دین کی صحیح حقیقت اور تصویر دیکھنے کے لیے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کا طرز عمل بھی ضرور دیکھنا چاہیے۔ اور صحابہ کرام کا طرز عمل دیکھنے سے کتاب و سنت کے ظاہر الفاظ سے پیدا ہونے والے اوہام و شبہات بالکل ختم ہو جاتے ہیں اور اہل باطل کے پہچاننے کا اصولی طریقہ یہ ہے کہ ان کے قول و فعل عقائد و اعمال کو کتاب و سنت پر پیش کر کے دیکھ لیا جائے اگر اس کے مطابق ہے تو حق ہے اور اگر اس سے ہٹا ہوا ہے تو جس قدر اس سے ہٹا ہوا ہے اسی قدر وہ باطل ہے اور اس بحث کو تمام کرنے کا وہی راستہ ہے جو یہاں صحابہ کرامؓ نے اختیار فرمایا تھا یعنی ان ۲ فرقوں کی تعین یا ان کی علامات پر سوال و جواب کے بجائے یہ تحقیق کر لی جائے کہ فرقہ ناجیہ کونسا فرقہ ہے یہ مفید بھی ہے اور مختصر بھی۔

یہاں ایک شبہ یہ بھی پیش آرہا ہے کہ اس امت کی کثرت اگر جہنم میں ہو تو یہ امت مرحومہ کیسے ہو سکتی ہے اصولاً یہ سوال ہی غلط ہے درمیانی مراحل سے گزر کر جب یہ امت جنت میں داخل ہو جائے اس وقت یہ توازن قائم کرنا چاہیے کہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں یہ امت زیادہ ہے یا کم، اس وقت یہ صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ درحقیقت یہ امت مرحومہ ہے یا نہیں۔

اور حدیث کی رائج مراد وہ سمجھ آتی ہے جو حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے بیان فرمائی ہے اور جس کو شاہ عبدالعزیز نے جزوی اصلاح کے ساتھ اپنے فتاویٰ میں نقل فرمایا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس ایک فرقہ سے مراد وہ فرقہ ہے جو بلا کسی ادنیٰ عذاب کے جنت میں جائے گا اور یہ وہ ہوگا جس میں اعتقادی اور عملی کسی پہلو سے بھی بدعت نے راہ نہ پائی ہوگی اگر بناء بر بشریت کوئی عمل کمزوری ان سے سرزد بھی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا اسے معاف کر دے گی ورنہ قبر اور محشر کے شدائد میں کہیں اس کا حساب مجزی کر لے گی اس کے بالمقابل جو باطل فرقے ہیں ان کو اپنے افتراق اور تشتت کی سزا بھگتنا پڑے گی، اس کے بعد وہ بھی جنت میں چلے جائیں گے آخر کار اس امت کا ہر فرقہ کچھ عذاب پا کر یا بلا عذاب جنت میں داخل ہو جائے گا۔

خلاصہ یہ کہ ظاہر یہی ہے کہ اس فرقہ سے مراد وہی فرقہ ہے جس نے سنت پر ٹھیک ٹھیک عمل کیا ہے بدعت سے وہ ہمیشہ دور رہا ہے، اس کے اعتقاد و عمل کے دونوں بازو درست ہیں یہی فرقہ سیدھا جنت میں داخل ہوگا اور لفظ ما انا علیہ واصحابی بھی اس پر زیادہ چسپاں ہوتا ہے، وہ ایک راسخ العلم جماعت ہے جو نہ تو الفاظ کی جکڑ بند یوں میں اتنی مفید ہے کہ عقل کو بالائے طاق رکھ دے نہ عقل کے گھوڑے پر ایسی سوار ہے کہ آنکھ بند کر کے علم سلف کو پامال کرتی چلی جائے بلکہ علم صحیح اور فہم صحیح کی دوروشنیوں میں اسی طریق کا پورا احترام رکھے جو نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کا طریقہ تھا۔ اس راہ مستقیم پر نہ تو اختلاف کی کھائیاں ہیں اور نہ بغض و عناد کی گھائیاں بلکہ یہ وہ راہ ہے جس کے دن رات دونوں برابر ہیں۔ لیلہا و نہار ہا سواہ، اور درحقیقت صحابہ کی جماعت میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ وہ صرف فروعی مسائل میں جہاں ضروری سمجھتے اجتہاد کر لیتے تھے۔ ان کے دور میں عمل ہی کا چرچا تھا اس لیے ایک مکمل دین کے جو طے شدہ مسائل تھے وہی مشغلہ ان کے لیے کافی تھا۔ فرضی مسائل ذات و صفات کے مباحث سے انہیں کوئی واسطہ نہ تھا۔ اگر دین کے عملی حصہ کو صرف عمل کے لیے دیکھا جائے تو وہ آج بھی اتنا ہی مختصر اور صاف نظر آئے گا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ دور فتن نے بد نصیبی سے ہمارے حصہ میں عمل کے بجائے اختلاف کا مشغلہ لگا دیا ہے۔ (از ترجمان السنہ)

(۴۰/۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشَرَةً لَعَنَهُمُ اللَّهُ، وَكُلُّ كَيْفٍ مُجَابٍ۔ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمُجَبُّوتِ لِيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَ يُعِزُّ مَنْ أَدَلَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ، حُرْمَةُ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَيْتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالشَّارِكُ الشُّنَّةُ۔ رواه الطبرانی في الكبير وابن حبان في صحيحه وحاكم، وقال صحيح الإسناد، ولا اعراف له علة۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ قسم کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ لعنت کرتے ہیں اور ہر نبی جس کی دعا قبول ہوتی ہے اول وہ شخص جو اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا ہو (خواہ الفاظ میں خواہ معنی و مطلب میں) دوسرا وہ شخص جو اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو میری امت پر ڈرا دھمکا کر زبردستی سے غالب ہونے والا ہو تاکہ جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ان کو ذلیل کرے اور جن کو اللہ نے ذلیل کیا ان کو عزت دے (دینداروں کو ذلیل کرے اور بے دینوں کو عزت دے) چوتھا وہ شخص جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانے۔ پانچواں وہ شخص جو میرے اہل بیت کی حرمت کو جو اللہ نے حرام کی حلال سمجھنے والا ہو۔ چھٹا وہ شخص جو سنت کو چھوڑنے والا ہو (طبرانی، ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... تسلط سے مراد بادشاہ اور ظالم حاکم ہیں کہ نفسانی خواہش اور غلبہ حکومت کی وجہ سے کافروں اور فاسقوں اور جاہلوں کو عزیز رکھتے ہیں اور مسلمانوں اور صلحاء و علماء کو ذلیل کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کی حرمت کو حلال جاننے سے یہ مراد ہے کہ ان کو ایذا دے اور ان کی تعظیم نہ کرنے کو حلال جانے۔ چھٹا وہ شخص جو سنت کو چھوڑے اگر سستی کی وجہ سے سنت کو چھوڑے تو گنہگار ہوگا اور جو کوئی ہلکا جان کر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہے اور لعنت میں دونوں گئے جاتے ہیں، لیکن اول جزا اور دوسرا حقیقتہً اور اگر کبھی سنت کو چھوڑا گنہگار نہیں ہوتا مگر برائیہ بھی ہے۔ کذا ذکر القاریؒ اور مولانا سبکیؒ فرماتے کہ یہ وعید سنن ہدیٰ یعنی سنت مؤکدہ کے چھوڑنے پر ہے۔

(۳۱/۵) وَعَنْ أَبِي جَرْرَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَخْلَىٰ عَلَيْكُمْ شَهَوَاتِ النَّعْيِ فِي بُطُولِنَاكُمْ، وَفُرُوجِنَاكُمْ، وَمُضَلَّاتِ الْقَوَىٰ۔ رواه احمد و البزار و الطبرانی في معاجيمه الثلاثة، وبعض اسانيدهم رواه ثقات

ترجمہ:..... ابورزہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ایسی غلط خواہشات میں پڑ جاؤ جن کا تعلق تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں سے ہے اور ایسی خواہشات میں پڑ جاؤ جو تمہیں (راہ حق سے ہٹا کر) گمراہی کی طرف لے جائیں (احمد، بزار، طبرانی)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ ناجائز خواہشات اور غلط قسم کے قیاس و تخمین میں پڑ جانے کے اندیشہ کو نبی کریم ﷺ نے ظاہر فرمایا تاکہ ان میں پڑنے سے بچایا جائے جس سے اللہ جل شانہ، ناراض ہوتے ہیں، جیسے حرام کھانا، زنا کاری وغیرہ اور اللہ جل شانہ کی ناراضگی بہت سخت ہے۔ اللہ رب العزت نے جو خواہشات کی حدود قائم کی ہیں ان حدود کے اندر رہ کر خواہشات کو پورا کرنے کی گواہت ہے، لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ حرام کے حدود میں قدم نہ پڑ جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوْا هٰذَا الَّذِيْ هُوَ اَعْلٰى سَبْعِ مَنَاطِطٍ يَّسَّخَرُ لَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ۚ ذٰلِكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ الَّتِيْ لَا يَسْخَرُ مِنْهَا شَيْءٌ ۚ وَكَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُفْسِدِيْنَ۔ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والے ظالم ہیں اس لیے شریعت کی منشاء یہ معلوم ہوتی ہے کہ بشری تقاضوں کو ضرورت کی حدود تک پورا کیا جائے خواہش کی حد میں داخل ہونے سے حتی الامکان بچا جائے گو وہ جائز ہو۔ (احمد، بزار، طبرانی)

(۳۲/۶) وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَفْرِفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ ثَلَاثٍ: مِنْ زُلَّةٍ عَالِمٍ، وَمِنْ هَوًى مُّتَّبَعٍ، وَمِنْ حُكْمٍ جَائِلٍ۔ رواه البزار و الطبرانی من طريق كثير من عبد الله، وهو واه، وقد حسنها الترمذی في مواضعه، وصححها في موضع فانكر عليه واحتكم بها ابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا اندیشہ ہے ایک عالم کا پھسلنا اور دوسری وہ خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے۔ (حلال و حرام میں تمیز نہ کی جائے ہر خواہش کو پورا کیا جائے) اور تیسری ظالم کا فیصلہ اور حکم۔ (بزار، طبرانی، ترمذی صحیح ابن خزيمة)

(۳۳/۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حُجَبَتِ الثَّوْبَةُ عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِذَعْوَةٍ حَتَّى يَذْغَرَ بِذَعْوَتِهِ۔ رواه الطبرانی و إسناده حسن، ورواه ابن ماجه و ابن أبي عاصم في كتاب السنة من حديث ابن

عباس و لفظهما: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ اللَّهُ أَرَأَيْتُمْ عَمَلٌ صَاحِبٌ بِدْعَةٍ خَفِيَ بِدْعُهُمْ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ أَيْضًا مِنْ حَدِيثٍ حَذِيفَةٍ. وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا، وَلَا صَلَاةً وَلَا حَجًّا، وَلَا عُمْرَةً، وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِينِ
ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر بدعتی سے توبہ کو روکے رکھتا ہے جب تک کہ وہ بدعت کو چھوڑ نہ دے۔ (طبرانی، ابن ماجہ، ابن ابی عاصم)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ جل شانہ بدعتی کے ہر عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے جب تک کہ وہ بدعت کو چھوڑ نہ دے۔ ابن ماجہ کی ایک دوسری روایت میں ہے جو حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی کے کسی عمل کو قبول نہیں کرتا نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ کوئی فرض اور نہ ہی کوئی نفل وہ اسلام سے (آسانی کے ساتھ) ایسا نکل جاتا ہے جیسے کہ آٹے میں سے بال نکل جاتا ہے۔
فائدہ: پہلی روایت میں توبہ کو روکے رکھنے سے یا تو مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی توبہ اور دیگر اعمال خیر قبول نہیں ہوتے جیسا کہ اوپر کی دو روایات سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی، اور تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ ہر وہ گناہ جو گناہ سمجھا جاتا ہے اس سے کبھی نہ کبھی توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے اور انسان کا ضمیر اسے غیرت دلا کر کبھی نہ کبھی اس برائی سے رک جانے پر آمادہ کر دیتا ہے لیکن بدعت چوں کہ ایک ایسی معصیت ہے جس کو معصیت نہیں سمجھا جاتا بلکہ آدمی دین سمجھ کر اس میں مبتلا رہتا ہے اس لیے نہ اس کا ضمیر اس پر کبھی ملامت کرتا ہے نہ وہ اس سے نکلنا چاہتا ہے۔ ہاں اگر طبیعت انصاف پسند پائی ہو اور آدمی اپنے طرز عمل کا کبھی کبھی جائزہ لیتا رہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں آیا یہ تقاضائے ہدیٰ ہے یا اتباع ہوئی اور احتساب میں کبھی اسے اپنی غلطی پر تنبیہ ہو جائے اور وہ اپنے رویہ میں تبدیلی کر لے تو یقیناً اس کے اور توبہ کے درمیان سے قدرتی آڑ ہٹ جاتی ہے اور اسے توبہ کی توفیق مل جاتی ہے۔ (انتخاب)

(۲۲/۸) وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالْمُحَدَّثَاتِ، قُلُوبٌ كُلُّ مُحَدَّثَةٍ ضَلَالَةٌ. رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهٍ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَتَقَدَّمَ بِشَمَاهُ بِسَبْعِهِ
ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین میں نئی نئی باتوں کے ایجاد کرنے سے بچتے رہنا اس لیے کہ دین میں ہر نئی بات پیدا کی ہوئی گمراہی ہے۔ (ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو چیز حضور ﷺ کے بعد پیدا ہوئی وہ بدعت اور گمراہی ہے، اس میں سے جو اصول اور قواعد سنت کے مطابق ہوں اس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اس کے مخالف ہوں اس کو بدعت ضالہ و سیرۃ یعنی بری کہتے ہیں چنانچہ کل بدعة ضلالة یا کل محدثة ضلالة سے یہی مراد ہوتی ہے، اور بعض بدعت حرام ہے جیسے گمراہی، اور اس کا رد کرنا بدعات واجبہ سے ہے اور بعض بدعت مستحب ہے جیسے مدارس دینیہ وغیرہ کا بنانا اور جتنے اچھے کام حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں نہ تھے اور بعض مکروہ ہے جیسے مساجد یا قرآن کا نقش و نگار وغیرہ کرنا، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو کتاب و سنت یا قول و فعل صحابہ یا اجماع کے مخالف ہو ضلالت ہے اور جو ایسی نہ ہو وہ بری نہیں۔ (از مظاہر حق)

(۲۵/۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ عَمَلٍ شَرٌّ وَلِكُلِّ شَرٍّ قُبُورٌ. فَمَنْ كَانَتْ قُبُورُهُ إِلَى سَلْتَيْنِ فَقَدْ اهْتَدَى، وَمَنْ كَانَتْ قُبُورُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ
ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمل میں (بسا اوقات آدمی کو) چستی اور نشاط ہوتا ہے اور ہر چستی کے بعد ایک نہ ایک وقت ضرور سستی بھی آتی ہے۔ پس جس شخص کا (عمل) سستی کے زمانہ میں میری سنت (کی حدود) کے اندر اندر رہ گیا وہ ہدایت یاب ہو گیا اور جس کا سستی کے زمانہ کا (عمل) سنت سے ہٹ گیا وہ تباہ ہو گیا۔ (ابن ابی عاصم، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ایک وہ اہم اصول ارشاد فرمایا جو انسان کو زندگی بھر ہر عمل میں سامنے رکھنا چاہیے اور وہ یہ کہ ہر عمل کی اونچی سے اونچی سطح بھی ہوتی ہے اور اونچی سے اونچی سطح بھی ہوتی ہے۔ انسان کو بے شک اس بات کا اختیار ہے کہ ہر عمل کو کم اور کیفا ہر اعتبار سے خوب سے خوب اعلیٰ سطح پر کرے اور جتنی ترقی عمل میں کر سکتا ہو کرے، لیکن انسان کی حالت ہر وقت یکساں نہیں رہتی کبھی عمل میں خوب نشاط اور چستی ہوتی ہے تو کبھی سستی ہوتی ہے، کبھی قبض (سستی و کاپلی) کی کیفیت ہوتی ہے تو کبھی بسط (خوشی) کی، لیکن جب سستی کا زمانہ ہو اور طبیعت اعمال کی طرف زیادہ راغب نہ ہو تو مایوس بھی نہ ہو، البتہ سستی کے زمانے میں ایک بات کا ضرور لحاظ رکھے کہ حدود شریعت سے باہر نہ نکلے، فرائض و واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے بچاؤ کا اہتمام ہو، ورنہ خدا نخواستہ اگر حدود شریعت کی رعایت نہ کی گئی ہو تو تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں مثلاً نماز کے سلسلہ میں آدمی کو ترقی کا بہت بڑا میدان دیا گیا کہ فرائض و واجبات کے ساتھ نوافل کی جتنی چاہے کثرت کرے پھر کیفیت کے اعتبار سے نماز کو اچھے سے اچھا بنانے کی کوشش کرے خشوع و خضوع و توجہ الی اللہ اور اللہ جل شانہ سے سرگوشی کی لذت کے اعتبار سے جتنی بلند پرواز کر سکتا ہے ضرور کرے، لیکن اگر طبیعت میں انبساط اور رغبت نہ ہو تو جو نماز کہ اعلیٰ سطح پر پڑھتا تھا وہ نہ پڑھ سکے اس کے باوجود فرائض و واجبات کو کسی صورت میں نہ چھوڑے کہ اس کے چھوڑنے کی صورت میں سخت وعیدیں ہیں۔

(۳۶/۱۰) وَعَنِ الْعِزِّ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْتِ لَا يَلِيهَا كَنْهَارٌ وَلَا لَيْلٌ عَنَّا إِلَّا هَالِكٌ۔ رواه ابن أبي عاصم في كتاب السنة بإسناد حسن۔
ترجمہ:..... حضرت عریاض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو ایسے صاف اور سیدھے راستے پر چھوڑ رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح (بالکل روشن ہے) اس سے منہ وہی موڑے گا جس کے لیے (روز ازل سے) ہلاکت و تباہی مقدر ہو چکی ہو۔ (ابن ابی عاصم فی کتاب السنہ)

(۳۷/۱۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ: وَقَفَ عَلَى عَبْدُ اللَّهِ، يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَنَا أَقْصَى، فَقَالَ: يَا عَمْرُو! لَقَدْ ابْتَدَعْتَ بِدْعَةً ضَلَالَةٌ أَوْ أَنْتَ لَا هُدًى مِنْ مُهْتَدٍ وَأَصْحَابِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ تَفَرَّقُوا عَنِّي حَتَّى رَأَيْتُ مَكَانِي مَخْفِيهِ أَحَدٌ۔ رواه الطبرانی في الكبير بإسناد صحيح۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن زرارہ کہتے ہیں کہ میں (ایک بار) لوگوں کے درمیان قصے بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں عبد اللہ بن مسعودؓ آکر کھڑے ہو گئے اور مجھ سے فرمایا: اے عمرو! تم نے یہ گمراہ کن بدعت شروع کر دی یا تم محمد ﷺ اور ان کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو، میں نے (تھوڑی دیر) میں دیکھا کہ سب لوگ منتشر ہو گئے، حتیٰ کہ میری اس جگہ میں ایک آدمی بھی دکھائی نہ دیا۔ (طبرانی فی الکبیر)

اتجھے کاموں میں پیش قدمی کرنے اور انہیں رواج دینے کی ترغیب

اور برے کاموں میں پیش قدمی کرنے اور ان کو رواج دینے پر وعید

(۳۸/۱) عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عِزَّةٌ مُجَنَّبَاتِ الْبِمَارِ وَالْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي الشُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُصَرٍّ، بَلَّ كُلُّهُمْ مِنْ مُصَرٍّ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَرَائِي مَابِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ فَأَعْرَبَ لَأَفْأَلَاتٍ وَأَقَامَ فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (النساء: ۱) وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ: اتَّقُوا اللَّهَ وَلَتَنْظُرُنَّ نَفْسٌ مِمَّا قَدْ كُمْتُ لَعْنًا (الحشر: ۱۸) تَصَدَّقْ رَجُلٌ مِنْ دِينَارٍ، مِنْ دَرَاهِمٍ مِنْ ثَوْبٍ، مِنْ صَاعٍ بُرٍّ، مِنْ

صَاع تَمْرٍ، حَتَّى قَالَ، وَلَوْ بِشَقِي تَمْرَةٍ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِطَرِيقَةٍ كَادَتْ تَعَجِزُ عَنْهَا بَلٌّ قَدْ عَجَزَتْ، قَالَ ثُمَّ تَنَاجَى النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كُوفَيْنِ مِنْ ظُلُمَارٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَلِلُ كَالْكَذِّبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُوءًا حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُوءًا سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ۔ رواه مسلم، والسنائي، وابن ماجه، والترمذی باختصار القصة۔

ترجمہ:..... جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جن کے بدن تقریباً ننگے تھے جو دھاری دار اون کے کپڑے یعنی ٹاٹ کے کبل گردنوں میں ڈالے ہوئے تھے۔ تمواروں کو شانوں پر لٹکائے ہوئے تھے، وہ اکثر یا کبھی قبیلہ منصر کے تھے۔ آپ نے ان کے فاقہ زدہ حال کو دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ آپ (شاید کچھ دیکھنے کے لیے) گھر تشریف لے گئے اور (کچھ دیر میں) باہر آئے اور حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا کہ (اذان کہیں) انہوں نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اور نماز کے بعد وعظ فرمایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ (تا آخر آیت) جس کا ترجمہ یہ ہے اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑ بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت پھیلانے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم (ضرورت کے وقت) ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور رشتہ داری میں (بدسلوکی کرنے سے بھی) بچو۔ بلاشبہ اللہ تمہارا نگہبان ہے اور آپ ﷺ نے (وعظ کے دوران) سورہ حشر کی یہ آیت بھی پڑھی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنفُسُكُمْ تُقْسِ (تا آخر آیت) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص فکر کرے کہ کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے بے شک اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔ (راوی کا بیان ہے) کہ ہر شخص نے اپنی حیثیت کے مطابق (دینار، درہم، کپڑے، گندم اور کھجوروں کے صاع صدقہ میں دیے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر دو۔) (یعنی کسی نہ کسی درجہ میں اس کا خیر میں شرکت ضرور ہو جائے۔ یہ خیال مت کرو کہ اتنی سی چیز کیا دیں) چنانچہ ایک انصاری آدمی اتنا بڑا تھیل لے کر آئے کہ ان سے اٹھ نہیں رہا تھا اور چھوٹ چھوٹ جا رہا تھا اس کے بعد تاننا بندھ گیا حتیٰ کہ (لوگ اتنا لائے کہ) غلے اور کپڑے کے دو ڈھیر میں نے دیکھے، اور میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا ہے راوی کہتے ہیں جیسا کہ سونا چمکتا ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کو رواج دیا اسے اپنے اس عمل کا بھی ثواب ملے گا اور جتنے اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان سب کے اجر کے برابر ان کے ثواب میں کمی کیے بغیر اس رواج دینے والے کو بھی ملے گا۔ اور جس نے کسی برے طریقہ کو رواج دیا اسے اپنے اس عمل کا بھی گناہ ہوگا اور جتنے بعد میں لوگ اس میں مبتلا ہوں گے سب کے برابر اسے بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم، سنائی، ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ:..... بھلے کاموں میں پیش قدمی کرنا تا کہ بعد میں آنے والے ان کو کرنے والے بن جائیں اس میں ایک تو پیش قدمی کرنے اور عمل خیر کا مستقل ثواب اور جتنے اس کو کریں گے ان سب کے عمل کا ثواب بھی اس پہل کرنے والے کو ملے گا، مبارک ہیں وہ لوگ جو امت میں بھلائیوں کو رواج دینے والے ہیں اور اس کے برعکس برائی کے کاموں میں پہل کرنا اور نئی نئی رسومات عوام میں پھیلانا اس میں دوہرا گناہ ہے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

(۲۹/۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔ رواه البخاری و مسلم و الترمذی

ترجمہ: ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: از روئے ظلم جو خون بھی کیا جاتا ہے آدمی کے پہلے بیٹے پر اس کا ایک حصہ خون ہوتا ہے اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)
فائدہ: یعنی جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اس پر لکھا جاتا ہے اتنا ہی قاتل پر بھی جو آدمی کا بیٹا ہے، کیوں کہ اس نے سب سے پہلے اپنے بھائی ہاتھ کو مارا تھا۔

(۵۰/۲) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا مَا عَمِلَ بِهَا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ حَتَّى تُثْرَكَ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً شَرًّا فَلَهُ بِهَا مَا عَمِلَ بِهَا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ حَتَّى تُثْرَكَ. وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَزِيَ عَلَيْهِ عَمَلُ الْمُرَابِطِ حَتَّى يُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه الطبرانی في الكبير بإسناد لا بأس به۔

ترجمہ: حضرت وائلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام میں کسی اچھے کام کو رواج دیا تو جب تک اس پر عمل کیا جائے گا (خواہ) اس کی زندگی میں یا اس کے مرنے کے بعد اس کو ثواب ملتا رہے گا یہاں تک کہ اس عمل کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے کسی برے کام کو رواج دیا تو اس کا گناہ اس کو ملتا رہے گا یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دیا جائے اور جو (جہاد میں) سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے (اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے) مر گیا تو قیامت تک اس کا عمل جاری رہے گا (یعنی اس کو ثواب قیامت قائم ہونے تک ملتا ہی رہے گا) (طبرانی فی الکبیر)

(۵۱/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو إِلَى شَيْءٍ، إِلَّا وَقَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنَّهُ يَدْعُو بِهِ مَا دَعَا إِلَيْهِ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا۔ رواه ابن ماجه، رواه ثقات۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بھی چیز کی طرف بلائے گا قیامت کے دن جس کی طرف بلا یا تھا اس کے ساتھ چپکا کھڑا ہوگا اگرچہ ایک آدمی نے ایک آدمی ہی کو بلا یا ہو۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جس شخص نے کسی کو خیر کی دعوت دی یا شر کی دعوت دی وہ اپنی اس دعوت کے ساتھ قیامت کے دن چپکا کھڑا ہوگا، خیر کی دعوت و بھائی والے کو اس کی دعوت کا ثواب اور انعامات دیئے جائیں گے اور برائی کی دعوت دینے والے کو اس وقت چھوٹ نہیں گی۔ جب تک کہ اس کو اس کی سزا نہ دے دی جائے۔ خواہ ایک آدمی نے ایک ہی کو دعوت دی ہو۔

کتاب العلم / علم کا بیان

علم کے سیکھنے سکھانے اور حاصل کرنے کی ترغیب اور علماء و طلباء کے فضائل

(۱/۵۴) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. رواه البخاري ومسلم وابن ماجه.

ترجمہ:..... حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

فائدہ:..... اس باب میں جو فضائل بھی علم کے آئیں گے اس سے مراد دین کا علم ہوگا، دنیوی علوم مراد نہیں ہوں گے، علوم الہیہ جو نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے امت تک پہنچے وہی حقیقی علوم ہیں اور انہی پر علم کا اطلاق درست ہے۔ جس کی تشریح نبی کریم ﷺ نے فرمائی۔ یہی علوم الہیہ و علوم نبویہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ دوسرے علوم درحقیقت علوم نہیں، بلکہ وہ فنون ہیں جو غیر یقینی ہیں ان کی بنیاد انسانوں کے تجربات اور مشاہدات ہیں اور تجربات بدلتے رہتے ہیں اور انسان کا مشاہدہ کبھی غلط بھی ہوتا ہے۔ بعض لوگ نا سمجھی کی وجہ سے علم کے فضائل جو قرآن و سنت میں وارد ہیں ان کو عصری علوم و فنون پر منطبق کرتے ہیں جو سراسر غلطی ہے۔ ایک اور بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن احادیث میں علم کے فضائل بتلائے گئے ہیں ان میں علم سے مراد مطلق علم دین ہے خواہ کم ہو یا زیادہ، گویا وہ فضائل جیسے بلا شک و شبہ دینی مدارس کے علماء و طلباء کے لیے ہیں ایسے ہی ان عوام کے لیے بھی ہوں گے جو کوئی دین کا ایک مسئلہ معلوم کرنے کے لیے کسی عالم یا مفتی کے پاس جائے یا راہ خدا میں ضروریات دین کا علم سیکھنے اور فضائل اور ایمانیات کے علم کے لیے جان و مال کی قربانی کے ساتھ درود کی شکر کریں کھائے۔ دین کی سمجھ بوجھ اللہ کی عطا ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں، علم دین کا مظاہرہ بھی نعمت خداوندیہ ہے لیکن اساتذہ سے یا کتابوں سے چند معلومات کو حافظہ میں جمع کر لینے والا ضروری نہیں کہ دین کی صحیح سمجھ بھی رکھتا ہو، بلکہ دین کی صحیح سمجھ یہ ہے کہ آدمی مزاج شریعت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور ذہن ایک ایسی لائن پر پڑ جاتا ہے کہ اگر کبھی کسی معاملہ میں کوئی عمل روشنی آفتاب نبوت سے نہ بھی ملے تب بھی یہ شخص وہی کرے گا جو شریعت کا منشاء اور مقتضا ہے اور احکامات خداوندیہ جو بارش کے قطروں کی طرح انسانوں پر برستے ہیں اور ایک وقت میں کئی احکامات متوجہ ہوتے ہیں۔ ان احکامات میں نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال اور آپ کی حیات مبارکہ کے ذریعے ان کی ترتیب و درجات قائم کرنا، یہ وہ سمجھ ہے جس کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”جس بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔“ واللہ اعلم و علمہ اتم

(۱/۵۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهْهُ فِي الدِّينِ وَالْأَهْمَةِ رُشِدَهُ. رواه البزار والطبرانی في الكبير بإسناد لا بأس به.

ترجمہ:..... عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے اور صحیح بات اس کے دل میں ڈالتا ہے۔ (بزار، طبرانی)

(۱/۵۴) وَعَنْ حَدِيثِهِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرٌ مِنْ كُنْزِ الْوَرَعِ. رواه الطبرانی في الأوسط، والبزار بإسناد حسن

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کثرت عبادت سے کثرت علم بہتر ہے اور تمہارے دین میں بہتر چیز تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ (طبرانی، بزار)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ علم دین کی فضیلت عبادت سے زیادہ ہے اگر تھوڑی عبادت صحیح علم کی روشنی میں ایمان و احتساب کے ساتھ اور نبی کریم ﷺ کی بتلائی ہوئی شکل کے ساتھ کی یہ اس عبادت سے افضل ہے جو مقدار میں گویا زیادہ ہو، لیکن بغیر علم کے ہو۔

(۵۵/۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُزْبَةً مِنْ كُزْبِ الدُّنْيَا لَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُزْبَةً مِنْ كُزْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَنَّ لِمُسْلِمٍ سُنَّةً اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى لُفْسِ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانِ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَنَّ طَرِيقًا يَلْتَكُسُ فِيهِ عِلْمًا سَنَّ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بُيُوتَهُمْ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَلَزَّكَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَلَا تَكْرَهُهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَوْ يُسْرِعَ بِهِ تَسَبُّهٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں (مصیبتوں) میں سے کسی سختی (مصیبت) کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے کسی سختی و مصیبت کو دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان (کے) کسی عیب و گناہ) کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کر دیتا ہے اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت کی راہ اس کی وجہ سے آسان کر دیتا ہے اور کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجتمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا دور نہیں کرتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتا ہے، اور جس کے عمل نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا اس کا نسب اس کو آگے نہیں لے جاسکے گا۔

فائدہ:..... تنگ دست پر آسانی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً کسی کے ذمہ قرض تھا اور وہ اس کی ادائیگی سے عاجز تھا اس نے اس کو مال دیا تاکہ وہ ادا کرے یا اگر اس کا قرض تھا اس نے بخش دیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی اس کا عیب ظاہر کر کے رسوا نہ کیا اور دوسرے اس کے یہ معنی بھی علماء نے لکھے ہیں کوئی کپڑے سے تنگے کا ستر ڈھانکے تو یہ ثواب ملے گا جو ذکر ہوا اور ”جنت کا راستہ آسان کرے گا“ سے مراد یہ ہے کہ جنت میں داخل کر دے گا طلب علم کی وجہ سے یا نیک عمل کی توفیق دے گا جو جنت میں داخلہ کا ذریعہ ہوگا اور اس حدیث شریف میں مکاتب اور مدارس دینیہ اور علم کے حلقوں کی خاص فضیلت ذکر فرمائی گئی جو بہت سے انواع اکرام کو شامل ہے۔ ان میں سے ہر اکرام ایسا ہے کہ جس کے حاصل کرنے میں اگر کوئی شخص اپنی تمام عمر خرچ کر دے تب بھی ارزاں ہے۔ پھر چہ جائیکہ ایسے معتددا انعامات فرمائے جائیں، بالخصوص آخری فضیلت آقا کے دربار میں ذکر محبوب کی مجالس میں یاد یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کر سکتی۔ سکینہ کا نازل ہونا متعدد روایات میں وارد ہوا ہے۔ اس کے مصداق میں مشائخ حدیث کے چند قول ہیں، لیکن ان میں کوئی ایسا اختلاف نہیں کہ جس سے آپس میں کچھ تعارض ہو بلکہ سب کا مجموعہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ حضرت علیؓ سے سکینہ کی تفسیر یہ نقل کی گئی کہ وہ ایک خاص ہوا ہے جس کا چہرہ انسان جیسا ہوتا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ خاص رحمت ہے طبریؒ نے اس کو پسند فرمایا ہے کہ اس سے سکون قلب مراد ہے، بعض نے کہا طہانیت مراد ہے۔ بعض نے اس کی تفسیر وقار سے کی ہے تو کسی نے ملائکہ سے، حافظ ابن حجرؒ کی رائے فتح الباری میں یہ ہے کہ سکینہ کا اطلاق سب پر آتا ہے، نووئیؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی چیز ہے جو جامع ہے طہانیت رحمت وغیرہ کو اور ملائکہ کے ساتھ نازل ہوتی ہے۔

کلام اللہ شریف میں ارشاد ہے: فَالْكَوْزِلُ لِلَّهِ سَكِينَةً عَلَيْهِ. دوسری جگہ ارشاد ہے: يَخْلُقُ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. ایک جگہ ارشاد ہے: يَخْلُقُ سَكِينَةً وَنَزْهَةً. غرض! متعدد آیات میں اس کا ذکر ہے اور احادیث میں متعدد روایات میں اس کی بشارت فرمائی گئی ہے۔ ملائکہ کا ڈھانکنا بھی متعدد روایات میں وارد ہوا ہے۔ اسید بن حضیرؓ کا مفصل قصہ کتب حدیث میں آتا ہے کہ انہوں نے تلاوت کرتے ہوئے اپنے اوپر ایک ابرسا چھایا ہوا محسوس کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ تھے جو قرآن شریف سننے کے لیے آئے تھے۔ ملائکہ ازدحام کی وجہ سے ابرسا معلوم ہوتے تھے۔ ایک صحابی کو ایک مرتبہ ابرسا محسوس ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ سکینہ تھا یعنی رحمت جو قرآن شریف کی وجہ سے نازل ہوتی تھی۔ حدیث شریف کا آخری جملہ ”من ابطا به عمله لم يسرع به نسبه“ یعنی جس شخص کے برے اعمال رحمت سے دور کریں اس کا عالی نسب ہونا، اونچے خاندان کا ہونا رحمت سے قریب نہیں کر سکتا۔ ایک شخص جو پشتانی شریف النسب ہے مگر فسق و فجور میں مبتلا ہے۔ وہ اللہ کے نزدیک اس رذیل اور کم ذات مسلمان کی برابری کسی طرح بھی نہیں کر سکتا جو متقی پرہیزگار ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ فَتَنَّا اللّٰهُ اَتْقٰىكُمْ۔

(۵۶/۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَعْيُنَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رُحًا يَمَا يَضَعُ. وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَعْفِرُ لَهُ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْمَيِّتَاتِ فِي الْمَاءِ وَقُلُوبُ الْعَالِمِينَ عَلَى الْعَابِدِ كَقُلُوبِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ. وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَرَقَهُ الْأَكْبِيَاءَ. وَإِنَّ الْأَكْبِيَاءَ لَهُمْ يُورَثُوا وَيَتَارَا وَلَا وَرَثَةً إِلَّا مَا وَرَثُوا الْعِلْمُ فَكُنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْلٍ وَافٍ۔ رواه أبو داود و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان في صحيحه و البيهقی۔

ترجمہ: حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ کو طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے جنت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے۔ اور طالب علم کی رضامندی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو جھکا دیتے ہیں اور عالم کے لیے زمین و آسمان کی ساری مخلوق حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو سارے ستاروں پر فضیلت ہے اور بلا شک و شبہ علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں اور انبیاء درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس شخص نے علم حاصل کیا اس نے پورا حصہ لے لیا۔

فائدہ: طالب علم کے لیے حدیث پاک میں فرشتوں کے پروں کے جھکانے سے مراد یا تو حقیقتہً بچھانا ہے یا تواضع ہے کنایہ ہے۔ اور زمین والوں میں مچھلیاں بھی داخل تھیں لیکن پھر جو مچھلیوں کا ذکر فرمایا تو اشارہ ہے کہ بارش برسا اور خیر کا حاصل ہونا علماء کی برکت سے ہے یہاں تک کہ مچھلیاں وغیرہ بھی پانی کے اندر انہی کی برکت سے زندہ ہیں، عالم کی فضیلت عابد پر یہ ہے کہ عالم کا فائدہ متعدی ہے۔ یعنی اوروں کو بھی پہنچتا ہے اور عابد کا فائدہ لازمی ہے، یعنی اس کی ذات ہی کو ہے، اس لیے بظاہر عالم کو چاند کے مشابہ فرمایا کہ اس کی بھی روشنی سب کو پہنچتی ہے۔ اور عابد کو ستاروں کے مشابہ فرمایا کہ اس کی روشنی سب جگہ نہیں پھیلتی۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ عالم عبادت سے خالی نہ ہوگا کیوں کہ علم کے بغیر عمل کی کوئی فضیلت نہیں اسی طرح عبادت بغیر علم کے صحیح نہیں ہوتی، لہذا عابد علم سے خالی نہ ہوگا۔ پھر عالم و عابد میں فرق ہی کیا رہا۔ اس لیے سمجھ لینا چاہیے عالم سے مراد یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے بعد ضروری عبادات جیسے فرائض و واجبات اور سنن مؤکدہ ادا کرتے ہوئے کل اوقات علم میں مشغول رہتا ہو اور اس کا کام علم کا پھیلا نا اور دین کی محنت سارے عالم میں کرنا اس کا مقصد اصلی ہو، اور عابد سے مراد یہ ہے کہ علم ضروری دیکھنے کے بعد عبادت میں مشغول رہتا ہو، چوں کہ علم کا پھیلا نا عبادت سے افضل ہے اس لیے عالم کی فضیلت عابد پر ہے اکثر حدیثوں سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ شرح السنہ میں امام ثورئیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا طلب علم سے افضل کوئی چیز نہیں، لوگوں نے کہا: طلب علم والوں کی نیت میں آج کے زمانہ میں اخلاص نہیں۔ ارشاد فرمایا: علم سکھانا ہی نیت کا ذریعہ ہے یعنی نیت اسی سے درست ہو جاتی ہے۔ اس لیے بعض علماء نے فرمایا کہ ہم نے علم غیر اللہ کے لیے حاصل کرنا چاہا تھا پھر علم کی برکت سے اس کا سکھانا اللہ جل شانہ ہی کے لیے ہو گیا۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں علم کو

حاصل کرنا نفل نماز سے افضل ہے کیوں کہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ۔ اور دونوں نفل سے افضل ہیں۔ (ماخوذ از مظاہر حق صفحہ ۹۵)

(۵۷/۶) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ التَّمَزِيدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُشْكٍ عَلَى بُرْدِهِ لَهُ أَحْمَرٌ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَخْتَصُّ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْرٍ حَتَّى يُزَكَّ بِغُصْنٍ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يُطْلَبُ۔ رواه احمد

ترجمہ:..... صفوان ابن عسالؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ مسجد میں اپنی سرخ چادر پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں علم حاصل کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ فرمایا: طالب علم کے لیے مبارک بادی ہو، طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور پھر اس کثرت سے آکر اوپر تلے جمع ہو جاتے ہیں کہ آسمان تک انکا تانتا بندھ جاتا ہے اور یہ صرف اس لیے ہوتا ہے کہ فرشتوں کو اس شخص کی مطلوب شے (علم) سے محبت ہے۔

فائدہ:..... درحقیقت طالب علم کی عظیم الشان فضیلت ہے جو حدیث شریف میں بتلائی گئی اور پھر کوئی روزانہ طلب علم کا مشغلہ رکھتا ہو تو گویا روزانہ انہی فرشتوں کی نورانی محفل میں رہنے کا موقع ملتا ہے، لیکن علوم نبویہ کی عظمت و شوق و مقصد کی پاکیزگی ضروری ہے۔

(۵۸/۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَكُنْ تَعْلَمُ فَتَعْلَمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ حَتَّى لَيْتَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةً رَكْعَةٍ وَلَا تَكُنْ تَعْلَمُ فَتَعْلَمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عَمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ بِهِ حَتَّى لَيْتَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ۔ رواه ابن ماجه بإسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے خواہ اس وقت وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ علم کا سیکھنا عبادت سے افضل ہے۔

(۵۹/۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ، وَمَا قَالَاهُ وَعَالِيَا وَمُتَعَلِّمًا۔ رواه الترمذی، وابن ماجه، والبيهقي، وقال الترمذی: حديث حسن

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ دنیا ملعون ہے، اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے۔ (اللہ کی رحمت سے دور ہے) مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہو اور عالم اور طالب علم۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ:..... اس کے قریب ہونے سے مراد ذکر کے قریب ہونا بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں وہ چیزیں مراد ہوں گی جو اللہ کے ذکر میں معین و مددگار ہوں جن میں کھانا پینا بھی بقدر ضرورت داخل ہے اور زندگی کے اسباب ضروریہ بھی اس میں داخل ہیں اور اس صورت میں اللہ کا ذکر ہر چیز کو جو عبادت کے قبیل سے ہو شامل ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے قریب ہونے سے مراد اللہ کا قرب ہو تو اس صورت میں ساری عبادتیں اس میں داخل ہوں گی اور اللہ کے ذکر سے مخصوص ذکر مراد ہوگا اور دونوں صورتوں میں علم خود اس میں داخل ہو گیا تھا۔ پہلی صورت میں اس وجہ سے کہ علم ہی اللہ کے قریب لے جاتا ہے۔ بغیر علم کے اللہ کو پہچان نہیں سکتا۔ اور دوسری صورت میں اس وجہ سے کہ علم سے بڑھ کر کوئی عبادت ہوگی لیکن اس کے باوجود پھر عالم اور طالب علم علیحدہ اہتمام کی وجہ سے فرمایا کہ علم بہت ہی بڑی دولت ہے۔ (از فضائل ذکر صفحہ ۵۶)

(۶۰/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ تَعْلَمَ حِكْمَةً، أَوْ حِكْمَتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، أَوْ أَرْبَعًا، أَوْ خَمْسًا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتَعَلَّمُهُنَّ وَيُعَلِّمُهُنَّ إِلَّا تَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَمَا نَبِيْتُ حَدِيثًا يَفْعَلُ إِذْ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رواه ابو نعیم۔ وإسناده حسن لوصح نساء الحسن من أبي هريرة

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک بات یاد دیا تو تین یا چار یا پانچ باتیں سیکھ کر دوسرے لوگوں کو سکھائے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے جو بات بھی نبی کریم ﷺ سے سنی کبھی نہ بھولا۔ (ابونعیم)

(۶۱/۱۰) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔ رواه ابن ماجه بإسناد حسن من طريق الحسن ابن ساعن أبي هريرة رضي الله عنه

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان دین کی کوئی بات سیکھ کر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے یہ سب سے افضل صدقہ ہے۔

(۶۲/۱۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عَمَلًا فَاسْتَكْبَرَ عَلَى هَلَكَاتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں: ایک وہ جس کو حق سبحانہ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور اس کو توفیق دی کہ وہ اللہ کی راہوں میں خرچ کرے، دوسرے وہ جس کو اللہ نے دین کی سمجھ و علم عطا کی اور وہ اسکے مطابق فیصلے کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... قرآن شریف کی آیات اور احادیث کثیرہ کے عموم سے حسد کی برائی اور ناجائز ہونا مطلقاً معلوم ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف سے دو آدمیوں کے بارے میں جو از معلوم ہوتا ہے چوں کہ وہ روایات زیادہ مشہور اور کثیر ہیں اس لیے علماء نے اس حدیث کے دو مطلب ارشاد فرمائے ہیں۔ اول یہ کہ حسد اس حدیث شریف میں رشک کے معنی میں ہے جس کو عربی میں ”غبطہ“ کہتے ہیں۔ حسد اور غبطہ میں یہ فرق ہے کہ حسد میں کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ آرزو ہوتی ہے کہ اس کے پاس یہ نعمت نہ رہے خواہ اپنے پاس حاصل ہو یا نہ ہو۔ اور رشک میں اپنے پاس اس کے حصول کی تمنا و آرزو ہوتی ہے عام کہ دوسرے سے زائل ہو یا نہ ہو، چوں کہ حسد بالا جماع حرام ہے۔ اس لیے علماء نے اس لفظ حسد کو بجز اغبطہ کے معنی میں ارشاد فرمایا ہے جو دنیوی امور میں مباح ہے اور دینی امور میں مستحب، دوسرا مطلب یہ بھی ممکن ہے کہ بسا اوقات کلام علی سبیل الفرض واقعہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی اگر حسد جائز ہوتا تو یہ دو چیزیں ایسی تھیں کہ ان میں جائز ہوتا۔ (از فضل قرآن صفحہ ۱۳)

(۶۳/۱۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعْقِلٌ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهَدْيِ وَالْعِلْمِ مَعْقِلٌ غَيْثٌ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَلِبَتْ قِلَسَاتِ الْمَاءِ، وَأَنْبَتَ الْكَلَّا وَالشَّجَرُ الْكَثِيرُ فَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَفَنَفَخَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَسَرَبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَرَعُوا، وَأَصَابَ طَائِفَةٌ أُخْرَى مِنْهَا إِيْنَا هِيَ قِيَعَاتٌ لَا تُسَبِّحُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا فَذَلِكِ مَعْقِلٌ مِنْ قُتَّةٍ فِي دِينِ اللَّهِ تَعَالَى، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَهُ وَعَلَّمَ، وَمَعْقِلٌ مَنْ لَمْ يَزِفْهُ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدًى اللَّهُ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ۔ رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:..... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس علم و ہدایت کو دے کر اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے اس کی مثال بارش کی ہے جو زمین پر برسی اس زمین کا ایک ٹکڑا تو بہت عمدہ تھا اس نے پانی کو اپنے اندر جذب کر لیا اس سے گھاس اگی اور دور دور تک سبزہ ہی سبزہ ہو گیا اور بعض ٹکڑے نشیبی تھے جنہوں نے بارش کے پانی کو محفوظ کر لیا جس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا کہ انہوں نے اس میں سے پیا بھی اور (جانوروں کو) پلایا بھی (آب پاشی کر کے کھیتی بھی کی اور بعض ٹکڑے جہاں بارش ہوئی بنجر چٹیل میدان ہے نہ تو پانی ہی اس میں آکر محفوظ رہا اور نہ ہی کچھ اس میں گھاس پھوس اگا، یہ ہے مثال اس شخص کی جس نے خدا کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کی اور اسے میرے

لائے ہوئے علم سے نفع پہنچا کہ اس نے خود کو بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اور اس شخص کی جس نے اس طرف کوئی توجہ نہ کی اور میری لائی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا۔ (بخاری، مسلم)

فقہہ:..... اس حدیث شریف میں انسانوں کی تین قسمیں ذکر کی گئیں، کچھ تو وہ مبارک انسان ہیں کہ جب ان کے پاس علم دین پہنچا تو انہوں نے اس کی روشنی میں وہ اصول و ضوابط وضع کیے کہ تمام دنیا کے انسانوں کے لیے اجتماعی و انفرادی زندگی میں رہبری مل سکے۔ اور دوسری قسم کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ گواہوں نے اس علم سے اصول و ضوابط کا استنباط تو نہ کیا لیکن اسے پوری طرح اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور دوسروں تک پہنچایا۔ تیسری قسم ان انسانوں کی ہے جنہوں نے اس علم سے ہدایت نہ پائی اور جہالت و گمراہی کے اندھیرے میں بہکتے رہے۔

(۱۳/۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِمَّا يَلْحَقُ النَّوْءَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ الْبَيْتِ بَنَاهُ، أَوْ هَجْرًا أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صَحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ بَلَّغَهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِلِسَانِهِ حَسَنًا، وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ، وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْ تَحْرِيرًا غَرَّاءَ، وَقَالَ: يَعْنِي حَفَرَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَصْحَفَ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے مرنے کے بعد جن چیزوں کا ثواب اس کو ملتا ہے ایک تو وہ علم ہے جو کسی کو سکھایا ہو اور اشاعت کی ہو اور وہ نیک اولاد ہے جس کو چھوڑ گیا اور وہ قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو اور وہ مسجد ہے اور مسافر خانہ ہے جن کو بنایا ہو اور نہر ہے جو جاری کر گیا ہو اور وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی، ابن خزیمہ)

فقہہ:..... ”ثواب ملتا رہے“ کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ جاریہ کے طور پر دے گیا مثلاً وقف کر گیا ہو، اور علم کی اشاعت کا مطلب یہ ہے کہ کسی مدرسہ میں چندہ دیا ہو یا کوئی دینی کتاب تالیف کی ہو، یا پڑھنے والوں کو تقسیم کی ہو یا مسجدوں اور مدرسوں میں قرآن پاک یا کتابیں وقف کی ہوں، اور ان سب چیزوں میں یہ بھی ضروری نہیں کی ساری تنہا خود ہی کی ہوں بلکہ اگر کسی چیز میں تھوڑی بہت شرکت بھی اپنی ہوگئی تو بقدر حصہ کے اس کے ثواب میں سے حصہ ملتا رہے گا۔ (ازنفاک صدقات صفحہ ۱۱۷)

(۱۴/۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَنْهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔ تیسرا وہ صالح اولاد جو اس کے لیے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے۔ (مسلم وغیرہ)

فقہہ:..... اللہ جل شانہ، کا کس قدر زیادہ انعام و احسان ہے لطف و کرم ہے کہ آدمی اگر یہ چاہے کہ مر جانے کے بعد جب کہ اس کے اعمال کا وقت ختم ہو جائے وہ عمل کرنے سے بیکار ہو جائے، وہ قبر میں میٹھی نیند سوتا رہے اور اس کے اعمال حسنہ میں اضافہ ہوتا رہے تو اس کا ذریعہ بھی اللہ جل شانہ، نے اپنے فضل سے پیدا فرمادیا، جن تین چیزوں کا ذکر حدیث مذکورہ میں ہے ان میں ایک صدقہ جاریہ یعنی کوئی ایسی چیز صدقہ کر گیا جس کا نفع باقی رہنے والا ہو۔ مثلاً کوئی مسجد بنوایا جس میں لوگ نماز پڑھتے رہیں تو جب تک اس میں نماز ہوتی رہے گی اس کو ثواب خود بخود ملتا رہے گا اسی طرح سے کوئی مسافر خانہ، کوئی مکان کسی دینی کام کے لیے بنا کر وقف کر گیا جس سے مسلمانوں کو یا دینی کاموں کو نفع پہنچتا رہا تو اس کو اس نفع کا ثواب ملتا رہے گا۔ کوئی کنواں رفاہ عام کے لیے بنوایا گیا تو جب تک اس سے لوگ پانی پیتے رہیں گے وضو وغیرہ

کرتے رہیں گے اس کو مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہے گا، دوسری چیز جو اوپر کی حدیث میں ہے وہ علم دین ہے جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے مثلاً کسی مدرسہ میں کوئی کتاب وقف کر گیا جب تک وہ کتاب باقی ہے اس سے لوگ نفع اٹھاتے رہیں گے اس کا ثواب خود بخود ملتا رہے گا، کسی طالب علم کو اپنے خرچ سے حافظ قرآن یا عالم دین بنایا جب تک اس کے حفظ و علم سے نفع پہنچتا رہے گا چاہے وہ حافظ اور عالم خود زندہ رہے یا نہ رہے اس شخص کو اس کا ثواب ملتا رہے گا مثلاً کسی شخص کو حافظ بنایا تھا اس نے دس بیس لڑکوں کو قرآن پاک پڑھا دیا اور وہ حافظ اس کے بعد مر گیا تو جب تک یہ لڑکے قرآن پاک پڑھتے پڑھتے رہتے رہیں گے اس حافظ کو مستقل ثواب ملتا رہے گا اور اس حافظ بنانے والے کو علیحدہ ثواب ہوتا رہے گا اور اسی طرح سے جب تک ان پڑھنے والے لڑکوں کا سلسلہ پڑھنے پڑھانے کا قیامت تک چلتا رہے گا اس اصل حافظ بنانے والے کو ثواب ملتا رہے گا چاہے یہ لوگ ثواب پہنچائیں یا نہ پہنچائیں یہی صورت بعینہ کسی شخص کو عالم بنانے کی ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی کسی قسم کی جانی یا مالی کوشش علم کے پھیلانے میں دین کے بقاء اور حفظ میں لگ جائے کہ دنیا کی زندگی خواب سے زیادہ نہیں نہ معلوم کب اس عالم سے ایک دم جانا ہو جائے، جتنا ذخیرہ اپنے لیے چھوڑ جائے گا وہی دیر پا اور کارآمد ہے۔

تیسری چیز جو اس حدیث پاک میں ذکر کی گئی ہے وہ اولاد صالح ہے جو مرنے کے بعد دعائے خیر بھی کرتی رہے اول تو اولاد کا صالح بنانا بھی مستقل صدقہ جاریہ ہے کہ جب تک وہ کوئی عمل نیک کام کرتی رہے گی آپ کو اس کا ثواب ملتا رہے گا پھر اگر وہ نیک اولاد والدین کے لیے دعا بھی کرتی رہے، اور جب وہ صالح ہے۔ تو دعائیں کرتی ہی رہے گی یہ مستقل ذخیرہ والدین کے لیے ہے۔ (الفتاویٰ مجددیہ صفحہ ۱۱۸)

(۶۶/۱۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُلَمَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ، وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا، وَلَمْ يَشْرَبْ بِهِ ثَمَنًا قَبْلَ ذَلِكَ تَسْتَعْفِفُ لَهُ جِثَارُ الْبَحْرِ، وَذَوَابُّ الْبُيُوتِ، وَالطَّلُوبُ فِي جُحُومِ السَّمَاءِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا، وَشَرَى بِهِ ثَمَنًا قَبْلَ ذَلِكَ يُلَبِّجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلُجَامٍ مِنْ نَارٍ، وَيَتَوَادَى مُتَوَادٍ: هَذَا الَّذِي آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا، وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا، وَكَذَلِكَ حَتَّى يَفُتَّرَ الْحَسَابُ۔ رواه الطبرانی في الأوسط، وفي إسناده عبد الله بن خديش، وثقه ابن حبان وحده فيما أعلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کے علماء دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم (کی دولت) دی اس نے لوگوں میں اس کو خوب پھیلایا اور اس پر نہ کوئی دنیوی عوض لیا اور نہ ہی اس کی لالچ کی ایسے شخص کے لیے تو سمندر کی مچھلیاں اور زمین کے چوپائے اور فضا کے پرندے استغفار کرتے ہیں۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے علم بخشا (لیکن) اس نے بخل سے کام لیا (اس کو نہ پھیلایا) اور اس کے ذریعہ دنیا کی لالچ کی اور اس سے دنیا کمائی یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ اور ایک اعلان کرنے والا آواز لگائے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا تھا اس نے اللہ کے بندوں کو سکھانے میں بخل کیا اور دنیا کی لالچ کی اور اس سے دنیا کمائی اس طریقہ سے حساب کے ختم تک ہوتا رہے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۶۷/۱۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامَةِ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ، وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الثَّمَلَةُ فِي جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحَوْتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ، رواه الترمذی، وقال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دو شخصوں کے متعلق پوچھا گیا جن میں سے ایک عبادت گزار ہے اور دوسرا عالم ہے۔ (ان میں سے کون افضل ہے؟) ارشاد فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر، پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی ساری مخلوقات حتیٰ کہ چوہنٹیاں اور پانی کی

مچھلیاں تک اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں جو لوگ کواچھی باتیں سکھاتا ہو۔ (ترمذی)

(۶۸/۱۷) وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّخَاوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَضْلِ عِبَادِهِ: إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ عَلَيَّ وَحْلِي فِيكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَعْفَرَ لَكُمْ عَلَى مَا كُنْتُمْ فِيكُمْ وَلَا أَتَابِي۔ رواه الطبرانی في الكبير، ورواه ثقات۔

ترجمہ:..... حضرت ثعلبہ بن حکمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) اپنے بندوں کے فیصلہ کے لیے کرسی پر نزول فرمائے گا تو علماء سے کہے گا میں نے اپنے علم و حلم سے تمہیں اس لیے نوازا تھا کہ میں چاہتا تھا تمہارے گناہوں سے درگزر کروں، اور مجھے اس کی پرواہ نہیں (میں بے نیاز ہوں)۔ (طبرانی)

فائدہ:..... حافظ ابن حجرؒ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس علم سے مراد وہ علم ہے جس میں اخلاص ہو اور جس علم کے ساتھ عمل بھی ہو اس لیے کہ حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کی طرف علم و حلم کی نسبت ہے اور اللہ کی طرف منسوب علم و حلم سے مراد وہی ہوتا ہے جس کے ساتھ عمل اور اخلاص بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و احسان سے اس ناکارہ کو ایسا علم و حلم نصیب فرمادے جو آخرت میں نجات کا ذریعہ بن جائے (آمین) ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کو الگ کر کے ارشاد فرمائے گا اے علماء کی جماعت میں نے تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا تا کہ تم کو عذاب دوں جاؤ میں نے تمہارے سارے گناہوں کو معاف کیا۔

(۶۹/۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْجَلُّهُ عِلْمَانِ عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ قَدْ آتَكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ. وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ. قَدْ آتَكَ حُجَّةً اللَّهُ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

رواه الحافظ أبو بكر الخطيب في تاريخه بلسان حسن، رواه ابن عبد البر النمري في كتاب العلم عن الحسن مرسلًا باسناد صحيح۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ علم ہے جو دل پر اثر کرے وہ علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہو وہ اللہ کی ابن آدم پر حجت ہے (اللہ تعالیٰ کا الزام ہے)۔ (تاریخ الخطیب، کتاب العلم)

فائدہ:..... اول کو علم باطن اور دوسرے کو علم ظاہر کہتے ہیں لیکن علم باطن اس وقت تک نہیں ملتا جب تک ظاہر کی اصلاح نہ کر لی جائے، اسی طرح علم ظاہر اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک اصلاح باطن نہ ہو ملا علی قاریؒ نے ابوطالب مکی کا قول لکھا ہے کہ یہ دونوں علم اصل ہیں اور ایک دوسرے سے بے پرواہ نہیں ہوا جاسکتا جیسے اسلام اور ایمان کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بغیر صحیح نہیں جیسے جسم اور دل کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتا اور شیخ عبدالحقؒ نے لکھا ہے کہ علم نافع وہ ہے کہ اس کی روشنی دل میں پھیلتی ہے اور اس سے دل کے وہ پردے اٹھتے ہیں جو حق سمجھنے میں رکاوٹ ہیں اور علم نافع بھی دو قسم کا ہے ایک علم معاملہ جو عمل کرنے کے لیے اندر سے ابھارتا ہے۔ اور دوسرا علم مکاشفہ جو عمل کا نتیجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کے دل میں یہ نور ڈالتا ہے۔ اور ”وہ علم جو زبان پر رہتا ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ جو علم دل پر اثر نہ کرے اور دل کو نورانی نہ کرے۔ یہ علم انسان پر قیامت کے دن حجت بنے گا اور الزام دے گا کہ باوجود علم کے کیوں عمل نہ کیا؟ (مظاہر حق صفحہ ۱۰۸)

حضور اقدس ﷺ سے جو دعائیں کثرت سے نقل کی گئی ہیں ان میں یہ دعا بھی بکثرت وارد ہے کہ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔“

علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کی ترغیب

(۷۰/۱) وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجِ اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَادَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ حِكْمًا أَوْ يُعَدِّدَ كَلَامًا لَمْ تَأْخِرْ حَاجَةً تَأْتِيهَا حُجَّتُهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو خیر کی بات سیکھنے یا سکھانے کے لیے مسجد جائے اس کو وہ ثواب ملے گا جو ایک کامل طور پر حج کرنے والے کو ملتا ہے۔ (طبرانی)

(۷۱/۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ۔ رواه الترمذی وقال حديث حسن۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم (دین) سیکھنے کے لیے نکلے وہ اللہ کے راستے میں ہے جب تک واپس نہ آئے۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو علم دین کے لیے (خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ ہو) اپنے گھر یا شہر سے نکلے تو جہاد کرنے والے کا سا ثواب پاتا ہے اس لیے کہ اس کا مقصد بھی علم دین سیکھ کر دین کو دنیا میں پھیلانا ہے، اور یہ ثواب پاتا رہتا ہے۔ جب تک کہ گھر کی طرف نہ لوٹے۔ اس میں اشارہ ہے کہ واپس لوٹنے کے بعد جب اس علم کے سکھانے اور پھیلانے میں مشغول ہوتا ہے تو وراثت انبیاء ﷺ کی تقسیم کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ ثواب پاتا ہے، گویا علم دین سیکھنا لازمی عمل ہوا جو اس کی ذات تک محدود ہے لیکن چوں کہ اس سے مقصود اس کو پھیلانا اور دین کو رواج دینا ہے تو نکلنے کے زمانے میں نیت کی وجہ سے مجاہدین کا سا ثواب پاتا ہے اور واپس آنے کے بعد جب عملی طور پر اس کو اوروں کو سکھانے میں لگتا ہے تو یہ متعدی عمل ہے اس کی وجہ سے اس سے بھی بڑا مرتبہ وراثت انبیاء ہونے کی وجہ سے پاتا ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نکلنے کے دوران سیکھ کر ساتھ ساتھ اوروں کو بھی سکھاتا رہے تو اس کے ثواب کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

(۷۲/۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ عَدَا يُرِيدُ الْعِلْمَ يَتَعَلَّمُهُ لِلَّهِ. فَتَمَّ اللَّهُ لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ. فَتَرَى لَهُ السَّلَاسِلَ أَكْثَانَهَا، وَصَلَّتْ عَلَيْهِ هَلَالِكَةُ السَّمَوَاتِ، وَحِثَارُ الْبُحْرِ، وَالْعَالِيَةِ مِنَ الْفَضْلِ عَلَى الْعَابِدِ كَمَا لَقِيَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَصْحَابِ غَوْصٍ فِي السَّمَاءِ، وَالْعُلَمَاءُ وَرَقَةُ الْأَكْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَكْبِيَاءَ لَمْ يُؤْزِلُوا دِيَارًا وَلَا وَرَهْمًا، وَلَكِنَّهُمْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْلِهِ، وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيبَةٌ لَا تُجْبَرُ وَتُكْتَمُ لَا تُسَدُّ، وَهُوَ نَجْدٌ طُوسٌ، مَوْتُ قَبِيلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ غَالِبٍ۔ رواه ابو داؤد الترمذی وابن ماجہ وابن حبان في صحيحه، وليس عندهم موت العالم الى اخره، ورواه البيهقي والبيهقي له من رواية الوليد بن مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم کو سیکھنے کے لیے گیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے، اور فرشتے اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں اور آسمان کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر، اور علماء انبیاء ﷺ کے وارث ہیں۔ انبیاء لوگوں کو دور ہم و دینار کا وارث نہیں بناتے، وہ علم کا وارث بناتے ہیں، لہذا جس نے اس علم کو لیا اس نے اپنا حصہ لیا اور عالم کی موت وہ مصیبت ہے جس کا تدارک نہیں ہو سکتا اور وہ رخنہ ہے جو بند نہیں کیا جاسکتا اور وہ ستارہ ہے جس کی روشنی ختم ہوگئی۔ عالم کی موت سے زیادہ آسان ایک پورے قبیلہ کا مرجانا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

فائدہ: ان تمام احادیث کو پڑھ کر آپ نے اندازہ لگا لیا ان سب کا حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے مسلمانوں کو دین کا علم حاصل کرنے کی ترغیب دی تاکہ دین کی وہ سمجھ حاصل ہو جس کے ذریعہ نماز روزہ، زکوٰۃ حج اور زندگی کے سارے معاملات ٹھیک ٹھیک کیے جاسکیں اور اس علم کے ذریعے دنیا کی بے رغبتی اور پرہیزگاری اور عبادت اور نیک اعمال کی رغبت پیدا ہو۔ اور اسی علم کے ذریعے اللہ کی خشیت حاصل ہو، جیسا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ اللہ کو جاننے والے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اس علم کے ذریعے سے

اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی دل میں بیٹھتی ہے اور اللہ جل شانہ کی کمال قدرت کا پتہ لگتا ہے جس کے نتیجے میں اللہ کا ذرہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وہی خوف و خشیت احکامات الہیہ کی بجا آوری کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور عالم کی شفاعت قیامت میں قبول کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ عالم کو عذاب نہیں دے گا، اور عالم شیطان کا سخت دشمن ہے جو اس کے مکر و فریب کو کمزور کر دیتا ہے۔ اور شیطان کے آلہ کاروں سے جنگ کرتا ہے اور لوگوں کو شیطان کی گمراہی سے ڈراتا ہے اور لوگوں میں نبی کریم ﷺ کی میراث کو تقسیم کرتا ہے، اور کتاب و سنت کے ذریعہ لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور سب سے بہتر علم وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب و تعلق کا ذریعہ ہو اور عالم کی موت امت کا اجتماعی وہ نقصان ہے جس کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ سے خوب رور و کر دعا بھی کی جائے کہ اللہ جل شانہ علم نافع نصیب فرمائے تاکہ عمل صالح کر سکیں اور عمل صالح کی توفیق دے تاکہ کامیاب و کامران ہوں۔

احادیث مبارکہ کو سننے اور ان کو پہچاننے اور پھیلانے کی ترغیب

اور نبی کریم ﷺ کی طرف غلط بات (جھوٹ) کی نسبت پر وعید

(۴۳/۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَنْصَرُ اللَّهُ امْرَأُ سَجَةٍ وَمَثَلُهَا قَبْلَهُ كَمَا سَبَّحَهُ قُرْبُ مُبَلِّغٍ أَوْغَى مِنْ سَامِعٍ۔ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ الْإِسْلَامِ قَالَ: رَجَحَ اللَّهُ امْرَأً۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ ترو تازہ رکھے اس شخص کو جو ہم سے کوئی بات سنے اور اسے جیسا سنا تھا ویسا ہی دوسروں تک پہنچا دے، کیوں کہ بہت سے وہ لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے ان (پہلے) سننے والوں سے بات کو زیادہ یاد رکھنے والے (سمجھنے والے) ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان)

(۴۴/۲) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَذَّبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا عَقْبَهُ مِنَ النَّارِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا۔ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْرُوِي عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي الصَّحاحِ وَالسَّنَنِ وَالْمُسَانِيدِ وَغَيْرِهَا حَتَّى بَلَغَ مِثْلَهُ التَّوَاتُرُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر (جان بوجھ کر) جھوٹ باندھے (میری طرف جان بوجھ کر ایسی بات کی نسبت کرے جو میں نے نہ کہی ہو) تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... اس سے معلوم ہوا کہ احادیث مبارکہ کے بیان کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے آج کل دیکھا جاتا ہے کہ عوام الناس بے دھڑک حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے حدیثیں بیان کر دیتے ہیں، حالاں کہ اس پر کتنی سخت وعید آئی ہے اور بسا اوقات علماء و مشائخ کے اقوال کو حدیث کہہ کر بیان کر دیتے ہیں اس سے بہت بچنے کی ضرورت ہے۔ اس حدیث شریف کے بارے میں محدثین کرام کا کہنا ہے کہ کئی صحابہؓ سے یہ حدیث مروی ہے حتیٰ کہ حد تو اتر تک پہنچی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم

علماء کے اکرام و اعزاز و احترام کی ترغیب اور ان سے بے التفاتی کرنے پر وعید

(۴۵/۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُخْدٍ يَمْنَى فِي الْقَبْرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمَا أَكْبَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ، فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قُدِّمَهُ فِي اللَّحْدِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد کے شہداء میں دو کو ایک جگہ دفن فرماتے تھے اور (دفن کرتے وقت) پوچھتے تھے

ان دو میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا اس کو پہلے دفن فرماتے۔ (بخاری)

(۷۶/۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ أَكْثَرَ أَمْرَ دِي الشَّيْبَةِ السُّلَيْمِ - وَحَامِلِ الْقُرْآنِ عَلَى الْعَالِي فِيهِ، وَلَا الْجَانِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ دِي السُّلْطَانِ الْمُشْطِطِ - رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ - ترجمہ:..... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کا اعزاز اللہ کا اعزاز ہے: ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا حافظ قرآن جو افراط و تفریط سے خالی ہو، تیسرا منصف حاکم۔ (ابوداؤد)

(۷۷/۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَرَكَةُ مَعَ أَكْبَرِ كُمْ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمِ، وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ -

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ (طبرانی، حاکم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جن کی عمر بڑی ہے اور نیک عمل بھی عمر کی زیادتی کی وجہ سے خوب کیے ان میں خیر و برکت ہے اور یہ قابل اقتداء ہیں۔

(۷۸/۲) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُؤْكِرِ الْكَبِيرَ وَيُزَحِّحِ الصَّغِيرَ، وَيَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ -

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے ہی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بھلائی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے وہ ہم میں سے (امت میں سے) نہیں ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن حبان)

(۷۹/۵) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ أَقْبَتِي مَنْ لَمْ يُجَلِّ جَدَّيْنَا، وَيُزَحِّحِ صَغِيرَنَا، وَيُعْرِفَ لِإِعَالِيْنَا - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِلِسَانِ حَسَنٍ، وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا -

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے۔ (احمد، طبرانی، حاکم)

(۸۰/۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا يَسْتَحِفُّ بِهِنَّ إِلَّا مُنَافِقٌ: دُؤَالِ الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ، وَدُؤَالِ الْعِلْمِ، وَإِعْمَارُ مُقْطِطٍ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ - وَقَدْ حَسَنَهَا التِّرْمِذِيُّ لَغَيْرِ هَذَا الْمَتْنِ -

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کو خفیف (ہلکا) سمجھنے والا منافق ہی ہو سکتا ہے، (نہ کہ مسلمان وہ تینوں شخص یہ ہیں) ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا عالم، تیسرا منصف حاکم۔ (طبرانی)

(۸۱/۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثًا مُنْذُ زَهَابٍ: إِذَا كُنْتُ فِي قَوْمٍ عَشْرِينَ جُلًّا أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَتَصَفَّحْتُ وَجُوهَهُمْ فَلَمْ تَرَفِيهِمْ رَجُلًا يَهَابُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَعْلَمْتُ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ رَقِيَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ -

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ یقیناً کچھ عرصہ پہلے میں نے یہ حدیث سنی تھی کہ جب تو ایسی قوم میں ہو جو بیس یا اس سے کم و بیش ماوران کے چہروں کو ٹٹولے اور پھر ان میں کوئی ایسا شخص نہ دیکھے جس کا لوگ (عالم و تقویٰ کی وجہ سے) احترام کریں تو سمجھ لے کہ معاملہ نازک ہے۔

رہ:..... مطلب یہ ہے کہ جب عالم کا اکرام و احترام لوگوں میں سے نکل جائے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ دین کمزور پڑ گیا اور بھلائی کا نہ جاتا رہا۔ اور یہ ضروری امر ہے کہ علمائے حقانی، علمائے رشد، علمائے خیر بھی بشریت سے خالی نہیں ہوتے۔ معصوم ہونا انبیاء علیہم السلام کی شان

ہے۔ اس لیے ان کی لغزشوں، ان کی کوتاہیوں، ان کے قصوروں کی ذمہ داری انہی پر عائد ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کا معاملہ ہے، سزا دیں یا معاف فرمائیں بلکہ اغلب یہ ہے کہ ان کی لغزشیں ان شاء اللہ معاف ہی ہو جائیں گی، اس لیے کہ کریم آقا اپنے اس غلام سے جو ذاتی کاروبار چھوڑ کر آقا کے کام میں مشغول ہو جائے اور ہمہ تن اسی میں لگا رہے اکثر تسامح اور درگزر کیا کرتا ہے، پھر اللہ جل جلالہ، کے برابر تو کوئی کریم ہو ہی نہیں سکتا، لیکن وہ تقاضائے عدل گرفت بھی فرمائیں تو وہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ ان امور کی وجہ سے علماء سے لوگوں کو بدگمان کرنا، نفرت دلانا، دور رکھنے کی کوشش کرنا لوگوں کے لیے بددینی کا سبب ہوگا اور ایسا کرنے والوں کے لیے وبال عظیم ہے۔

جس قسم کے الفاظ اس زمانہ میں علماء اور علوم دینیہ کے متعلق اکثر استعمال کیے جاتے ہیں فتاویٰ عالمگیری میں ان میں سے اکثر الفاظ کو الفاظ کفریہ شمار کیا ہے مگر لوگ اپنی ناواقفیت سے اس حکم سے غافل ہیں۔ بالفرض اگر مان بھی لیا جائے کہ علماء حقانی کا اس وقت وجود ہی نہ رہا اور یہ سب جماعتیں جن پر علماء کا اطلاق کیا جاتا ہے علماء سوء ہی ہیں تب بھی صرف علماء کو علماء سوء کہنے سے سبکدوشی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ایسی حالت میں تمام دنیا پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ علماء حقانی کی ایک جماعت پیدا کی جائے ان کو علم سکھایا جائے اس لیے کہ علماء کا وجود فرض کفایہ ہے۔ اگر ایک جماعت اس کے لیے موجود ہے تو یہ فرض سب سے ساقط ہے ورنہ تمام دنیا گناہگار ہے۔

ایک عام اشکال یہ کیا جاتا ہے کہ ان علماء کے اختلاف نے عوام کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی درجہ میں صحیح ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ علماء کا یہ اختلاف آج کا نہیں سوچا س برس کا نہیں خیر القرون بلکہ خود نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے ہے۔ جس کی تفصیل کی گنجائش نہیں علماء میں یہ اختلاف رحمت ہے اور بدیہی امر ہے جب بھی کوئی عالم کسی شرعی دلیل سے کوئی فتویٰ دے گا دوسرے کے نزدیک اگر وہ حجت صحیح نہیں تو وہ شرعاً اختلاف کرنے پر مجبور ہے۔ اگر اختلاف نہ کرے تو مداہن اور عاصی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ لوگ کام نہ کرنے کے لیے اس لچر اور پوچ عذر کو حیلہ بناتے ہیں ورنہ ہمیشہ اطباء میں اختلاف ہوتا ہے، وکلاء کی رائے میں اختلاف ہوتا ہے، مگر کوئی شخص علاج کرانا نہیں چھوڑتا۔ مقدمہ لڑانے سے نہیں رکتا ہے پھر کیا مصیبت ہے کہ دینی امور میں اختلاف علماء کو حیلہ بنایا جاتا ہے، یقیناً سچے عمل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ جس عالم کو وہ اچھا سمجھتا ہے، متبع سنت سمجھتا ہے اس کے قول پر عمل کرے اور دوسروں پر لغو جملوں اور طعن و تشنیع سے باز رہے جس شخص کے ذہن کی رسائی دلائل کے سمجھنے اور ان میں ترجیح دینے تک نہیں ہے اس کا حق نہیں ہے کہ ان میں دخل دے۔ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (ماخوذ از فضائل تبلیغ مع تفسیر بیر سر صفحہ ۲۹)

اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور غرض سے علم سیکھنے پر وعید

(۸۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَعْنِي رِيحَتَهَا۔ رواه ابوداؤد وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه، والحاكم وقال: صحيح على شرط البخاري ومسلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سیکھنا چاہیے تھا اس (کمینی) دنیا کے حصول کے لیے سیکھا قیامت کے دن جنت کی خوشبو (بھی) نہ سونگھ سکے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم)

(۸۲/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَقِفُ هَهُنَا فِي الدِّينِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، يَقُولُونَ نَأْيَ الْأُمَرَاءِ، فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَلَنَعْتَزُّ لَهُمْ بِدِينِنَا، وَلَا يَكُونُ ذَٰلِكَ كَمَا لَا يَجُتَنَى مِنَ الْفِتْنَةِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَٰلِكَ لَا يَجُتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا (قال ابن الصباہ كانہ یعنی) الخطلایا۔ رواه ابن ماجه، ورواته ثقات۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کی سمجھ

حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے (دنیا کے بڑے لوگوں کے پاس دنیا طلبی کی غرض سے جائیں گے اور جب انہیں کوئی ٹوکے گا تو) کہیں گے ہم ان امراء کے پاس جاتے ہیں (کیا حرج ہے؟) ہم ان کی دنیا سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے دین کو ان سے محفوظ رکھتے ہیں۔ (نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ہے جس طرح خاردار درخت سے سوائے کانٹے کے اور کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان کے پاس بیٹھنے سے سوائے برائی کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:..... اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو امراء کے دروازوں پر جانے سے بچنا چاہیے، کیوں کہ جب محتاج بن کر اور ان کی دنیا کی لالچ دل میں لے کر ان سے ملے گا تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہاں سے اپنے تقویٰ و دین کو صحیح سالم لے کر آئے اس لیے کہ احتیاج کی زبان کبھی آزاد نہیں رہ سکتی۔ اس کے برخلاف ایک شخص اپنے علم کے ساتھ دنیا کے معاملے میں بے نیاز ہے۔ اور اسی شان بے نیازی کے ساتھ دنیا کے امراء و سلاطین سے ملتا ہے اور حسب موقع حکمت و مصلحت کے ساتھ انہیں دین کی دعوت دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے تو ایسا شخص اس وعید کے تحت نہ آئے گا۔ البتہ اتنا خیال رہے کہ عالم کو محل شبہ سے بھی بچنا چاہیے۔

عالم کو پھیلانے اور بھلائی کے کام کی رہبری کرنے کی ترغیب

(۸۴/۱) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَحْمِلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَبَدِيَ بِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّتِ فُلَانًا فَأَنَاءَ فَحَمَلَهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ قَاعِلِهِ. أَوْ قَالَ: غَامِلِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابُودَاوُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ:..... حضرت ابو مسعود بدریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا میری سواری مر گئی مجھے سواری عنایت کر دیجیے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: فُلَانًا فَحَمَلَهُ۔ فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ (ان سے سواری طلب کر لو) وہ ان کے پاس آیا انہوں نے اس کو سواری دے دی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا راستہ دکھانے والے کو نیکی کرنے والے کے جیسا ثواب ملتا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ بذات خود سواری نہ ہونے کی وجہ سے سائل کو سواری نہ دے سکے، لیکن اس کا راستہ بتلا دیا کسی دوسرے شخص کا پیہ بتلا دیا، اس پر ارشاد فرمایا کہ نیکی کا راستہ بتلانے والے کو نیکی کرنے والے جیسا ثواب ملتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا اگر انسان خود نیکی نہ کر سکے لیکن دوسرے سے کرا لے یا کسی کو بھلے کام کا مشورہ دے دے یا اس کے کام میں تعاون کر دے محض اس مشورہ اور تعاون کرنے سے ہی عمل کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر خود بھی نیکی کرے اور اوروں کو بھی ترغیب دے تو کیا ہی کہنا۔

(۸۵/۲) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "فُتُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا" قَالَ: عَلِمُوا أَهْلِيكُمْ الْخَيْرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ مُوقُوفًا وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

ترجمہ:..... حضرت علیؓ سے اس آیت کی تفسیر "فُتُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا" (التحریم:۱) (اپنے آپ کو اور اپنے گھروالوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ) میں منقول ہے کہ اس سے مراد اپنے گھروالوں کو خیر اور بھلی باتیں سکھاؤ۔ (جو جہنم کی آگ سے خلاصی کا ذریعہ بنے)۔ (حاکم)

عالم کو چھپانے پر وعید

(۸۶/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِدَجَاجٍ مِنْ نَارٍ. رَوَاهُ ابُودَاوُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ. وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يَخْرُجَاهُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے کسی نے کوئی علم کی بات پوچھی (اور وہ اسے جانتا تھا لیکن) اس نے اسے چھپالیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی، حاکم)

(۸۷/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا يُلْجَأُ مِنْ نَارٍ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِهَا يَغْلِبُهُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا يُلْجَأُ مِنْ نَارٍ. رواه أبو يعلى، ورواته ثقات محتشم بهر في الصحيح، ورواه الطبرانی في الكبير والوسط بسند جيد بالشرط الأول فقط۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے علم کی بات پوچھی گئی اور (جاننے کے باوجود) اس نے چھپالی تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ آگ کی لگام لگی ہوگی اور جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی (اپنی رائے سے تفسیر کی) قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ آگ کی لگام لگی ہوگی۔

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ کا تکنیکی نظام ہے جو چیزیں جتنی زیادہ ضرورت کی ہیں اتنی زیادہ عام کی گئیں۔ جیسے پانی، ہوا وغیرہ۔ ایسے ہی روحانی ضروریات کے لیے اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں کہ جسم انسانی کے لیے اس پر کوئی پابندی لگائی جائے، اور دوسروں تک نہ پہنچنے دیا جائے، اس لیے مختلف طریقے سے اس کو عام کرنے کی ترغیب دی گئی اور اسے روکنے والوں کو طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئیں، قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنا مطلوب ہے، لیکن اس کے ساتھ حدیث بالا میں یہ بات بھی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمادی کہ قرآن میں اپنی رائے سے کہنے پر بھی قیامت کے دن آگ کی لگام لگادی جائے گی، قرآن پاک میں اپنی رائے قائم کرنے پر سخت وعید ہے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے تھے اگر میں اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں جو میں نہیں جانتا تو کون سا آسمان مجھے سایہ کرے گا اور کونسی زمین مجھے برداشت کرے گی۔ قرآن کریم کے ظاہری معنی تو وہ ہیں جس کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور باطنی معنی وہ ہیں جن کو ہر شخص نہیں سمجھتا جس کی طرف حضور اقدس ﷺ نے ایک حدیث میں اشارہ فرمایا کہ جو شخص قرآن پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہے اگر وہ صحیح بھی ہو تب بھی اس شخص نے خطا کی۔ ہمارے زمانے میں جو شخص عربی کے چند الفاظ کی معنی جان لے بلکہ اس سے بڑھ کر بغیر کسی لفظ کے معنی جانے اردو ترجمہ دیکھ کر اپنی رائے قائم کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اہل فن نے تفسیر کے لیے پندرہ علوم میں مہارت ضروری بتلائی ہے، لیکن ان کا ذکر اس وقت خوف تطویل کی وجہ سے مانع ہے ان میں پندرہ حواصی علم وہ علم وہی ہے جو حق سبحانہ و تقدس کا عطیہ خاص ہے، اپنے مخصوص بندوں کو عطا فرماتا ہے، جس کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے: مَنْ عَمِلَ بِمَا عِلْمُ وَرَنَّهُ اللَّهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ (جب بندہ اس چیز پر عمل کرتا ہے جس کو وہ جانتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اسے ایسی چیزوں کا علم عطا فرماتے ہیں جن کو وہ نہیں جانتا) البتہ کتمان علم کے بارے میں یہ ضروری ہے کہ علم دین میں بعض وہ نازک بحثیں بھی ہوتی ہیں جس کو بہت سے لوگ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور اس کا غلط مطلب سمجھ بیٹھتے ہیں اس لیے صاحب علم کے واسطے ضروری ہے کہ وہ آدمی صلاحیت کا ضرور لحاظ رکھ کر علم کی بات بتلائے چنانچہ اصول ہے: كَلِمَةُ النَّاسِ عَلَى قَدَرِ عَقُولِهِمْ۔ یعنی لوگوں سے ان کی عقل کے بقدر بات کرو۔

علم کے مطابق عمل نہ کرنے اور لوگوں کو نصیحت اور خود عمل نہ کرنے پر وعید

(۸۸/۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَتُوبُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ رواه مسلم و الترمذی و النسائی۔ وهو قطعة من حديث۔

ترجمہ:..... حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو (تجھ سے) ڈرتا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو (مجھ سے) بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم، ترمذی، نسائی)

(۸۹/۳) وَعَنْ أَنَسَ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتُكْدَلُ أَفْتَابُهُ فَيَدُورُ هَاكُمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرُحَاهُ، فَتَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ مَا شَأْنُكَ، أَلَمْ تَكُنْ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ أَمُرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِمْ وَأَنْهَأُكُمْ عَنِ الشَّرِّ وَآتِيهِمْ قَالَ: وَإِنِّي بِأَقْوَامٍ تُعْرَضُ شِقَاقُهُمْ بِمَقَارِيفٍ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: خُطْبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ۔ رواه البخاری و مسلم و اللفظ له، و رواه ابن ابی الدنیا و ابن حبیب و البیهقی من حدیث انس۔ و زاد ابن ابی الدنیا و البیهقی فی روایۃ لهما: وَ يَقْرَأُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَفْعَلُونَ۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص (یعنی ایک نوع آدمیوں کی چاہے اس نوع کے کتنے ہی آدمی ہوں) لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ جس سے اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ ان کے گرد اس طرح گھومے گا جیسے کہ چکی کا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے (یعنی جیسا کہ جانور گدھا تیل وغیرہ آٹا پیسنے کی چکی کے چاروں طرف گھومتا ہے) جہنم کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور اس سے دریافت کریں گے تجھے کیا ہوا تو تو ہم کو بھی اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا، بری باتوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تم کو بھلائی کا حکم کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور بری باتوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ (بھی) ارشاد فرماتے سنا کہ میں نے شب معراج میں ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے جارہے ہیں میں نے حضرت جبریلؑ سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے دو واعظ ہیں جو دوسروں کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم، ابن ابی الدنیا، ابن حبیب، البیہقی)

فائدہ:..... مشائخ نے لکھا ہے کہ اس شخص کا وعظ نافع نہیں ہوتا جو خود عامل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں ہر روز جلسے، وعظ، تقریریں ہوتی رہتی ہیں مگر ساری بے اثر مختلف انواع کی تحریرات و رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں مگر سب بے سود، خود اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

اتَّكُمُورُ النَّاسِ بِالْبَيِّنَاتِ وَتَنسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۰۱﴾ (البقرہ)

ترجمہ:..... ”کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ پڑھتے ہو کتاب کیا تم نہیں سمجھتے۔“ (ترجمہ ماثقی)

لیکن اس موقع پر ایک مغالطہ لگ جاتا ہے کہ صاحب! جب خود نیک کام کریں گے تب دوسروں کو اس کی ترغیب دیں گے اور خود برائیوں سے بچیں گے پھر دوسروں کو بچانے کی کوشش کریں گے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ دو مستقل فریضے ہیں: ①..... خود عمل کرنا اور ②..... دوسروں کو کرنے کے لیے کہنا، اگر کوئی ایک فریضہ کو چھوڑ رہا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ دوسرے فریضہ کو بھی چھوڑ دے، جیسے اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دوسرے فرائض کا بھی تارک بنے، ہر فریضہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ہاں پوچھ ہوگی، اگر دوسروں کو اس نیت سے نصیحت کرے کہ خود کو اس کی توفیق مل جائے امید ہے کہ اللہ جل شانہ ضرور توفیق عنایت فرمائیں گے۔

(۹۰/۳) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٌ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ فَيَعْرِفَ أَفْنَاءَهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فَيَعْرِفَ فَعَلَ فَيَو. وَعَنْ عَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيهِ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جَسَدِهِ فَيَعْرِفَ أَجْلَاهُ؟ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابو بزرہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (محاسبہ کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک (ان چیزوں کے متعلق) سوال نہ ہو جائیں: عمر کس مشغلہ میں ختم کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا تھا؟ مال کہاں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں خرچ کی؟ (اور ان کا معقول جواب نہ ملے)۔ (ترمذی)

فائدہ:..... یہ حدیث پاک کئی صحابہ کرامؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی گئی ہے، اس میں حضور اقدس ﷺ نے مختصر طریقہ سے قیامت

کے محاسبوں کی فہرست شمار کر دی۔ اور ان سے ہر چیز کے متعلق دوسری احادیث میں مختلف عنوانات سے ان پر تنبیہ فرمائی گئی:

سب سے اول مطالبہ اور جواب طلب چیز یہ ہے کہ اپنی عمر جس کا ہر سانس انتہائی قیمتی سرمایہ ہے کس چیز میں خرچ کی۔ جو انسان کی پیدائش کا مقصد قرآن کریم میں عبادت بتلایا گیا ہے۔ اس مقصد کے پورا کرنے میں عمر خرچ کی یا محض خواہشات نفس کے پورا کرنے میں عمر ضائع کی۔ آپ ایک شخص کو دکان پر ملازم رکھتے ہیں اس کو اسی کی تنخواہ دیتے ہیں وہ دن بھر اپنی خانگی ضروریات میں لگا رہتا ہے۔ چند منٹ کو ایک پھیرا دکان پر بھی لگا جاتا ہے کیا آپ گوارا کر لیں گے کہ اس کو پوری تنخواہ دیتے رہیں؟ اور اگر نہیں تو پھر اپنے متعلق آپ کا کیا عذر ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے محض عبادت کے لیے پیدا کیا، اور وہ مالک (خالق) ہر وقت آپ کو اپنی عطاؤں سے نوازتا ہے اور آپ اپنے فضول کاموں میں عمر گزار دیں۔ اور اپنے آپ کو تسلی دیتے رہیں کہ پانچ وقت نماز میں حاضری تو دے دیتے ہیں اور کیا ہو سکتا ہے۔ غور کیجیے کہ یہ جواب آپ اپنے نوکروں سے بھی برداشت کر لیں گے۔ حق تعالیٰ شانہ کا محض لطف و احسان ہے کہ اس نے تمام اوقات کی عبادت فرض نہیں فرمائی، بلکہ اس کا بہت تھوڑا سا حصہ فرض کیا ہے اس میں بھی اگر کوتاہی ہو تو کتنا ظلم ہے۔

دوسرا مطالبہ علم کا ہوگا کہ حق تعالیٰ شانہ نے جو علم دیا تھا اس پر کیا عمل کیا، کسی جرم کا معلوم نہ ہونا کوئی عذر نہیں، قانون سے ناواقفیت کسی عدالت میں بھی معتبر نہیں کیوں کہ اس کا معلوم کرنا فرض ہے اور یہ بات اللہ کا حکم معلوم نہیں تھا مستقل جرم اور مستقل گناہ ہے اسی لیے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مسلمان پر علم سیکھنا فرض ہے لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ علم کے بعد کسی جرم کا کرنا زیادہ سخت ہے۔

تیسرا مطالبہ مال کے متعلق ہوگا، مال جو حاصل کیا کس ذریعہ سے کیا؟ جائز تھا یا ناجائز تھا؟ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو گوشت (بدن کا ٹکڑا) حرام مال سے نشوونما پائے جہنم اس کے لیے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ آدمی ناجائز طریقہ سے جو مال حاصل کرتا ہے اگر اس میں سے صدقہ کرے تو قبول نہ ہوگا، خرچ کرے تو برکت نہ ہوگی اور جو ترکہ چھوڑے گا وہ اس کے لیے جہنم کا ذخیرہ ہوگا۔

چوتھا مطالبہ جسمانی قوت کا ہوگا کہ جوانی کی قوت کس چیز میں خرچ کی۔ کیا اللہ کی رضا اور خوشنودی کے کاموں میں؟ اس کی عبادت میں؟ مظلوموں کی حمایت میں؟ ضعیفوں اور پاجبوں کی اعانت میں؟ یا فسق و فجور میں عیاشی میں؟ بے بسوں پر ظلم کرنے میں؟ ناحق کی مدد کرنے میں؟ ناپاک دنیا کے کمانے اور دین و دنیا دونوں جگہ کام نہ آنے والے فضول مشغلوں میں؟ اس کا جواب ایسی عدالت میں دینا ہے جہاں نہ تو کوئی وکالت چل سکتی ہے نہ جھوٹ فریب اور چرب زبانی کام آسکتی ہے، جہاں کی خفیہ پولیس ہر وقت ہر آن آدمی کے ساتھ رہتی ہے۔

(۹۱/۲) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِينَ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْحَيْرَةَ وَيَتَلَوَّنِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضَيُّ، لِلنَّاسِ وَيَحْجِرُ نَفْسَهُ. الحديث رواه الطبرانی في الكبير وإسناده حسن ان شاء الله تعالى۔

ترجمہ:..... حضرت جندب بن عبد اللہ ازدیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لیے روشنی دے اور اپنے کو بھلا دے۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۹۲/۵) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَخْشَوُ عَلَى أُمَّتِي مُؤْمِنًا وَلَا مُشْرِكًا: فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُخْرِجُهُ إِيَّائَهُ، وَأَمَّا الْمُشْرِكُ فَيَقْتُلُهُ كُفْرُهُ، وَلَكِنْ أَخْشَوُ عَلَيْكُمْ هُنَا فِئًا غَالِمَةً اللَّسَابِ، يَقُولُ مَا تَعْرِفُونَ وَيَعْمَلُ مَا تُنْكِرُونَ۔ رواه الطبرانی في الصغير والوسط من رواية المحدث وهو الاعدود وقد وثقه ابن حبان وغيره۔

ترجمہ:..... حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے اپنی امت کے مؤمن اور مشرک کے بارے میں ڈر نہیں اس لیے کہ مؤمن کا ایمان گناہوں سے روک دیتا ہے اور مشرک کا کفر اس کو نیک کاموں سے باز رکھتا ہے، لیکن اس امت پر زیادہ اندیشہ منافقوں کا

ہے جو زبان کا عالم ہو (دل اور عمل کا جاہل ہو) جو زبان سے تو وہ باتیں کرے جس کو تم اچھا سمجھتے ہو اور عمل وہ کرے جس کو تم برا سمجھتے ہو۔ (طبرانی) **فائدہ:**..... مطلب یہ ہے کہ مؤمن اور مشرک کا معاملہ تو واضح ہے مؤمن کا ایمان گناہوں سے روک دیتا ہے اور مشرک کا کفر اس کو نیک کاموں سے باز رکھتا ہے۔ منافق کا اندیشہ ہے جو تقریر تو بڑی لچھے دار کرے، مگر عمل میں صفر ہو۔

اپنے لیے علم اور قرآن دانی کا دعویٰ کرنے پر وعید

(۱/۹۳) عَنْ أَبِي بَنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَامَ مُوسَى حَاطِبِيًّا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قُمُلُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْجَمْعَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَرْبَ عَشْرًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِثْثَلٍ فَلَمَّا فَهَّقَتْهُ فَهَقَتْ نَرًا - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي اجْتِمَاعِهِ بِالْحَقِيرِ إِلَى أَرْبَ قَالَ: فَأَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمَا أَرْبَ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفَ الْحَقِيرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ فَجَاءَ عُشْقُورٌ يَا مُوسَى! مَا نَقَصَ عَلَيَّ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَثْفَةً هَذَا الْعُشْقُورُ فِي هَذَا الْبَحْرِ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ -

ترجمہ:..... حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں وعظ و نصیحت کے لیے کھڑے ہوئے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا سب سے زیادہ کون علم رکھتا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ (مرا دان کی یہ ہوگی کہ میں نبی ہوں اور نبی سے زیادہ علم شریعت کسی دوسرے کو نہیں آتا، اس لیے کہ نبی کے پاس براہ راست وحی آتی ہے، لیکن یہ بات نبوت کی شان کے خلاف تھی۔ اللہ نے ان پر اس وجہ سے عتاب کیا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ جو مجمع البحرین میں رہتا ہے (جس جگہ دو دریا ملتے ہیں) وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا ان سے کیسے ملا جاسکتا ہے؟ وحی میں کہا گیا کہ توشہ دان میں مچھلی رکھ لو جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں ملیں گے۔ (راوی نے پوری تفصیل حدیث میں ذکر کی کہ آخر خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی) موسیٰ اور خضر علیہ السلام سمندر کے کنارے چل رہے تھے ان کے پاس کشتی تھی اتنے میں ایک کشتی گزری کشتی والوں نے (اجرت پر) سوار ہونے کو کہا پھر خضر علیہ السلام کو کشتی والوں نے پہچان لیا اس وجہ سے بغیر اجرت کے سوار کر لیا۔ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی اور ایک دو چوچیں سمندر کے پانی میں ماریں خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ! میرا اور تمہارا علم اللہ تعالیٰ کے علم میں سے اتنا ہے۔ جتنا دریا کے پانی میں سے وہ قطرہ جو چڑیا کے منہ کو لگ گیا ہے۔ (یہ بھی محض سمجھانے کے لیے تھا اور نہ متناہی اور غیر متناہی میں قطرہ اور دریا کی نسبت بھی نہیں۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:..... اس قصہ میں یہ بتایا گیا کہ کبھی آدمی اپنے لیے علم کا یا قرآن فیہی کا دعویٰ نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَقُلْ كُلٌّ عِلْمٌ عِنْدَ اللَّهِ** ہر جاننے والے سے اوپر ایک جاننے والا ہے ہر وقت تواضع اور عجز و انکساری کی کیفیت ہو جتنا علم حاصل ہوا سے اللہ کی عطا و نعمت سمجھے اور دل سے اس پر شکر گزار ہو۔ اور دنیا میں ایک آدمی سے زیادہ دوسرا دوسرے سے زیادہ تیسرا جاننے والا ہے۔ مگر سب جاننے والوں کے اوپر ایک جاننے والا ہے اور جسے ”عالم الغیب والشہادۃ“ کہتے ہیں۔ مذکورہ قصہ میں موسیٰ علیہ السلام کا جواب واقع میں صحیح تھا، کیوں کہ موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبروں میں سے ہے، ظاہر ہے کہ ان کے زمانہ میں اسرار شریعہ کا علم ان سے زیادہ کس کو ہو سکتا تھا، لیکن حق تعالیٰ شانہ کو ان کے الفاظ پسند نہ آئے گو مراد صحیح تھی تاہم عنوان جواب کے عموم سے ظاہر ہوتا تھا کہ روئے زمین پر من کل الوجوہ اپنے کو علم الناس خیال کرتے ہیں۔ خدا کی مرضی یہ تھی کہ جواب کو اس کے علم محیط پر محمول کرتے مثلاً یہ کہتے کہ اللہ کے مقرب و مقبول بندے بہت سے ہیں سب کی خبر اسی کو ہے اسی کو سمجھانے کے لیے اور قیامت تک انسانوں کو تعلیم دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سفر کروایا اس لیے کہ انبیاء کی تربیت اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر فرماتے ہیں۔

(۲/۹۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلَعُ الْإِنْسَانُ حَتَّى يَخْتَلِفَ

الشَّجَارُ فِي الْبَحْرِ، وَحَتَّى تَخُوضَ الْخَيْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ: مَنْ أَقْرَأُكُمْ؟
مَنْ أَفْقَهُ مَثًا؟ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ فِي أُولَئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ: أُولَئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هَذِهِ
الْأُمَّةِ وَأُولَئِكَ هُمْ وَقَوْمُ النَّارِ۔ رواه الطبرانی في الأوسط والبخاری ورواه أبو یعلیٰ و البزار و الطبرانی ایضاً من حديث

العباس بن عبد المطلب

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام (ساری دنیا میں) اتنا پھیل جائے گا کہ راستہ میں
امن ومان کی وجہ سے (تاجر لوگ) (بلا خوف وخطر) سمندر کے راستے سے آئیں گے جائیں گے اور اللہ کے راستہ میں گھوڑے داخل ہوں گے، جہاد
عام ہو جائے گا۔ پھر ایسے لوگ رونما ہوں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے کہیں گے ہم سے زیادہ کون پڑھ سکتا ہے ہم سے زیادہ قرآن کو کون جان سکتا
ہے، ہم سے زیادہ کس کو قرآن کی سمجھ ہے؟ پھر حضور اقدس ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا: کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور
اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ اسی امت کے ہوں گے (اور) یہی جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ (طبرانی، بزار، ابویعلیٰ)

لڑائی جھگڑا چھوڑنے کی ترغیب خواہ حق ہو یا ناحق ہو اور لڑائی جھگڑا کرنے اور بے جا مناظرہ و مباحثہ کرنے پر وعید

(۹۵/۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الْجِدَالَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بُنِيَ لَهُ
بَيْتٌ فِي رَبِيعِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَهُ وَهُوَ مُجْتَنِبٌ بُنِيَ لَهُ فِي وَسْطِهَا، وَمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَغْلَاهَا۔ رواه أبو داود و الترمذی،
واللفظ له، وابن ماجه و البيهقي، وقال الترمذی: حديث حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناحق ہونے کی وجہ سے جو جھگڑا چھوڑے اس کے لیے جنت
کی کیاری میں ایک محل تیار ہوتا ہے اور جو حق کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے بیچ میں محل بنایا جاتا ہے اور جو اپنے اخلاق کو
اچھا کر لے اس کے لیے جنت کے اوپر محل بنایا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں بڑی خوشخبریاں بتلائی گئی ہیں تاکہ مسلمانوں کے جھگڑے ختم ہوں اور اجتماعیت پیدا ہو، ناحق جھگڑا
باوجودیکہ جائز نہیں اس کو چھوڑنے پر بھی نبی کریم ﷺ نے فضیلت بتلائی کہ جنت کے اطراف میں اس پر محل ملتا ہے اور حق پر جھگڑا باوجودیکہ
جائز ہے، لیکن اپنا حق معاف کر دے جھگڑے کے خوف سے اس پر جنت کی بیچ میں محل ملتا ہے اگر اس فضیلت پر یقین آجائے مسلمانوں کے
سارے جھگڑے ختم ہو جائیں خواہ حق ہوں یا ناحق آج جائیداد کی وجہ سے جانیں ضائع جاتی ہیں۔ زمین کے ٹکڑوں کی قیمت ہے جانوں کی
قیمت نہیں۔ مال کی وجہ سے عہدوں کی لالچ کی وجہ سے جانیں لے لی جاتی ہیں۔ مال اور عہدوں کی قیمت ہے جان کی نہیں، لیکن جس کو آخرت
کا یقین ہوگا اور دنیا کی بے رغبتی دل میں ہوگی اور دنیا کے مکانات اور محلات کے بجائے جنت میں محلات بنانے کا شوق ہوگا جس کی ایک
اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی اور گارامشک کا ہوگا اور مٹی زعفران کی ہوگی وہ اس شوق میں اپنی جائیداد اور دکان اور مکان کو
جھگڑا ختم کرنے کے لیے چھوڑ دے گا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے اس کا بدلہ بہت عظیم الشان محلات کی صورت میں لے لے گا۔

(۹۶/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا صَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا
عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ: "مَا صَرَّبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا" (الزخرف: ۵۸)

رواه الترمذی و ابن ابی الدنيا فی کتاب الصمت وغیرہ، وقال الترمذی: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی ہدایت کے بعد گمراہ ہوئی وہ آپس میں (لا یعنی و
بے مقصد) جھگڑا کرنے کی وجہ سے گمراہ ہوئی ہے پھر یہ آیت کریمہ (دلیل کے طور پر) تلاوت فرمائی: "مَا صَرَّبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا"۔ (یہ مثال تجھ پر

ڈالتے ہیں سو جھگڑے کو)۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ گمراہی کی وجوہات میں سے ایک وجہ مہمل بحث کرنا اور دور دراز کا جھگڑے نکالتے رہنا ہے جیسا کہ مشرکین اور تمام فرق باطلہ بھی اسی وجہ سے گمراہ ہوئے کہ ان کی طبیعت ہی جھگڑا واقع ہوتی ہے، سیدھی اور صاف بات کبھی ان کے دماغوں میں نہیں اترتی۔

(۹۷/۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاءَ أَلْبَعَصِ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصْمُ۔ رواه البخاری ومسلم و الترمذی والنسائی۔

الالء: (بتشديد الدال المهملة) هو الشديد الخصومة۔ الخصم (بکسر الصاد المهملة) هو الذي يحكم من خصمه۔ ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض اور ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑا لو ہو۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

(۹۸/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْجَرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ۔

رواہ ابو داؤد وابن حبان فی صحیحہ، ورواہ الطبرانی وغیرہ من حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنا (اپنی رائے سمجھ کر اس پر بحث کرنا) کفر ہے۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کو سمجھنے میں صحابہ کرامؓ کے واسطہ کے بغیر اپنی رائے قائم کرنا اور اسی پر ڈٹے رہنا اور لوگوں سے اس پر جھگڑا کرنا آدمی کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ جیسا کہ حضور اقدس ﷺ کے اس ارشاد میں ملتا ہے، کہ جو شخص قرآن پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہے اگر وہ صحیح بھی ہو تب بھی اس شخص نے خطا کی، اس کی کچھ وضاحت آنے والی روایت میں آرہی ہے۔

(۹۹/۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ قَبِيلٍ لَكَ رُشْدُهُ فَأَتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ قَبِيلٍ لَكَ غِيٌّ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ أُخْتَلِفَ فِيهِ فَرُدَّهُ إِلَى عَالِمٍ۔ رواه الطبرانی في الكبير بإسناد لا بأس به۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین قسم کے امور ہیں: ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہے اس کی پیروی کرو۔ دوسرا وہ جس کا غلط ہونا اور باطل ہونا واضح ہے اس سے بچو۔ تیسرا وہ جس کا نہ حق ہونا اور نہ باطل ہونا پوری طور پر واضح ہو اس کو عالم کی طرف لوٹاؤ (اس سے پوچھ کر عمل کرو)۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جس امر میں شبہ ہو یا اختلاف ہو کہ یہ حق ہے یا باطل بجائے اس میں عقل کے گھوڑے دوڑانے اور فضول بحث و مباحثہ کرنے اور جھگڑا کرنے کے عالم سے پوچھ لو وہ کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح بات بتلا دے گا۔

واللہ اعلم بالصواب۔

کتاب الطہارۃ / طہارت کا بیان

قضائے حاجت (استنجاء) کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے سے بچنے کی ترغیب
اور لوگوں کے راستہ میں ان کی سایہ دار جگہ میں قضائے حاجت کرنے پر وعید

(۱۰۰/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا لِلْعَيْنَيْنِ قَالُوا: وَمَا الْعَيْنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَسْخَلُ فِي طُرُقِ النَّاسِ، أَتَوَفَى ظِلَّهُمْ - رواه مسلم وابوداؤد وغيرهما
 ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعنت و ملامت کا سبب بننے والے دو کاموں سے بچو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: وہ دو کام کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ آدمی لوگوں کے راستہ میں یا ان کی سایہ دار جگہ میں قضاء حاجت کرے۔ (مسلم، ابوداؤد، وغیرہما)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جن جگہوں پر پاخانہ کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہو اور وہ لعنت و ملامت کریں ایسی جگہوں سے بچ کر بیٹھنا چاہیے، علماء نے لکھا ہے کہ لوگوں کے راستہ میں قضائے حاجت کرنے سے ممانعت سے مراد وہ راستہ ہے جس پر اکثر لوگ چلتے ہوں اور وہاں سے گزرتے ہوں وہ راستہ مراد نہیں، جس پر لوگ بہت کم کبھی کبھی گزرتے ہوں اور سایہ دار جگہ میں بھی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے لوگوں کو اس سے اذیت اور تکلیف ہوگی اور پھر لوگ لعن طعن کریں گے۔

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں سایہ سے مراد عام سایہ نہیں ہے بلکہ وہ سایہ ہے جس میں لوگ آرام کرتے ہوں یا اس کے نیچے آکر بیٹھتے ہوں اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درخت کے نیچے قضاء حاجت فرمائی ہے اور لامحالہ وہاں سایہ ہوگا۔

(۱۰۱/۲) وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اتَّقُوا السَّلَاحَيْنِ الثَّلَاثَ، قِيلَ: مَا السَّلَاحَيْنِ الثَّلَاثُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ يَقْعُدَ أَحَدُكُمْ فِي ظِلٍّ يَسْطُلُ بِهِ، أَوْ فِي ظِلِّ بَقِيٍّ، أَوْ تَقَعُ مَاءٌ - رواه احمد -
 ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک تو قضائے حاجت کے لیے تم میں سے کوئی ایسے سایہ میں بیٹھے جو لوگوں کی سایہ دار جگہ (آرام کرنے یا بیٹھنے کی) ہو، دوسرا لوگوں کے عام راستہ میں بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا، تیسرا ایسی جگہ میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا جہاں صاف ستھرا پانی (پینے یا نہانے کے واسطے) جمع ہو۔

فائدہ:..... یعنی ان تین کاموں کی وجہ سے گزرنے والے لوگ لعنت کرتے ہیں! لوگوں کی منفعت اس نے فاسد کی یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہے۔ ایک روایت میں موارد کا لفظ بھی آیا ہے، جس سے مراد یا تو وہ جگہیں ہیں جہاں لوگ آپس میں باتیں کرنے کے لیے جمع کرتے ہوں یا اس سے مراد گھاٹ اور پگھٹ اور وہ تمام جگہیں ہیں جہاں لوگ پانی لینے یا نہانے دھونے آتے ہوں۔ غسل خانوں اور پیشاب خانوں میں بعض نادان لوگوں کا پاخانہ کرنا بھی اسی حکم میں داخل ہے۔

(۱۰۲/۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتُمْ وَالشَّعْرِيَّ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ، وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ عَلَيْهِمَا، فَإِنَّهَا السَّلَاحَيْنِ - رواه ابن ماجه، ورواه ثقات -
 ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے وقت بڑے راستوں پر (جس میں سارے راستے جمع ہوں) اترنے اور آرام کرنے سے اور نماز پڑھنے سے اور اس میں قضائے حاجت کرنے سے بچو۔ (آبادی سے دور ہونے کی وجہ سے) وہاں

ساپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہے اور اس لیے کہ یہ سب کام لوگوں کے لعن طعن کا سبب ہیں۔ (ابن ماجہ)
فائدہ:..... نبی کریم ﷺ کو اللہ جل جلالہ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا، اسی رحمت و شفقت کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو مذکورہ ہدایات دی ہیں تاکہ کسی انسان کو کسی کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

(۱۰۳/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ يَشْتَدِ بِرُهَا فِي الْخَائِطِ كَتَبَ لَهُ حَسَنَةٌ وَمُحِبٌّ عَنْهُ سِدْقَةٌ۔ رواه الطبرانی ورواه رواة الصحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قضاے حاجت اس طور پر کی کہ نہ قبلہ کی طرف منہ کیا نہ پیٹھ کی اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ اس کا معاف کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

پانی اور غسل خسانہ اور سوراخ میں پیشاب کرنے پر وعید

(۱۰۳/۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كُنِيَ أُرْتُ يُبَالُ فِي النَّاءِ الرَّأكِيْدِ۔ رواه مسلم وابن ماجه والنسائي
ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم، ابن ماجہ، نسائی)

(۱۰۵/۲) وَعَنْهُ قَالَ: كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْتُ يُبَالُ فِي النَّاءِ الْجَارِي، رواه الطبرانی في الأوسط بإسناد جيد۔
ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (طبرانی)

فائدہ:..... اگر ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب پاخانہ کیا گیا تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اس لیے بہ نسبت جاری پانی کے ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ پیشاب کرنے میں زیادہ قباحت ہے اور پانی خواہ جاری ہو یا ٹھہرا ہوا ہو کوئی بھی نفاست پسند طبیعت یہ بات گوارا نہ کرے گا۔

(۱۰۶/۲) وَعَنْ بَكْرِ بْنِ هَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُثَقِّمُ بَوْلٌ فِي طَلَسٍ فِي الْبَيْتِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ مُثَقِّمٌ وَلَا تَبُولُ فِي مَخَضَلِكٍ۔

رواه الطبرانی في الأوسط بإسناد حسن، والمحاكم وقال صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... عبد اللہ بن یزید نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: گھر میں کسی برتن کے اندر پیشاب کو جمع کرنے نہ رکھا جائے، رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس گھر میں پیشاب جمع ہو (اور ارشاد فرمایا) اپنے نہانے کی جگہ بھی پیشاب نہ کرو (طبرانی، حاکم)

(۱۰۷/۲) وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْتُ يُبَالُ فِي الْجُحْرِ قَالُوا لَقَتَادَةَ: مَا يُكْتَرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ: يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْمَلَائِكَةِ۔ رواه احمد و ابو داود والنسائي۔

ترجمہ:..... عبد اللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی بل و سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا لوگوں نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا: سوراخ میں پیشاب کرنے سے کراہت کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا کہ کہا جاتا ہے یہ سوراخ جنات کے رہنے کی جگہ ہیں۔

فائدہ:..... سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت کی ایک وجہ تو وہ ہے جو حضرت قتادہؓ نے بیان فرمائی کہ یہ جنات کے رہنے کی جگہ ہیں اور اس کی ایک وجہ یہ بھی علماء نے لکھی ہے کہ ان جانوروں کے سوراخوں میں یا زمین میں پڑ جانے والی دراڑوں میں کوئی کیڑا مکوڑا ہو اور نکل کر ڈس لے اور نہ بھی ڈسے تب بھی اس جانور کو تکلیف تو بہر حال ہوگی اور ہمارے لیے زیبا نہیں کہ ہماری وجہ سے اللہ کی کسی بھی ذی روح مخلوق کو تکلیف پہنچے۔

(۱۰۸/۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ أُرْتُ يُبُولُ الرَّجُلُ فِي مُسَخَّوَةٍ۔

وَقَالَ: إِنَّ عَائِمَةَ النَّوَسَوَائِيْنَ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ۔
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا کہ اکثر اسی سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے کہ غسل خانہ کچا ہو اور اس میں پانی بہہ جانے کا راستہ نہ ہو اس لیے کہ جب وہاں پیشاب بھرا رہے گا اور وہیں پھر غسل بھی کیا جائے گا تو بدن پر ناپاک چھینٹیں بھی پڑیں گی اور اس سے وہم پیدا ہوگا اور اگر غسل خانہ پختہ بنا ہوا ہو اور اس میں پانی فوراً بہہ جاتا ہو تو اس میں پیشاب کرنا مکروہ نہیں تاہم مناسب پھر بھی نہیں، البتہ مسجد کے غسل خانوں میں اس کو مستقل عادت بنالینا بہر حال مکروہ رہے گا، اس لیے کہ عرصہ تک مسلسل پیشاب کرنے کی وجہ سے غسل خانہ میں ایک بد بو پیدا ہو جاتی ہے جو غسل کرنے والوں کے لیے اذیت کا سبب ہوتی ہے۔

قضاے حاجت کے وقت بات چیت کرنے پر وعید

(۱۰۶/۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ عَلَى غَائِطِهِمَا يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى غَوْرَةِ صَاحِبِهِ. قَالَ: اللَّهُ يَنْقُثُ عَلَى ذَلِكَ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَابْنُ خَرِيزَةَ فِي صَحِيحِهِ۔
ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمی قضاے حاجت کرتے ہوئے آپس میں باتیں نہ کریں کہ دونوں ایک دوسرے کے ستر کو دیکھ رہے ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خریزہ)
فائدہ: یہ بڑی بدتہذیبی کی بات ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے سامنے بے پردہ ہو کر رفع حاجت کرے اور مزید بے غیرتی یہ کہ آپس میں بات چیت بھی کرتے جا رہے ہوں یہ دونوں باتیں الگ الگ بھی معیوب ہیں، لیکن اگر دونوں جمع ہو جائیں تو گناہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ یہ چیز عام طور پر دیہات کے نا سمجھ مردوں و عورتوں میں زیادہ تر پائی جاتی ہے اس لیے ان کو اس سے باخبر کرنے کی ضرورت ہے۔

پیشاب کے پھڑے وغیرہ پر لگنے اور اچھی طرح پائی حاصل نہ کرنے پر وعید

(۱۱۰/۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ غَيْبٍ بَلَى إِنَّهُ غَيْبٌ۔ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْنِي بِالنَّوَسَمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهَذَا أَحَدُ الظَّاهِلَةِ، وَمُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔
ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبروں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسے گناہ پر نہیں ہو رہا جس سے بچنا بہت مشکل ہو، لیکن یہ گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ ان دونوں میں سے ایک کا گناہ تو یہ ہے کہ چغلی کھاتا پھرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔

فائدہ: دو مردوں کو قبر میں عذاب کی وجہ نبی کریم ﷺ نے حدیث بالا میں ایک تو چغل خوری ارشاد فرمائی اور چغل خوری کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخصوں میں دشمنی ہو یا آپس میں فساد یا دشمنی ڈلوانے کے لیے ایک کی بات دوسرے کو پہنچا دے جس سے دوسرا بھڑک اٹھے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں نیمہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک کی بات دوسرے تک اذیت اور تکلیف پہنچانے کے ارادہ سے پہنچائی جائے۔ یہ بدترین برائیوں میں سے ہے۔ اور دوسرے مردے کو عذاب قبر کی وجہ پیشاب سے بے احتیاطی ارشاد فرمائی۔ پیشاب سے بے احتیاطی کی ایک صورت یہ ہے کہ ایسی جگہ پیشاب کرنا کہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر بدن کو لگیں اور ایک صورت یہ بھی ہے پیشاب کا قطرہ اندر رہ گیا اور جب استنجاء سے فارغ ہو کر

کھڑا ہوا وہ قطرہ ٹپک پڑا۔ اب پیشاب سے بے احتیاطی نماز کے خراب اور باطل ہونے کا سبب بنی، بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، لہذا پیشاب کے بعد ڈھیلا استعمال کرنے کی حاجت نہیں یہ بات گمراہی کی ہے جس کا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنے کا اس کو تو پانی کافی ہوگا اور جس کو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہو اور اکثر لوگوں کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے، وہ ڈھیلا نہ لے تو ضرور پانچ جامہ و شلو اور گندی ہوگی، اگر حضور اکرم ﷺ سے ثابت نہیں تو اس کی وجہ یہ علماء نے لکھی ہے کہ مزاج مبارک قوی تھا آپ کو اس کی حاجت نہ تھی۔ شارع کی غرض دریافت کرنی چاہیے کہ ہمیں طہارت کی تاکید کی ہے جس طریقہ سے بھی طہارت ممکن ہو حاصل کرنی چاہیے ایسا حیلہ کر کے گندے کپڑوں سے نماز پڑھنا محض خطا ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے ڈھیلے کی ترغیب منقول ہے اور تیسرے یہ کہ حضرت عمرؓ سے بھی پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا ثابت ہے اور صحابی کا فعل بھی حجت ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ازالۃ الخفاء میں اس پر اہل سنت کا اجماع لکھا ہے۔ طہارت خود بھی پسندیدہ اور مطلوب صفت ہے۔ چہ جائیکہ نماز جیسی اہم عبادت کے لیے بھی لازمی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکبازوں کے متعلق فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿۱۷۱﴾ (البقرہ)

ترجمہ:..... ”یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے تو بہ کرنے والوں سے اور پاک و صاف رہنے والوں سے۔“

قبائیں رہنے والے صحابہ کرام کی تعریف کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے:

فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ﴿۱۷۲﴾ (البقرہ)

ترجمہ:..... ”اس میں ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاکیزگی پسند ہیں اور اللہ ایسے بندوں سے محبت رکھتا ہے جو خوب پاک و صاف رہتے ہیں۔“

(۱۷۲/۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ النَّبُولِ۔

رواہ احمد و ابن ماجہ و اللفظ لم۔ و الحاکم و قال: صحیح علی شرط الشیخین ولا اعلم له علۃ۔ قال المحافظ: وهو كما قال۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکثر قبر کا عذاب پیشاب (میں بے احتیاطی کی وجہ سے ہوتا

ہے۔ (احمد، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۷۲/۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ

فَوَضَعَهَا، ثُمَّ جَلَسَ قَبَالَ إِلَيْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنْظَرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ النَّرَاةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: وَيَحْيَا مَا عَلِمْتُ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَالَّذِي إِذَا أَصَابَهُمُ الْبُولُ قَرَّصُوهُ بِالنَّقَارِ يَبِضُ فَنَهَاهُمْ فَعَلَّيْتُ فِي

قُبُورِهِ۔ رواه ابن ماجه و ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت عبدالرحمن بن حسنہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں

ڈھال تھی۔ اس کو (اپنے سامنے) رکھا پھر پیشاب فرمایا، بعض (مشرکین) نے کہا ان کی طرف دیکھو ایسا پیشاب کرتے ہیں جیسا کہ عورت

پیشاب کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے یہ بات سن لی اور ارشاد فرمایا: اللہ تجھ پر رحم کرے کیا تو نہیں جانتا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی بنی

اسرائیل کو یہ حکم تھا کہ جب پیشاب کسی جگہ لگ جائے اس کو قینچی سے کاٹ دیا جائے، ان کے ایک شخص نے اس بات سے روکا اس لیے اس شخص

کو قبر میں عذاب ہوا۔ (ابن ماجہ، ابن حبان)

(۱۷۲/۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا الْبُولَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَا يُجَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ فِي

الْقَبْرِ۔ رواه الطبرانی في الكبير أيضا بإسناد لا بأس به۔

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو اس لیے کہ سب سے پہلے بندہ قبر میں اسی کے حساب میں گرفتار ہوگا۔ (طبرانی)

مردوں کے حمام میں بغیر تہبند کے جانے پر اور عورتوں کے تہبند کے ساتھ (سوائے معذور عورت کے) بھی جانے پر وعید

(۱/۱۱۳) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ إِلَّا يَمْتَرِبُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَتْلِكَتَهُ الْحَمَّامَةَ - رواه النسائي والترمذي وحسنه الحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم -

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو تم میں سے اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام نہ بھیجے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم)

فائدہ:..... حدیث شریف میں جو لفظ ”حمام، آیا ہے اس سے یہ غسل خانے مراد نہیں ہیں جو عام طور پر گھروں میں بنائے جاتے ہیں بلکہ ایک خاص قسم کے غسل خانے مراد ہیں جن میں گرمی سردی کے غسل کا انتظام ہوتا ہے اور نہلانے والے مرد مقرر ہوتے ہیں، جہاں پردہ کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا، چنانچہ آنے والی متعدد روایات میں ان غسل خانوں کی یہ چند خصوصیات ذکر کی گئی ہیں:

۱..... ان غسل خانوں کا رواج عرب میں بالکل نہ تھا۔ اسلامی فتوحات کے بعد ہی مسلمان ان سے عموماً واقف ہوئے۔

۲..... اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے سامنے شروع شروع میں ان کی پوری کیفیت نہ تھی، چنانچہ ایک بار تو بالکل منع فرما دیا تھا، پھر جب صحابہ کرامؓ نے اس کے فائدے ذکر کیے تو تہبند کے ساتھ (ستر عورت کے ساتھ) جانے کی اجازت دے دی۔

۳..... بیماروں کے لیے ان غسل خانوں میں نہانا مفید ہوتا ہے۔

۴..... ان غسل خانوں میں شور و شغب بہت ہوتا تھا اور بے پردگی عام تھی۔

حضرت ابن عمرؓ جب حمام میں جاتے تھے اور نہلانے والا آپ کے بدن پر کوئی چیز ملتا تھا تو جب وہ کولہوں تک پہنچتا تو آپ اس سے کہہ دیتے تھے: ”اخرج“ تم باہر چلے جاؤ۔

حضرت ابن عمرؓ کے اس طرز عمل کی خصوصیت بتلاتی ہے کہ عام لوگ اتنی احتیاط نہ کرتے تھے۔ اگر پردہ کا اہتمام کیا جائے تو اس قسم کے غسل خانوں میں نہانے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس قید کے ساتھ اجازت دی ہے اور جو غسل خانے عام طور پر گھروں میں بنائے جاتے ہیں، جن میں ایک آدمی تنہا غسل کرتا ہے اور پردہ کا مکمل انتظام ہوتا ہے۔ ان میں غسل کی عام اجازت ہے، خواہ مرد نہائیں یا عورتیں اور ان میں تہبند باندھنا بھی ضروری نہیں۔ بعض لوگ ان حماموں میں اور ہمارے گھروں کے غسل خانوں میں کچھ فرق نہیں سمجھتے بالخصوص ان علاقوں میں جہاں عام گھریلو غسل خانوں کو بھی ”حمام“ ہی کہتے ہیں۔

(۲/۱۱۵) وَعَنْ أَبِي أَلْيَاسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَكْرَمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا يَمْتَرِبُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَةَ -

قال: فتمت بذكر الی عمر بن عبد العزیز فی خلافتہ، فكتب الی ابی بکر بن محمد بن عمر و بن حزم ابی سل محمد بن ثابت عن حدیثہ فانه رضى ٢٠ سالہ، ثم كتب الی عمر: فتمت النساء عن الحمام۔ رواه ابن حبان فی صحیحہ واللفظ له والحاكم وقال: صحیح الإسناد ورواه الطبرانی فی المعجم والاوسط من رواية عبد الله بن صالح كاتب الليث، وليس عنده ذكر عمر بن عبد العزیز۔

ترجمہ:..... ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو وہ یا تو خیر کی بات کہے اور یا خاموش رہے، اور جو تمہاری عورتوں میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں نہ جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ان کی خلافت کے زمانے میں یہ حدیث بتلائی انہوں نے ابو بکر بن محمد کو لکھا کہ اس حدیث کے متعلق محمد بن ثابت سے پوچھو انہوں نے پوچھ کر عمر بن عبدالعزیز کو یہ لکھا تو انہوں نے عورتوں کو حمام میں جانے سے روک دیا۔ (ابن حبان، حاکم) **فائدہ:**..... حمام سے مراد وہی ہے جس کی تفصیل پہلی حدیث کے فائدہ میں لکھی گئی ہے۔

(۱۱۶/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخَذُوا ابْنَتَا يُقَالَ لَكُمُ الْحَمَامُ۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يُنْقَى الْوَسَخُ؟ قَالَ: قَانَسْتُهُمَا وَآ۔ رَوَاهُ الْبُزَارُ، وَقَالَ: رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ مَالِوسٍ مَرْسَلًا۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس گھر سے بچو جس کو ”حمام“ کہا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس میں نہانے کی وجہ سے) میل کچیل دور ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر ستر عورت کر لیا کرو۔ (بزار) **فائدہ:**..... حاکم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ایسے گھر سے بچو جس کو ”حمام“ کہا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس میں غسل تو میل کو دور کرتا ہے اور بیمار کے لیے فائدہ مند ہے، ارشاد فرمایا: پھر جو جانا چاہے ستر عورت کا خیال رکھ کر جائے۔ اور ایک اور روایت میں ہے بدترین گھر حمام ہیں، جس میں شور و شغب ہوتا ہے اور شرمگاہ ظاہر ہوتی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۱۱۷/۲) وَعَنْ أَبِي الصَّلَاحِ الْهَذَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ جُمُصَ، أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: أَلَيْسَ الَّذِي تَدْخَلْنَ نِسَائِكُنَّ الْحَمَامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَغْتَسِلُ مِائَتًا فِي غَيْرِ نَيْتٍ رُوحَهَا إِلَّا هَتَكَتِ الشَّيْءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا۔

ترجمہ:..... حضرت ابوالصلح ہذلیؓ کہتے ہیں کہ کچھ حصص کی یا شام کی عورتیں حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے فرمایا: تم ہی وہ ہو جو عورتوں کو حمام میں بھیجتی ہو، میں نے تو نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو کوئی عورت اپنے کپڑے شوہر کے علاوہ کسی کے گھر میں اتارتی ہے وہ (گو یا) اپنے اور اللہ کے درمیان پردہ کو ہٹا لیتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم)

غسل جنابت میں بغیر عذر کے تاخیر کرنے پر وعید

(۱۱۸/۱) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَثُرَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُثَّةٌ۔ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں (جاندار کی) تصویر ہو یا کتا ہو یا جنبی آدمی ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

فائدہ:..... حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہاں فرشتوں سے مراد رحمت و برکت والے فرشتے ہیں وہ فرشتے مراد نہیں جو حفظ ہیں وہ تو کسی حال میں بھی انسان سے جدا نہیں ہوتے اور جنبی سے مراد وہ شخص ہے جو وضو کرنے پر قدرت ہونے کے باوجود وضو نہ کرے اور غسل میں تاخیر کرے یعنی بغیر عذر کے، بعض علماء نے کہا اس سے وہ شخص ہے جو سستی و کالی کی وجہ سے غسل نہ کرے اور کسی نماز کا وقت گزرنے تک بھی

غسل نہ کرے اور سستی کر کے وقت مالتا رہے۔

وضو کو اچھی طرح کرنے کی ترغیب

(۱۱۹/۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُؤَالِ جَبْرِائِيلَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تُشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتُحَجَّجَ، وَتُغْتَسِرَ، وَتُغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَنْ تُتِمَّ الْوُضُوءُ، وَتُصَوِّمَ رَمَضَانَ، قَالَ: فَأَيُّ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه هكذا، وهو في الصحيحين وغيرهما بنحوه، بغير هذا الشياق۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جبرائیلؑ نے اسلام کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو اور جنابت کا غسل کرو اور وضو مکمل کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے پوچھا: جب یہ سارے اعمال میں نے کر لیے کیا پھر مسلمان ہو؟ ارشاد فرمایا: ہاں! جبرائیلؑ نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ (ابن خزيمة)

(۱۲۰/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ أَهْبَى يَدُ غُوثٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَهِيَ اسْتِطَاءٌ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ عُزَّتُهُ فَلْيُفْعَلْ۔ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے میں نے یہ ارشاد سنا کہ میری امت قیامت کے دن بلائی جائے گی تو وضو کے اثر سے ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے نورانی اور روشن ہوں گے جو شخص اپنی روشنی بڑھانا چاہتا ہے تو بڑھا سکتا ہے۔ (یعنی اپنے پاؤں کو گھنٹوں تک اور ہاتھوں کو کندھوں تک دھو ڈالے)۔ (بخاری، مسلم)

(۱۲۱/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمُقْبِرَةَ فَقَالَ: أَلَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، فَإِنَّا إِنَّا شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ عَنْ قَرِيبٍ لَا حِقُوتَ، وَوَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا۔ قَالُوا: أَوْلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَتَشْرَأُ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ۔ قَالُوا: كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَتَرَأَيْتَ لَمْ أَرَأَ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ خَيْلٍ دُهِيرٍ بُهِيرٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَلْيَأْتُوا بِأَثَرٍ مِنْ غُرِّ الْمُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَتَرُطُّهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔ رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ قبرستان تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اے اس قبرستان میں آنے والے ایمان والو! تم پر اللہ کی طرف سے سلام ہو، اور ان شاء اللہ عن قریب ہم تم سے ملنے والے ہیں، میں چاہتا تھا کہ کاش اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو، اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو اب تک نہیں آئے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک دنیا میں نہیں آئے۔ ارشاد فرمایا: تم مجھے بتاؤ کہ اگر ایک آدمی کے سفید پیشانی والے ہاتھ پاؤں والے گھوڑے ایسے گھوڑوں میں ملے ہوئے ہوں جو سیاہ رنگ کے گھوڑے ہیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان نہیں لے گا، صحابہؓ نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ وضو کی وجہ سے (قیامت کے دن) اس حال میں آئیں گے کہ ان کی پیشانیاں چمکتی ہوں گی اور ان کے ہاتھ پیر روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا۔ (مسلم وغیرہ)

(۱۲۲/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ حَرًّا مِنْ وَجْهِهِ كُلِّ خَلْقٍ لَيْسَ إِلَيْهَا بِعَيْنِيهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ حَرًّا مِنْ يَدَيْهِ

كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ يَنْطَلِقُهَا يَدَاؤُهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ غَسَّهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتَّى يُخْرِجَ نَيْفًا مِنَ الذُّنُوبِ۔ رواه مالك ومسلم والترمذی، وليس عند مالك والترمذی غسل الرجلین۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ وضو کرنا شروع کرتا ہے تو جب وہ اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس کی آنکھوں سے سرزد ہوئے ہوں، پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئے تھے۔ اس کے بعد جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس سے اس کے وہ تمام گناہ جہز جاتے ہیں جن کے لیے اس کے قدم استعمال ہوئے تھے یہاں تک کہ جب وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے تو گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔ (مالک، مسلم، ترمذی)

(۱۳۲/۵) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّضًا أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَحَّكَ فَقَالَ لَا صُحَابِي: أَلَا تَسْأَلُونِي مَا أَصْحَكُنِي؟ فَقَالُوا: مَا أَصْحَكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَحَّكَ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مَا أَصْحَكْتَ؟ فَقَالُوا: مَا أَصْحَكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنْ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِمَوْضِعٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ حَقَّ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ أَصَابَهَا بِوَجْهِهِ، فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ، وَإِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ۔ رواه أحمد بإسناد جيد، وأبو يعلى، ورواه البزار۔ بإسناد صحيح، وزاد فيه: فَإِذَا هَمَّ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ۔

ترجمہ: حضرت عثمانؓ نے (ایک مرتبہ) پانی منگوا کر وضو فرمایا پھر بنے اور اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کس چیز نے آپ کو ہنسیا، ساتھیوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! بتلا دیجیے آپ کیوں بنے؟ فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ میں نے جیسا وضو کیا ایسا ہی آپ نے وضو فرمایا پھر آپ ﷺ بنے اور ارشاد فرمایا: مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے ہو آپ کو کس نے ہنسیا؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ کیوں بنے؟ ارشاد فرمایا: جب بندہ پانی منگوا کر وضو شروع کرتا ہے جب چہرہ کو دھوتا ہے تو چہرے کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ جہاز دیتا ہے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہاتھوں کے گناہ صاف کر دیتا ہے، جب پیروں کو دھوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے بزار کی روایت میں سر کے مسح کا بھی ذکر ہے کہ اس پر بھی سر کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۱۳۲/۶) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَنْدُلُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْإِيمَانَ، وَتُسَبِّحُ اللَّهَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ دُنُوبَ، أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَتَعَدُّوْنَ قَبَائِلَهُمْ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا۔ رواه مسلم والترمذی وابن ماجہ الا انه قال: اساء الوضوء، شطر الإيمانيات، ورواه النسائي دون قوله: كل الناس يتعدون قبائلهم نفسه فمعتقها او موبقها۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا اعمال کے تراؤ کو بھر دیتا ہے اور تسبیحات اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہیں یا فرمایا: بھر دیتا ہے ہر ایک کلمہ زمین و آسمان کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدق دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن دلیل ہے تیرے لیے یا تیرے اوپر ہر ایک شخص صبح کرتا ہے اپنی جان بچ کر یا تو آزاد کرتا ہے یا ہلاک کرتا ہے۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ: حدیث مذکور میں ”پاک“ رہنا آدھا ایمان فرمایا ہے اس لیے کہ ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہیں اور وضو سے چھوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہیں، اس اعتبار سے طہارت آدھا ایمان ہوئی۔ ”تسبیحات اللہ والحمد للہ زمین و آسمان کو بھر دیتے ہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کے ثواب کا جسم فرض کیا جائے تو اتنا ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کے خلا کو بھر دے، ”اور نماز روشنی ہے“ یعنی قبر اور قیامت کے اندھیرے میں روشنی کا کام دیتی ہے یا اس کا یہ مطلب ہے کہ گناہوں سے باز رکھتی ہے اور ثواب کے کاموں کا راستہ دکھاتی ہے

جو روشنی کے مانند ہیں، یا مراد یہ ہے کہ نماز دل اور چہرہ کو روشن کرتی ہے، ”صدقہ کرنا دلیل ہے“ اس جملہ کا مطلب یا تو یہ ہے کہ دعویٰ ایمان کی سچائی کی صدقہ دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی دلیل ہے یا معنی یہ ہیں کہ جب بندہ سے قیامت میں مال کے خرچ کے متعلق سوال کیا جائے گا تو صدقات اس کے جواب میں دلیل ہوں گے۔ ”صبر روشنی ہے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے باز رہنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے اس کے جواب میں تیار رہنا اور مصیبتوں میں جزع فرع نہ کرنا کامل روشنی کا سبب ہے، صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہے اور قرآن تیرے لیے یا تیرے اوپر دلیل ہے، کا مطلب یہ ہے کہ اگر قرآن پر عمل کیا تو تیرے واسطے نفع کرے گا اور اگر عمل نہ کیا تو ضرر کا باعث ہوگا۔ اور جھگڑا کرے گا اور حدیث بالا کا آخری جملہ ”ہر شخص صبح کو اپنی جان کو بیچتا ہے یا تو اس کو آزاد کرتا ہے یا ہلاک کرتا ہے۔“ کا مطلب یہ ہے کہ جب صبح ہوتی ہے آدمی ایک کام کی طرف توجہ کرتا ہے اگر اس کام میں دنیا کے ساتھ آخرت کو ترجیح دی تو اپنے نفس کو اور اپنی جان کو عذاب آخرت سے آزاد کیا اور آخرت کے عذاب سے چھڑایا اور اگر خواہ مخواہ آخرت کے بجائے دنیا کو ترجیح دی اور آخرت والے کام (دینی کام) سے بھی دنیا ہی کو بنایا تو اپنے آپ کو ہلاک کیا اور اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کیا۔ (ماخوذ از مظاہر حق صفحہ ۱۱۲)

(۱۲۵/۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُتَبَّعُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُومُ فِي صَلَاتِهِ فَيَعْلَمُ مَا يَقُولُ إِلَّا انْقُطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ ذُنُوبُهُ وَلَكَدَتْهُ أَقْلَمُ الْحَدِيثِ - رواه مسلم و ابو داود و النسائي و ابن ماجه. و ابن خزيمة و الحاكم و اللفظ له. و قال: صحيح الإسناد.

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی اچھی طرح وضوء کرے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو اور جو نماز میں پڑھ رہا ہے اس کو سمجھ کر پڑھے (توجہ کے ساتھ پڑھے) تو وہ اس دن کی طرح لوٹے گا کہ جس دن اس کی ماں نے اسے جنا ہوا۔ (مسلم، ابوداؤد و نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم)

(۱۲۶/۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا لَأُكْفَرَنَّ عَلَى مَا يُتَّبَعُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَزْفَرُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: إِنِّبَاءُ الْوُضُوءِ عَلَى التَّكَاوُرِ، وَكَثْرَةِ الْخَطَا إِلَى التَّسَاجِدِ، وَإِنِّبَاءُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ التَّجَاهُطُ، فَذَلِكُمُ التَّجَاهُطُ، فَذَلِكُمُ التَّجَاهُطُ - رواه مالك و مسلم و الترمذی و النسائي و ابن ماجه بمعناه. رواه ابن ماجه ايضاً.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کی وجہ سے اللہ پاک گناہوں کو مٹا دے اور درجات کو بلند فرمائے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیے، آپ نے فرمایا: تکلیف کے وقتوں میں مبالغہ سے وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدموں کا اٹھنا، اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی حقیقی رباط ہے۔

فائدہ:..... جو نیکی طبیعت کے خلاف محض حکم الہی ہونے کے خاطر کی جائے اس پر اجر و ثواب بنسبت اس نیکی کے زیادہ ہے جو دل کو بھی پسند اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہو، مثلاً سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا طبیعت کو سخت گراں ہے، لیکن اس کے باوجود محض حکم الہی کی تعمیل کے جذبہ سے وضو کرنا یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قابل قدر ہے۔

مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا ظاہر ہے کہ بار بار مسجد کو جانے ہی سے ہوگا اور ”ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا“ سے مراد یہ ہے کہ نمازوں کے درمیان کا وقفہ جہاں بھی گزرے دل میں آنے والی نماز کا خیال ضرور ہو اور دل اسی طرف لگا رہے اور جس کا یہ حال ہوگا ضرور وہ نماز سے کچھ دیر پہلے ہی سے نماز کی تیاری کرے گا اور وقت پر نماز باجماعت ادا کرے گا حدیث بالا کے اخیر میں جو لفظ ”رباط“ آیا ہے اس کے مشہور معنی ہیں اسلامی مملکت کی سرحد پر مجاہدین کا پڑاؤ کے لیے رہنا، یہاں ان اعمال کو ”رباط“ اس لیے کہا ہے کہ بندہ کو ہر

وقت نفس و شیطان کے حملوں کا خطرہ رہتا ہے، اور ان اعمال کے ذریعہ جو شخص ہر وقت نفس و شیطان کے مقابلہ میں ڈنار رہتا ہے وہ بہت بڑا مجاہد ہے بلکہ ایمان کی حفاظت تو ملکی سرحدوں کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے۔

(۱۳۷/۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتُذَرِي فِيهِمْ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ فِي الْكُفَّارَاتِ، وَالذَّرَجَاتِ، وَثَقُلِ الْأَقْدَامُ لِلْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاعُ الْوُصُوءِ فِي الشَّبَرَاتِ، وَالتَّيَقُّارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ دُئُوبِهِ كَيْفُومٌ وَلَكِنَّهُ أَلَمَهُ

رواہ الترمذی فی حدیث یأقی بتسامہ ان شاء اللہ تعالیٰ فی صلاة الجماعة وقال: حدیث حسن

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے پوچھا: اے محمد! اعلیٰ والے یعنی فرشتے کس چیز میں جھگڑا رہے ہیں، میں نے کہا کہ درجہ بلند کرنے والی چیز میں اور ان چیزوں میں جو گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں اور جماعت کی نماز کی طرف جو قدم اٹھتے ہیں ان کے ثواب میں اور سردی کے وقت وضو کو اچھی طرح سے کرنے کے فضائل میں اور ایک نماز کے بعد سے دوسری نماز تک انتظار میں بیٹھ رہنے کی فضیلت میں، جو شخص ان کا اہتمام کرے گا بہترین حالت میں زندگی گزارے گا اور بہترین حالت میں رہے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (ترمذی)

(۱۳۸/۱۰) وَعَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُصُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَصُوءِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَغُفِرَ لَهُ إِلَى التَّسْجِدِ نَا فَلَهُ رِوَاةٌ مُسَلَّمَةٌ، وَالنَّسَائِيُّ مُخْتَصَرًا، وَلَفْظُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمْرٍ، يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَصُوءَهُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا۔ وَإِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخِينَ، وَرِوَاةُ ابْنِ خَرِيزَةَ فِي صَحِيحِهِ مُخْتَصَرًا، بِنَحْوِ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ، وَرِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ أَيْضًا بِاخْتِصَارٍ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يَغْتَوِّرُ أَحَدٌ۔ وَفِي لَفْظِ النَّسَائِيِّ قَالَ: مَنْ أَكْثَرَ الْوُصُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَالْصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَقَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ۔

ترجمہ:..... حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اچھی طرح وضو کرے اس کے سارے گناہ جسم سے جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ پیروں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے وضو کیا اور فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا پھر ارشاد فرمایا جو اس طرح وضو کرے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف جانا مزید رہا (اس کی وجہ سے نیکیاں بڑھ جاتی ہیں) (مسلم)

نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا جو کوئی شخص بھی اچھی طرح وضو کرے اس وضو کی وجہ سے دوسری نماز پڑھنے تک سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ابن ماجہ کی روایت کے آخر میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو اس بات سے مغرور نہیں ہونا چاہیے۔ نسائی شریف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں جس نے پورا وضو کیا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے تو (اس وضو سے پڑھی ہوئی) پانچوں نمازیں درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔

فائدہ:..... ایک بات قابل لحاظ ہے علماء کی تحقیق آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی وجہ سے یہ ہے کہ نماز وغیرہ عبادات سے صرف گناہ صغیر معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اس لیے نماز کے ساتھ توبہ استغفار کا اہتمام بھی کرنا چاہیے اس سے غافل نہ ہونا چاہیے۔ اللہ

حق تعالیٰ شانہ، اپنے فضل سے کسی کے کبیرہ گناہ بھی معاف فرمادیں تو دوسری بات ہے مگر احادیث میں صغیرہ کبیرہ کی کچھ قید نہیں مطلق گناہوں کا ذکر ہے اس کی دو وجہیں ہیں: (۱)..... ایک یہ کہ مسلمان کی شان سے یہ بعید ہے کہ اس کے ذمہ کوئی کبیرہ ہو اور اس سے گناہ کبیرہ کا صادر ہونا ہی مشکل ہے اور اگر ہو بھی گیا تو بغیر توبہ کے اس کو چین آنا مشکل ہے مسلمان کی مسلمانی شان کا مقتضی یہ ہے کہ جب اس سے کبیرہ صادر ہو جائے اتنے روپیٹ کر اس کو دھونڈ لے اس کو چین نہ آئے۔ البتہ صغیرہ گناہ ایسے ہیں کہ اس کی طرف بسا اوقات التفات نہیں ہوتا ہے اور ذمہ پر رہ جاتے ہیں جو نماز وغیرہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ (۲)..... دوسری وجہ یہ ہے کہ جو شخص اخلاص سے وضو کرے گا نماز پڑھے گا اور آداب و مستحبات کی رعایت رکھے گا وہ خود ہی نہ معلوم کتنی مرتبہ توبہ استغفار کرے گا اور یہی مراد وضو کے اچھی طرح کرنے سے ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے آداب و مستحبات کی تحقیق کر کے ان کا اہتمام کرے مثلاً ایک سنت اس کی مسواک ہی ہے جس کی طرف عام طور پر بے توجہی ہے اور ابن ماجہ کی روایت کے آخری الفاظ ہیں کہ کسی شخص کو اس بات سے مغرور نہیں ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس گھمنڈ پر کہ وضو سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں گناہوں پر جرات پر جرات نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ ہم لوگوں کا وضو نماز اور عبادات جیسا ہوتا ہے ان کو اگر حق تعالیٰ شانہ، اپنے لطف و کرم سے قبول فرمائیں تو ان کا لطف احسان و انعام ہے ورنہ ہماری عبادتوں کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے اگرچہ وضو نماز کا یہ اثر ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں مگر ہماری نماز بھی اس قابل ہے اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اس وجہ سے گناہ کرنا کہ میرا مالک کریم معاف کرنے والا ہے انتہائی بے غیرتی ہے اس کی مثال تو ایسی ہوئی کہ کوئی شخص یوں کہے کہ ان بیٹوں سے جو فلاں کام کریں درگزر کرتا ہوں تو وہ نالائق بیٹے اس وجہ سے کہ باپ نے درگزر کرنے کو کہہ دیا ہے جان جان کر اس کی نافرمانیاں کریں۔ (ماخوذ از فضائل نماز بغیر بیر صفحہ ۱۶)

وضو کے اہتمام اور وضو کی تجدید (تازہ کرنے) کی ترغیب

(۱/۱۲۹) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقِيمُوا وَلَكِنْ تَغْضُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ خَيْرٌ أَعْمَالِكُمُ السَّلَافُ، وَلَكِنْ يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ، إِلَّا الْمُؤْمِنُ۔

رواہ ابن ماجہ بلسناد صحیح، و الحاکم و قال: صحیح علی شرطہما ولا علة له سوى وهو ابی بلال الاشعری۔

ترجمہ:..... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ٹھیک چلتے رہو اور (دیکھو) تم راہ راست پر ٹھیک ٹھیک چلنے کا پورا حق کبھی ادا نہیں کر سکو گے اور اچھی طرح جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضو کا پورا اہتمام مؤمن ہی کر سکتا ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:..... وضو کے اہتمام میں ہر ہر عضو کو اچھی طرح آداب و مستحبات کی رعایت کرتے ہوئے دھونا اور اکثر اوقات با وضو رہنا بھی وضو کے اہتمام ہی میں شامل ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا اس قدر اہتمام وہی کر سکتا ہے جس کی روح بھی پاک ہو اور ایمان سے منور ہو۔ (ابن ماجہ، حاکم)

(۲/۱۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَا أَنَا أَشَقَى عَلَى أَهْلِي لَأَمَرْتُكُمْ بِعَذِّ كُلِّ صَلَاةٍ يَوْضُوءٍ، وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ، بِسَوَالٍ۔ رواه احمد بلسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے لیے (تازہ وضو) کرنے کا حکم کرتا۔ (خواہ پہلے سے وضو بھی ہو) اور اس بات کا حکم کرتا کہ ہر وضو میں مسواک کیا کریں۔ (احمد)

فائدہ:..... اس حدیث میں دو باتوں کی ترغیب ہے: ایک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا اور دوسرا ہر وضو میں مسواک کرنا۔ نبی کریم ﷺ کے نزدیک یہ دو کام اتنے اہم ہیں اور اتنی زیادہ فضیلت کے حامل ہیں کہ ارشاد فرمایا اگر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو امت کو ان کا حکم دیتا اس میں ایک لطیف انداز سے ترغیب دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کی پسندیدگی کا لحاظ رکھیں اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو اور ہر

وضو میں مسواک کا اہتمام کریں۔

(۱۳۱/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَدْ عَا بِلًا، فَقَالَ يَا بِلَالُ! يَمْ سَبَقَتْنِي إِلَى الْحِجَّةِ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشَعَتَكَ أَمَامِي، فَقَالَ بِلَالُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَذْنُكَ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ، وَلَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذَا - رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ -

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت نبی کریم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو بلا کر فرمایا: اے بلال! کس عمل کی وجہ سے جنت میں جاتے وقت مجھ سے آگے آگے تھے میں جنت میں داخل ہوا میں نے تمہارے جوتوں کی آواز کو اپنے سامنے سنا، حضرت بلالؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اذان دیتا ہوں تو اذان کے بعد دو رکعت (نفل) پڑھتا ہوں اور جب وضو لوٹ جاتا ہے تو فوراً وضو کر لیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے (اسی عمل کی وجہ سے تم کو اتنا بڑا مقام ملا)۔ (صحیح ابن خزیمہ)

وضوء میں حبان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے پر وعید

(۱۳۱/۱) قَالَ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ: ثَبَتَ لَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ اللَّهَ - غَذَا قَالَ -

ترجمہ:..... حضرت امام ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے یہ بات ہمیں ملی ہے کہ اس شخص کا (کامل) وضو نہیں ہوتا جو (وضوء کے شروع میں) بسم اللہ نہ پڑھے۔

(۱۳۲/۲) وَعَنْ زُهَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَوْثِلٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا وَضُوءَ، لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ -

ترجمہ:..... حضرت زہادؓ اپنی داوی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اس شخص کا (کامل) وضو نہیں جو وضو کے وقت اللہ کا نام نہ لے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ:..... امام احمدؒ کے نزدیک وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنا واجب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے یا مستحب، اور حدیث شریف میں ”وضو نہیں ہوتا“ سے مراد کامل وضو ہے جس پر زیادہ ثواب ملتا ہے اور وہ بغیر بسم اللہ پڑھے نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

مسواک کی فضیلت اور ترغیب

(۱۳۳/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَا أَنَا أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَا عَزَافُ وَالْيَتَوَالِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَمُسْلِمٌ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ - وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَّابٍ فِي صَحِيحِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مَعَ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَعِنْدَهُمَا: لَا عَزَافُ وَالْيَتَوَالِ مَعَ كُلِّ وَضُوءٍ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور ایک روایت میں ہے، ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور ایک روایت میں ہے۔ ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

فائدہ:..... تمام علماء کے نزدیک مسواک کرنا سنت ہے خصوصاً وضو کے وقت اور نماز کے قریب اور مجلس میں اس طرح مسواک کرنا کہ رال ٹپکتی

جائے مکروہ ہے اور مسواک کرنا ہر حال میں مستحب اور اچھا ہے اور وضو کے وقت اور قرآن کی تلاوت کے وقت اور چپ رہنے اور سونے یا بیدار ہوا یا چیز کھانے پر منہ کا مزہ بگڑنے کی وجہ سے مسواک مستحب ہے اور مناسب یہ ہے کہ مسواک کڑوے درخت کی ہو اور پیلو کے درخت کی بہتر ہے لمبائی میں ایک باشت کی مقدار اور موٹائی میں چھنگلیاں کی مقدار ہو۔ اور دانتوں کے اندر چوڑائی میں مسواک کی جائے نہ کہ لمبائی میں اس سے مسوڑے چلتے ہیں اور اکثر علماء کے نزدیک کلی کے وقت مسواک کرے۔ بعض نے کہا وضو سے پہلے کرے اگر کسی کے پاس مسواک نہ ہو یا دانت ٹوٹے ہوئے ہوں تو دائیں ہاتھ کی انگلی سے ملے، اور مستحب یہ ہے کہ دائیں طرف سے شروع کرے۔ (مظاہر حق صفحہ ۱۳۶)

(۱۳۲/۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السُّوَالُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْصَادٌ لِلذَّرِيبِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِمَا۔ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مَعْلَقًا جُزْؤًا، وَتَعْلِيقَاتِهِ۔ الْمَجْزُوءَةُ صَحِيحَةٌ۔ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ الْكَبِيرِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَزَادَ فِيهِ: وَمَجْلَلَةٌ لِلْبَصَرِ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اللہ کی رضا کا سبب ہے اور ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

(۱۳۵/۲) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَتْ يَبْتَدِئُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَحَلَ بَيْنَهُ؟ قَالَتْ: بِالسُّوَالِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ۔

ترجمہ:..... شریح بن حانیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا حضور اقدس ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا عمل کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ (مسلم وغیرہ)

(۱۳۶/۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ أُمِرْتُ بِالسُّوَالِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُنْكَرُ عَلَيَّ فِيهِ قُرْآنٌ أَوْ وَحْيٌ۔ رَوَاهُ أَبُو بَعْلَى وَاحِدٌ، وَلَفْظُهُ قَالَ: لَقَدْ أُمِرْتُ بِالسُّوَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنِّي يُؤْخَى إِلَيَّ فِيهِ شَيْءٌ۔ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ مسواک کا حکم قرآن میں اتر جائے گا یا وحی اس کے بارے میں اترے گی۔ ایک روایت میں ہے مجھے مسواک کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے رہونے لگا کہ اس کے بارے میں مجھ پر وحی اترے گی، (فرض ہو جائے گی)۔ (ابو بعلی واحد)

(۱۳۷/۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزِمْتُ السُّوَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنِّي يُذَرَّبُ فِيَّ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرَوَاهُ رِوَاةُ الْبَزَارِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَلَفْظُهُ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أُمِرْتُ بِالسُّوَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنِّي أُذَرَّبُ الدَّرْدَ: سَقُوطُ الْإِنْسَانِ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے مسواک کا اتنا اہتمام کیا کہ مجھے دانتوں کے گرنے کا اندیشہ ہو گیا۔ (طبرانی)

(۱۳۸/۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَائِكَةُ خَلْفَهُ فَيَسْمِعُهُ لِقَاءَ رَبِّهِ فَيَذَلُّوهُ مِنْهُ أَوْ يَكَلِّمُهُ لَحْوَهَا حَتَّى يَصْغَ فَأَهْ عَلَى فِيهِ، فَمَا يُخْرِجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِي جَنُوبِ الْمَلَائِكَةِ، فَطَهَّرُوا أَهْوَاهُكُمْ لِلْقُرْآنِ۔ رَوَاهُ الْبَزَارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَا يَأْسُ بِهِ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ بَعْضَهُ مَوْقُوفًا، وَلَعَلَّهُ أَشْبَهَ

ترجمہ:..... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز پڑھنے کھڑا ہو جاتا ہے تو ایک

فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی قرأت سنتا ہے اور اس کے بہت قریب آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے قرآن کا جو بھی لفظ اس (نمازی) کے منہ سے نکلتا ہے (سیدھا) فرشتے کے پیٹ میں پہنچتا ہے اس لیے تم اپنے مونہوں کو قرآن مجید کے لیے صاف ستھرے رکھا کرو۔ (بزار، ابن ماجہ)

(۱۳۹/۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُضِلَ الصَّلَاةُ بِالسَّوَالِ عَلَى الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سَوَالٍ سَبْعُونَ ضَعْفًا۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے جو بلا مسواک پڑھی جائے ستر درجہ افضل ہے۔

(۱۴۰/۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَأْصِلِي زَكْعَتَيْنِ بِسَوَالٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصِلِي سَبْعِينَ زَكْعَةً بِغَيْرِ سَوَالٍ۔ رواه أبو نعيم في كتاب السوالت بلسان جيد۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو دو رکعتیں مسواک کے ساتھ پڑھوں وہ مجھے بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے زیادہ پسند ہیں۔ (ابونعیم)

(۱۴۱/۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَكْعَاتُ السَّوَالِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ زَكْعَةً بِغَيْرِ سَوَالٍ۔ رواه أبو نعيم إنا بلسان حسن

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو رکعتیں مسواک کے ساتھ پڑھی جائیں وہ بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

فائدہ:..... مسواک کے اہتمام کی طرف عام طور پر بے توجہی کی جاتی ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ مسواک کے اہتمام میں ستر فائدے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل افیون کھانے میں ستر مضرتیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کہ یاد نہیں آتا۔

وضو میں انگلیوں کے نسلال کی ترغیب اور ادھور وضو کرنے اور انگلیوں کے نسلال چھوڑنے پر وعید

(۱۴۲/۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ يَغْنِي الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: حَبِّدُوا الْمُتَحَلِّلُونَ مِنْ نَجِيٍّ۔ قَالَ: وَمَا الْمُتَحَلِّلُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُتَحَلِّلُونَ فِي الْوُضُوءِ، وَالْمُتَحَلِّلُونَ مِنَ الطَّعَامِ۔ أَمَّا تَحْلِيلُ الْوُضُوءِ: فَالْتِمِصُّهُ، وَالِاسْتِشْقَاءُ، وَبَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَأَمَّا تَحْلِيلُ الطَّعَامِ فَمِنْ الطَّعَامِ، إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَى الْبُكَيْنِ مِنْ أَنْ يَرِيَّتَيْنِ أَسْنَانٍ صَاحِبَهُمَا طَعَامًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي۔ رواه الطبرانی في الكبير، ورواه أيضا هو والامام اخ كلاهما مختصرا عن أبي أيوب وعطاء، قالوا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَبِّدُوا الْمُتَحَلِّلُونَ مِنَ الْفُجْيِ فِي الْوُضُوءِ، وَالطَّعَامِ۔ ورواه في الأوسط من حديث انس۔ ومدار طرقه كلها على واصل بن عبد الرحمن الرقاشي، وقد وثقه شعبة وغيره۔

ترجمہ:..... حضرت ابویوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک بار مجمع کے سامنے) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میری امت کے متحللین، کو مبارکباد اور خوشخبری ہو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! متحللین سے کون لوگ مراد ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو لوگ وضو میں خلل کرتے ہیں اور کھانا کھانے کے بعد خلل کرتے ہیں۔ وضو کا خلل یہ ہے کلی کی جائے، ناک میں پانی ڈالا جائے اور (ہاتھوں پاؤں کی) انگلیوں میں نگلیاں ڈال کر ان کے نیچے) میں پانی پہنچایا جائے۔ اور کھانے کا خلل یہ ہے کہ غذا (کے ذرات کو) صاف کیا جائے۔

دیکھو! (اعمال لکھنے والے) دونوں فرشتوں کو یہ بات سخت ناگوار ہے کہ ان کا ساتھی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے دانتوں کے اندر غذا کے اجزاء نظر آ رہے ہوں۔ (طبرانی)

(۱۳۳/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَلَّلُوا، فَإِنَّهُ نَظَافَةٌ وَالنَّظَافَةُ تَدْعُو إِلَى الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ مَعَ صَاحِبِهِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ هَكَذَا مَرْفُوعًا، وَوَقَّعَهُ فِي الْكَبِيرِ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ يَسْنَدُ حَسَنٌ، وَهُوَ الْأَشْبَهُ.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلال کیا کرو، اس لیے کہ یہ نظافت اور صفائی ہے اور نظافت و صفائی ایمان کی طرف بلاتی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کو جنت میں لے کر جاتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۳۳/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقْبِيئَهُ فَقَالَ: وَيْلٌ لَكَ عَقَابَ مِنَ النَّارِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الطُّهْرَةِ فَقَالَ: أَسْبَحُوا الْوُضُوءَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لَكَ عَقَابَ مِنَ النَّارِ، أَوْ وَيْلٌ لَكَ عَوَاقِبَ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا.

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے (وضو میں) ایڑیاں نہیں دھوئیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسی ایڑیوں کے لیے جہنم کی ہلاکت و بربادی ہو۔ (بخاری و مسلم، ابن ماجہ)

(۱۳۵/۴) وَعَنْ أَبِي رُوَيْحٍ الْخَلَّاعِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا لَيْثٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَقَرَأَ فِيهَا بِسُورَةِ الزُّمَرِ فَلَمَّا عَلَيْهِ بَعْثُهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا لَبَسَ عَلَيْكَ الشَّيْطَانُ الْقِرَاءَةَ مِنْ أَجْلِ أَقْوَامٍ يَأْتُونَ لِمُحَلَّةٍ بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَإِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَأَخِشُوا الْوُضُوءَ.... وَفِي رِوَايَةٍ: فَتَرَدَّدَ فِي آيَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّهُ لَيَسُرُّ عَلَيْنَا الْقُرْآنُ إِذَا أَقْوَامًا مِنْكُمْ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يَخِشُونَ الْوُضُوءَ، فَمَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ.

رواہ احمد حکذا، ورجال الروایتین محتج بہم فی الصحیح، ورواہ النسائی عن ابی ریح عن رجل۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ریح کاعیؓ کہتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں سورہ زمر پڑھی، آپ کو نماز میں اشتباہ ہو گیا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: شیطان نے ہماری قرأت میں شبہ ڈال دیا اور اس کا بوجھ وہ لوگ ہیں جو وضو کے بغیر نماز کو آجاتے ہیں، لہذا جب تم لوگ نماز کو آؤ تو اچھی طرح وضو کر کے آیا کرو۔

مسند احمد کی اسی روایت کے الفاظ میں "وضو کیے بغیر آجاتے ہیں" کے بجائے یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کیے بغیر آجاتے ہیں۔

فائدہ:..... پہلی روایت میں وضو کیے بغیر نماز کو آجانے کا یہی مطلب ہے کہ اچھی طرح وضو کیے بغیر آجاتے ہیں، اے کہ جب اعضاء میں سے کوئی حصہ خشک رہ جائے تو وضو کا ہونا نہ ہونا برابر ہی ہے۔

(۱۳۶/۵) وَعَنْ رِافِعَةَ بِنِ رَافِعَةَ أَنَّهَا كَانَتْ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّمَا لَا تَتَرَدَّدُ صَدَقَةٌ لِأَخِي خُثَيْلٍ

يُسَبِّحُ الْوُضُوءَ حَتَّى أَمَرَ اللَّهُ: يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْبِرِّ فَقَيْنِ، وَيَسْتَسْقِ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكُفَّيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ يَسْنَدًا جَيِّدًا.

ترجمہ:..... حضرت رفاعہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے اچھی طرح وضو نہ کرے، اپنا چہرہ دھوئے اور ہاتھ کہنیں تک دھوئے اور سر کا مسح کرے اور پیر بخنوں تک دھوئے۔ (ابن ماجہ)

وضو کے بعد دعائی ترغیب

(۱/۱۳۷) رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبَدِّلُ، أَوْ قَلِبُهُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتَكُّ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔ رواه مسلم، ابوداؤد وابن ماجه، وقالوا: فيحسن الوضوء۔ وزاد ابوداؤد: ثُمَّ يَرْفَعُ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ، فذكر، ورواه الترمذی کابی داؤد وزاد: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ الحديث، وتكلم فيه

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی کوئی شخص وضوء کرے اور اچھی طرح کرے اور اس کے بعد ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ) ابوداؤد شریف کی روایت میں یہ بھی ہے پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا مذکورہ پڑھے۔

ابوداؤد کی روایت میں یہ دعا بھی ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! مجھے اپنی طرف توجہ کرنے والوں اپنے سے لو لگانے والوں میں بنادے اور مجھے پاک بازوں میں سے بنادے۔ (اگرچاس روایت پر کلام ہے)۔

(۲/۱۳۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَافِرِ كَانَتْ لَهُ ثَوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا، ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَالُ لَمْ يَضُرَّهُ، وَعَنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ: سُبْحَنَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَشْتَغِفُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، كُتِبَ فِي رَقِيٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِي طَابَةِ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رواه الطبرانی في الأوسط، ورواه رواية الصحيح واللفظ له، ورواه النسائي، وقال في آخره: خُتِبَ عَلَيْهَا بِخَاتَمٍ فَوُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَمْ تُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ و صوب وقفه على ابن سعيد

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کافر پڑھی اس کے لیے وہ قیامت کے دن اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگی اور جس نے اس کی آخری دس آیتیں پڑھیں پھر دجال نکل آیا تو اس کو نقصان نہیں دے سکے گا۔ اور جس نے وضوء کیا پھر یہ دعا پڑھی: سُبْحَنَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ اِلَيْكَ۔ (اے اللہ تو پاک ہے اور تو ہی تعریف کا مستحق ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں) تو اس کے یہ الفاظ ایک ورق میں لکھ دے جائیں گے پھر اس تحریر کو سیل بند کر کے عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور یہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔ (طبرانی، نسائی)

وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضوء) پڑھنے کی ترغیب

(۱/۱۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَوَّلِ عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، إِنْ سَمِعْتَ دُفَّ نَعْلَيْكَ تَبَيَّنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَوْجِبُ عِنْدِي مِنْ أَمْرِ لَمْ أَكْطَعْهُ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الظُّلُمِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصَلِّيَ۔ رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک بار) حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ بلال! مجھے اپنا کوئی عمل بتلاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو جس پر تمہیں سب سے زیادہ اجر و ثواب کی امید ہو، کیوں کہ میں نے تمہاری چپلوں کی چاپ جنت میں اپنے

آگے آگے سنی ہے۔ حضرت بلال نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ امید اس عمل پر ہے کہ میں نے دن یا رات میں جب بھی کسی وقت وضوء کیا اس وضوء سے حسب توفیق کچھ نماز ضرور پڑھی (بخاری و مسلم)

(۱۵۰/۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ التَّوَضُّعَ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ يُقِيلُ بِقُلُوبِهِ وَوُجُوهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

رواہ مسلم و ابوداؤد والنسائی و ابن ماجہ، و ابن خزيمة في صحيحه في حديث

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص بھی اچھی طرح وضوء کرے اور پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اس کا دل اور چہرہ دونوں نماز کی طرف متوجہ ہوں۔ (یعنی ظاہر و باطن دونوں کی پوری توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزيمة)

(۱۵۱/۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْمُجَنَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَرَأْسَهُ۔ رواه ابوداؤد

ترجمہ:..... حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس میں سہونہ کرے (بھولے نہیں) اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

(۱۵۲/۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا يَسْهُلُ لِحُسْنِ الرُّكُوعِ وَالْخُشُوعِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ، غُفِرَ لَهُ رَأْسَهُ وَرَأْسُ يَوْمِهِ۔ رواه احمد و يونس بن

ترجمہ:..... حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا جس نے اچھی طرح وضوء کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت یا چار رکعت پڑھی (راوی کو شک ہے) اس طور پر کہ اچھی طرح رکوع کیا اور خوب خشوع سے پڑھی پھر استغفار کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (احمد)

کتاب الصلۃ / نماز کا بیان

اذان کی ترغیب اور اس کے فضائل

(۱۵۳/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَتَاءِ، وَالطَّقِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الشَّهْجِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالشُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا۔ رواه البخاری ومسلم

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صرف اول میں کیا کچھ (فضیلت) ہے اور پھر (کسی وجہ سے) بغیر قرعہ اندازی کے اس کا موقع نہ مل سکے تو ضرور وہ قرعہ اندازی کریں اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ (نماز ظہر کے لیے) دوپہر کی گرمی میں چل کر (مسجد) آنے میں کیا کچھ (ملنے والا) ہے تو وہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئیں۔ اور اگر انہیں پتا چل جائے کہ عشاء اور فجر کی نمازوں پر کیا کچھ (انعامات ملنے والے) ہیں تو وہ ان نمازوں میں پہنچ کر رہیں چاہے انہیں گھٹنوں کے بل گھٹ گھٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۵۳/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَرْبَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْعَتَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي عَتَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذْنُتَ لِلصَّلَاةِ، فَأَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالْبَتَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ عَذَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا إِنْسَ وَلَا شَيْءَ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رواه مالك والبخاری والنسائی وابن ماجه، وزاد: وَلَا حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ: وَابْنُ خُرَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَلَفْظُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتُهُ شَجَرٌ، وَلَا هَدْرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا حِينَ وَلَا إِنْسَ إِلَّا شَهِدَ لَهُ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ نے عبد الرحمن بن ابی صعصعہؓ سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہیں بکریاں لے کر جنگل میں رہنا بہت پسند ہے اس لیے جب تم اپنی بکریوں پر یا جنگل میں ہوا کرو اور نماز کے لیے اذان کہو تو بلند آواز سے کہا کرو کیوں کہ مؤذن کی آواز دور تک جو بھی کوئی جن یا انسان یا کوئی بھی چیز سنے تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں ضرور گواہی دے گا، حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ (مالک، بخاری نسائی، ابن ماجہ)۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے جو پتھر اور درخت اذان سنے گا وہ گواہی دے گا۔

(۱۵۵/۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْطَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهَى أَذَانِهِ، وَيُسْتَعْفَرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَأْبِسٍ سَجْعَةٍ۔ رواه احمد بإسناد صحيح، والطبرانی في الكبير، والبزار، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَيُجِيبُهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَأْبِسٍ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور جو بھی تر اور خشک اس کی آواز سنتے ہیں وہ سب اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (احمد، طبرانی)

(۱۵۶/۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّوِّ الْمُقَدَّمِ، وَالْمُؤَذِّنِ يُعْطَرُ لَهُ عَذَى صَوْتِهِ، وَصَدَقَهُ مِنْ سَجْعَةٍ مِنْ رَطْبٍ وَيَأْبِسٍ، وَلَهُ أَجْرُ مَنْ صَلَّى مَعَهُ، رواه احمد والنسائی بإسناد حسن جيد، ورواه الطبرانی عن أبي امامة، وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: الْمُؤَذِّنُ يُعْطِرُهُ مَدَّ صَوْتِهِ، وَأَجْرُهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ۔

ترجمہ:..... حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز کی رسائی تک مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک وتر جو اس کی اذان کی آواز کو سنے اس کی تصدیق کرتا ہے اور اس کو ان سب کا اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ (اس کی اذان پر) نماز پڑھی۔ (احمد نسائی)۔

فائدہ:..... اس لیے کہ اذان دعوتِ تامد ہے اور لوگوں کو نماز کی طرف بلانا ہے، اس لیے جتنے لوگ اس اذان پر نماز پڑھیں گے، ان سب کو ثواب مؤذن کو ملے گا۔

(۱۵۷/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَعْمَامُ صَائِمِينَ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ، اللَّهُمَّ أَزْهِبِ الْأَيْمَةَ، وَأَعْفِرِ لِلْمُؤَذِّنِينَ۔ رواه ابو داؤد والترمذی، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما، الا احمدا قالا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْأَيْمَةَ، وَعَفِرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ، ولا ابن خزيمة رواية كرواية ابو داؤد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام (لوگوں کی نمازوں کا) ضامن ہوتا ہے اور مؤذن (نمازوں کے اوقات کا) امین ہوتا ہے اے اللہ! امانوں کو سیدھا چلا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن خزيمة)۔

(۱۵۸/۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَنَ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ صَرَاظٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الثَّانِيَةَ، فَإِذَا قُيِئَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا نُتِيتِ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا قُيِئَ الثَّانِيَةَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الشَّعْرَةِ، وَنَفْسِهِ يَقُولُ: أَدْكُرْ كَذَا، أَدْكُرْ كَذَا، إِنَّا لَمَرَّ يَكُونُ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ، حَتَّى يَنْظِلَ الرَّجُلُ مَا يَذْهَبُ غَيْرَ صَلَّى۔ رواه مالك والبخاری ومسلم، ابو داؤد والنسائی۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ پہنچ سکے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر آ جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے لگتا ہے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو اور فلاں بات یاد کر ایسی ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو پہلے بالکل یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی کو یہ خیال تک نہیں رہتا کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔

(۱۵۹/۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعَ النَّبَاءُ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ قَالَ الرَّأْيِيُّ: وَالرُّوحَاءُ مِنَ السَّيِّئَةِ وَقِلَائِينَ مِثْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ مقامِ روحاء تک جا پہنچتا ہے راوی کہتے ہیں۔ ”روحاء“ مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ (مسلم)

(۱۶۰/۸) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُؤَذِّنُونَ أَفْطُلُونَ النَّاسَ أَغْنَاءًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه مسلم، ورواه ابن حبان في صحيحه من حديث أبي هريرة رضي الله عنه۔

ترجمہ:..... حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں تمام لوگوں سے زیادہ اونچی ہوں گی۔ (مسلم، ابن حبان)

فائدہ:..... اس حدیث شریف کے کئی مطلب علماء نے بیان فرمائے ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سب سے زیادہ اللہ

کی رحمت کا شوق اور انتظار مؤذنون کو ہوتا ہے اس لیے کہ کسی چیز کا انتظار کرنے والا ہی گردن لمبی کر کے اونچی کر کے دیکھتا ہے۔

بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد سرداری ہے مؤذنون کو بشارت دی جا رہی ہے کہ انہیں آخرت میں اس قدر اجر و ثواب ملے گا۔ کہ وہ گردنیں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھتے ہوں گے اور انہیں قیامت کے دن عزت و سر بلندی کا مقام عطا کیا جائے گا۔ اردو زبان کا محاورہ ہے کہ فخر سے سراونچا ہو گیا۔ ابن عربی کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد سب سے زیادہ اعمال والے ہوں گے۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ یہ اعتقاد ہمزہ کے زیر کے ساتھ ہے جس کا معنی یہ ہے کہ سب سے زیادہ جنت کی طرف دوڑتے ہوں گے۔

(۱۶۱/۹) وَعَنْ أَبِي أُوَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ يُزَاغُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْجُودَ لِذِكْرِ اللَّهِ. رواه الطبرانی واللفظ له والبخاري والحاكم وقال: صحيح الإسناد. ثم روى موقوفًا. وقال: هذا لا يفسد الأول لأن ابن عيينة حافظ، وكذلك ابن المبارك انتهى. ورواه أبو حفص بن شاذان. وقال: تفرده ابن عيينة عن معمر، وحدث به غيره. وهو حديث غريب صحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ابن ابی اوفیؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ کی یاد کے لیے سورج اور چاند اور ستاروں کا خیال رکھتے ہیں۔ (طبرانی، بزار، حاکم، ابن شاذان)

فائدہ:..... حدیث بالا میں اللہ کی یاد سے مراد وہ عبادتیں ہیں جو کسی وقت کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے نماز و اذان مطلب یہ ہے کہ چاند و سورج اور ستاروں وغیرہ کے ذریعہ وقت کا صحیح اندازہ کر کے اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگتے ہیں۔

(۱۶۲/۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْيُسْثِ وَأَرَاءَ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ. زَادَ فِي رِوَايَةٍ: يَنْخُطُّ لَهُمُ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ: عَبْدُ آدْنَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ أَقْرَبُهَا وَهُوَ بِوَرَأُصُونَ، وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَيَلْتَمِسُ۔

رواہ احمد والترمذی من روایۃ سفیان عن ابی یقظان عن زاذان عنہ. وقال: حدیث حسن غریب۔ قال الحافظ: وابو یقظان واہ. وقد روی عنہ العقیات، واسمہ عثمان بن قیس. قالہ الترمذی. وقیل: عثمان بن عمرو، وقیل: عثمان بن ابی صید. وقیل غیر ذلک. ورواہ الطبرانی فی الأوسط والصغیر بإسناد لا بأس بہ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، اولین اور آخرین سب ان پر رشک کریں گے: ①..... ایک وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کر دیا۔ ②..... وہ شخص کہ جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے راضی ہوں۔ ③..... وہ شخص جو رات دن پانچ نمازوں کے لیے آواز لگائے۔ (طبرانی فی الأوسط والصغیر)

فائدہ:..... ”امام سے لوگ راضی ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ امام حدود و شریعہ کے اندر اندر مقتدیوں کی رعایت رکھتا ہو، اور نماز کی طرف آواز لگانا عام ہے خواہ اذان سے وعظ و نصیحت کے ذریعہ بلا یا جائے۔

(۱۶۳/۱۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى الْفَطْرِ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: خَرَجَ مِنَ النَّارِ. فَاسْتَبَقَ الْقَوْمُ إِلَى الرَّجُلِ. فَإِذَا رَأَى غَنَمَ حَصْرَتُهُ الصَّلَاةَ فَقَامَ يُؤَذِّنُ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه وهو في مسلم بنحوه۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک موقع پر) ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا آپ نے فرمایا: فطرت پر ہے۔ پھر اس شخص نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُوَ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم سے آزاد ہو گیا لوگ اس شخص کی طرف دوڑ

پڑے تو دیکھا کہ ایک چرواہا ہے نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لیے اذان دینے کھڑا ہو گیا تھا۔ (ابن خزیمہ، مسلم)
فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اگر کہیں جنگل میں تنہا ہی ہو تب بھی اذان کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے۔

(۱۲/۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رواه النسائي وابن حبان في صحيحه
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں حضرت بلالؓ نے اذان کہنی شروع کی جب حضرت بلالؓ خاموش ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ان کلمات کا جواب دے گا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی، ابن حبان)
 (۱۲/۱۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَذَّنَ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً۔

رواہ ابن ماجہ والدارقطنی والحاکم، وقال: صحیح علی شرط البخاری

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کی روز کی اذان پر (یعنی ہر اذان پر) ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت پر تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ، دارقطنی، حاکم)
فائدہ:..... تکبیر کا ثواب اذان سے شاید آدھا اس لیے فرمایا کہ تکبیر خاص حاضرین کو آگاہ کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ اور اذان غائبین اور حاضرین دونوں کے لیے یا اذان میں محنت زیادہ ہوتی ہے اور تکبیر میں کم۔

اذان کا جواب دینے کی ترغیب اور کیا جواب دے؟ اور اذان کے بعد کیا دعا پڑھے؟

(۱/۱۶۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔ رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔
ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی کہتے رہو۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۲/۱۶۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَمْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُّوا اللَّهَ إِلَى الْوَيْلَةِ فَإِنَّهَا مَمْلُوءَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تُحْصَى إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّقَاعَةُ۔ رواه مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہے اسی طرح تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو، جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو یہ (وسیلہ) جنت میں ایک (خاص) مقام ہے جو اللہ کے کسی ایک ہی بندہ کو مل سکتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی وہ میری شفاعت کا حق دار ہو گیا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۳/۱۶۸) وَعَنْ عُمرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ:

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر مؤذن نے کہا: اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ (اس کے جواب میں) کہا: اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ پھر مؤذن نے کہا: اَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔ تم نے بھی کہا: اَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔ پھر اس نے کہا: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ تم نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ پھر مؤذن نے کہا: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ تم نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ پھر مؤذن نے کہا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ تم نے کہا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ پھر مؤذن نے کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (جواب میں) کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ یہ سب کلمات (جواب میں) دل سے کہہ دیے، جنت میں داخل ہو گیا (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)۔

فائدہ:..... بظاہر اوپر کی دو حدیثوں میں اذان کے مختلف جواب ہیں، پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری اذان کا جواب جیسے مؤذن کہے ویسا ہی کہنا چاہیے اور حضرت عمرؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ کا جواب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دینا چاہیے، لیکن اصل کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہیں پہلی روایت میں اکثر کلمات کے لحاظ سے کہا گیا کہ جیسے مؤذن کہے ویسے ہی کہنا چاہیے۔ اور دوسری حضرت عمرؓ والی روایت تفصیلی بیان ہے اس لیے اس کو فوقیت حاصل ہے اور ابن ہمامؒ نے فتح القدیر شرح بدایہ صفحہ ۱۷۴ جلد ۱ میں اس کو اختیار کیا ہے کہ پہلے مؤذن کے کلمات بعینہ دہرائے جائیں اور اس کے بعد لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہہ لیا جائے۔ اس طور سے دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے معارف السنن صفحہ ۲۳۷ جلد ۲ میں لکھا ہے کہ میرا معمول تقریباً پندرہ سال تک یہی رہا لیکن پھر میری سمجھ میں یہ آیا کہ شارع علیہ السلام کا مقصد دونوں کا جمع کرنا نہیں ہے بلکہ کسی ایک کا اختیار کرنا ہے اس لیے کبھی ایک حدیث پر عمل کر لینا چاہیے اور کبھی دوسری پر۔

(۱۶۹/۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حَيَّ يَسْمَعُ الْيَدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الشَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الْيَزِيدِي وَعَدَّتْهُ. حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه البخاری وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ. ورواه البيهقي في سننه الكبير. وزاد في اخره: إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْيَمِينُ

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الشَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الْيَزِيدِي وَعَدَّتْهُ، اور ایک روایت میں اس کے بعد آخر میں یہ بھی ہے۔ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْيَمِينُ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ! اس مکمل دعوت اور اس قائم و دائم نماز کے رب! حضور اقدس ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت کا خاص مقام عطا فرما۔ اور آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے بلاشبہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (جس نے اذان کے بعد یہ دعا پڑھ لی) وہ میری شفاعت کا حقدار ہو گیا۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

(۱۷۰/۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حَيَّ يَسْمَعُ الشُّؤْدِتَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ، رواه مسلم والترمذی واللفظ له. والسنن وابن ماجہ وابوداؤد ولم يقل: ذُنُوبُهُ، وقال مسلم: غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ۔

ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سن کر کہا: **وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ رَسُوْلًا۔ اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ (بھی گواہی دیتا ہوں) کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمدؐ کے رسول ہونے پر خوش اور راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔“ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۱۷۱/۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي الْمُؤَذِّنُ يُفْضِلُونَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلِّ تَعَطُّلًا۔ رواه ابوداؤد والنسائي وابن حبان في صحيحه۔ ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مؤذن تو ہم سے ثواب میں آگے بڑھ گئے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جیسا مؤذن کہتے ہیں ویسا کہہ پھر اذان کا پورا جواب دینے کے بعد سوال کر پورا کیا جائے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

(۱۷۲/۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَشْهَدُ قَالَ: وَأَنَا وَأَنَا۔ رواه ابوداؤد واللفظ له. وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال، صحيح الإسناد۔ ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مؤذن سے شہادتیں سنتے تو ارشاد فرماتے میں بھی میں بھی (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... یعنی جب مؤذن: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** کہتا تو حضور اقدس ﷺ فرماتے: **وَأَنَا وَأَنَا**، یعنی جیسی تو گواہی دیتا ہے میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ اور دوبار لفظ انا کہنا شہادتین کے جواب کے لیے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ بھی اپنی گواہی دینے کے مکلف تھے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ آپ ﷺ گواہی ہماری گواہی کے مانند دیتے تھے یا فرماتے تھے: **أشهد انی رسول اللہ صلی علیہ وسلم** یہی ہے کہ آپ ﷺ ہماری گواہی کی طرح گواہی دیتے تھے جیسا کہ حضرت معاویہؓ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے مؤذن کو جواب دینے میں: **وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** کہا۔ اور پھر کہا کہ میں نے حضور ﷺ سے یونہی سنا ہے اور تطبیق دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ کبھی اس طرح فرماتے ہوں گے کبھی اس طرح۔ (مظاہر حق صفحہ ۲۲۹ جلد ۱)

اقامت کی ترغیب

(۱۷۳/۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاعَتَانِ لَا تُرَدُّ عَلَى ذَاةٍ دَعَاؤُهُ جَبِينَ ثَقَامُ السَّلَافَةِ، وَفِي السَّيْلِ السَّلَامَةِ۔ رواه ابن حبان في صحيحه۔ ترجمہ:..... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو گھنٹیاں ایسی ہیں جن میں کسی مانگنے والے کی دعا رد نہیں کی جاتی (ایک اس وقت) جب نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہو۔ دوسرے میدان جہاد کے اندر صف میں۔ (صحیح ابن حبان)

اذان کے بعد بغیر کسی عذر کے مسجد سے باہر جانے پر وعید

(۱۷۴/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ بَعْدَ مَا أَذَّنَ الْإِمَامُ فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، ثُمَّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَتَوَدَّ بِالصَّلَاةِ فَلَا تَخْرُجُوا أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ۔ رواه ابن ماجہ واللفظ له. وإسناده صحيح، ورواه مسلم وابدؤد والترمذی والنسائي وابن ماجه دون قوله: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... إلخ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ کے متعلق ذکر کیا گیا ہے کہ ایک شخص (ان کی موجودگی میں) اذان کے بعد مسجد سے نکلا تو انہوں نے فرمایا اس شخص نے بلاشبہ ابو القاسمؓ کی نافرمانی کی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو تم میں سے کوئی اس وقت تک مسجد سے نہ نکلے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لے۔ (احمد، مسند صحیح، مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۱۷۵/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْمَعُوا النِّدَاءَ فِي مَسْجِدِي هَذَا، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا بِحَاجَةٍ، ثُمَّ لَا يَرْجِعْ إِلَيْهِ إِلَّا مُتَافِقًا۔ رواه الطبرانی في الأوسط، ورواه محتج بهم في الصحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں اذان سنے اور بغیر کسی ضرورت کے اس سے نکل جائے اور پھر لوٹ کر نہ آئے تو وہ منافق ہی ہو سکتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

اذان اور اقامت کے درمیان دعائی ترغیب

(۱۷۶/۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يَزِيدُ۔ رواه ابوداؤد و الترمذی، والنسائی، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما، وزاد: فادعوا، وزاد الترمذی في روايته۔ قَالُوا: قِمَادًا أَكْثَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: سَلُّوا اللَّهُ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رو نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزيمة، ابن حبان)..... ابن حبان کی روایت میں ہے کہ (اذان اور اقامت کے درمیان) دعا کیا کرو۔ اور ترمذی کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ ”صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کیا کہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

جن جگہوں پر مسجد بنانے کی ضرورت ہو وہاں مسجد بنانے کی ترغیب

(۱۷۷/۱) عَنْ عُفَيْرِ بْنِ عُقَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ جِئْتُ بَنِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ أَكْثَرُ ثُمَّ عَلَى، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَفِي رِوَايَةٍ: بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ۔ رواه البخاری و مسلم و غیرهما۔

ترجمہ:..... لوگوں نے جب حضرت عثمانؓ پر مسجد نبوی علی صاحبہ الف الف تحیہ کے بنانے اور توسیع کرنے پر اعتراض کیا تو ارشاد فرمایا تم نے مجھ پر بہت اعتراضات کیے، حالاں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس نے کوئی مسجد بنائی اور اس سے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک عظیم الشان محل تعمیر کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم وغیرہما)

فائدہ:..... مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس عنوان میں ”جہاں ضرورت ہو“ کا لفظ بڑھا کر ایک اہم چیز کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسجد کی تعمیر کا ثواب سن کر لوگوں کو شوق پیدا ہوگا تو وہ پہلے سے موجود مسجد کے برابر میں دوسری مسجد بنادیں گے تو یہ شوق کا بے محل مصرف ہوگا مسجد ایسی جگہ بنائی جائے جہاں ضرورت ہو، حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانے میں جب ممالک فتح ہوئے اور مسجدیں بنانے کی ضرورت پیش آئی تو حضرت عمرؓ نے حکم جاری فرمایا: ان لا تبنوا فی مدینة مسجدين یضار احدہما صاحبہ، ایک شہر میں دو مسجدیں اس طرح نہ بنائیں کہ ایک سے دوسرے کو نقصان پہنچے یعنی دوسری مسجد اگر بنائی جائے تو اتنے فاصلہ پر بنائی جائے کہ پہلی مسجد کی جماعت پر اس سے کوئی اثر نہ پڑے۔

(۱۷۸/۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا قَدَّرَ مُمْكِنٌ قَطْلًا وَبَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ رواه البزار و النسائی، و الطبرانی في الصغير، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لیے بئیر کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں شاندار محل بنائے گا۔ (بزار، طبرانی ابن حبان)

فائدہ:..... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بساط کے مطابق اتنی چھوٹی سی مسجد ہی بنوادی جیسا کہ بئیر کا گھونسلہ تو اس کے لیے بھی جنت میں محل ہے، بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ مسجد کے بنانے میں کچھ پیسے ہی دے کر کوئی شرکت کرے کہ اس حصہ میں ایک دو اینٹ ہی آتی ہو جو بقیہ بئیر کے گھونسلے کے برابر ہوگی اس پر بھی یہ فضیلت ہے ابن ماجہ صحیح ابن خزیمہ کی روایت میں کمفحص کے الفاظ ہیں یعنی بئیر کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی۔

اور حضرت ابو ہریرہؓ کی صدقہ جاریہ والی حدیث جس میں مسجد کا بنانا بھی ہے گزر چکی ہے یہ موت کے بعد بھی صدقہ جاریہ ہوگا۔

مسجد کی صفائی اور اس کو پاک رکھنے اور اس میں خوشبو لگانے کی ترغیب

(۱۷۹/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَمْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقْمُرُ الْمَسْجِدَ فَقَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ: فَهَلَّا أَذْنُتُمُونِي، فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا۔ رواه البخاری و مسلم و ابن ماجہ یسناد صحیح و اللفظ له۔ و ابن خزيمة في صحيحه الا انه قال: إِنْ أَمْرَأَةً كَانَتْ تَلْفُظُ الْحَرَقَ، وَ الْجِدَارَ مِنَ الْمَسْجِدِ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی نبی کریم ﷺ نے اسے مسجد میں نہ پایا تو چند روز کے بعد اس کے متعلق پوچھا، کسی نے بتایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں خبر نہ کی، پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی نماز (جنازہ) پڑھی۔ (بخاری و مسلم ابن ماجہ)

فائدہ:..... مسجد کی صفائی کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ مسجد کی صفائی کرنے والی عورت کی نماز جنازہ نبی کریم ﷺ نے اس کی قبر پر جا کر ادا فرمائی۔

(۱۸۰/۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخْرَجَ أَدْنَى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ رواه ابن ماجه، وفي إسناده احتمال للتحسين۔

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد سے کوئی تکلیف دہ چیز نکال دی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دے گا۔ (ابن ماجہ)

(۱۸۱/۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَّخِذَ الْمَسَاجِدَ فِي دِيَارِنَا، وَأَمَرَنَا أَنْ نَتَّقِلَهَا۔ رواه احمد الترمذی، وقال: حديث صحيح۔

ترجمہ:..... سمیرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجد بنائیں اور انہیں صاف ستھرا رکھیں (احمد ترمذی) فائدہ:..... دوسرا معنی ”دیارنا“ کا علماء نے یہ بھی کیا ہے ”گھروں میں“ اس اعتبار سے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم اپنے گھروں میں مسجدیں بنائیں۔ گھر کے ایک حصہ کو مسجد کے لیے مخصوص کر دیں جس کو مسجد کی طرح صاف ستھرا رکھیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا فرماتے اور نوافل گھر میں آکر ادا فرماتے اور ان کی بیوی ان کی اقتداء میں کھڑی ہوجاتیں۔

(۱۸۲/۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوَرِ، وَأَنْ نَتَّقِلَهَا وَنُطَيِّبَ۔ رواه احمد و الترمذی، وقال: حديث صحيح إِنْ وَ ابوداؤد، و ابن ماجه، و ابن خزيمة في صحيحه و

رواہ الترمذی مسنداً و مرسلًا، وقال فی المرسل: هذا أصح۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم محلوں میں مسجدیں بنائیں اور انہیں صاف رکھیں اور ان میں خوشبو لگائیں۔ (احمد ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن خزمہ)

فائدہ:..... جن محلوں کا فاصلہ زیادہ ہو اور ایک محلہ کے نمازیوں کو دوسرے محلوں کی مسجد میں پہنچنا مشکل ہو تو ہر محلہ والوں کو اپنی الگ مسجد بنالینی چاہیے، مسجد میں خوشبو لگانا اور عطر وغیرہ لگا کر خوشبودار کرنا مستحب ہے۔ حضرت عمرؓ کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبویؐ میں دھونی دیا کرتے تھے۔ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں پر مشک ملا تھا۔

مسجد میں یا قبلہ کی طرف تھوکنے اور مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کے اعلان کرنے پر وعید اور مسجد کے آداب

(۱/۱۸۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَنُوهُ إِذْ رَأَى لُحَاةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَعَيَّنَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ: وَأَخْبِيهِ قَالَ: قَدْ عَا بِرَغَفَرَابٍ فَلَا تَطْلُكُ بِهِ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْصُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک آپؐ کی نظر مسجد کے قبلہ کی طرف والی دیوار پر پڑ گئی جس پر کسی نے تھوک دیا تھا۔ (اس کی وجہ سے) آپ ﷺ لوگوں پر ناراض ہوئے اور پھر اسے کھرج کر صاف کر دیا راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال پڑتا ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ پھر آپؐ نے زعفران منگا لیا اور اس جگہ پر لگا دیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لیے اپنے سامنے تھوک نہ کرو۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۲/۱۸۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِنَا، وَفِي يَدَيْهِ عُرْجُونٌ، فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ لُحَاةً، فَاقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، فَلَيْتَ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ، فَلَا يَبْصُقُ قَبْلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَيْبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ نَحْتِ رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى، فَلَيْتَ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلَيْتَ شُلُّ بِشَوْبِهِ هَكَذَا، وَوَصَّعَهُ عَلَى فَيْئِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ لَكُمْ، الْحَدِيثَ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَغَيْرُهُ۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہماری مسجد میں تشریف لائے اور آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی خشک ٹہنی تھی تو آپؐ نے مسجد کی قبلہ والی دیوار پر تھوک دیکھ لیا آپ ﷺ ہاں تشریف لے گئے اور کھجور کی پرانی خشک ٹہنی سے اس کو کھرج کر نکال دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ اس سے اعراض کرے؟ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لیے کوئی اپنے سامنے نہ تھو کے، اور نہ دائیں طرف تھو کے، بلکہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے تھو کے اگر (یہ نہ کر سکے) تھوک زیادہ آ رہا ہو تو اپنے کپڑے پر اس طرح تھوک دے۔ آپ ﷺ نے کپڑے کو منہ پر رکھا۔ اور پھر اس کو ملا کر گرٹا۔ (ابوداؤد وغیرہ)

فائدہ:..... بائیں طرف پیر کے نیچے تھوکنے کا حکم اس صورت میں ہے کہ نماز مسجد میں نہ پڑھتا ہو اور اگر مسجد میں پڑھتا ہو تو اپنے کپڑے میں ہی تھو کے، اس زمانے میں رومال وغیرہ ہیں، اور دائیں طرف تھوکنے سے ممانعت کی وجہ ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے کہ فرشتہ دائیں طرف ہوتا ہے۔ سامنے تھوکنے سے ممانعت کی وجہ ادب کی رعایت ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ جہت سے پاک ہے اور فرشتہ سے مراد یا تو کرمانا کا تین کے علاوہ وہ فرشتہ ہے جو نماز کے وقت نمازی کی تائید کرنے اور اس کی دعا پر آمین کہنے کے لیے حاضر ہوتا ہے، لہذا نمازی پر اپنے مہمان کا اکرام واجب ہے یا اس سے مراد کرمانا کا تین ہیں اور دائیں طرف والے فرشتہ کو خاص کیا اس کی بائیں طرف والے پر فضیلت ظاہر کرنے کے لیے جیسا کہ دائیں طرف افضل ہے بائیں طرف سے اور رحمت کا فرشتہ افضل ہے عذاب کے فرشتے سے۔

(۱۸۵/۳) وَعَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَقَلَّ حِجَابَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَقَلَّتْهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ رواه ابو داؤد و ابن خزيمة، و ابن حبان في صحيحهما، و رواه الطبرانی في الكبير من حديث ابن امامه و لفظه قال: مَنْ تَقَلَّ فِي قِبْلَةٍ وَتَقَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْلَى مَا تَكُونُ حَتَّى تَقَعَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

ترجمہ:..... حضرت حدیث سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قبلہ کی طرف تھوک کے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی آنکھوں کے سامنے لگا ہوا ہوگا، (یعنی چہرہ پر) ظاہر ہوگا۔ (ابوداؤد و ابن خزيمة و ابن حبان)

فائدہ:..... ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ قبلہ کی طرف تھوکے والا قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا تھوک اس کے چہرے پر ہوگا۔ (۱۸۶/۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْبَسَ فِي الشَّجِدِ حَظِيئَةً وَغَطَّ رُكْبَتَاهَا دَفْنَاهَا۔ رواه البخاري و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائي۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور اس کا کفارہ (اس تھوک کو زمین میں) دفن کر دینا ہے۔ (بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی)

فائدہ:..... یعنی اولاً تو مسجد میں نہ تھوکے اگر اتفاقاً ایسی حرکت بھی ہو جائے تو اس کے گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دے۔

(۱۸۷/۵) وَعَنْ أَبِي سَعْدَةَ الشَّامِيِّ بْنِ خَلَّادٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ قَوْمًا فَبَقِعُوا فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْنٌ فَزَعٌ: لَا يُصَلِّي لَكُمْ هَذَا، فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَعَمْ، وَحَبِيبُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّكَ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔ رواه ابو داؤد و ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعدہ سائب بن خلادؓ سے روایت ہے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ میں سے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا، اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا اور نبی کریم ﷺ دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھانے سے فارغ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آئندہ) یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے۔ بعد میں اس شخص نے چاہا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو لوگوں نے اس کو روک دیا اور حضور ﷺ کے ارشاد کی خبر دی۔ اس شخص نے آکر حضور ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ (گویا پوچھا کہ آپ نے ایسا ہی فرمایا تھا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (روایت کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ یہ بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تو نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی۔ (ابوداؤد و ابن حبان)

(۱۸۸/۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ الظُّلُمَ فَتَقَلَّ فِي الْقِبْلَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ، فَلَمَّا كَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ أُرْسِلَ إِلَى آخَرٍ، فَاتَّشَقَّ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُنْزِلُ فِيَّ عَمِيءًا؟ قَالَ: لَا! وَلَكِنَّكَ تَقْلُتُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَنْتَ قَائِمٌ قَوْمُ النَّاسِ، فَأَذَيْتَ اللَّهَ وَالْمَلَائِكَةَ۔ رواه الطبرانی في الكبير باسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ظہر کی نماز پڑھانے کا حکم دیا اس نے لوگوں کو نماز پڑھانے کے دوران قبلہ کی طرف تھوک دیا، جب عصر کی نماز کا وقت آیا آپ ﷺ نے دوسرے شخص کو نماز پڑھانے کے لیے پیغام بھیجا تو پہلا شخص ڈر گیا اور حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی وحی اتری؟ (کہ آپ نے عصر کی نماز پڑھانے کے لیے مجھ کو نہیں فرمایا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن تم لوگوں کو تو نماز پڑھانے کے لیے کھڑے تھے کہ تم نے اپنے سامنے تھوک دیا (اس سے) تم نے اللہ اور فرشتوں کو تکلیف دی۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... شریعت کے تمام احکام بتدریج آئے ہیں اور جتنے احکام آتے تھے وہ بھی سب لوگوں کو ایک وقت میں معلوم نہ ہوتے تھے۔

لوگ صدیوں سے ان اعمال کے عادی چلے آئے ہیں۔ اس لیے یہ باتیں عجیب لگتی ہیں ورنہ اسلام کے ابتدائی دور میں جب آداب مسجد وغیرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا اس وقت ایسا ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں۔ اور پھر مسجد میں بھی اس وقت آج کل کی طرح پختہ اور باقاعدہ عمارت کی شکل میں اس ظاہری شان و شوکت کی نہ تھیں کچی دیواروں کی گھاس پھوس کی مسجدیں تھیں اس لیے ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

(۱۸۹/۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا زَدَافَا اللَّهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهُذَا۔ رواه مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ وغیرہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرتا ہے تو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تیری یہ چیز واپس نہ کرے اس لیے کہ مسجدیں ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔ (مسلم ابوداؤد ابن ماجہ وغیرہ)

فائدہ:..... ظاہر یہ ہے کہ زجر و توبیخ اور منع کرنے کے لیے یہ زبان سے کہے تہذیب سے بددعا نہ کرے اور نہ یہ دل میں چاہے کہ مسلمان اپنی گم ہوئی چیز نہ پائے اور یہ بھی بعید نہیں کہ دل سے یہی چاہے تاکہ وہ اپنے فعل کی سزا پا کر آئندہ ایسی حرکت نہ کرے۔ اور حدیث شریف کا آخری جملہ کہ ”مسجدیں ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئیں“ اس میں خرید و فروخت وغیرہ داخل ہے اور بعض سلف مسجد میں سوال کرنے والے کو صدقہ دینا بھی روا نہیں رکھتے تھے۔ (مظاہر حق صفحہ ۲۳۹ جلد ۱)

(۱۹۰/۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ، أَوْ يَشْتَرِي فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَزْبِيعُ اللَّهُ بِحَاجَاتِكُمْ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً، فَقُولُوا: لَا زَدَافَا اللَّهُ عَلَيْكَ۔ رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح، والنسائی وابن خزيمة والحكم۔ وقال: صحيح على شرط مسلم، ورواه ابن حبان في صحيحه بنحوه بالمشطرا الاول۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا دیکھو تو کہو اللہ کرے تیری تجارت تجھ کو نفع نہ دے اور جب تم کسی کو (مسجد میں) گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو اللہ کرے نہ ملے۔ (سنن ترمذی، نسائی، ابن خزيمة، حاکم، ابن حبان)

فائدہ:..... شرح حدیث نے لفظ ”ضالہ“ کا مطلب کوئی گمشدہ چیز لیا ہے اور پھر اس پر لکھا ہے کہ جو چیزیں باہر گم ہوئی ہوں۔ ان کا اعلان مسجد میں نہ کرنا چاہیے اور جو چیزیں مسجد ہی میں گم ہوئی ہوں ان میں کچھ نجاش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا اعلان آہستہ سے کر دیا جائے تو جائز ہے۔

(۱۹۱/۱) وَعَنْ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فِي وَسْطِ الْمَسْجِدِ مُخْبِتًا مُخْبِتًا أَصَابِعَهُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، فَلَمَّا نَظَرْنَا إِلَيْهِ نَسُؤُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَطْلُنِ الرَّجُلُ إِلَّا شَارِقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْتَقَتْ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَسْتَيْتِرُ فَإِنَّ التَّيْتِيبَ مِنَ التَّيْتَابِ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَتَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ۔ رواه احمد بلسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ کے ایک غلام کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعیدؓ کے ساتھ تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم مسجد پہنچے (دیکھا) وہاں مسجد کے درمیان میں ایک شخص اپنے گھٹنوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ بنائے بیٹھا ہے اور اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسا رکھی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو ہاتھ کھول کر سیدھا بیٹھے کا اشارہ فرمایا۔ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے اشارے کو نہ سمجھا تو آپ حضرت ابو سعیدؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی آدمی مسجد میں ہو تو انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر (اس طرح) نہ بیٹھے کیوں کہ یہ شیطانی طریقہ ہے۔ آدمی جب تک مسجد میں رہتا ہے وہ نماز میں ہے یہاں تک کہ مسجد سے باہر چلا جائے۔ (احمد)

(۱۰/۱۹۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَوَضَّأَ غَائِمًا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُشَبِّهُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَائِلُهُ فِي صَلَاتِهِ۔ رواه أحمد وأبو داود بإسناد جيد والترمذی۔ واللفظ له من رواية سعيد المقبري عن رجل عن كعب بن عجرة۔ وابن ماجه من رواية سعيد المقبري أيضا عن كعب۔ واسقط الرجل المجهول۔

ترجمہ:..... حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص نے وضو کر لیا اور وہ نماز کے ارادے سے (گھر سے) نکل پڑا تو اب اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ پھنسائے کیوں کہ وہ نماز ہی میں ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... ان حدیثوں میں دو لفظ مذکور ہیں، "احتباء" اور "تشبیک" دونوں گھٹنے کھڑے کر کے گھٹنوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ بنا کر بیٹھنے کو "احتباء" کہتے ہیں اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسانے کا نام "تشبیک" ہے۔ ان دونوں حدیثوں سے اس طرح بیٹھنے اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں آپس میں ملانے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے، لیکن متعدد اور زیادہ قوی حدیثوں سے ان دونوں باتوں کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تیرہ حدیثیں ایسی نقل کی ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کا تشبیک کرنا ثابت ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں تشبیک کی جس سے امام بخاریؒ نے تشبیک کا جواز ثابت کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ جب مسجد میں جائز ہے تو مسجد کے علاوہ جگہوں میں بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔

علماء کرام کی تحقیق دونوں قسم کی روایات سامنے رکھنے کے بعد یہ ہے کہ جن روایات میں ممانعت ہے ان میں نماز کے درمیان اور نماز کے لیے آتے وقت اور مسجد میں نماز کا انتظار کرتے وقت منع کیا گیا ہے۔ اور جن روایات سے اس کی اجازت معلوم ہوتی ہے وہ سب ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں ہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد میں کچھ دیر ذکر و تسبیح کے لیے بیٹھے اور اس میں احتباء یا تشبیک کرے تو بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے احتباء کے طریقے پر بیٹھنے کی ممانعت بدستور باقی ہے، جس کی وجہ بظاہر یہ ہے کہ اس طرح بیٹھنے سے عام طور سے سستی آتی ہے اور وضوء کے ذریعہ جو جنتی اور فرحت و تازگی حاصل ہوتی ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت کعب بن عجرہؓ کی روایت میں ہے کہ نماز کا انتظار بھی چوں کہ نماز ہی کے حکم میں ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ اتنی دیر بیٹھنا بھی نماز ہی کے طریقہ پر ہو اور امام نوویؒ نے ریاض الصالحین میں اس موضوع پر باب قائم کیا: "باب كراهية الاحتباء يوم الجمعة والامام يخطب" یعنی جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے وقت گوثہ مار کر بیٹھنے کی کراہت کا بیان اور آگے فرمایا اس لیے کہ اس طرح نیند آتی ہے اور خطبہ سننے کے نوت ہونے اور وضوء کے نوت جانے کا خدشہ ہے اور اس ذیل میں حضرت معاذ بن انسؓ کی حدیث لے کر آئے جس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو دونوں گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اس سے بھی واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ممانعت صرف نماز کے درمیان اور نماز کے لیے آتے وقت اور مسجد میں نماز کا انتظار کرنے کے وقت میں ہے عام اوقات میں ممانعت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۱/۱۹۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَتَكَوَّنُونَ حَدِيدًا فِيهِمْ حَاجِدٌ۔ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجِدٌ۔ رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی (دنوی) باتیں مسجدوں میں ہوں کریں گی اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی پروا نہیں ہے۔ (ابن حبان)

فائدہ:..... مسجد میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ان کے ذکر کرنے کے لیے ہیں۔ اور اگر کبھی کوئی بات کرنے کی شدید ضرورت پیش آئی جائے تو اصل مسجد سے ہٹ کر برابر میں کسی جگہ بیٹھ کر بات چیت کی جاسکتی ہے۔ "اور اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔" سے مراد یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ ان سے بیزار ہے اور اللہ تعالیٰ کے عہد و پناہ سے خارج ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی اطاعت قبول نہ ہوگی۔

نماز کے لیے مسجد کی طرف چل کر خاص طور پر اندھیرے میں جانے کی ترغیب

(۱/۱۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجُمُعَةِ تَصْلُفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يَخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْلًا إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَخَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطْلٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ عَادَةً فِي صَلَاتِهِ، أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ أَللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا تَزَالُ فِي صَلَاتِهِ مَا اشْتَغَلَ الصَّلَاةَ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَللَّهُمَّ الْخَيْرُ لَهُ، أَللَّهُمَّ ثَبِّتْ عَلَيْهِ مَا أَلَّفْتَ يَوْمَ فُتَيْو، مَا أَلَّفَ يُحْيِيهِ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِخْتِصَارٍ، وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی ہو یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجہ المضاعف ہوتی ہے۔ اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے پھر مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہوتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، تو جب تک وہ با وضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ اس میں کسی مسلمان کو (زبان یا ہاتھ سے) ایذا نہ دے جب تک کہ وضو نہ جائے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، موطا)

نکات: ایک حدیث شریف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں ستائیس درجہ کی زیادتی بتائی گئی ہے اور اس حدیث میں پچیس درجہ کی۔ ان دونوں حدیثوں میں جو اختلاف ہوا ہے علماء نے اس کے بہت سے جوابات تحریر فرمائے ہیں جو شرح و حدیث میں مذکور ہیں۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ نمازیوں کے حال کے اختلاف کی وجہ سے ہے کہ بعضوں کو پچیس درجہ کی زیادتی ہوتی ہے اور بعضوں کو اخلاص کی وجہ سے ستائیس کی ہوتی ہے۔ بعض علماء نے نماز کے اختلاف پر محمول فرمایا ہے کہ سری نمازوں میں پچیس ہے اور جہری میں ستائیس ہے، بعض نے ستائیس عشاء اور صبح کے لیے بتایا ہے کہ ان دو نمازوں میں جانا مشکل معلوم ہوتا ہے اور پچیس باقی نمازوں میں اور بعض شرح نے لکھا ہے کہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کی بارش بڑھتی ہی چلی گئی جیسا کہ اور بھی بہت سی جگہ میں اس کا ظہور ہے۔ اس لیے اول پچیس درجہ تھا بعد میں ستائیس ہو گیا، بعض شرح نے ایک عجیب بات سمجھی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا ثواب پہلی حدیث سے بہت زیادہ ہے، اس لیے کہ اس حدیث میں یہ ارشاد نہیں کہ وہ پچیس درجہ کی زیادتی ہے، بلکہ یہ ارشاد ہے کہ پچیس درجہ المضاعف ہوتی ہی جس کا ترجمہ دو چند اور دو گنا ہوتا ہے، یعنی یہ کہ پچیس مرتبہ تک دو گنا اجر ہوتا چلا جاتا ہے اس صورت میں جماعت کی ایک نماز کا ثواب تین کروڑھ بیستیس لاکھ چوں ہزار چار سو بیس درجہ ہوا حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے یہ ثواب کچھ بعید بھی نہیں اور جب نماز کو چھوڑنے کا گناہ ایک حقہ ہے تو اس کے پڑھنے کا ثواب یہ ہونا قرین قیاس بھی ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ یہ تو خود غور کر لینے کی چیز ہے کہ جماعت کی نماز میں کس قدر اجر و ثواب اور کس کس طرح حسنات کا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ جو شخص گھر سے وضو کر کے محض نماز کی نیت سے مسجد میں جائے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی کا اضافہ اور ایک خطا کی معافی ہوتی چلی جاتی ہے اس کے بعد حضور اکرم ﷺ ایک اور طرح کی فضیلت کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ جب نماز پڑھ چکا تو اس کے بعد جب تک مصلیٰ پر رہے فرشتے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں فرشتے اللہ کے مقبول اور مصوم بندے

ہیں۔ ان کی دعا کی برکات خود ظاہر ہیں ایک ضروری امر یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ علماء نے لکھا ہے کہ فرشتوں کی اس دعا کا مستحق جب ہی ہوگا جب نماز نماز بھی ہو اور اگر ایسی ہی پڑھی کہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر منہ پر مار دی گئی تو پھر فرشتوں کی دعا کا مستحق نہیں ہوتا۔ (بہ)

(۱۹۵/۲) حَدِیْثُ أَبِي هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فِی بَیْتِہٖ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ کَانَ فِی صَلَٰۃٍ حَتّٰی یُزَجَّعَ الْحَدِیْث۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر وہ مسجد میں (نماز پڑھنے) آیا تو وہ واپس ہونے تک نماز ہی میں ہے۔ (ابن حبان، حاکم)

(۱۹۶/۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآہُ اِلٰی مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَحَطَّوْۃٌ تَحْتُوْۃٌ سِتْرَہٗ، وَحَطَّوْۃٌ تَحْتُوْۃٌ لَّہٗ حَسَنَہٗ ذَاہِبَا وَرَآجِعَا۔ رَوٰہُ اَحْمَدُ یُسْنَدُہٗ حَسَنٌ وَالتَّطَبُّعُ وَابْنُ حَبَانَ فِی صَحِیْحہ۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی مسجد کی طرف جائے جس میں (نماز) باجماعت ہوتی ہو تو اس کا ایک قدم برائی کو مٹاتا رہتا ہے اور دوسرا قدم نیکی لکھتا رہتا ہے۔ جاتے ہوئے بھی اور لوٹتے ہوئے بھی۔ (احمد، طبرانی، ابن حبان)

(۱۹۷/۳) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاتَّسَبَّہُ الْوُضُوْءُ، ثُمَّ مَشٰۤی اِلٰی صَلَٰۃٍ مَّكْتُُوْبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْاِجْمَاعِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔ رَوٰہُ ابْنُ خَرِیْمَہ۔

ترجمہ:..... حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے جس نے وضو کیا اور وضو کو کمال درجہ پر پہنچایا پھر فرض نماز پڑھنے کے لیے چلا اور نماز امام کے ساتھ ادا کی اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابن خریزہ)

(۱۹۸/۵) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ: حَضَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ الْمَوْتُ قَالَ: اِنِّیْ مُحَدِّثُكُمْ حَدِیْثًا مَّا اَحَدٌ تُكْمُوْۃٌ اِلَّا اَخْتِیَابًا۔ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاحْسَنَ الْوُضُوْءِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی الصَّلَٰۃِ لَمْ یَزِفْہُ قَدَمُہُ الْاِیْمَنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ حَسَنَہٗ، وَلَمْ یَضَعْ قَدَمُہُ الْاِیْمَنِ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْہُ سِتْرَہٗ فَلِیُفْزَبَ اَحَدُكُمْ اَوْ لَیْبَعْدُ، فَلِیْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّی فِی جَمَاعَۃٍ غُفِرَ لَہٗ، فَلِیْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْۃٌ بَعَثًا وَبَقِیَ بَعْضُ صَلَّی مَا اُوْزِلَتْ وَاَنْتُمْ عَابِقِیْ کَانَ کَذٰلِکَ، فَلِیْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْۃٌ فَاتَّزَمَ الصَّلَٰۃَ کَانَ کَذٰلِکَ۔ رَوٰہُ اَبُو دَاوُدَ

ترجمہ:..... حضرت سعید بن المسیبؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کی موت کا وقت قریب آیا تو فرمایا تم کو ایک حدیث بتلاتا ہوں اور وہ حدیث صرف ثواب کی امید پر بتا رہا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال

درجہ پر پہنچاتا ہے پھر وہ نماز کے لیے چلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور بائیں قدم پر اللہ اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ لہذا تم میں سے کوئی شخص (مسجد کے) قریب رہے یا دور رہے۔ اگر یہ شخص مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز

پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اگر یہ شخص آیا اور (جماعت کے لوگ) نماز کا کچھ حصہ پڑھ چکے تھے اور کچھ باقی تھا تو اسے چاہیے کہ جتنی نماز مل گئی ہے اسے (جماعت کے ساتھ) پڑھ لے اور بقیہ کو پورا کر لے۔ اور اس پر بھی وہی اجر ملے گا۔ اور اگر یہ مسجد میں آیا اور

لوگ نماز پڑھ چکے تھے تو یہ (اپنی) نماز پڑھ لے اور اس پر بھی وہی اجر مل جائے گا۔ (ابوداؤد)

فائدہ:..... یہ اللہ کا کس قدر انعام و احسان ہے کہ محض کوشش اور سعی پر جماعت کا ثواب مل جائے گا گو جماعت نہ مل سکے۔ اللہ کی اس دین پر بھی ہم لوگ خود ہی نہ لیں تو کسی کا کیا نقصان ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ محض اس کھٹکے سے کہ جماعت ہو چکی ہوگی مسجد میں

جانا ملتوی نہ کرنا چاہیے۔ اگر جا کر معلوم ہو کہ ہو چکی ہے تب بھی ثواب تول ہی جائے گا۔ البتہ اگر پہلے سے یقیناً معلوم ہو جائے کہ جماعت

ہو چکی ہے تو مضاقتہ نہیں۔ (فضائل نماز)

(۱۹۹/۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي، هَذَا كَثْرَ الْحَدِيثِ إِلَى أَنْ قَالَ: قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ، وَنَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَةِ، وَإِسْتِجَابَةِ الْوُضُوءِ فِي الشَّجَرَاتِ، وَالْمِظْلَاجِ الْقَلْبَاقِ، وَمَنْ خَافَظَ عَلَيْهِمْ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ دُثُوبِهِ كَثِيرًا وَلَكَئِذْ أَفْهَمَ، الْحَدِيثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَهَاقُ بِتَمَامِهِ أَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب کی طرف سے رات کو ایک آنے والا آیا (اس کے بعد تفصیل ذکر فرمائی جس میں یہ ہے کہ) مجھ سے پوچھا: اے محمد! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! میں جانتا ہوں درجات اور کفارات کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ یعنی ان اعمال کے بارے میں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور جن سے گناہ جھڑتے ہیں اور جماعت کی نماز کے لیے پیدل چل کر جانے میں اور سخت سردی میں وضوء کو کمال درجہ تک پہنچانے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے بارے میں اور جس نے ان کا اہتمام کیا بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا گویا آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (سنن ترمذی)

(۲۰۰/۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ فَيُتْبِعُهُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ إِلَيْهِ عَمَّا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْعَالَمِ بِظُلْمَتِهِ (رواه ابن خزيمة في صحيحه) ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی کوئی شخص وضوء کرتا ہے اور وضوء کو کمال درجہ پر پہنچاتا ہے پھر صرف نماز ہی کے ارادہ سے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسا کہ کسی دور گئے ہوئے آدمی کے آنے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزيمة)

(۲۰۱/۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَّتِ الْبَقَاءُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَتْهُ سَلَامَةٌ أَنْ يَنْتَقِلُوا أَقْرَبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَتْ ذَلِكَ الْبَقَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: بَلَّغْنِي إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا أَقْرَبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا بَنِي سُلَيْمٍ دِنَارٌ كُمْ تُكْسِبُ أَثَارَ كُمْ دِنَارٌ كُمْ تُكْسِبُ أَثَارَ كُمْ، فَقَالُوا: مَا يَسُرُّنَا أَنْ نَكُنَّا نَحْتَوِئًا۔ رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ مسجد (نبوی) کے آس پاس کے کچھ مکانات خالی ہوئے (تو انصار صحابہ کا ایک قبیلہ) بنو سلمہ (جو مسجد سے کچھ فاصلہ پر آباد تھا انہوں) نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کر رہے ہو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! ارادہ کیا تو ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی سلمہ! وہیں رہو (اپنے موجودہ گھروں میں آباد رہو) تمہارے مسجد تک آنے کا ہر قدم لکھا جاتا ہے۔ بنو سلمہ کہتے ہیں کہ (اس فضیلت کو سن کر) ہمیں اچھا معلوم نہ ہوا کہ ہم (اپنے دور کے مکانات سے مسجد کے قریب) منتقل ہو جائیں۔ (مسلم وغیرہ)

(۲۰۲/۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ تَجِدُ مَنَازِلَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادُوا أَنْ يَنْتَقِلُوا فَلَكَئِذْ: (وَكُنْتُ مَعَهُمْ) فَقَبِلُوا۔ رواه ابن ماجه بسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انصار کے گھر مسجد (نبوی) سے دور تھے انہوں نے مسجد کے قریب (مکانات لینے کا) ارادہ کیا تو آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اور ہم لکھتے ہیں، جو انہوں نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا، اس آیت کے اترنے کے بعد وہ اپنے (دور کے گھروں میں ہی) جم گئے۔" (ابن ماجہ)

(۳۰۳/۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَّا بُعِدَ مِنَ الْمَسْجِدِ أَكْثَرُ أَجْرًا۔ رواه

احمد وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم۔ وقال: حدیث صحیح مدلی الإسناد۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جتنا مسجد سے دور ہوگا اس کو اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم)

(۳۰۳/۱۱) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَتَعَدُّهُمْ إِلَيْهَا عَشْرًا فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِينَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ عَلَى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْثَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِينَ يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَتَأَمَّرُ۔ رواه البخاری ومسلم وغيرهما۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے زیادہ اجر وہ ثواب لینے والا وہ ہے جو جتنی دور سے نماز کے لیے چل کر آئے، اور جو نماز کا اس لیے انتظار کرتا رہے کہ امام کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھے وہ زیادہ ثواب والا ہے بہ نسبت اس شخص کے جو نماز (بغیر جماعت کے تنہا) پڑھ کر سو جائے۔ (بخاری، مسلم)

(۳۰۵/۱۲) وَعَنْ أَبِي بِنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا أَكْثَرَ أَحَدًا أَتَعَدُّ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ كَانَتْ لَا تَحْطِئُهُ صَلَاتُهُ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ اسْتَعْرَيْتَ حَتَّى تَرْكِبَهُ فِي الظُّلُمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ، فَقَالَ: مَا يُسْرِنِي أَنْتَ مَنَزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يَكْتُبَ لِي مَنَشَأِي إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرَجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ جُعِلَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلُّهُ۔

ترجمہ: حضرت ابی بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا گھر مسجد سے میرے علم میں سب سے دور تھا، لیکن اس کی کوئی نماز جماعت سے فوت نہیں ہوتی تھی ان سے کہا گیا (کتنا اچھا ہو) کہ اگر ایک گدھا خرید لیں اندھیری رات اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر (مسجد آجایا کریں) انہوں نے جواب دیا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا مکان مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں میرا مسجد کی طرف چلنا اور میرا لوٹنا جب میں واپس گھر لوٹوں گا (ثواب) لکھا جائے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پورے ثواب کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جمع فرمادیا ہے۔ (مسلم وغیرہ)

(۳۰۶/۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سَلَاةٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تُطْلَعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِسْنَتَيْنِ صَدَقَةً، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَتَحْلِلُهُ عَلَيْهِ، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةً، وَالْحِلْمَةُ الصَّالِحَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ يَضِيئُهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ الْأَذَى عَنِ الظُّلْمِ بَقِي صَدَقَةٌ۔ (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے انسان کے ہر عضو پر صدقہ ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرنا صدقہ ہے۔ اور آدمی کی سواری میں مدد کرنا کہ اس کو اس کی سواری پر سوار کرنا یا اس کا سامان اس کی سواری پر اٹھا کر رکھنا صدقہ ہے اور کلمہ طیبہ صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۳۰۷/۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَّا لَكُمْ عَلَى مَا يَمْشُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

رواہ مالک ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے اور اس کے ساتھ درجات بلند کرے صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیفوں کے وقت مہالذ سے وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا بس یہی رباط ہے (سرحدوں کی حفاظت ہے) یہی رباط ہے۔ یہی رباط ہے۔ (مالک، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳۰۸/۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمَّ إِلَى التَّسْجِدِ، أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ لُزْلًا مَخْطُومًا أَوْ رَاحَ. رواه البخاري ومسلم وغيرهما.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد میں جاتا ہے تو ہر بار کے جانے پر اللہ تعالیٰ اس بندہ کے لیے جنت میں مہمانی کا انتظام فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۰۸/۲۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَبْشُرُ الثَّانِيَيْنِ فِي التَّلَامُّ إِلَى التَّسْجِدِ بِالنُّورِ النَّاجِيَةِ مِنَ النَّارِ. رواه ابو داود والترمذي وقال: حديث غريب. قال الحافظ عبدالمعطي رحمه الله: ورجال إسناده ثقات. ورواه ابن ماجه بلفظ من حديث النس.

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن کے پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:..... یعنی آج دنیا میں اندھیری رات میں مسجد میں جانے کی قدر اس وقت معلوم ہوگی جب قیامت کا ہولناک منظر سامنے ہوگا اور ہر شخص مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ آج کے اندھیروں کی مشقت کا بدلہ اور اس کی قدر اس وقت ہوگی جب ایک چمکتا ہوا نور اور آفتاب سے کہیں زیادہ روشنی ان کے ساتھ ساتھ ہوگی۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ قیامت کے دن نور کے نمبروں پر ہوں گے اور بے فکر اور لوگ گھبراہٹ میں ہوں گی۔

(۳۱۰/۱۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَزَرَ مِنْ بَيْتِهِ مَطْلَقًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْشُوبَةٍ، فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَيِّ الْخَيْرِ، وَمَنْ حَزَرَ إِلَى تَسْبِيحِ النَّحْسِيِّ لَا يَنْصُوبُهُ إِلَّا إِقَاءَهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُغْتَسِرِ. وَصَلَاةٌ عَلَى إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَعْنٌ بَيْنَهُمَا يَكْتَابُ فِي عِلِّيِّينَ. رواه ابو داود من طريق القاسم بن عبد الرحمن عن ابى امامة. تسبيح النحسي يريد صلاة الفجر. وكل صلاة يتطوع بها فهي تسبيح وسبحة.

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے اس کا ثواب احرام باندھ کر حج پر جانے والے کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ صرف ان نفلوں کے لیے مشقت پر پڑا (یعنی خالصہ نماز کے لیے نکلا اور ریاء یا اور کوئی غرض مقصود نہ تھی) اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی بیہودہ بات نہ ہو یہ ایسا عمل ہے کہ علین میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں وضو احرام کے مشابہ ہے اور نماز حج کے مشابہ ہے اور تشبیہ کی وجہ یہ ہے کہ نمازی کو حاجی کی طرح گھر سے نکلنے سے واپس آنے تک ثواب ملتا رہتا ہے اور تمام وجوہ میں حاجی کی طرح ثواب مقصود نہیں ہے اور نہ حج عیث اور بے فائدہ ہوا۔ اور عمرہ بنسبت حج کے نفل نماز کی طرح ہے بنسبت فرض نماز کے اور نماز کے بعد نماز پڑھنا سے مراد یہ ہے کہ نماز پر مداومت کرنا اور دو نمازوں کے درمیان کوئی عمل ایسا نہ ہو جو اس نماز کے ثواب کو ضائع کر دے یہ عمل علین میں لکھا جاتا ہے یعنی کوئی عمل اس سے اعلیٰ نہیں ہے۔ (مظاہر صفحہ ۲۳۵)

(۳۱۱/۱۸) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنَّهُمْ صَامُوا عَلَى اللَّهِ، لَأَبْغَاشَ

رُزِقَ وَكُنِيَ، وَإِنْ مَاتَ أَوْ حَذَّ اللَّهُ الْجَنَّةَ، مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ۔ رواه ابو داؤد وابن حبان في صحيحه، وبقا احاديث من هذا النوع في الجهاد وغيره ان شاء الله تعالى

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ ان کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اگر زندہ رہا اس کو روزی دی جائے گی اور اس کی کفایت کی جائے گی اور اگر مر جائے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا: پہلا وہ شخص ہے جو اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے دوسرا وہ شخص ہے جو مسجد گیا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلا وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن حبان)

فائدہ:..... گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہونے کے دو مطلب ہیں، ایک یہ کہ گھر میں داخل ہونے کے وقت گھر والوں کو سلام کرے اس صورت میں اللہ کا ذمہ اس کے لیے یہ ہے کہ اس کو اور اس کے گھر والوں کو خیر و برکت دے گا۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ گھر میں رہنے کو لازم پکڑے گھر سے باہر نہ نکلے تاکہ برے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بچا رہے اور ہر طرح سے امن میں رہے اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس کے لیے یہ ہے کہ اس کو آفات سے سلامت رکھے گا۔ (مطابرحق صفحہ ۲۳۵)

(۲۱۳/۱۹) وَعَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَصَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ التَّوَصُّؤِ، ثُمَّ أَقَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ، وَحَقَّقَ عَلَى الْمَشْرُورِ أَنَّ يُكْشَرُ الرَّائِي. رواه الطبرانی في الكبير يلساندین احمد صا جید۔ وروی البیہقی نحوه موقوفا علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلساند صحیح۔

ترجمہ:..... حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے گھر میں وضوء کیا اور اچھی طرح کیا پھر مسجد میں آیا وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے۔ اور میزبان کے ذمہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی، بیہقی)

فائدہ:..... مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔ اور ان میں آنے والا اللہ کا مہمان ہے۔ جب ایک معمولی آدمی اپنے مہمان کا اکرام ضروری سمجھتا ہے تو کریموں کا کریم اپنے مہمان کو بغیر اکرام کے کیسے چھوڑ دے گا؟ لیکن یہ دنیا محدود ہے اور چھوٹی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا تحمل نہیں کر سکتی اس لیے وہ ان انعامات کو آخرت کے لیے رکھتا رہتا ہے جس کے کچھ آثار دنیا میں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(۲۱۳/۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا۔ (رواه مسلم)

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین جگہیں اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور بدترین جگہیں اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔ (مسلم)

(۲۱۳/۲۱) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْبِلَادِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ، وَأَيُّ الْبِلَادِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَنَاءَ فَأَخْبَرَهُ جِبْرِيلُ: أَنَّ أَحْسَنَ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ الْمَسَاجِدُ، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ الْأَسْوَاقُ۔ رواه احمد والبخاری واللفظ له، وابو يعلى والمحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں کون سی ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں کونسی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے معلوم نہیں جبرئیلؑ سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ جبرئیلؑ تشریف لائے تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار

ہیں۔ (احمد، بزار، ابویعلیٰ، حاکم)

مساجد کے ساتھ تعلق اور وابستگی اور اس کو لازم پکڑنے اور اس میں بیٹھنے کی ترغیب

(۲۱۵/۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَشَاوُ الْمَسَاجِدَ فَاتَّهَدُوا لَهُ بِالْأَيْمَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "إِنَّمَا يَتَعَمَّدُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ" (التوبة: ۱۸)

رواہ الترمذی واللفظ لہ۔ وقال: حدیث حسن غریب، وابن ماجہ، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحيهما والحاكم، كلهم من طريق دراج ابی السمع عن ابی الهميم عن ابی سعيد، وقال الحاكم: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں جس شخص کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو۔ اس کے بعد: إِنَّمَا يَتَعَمَّدُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ یہ آیت تلاوت فرمائی۔ یعنی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی، ابن خزيمة، ابن حبان، ابن ماجہ)

نوٹ:..... اور اس موضوع پر حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ روایت بھی ہے جس میں سات اشخاص کا ذکر ہے جن کو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملے گا جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا ان میں سے ایک شخص وہ ہے جس کا دل مسجد سے الٹا ہوا ہے۔ وہ حدیث اخلاص کے اب میں تفصیل سے گزر چکی ہے۔ وہاں دیکھ لی جائے۔

(۲۱۶/۲) وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ الْمَسَاجِدَ لِلْمَسَلَاةِ، وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِوْ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن ماجہ وابن خزيمة وابن حبان في صحيحيهما والحاكم، وقال: صحيح على شرط الشيخين۔ ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص مسجد کو نماز اور یاد الہی کی غرض سے (گویا) اپنا وطن بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی دور گئے ہوئے عزیز کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، ابن خزيمة، ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... گو نبی کریم ﷺ نے مسجد کو وطن بنانے سے روکا ہے اس حدیث شریف میں وطن بنانے سے مراد یہ ہے کہ جیسے وطن سے محبت ہوتی ہے ایسی ہی مسجد سے محبت ہو۔

(۲۱۷/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ لِمَسْجِدٍ أَوْ قَاعٍ، أَلَمَلَاكُهُ جَلَسَاؤُهُمْ، إِنْ غَابُوا يَتَقَرَّبُوا لَهُمْ، وَإِنْ مَرُّوا عَادُوا لَهُمْ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوا لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلَى قُلُوبِ خِصَالٍ: أَلَمْ يَتَقَرَّبُوا أَوْ تَجَلَّوْا جُحْمَهُ، أَوْ رَحِمَهُ لَمْ يَنْظُرُوا، رَوَاهُ أَحَدُ مِنْ رَوَاةِ ابْنِ لَيْعَةَ، وَرَوَاهُ الْهَاشِمِيُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَكَانَ قَوْلُهُ: جَلِيسُ الْمَسْجِدِ إِلَى آخِرِهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ فِي أَصْلِهِ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (کچھ لوگ) مسجدوں کے کھونٹے ہیں فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو فرشتے ان کا پوچھتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کو جائیں تو فرشتے ان کی اعانت کرتے ہیں پھر فرمایا مسجد والا تین طرح کا ہے یا تو وہ (دینی) بھائی ہے جس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یا اس سے کوئی کلمہ حکمت مل سکتا ہے یا اللہ کی وہ رحمت مل سکتی ہے جس کا انتظار ہر وقت رہتا ہے۔ (احمد، حاکم)

(۲۱۷/۲) وَعَنْ أَبِي الدُّدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمَسْجِدُ نَيْبُ كُلِّ

ثَقِيحٌ، وَتَكْفُلُ اللَّهُ يَمْنُ كَانَ التَّسْجُدُ بَيْنَهُ بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَانِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِصَوَاتِ اللَّهِ إِلَى الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْبَزَارِ. وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

ترجمہ:..... حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور جو مسجد کو اپنا گھر بنائے اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس کی زندگی (دنیا کی) اچھی گزار دوں گا، اور اس پر رحم کروں گا، اور پل صراط سے (آسانی کے ساتھ) پار کروں گا، اور اس سے راضی ہو کر جنت میں داخل کروں گا۔ (طبرانی، بزار)

بدبودار چیزیں جیسے پیاز، لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں آنے پر وعید

(۲۱۸/۱) عَنْ ابْنِ حُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، يَغْنِي الثُّومَ فَلَا يَفْضُرُ بَنَ مَسْجِدَنَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِشَيْلِجٍ: فَلَا يَفْضُرُ بَنَ مَسْجِدَنَا، وَفِي رِوَايَةٍ لَهْمَا: فَلَا يَأْتِيَنَّ التَّسَاجِدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَأَبِي دَاوُدَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَفْضُرُ بَنَ التَّسَاجِدِ.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس پودے یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (بخاری، مسلم)

(۲۱۹/۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَفْضُرُ بَنَ وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس پودے میں سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ (بخاری، مسلم)

(۲۲۰/۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ بَصَلًا، أَوْ ثُومًا، فَلْيُعْزِلْنَا، أَوْ فَلْيُعْزِلْنِي مَسْجِدَنَا، وَلْيُتْعَلَّ فِي بَيْتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِشَيْلِجٍ: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّومَ، وَالْكُنْزَاتِ فَلَا يَفْضُرُ بَنَ مَسْجِدَنَا، فَلَيْتَ الْمَلَائِكَةُ تَنَادَّيْ وَمَا يَتَأَذَّيْ مِنْهُ بَشَرٌ أَدَمَ.

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا یہ ارشاد فرمایا کہ وہ ہماری مسجد سے الگ رہے اور اس کو چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو پیاز، لہسن اور گندنا کھائے ہو ہماری مسجد کے قریب (بھی) نہ آئے کیوں کہ جس چیز سے انسان اذیت پاتے ہیں اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے۔

فائدہ:..... اگرچہ فرشتے انسان کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں لیکن مسجد میں خصوصیت سے ان کا اجتماع رہتا ہے اس لیے وہاں کی رعایت زیادہ ہونی چاہیے اور کیا بعید ہے کہ انسان کے محافظ فرشتوں اور ہر دم ساتھ رہنے والے دیگر فرشتوں کو اللہ کی طرف سے اس طرح کی چیزوں کی کچھ سہار اور برداشت عطا ہوئی ہو۔ اور حدیث شریف میں پیاز، لہسن کے ساتھ "کواٹ" جس کا ترجمہ "گندنا" کیا ہے اسے بعض مقامات پر "پیازی"، اور "پوگاٹ" بھی کہتے ہیں یہ گیبوں اور چنے کی کاشت میں خود رو بکثرت پیدا ہوتا ہے اس کے پتے پیاز کی طرف مگر ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔ کچا اور پکا کر دونوں طرح کھایا جاتا ہے۔ پتے سبز، پھول سفید اور بیج سیاہ ہوتے ہیں، تیز بدبودار ہوتا ہے۔ عرب میں پیاز لہسن کی طرح استعمال ہوتا ہے۔

(۲۲۱/۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لُكِّزَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّومُ، وَالْبَصَلُ.

وَالْكُفْرَاتُ، وَقِيلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! وَأَشَدُّ ذَلِكَ لِحَبْلِهِ الْقَوْمُ أَفْشَحَ مَهْمًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّوهُ مِنْ أَكْلِهِ وَمِنْكُمْ فَلَا يَفْتَرِبُ هَذَا الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِجْلُهُ مِنْهُ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے بہن، پیاز اور گندنا کا ذکر کیا گیا اور پوچھا گیا یا رسول اللہ! ان سب میں سخت (بدبو والا) بہن ہے، کیا آپ اس کو حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو کھاؤ (کوئی بات نہیں) (لیکن) جو اس کو کھائے اس مسجد (نبوی) کے قریب نہ آئے جب تک کہ اس کی بدبو زائل نہ ہو جائے۔ (ابن خزیمہ)

عورتوں کو گھسروں کے لازم پکڑنے اور ان ہی میں نماز پڑھنے کی ترغیب اور گھسروں سے نکلنے پر وعید

(۱/۲۲۲) عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعِيَ. وَصَلَّائِلٌ فِي بَيْتِي خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِي فِي حُجْرَتِي، وَصَلَّائِلٌ فِي حُجْرَتِي خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِي فِي دَارِي، وَصَلَّائِلٌ فِي دَارِي خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِي فِي مَسْجِدِي، وَصَلَّائِلٌ فِي مَسْجِدِي خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِي فِي مَسْجِدِي، قَالَ: فَأَمَرْتُ قَبِيْلِي لَهَا مَسْجِدًا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَطْلَمِهِ، وَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواه احمد وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوجہم ساعدیؓ کی بیوی اُمّ حمیدؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھنا بہت پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میں بھی جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو حالانکہ گھر کے اندر والی سونے کی کوٹھری میں نماز پڑھنا تمہارے لیے والاں میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور والاں میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا تمہارے لیے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (راوی) کہتے ہیں کہ امّ حمید نے حکم دے دیا اور کمرے کے بالکل آخری حصہ کے اندر صحن میں جو جگہ ہو سکتی تھی وہاں ان کے لیے نماز کے جگہ بنادی گئی اور وہ ہمیشہ وہیں نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ اللہ سے جا ملیں۔ (احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان)

(۲/۲۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بَيْتِهِنَّ۔

رواه احمد والطبرانی في الكبير، وفي إسناده ابن لهيعة، رواه ابن خزيمة في صحيحه والحاكم من طريق دراج أبي السهم عن السائب مولى امرئسمة عنها، وقال ابن خزيمة: لا اعرف السائب مولى امرئسمة بعدالة ولا جرح، وقال الحاكم: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے لیے بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے آخری کونے ہیں۔ (احمد، طبرانی، ابن خزیمہ، حاکم)

(۳/۲۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّبِعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتَهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے مت روکو، لیکن ان کے لیے گھر ہی بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

(۴/۲۲۵) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ وَإِنَّمَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اشْتَرَفَتْهَا الشَّيْطَانُ، وَإِنَّمَا لَا تَكُونُ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ مِنْهَا فِي قَعْرِ بَيْتِهَا۔ رواه الطبرانی في الأوسط ورجاله رجال الصحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت (پوری کی پوری) چھپانے کی چیز ہے اور جب یہ اپنے

گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ عورت اپنے گھر کے اندرونی کونے میں جتنا اللہ کا قرب حاصل کر سکتی ہے اتنا کہیں نہیں پاسکتی۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ:..... ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے لیے مسجدوں میں آنے کے بجائے اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھنا بہتر ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی جس روایت میں یہ ہے کہ عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکوا سی میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ہے کہ عورتوں کے لیے ان کے گھر بہتر ہیں۔

اور ام حیدؓ کی روایت کے آخری الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کا جو اجر و ثواب حدیثوں میں ہے وہ صرف مردوں کے لیے ہے۔ حافظ ابن خزیمہؒ نے بھی اس حدیث سے یہی ثابت کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے نبی کریم ﷺ کے دنیا سے کوچ کرنے کے کچھ ہی دن بعد فرمایا تھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے تو ضرور عورتوں کو مسجد میں جانے سے روک دیتے۔ (بخاری و مسلم)

یہ باتیں چودہ سو سال قبل کی دنیا میں ہو رہی ہیں۔ اندازہ کیجیے کہ آج اس مسئلہ میں کس قدر سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

پانچوں نمازوں کو اہتمام سے پڑھنے کی ترغیب اور اس کے فرض ہونے پر ایمان رکھنا

[فیہ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ]

(۲۲۶/۱) عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ، وَصَوْمَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... یہ پانچوں ایمان کے بڑے اصول اور اہم ارکان ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس پاک حدیث میں بطور مثال کے اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہوتا ہے۔ کلمہ شہادت خیمہ کی درمیانی لکڑی کی طرح ہے اور بقیہ چاروں ارکان بمنزلہ ان چار ستونوں کے ہیں جو چار کونوں پر ہوں۔ اگر درمیانی لکڑی نہ ہو تو خیمہ کھڑا ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہ لکڑی موجود ہو اور چاروں طرف کے کونوں میں کوئی سا لکڑی نہ ہو تو خیمہ قائم تو ہو جائے گا، لیکن جوئے کوئے کی لکڑی نہیں ہوگی۔ وہ جانب ناقص اور گری ہوئی ہوگی۔ اس پاک ارشاد کے بعد ہم لوگوں کو اپنی حالت پر خود ہی غور کر لینا چاہیے کہ اسلام کے اس خیمہ کو ہم نے کس درجہ تک قائم کر رکھا ہے اور اسلام کا کونسا رکن ایسا ہے جس کو ہم نے پورے طور پر سنبھال رکھا ہے۔ اسلام کے یہ پانچوں ارکان نہایت اہم ہیں حتیٰ کہ اسلام کی بنیاد انہی کو قرار دیا گیا ہے اور ایک مسلمان کے لیے بحیثیت مسلمان ہونے کے ان سب کا اہتمام نہایت ضروری ہے مگر ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے۔ (فضائل نماز صفحہ ۶)

(۲۲۷/۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ظَلَمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بِنَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُتَرَى عَلَيْهِ أَكْثَرُ الشَّعْرِ وَلَا يُعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسَّنَهُ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، الْحَدِيثُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَهُوَ مَرْوِيُّ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي الصَّحاحِ وَغَيْرِهِمَا۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک نہایت سفید کپڑے والا بہت سیاہ بال والا شخص ظاہر ہوا اور اس پر کوئی سفر کے آثار بھی معلوم نہ ہوتے تھے اور ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا بھی نہ تھا (یعنی مسافروں کی طرح اس پر کوئی غبار وغیرہ بھی نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے) یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے روبرو بیٹھ گیا اور اپنے دونوں زانو نبی کریم ﷺ کے زانو کے ساتھ ملا دیے۔ (یعنی نہایت قریب بیٹھا تاکہ سوال کا جواب اچھی طرح سنے) اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (جیسے شاگرد استاد کے آگے ادب سے بیٹھتا ہے) اور کہا اے محمد! مجھ کو اسلام کی (حقیقت کے) متعلق بتلاؤ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: یہ حدیث جبریل کہلاتی ہے پوری حدیث کسی اور باب میں تفصیل سے ان شاء اللہ آئے گی۔

(۲۲۸/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ بَنِي آدَمَ أَخَذُوا كُلُّهُمْ بَعْضُهُمْ فِيهِمْ كُلُّ يَوْمٍ تَحْتَسِبُ مَمَرَاتٍ عَلَى بَيْتِي مِنْ دَرَبِهِ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَبِهِ شَيْءٌ. قَالَ: فَكَذَلِكُ مَثَلُ الْقُلُوبِ الْخَفِيفَةِ يَتَّبِعُ اللَّهُ بِهِنَّ الْخَفِيفَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ عُمَانَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاتی ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن ماجہ میں حدیث عثمان)

فائدہ: جاری پانی گندگی وغیرہ سے پاک ہوتا ہے اور حضرت جابرؓ کی دوسری روایت میں نہر کے گہرا ہونے کا بھی ذکر ہے اور پانی جتنا بھی گہرا ہوگا اتنی ہی صاف اور شفاف ہوگا اس لیے حدیث شریف میں اس کا جاری ہونا اور گہرا ہونا فرمایا گیا ہے اور جتنے صاف پانی سے آدمی غسل کرے گا اتنی ہی صفائی بدن پر آئے گی۔ اس طرح نمازوں کی وجہ سے اگر آداب کی رعایت رکھتے ہوئے پڑھی جائیں تو گناہوں سے صفائی حاصل ہوتی ہے جس قسم کا مضمون اس حدیث پاک میں ارشاد ہوا ہے اس قسم کا مضمون کئی حدیثوں میں مختلف صحابہؓ سے مختلف الفاظ میں نقل کیا گیا ہے۔

(۲۲۹/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقُلُوبُ الْخَفِيفَةُ وَالْجَمْعَةُ إِلَى الْجَمْعَةِ كَقَارِئَةٍ لِمَا يَنْتَهَنُ عَنْهَا لَمْ تُحْشَ الْكُتُبَانُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیانی اوقات اور دنوں کے تمام (صغیرہ) گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کیا نہ کرنا اور کتاب نہ ہو جائے۔ (یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک جو صغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کا مقصود اس امر کا سمجھا دینا ہے کہ اللہ جل شانہ نے نماز کو گناہوں کی معافی میں بہت قوی تاثیر عطا فرمائی ہے اللہ جل شانہ کی اس رحمت اور وسعت مغفرت اور لطف و انعام اور کرم سے ہم لوگ فائدہ نہ اٹھائیں تو کسی کا کیا نقصان ہے اپنا ہی کچھ کھوتے ہیں۔ ہم لوگ گناہ کرتے ہیں، نافرمانیاں کرتے ہیں، حکم عدولیاں کرتے ہیں، تعمیل ارشاد میں کوتاہیاں کرتے ہیں، اس کا مقتضایہ تھا کہ قادر عادل باو شاہ کے یہاں ضرور سزا ہوتی اور اپنے کیے کو بھگتتے۔ مگر اللہ کے کرم کے قربان کہ جس نے اپنی نافرمانیاں اور حکم عدولیاں کرنے کی تلافی کا طریقہ بھی بتا دیا مگر ہم اس سے نفع حاصل نہ کریں تو ہماری حماقت ہے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت اور لطف تو عطا کے واسطے یہاں ڈھونڈتی ہیں۔

(۲۳۰/۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ يَمْلِكْ بَيْنَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

كُلِّ صَلَاحٍ: يَأْتِيهِ اَدَمَ قَوْمُوا إِلَى نِيْزَا نِكْحُ النَّبِيِّ اَوْ قَدْ ثَمُوْهَا فَاطْفُثُوْهَا۔ رواه الطبرانی فی الأوسط والصغیر۔ وقال: تفرز به یحیی بن زحیر القرطبی۔ قال السلی: ورجاله کلهم محتج بهم فی الصحیح سراقہ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے یہاں ایک فرشتہ مقرر ہے جو ہر نماز کے وقت یہ آواز لگاتا ہے کہ اے اولاد آدم! اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلا نا شروع کر دیا ہے بجھاؤ۔ (طبرانی فی الأوسط والصغیر)

فائدہ:..... جس طرح دنیا کی آگ چیزوں کو جلا کر خاکستر کر ڈالتی ہے۔ اس طرح انسان کی بد عملی اور گناہ بھی اس کی نیکیوں کو تباہ کر دیتے ہیں اور آخرت میں اس انسان کے لیے جہنم کا سبب بن جاتے ہیں بد عملی کے اثرات کے لیے بہترین تریاق نماز ہی ہے۔

(۲۳۱/۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَفُضِّتُ قَبِيضًا؟ قَالَ: مِنَ الصَّادِقِينَ وَالشَّهَدَاءِ۔

رواه البزار، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما واللفظ لابن حبان۔

ترجمہ:..... حضرت عمر بن مرہ جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا فرماتے ہیں آپ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ بھی ادا کرتا رہوں اور رمضان المبارک میں دن کو روزے رکھوں اور راتوں کو (نفل) نمازیں پڑھوں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں۔ (بزار، ابن خزيمة، ابن حبان)

فائدہ:..... اگر یہ اعمال اہتمام کے ساتھ کر لیے جائیں تو بلاشبہ مقام صدیقیت اور مقام شہادت پر پہنچا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان کے ساتھ ضروری پرہیزوں کا خیال بھی رکھا جائے اگر گناہوں سے پرہیز نہ کیا گیا تو ان اعمال کے ذریعہ اتنا بڑا مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ تنبیہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ اپنے کسی غلام کو کچھ سخت ست کہہ رہے ہیں آپ نے استبعاد و حیرت کے طور پر فرمایا: لعائنیں و صدیقین کلا ورب الکعبہ۔ یعنی صدیقین بھی لعنت و ملامت کرتے ہوں گے؟ خدا کی قسم کبھی نہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ وارضاء نے وہ غلام اسی وقت آزاد کر دیا۔ اور دوسرے وقت حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عہد کیا کہ "لا اعود" آئندہ کبھی ایسا نہ ہوگا۔ (رواہ الترمذی فی شعب الایمان من عائشہؓ مشکوٰۃ صفحہ ۱۵ باب حفظ اللسان)

(۲۳۲/۷) وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ عُثْمَانُ مِنْهَا يَابِسًا فَهَرَّهُ حَتَّى تَخَالَتْ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عُثْمَانَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ، وَأَخَذَ مِنْهَا عُثْمَانُ يَابِسًا فَهَرَّهُ حَتَّى تَخَالَتْ وَرَقُهُ فَقَالَ: يَا سَلَمَانُ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: إِنَّ السَّيْلَ إِذَا تَوَسَّأَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَخَالَتْ خَطَايَاهُ ثَمَّا تَخَالَتْ هَذَا الْوَرَقُ، وَقَالَ: (أَوَاقِبِ الصَّلَاةَ تَطْرُقِي الثَّغَارَ وَرُلْنَا مِنَ النَّبِيِّ إِنَّ الْخُتْلُبَ يُذْهِبُ الْبَشَاتِ ذَلِكَ وَكُنْزِي لِلنَّكِيرِينَ) (ہود: ۱۱۳) رواه احمد والنسائي والطبرانی۔ ورواه احمد محتج بهم فی الصحیح الأعلیٰ بن زید۔

ترجمہ:..... حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اس کو حرکت دی جس سے اس کے پتے گر گئے پھر مجھ سے کہنے لگے کہ ابو عثمان! تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے کیوں کیا۔ میں نے کہا

بتا دیجیے، کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، آپ نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ لی اور اسی طرح کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑ گئے تھے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مسلمان پوچھتے نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا کہ بتا دیجیے کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گرتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کی آیت: **وَتَوَقَّعَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ النَّبَاءُ وَزُلْفَا مِنِ الْاِثْلِ** اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الشَّرَّ اِیَّاهُ۔ **ذٰلِكَ ذِکْرُ الَّذِیْ لَا یُذْهِبُ** تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قائم کر نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دتی ہیں گناہوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ (احمد نسائی، طبرانی)

{وَزُوْی اُحْمَدُ بِمَعْنَاۃ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ بِاشْنَادٍ جَدِیْدٍ}

فائدہ:..... حضرت سلمانؓ نے جو عمل کر کے دکھلایا صحابہ کرامؓ اجماع کے عشق کی ادنیٰ مثال ہے، جب کسی شخص کو کسی سے عشق ہوتا ہے اس کی ہر ادباجاتی ہے اور اسی طرح ہر کام کرنے کو جی چاہا کرتا ہے جس طرح محبوب کو کرتے دیکھتا ہے جو لوگ محبت کا ذائقہ چکھ چکے ہیں وہ اس کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اکثر ان افعال کی بھی نقل کرتے تھے جو اس ارشاد کے وقت حضور ﷺ نے کیے تھے۔ (فناں نما صفحہ ۸)

(۸/۲۳۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَآ فَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِ ثَلَاثَ عَشْرَاتٍ. ثُمَّ اَكْبَّ فَاتَّكَبَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا یَسْکِبِی، لَا یُدْرِیْ عَلٰی مَاذَا خَلَفَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ. وَفِی وَجْہِہِ الْبُشْرٰی وَكَانَتْ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَلِّی الصَّلٰوَاتِ الْحُمُسَ، وَیُصُوْمُ رَعَضَاتٍ، وَیُحَرِّجُ الرِّکَاةَ، وَیُحْتَسِبُ الْکِتَابَ السَّبْعَ اِلَّا فَشَحَتْ لَہُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ النَّصَابِیَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی اِنَّمَا لَنُحْطِلِقَنَّ، ثُمَّ ثَلَا: (اِنَّ تَحْتَسِبُوْا غِبَابَہُمْ مَا تُحْتَسِبُوْنَ عَنْہُ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَلَنُدْخِلَنَّکُمْ مِّنْہَا جَنَّاتٍ) (النساء: ۳۱) وقال الحاكم صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ و ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تین بار ارشاد فرمایا پھر آپ ﷺ نے سر جھکا لیا اور ہم میں سے ہر شخص سر جھکا کر رونے لگا ہمیں پتا بھی نہ چلا کہ آپ نے کس بات پر قسم کھائی ہے پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور آپ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار تھے اور آپ کی خوشی ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص بھی پانچویں نمازیں (اہتمام سے) پڑھے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے گا اور زکوٰۃ ادا کرے گا اور ساتھ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے گا اس کے لیے قیامت کے دن جنت کے آسمانوں دروازے کھل جائیں گے یہاں تک کہ وہ بچنے لگیں گے پھر آپ نے آیت **اِنَّ تَحْتَسِبُوْا غِبَابَہُمْ مَا تُحْتَسِبُوْنَ عَنْہُ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَلَنُدْخِلَنَّکُمْ مِّنْہَا جَنَّاتٍ** تلاوت فرمائی۔ (حاکم)

(۹/۲۳۳) وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ التَّمْلِیْحِی قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ وَهُوَ فِی السَّجْدِ، فَقُلْتُ: یَا اَبَا اُمَامَةَ! اِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِیْ عَنْكَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاتَّسَبَّہُ الْوُضُوْءُ، فَغَسَلَ یَدَیْہِ، وَوَجَّہَہُ، وَعَسَّخَ عَلٰی رَأْسِہِ، وَاکْتَبِیْہِ، ثُمَّ قَامَ اِلٰی صَلَاةٍ مَّعْرُوْصَةٍ عَفَّرَ اللّٰهُ لَہُ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَا عَسَّخْتَ اِلَیْہِ رَجُلًا، وَقَبَضْتَ عَلَیْہِ یَدَاہُ، وَسَمِعْتَ اِلَیْہِ الْکَلَامَ، وَلَنَظَرْتَ اِلَیْہِ عِیْنَاہُ، وَحَدَّثْتَ بِوُضُوْءِہِ مِنْ سُوْءٍ فَقَالَ: وَاللّٰہِ قَدْ سَمِعْتُہُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّاتًا

رواہ احمد۔ والغالب علی سندہ الحسن۔ وتقدم له شواہد فی الوضوء، واللہ اعلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور

پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ شانہ، اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو معاف فرمادیتے ہیں حضرت ابو امامہؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے یہ مضمون نبی کریم ﷺ سے کئی دفعہ سنا ہے۔ (احمد)

(۳۲۵/۱۰) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الشُّبُهَةَ قَلْبُهُ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَضِلُّكُمْ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَضِلُّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، يُدْرِكُهُ ثُمَّ يَكْبِتُهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ. رواه مسلم والنسائي وأبو داود والترمذي وغيرهم. ويأتي في باب صلاة الصبح والعصر أن شاء الله تعالى.

ترجمہ:..... حضرت جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔ (اے ابن آدم تو سوچ بچار کر لے) کہ اللہ تجھ سے اپنے ذمہ میں سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے، اس لیے کہ اللہ نے جس سے اس کے اپنے ذمہ کسی چیز کا مطالبہ کر لیا اس کو قابل نظر انداز پا کر پھر او نہ سے منہ جہنم میں پھینک دے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(۳۲۶/۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعاقَبُونَ فِيكُمْ عَمَلَانِكَ بِاللَّيْلِ وَعَمَلَانِكَ بِالنَّهَارِ، وَيَحْتَسِبُونَ فِي صَلَاةِ الشُّبُحِ، وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَغْرُبُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَغْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَزْكُمُونَ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَزْكُمْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ. رواه مالك والبخاري ومسلم والنسائي.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ صبح اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری تھی (آسمان کی طرف) چڑھ جاتے ہیں تو اللہ ان سے باوجود خوب جاننے کے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو ایسی حالت میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس ایسی حالت میں پہنچے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری، مسلم، مالک، نسائی)

(۳۲۷/۱۲) وَعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَحْضُرُ صَلَوَاتُ كَتَبَتُهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِمْ وَلَمْ يُصَوِّغْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتَحَقَّ أَنْ يَحْقِيقَهُنَّ نَارٌ. لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سنا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص ان کو ادا کرتا رہے اور ان کی کوئی چیز (نماز کے اعمال میں سے کوئی عمل) غیر اہم سمجھ کر ضائع نہ کرے حق تعالیٰ شانہ، کا عہد ہے کہ اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائے گا، اور جو شخص ایسا نہ کرے اللہ تعالیٰ کا کوئی اس سے عہد نہیں چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو جنت میں داخل کر دے۔ (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

فائدہ:..... کتنی بڑی فضیلت ہے کہ نماز کے اہتمام سے اللہ تعالیٰ کے عہد میں اور ذمہ داری میں آدمی داخل ہو جاتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی معمولی سا حاکم یا دولت مند کسی شخص کو اطمینان دلادے یا کسی مطالبہ کا ذمہ دار ہو جائے یا کسی قسم کی ضمانت کر لے تو وہ کتنا مطمئن اور خوش ہوتا ہے اور اس حاکم کا کس قدر احسان مند اور گرویدہ بن جاتا ہے۔ یہاں بظاہر ایک معمولی عبادت پر جس میں کچھ مشقت بھی نہیں ہے۔ مالک الملک دو جہاں کا بادشاہ عہد کرتا ہے پھر بھی لوگ اس چیز سے غفلت اور لاپرواہی کرتے ہیں، اس میں کسی کا کیا نقصان ہے اپنی ہی کم نصیبی اور اپنا ہی ضرر ہے۔

”غیر اہم سمجھ کر ضائع نہ کرنے“ کا مطلب یہ ہے کہ جان بوجھ کر کوئی کوتاہی نہ کرے جو کوتاہی انسان سے نادانستہ اور بھول چھوٹ میں ہوگئی اس پر کوئی گرفت نہیں۔

(۳۳۸/۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَشْفِدُ أَخَذَهُمَا، وَأَخْزَرَ الْأَخْزَرَةَ، قَالَ طَلَعَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اللَّهُ: فَتَرَأَيْتُ الْمَوْخَزَ مِنْهُمَا أَفْجَلَ الْجَنَّةِ قَبْلَ الشَّهِيدِ فَتَعَبَّيْتُ لِنِزْلِكَ فَأَصْبَحْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ ذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانَ، وَصَلَّى سِتَّةَ آلَافٍ رَمْعَةً، وَكُفَّ رَمْعَةً صَلَافًا سِتَّةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ، كَتَبَهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، وَزَادَ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي آخِرِهِ: فَلَمَّا بَيْنَهُمَا ابْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو صحابی ایک ساتھ مسلمان ہوئے ان میں سے ایک صاحب جہاد میں شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا ان شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گئے تو مجھے بڑا تعجب ہوا کہ شہید کا درجہ تو بہت اونچا ہے وہ پہلے جنت میں داخل ہوتے، میں نے حضور پاک ﷺ سے خود عرض کیا یا کسی اور نے عرض کیا تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن صاحب کا بعد میں انتقال ہوا ان کی نیکیاں نہیں دیکھتے کتنی زیادہ ہو گئیں اور ایک رمضان المبارک کے بارے روزے بھی ان کے زیادہ ہوئے اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی ایک سال میں ان کی بڑھ گئیں۔

فائدہ:..... اگر ایک سال کے تمام مہینے اسی دن کے لائے جائیں اور صرف فرض اور وتر کی بیس رکعتیں شمار کی جائیں تب بھی چھ ہزار نو سو ساٹھ رکعتیں ہوتی ہیں اور جتنے مہینے تیس دن کے ہوں گے بیس بیس رکعتوں کا اضافہ ہوتا رہے گا اور سنتیں اور نوافل بھی شمار کیے جائیں تو کیا ہی پوچھنا، ابن ماجہ، اور ابن حبان کی روایات کے اخیر میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر ان دونوں میں آسمان و زمین کا فرق ہو گیا۔

(۳۳۹/۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَلَدَتْ أَخْلَفَ عَلَيْهِمْ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ مَن لَّهُ سَهْرٌ فِي الْإِسْلَامِ غَمٌّ لَا سَهْرَ لَهُ، وَأَسْهَرُ الْإِسْلَامِ تَلَدَتْ: الْفَلَاحُ وَالْقَوْمُ وَالزَّكَاةُ، وَلَا يَسْتَوِي اللَّهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا قِيَمَتُهُ غَيْرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَجِبُ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ مَعَهُمُ وَالزَّامِعَةُ لَوْ خَلَقْتُ عَلَيْهِمَا رَجُوتُ أَنَّ لَيْسَ لِلَّهِ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں پہلی بات کہ جس کا اسلام میں حصہ ہو اس کو اللہ تعالیٰ اس کے برابر نہیں کرے گا، جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو، یعنی اسلام کے اعمال کو بھالانے والے کو ثواب اور نہ بھالانے والے کو محروم کر دیں اور اسلام کے تین حصے ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، دوسری بات ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس کا دنیا میں اللہ ولی تھے قیامت کے دن وہ کسی اور کو اس کا ولی بنادے اور تیسری بات جو شخص جس قوم سے محبت کرے گا قیامت کے دن انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور چوتھی بات پر اگر قسم کھالوں تو مجھے امید ہے گناہ نہ ہوگا کہ اللہ جس کی دنیا میں پردہ پوشی فرمائیں اس کی قیامت کے دن بھی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ (احمد بطبرانی)

(۳۴۰/۱۵) وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلُ مَا يُحْتَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنَّ صَلَاحَ صَلَاتِهِ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ۔

رواہ الطبرانی فی الأوسط، ولا یاسن بلسنادہ ابن شاذ اللہ

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن قرطؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی دن بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب

ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ ٹھیک نکلی تو تمام اعمال ٹھیک نکل آئیں گے اور اگر اسی میں خرابی ہوگئی تو پھر تمام اعمال میں خرابی اور نقص ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۲۴۱/۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمَنْ حَوَّلَهُ مِنْ أَقْبَتِهِ: أَكْثَلُوا لِي بِسَبِّ أَكْفَلُ لَكُمْ بِالْحَقِّ. قَالُوا: وَمَاهِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْفَلَاحُ، وَالزُّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ، وَالْقُرْبُ، وَالْبَطْلُ، وَالْيَأْسُ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَقَالَ: لَا يَرَوِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔ قَالَ الْخَافِضُ: وَلَا يَلْسَنُ بِلِسَانِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ارد گرد بیٹھنے والوں سے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی کفالت دے دو میں تم کو جنت کی کفالت دیتا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ چھ چیزیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ، زبان۔ (طبرانی)

(۲۴۲/۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفَلَاحُ قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ الْفَلَاحُ قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ الْفَلَاحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: الْجَهَنَّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سب سے بہتر عمل) نماز ہے۔ انہوں نے سوال کیا پھر کیا؟ آپ نے پھر فرمایا: نماز۔ انہوں نے پوچھا پھر کیا؟ ارشاد ہوا پھر نماز۔ اسی طرح تین بار فرمایا۔ ان صاحب نے پھر سوال کیا کہ پھر کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔ (احمد، ابن حبان)

نماز کی اور اس میں خاص طور پر رکوع سجدہ و خشوع کی ترغیب اور فضیلت

(۲۴۳/۱) وَعَنْ مُحَمَّدَاتِ بْنِ أَبِي صَلَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ، أَوْ قَالَ قُلْتُ: بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعْتُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَخَطَّ بِهَا عُنُقَ خَلِيقَةٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت محمدان بن ابی طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے ملا، میں نے ان سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے میں کرتا رہوں اور اللہ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کر دے۔ وہ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر سوال کیا وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر تیسری بار سوال تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ کثرت سے سجدے کرنا اپنے اوپر لازم کرلو، کیوں کہ تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تمہیں ایک درجہ بلند کر دے گا اور اس کی وجہ سے تمہاری ایک خطا معاف کر دے گا۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... حضرت ثوبانؓ کا خاموش رہنا بظاہر ان کا شوق معلوم کرنے کے لیے تھا کہ اتنا اہم سوال انہوں نے یوں ہی کر ڈالا ہے یا واقعی معلوم ہی کرنا چاہتے ہیں جب انہوں نے بار بار پوچھا تو بتا دیا۔

(۲۴۴/۲) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عِبْدٍ يُسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَسَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَرَفَعَهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْبِرُوا مِنَ السُّجُودِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِلِسَانِهِ صَحِيحٌ

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سنا جو بندہ بھی اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ

اس کی وجہ سے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے لہذا خوب کثرت سے سجدے کیا کرو۔ (ابن ماجہ)
 (۳۲۵/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَجُلٍ عَزُوفًا وَهُوَ شَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ رواه مسلم۔
 ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے سجدہ میں خوب دعائیں کیا کرو۔ (مسلم)

(۳۲۶/۴) وَعَنْ رِبْعَةَ بْنِ رِفْعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْتُ، فَإِذَا كَانَتِ النَّيْلُ أَوْثَقَ إِلَى نَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبُكْتُ عِنْدَهُ فَلَا أَدْرِي أَسْمَعُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ حَتَّى أَقْلُ أَوْ تَغْلِبَنِي فَأَنَامُ، فَقَالَ يَوْمًا: يَا رِبْعَةُ سَلْنِي فَأَعِطْنِيكَ؟ فَقُلْتُ: أَتُفِلُّنِي حَتَّى أَتُظَنُّ، وَتَذَكَّرْتُ أَنَّ الدُّنْيَا قَائِمَةٌ مُنْقَطِعَةٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَنِي بِتَحِيَّتِي مِنَ النَّارِ، وَتُذَكِّلَنِي الْحَقَّ، فَتَكْتُبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: عَنْ أَعْرَافِكَ بِهَذَا؟ قُلْتُ: مَا أَعْرَفَنِي بِهِ أَخَذَ، وَلَكِنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ قَائِمَةٌ، وَأَنْتَ مِنَ اللَّهِ بِالتَّكَاثُفِ الَّذِي أَنْتَ مِنْهُ فَأَخْبَيْتُ أَنَّ تَدْعُوَنِي اللَّهُ لِي قَالَ: إِنِّي قَائِلٌ قَائِلِي عَلَى نَفْسِكَ بِكُثْرَةِ السُّجُودِ۔ رواه الطبرانی في الكبير من رواية ابن اسحاق واللفظ له، ورواه مسلم وابوداؤد مختصراً۔

ترجمہ:..... حضرت ربیعہ بن ریفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات ہو جاتی تو میں حضور ﷺ کے دروازہ پر جا کر رات گزارتا اور میں آپ (کا ذکر) سنتا تھا کہ آپ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان ربی پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں اکتا جاتا یا مجھ پر خینک کا غلبہ ہو جاتا تو سو جاتا تھا ایک دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ربیعہ! مجھ سے جو مانگو گے دوں گا میں نے عرض کیا مجھ کو مہلت دیجیے تاکہ میں غور کروں، میں نے دل میں سوچا کہ دنیا فانی ہے ختم ہو جانے والی ہے (اس کے متعلق کیا مانگوں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دے تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے پوچھا تم کو (اس سوال کرنے کا) کس نے حکم دیا؟ میں نے کہا کسی نے نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا بہر حال ختم ہو جانے والی ہے اور آپ کا اللہ کے یہاں جو مقام ہے اس کی وجہ سے میں نے اس بات کو پسند کیا کہ آپ اللہ سے میرے لیے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دعا کروں گا لیکن تم اپنے نفس کے مقابلہ میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔ (طبرانی، مسلم، ابوداؤد)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے یہاں سوتا تھا اور آپ کے لیے وضو کا پانی لے آتا اور دوسرے کام کر دیا کرتا تھا (ایک روز) نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا مانگو کیا مانگتے ہو۔ میں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے علاوہ کچھ؟ میں نے کہا: بس یہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا سجدوں کی کثرت کے ذریعے اپنے نفس کے مقابلہ میں میری مدد کرو۔
 فائدہ:..... اپنے نفس کے مقابلہ میں میری مدد کرو کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا نفس تو تمہیں غلط راہ پر لے جانا چاہے گا اور میں تمہیں جنت کی طرف لے جانا چاہوں گا اس لیے سجدوں کی کثرت کر کے جنت کی راہ پر چلنے میں میرا ساتھ دو۔

(۳۲۷/۵) وَعَنْ أَبِي قَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى أَنْتَقِيهِ عَذَابَ اللَّهِ، وَأَعْمَلُهُ قَالَ: عَلَيَّكَ بِالسُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَخَطَّ عَنكَ بِهَا خَطِيئَةً۔

رواہ ابن ماجہ ورواہ احمد مختصراً۔

ولفظه قال: قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا قَاطِمَةَ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تُلْقِيَنِي فَأَكْثِرُوا السُّجُودَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو فاطمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلائے جس کو اہتمام سے میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: سجدہ کو لازم پکڑ لو تم، اللہ کے لیے جو سجدہ کرو گے اس پر اللہ تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارے ایک گناہ کو مٹائے گا۔ (ابن ماجہ، احمد) اور مسند احمد کی روایت کا لفظ ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو فاطمہ! اگر تو چاہے کہ مجھ سے ملاقات کرے (آخرت میں) تو سجدہ کو کثرت سے کیا کرو۔

ہیں) میں اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا میں نے کہا اللہ تم کو بیٹھنے والوں کی طرف سے برابر دے تم نے نبی کریم ﷺ کے صحابی کو مسئلہ بتانے کا حکم کیا (حالاں کہ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں) (احمد، بزار)

(۲۵۱/۹) وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي مَا عَلِمْتُكَ إِلَى هَذَا الْبَلَدَةِ، أَوْ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَا، إِلَّا صَلَّيْتُُ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ وَالدِّينِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، فَقَالَ: بَلَسَ سَاعَةً الْكَذِبِ هَذِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ، ثُمَّ قَالَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، أَوْ أَرْبَعًا يَمْلِكُ سَهْلًا - يُحْسِنُ فِيهِمَا الرُّكُوعَ وَالْمَشُوعَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ غُفْرَانًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ
ترجمہ: یوسف بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ابودرداءؓ کی خدمت میں ان کے مرض الوفا میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے! تم کو اس شہر کے بارے میں کیا علم تھا جس کی وجہ سے یہاں آئے یا یہ فرمایا کیا چیز تم کو یہاں لائی ہے؟ میں نے کہا کوئی ایسی بات نہیں تھی میں تو اس لیے آیا ہوں کہ آپ کا میرے والد عبد اللہ بن سلام کے ساتھ تعلق تھا اس تعلق کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔ ارشاد فرمایا بہت بری گھڑی ہے یہ (موت کا وقت قریب ہے) میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جو اچھی طرح وضوء کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے یا چار رکعت (بہل راوی کو شک ہے) جس میں رکوع اچھی طرح کرے اور خشوع سے پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (احمد)

(۲۵۲/۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْجَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَوُضُوءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقِيلُ بِقَلْبِهِ وَيُوجِّهُهُ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ -
ترجمہ: حضرت زید بن خالد الججنیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضوء کیا پھر دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ اس میں کسی قسم کی بھول نہ ہوئی اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

اور ایک روایت میں ہے جو اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی متوجہ رہے (خشوع و خضوع سے پڑھے) اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۲۵۳/۱۱) وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الْقُفَيْطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ عَزَّوْا عَزْرَةَ السَّلَاسِلِ فَقَاتَلَهُمُ الْعَرُؤُ فَزَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ. وَعَنْهُ أَبُو أَيُّوبَ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَاصِمٍ، فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا أَبَا أَيُّوبَ، قَاتَلْنَا الْعَرُؤَ وَالْعَامَرَ، وَقَدْ أَخْبَرَنَا اللَّهُ عَنْ صَلَّي فِي التَّسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفْرَانًا. فَقَالَ: يَا بَنِي أَبِي أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ، وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ، غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ كَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ: نَعَمْ (رواه النسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه، وتقدم في الوضوء حديث عمرو بن عبسة وفي آخره) قُلْتُ هُوَ فَأَمَرَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَتْلَى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَقَرَّةٌ قَلْبُهُ لِلَّهِ تَعَالَى إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ حَظِيَّتِهِ كَيْبُورٌ وَلَكَدَّ أَقْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيثُ عُمَارٍ، فِيهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ مُسْلِمٍ يَخْضَرُهُ صَلَافًا مَكْتُوبَةً فَيُحْسِنُ وَضُوءَهَا، وَخُشُوعَهَا، وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كِبِيرَةً. وَكَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

ترجمہ: حضرت عاصم بن سفیان القفطیؓ کہتے ہیں کہ غزوہ سلاسل کے لیے جانا ہوا غزوہ ہمیں نمل سکا تو (سرحد کی حفاظت کے لیے) ہمدانی کر لی پھر حضرت معاویہؓ کی طرف لوٹے تو ان کے پاس ابویوب اور عقبہ بن عامر بھی تھے۔ عاصم نے کہا: اے ابویوب! اس سال

ہمارا غزوہ فوت ہو گیا اور ہمیں یہ خبر دی گئی ہے جو چار مسجدوں میں نماز پڑھ لے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان عمل نہ بتاؤں۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو اس طرح وضو کرے جیسا کہ حکم ہے اور ایسی نماز پڑھے جیسا کہ حکم ہے۔ اے عقبہ! اس کی وجہ سے اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا بے شک! (نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان)

اول وقت میں نماز پڑھنے کی ترغیب

(١/ ٣٥٣) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَفْقِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَسْتَرْدُّهُ لَرَأَيْتَنِي. - رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں نبی کریم ﷺ نے میرے سامنے بیان فرمادیں اور اگر میں مزید پوچھتا تو آپ ﷺ یقیناً اور بھی بتلاتے۔ (بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی)

(٢/ ٣٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُشِعَ صَلَواتُ افْتِرَاصِهِمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، مَنْ أَحْسَنَ وَصُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِيُوقِتِيهِنَّ وَأَتَرَّ رُكُوعُهُنَّ وَسُجُودُهُنَّ وَخُشُوعُهُنَّ كَأَنَّ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.
رواه مالك وأبو داود والنسائي، وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامتؓ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ پانچ نمازیں اللہ نے فرض کی ہیں جو ان کے وضو کو کمال درجہ تک پہنچائے اور اپنے وقت پر ان نمازوں کو پڑھے اس طریقہ پر کہ خشوع کے ساتھ رکوع و سجدہ بھی پورے طور پر کرے اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے اور جو ایسا نہ کرے اللہ پر اس کا کوئی ذمہ نہیں چاہے تو معاف کرے اور چاہے عذاب دے۔ (مالک ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

(٢/٢٥٦) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أَصْحَابِهِ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ تَذَرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ، قَالَتْهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَصْلِيهَا أَحَدٌ لَوْ قَتَلَهَا، إِلَّا أَذْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ صَلَّاهَا بِغَيْرِ وَقْتِهَا، إِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهُ، وَإِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُه.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا اپنے ساتھیوں پر سے گزر رہا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا کہتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تین مرتبہ ایسا ہی آپ نے فرمایا۔ (پھر) ارشاد فرمایا: کہتا ہے کہ میری عزت اور میرے جلال کی قسم! جو بھی شخص پانچوں نمازیں ان کے وقت پر ادا کرے گا، میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، اور جو بے وقت پڑھے گا اس پر چاہوں گا رجم کروں گا اور چاہوں گا تو عذاب دوں گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

فرماتے تھے۔ آخر ایک مرتبہ وضو فرمایا اور حضرت عباسؓ اور ایک دوسرے صحابیؓ کے سہارے مسجد میں تشریف لے گئے کہ زمین پر پاؤں مبارک اچھی طرح جتا بھی نہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے تعمیل ارشاد میں نماز پڑھنا شروع کر دی تھی نبی کریم ﷺ جا کر نماز میں شریک ہوئے۔

(۳۵۹/۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُبَارِكُ وَتُعَالَى لِيُعْجِبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمْعِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔
ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی نماز کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ (احمد طبرانی)

(۳۶۰/۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي فِي رَوَايَةٍ: رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْتُ رَبِّي وَسَعَدْتِكَ قَالَ: هَلْ تَذَرِي فِيهِ يَخْتَصِمُ النَّاسُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَفْهَمُ، فَوَصَّاهُ يَدُهُ نَيْنٌ كَتَبَتْ حَتَّى وَجَدْتُ بُزْدَجًا نَيْنٌ قَدِي. أَوْ قَالَ: فِي لَحْيِي، فَعَبَسْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، أَوْ قَالَ: مَا بَيْنَ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! تَذَرِي فِيهِ يَخْتَصِمُ النَّاسُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ فِي الدَّرَجَاتِ، وَالْكُفَّارَاتِ، وَتَقْلِبُ الْأَقْدَامَ إِلَى الْجَمَاعَاتِ۔ وَإِسْبَاءِ الْوُضُوءِ فِي الشَّيْزَاتِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ حَافِظٌ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ دُلوْبِهِ خَيْرٌ وَلَدَتْهُ أُمَّهُ۔ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْتُ وَسَعَدْتِكَ، فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمُسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ، قَالَ: وَالْدَّرَجَاتِ، إِفْشَاءَ السَّلَامِ وَإِطْعَامِ الطَّلَاعِ، وَالصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے رب کو خواب میں بہترین صورت میں دیکھا مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: لبیک وسعدیک یعنی حاضر ہوں، مجھ سے فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے دو مونڈھوں کے درمیان رکھا اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینہ کے درمیان میں نے محسوس کیا یا فرمایا کہ اپنے گلے میں (اس کی وجہ سے) میں نے ہر وہ چیز جان لی جو آسمان وزمین کے اندر تھی۔ یا یہ فرمایا کہ جو مشرق و مغرب کے درمیان تھی۔ (پھر) پوچھا کہ اے محمد! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں میں نے کہا جی ہاں! میں جانتا ہوں وہ گفتگو کرتے ہیں درجات میں اور کفارات میں یعنی ان اعمال میں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جن سے گناہ جھڑتے ہیں جماعت کی نماز کے لیے پیدل قدم بڑھانا اور ناگواری میں اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا، جس نے ان اعمال کو کیا وہ زندہ رہے گا تو بھلائی کے ساتھ اور مرے گا تو بھلائی کے ساتھ۔ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا گویا آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (پھر) اللہ تعالیٰ نے کہا: اے محمد! میں نے کہا: لبیک وسعدیک اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب نماز پڑھ کر فارغ ہو تو یہ کہا کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسْكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ۔
(جس کا ترجمہ یہ ہے: "اے اللہ! تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکوں کے کرنے کا اور برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں کی دوستی کا اور جب توراہ کرے اپنے بندوں کو فتنہ (یعنی گمراہی میں یا سزا میں) مبتلا کرنے کا تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کیے اپنے پاس بلا لے۔" فرمایا: جن اعمال سے درجات بلند ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: اسلام کا پھیلانا اور کھانا کھانا، اور رات کو ایسے وقت نماز پڑھنا کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (ترمذی)

(۱/ ۲۱۳) عَنْ أَبِي بَنِی عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الشُّبُعِ فَقَالَ: أَشَاهِدُ هَذَا؟ قَالُوا لَا. قَالَ: أَشَاهِدُ هَذَا؟ قَالُوا لَا. قَالَ: إِنْ هَاتَيْنِ السَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ السَّلَوَاتِ عَلَى الْمُتَأَفِّقِينَ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَبْتَدَرْتُمُوهُ، وَإِنْ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أُرْثَى مِنْ صَلَاتِهِ وَخَدَّهِ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ، أُرْثَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَكُلُّ مَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواه احمد و ابو داود، والنسائي، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحها، والحاكم، وقد جزم يحيى بن معين والذهبي، بصحة هذا الحديث۔

ترجمہ:..... حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے فجر کی ہمیں نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہو کر) دریافت فرمایا کہ فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر دریافت فرمایا: فلاں شخص حاضر ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر بہت بھاری ہیں۔ اگر ان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ (جماعت کے ساتھ) ان نمازوں کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو زمین پر گھسٹ کر جاتے اور جماعت سے ان کو پڑھتے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو اس میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے، اور ایک آدمی کی نماز دوسرے آدمی کے ساتھ (ایک امام ہو ایک مقتدی) اکیلے پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا، ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح جتنی بڑی جماعت میں نماز پڑھی جائے گی وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے مختصر جماعت ہے۔ (احمد، ابو داؤد، نسائی ابن خزيمة، ابن حبان، حاکم)

جنگل میں نماز پڑھنے کی ترغیب

(۱/ ۲۱۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ تَغْفِلُ خَشْيًا وَعَشْرِينَ صَلَاةً، فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ فَكُنْتُ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَكَمَتِ خَمْسِينَ صَلَاةً۔ رواه ابو داود، وقال: قال عبد الواحد بن زياد في هذا الحديث:

صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ تَغْفِلُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي الْجَمَاعَةِ۔ رواه الحاكم بنفظه وقال: صحيح على شرطهما، وصدر الحديث عند البخاري وغيره، ورواه ابن حبان في صحيحه، ولفظه قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَخَدَّهِ خَمْسِينَ وَعَشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنْ صَلَّاهَا بِأَرْضٍ قَبِيحَةٍ فَكُنْتُ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا كُكُتْ صَلَاتُهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً۔ القتيبي: بكسر القاف وتشديد الياء: هو الفلاة كما هو مفسر في رواية أبي داود۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جب کوئی شخص جماعت کی نماز جنگل میں ادا کرے اس طور پر کہ اس کا رکوع اور سجدہ بھی پورے طور پر کرے تو یہ نماز پچاس نمازوں کے برابر (ثواب میں) ہوتی ہے۔

فائدہ:..... اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں اگر تین آدمی ہوں تو ان کو جماعت سے نماز پڑھنا چاہیے بلکہ دو کو بھی جماعت سے پڑھنا اولیٰ ہے۔ کسان عام طور پر نماز پڑھتے ہی نہیں کہ ان کے لیے کھیتی کی مشغولی اپنے نزدیک کافی عذر ہے اور جو بہت دین دار سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اکیلے ہی پڑھ لیتے ہیں حالاں کہ اگر چند کھیت والے بھی ایک جگہ جمع ہو کر پڑھ لیں تو کتنی بڑی جماعت ہو جائے اور کتنا بڑا ثواب حاصل کریں چار پیسے کے واسطے سردی گرمی دھوپ بارش سب سے بے نیاز ہو کر دن بھر مشغول رہتے ہیں لیکن اتنا بڑا ثواب ضائع کر۔ تہ ہیں اور اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے حالاں کہ جیسا کہ حدیث شریف میں گزرا کہ جنگل میں جماعت سے نماز

پڑھنے پر پچاس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(۲/۲۶۵) وحديث عقبه بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم يغضب رُبْتُكَ مِنْ رَاغِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَطِئَةٍ يُؤَدُّ بِالصَّلَاةِ. وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَدُّ. وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي. قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَخْلَلْتُهُ الْخِشَّةَ. رَوَاهُ ابوداؤد والنسائي وتقدم في الاذات۔

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی بکریاں چرانے والا کسی پہاڑ کی جڑ میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے اور نماز پڑھنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس سے بے حد خوش ہوتے ہیں اور تعجب و تفاخر سے فرشتوں سے فرماتے ہیں دیکھو جی میرا بندہ اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگا، یہ سب میرے ذریعہ سے کر رہا ہے میں نے اس کی مغفرت کر دی اور جنت کا داخلہ ملے کر دیا۔ (ابوداؤد و نسائی)

فجر اور عشاء کی نماز کو خاص طور پر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب اور ان میں تاخیر و سستی کرنے پر وعید

(۱/۲۶۶) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَلَةِ النَّبِيِّ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ كُنْتُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابُودَاؤد. وَلَفْظُهُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَأَنَّمَا قَامَ بِصَلَةِ النَّبِيِّ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ كَأَنَّمَا قَامَ بِصَلَةِ النَّبِيِّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كِرَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ترجمہ:..... حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی۔ (مسلم، مالک) اور ابوداؤد و ترمذی کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس کو آدھی رات کے قیام کا (ثواب ملے گا) اور جس شخص نے عشاء اور فجر کی نماز کو باجماعت پڑھا تو اس کے لیے تمام رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔

فائدہ:..... ابن خزیمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ عشاء کی جماعت کی نماز سے فجر کی جماعت کی نماز افضل ہے، بلکہ دوگنی ہے۔

(۲/۲۶۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَثْقَلَ صَلَاةُ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا، لَا تَوَكَّلْنَا، وَلَوْ حَبَوْا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَتُفَاعَل، ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُنْظِلُّ مَعَهُ بِرَجَالٍ مَعَهُمْ حُرْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُخْرِقَ عَلَيْهِمْ يُؤَوِّهُمُ بِالنَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بوجھل منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز ہے اگر ان کو ان دونوں کی فضیلت کا علم ہو جائے تو ضرور ان دونوں کی جماعت میں حاضر ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے، میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کا حکم کروں نماز کھڑی کی جائے پھر کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور میں خود بنفس نفیس ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ کر لوں جن کے ساتھ ایندھن ہو اور ان کے پاس جاؤں جو بلا عذر جماعت کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ کو باوجود اس شفقت اور رحمت کے جو امت کے حال پر تھی اور کسی شخص کی ادنیٰ سی تکلیف بھی گوارا نہ تھی ان لوگوں پر جو گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اس قدر غصہ ہے کہ ان کے گھروں میں آگ لگا دینے کو بھی آمادہ ہیں۔

(۲/۲۶۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا فَخَذْنَا الرَّجُلَ فِي الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ أَسَأْنَا بِهِ الظُّلْمَ۔

رواہ الطبرانی و ابن خزيمة فی صحیحہ

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب فجر اور عشاء کی نماز میں کسی شخص کو حاضر نہ پاتے تو اس کے ساتھ بدگمانی کرتے۔

(۲/۲۶۹) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ سَلَّمَ بَيْنَ أَبِي حَفْصَةَ فِي صَلَاةِ الطُّبُجِ، وَإِنَّ عُمَرَ عَدَا إِلَى الشُّوْقِ، وَمَسَّكَ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالشُّوْقِ، فَمَرَّ عَلَى الشَّعَاءِ أَوْ سُلَيْمَانَ، فَقَالَ لَهَا: لَمْ أَرِ سُلَيْمَانَ فِي الطُّبُجِ؟ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَعَلَبَشْتُ عَيْنَاءَهُ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُ: لَا تَأْتِ أَشْهَدُ صَلَاةَ الطُّبُجِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ قَوْلَهُ، رَوَاهُ مَالِكٌ.

ترجمہ: حضرت ابو بکر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے سلیمان بن ابی حاتمہ کو فجر کی نماز میں نہ پایا (سلیمان بن ابی حاتمہ جلیل القدر لوگوں میں تھے حضور ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے مگر حضور سے روایت سننے کی نوبت کم عمری کی وجہ سے نہیں آئی حضرت عمرؓ نے ان کو باز کا نگران بنا رکھا تھا) حضرت عمرؓ کا صبح کو بازار جانا ہوا اور مسلمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا ان کی والدہ شفاء پر گزر رہا تو ان سے پوچھا کہ سلیمان آج صبح کی نماز میں نہیں تھے؟ والدہ نے کہا: رات بھر نفلوں میں مشغول رہا نیند کے غلبہ سے آکھ لگ گئی۔ آپؓ نے فرمایا: میں صبح کی جماعت میں شریک ہوں یہ مجھے اس سے پسندیدہ ہے کہ رات بھر نفل میں پڑھوں۔ (مالک)

جماعت کی نماز بغیر عذر کے چھوڑنے پر وعید

(۱/۲۷۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ الْيَذَاءَ فَلَمْ يَنْتَفِعْ مِنْ ابْتِغَاءِ عُدُوٍّ، قَالُوا: وَمَا الْعُدُوُّ؟ قَالَ: خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى.

رواہ ابو داؤد و ابن حبان فی صحیحہ و ابن ماجہ بنحوہ

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مرض ہو یا کوئی خوف ہو۔

(ابوداؤد، ابن حبان، ابن ماجہ)

فائدہ: قبول نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس نماز پر جو اجر و ثواب اور انعام حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہوتا ہے وہ نہ ہوگا گو فرض ذمہ سے اتر جائے گا اور یہی مراد ہے ان حدیثوں سے جن میں آیا ہے کہ ان کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ایسا ہونا بھی کچھ ہونا ہوا۔ جس پر انعام و اکرام نہ ہوا، یہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہے۔ ورنہ صحابہ و تابعین کی ایک جماعت کے نزدیک ان احادیث کی بناء پر بلا عذر جماعت کا چھوڑنا حرام ہے اور جماعت سے پڑھنا فرض ہے حتیٰ کہ بہت سے علماء کے نزدیک نماز ہوتی ہی نہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگرچہ نماز ہو جاتی ہے مگر جماعت کے چھوڑنے کا مجرم تو ہو ہی جائے گا۔ (فضائل نماز)

(۲/۲۷۱) وَعَنْ أَبِي النَّدَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مِمَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قُرْبَةٍ، وَلَا يَنْدُ وَلَا ثَقْلٌ فِيهِمْ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّلْبُ مِنَ الْعَشِيرَةِ الْقَاصِيَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِمَا وَالْحَاكِمُ، وَزَادَ رَزِينُ فِي جَامِعِهِ: وَابْنُ زَيْلَبِ الْإِنْسَانِ إِذَا خَلَا بِهِ أَكَلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اس لیے جماعت کو ضروری سمجھو، بھیڑ یا کیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑ یا شیطان ہے۔

(۲۷۳/۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْخُفَاءُ كُلُّ الْخُفَاءِ، وَالْكُفْرُ وَالنِّقَاطُ: مَنْ سَجَعَ لِمَنَادٍ إِلَى السَّلَاةِ فَلَا يَجِبُ لَهُ۔ رواه أحمد والطبرانی من رواية زبابة بن فائدة۔
ترجمہ: حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے سراسر ظلم ہے اور کفر ہے اور نفاق ہے اس شخص کا فعل جو اللہ کے منادی (یعنی مؤذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے۔

فائدہ: کتنی سخت وعید اور ڈانٹ ہے اس حدیث پاک میں کہ اس کی حرکت کو کافروں کا فعل اور منافقوں کی حرکت بتلایا ہے کہ گویا مسلمان سے یہ بات ہو ہی نہیں سکتی، ایک اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ آدمی کی بد بختی اور بد نصیبی کے لیے یہ کافی ہے کہ مؤذن کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے۔

(۲۷۳/۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَأَيُّ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِيرَاكُمُ (مسجد) شَابِعٌ، وَأَنَا مَكْتُوفُ النَّبِيِّ، وَأَنَا أَشْعَرُ الْأَذَانِ، قَالَ: فَإِنَّ سَمِعْتَ الْأَذَانَ فَاجِبٌ وَلَوْ خَبَوُا أَوْ رَخَفَا۔ رواه أحمد وأبو يعلى والطبرانی في الأوسط، وابن حبان في صحيحه، ولم يقل: أَوْ رَخَفَا۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ابن ام مکتوم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا گھر (مسجد) سے دور ہے اور آنکھوں میں پینائی بھی نہیں ہے اور (یہ بات ضرور ہے) کہ میں اذان سنتا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اذان کی آواز سننے ہو تو ضرور جواب دو (جماعت کے لیے مسجد آؤ) اگرچہ گھسٹ کر یا یہ فرمایا کہ گھنٹوں کے بل آنا پڑے۔ (احمد، ابویعلیٰ، طبرانی، ابن حبان)

فائدہ: حافظ ابوبکر بن المنذرؒ کہتے ہیں کہ کئی صحابہؓ کی روایت ہے کہ جس نے اذان سنی اور بغیر کسی عذر کے گھر میں ہی نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی ان میں حضرت ابن مسعود اور ابوموسیٰ اشعریؓ کی یہی رائے ہے امام احمد بن حنبلؒ، ابوثورؒ، اور عطاء کی رائے یہ ہے کہ جماعت کی نماز فرض ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ بغیر کسی عذر کے جو جماعت کی نماز میں شریک ہو سکتا ہو اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت نہیں دی جاسکتی ہاں عذر ہو تو گنجائش ہے۔ علامہ خطابی ابن ام مکتوم کی اس حدیث سے استدلال فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز میں حاضر ہونا واجب ہے اور اگر صرف مستحب ہی ہو تو حضرت ابن ام مکتوم کی طرح کمزوروں اور ضرورت مندوں کو ضرور رخصت دی جاتی۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ اور جماعت کی نماز چھوڑنے میں والد کی اطاعت بھی جائز نہیں۔

(۲۷۳/۵) وَعَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ التُّحَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَنْشِي فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَا هَذَا فَقَدْ عَنَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رواه مسلم وغيره، وتقدم۔

ترجمہ: حضرت ابو شعثاء بحاریؓ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی، ایک شخص اٹھ کر چل دیا اور ابو ہریرہؓ اس کو تاڑتے رہے یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا۔ (اس پر) حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے تو ابوالقاسم (محمد ﷺ) کی نافرمانی کی (صحیح مسلم وغیرہ)

(۲۷۳/۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ رَجُلٍ يَتُومُ النَّهَارَ، وَيَتُومُ اللَّيْلَ، وَلَا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ، وَلَا الْجُمُعَةَ فَقَالَ: هَذَا فِي النَّارِ۔ رواه الترمذی موقوفا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔

فائدہ: گواہ ایک خاص زمانہ تک سزا پہنچنے کے بعد جہنم سے نکل آئے کہ بہر حال مسلمان ہے مگر نہ معلوم کتنے عرصہ تک جہنم میں رہنا پڑے گا۔ بعض عوام میں وظیفوں اور نفلوں کا تو زور ہوتا ہے مگر جماعت کی پرواہ نہیں ہوتی اس کو وہ بزرگی سمجھتے ہیں، حالانکہ کمال بزرگی اللہ کے محبوب کا اتباع ہے جیسا کہ آئندہ کی روایت میں اس کا ذکر ہے۔ (فضائل نماز)

(۲۷۶/۴) وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ سَجَدَ عَشْرًا عَلَى الْفَلَاحِ فَلَهُ لِحْجٌ فَقَدْ تَرَكْتُ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے عسی علی الفلاح سن کر بھی (عملی طور پر) جواب نہ دیا (جماعت میں شریک نہ ہوا) یقیناً اس نے محمد ﷺ کی سنت کو چھوڑا۔ (طبرانی)

نفل نماز گھر میں ادا کرنے کی ترغیب

(۲۷۷/۱) عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بَيْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا هَا تُبُورًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ نماز گھر کے لیے مقرر کر لو انہیں قبر نہ بناؤ۔ (جس گھر میں نماز نہ پڑھی جائے وہ تو قبر کی طرح ویران ہی ہے۔ اس لیے نوافل کے ذریعہ گھروں کو آباد کرو) (بخاری، مسلم ابوداؤد و الترمذی و النسائی)

(۲۷۸/۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قُضِيَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةُ فِي مَنْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ بَيْتَهُ تَصِدُّقًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَلِّهِ اللَّهُ جَابِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا۔

رواہ مسلم وغیرہ و رواہ ابن خزيمة فی صحیحہ من حدیث ابی سعید۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی (فرض) نماز مسجد میں پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی (بقیہ نوافل) نماز میں سے کچھ حصہ گھر کے لیے رکھ دے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز کی وجہ سے خیر و برکت فرماتا ہے۔ (مسلم وغیرہ، ابن خزیمہ)

فائدہ: البتہ علماء نے لکھا ہے کہ اگر گھر میں سنتیں و نوافل چھوٹ جانے کا خدشہ ہو تو مسجد ہی میں ادا کر لینی چاہئیں اور اس زمانہ میں ویسے بھی غفلت عام ہے۔ اور اگر گھر میں نوافل کا اہتمام ہو سکے تو اس سے بہتر کیا بات ہو سکتی ہے۔ اور نوافل کو گھروں میں ادا کرنے سے گھر کی عورتیں بچے بھی اس کا اثر لیے بغیر نہیں رہ سکتے اور گھر میں خیر و برکت الگ۔ (معارف السنن صفحہ ۱۱۱ جلد ۳)

(۲۷۹/۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال زندہ و مردہ کی سی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۸۰/۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي، أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: الْأَثَرُ إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَا تَأْخُذْ أَصْلِي فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْلِي فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهٍ وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا افضل ہے یا مسجد میں ادا کرنا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا نزدیک ہے۔ نماز گھر میں پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے مسجد میں نماز پڑھنے سے سوائے فرض نماز کے (کہ وہ تو مسجد ہی میں ادا کرنا ضروری ہے) (احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)۔

(۲۸۱/۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْجَزَاءِ إِلَى عَمْرٍ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَيْهِ سَأَلُوهُ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ، فَقَالَ عَمْرٌ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ فَيُؤْتَى فَيُؤْتَى رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو موسیٰؓ بیان فرماتے ہیں کہ عراق کے کچھ لوگ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھر میں (نفل) نماز ادا کرنے کے متعلق پوچھا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے (اس کے متعلق) نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: تھا کہ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا نور ہے، لہذا تم اپنے گھروں کو نورانی بناؤ۔ (ابن خزیمہ)۔

(۲۸۲/۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةٍ تُصَلَّى فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمُكْتَبَةَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔ يَلْسَنَادُ جَيِّدٌ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کیا کرو کیوں کہ آدمی کی سب سے افضل نماز فرض نماز کے علاوہ اس کے اپنے گھر میں ہے۔ (نسائی، صحیح ابن خزیمہ)۔

(۲۸۳/۷) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ رَفَعَهُ، قَالَ: فَصَلَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ عَلَى صَلَاتِهِ خِيفُ يَرَاهُ النَّاسُ كَقَضَائِ الْفَرِيضَةِ عَلَى الْقَطْعِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

ترجمہ:..... نبی کریم ﷺ کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو گھر (کی تنہائی) میں پڑھی جائے، لوگوں کے سامنے پڑھی ہوئی نماز کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے نفلوں کے مقابلہ میں فرض۔ (بیہقی)۔

(۲۸۴/۸) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْرَمُوا بُيُوتَكُمْ بِتَغْيِصِ صَلَاتِكُمْ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں کچھ نماز کا حصہ مقرر کر کے اکرام و اعزاز بخشو۔ (صحیح ابن خزیمہ)۔

فائدہ:..... گھر کا اکرام و اعزاز یہ ہے کہ اس میں نوافل زیادہ سے زیادہ پڑھے جائیں، تاکہ اس میں خیر و برکت ہو اور تاکہ یہ گھر بھی اس زمین کے ساتھ قیامت کے دن ہو جو ایمان والوں کے لیے گواہی دے گی۔

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کی ترغیب

(۲۸۵/۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تُحْيِيهِ لَا يَمُوتُ أَنْ يَتَقَلَّبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي إِثْنَاءِ حَدِيثٍ وَمُسْنَدٍ۔

والْبُخَارِيُّ: إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تُحْيِيهِ وَالصَّلَاةُ تُقَوِّلُ: أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لَكَ، أَللَّهُمَّ ارْحَمْنَا مَا لَمْ يَكُنْ مِنْ مَحْصَلَةٍ أَوْ مَحْدُوثٍ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب تک کوئی نماز کی وجہ سے رکا ہوا ہے اس وقت تک وہ مسلسل نماز ہی میں ہے اسے گھر جانے سے نماز کے علاوہ کوئی چیز نہیں روک رہی۔ (بخاری و مسلم)

بخاری شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے تم میں سے جو کوئی نماز کی وجہ سے رکا ہوا ہے تو وہ نماز ہی میں ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اٹھ جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔
فائدہ: ایک شخص نماز کے لیے مسجد میں آیا اور نماز میں ابھی دیر ہے اور یہ انتظار میں بیٹھ گیا تو چوں کہ اس کے یہاں ٹھہرے رہنے کی وجہ صرف نماز ہے اس لیے اس کے انتظار کا اجر بھی وہی ہے جو نماز پڑھنے کا ہے۔

اسی طرح ایک شخص نماز پڑھ چکا اور دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے تو ان دونوں نمازوں کا پورا وقفہ اجر و ثواب میں نماز ہی کے برابر ہے۔ اگر ایک نماز کے بعد اپنے کام میں بھی مشغول ہو گیا اور دل میں نماز کا خیال لگا رہا تب بھی یہ نماز کے انتظار ہی میں شمار ہوگا۔

(۲۸۶/۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ. ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى. فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا، وَلَمْ تَرَ أَلْوَافِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَهَظْتُ مُسَوِّمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز رات کے ایک حصہ تک مؤخر فرمائی پھر نماز کے بعد نمازیوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے ارشاد فرمایا۔ لوگوں نے نماز پڑھی اور سو گئے اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے نماز میں رہے۔ (نماز کا ثواب ملتا رہا)۔ (بخاری)

(۲۸۷/۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ. ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى. فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا، وَلَمْ تَرَ أَلْوَافِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَهَظْتُ مُسَوِّمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز رات کے ایک حصہ تک مؤخر فرمائی پھر نماز کے بعد نمازیوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے ارشاد فرمایا۔ لوگوں نے نماز پڑھی اور سو گئے اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے نماز میں رہے۔ (نماز کا ثواب ملتا رہا)۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (السجدہ: ۱۶) تَرَكَتْ فِي الْإِنْتِظَارِ الْقِلَافَةَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔
ترجمہ: حضرت انسؓ (اس نماز کے انتظار کے بارے میں اتری جس کو "عتمہ" یعنی عشاء کی نماز کہا جاتا ہے)۔ (ترمذی)
فائدہ: مطلب یہ ہے کہ یہ آیت ان ہی لوگوں کے بارے میں اتری جو عشاء کی نماز کا انتظار باوجود نیند کے غلبہ کے کرتے رہتے ہیں اور سونے کے لیے اپنے بستر پر اس وقت تک نہیں جاتے جب تک کہ عشاء کی نماز نہ پڑھ لیں۔

(۲۸۸/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَغَرِّبِ فَرَجَعَهُ مِنْ رَجْعَةٍ، وَعَقَّبَتْ مِنْ عَقَبَتِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ حَقَرَهُ النَّفْسُ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ. قَالَ: أَتَبِشُرُوا. هَذَا رُكْبَتُكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَصَمُوا قَرِيبَةً وَأَلْهَمُوا يَنْتَظِرُونَ أَخْرَجَهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ. وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ۔

ترجمہ: حضرت عبد بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی (نماز کے بعد) کچھ لوگ تو چلے گئے اور کچھ لوگ (مسجد ہی میں) بیٹھ رہ گئے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ بڑی تیزی سے تشریف لائے، آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور (تہبند) گھٹنوں سے ہٹ رہا تھا۔ (جس کو سمیٹ کر آپ نے پکڑ رکھا تھا) آپ نے ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ، تمہارے رب نے ابھی ابھی آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہوا ہے وہ فرشتوں کے سامنے فخر کے ساتھ تمہارا تذکرہ کر رہا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو ایک فریضہ ادا کر کے دوسرے کے انتظار میں ہیں۔ (ابن ماجہ)

(۲۸۹/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، كَقَارِبِ

اَشْعَدُّ بِهِ قَرْنَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلَى كُشْحٍ، وَهُوَ فِي الرِّبَاطِ الْاَكْثَرِ۔ رواه احمد والطبرانی في الأوسط، وإسناد احمد صالح۔
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جس کا گھوڑا اللہ کی راہ میں انتہائی دہلا ہو چکا ہو اور وہ بڑے جہاد میں ہو۔ (احمد الطبرانی)

(۱/۳۴۰) وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَلَمَةَ: يَا ابْنَ أُبَيٍّ! تَذَرِي فِي أَيْ يَمِينٍ، لَزَلْتُ: أَصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَزَابِطُوا (ال عمران: ۲۰۰) قُلْتُ: لَا قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُ زَيْدًا يَقُولُ: لَنْ يَكُنَّ فِي رَمَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزُورٌ يُزَابِطُ قَبِيهِ، وَلَكِنْ اِنتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔ رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: داؤد بن صالح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو سلمہ نے فرمایا اے اے ابی اُبی! تیری آئی میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا! تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ارشاد فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا جس میں رباط (یعنی سرحد کی حفاظت ہوئی ہو) لیکن (اس سے مراد) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔ (حاکم)

(۱/۳۹۱) وَعَنْ عُثْبَةَ بِنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْقَاعِدُ عَلَى الصَّلَاةِ كَالْقَائِمِ، وَ يَكْتَسِبُ مِنَ الصَّالِحِينَ مِنْ جِبْنٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ۔ رواه ابن حبان في صحيحه، و رواه احمد وغيره اطول منه۔
ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والا اور جب وہ گھر سے نماز کے لیے نکلتا ہے تو گھر لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔ (ابن حبان و احمد وغیرہ)

فجر اور عصر کی نماز پڑھنے کا خصوصی اہتمام کرنے کی ترغیب

(۱/۳۹۲) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبُزْجَيْنِ تَحَلَّلَ الْجَنَّةَ۔ رواه البخاری ومسلم۔ البزجان: هما الصبح والعصر۔
ترجمہ: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی (یعنی فجر اور عصر) نمازوں کا اہتمام کر لیا وہ جنت میں (گویا) داخل ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

(۲/۳۹۳) وَعَنْ أَبِي زُهَيْرَةَ عَمَارَةَ بِنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔ رواه مسلم۔
ترجمہ: حضرت ابو زہیرہ عمارہ بن رویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہو۔ یعنی فجر اور عصر (مسلم)

فائدہ: احادیث میں تاکید تو پانچوں نمازوں کے اہتمام کی آئی ہے لیکن فجر اور عصر کی خاص طور پر اہتمام کی ترغیب آئی ہے اس لیے کہ عام طور پر فجر کی نماز میں نیند کے غلبہ کی وجہ سے کابلی اور سستی ہو جاتی ہے اور عصر کا وقت دنیوی کاروباری کاموں کی مشغولیت کا وقت ہوتا ہے اس لیے جماعت کی نماز نکل جاتی ہے یا ایک دو رکعت نکل جاتی ہیں جو فجر اور عصر کی نمازوں کا اہتمام کرتا ہوگا یقیناً بقیہ تین نمازوں کا ادا کرنا بھی اس کے لیے اور بھی آسان ہو سکتا ہے۔

(۲/۳۹۴) وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْخَمَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالسَّخَنِيِّ،

وَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ عُمِرَتْ عَلَى مَنْ كَانَتْ قِبَلَكُمْ فَصَلُّوْهَا، وَعَنْ حَافِظٍ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، الْحَدِيثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو بصیرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خمس (ایک راستہ کا نام ہے) میں عصر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد ارشاد فرمایا: یہ نماز تم سے پہلی امت کو بھی دی گئی تھی، لیکن انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور جو شخص اس کی پابندی کرے گا اسے دو ہزار اجر ملے گا۔ (مسلم و نسائی)

فائدہ:..... اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں جن میں فجر اور عصر کی نماز کے خصوصی اہتمام کی ترغیب ہے، لیکن اس سے پہلے مختلف ابواب میں ان کو ذکر کر دیا گیا ہے اس لیے اس باب میں دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ جن میں سے ایک روایت وہ ہے کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اس پر مصنف نے ایک قصہ لکھا ہے کہ حجاج بن یوسف ثقفی نے سالم بن عبد اللہ کو کسی شخص کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس کو سالم نے کہا: کیا صبح کی نماز پڑھی تھی؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! اس کو سالم نے کہا کہ چلے جاؤ! اس پر حجاج نے سالم سے پوچھا اس کو قتل کرنے سے تم کو کس چیز نے روکا؟ سالم نے کہا: میرے والد نے یہ حدیث مجھ کو بتلائی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز پڑھ لے گا وہ اس دن اللہ کی پناہ میں رہے گا۔ مجھ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ میں ایسے شخص کو قتل کر دوں جس کو اللہ نے پناہ دی ہے۔ حجاج نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی تھی؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

فجر اور عصر کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنے کا اجر و ثواب

(۱/ ۲۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ حَجَّاتٍ وَعُمْرَةٍ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَابِتَةٌ ثَابِتَةٌ ثَابِتَةٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہوگا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ پورا، پورا، پورا (یعنی کامل ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا)۔ (ترمذی)

(۲/ ۲۹۶) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ أَقْعُدَ أَصْلِي مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْتَبِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْتَبِقَ أَرْبَعَةً۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابُو يَعْقَبَ۔ قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ: أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْتَبِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَيَهُدَىٰ وَنَحْلٍ وَاحِدٍ وَثَمَرُهُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِالنَّطَرِ الْأَوَّلِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگے ہوئے ہوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں اور (اسی طرح) عصر سے لے کر سورج ڈوبنے تک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں۔ اور ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ان غلاموں میں سے ہر ایک کی قیمت

بارہ ہزار ہو۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں ایک جماعت کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک ایسی جماعت کے ساتھ ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔

فائدہ:..... احادیث مبارکہ میں کثرت سے عصر اور فجر کے بعد اللہ کے ذکر کے فضائل وارد ہوئے ہیں اس لیے مشائخ و علماء کا ان دو وقتوں میں خصوصیت سے اللہ کا ذکر کرنے کا معمول رہا ہے بالخصوص فجر کے بعد فقہاء بھی اہتمام فرماتے ہیں۔ مدونہ میں امام مالکؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک باتیں کرنا مکروہ ہے۔ اور حنفیہ میں سے صاحب درمختارؒ نے بھی اس وقت باتیں کرنا مکروہ لکھا ہے۔

(۳۹۷/۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِي رَجْحٍ النَّدِيِّ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مَصَلَاةٍ جَنِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيْنِ الْفُجَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا لِحُضْرَتِهِ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔
رواہ احمد و ابوداؤد، و ابویعلی، و اظنہ قال: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔
ترجمہ:..... سہل بن معاذ اپنے والد حضرت معاذؒ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر نماز کی جگہ بیٹھا رہا خیر کے علاوہ کوئی بات نہ کی (سورج طلوع ہونے اور مکروہ وقت نکلنے کے بعد) دو رکعت اشراق کی نماز پڑھی اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں اور ایک روایت میں ہے جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

(۳۹۸/۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُودَاؤُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ

ترجمہ:..... حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو چار زانو ہو کر (آپنی پالنی مار کر) بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا تھا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی)
فائدہ:..... اچھی طرح سورج نکل آنے کا مطلب یہ ہے کہ آبادی پر سورج کی کرنیں صاف نظر آنے لگیں اور یہ کیفیت سورج نکلنے کے اصل وقت سے تقریباً بیس ۲۰ منٹ بعد ہوتی ہے اور یہی اشراق کا وقت ہے۔

فجر اور عصر اور مغرب کی نماز کے بعد مختلف اذکار کی ترغیب

(۳۹۹/۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ تَائِبٌ رَجُلِيٍّ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَسَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَانَتْ يَوْمَ ذَلِكَ كَلِمَةً فِي جَزُرٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوءٍ، وَخُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَمْ يَلْبَسْ لَذَنِبْ أَنْ يَذْكُرَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ تَعَالَى۔

رواہ الترمذی واللفظ لہ۔ وقال: حدیث حسن غریب صحیح، و النسائی، و زاد فیہ: یبْدُو الْخَيْرُ، و زاد فیہ ایضاً۔ وَكَانَتْ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَشْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ۔ و رَوَاهُ النَّسَائِيُّ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ مَعَاذٍ، وَ زَادَ فِيهِ: مَنْ قَالَهُنَّ جَنِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ أُعْطِيَ وَمِثْلُ ذَلِكَ فِي لَيْلَتِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے بعد اسی بیت سے بیٹھے ہوئے بولنے سے قبل

بید عادیں مرتبہ پڑھے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“
(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنی ذات اور صفات میں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں سارا ملک دنیا و آخرت کا اسی کا ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ اسی پاک ذاک کے لیے ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)

تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس برائیاں معاف فرمائی جائیں گی اور جنت میں دس درجے بلند کیے جائیں گے اور پورے دن شیطان سے اور کردہات سے محفوظ رہے گا۔ اور اس دن شرک کے علاوہ کوئی اور گناہ اس کو نہ پہنچے گا۔ (ترمذی، نسائی)
سنن نسائی کی روایت میں یحییٰ و یسیت کے بعد بیدہ الخیر کا بھی اضافہ ہے اور اس میں اس کی ایک اور فضیلت بھی ہے کہ ہر بار پڑھنے پر ایک مؤمن غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ اور نسائی میں حضرت معاذؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جو اس دعا کو عصر کے بعد پڑھے تو اس رات کو بھی وہی ملے گا جو دن میں ملتا ہے۔

(۳۰۰/۲) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّوَمِيَّيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّيْتَ الشُّبُعَ، فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَخَلَّطَ: أَللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِثْمُكَ مِنْ يَوْمِكَ تَكْتَبُ اللَّهُ لَكَ جَوَارًا مِنَ النَّارِ، وَإِذَا صَلَّيْتَ التَّغْرِبَ، فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَخَلَّطَ: أَللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِثْمُكَ مِنْ لَيْلَتِكَ تَكْتَبُ اللَّهُ لَكَ جَوَارًا مِنَ النَّارِ۔ رواه النسائي وهذا لفظه، و أبو داود عن الحارث بن مسلم عن أبيه مسلم بن الحارث۔
ترجمہ: حضرت حارث بن مسلم تمیمیؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب صبح کی نماز پڑھ چکو تو بات کرنے سے پہلے سات بار یہ دعا پڑھو: اللہم اجرنی من النار۔ (اے اللہ مجھ کو جہنم کی آگ سے بچا) اگر اسی دن تمہارا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھ دے گا۔ اور (اسی طرح) مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات بار یہ دعا پڑھ لو اگر اس رات موت آگئی تو اللہ تعالیٰ تم کو جہنم سے پناہ دے دے گا۔ (نسائی، ابوداؤد)

(۳۰۱/۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ دُبُرَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ بَيِّنَاتٍ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةً مَرَّةً قَبْلَ أَنْ يُلْجَأَ رَجُلٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى يَوْمِئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَهْلِ الْأَرْضِ عَمَلًا إِلَّا مَنْ قَالَ: وَفُلٌ مَا قَالَ، أَوْ رَدَّ عَلَى مَا قَالَ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو ۱۰۰ مرتبہ اپنی اسی ہیئت پر بیٹھے یہ کلمات پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ بَيِّنَاتٍ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ وہ اس دن روئے زمین پر رہنے والوں سے افضل اور بہتر مل والا ہے سوائے اس شخص کے جس نے اتنے ہی مرتبہ یہ کلمات پڑھے ہوں یا اس سے زیادہ۔ ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر مرتبہ پڑھنے پر اسماعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جس کی قیمت بارہ ہزار ہو۔ اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اس کو نہیں پہنچے گا اس طرح جس نے مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے تو اس کے لیے بھی یہی ہے۔ (طبرانی، اسناد جید)

بغیر کسی نذر کے مسر کی ساز چھوڑنے پر وعید

(۳۰۲/۱) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خَرَّطَ عَمَلَهُ۔

رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ، ولفظہ قال: یُکْثِرُوا بِالصَّلَاةِ فِی یَوْمِ الْعَیْرِ فَإِنَّهُ مِنْ فَائِئَةِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حِطٌّ عَمَلُهُ۔
ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (بغیر کسی عذر کے) عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے (نیک) عمل سب ضائع ہو گئے۔ (بخاری و نسائی)

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے ابر کے دن نماز جلدی پڑھا کرو اس لیے کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کے سب (نیک) عمل ضائع ہو گئے۔
(۳۰۳/۲) وَعَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي تَطَوُّهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّهُ وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ قَالَ مَالِكٌ: تَقْصِرُهُ ذَهَابَ الْوَقْتُ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

فائدہ: نماز کا ضائع کرنا اکثر یا بال بچوں کی وجہ سے ہوتا ہے کہ ان کی خیر خبر میں مشغول رہے یا مال و دولت کمانے کے لالچ میں ضائع کی جاتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ عصر کی نماز کا ضائع کرنا انجام کے اعتبار سے ایسا ہی ہے گویا بال بچے اور مال و دولت سب ہی چھین لیا گیا اور اکیلا کھڑا رہ گیا یعنی جتنا خسارہ اور نقصان اس حالت میں ہے اتنا ہی نماز کے چھوڑنے میں ہے یا جس قدر رنج و صدمہ اس حالت میں ہوتا ہے نماز کے چھوڑنے میں ہونا چاہیے۔ اگر کسی شخص سے کوئی معتبر آدمی یہ کہہ دے اور اسے یقین آجائے کہ فلاں راستہ لیتا ہے اور جو رات کو اس راستہ سے جاتا ہے تو ڈاکو اس کو قتل کر دیتے ہیں اور مال چھین لیتے ہیں تو کون بہادر ہے کہ اس راستہ سے رات کو چلے۔ رات کو تو دور کنار دن کو بھی مشکل سے اس راستہ کو چلے گا، مگر اللہ کے سچے رسول ﷺ کا یہ پاک ارشاد ایک دو نہیں کئی کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے اور ہم مسلمان حضور ﷺ کے سچے ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹی زبانوں سے کرتے ہیں مگر اس پاک ارشاد کا ہم پر اثر کیا ہے ہر شخص کو معلوم ہے۔ (ماخوذ از فضائل نماز صفحہ ۳۱)

امامت کو خوبی کے ساتھ اور پوری ذمہ داری سے کرنے کی ترغیب

اور صحیح طور پر ذمہ داری اور خوبی کے ساتھ نہ کرنے پر وعید

(۳۰۳/۱) عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْيَمِينِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْهُ عَنِ الْخَطْبَةِ بْنِ عَامِرٍ الْمُطَهِّجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَصَّرْتُهَا الصَّلَاةَ فَأَكْرَمْنَا أُمَّ يَشَقُّقُنَا۔ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَكْرَمَ قَوْمًا فَلَيْسَ أَكْثَرُ فَلَهُ الشَّامُ وَلَهُمُ الشَّامُ، وَمَنْ لَمْ يُكْرَمْ فَلَهُمُ الشَّامُ وَعَلَيْهِمُ الْإِلَافُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ، وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِمَا۔

ترجمہ: حضرت ابوعلیٰ مصری کہتے ہیں کہ ہم حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کے ساتھ سفر کرتے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے چاہا کہ حضرت عقبہؓ نماز پڑھانے (امامت کرنے) کے لیے آگے ہو جائیں۔ حضرت عقبہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جس نے کچھ لوگوں کی امامت کی اور نماز پورے طور پر ادا کی تو اس (امام) کی بھی پوری لکھی جائے گی۔ اور (مقتدیوں) کی بھی، اور اگر پورے طور سے ادا نہیں کی تو لوگوں کی پوری ہوگی اور اس (کئی) کا گناہ اس پڑھانے والے پر ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم، ابن خزیمہ، ابن حبان)

ایسی امامت پر وعید جس سے نمازی ناخوش ہوں

(۳۰۵/۱) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ الْهَذَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاتَهُمْ صَلَاةً، وَلَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ، وَلَا تُجَاوِزُ رُؤُوسَهُمْ: رَجُلٌ أَقْرَقُوهُمَا وَهَرَّ لَهْ كَارِهُنَّوْ، وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَكُفِّرَ يَوْمَهُ، وَأَمَرَ أَكْذَابًا رُوِّجَهَا مِنَ النَّبْلِ فَأَبْثَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ هَكَذَا مَرَّةً.

ترجمہ: حضرت عطاء بن ینار ہذلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی کوئی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ اور نہ ان کی نمازیں آسمان کی طرف چڑھتی ہیں۔ (بلکہ) ان کے سروں سے بھی اور نہیں جاتیں: ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ اس سے ناخوش ہوں۔ دوسرے وہ شخص جو کسی میت کی نماز جنازہ بغیر ولی کے کہے پڑھائے۔ تیسری وہ عورت جسے اس کا شوہر رات میں بلائے اور وہ انکار کر دے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

(۳۰۶/۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرْتَقِي صَلَاتُهُمْ قُوفًا رُؤُوسَهُمْ شَيْئًا: رَجُلٌ أَقْرَقُوهُمَا وَهَرَّ لَهْ كَارِهُنَّوْ، وَأَمَرَ أَكْذَابًا بَاثًا وَرُوِّجَهَا عَلَيْهِمَا سَاحِطًا، وَأَخْوَابَ مُنْقَضَاتٍ مَخَابِثَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی نماز ان کے سروں سے پالشت برابر بھی اوپر نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ اس سے خوش نہ ہوں۔ دوم وہ عورت جو رات ایسی حالت میں گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔ سوم وہ دو بھائی جو آپس میں قطع تعلقی کیے ہوئے ہوں۔ (ایک دوسرے سے بات چیت، ملنا جلتا چھوڑ دیا ہو)۔ (ابن ماجہ، ابن حبان)

(۳۰۷/۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ أَذَاهُ: الْعَبْدُ الْأَبْقَى حَتَّى يَنْزِلَ، وَأَمَرَ أَكْذَابًا بَاثًا وَرُوِّجَهَا عَلَيْهِمَا سَاحِطًا، وَإِمَامٌ قَوْرٌ وَهَرَّ لَهْ كَارِهُنَّوْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی: ایک تو آقا سے بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آئے۔ دوم وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو۔ سوم لوگوں کا وہ امام جس سے نمازی خوش نہ ہوں۔ (ترمذی)

فائدہ: کوئی نماز قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک یہ تینوں اپنے اپنے غلط کاموں پر جھے رہتے ہیں اس وقت تک ان کی نمازوں کی قبولیت موقوف رہتی ہے۔

امام سے لوگوں کی ناراضگی کا مطلب یہ ہے کہ امام کے اندر کوئی ایسی خامی و کمی ہے جس کی وجہ سے وہ امامت کا اہل نہیں ہے یا کسی بد عملی میں مبتلا ہے اس لیے لوگ اسے نہیں چاہتے، لیکن اگر کوئی ذاتی رنجش کسی محلہ والے کو یا متولی یا منتظمین مسجد کو ہو گئی ہے تو اس کا نماز سے کوئی تعلق نہیں اور ذاتی اختلاف کی وجہ سے کوئی امام کی امامت سے اختلاف کرے تو وہ خود گنہگار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

صفت اول میں نماز پڑھنے کی ترغیب

(۳۰۸/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّى تُطَوِّفَ الرِّجَالُ أَوْلَاهَا وَشَرَّهَا أَجْزَلَهَا، وَحَتَّى تُطَوِّفَ النِّسَاءُ أَجْزَلَهَا وَشَرَّهَا أَوْلَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے

کم درجہ آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سب سے بہتر آخری صف ہے اور سب سے کم درجہ پہلی صف ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)
ترجمہ: صحابی ترجمہ تو یہ ہے کہ مردوں کی صفوں میں سب سے بری آخری صف ہے، لیکن اس سے مراد کم خیر و برکت والی ہے اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ جماعت کی نماز میں تاخیر سے پہنچنے والے ہی آخری صف میں ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے اگلی صفوں میں جگہ نہ مل سکی تو کوئی حرج کی بات نہیں، اس کی وجہ تاخیر نہ ہوگی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آخری صف وہ عورتوں کی صف کے قریب ہوگی۔ اس کے برخلاف عورتوں کے لیے فضیلت آخری صف میں نماز پڑھنے میں ہے اس لیے کہ ان کی پہلی صف مردوں کے قریب ہوگی جو بہتر نہیں ہے۔

(۳۰۴) وَعَنِ ابْنِ مَرْجٍ عَنْ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعْفِفُ لِلتَّقِيبِ الْمُتَقَدِّمِ قَدْرًا، وَلِلْمُتَأَخِّرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ.

ترجمہ: حضرت عرابی بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلی صف (والوں) کے لیے تین مرتبہ دعائے مغفرت فرماتے تھے اور دوسری صف (والوں) کے لیے ایک مرتبہ۔ (ابن ماجہ، ابن خزیمرہ، حاکم، صحیح ابن حبان)

(۳۰۵) وَعَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ يَسِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْقَبْرِ الْأَوَّلِ أَوْ الْمُتَوَسِّطِ أَوِ الْآخِرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِلِسَانِهِ جَدًّا.

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعا میں کرتے ہیں پہلی صف (والوں) کے لیے یا یہ فرمایا کہ پہلی صفوں کے لیے۔ (احمد)

(۳۰۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَحِيَّةَ الْقَبْرِ، وَيُسَبِّحُ تِسْعًا مِائَةً مِائَةً مِائَةً، وَيَقُولُ: لَا تَحْطِلُوا قَتْلَكُمْ، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْقَبْرِ الْأَوَّلِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے کنارے تک تشریف لاتے اور لوگوں کے سینوں اور کانڈھوں کو برابر کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے (صفوں میں) آگے پیچھے مختلف نہ رہو ورنہ اس کے نتیجے میں (خدا نخواستہ) تمہارے دلوں میں باہم اختلاف نہ پیدا ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں پہلی صف (والوں) کے لیے (صحیح ابن خزیمرہ)

صفوں کو سیدھا رکھنے کی ترغیب

(۳۰۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيتَ الْقَبْرِ مِنْ تَسْوِيرِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمْ.

وفي روايةٍ للبخاري: فَإِنَّ تَسْوِيتَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَلَفْظُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهُمَا، وَخَادُوا بِالْأَعْتَابِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَخْلُلُ مِنْ خَلَلِ الْقَبْرِ كَأَنَّهَا الْمُتَدَفِّعُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهَا مَعْرُورًا وَابْنُ دَاوُدَ.

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو برابر رکھا کرو اس لیے کہ صف کی برابری اور درستی نماز ہی کی تکمیل کا ایک حصہ ہے (بخاری، مسلم، ابن ماجہ وغیرہم)۔ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ صفوں کی درستی اور برابری نماز کو قائم

کرنے کا ایک حصہ ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں میں نمازیوں کو ایک دوسرے سے خوب اچھی طرح ملا لیا کرو یا اور قریب قریب کیا کرو اور مونڈھے برابر رکھا کرو اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں شیطان اچھی طرح دیکھتا ہوں کہ وہ صف کی خالی جگہوں میں بکری کے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے۔ (نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان فی صحیح)

(۳۱۲/۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الطُّفُوفَ، وَخَالُوا بَيْنَ الْمُتَنَاصِبِ، وَتَدُوا الْمُتَلَّ، وَلِيَتُوا بِأَيْدِي إِيْخْوَانِكُمْ، لَا تَذَرُوا أَفْرُجَاتِ الشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ۔ رواه احمد و ابوداؤد، وعند النسائي وابن خزيمة اخره۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو بالکل درست رکھو اور کاندھوں کو کاندھوں کی سیدھ میں رکھو اور درمیان کی خالی جگہوں کو پر کر لو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں (صفوں کی صحیح ترتیب قائم ہونے کے لیے) نرم بن جاؤ اور شیطان کے لیے درمیان میں خالی جگہیں نہ چھوڑو۔ جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اس سے میل رکھے گا۔ یعنی اس کے ساتھ احسان کا معاملہ رکھے گا (اور جو شخص صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے الگ کر دے گا)۔ (دور کر دے گا) (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن خزیمہ)۔

فائدہ: جیسا کہ مذکور بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صفوں کی درستگی کے لیے کاندھوں اور ایڑیاں دیکھنی چاہئیں اور جب تک اگلی صف میں جگہ باقی ہو پیچھے کی صف شروع نہ کی جائے۔

صف توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ صف میں سے نکل کر چلا جائے یا صف کے درمیان ایسی جگہ پر کوئی سامان رکھ دے کہ صف پوری نہ ہو سکے یا خالی جگہ دیکھ کر اسے پر نہ کرے یہ سب صف کا توڑنا ہی شمار ہوگا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۸۳ جلد ۲)

(۳۱۳/۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَتَصَفُّونَ عَمَّا تَتَلَفُ التَّلَافُكُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَتَلَفُ التَّلَافُكُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يَتَصَفُّونَ الطُّفُوفَ الْأُولَى، وَيَتَرُكُونَ فِي النَّفْثِ۔ رواه مسلم و ابوداؤد والنسائي وابن ماجه۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرةؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک بار) ہمارے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: کیا تم ایسی صف نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس صف بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (پہلے) اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں (درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑتے تھے)۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۳۱۵/۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ أَلْيَتُكُمْ مَتَانِكَبَ فِي السَّلَاقِ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھے۔ (سنن ابوداؤد)

فائدہ: یعنی صفیں درست کرنے کے لیے اگر اس کے کاندھوں پر کڑ کر درست کرنے کی ضرورت پڑے تو اگر کڑ نہ کھڑا ہو جائے، بلکہ امام یا کوئی دوسرا آدمی صف درست کرنے کی خاطر اگر کسی طرف کو سرک جائے اس کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھے۔

صف کے دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت

(۳۱۶/۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ اللَّهُ وَعَمَّا لَيْكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى عَمِيٍّ مِنَ الْمُشْرُوفِ۔ رواه أبو داود وابن ماجه باسناد حسن۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں مفسوں کے داہنے حصوں پر۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث شریف سے پہلے کی احادیث مبارکہ میں صف اول میں نماز پڑھنے کی ترمذی تھی۔ حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جس طرح مفسوں کے درمیان آپس میں مختلف درجات ہیں اسی طرح ایک صف کے مختلف حصوں کے درجات میں بھی باہمی فرق ہے۔ اول درجہ تو امام کے بالکل پیچھے حصے کا ہے۔

دوسرا درجہ صف کے داہنے حصہ کا ہے۔ اس لیے علماء نے لکھا ہے کہ صف میں شریک ہوتے وقت دیکھ لینا چاہیے کہ اگر صف کا داہنا حصہ بائیں حصہ کے مقابلہ میں کم ہے یا برابر ہے تو داہنی طرف کھڑا ہونا چاہیے اور اگر بائیں طرف کم آوی ہیں تو پھر بائیں طرف ہی کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

تیسرا درجہ صف کے بائیں حصہ کا ہے، لیکن اگر صف کا یہ حصہ خالی رہ جائے تو اس کی فضیلت داہنے سے زیادہ ہو جاتی ہے، جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لوگوں نے عرض کیا کہ مسجد کا بائیں حصہ (لوگوں کے کھڑے نہ ہونے کی وجہ سے) بے کار ہو کر رہ گیا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسجد کا بائیں حصہ آباد کرے گا اسے دو گنا اجر ملے گا۔ یہ حدیث گو صاحب کتاب نے لفظ ”روی“ کے ساتھ ذکر کی ہے جو ضعیف کی علامت ہے اور صرف ابن خزیمہ کا حوالہ دیا ہے جب کہ اسی مضمون کی روایت معتم طبرانی کی بھی ہے۔ دو گنا اجر بظاہر اس لیے ہے کہ ایک تو صف کی کمی کو پورا کرنے کا دوسرے صف کی تکمیل کی خاطر داہنی طرف کے اجر کو قربان کرنے کا۔ گویا ثواب اصل کے اعتبار سے داہنی جانب کا ہی زیادہ ہے، لیکن جب بائیں طرف کم لوگ رہ جائیں تو اس وقت بائیں طرف کا ثواب زیادہ ہو جائے گا۔ یہاں اس بات کا بھی ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمام روایات میں داہیں بائیں سے امام کا داہیں بائیں ہی مراد ہے، نہ کہ مسجد کا۔

(۳۱۷/۱) وَعَنِ النَّوَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْبَبْنَا أَنْ نَكُونُ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَتَسْبِغُهُ بِقُلُوبِ: رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ بَعْدَ ذَلِكَ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ: حضرت نواء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے داہیں طرف (کھڑے ہوں) میں نے آپ کو ہماری طرف (داہنی طرف) چہرہ مبارک کر کے یہ دعا پڑھتے سنا: ”رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ بَعْدَ ذَلِكَ“ (اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس دن اپنے عذاب سے مجھ کو بچا)۔ (مسلم)

مفسوں کو ملانے اور ان میں خالی جگہ پر کرنے کی ترمذی

(۳۱۸/۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكَ اللَّهُ وَعَمَّا لَيْكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّنِ الْمُشْرُوفِ۔ رواه احمد، وابن ماجه، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما، والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم، زاد ابن ماجه: وَمَنْ سَلَّمَ فَرَجَةً رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے استغفار کرتے ہیں

ان کے لیے جو صفوں کو ملاتے ہیں۔ (احمد، ابن خزیمہ، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جو (صف میں) کسی خالی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

(۳۱۸/۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ اللَّهِ

الْأَوَّلِ حَتَّى يُوَجَّهَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ۔ رواه ابوداؤد، وابن خزيمة في صحيحه وابن حبان

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ مسلسل (ایک عرصہ تک) صف اول سے پیچھے ہوتے رہے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کا مستحق کر کے پیچھے ہی کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان)

(۳۲۰/۲) وَعَنِ الثَّعْلَابِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَتُسْوَءَ

صُفُوفُكُمْ، أَوْ لَيُخَالِقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ۔ رواه مالك، والبخاري، ومسلم، و ابوداؤد، والترمذي، والنسائي وابن ماجه۔

وفی روایتی لہم خلاً البخاری: أَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَلَمَّا يُسَوِّي بِنَا

الْقِدَامِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَتَوَقَّعُ فَفَاجَأَهُ حَتَّى كَأَلَمْ يَكُنْ قَرَأَنِي رَجُلًا تَابِدًا صَدْرُهُ مِنَ الضَّيْقِ، فَقَالَ:

يَبْنَؤُ اللَّهُ لَتُسْوَءَ صُفُوفُكُمْ، أَوْ لَيُخَالِقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ... وفی روایتی لابن داؤد وابن عتبہ فی صحيحہ: أَقْبَلَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ يَوَجِّهُهُمْ فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ، قَالَ:

قَرَأْتُ الرَّجُلَ يَلْزُقُ مِنْكَ بِسُكْبٍ صَاحِبِهِ، وَرُكْبَتُهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ، وَكَعْبَتُهُ بِكَعْبِهِ۔

ترجمہ:۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو

ایک دوسرے کا مخالف کر دے گا۔ (مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔

بخاری شریف کے علاوہ دوسری کتابوں میں ایک روایت کے اندر آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا کیا کرتے تھے گویا

ان کے ذریعہ آپ تیروں کو سیدھا کریں گے یہاں تک جب آپ ﷺ نے اندازہ کر لیا کہ ہم آپ کا منشا سمجھ چکے ہیں (اور خود ہی صفوں کو

درست کرنے کا اہتمام کرنے لگے ہیں) اس کے بعد ایک دن آپ ﷺ نکلے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور قریب تھے کہ تکبیر کہہ کر

(نیت باندھ لیں) اتنے میں ایک شخص کا سیدھا صف سے کچھ باہر نکلا ہوا نظر آ گیا۔ (آپ ﷺ فوراً متوجہ ہوئے اور) فرمایا: اللہ کے بندو! اپنی

صفوں کو سیدھا رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو ایک دوسرے کے مخالف کر دے گا۔ ابوداؤد و ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ نبی

کریم ﷺ نے لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کا

مخالف کر دے گا۔ (یعنی دلوں میں اختلاف اور پھوٹ پڑ جائے گی)

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کے ختم پر اور دوسرے کے ختم پر آمین کہنے کی ترغیب

(۳۲۱/۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: غَيْرِ الْمُتَخَوِّبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا السَّالِئِينَ (الْمُتَخَوِّبُونَ) فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ السَّالِئِينَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

رواه مالك، والبخاري، واللفظ له، ومسلم، و ابوداؤد، والنسائي وابن ماجه۔

وفی روایتی البخاری: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ، وَقَالَتِ السَّالِئَةُ فِي السَّاءِ آمِينَ، قَوَّاهُتْ لِحْدَاهُمَا الْآخِرَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ... وفی روایتی لابن ماجه والنسائی: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَقْبَلُوا، الْحَدِيث... وفی روایتی للنسائی: وَإِذَا قَالَ:

”كثير المتخوِّبِ وَلَا السَّالِئِينَ“ فَقُولُوا: آمِينَ۔ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ السَّالِئِينَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام "عَلَيْهِ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا الْخَالِدِينَ" کہے تو تم آمین کہو۔ اس لیے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (ماک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ تم میں سے کسی نے آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان پر آمین کہی، لہذا جب اس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پیچھے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

ابن ماجہ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب سورہ فاتحہ پڑھنے والا آمین کہے تو تم آمین کہو۔

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب امام "عَلَيْهِ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا الْخَالِدِينَ" کہے تو تم آمین کہو، جس کا کام فرشتوں کے کام سے مل گیا تو تمام مسجد والوں کی مغفرت ہوگئی۔ (اس لیے کہ سب ایک ہی امام کی اقتداء میں جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں)۔

فائدہ: حدیث بالا میں گناہوں کی معافی سے مراد چھوٹے چھوٹے گناہوں کی معافی ہے جیسا کہ گزشتہ ابواب میں بندہ تفصیل سے لکھ چکا ہے۔ آمین کے بارے میں بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور بعض کی رائے ہے کہ اس کے معنی "اے اللہ دعا قبول کر" کے ہیں یا اس کے معنی "ایسا ہی ہو جائے" یا "ایسا ہی کر دے" کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واكمل

(۴/۳۳۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودَ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدْتُكُمْ عَلَى السَّلَامَةِ وَالْأَمِينِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْنُ خُرَيْمٍ فِي صَحِيحِهِ وَاحِدٌ، وَتَفْظُهُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْيَهُودُ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ يَحْسُدُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا حَسَدْنَا عَلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي هَدَانَا اللَّهُ لَهَا وَصَلُّوا عَنْهَا، وَعَلَى الْيَقِينَةِ الَّتِي هَدَانَا اللَّهُ لَهَا، وَصَلُّوا عَنْهَا، وَعَلَى قَوْلِنَا خَلَقَ الْإِنْسَانَ: آمِينَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتَفْظُهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَبُّوا وَيَتَّبِعُهُمْ، وَلَهُمْ قَوْمٌ حَسَدُوا النَّبِيِّينَ عَلَى أَفْضَلِ مِنْ قُلَادَةٍ: رَدَّ السَّلَامَةَ وَإِقَامَةَ الصُّلُوفِ، وَقَوْلُهُمْ خَلَقَ الْإِنْسَانَ فِي التَّكْوِينِ آيَةٍ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ یہود نے تم سے کسی چیز پر (بھی) اتنا حسد نہیں کیا جتنا کہ سلام اور آمین کے بارے میں تم سے حسد کیا ہے۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن خریزم)۔

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ کے سامنے یہود کا ذکر آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ہم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا کہ جمعہ پر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس (جمعہ) کی رہنمائی کی اور وہ اس سے غافل رہے (ہفت میں انہوں نے جمعہ کے دن کو پسند نہیں کیا جب کہ ان کو کسی ایک دن کے پسند کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور ہم نے جمعہ کو پسند کیا) اور جتنا کہ قبلہ پر حسد کیا کہ اللہ نے ہمیں بیت اللہ شریف کی طرف قبلہ کے لیے رہنمائی کی اور وہ اس سے پھل گئے۔ اور جتنا کہ امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ کے ختم پر) آمین کہنے پر ہم سے انہوں نے حسد کیا۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ یہود اپنے دین سے تنگ آ گئے اور وہ حاسد قوم ہے اور انہوں نے مسلمانوں سے تین چیزوں سے زیادہ بدتر کسی پر حسد نہیں کیا۔ ایک سلام کا جواب دوسرا صغیر کو سیدھا رکھنا اور تیسرا فرض نمازوں میں امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ کے ختم پر) آمین کہنا۔

(۲/۳۳۳) وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الرَّعَاءُ: (لَعَنَ الْمُغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا النَّسَائِينَ) فَقُولُوا: آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي حَدِيثِ شَوَيْلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ: إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُغُوفَكُمْ، وَلْيُؤَلِّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: (لَعَنَ الْمُغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا النَّسَائِينَ) فَقُولُوا: آمِينَ يُجِبْكُمْ۔

ترجمہ: حضرت عمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام "لَعَنَ الْمُغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا النَّسَائِينَ" کہے تو تم آمین کہو۔

کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ مسلم اور ابوداؤد و نسائی کی ایک طویل حدیث میں ہے جو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے، جب تم نماز پڑھا کرو (جماعت کی) تو مومنوں کو سیدھا کیا کرو اور تم سے کوئی ایک امام بن جایا کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ "قُلُّوْا الْمَغْضُوْب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ" کہے تو تم آمین کہو تمہاری دعا قبول ہوگی۔

(۳۲۲/۲) وَعَنْ أَبِي مُصَيْبٍ النَّضْرَانِيِّ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي رُحَيْبٍ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنَ السَّخَابَةِ يُخْبِرُ أَحْسَنَ الْخَبَرِ، فَلَمَّا دَعَا الرَّجُلُ مَنَّا بِدُعَاؤِهِ، اخْتَمَمَهُ بِآمِينَ، فَلَمَّا آمَيْنَ وَمِنَ الطَّلَاعِ عَلَى الصَّحْفَةِ، قَالَ أَبُو رُحَيْبٍ التَّمِيمِيُّ: أَخْبِرْكُمْ عَنْ ذَلِكَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نَمُشِي فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَتَمَّ فِي السَّائِلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجِبْ لِي خَشَعَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بَنِي شَيْءٍ يَخْشَعُ؟ فَقَالَ: بِآمِينَ فَإِنَّهُ لِي خَشَعَةً بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجِبَ، فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الرَّجُلُ فَقَالَ: اخْتَمَمْتُ يَا فُلَانُ بِآمِينَ وَأَبَشَرُ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو مصعب النضرائی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو زبیر التمیمیؓ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور وہ صحابہؓ میں سے تھے بہت اچھی اچھی باتیں بتلایا کرتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی دعا کرتا تو اس کو فرماتے اس دعا کو آمین کے ساتھ ختم کرو۔ اس لیے کہ آمین گویا صحیفہ پر مہر کی طرح ہے۔ حضرت ابو زبیرؓ نے فرمایا اس کے متعلق میں تم کو (تفصیل) بتلاتا ہوں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلنے کو نکلے تو ایک شخص کے پاس آئے جو بہت الحاح کے ساتھ دعا میں لگا ہوا تھا نبی کریم ﷺ اس کی دعا سننے کھڑے ہو گئے۔ اور پھر ارشاد فرمایا: یہ دعا (اللہ سے) قبول کروالے لگا اگر اس پر مہر لگا دے۔ لوگوں میں سے ایک شخص بولا کس چیز کے ساتھ مہر لگائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آمین کے ساتھ۔ بلاشبہ اگر اس نے آمین کے ساتھ مہر لگا دی (دعا کے ختم پر آمین کہہ دی) تو اس نے دعا کو قبول کروالیا پھر یہ شخص جس نے نبی کریم ﷺ سے یہ دریافت کیا تھا اس (دعا مانگنے والے) شخص کے پاس آکر بولا: اے فلاں! آمین کے ساتھ دعا کو ختم کر اور (قبولیت) کی خوشخبری لے۔ (ابوداؤد)

نماز شروع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت پڑھنے کی دعا

(۳۲۵/۱) وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُ أَكْبَرُ عَجَبًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَجَبًا، وَتُسْبِيحَاتُ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ الْقَائِلُ هَيْئَةً كَذًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: عَجِبْتُ لَهَا فَبَحِثْ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ۔ قَالَ ابْنُ عُثْمَرَ: فَمَا تَرَكْتُمُهَا مِنْهُ سَبْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے جماعت میں سے ایک شخص نے یہ الفاظ کہے: اللہ اکبر عجباً، والحمد للہ عجباً، وتُسبِحَاتُ اللہ بُکْرَةً وَأَصِيلًا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ وہ شخص بولے: یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تعجب میں پڑ گیا میں نے دیکھا کہ اس کے (قبول کرنے کے) لیے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ان کلمات کو پڑھنا کبھی نہ چھوڑا۔

فائدہ:..... صحابہؓ اجماع کی یہی شان تھی کہ جب کسی عمل کی فضیلت رسول کریم ﷺ سے سنی فوز اشوق و رغبت سے یقین کے ساتھ اس عمل کو ہمیشہ کے لیے شروع کر دیا۔ اللہ ہمیں بھی اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین وما توفیقی الا باللہ۔

(۳۲۶/۲) وَعَنْ دِقَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الرَّزْقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ

ترجمہ:..... حضرت رفاع بن رافع زرقیؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: **سَبَّحَ اللّٰهُ لِسُنِّ مُحَمَّدٍ**۔ اس پر ایک شخص نے پیچھے سے کہا: **وَلَكْتَ الْحَمْدُ عَمْدًا عَمِيدًا طَلَبْنَا لِمَبَارَكَا فِينَا**۔ آپ ﷺ نے جب نماز ختم کی تو پوچھا کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا تیس سے زائد کچھ فرشتے تھے ہر ایک لپک رہا تھا کہ ان کلمات کو میں لکھ لوں۔ (ماک، بخاری، ابوداؤد، نسائی)

(۳۲۷/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ عَمْدًا، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ عُفِّرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ رواه البخاری ومسلم وأبو داود والترمذی والنسائی۔ وفي رواية للبخاری ومسلم: فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، بالواو۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام ”سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ عَمْدًا“ کہے تو تم ”اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا کرو (واو کے ساتھ)

(١/ ٣٢٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَّا يَغْفَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَجْعَلُ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جَمَارٍ، أَوْ يَجْعَلُ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ جَمَارٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُودَاوُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَلَفْظُهُ:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤْمِنُ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحْتَوَى اللَّهُ رَأْسُهُ وَأَنْسَ حَلَقُـهُ۔
 ورواه في الكبير موقوفا على عبد الله بن مسعود بأنياب أحدهما جتيد، ورواه ابن حبان في صحيحه من حديث أبي هريرة أيضا عن
 النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ولفظه: أَمَّا يُحْتَقَى الَّذِينَ يَرْفَعُونَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحْتَوَى اللَّهُ رَأْسُهُ وَأَنْسَ حَلَقُـهُ۔
 ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رکوع اور سجدے میں امام سے
 پہلے سر اٹھاتا ہے تو کیا اسے یہ ڈر نہیں لگتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر نہ بنا دے یا اللہ تعالیٰ اس کی صورت (مسخ کر کے) گدھے کی
 صورت بنا دے (یعنی اس بات سے ڈرنا چاہیے)۔ (بخاری و ابن ماجہ و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی)

اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے جب کوئی شخص امام سے پہلے سراٹھا لے تو اس بات سے بے خوف نہ رہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کٹے کا سر بنادے۔ ابن حبان کی روایت کے بھی الفاظ کچھ یوں ہی ہیں۔

فائدہ:..... حدیث بالا میں صورت مسخ ہونے کا اگرچہ صرف اندیشہ بتایا گیا ہے لیکن یہ کوئی ناممکن بات نہیں۔ گو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے اس امت کو عام مسخ سے محفوظ فرمایا ہے لیکن انفرادی مسخ کچھ بعید نہیں۔ (نیل الاوطار صفحہ ۱۵۰ جلد ۳)

(٢/ ٣٣٩) وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ إِنَّمَا كَأَمْرُهُ بِبَدِ شَيْطَانٍ. رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ فَوْقَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے (کسی بھی رکن میں) سر اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے (مراد یہ ہے کہ امام سے پہلے کوئی عمل کرتا ہے یا امام کے بعد کافی تاخیر سے کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد وہ عمل کرتا ہے) تو بلاشبہ اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (بزار، الطبرانی، مالک)

فائدہ: اس سے پہلے کی روایت میں اگرچہ صرف اٹھنے وقت پہلے اٹھنے کی ممانعت معلوم ہوئی تھی لیکن حدیث بالا میں بحفظ و برفق کے الفاظ سے دونوں کی ممانعت ثابت ہونے کی وجہ سے کسی بھی عمل میں امام سے بڑھنا نہیں چاہیے۔

رکوع و سجود پورے طور پر نہ کرنے، قومہ میں پورے طور پر سیدھا نہ کھڑا ہونے پر وعید اور خشوع کا بیان

(۱/ ۳۳۰) عَنْ أَبِي عَسْوِدٍ الْبُذْزِجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخْجِئُ صَلَاةَ الرَّجُلِ حَتَّى يُخَيِّرَ قَلْبُهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِمَا، وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود ہدریؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آدمی کی نماز اس وقت تک کافی نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، الطبرانی، بیہقی)

فائدہ: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں بہت سے ایسے بھی ہیں جو جماعت کا بھی اہتمام فرماتے ہیں لیکن اس کے باوجود ایسی بری طرح پڑھتے ہیں کہ وہ نماز بجائے اس کے کہ اجر و ثواب کا سبب ہو، ناقص ہونے کی وجہ سے منہ پر مار دی جاتی ہے گو نہ پڑھنے سے یہ بھی بہتر ہے کیوں کہ نہ پڑھنے کی صورت میں جو عذاب ہے وہ بہت زیادہ سخت ہے اور اس صورت میں یہ ہوا کہ وہ قابل قبول نہ ہوئی اور منہ پر پھینک کر مار دی گئی اس پر کوئی ثواب نہ ہوا، لیکن نہ پڑھنے میں جس درجہ کی نافرمانی اور نخوت ہوتی وہ تو اس صورت میں نہ ہوگی البتہ یہ مناسب ہے کہ جب آدمی وقت خرچ کرے، کاروبار چھوڑے، مشقت اٹھائے تو اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ جتنی زیادہ وزنی اور قیمتی پڑے لے اس میں کوتاہی نہ کرے۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے گو وہ قربانی کے بارے میں ہے مگر احکام تو سارے ایک ہی ہیں۔ فرماتے ہیں:

لَنْ يَنْتَظِرَ اللَّهُ لَكُمْ مَهْلاً وَلَا جِزَاءً وَهَذَا وَلَكِنْ يَنْتَظِرُ اللَّهُ الْقُلُوبَ يَنْتَظِرُكُمْ

ترجمہ: ”تو حق تعالیٰ شانہ کے پاس ان (مانوروں) کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون، بلکہ اس کے پاس تو تمہارا تقویٰ اور انخاص پہنچتا ہے۔“ لہذا جس درجہ کا اخلاص ہوگا اسی درجہ کی مقبولیت ہوگی۔

نماز کے بارے میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: تَقْوَىٰ لِلَّهِ الْمُسْلِمِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ هُمْ يُزَاهَوْنَ ﴿٣﴾

ترجمہ: ”بڑی خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں جو ایسے ہیں کہ دکھلاوا کرتے ہیں۔“ بے خبر ہونے کی بھی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں:

ایک یہ کہ وقت کی خبر نہ ہو قضا کر دے۔ دوسرے یہ کہ متوجہ نہ ہو۔ ادھر ادھر مشغول ہو۔ تیسرے یہ کہ یہی خبر نہ ہو کتنی رکعتیں ہوئیں۔ دوسری جگہ منافقین کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُتَاتٍ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١﴾ اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت کالی سے کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھلاتے ہیں (کہ ہم بھی نمازی ہیں) اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا سا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نماز قائم کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کرے۔ ہر تن متوجہ رہے

اور خشوع کے ساتھ پڑھے۔ قنَادۃ سے یہی نقل کیا گیا ہے کہ نماز کا قائم کرنا اس کے اوقات کی حفاظت رکھنا اور وضوء کا اور رکوع سجدے کا اچھی طرح ادا کرنا ہے۔ یعنی جہاں جہاں قرآن شریف میں: اقام الصلۃ اور یقیمون الصلۃ آیا ہے یہی مراد ہے۔

(۳۳۱/۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُبَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقَرُّبِ الْخُرَابِ وَالْهَبْرَاضِ الشَّيْبِ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَاتَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبُعِيرُ۔

رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی، و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحہما۔

ترجمہ:..... حضرت عبدالرحمن بن شبیلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا: کوئے کی سی ٹھونگیں مارنے سے اور (سجدے) میں درندوں کی طرح بازوؤں کو بچھانے سے اور اس سے بھی کہ آدمی مسجد میں کسی مخصوص جگہ کو اپنے لیے مقرر کر کے جیسا کہ اونٹ کر لیا کرتا ہے۔

فائدہ:..... ① کوئے کی سی ٹھونگیں مارنے کا مطلب واضح ہے کہ رکوع کیا تو وہیں سے سجدے میں چلے گئے۔ سجدے سے اٹھے تو سر اٹھانے بھی نہ پائے تھے کہ فوراً کوئے کی سی ٹھونک دوسری دفعہ باردی۔ یعنی رکوع و سجدے اتنی جلدی جلدی نہ کیے جائیں کہ ابھی سر جھکا یا اور فوراً اسی اٹھ گئے۔

②..... سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی اور پہلو سے الگ رہنی چاہئیں البتہ کوئی بیمار ہے یا بہت بوڑھا ہے اور وہ کہنیاں زمین پر لگا کر سہارا لینے کے لیے مجبور ہے تو اس کی بات اور ہے علماء نے لکھا ہے کہ سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانے کا اور رکوع میں انگلیوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا اہتمام بھی ضروری ہے۔ شریعت نے انگلیوں کو ملانے کا، کھولنے کا حکم بے فائدہ نہیں فرمایا ہے یعنی ایسے معمولی معمولی آداب کی رعایت بھی ضروری ہے۔ اور نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ نگاہ کا جمائے رکھنا اور رکوع کی حالت میں پاؤں پر نگاہ رکھنا اور سجدہ میں جا کر ناک پر رکھنا اور بیٹھنے کی حالت میں ہاتھوں پر نگاہ رکھنا نماز میں خشوع کو پیدا کرتا ہے اور اس سے نماز میں دل جمعی نصیب ہوتی ہے جب ایسے معمولی آداب بھی اتنے اہم فائدے رکھتے ہیں تو بڑے آداب اور سنتوں کی رعایت کا خود اندازہ کر لیجیے کہ کس قدر فائدہ بخشے گی۔

③..... اونٹ کی عادت یہ ہوتی ہے کہ جس جگہ وہ بیٹھنے لگتا ہے وہاں پھر دوسرے اونٹ کو نہیں بیٹھنے دیتا۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کا مقصد یہ ہے کہ آدمی کو مسجد کے اندر کوئی خاص جگہ اپنے لیے ایسی نہیں مقرر کر لینی چاہیے کہ اگر کسی وقت کوئی دوسرا وہاں بیٹھ جائے تو اسے ناگوار ہو۔ مسجد تمام مسلمانوں کی جگہ ہے جو شخص جہاں پہلے آکر بیٹھ گیا وہ اسی کی جگہ ہے۔

(۳۳۲/۲) وَعَنْ أَبِي قَنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْوَأُ النَّاسِ سِرْقَةً، الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَسْرِقُ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا يَتَيَسَّرُ رُكُوعُهَا، وَلَا سُجُودُهَا، أَوْ قَالَ: لَا يَتَيَسَّرُ صَلَاتُهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو قنَادۃؓ نے فرمایا کہ سب سے بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے بھی چوری کر لے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے۔ یا یہ ارشاد فرمایا کہ رکوع میں اور سجدہ میں کمر کو سیدھا نہ رکھے۔ (احمد، طبرانی، حاکم، صحیح ابن خزیمہ)۔

فائدہ:..... یہ مضمون کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے اول تو چوری خود ہی کس قدر ذلت کی چیز ہے اور چور کو کیسی حقارت سے دیکھا جاتا ہے پھر چوری میں بھی اس حرکت کو بدترین چوری ارشاد فرمایا ہے کہ رکوع سجدہ کو اچھی طرح نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کی اصلی قدر و قیمت

فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اَرْجَعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ: فِي الثَّانِيَةِ: أَوْفَى الْبَيْتِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً يَوْمَ رُسُولِ اللَّهِ. فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى السَّلَاةِ فَاسْتَبِيعِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَغْفِرِ الْقَبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَشَاءُ مِنْ الْقُرْآنِ، ثُمَّ اَرْجَعْ حَتَّى تَقْلَمَ مِنْ رَأْسِكَ، ثُمَّ اَرْجَعْ حَتَّى تَنْشَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَقْلَمَ مِنْ سَاجِدًا، ثُمَّ اَرْجَعْ حَتَّى تَقْلَمَ مِنْ جَائِثًا، ثُمَّ اَلْحَمْدُ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَفِي رِوَايَةِ لَابِي دَاوُدَ: فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ ثَمَّتْ صَلَاتُكَ، وَإِنْ انْتَقَضَتْ مِنْ هَذَا فَلْيَأْتِ انْتَقَضَتْ مِنْ صَلَاتِكَ. ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی پھر آ کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ سلام کیا نبی کریم ﷺ نے (سلام کا جواب) وعلیک السلام فرما کر ارشاد فرمایا: واپس لوٹ کر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر نماز پڑھ کر وہ حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے وعلیک السلام فرما کر ارشاد فرمایا: واپس جا کر پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی، چنانچہ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر خدمت ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر پھر ارشاد فرمایا دو بارہ نماز پڑھ کر آؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے دوسری بار یا تیسری بار عرض کیا: پھر یا رسول اللہ! مجھ کو (نماز کا طریقہ) سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ اکبر کہو پھر حسب استطاعت قرآن پاک کی تلاوت کرو پھر رکوع اطمینان (وقار) اور سکون کے ساتھ کرو پھر رکوع سے اٹھ کر بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح سجدہ اطمینان و سکون کے ساتھ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان و سکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز پڑھو۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد نبوی ہے کہ جب تم نے اس طرح (اطمینان و سکون کے ساتھ) سارے ارکان ادا کر لیے تو یقیناً تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر اس میں سے کسی چیز میں کمی رہ گئی تو بلاشبہ تمہاری نماز میں اسی کے بقدر کمی رہی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳۲۸/۸) وَعَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الرِّجْلَ لَيَنْصَرِفُ، وَمَا كُنْتُ لَهُ إِلَّا عَشْرُ صَلَوَاتٍ تُشَعُّهَا ثَمَنُهَا سُبُعُهَا سُبُعُهَا لِحْمُهَا زُبُعُهَا ثَلَاثُهَا نِصْفُهَا.

رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان فی صحیحہ بنحوہ۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اسی طرح بعض کے لیے نوواں حصہ، بعض کے لیے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان)

فائدہ: یعنی جس درجہ کا خشوع اور اخلاص نماز میں ہوتا ہے اتنی ہی مقدار اجر و ثواب کی ملتی ہے حتیٰ کہ بعض کو پورے اجر کا دسواں حصہ ملتا ہے۔ اگر اس کے موافق خشوع و خضوع ہو اور بعض کو آدھا مل جاتا ہے اور اسی طرح دسویں سے کم اور آدھے سے زیادہ بھی مل جاتا ہے حتیٰ کہ بعض کو پورا پورا اجر مل جاتا ہے اور بعض کو بالکل بھی نہیں ملتا کہ وہ اس قابل ہی نہیں۔

(۳۲۸/۹) وَعَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَفُتْتُ: أَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي صَالِحًا قَالَ: فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي جَلِيلًا صَالِحًا فَخَدَّنِي بِعَدِيَّةٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، وَإِنْ انْتَقَضَ مِنْ قَرِيصَتِهِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: الْمَطْرُوءَا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ يَكْمُلُ بِهِ مَا انْتَقَضَ مِنَ الْقَرِيصَةِ، ثُمَّ

يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

ترجمہ:..... حضرت حرث بن قبیصہؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھ کو نیک ساتھی نصیب فرما۔ پھر میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھا اور میں نے کہا: میں نے اللہ سے ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مانگا تھا جو نیک ہو، لہذا مجھے ایسی کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو تاکہ اللہ اس سے مجھ کو منتفع فرمائے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت میں آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی نکل آئی تو وہ شخص کامیاب ہوگا اور بامراد، اور اگر نماز بے کار ثابت ہوئی تو وہ نامراد، خسارہ میں ہوگا اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو ارشاد خداوندی ہوگا کہ دیکھو اس بندہ کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے۔ اگر نفل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی اس کے بعد اسی طرح باقی روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہوگا۔ (ترمذی وغیرہ)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ آدمی کو نفلوں کا ذخیرہ بھی اپنے پاس کافی رکھنا چاہیے کہ اگر فرضوں میں کچھ کوتاہی نکلے تو میزان پوری ہو جائے۔ بہت سے لوگ کہہ دیا کرتے ہیں اچھی ہم سے فرض ہی پورے ہو جائیں تو بہت نفیست ہے نفلیں پڑھنا تو بڑے آدمیوں کا کام ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فرض ہی اگر پورے ہو جائیں تو بہت کافی ہیں لیکن ان کا پورا پورا ادا ہو جانا کون سا اہل کام ہے کہ ہر چیز بالکل پوری ادا ہو جائے اور جب تھوڑی بہت کوتاہی ہوتی ہے تو اس کے پورا کرنے کے لیے نفلوں کے بغیر چارہ کار نہیں۔ (ازفضائل نماز صفحہ ۷۸)

(۱۰/۳۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَها، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: يَا قُلَادِ! أَلَا تَحْسِبُ صَلَاتَكَ، أَلَا يَنْتَظِرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي، فَلَمَّا يُصَلِّي لِيَتَّخِذُوا، إِنِّي لَا أَبْصُرُ مِنْ وَرَاقِي كَمَا أَبْصُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ. وَابْنُ خُرَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَلَفْظُهُ قَالَ:

صَلَّى يَوْمًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ تَأَذَّى رَجُلًا كَاتِبٌ فِي أَحْزَابِ الصُّفُوفِ فَقَالَ: يَا قُلَادِ! أَلَا تَحْسِبُ اللَّهُ أَلَا يَنْتَظِرُ كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنِّي أَعَدُّكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي إِنَّمَا يَطُومُ يَتَأَخَّى رَبَّهُ، فَلَمَّا يَنْتَظِرُ كَيْفَ يَتَأَخَّى، إِنَّكُمْ تَرْوُونَ أَنِّي لَا أَرَاكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرَى مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْ.

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے جانے لگے تو ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا تم نماز کو اچھی طرح نہیں پڑھتے کیا نماز پڑھنے والا اپنی نماز میں غور نہیں کرتا کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے بلاشبہ وہ اپنے لیے پڑھ رہا ہے۔ اور یقیناً میں اپنے پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم، نسائی، ابی حزیمہ)

ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیر لیا تو ایک شخص کو جو آخری صف میں تھا آواز دی۔ ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ کیا تم اپنی نماز کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پڑھتے ہو؟ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس لیے کھڑا ہوتا ہے کہ اپنے رب سے مناجات و سرگوشی کرے، لہذا اسے یہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ کس طرح مناجات کر رہا ہے۔

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ کا پیچھے سے بھی دیکھنا یا آنکھ مبارک ہی سے تھا یا دل سے تھا یہ بھی جناب رسول کریم ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔

(۱۱/۳۴۰) وَعَنْ عُفَيْرِ بْنِ أَبِي ذَهْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ عِبْدِهِ عَمَلًا حَتَّى يُشْهَدَ قَلْبُهُ هَكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ لُصْرٍ الْمُرُوزِيُّ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ هَكَذَا مَرْسَلًا، وَوَصَلَهُ أَبُو مَعْمُورٍ الدِّبْلِيُّ فِي مَسْنَدِ الْفَرُوسِ بَابِ بَيْنِ كَعْبٍ، وَالْمَرْسِلُ اصح۔

ترجمہ:..... حضرت عثمان بن ابی ذرؓ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے اسی عمل کو قبول کرتا ہے جس میں وہ اپنے بدن

کے ساتھ دل و دماغ کو بھی حاضر (متوجہ) رکھے۔ (کتاب الصلاة: مسند الفردوس)

فائدہ:..... یعنی بندہ جب راز و نیاز کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دل و دماغ کو بھی اس طرح متوجہ کرنا چاہیے اور یہ سمجھ کر کھڑا ہونا چاہیے کہ میں کون سے دربار میں کھڑا ہوں اور کس طرح کھڑا ہوں۔

(۳۳۱/۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّمَا أَتَقَبَّلُ الصَّلَاةَ مِمَّنْ تَوَاصَعَ بِهَا لِعَظَمَتِي، وَلَمْ يَسْطَلْ عَلَى خَلْقِي، وَلَمْ يَبْهِكْ لِهَيْبَتِي عَلَى مَعْصِيَتِي، وَقَطَعَ الْكَلَامَ فِي ذِكْرِي، وَزَجَعَ الْوَشَكِيَّ، وَابْنُ السَّبِيلِ وَالْأَرْمَلَةُ، وَزَجَعَ الْمُتَصَادِفِ ذَلِكَ لَوَدَّ كَثُورَ الشُّنَنِ أَكْثُوهُ بِحُرَّتِي، وَلَسْتُ خُفُّهُ مَلَايَكَتِي، أَجْعَلُ لَهُ فِي الظُّلُمَةِ نُورًا، وَفِي الْجَهَنَّمَ جَلْمًا، وَمَقْلَهُ فِي خَلْقِي كَمَقْلِي الْفَزَّةَ قُوسٍ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبِزَارُ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَقْدَانَ الْحَرَّانِيِّ، وَبَقِيَّةُ رِوَايَةِ ثِقَاتٍ.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے بلاشبہ میں نماز اس کی قبول کرتا ہوں جو میری عظمت و بڑائی کی وجہ سے تواضع اختیار کرے اور میری مخلوق پر اپنی بڑائی، اور تکبر نہ کرے اور میری نافرمانی پر اصرار نہ کرتے ہوئے (بغیر توبہ کے) رات نہ گزارے۔ اور میری یاد میں دن گزارے اور مسکین اور مسافر اور بیواؤں و ضعیفوں محتاجوں پر رحم کرے ان کی مدد کرے) اور مصیبت زدہ کی غمخواری کرے اس شخص کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہے، اپنی قوت و طاقت کے ساتھ میں اس کی حفاظت کروں گا اور اپنے فرشتوں کو اس کی حفاظت میں لگاؤں گا اندھیرے میں اس کے لیے روشنی کروں گا اور جہالت میں اس کو علم دوں گا اور اس کی مثال میری تمام مخلوق میں ایسی ہوگی (فضیلت و برتری میں) جیسے تمام جنتوں میں جنت الفردوس ہے۔ (بزار)

(۳۳۲/۱۳) وَعَنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَرَفَ اللَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ حَيٍّ، يُزْفَقُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ: الْخَشَوَةُ حَتَّى لَا تَلْزَى فِيهَا خَاشِعًا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت ابو الدرداءؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلی چیز جو اس امت سے اٹھائی جائے گی وہ نماز کا خشوع ہے تو دیکھو گا کہ (بھری مسجد میں) ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔ (طبرانی، معجم ابن حبان)

(۳۳۳/۱۴) وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي صَدْرِهِ أَرْبَعُ كَافِرِينَ الرَّخِي مِنَ الْبُكَاءِ۔ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَلَفْظُهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَيَجُوفُوهُ أَرْبَعُ كَافِرِينَ الْيَزْجَلِ، يَعْنِي بَيْبَكِي وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِمَا.

ترجمہ:..... حضرت مطرف نے اپنے والد (عبداللہ بن خیر) سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ کے سینہ مبارک سے چکی چلنے کی سی آواز آرہی تھی۔ (ابوداؤد و نسائی)

ایک روایت میں ہے کہ سینہ مبارک سے ہندیا کے پکنے کی آواز رونے کی وجہ سے محسوس ہو رہی تھی۔ (ابن خزیمہ، معجم ابن حبان)

(۳۳۵/۱۵) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا فِيْنَا قَارِئِينَ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْوَقْدَاءِ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَأْمُرُ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيَبْكِي حَتَّى أَصْبَحَ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقع پر سوائے مقدادؓ کے کوئی گھڑ سوار نہ تھا اور میں نے (اس رات) اپنے پورے قافلے پر نظر ڈالی تو ہر ایک سو یا ہوا تھا صرف ایک رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی تھی کہ آپ ایک درخت کے نیچے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور روتے جا رہے تھے اسی حال میں آپ نے صبح کر دی۔ (معجم ابن خزیمہ)

(۱۶/۳۳۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي فِي خَانِئَةٍ لَهُ، فَطَلَّ النَّبِيُّ فَطَلَّقَ يَتَرَدَّدُ يَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَلَا يَجِدُ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يُثْبِتُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ، فَإِذَا هُوَ لَا يَذَرُئِي كَرَّ صَلَّى، فَقَالَ: لَقَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذَا فِتْنَةٌ، فَبَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ صَدَقَهُ فَصَغُهُ خَيْثُ شَيْءٍ - رَوَاهُ مَالِكٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَمْ يَدْرِكِ الْقِصَّةَ، وَرَوَاهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ فَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا طَلْحَةَ وَلَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَفْظُهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّي فِي خَانِئَةٍ لَهُ بِالْقُبَّةِ وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ التَّيْمِيَّةِ فِي رَمَابِ الثَّمَرِ، وَالنَّحْلُ قَدْ ذُلَّكَتْ وَهِيَ مُطْلَوَّةٌ بِثَمَرِهَا فَتَنَّتْهُ إِلَيْهَا فَأَعْجَبَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ، فَإِذَا هُوَ لَا يَذَرُئِي كَرَّ صَلَّى؟ فَقَالَ: لَقَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذَا فِتْنَةٌ، فَبَجَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَتَوَقَّعُ خَلِيفَةً، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَقَالَ هُوَ صَدَقَهُ فَاجْعَلْهُ فِي سَبِيلِ الْخَيْرِ، فَبَاعَهُ بِخَمْسِينَ أَلْفًا فَسَعَى ذَلِكَ الْمَالُ الْخَمْسِينَ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ اپنے باغیچے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک پرندہ اڑا اور چوں کہ باغ گنجان تھا اس لیے اس کو جلدی سے باہر جانے کا راستہ نہ ملا کبھی اس طرف کبھی اس طرف اڑتا رہا اور نکلنے کا راستہ ڈھونڈتا رہا ان کی نگاہ اس پر پڑی اور اس منظر کی وجہ سے ادھر خیال لگ گیا اور نگاہ اس پر بندے کے ساتھ پھرتی رہی۔ دفعۃً نماز کا خیال آیا تو سہو ہو گیا کہ کوئی رکعت ہے نہایت قلق ہوا کہ اس باغ کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی کہ نماز میں بھول ہوئی فوراً حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا قصہ عرض کر کے درخواست کی کہ اس باغ کی وجہ سے مصیبت پیش آئی اس لیے میں اس کو اللہ کے راستہ میں دیتا ہوں۔ آپ ﷺ جہاں دل چاہے اس کو صرف فرما دیجیے۔ (مالک)

اسی طرح ایک اور قصہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں پیش آیا کہ ایک انصاری اپنے باغ میں جو مدینہ کی وادی قف میں تھا نماز پڑھ رہے تھے کھجوریں پکنے کا زمانہ شباب پر تھا اور خوشے کھجوروں کے بوجھ اور کثرت سے جھکے پڑے تھے نگاہ خوشوں پر پڑی تو وہ کھجوروں سے بھرے ہوئے کی وجہ سے بہت ہی اچھے معلوم ہوئے۔ خیال ادھر لگ گیا جس کی وجہ سے یہ بھی یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ اس کے رنج و صدمہ کا ایسا غلبہ ہوا کہ اس کی وجہ سے یہ ٹھان لی کہ اس باغ ہی کو اب نہیں رکھنا جس کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی، چنانچہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آکر عرض کیا کہ یہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں اس کو جہاں چاہیں خیر کے راستہ میں لگا دیں انہوں نے اس باغ کو پچاس ہزار مائے فروخت کر کے (اس کی قیمت دینی کاموں میں خرچ فرمادی) اس مال کا نام خمسمین رکھ دیا۔ (یعنی وہ باغ جو پچاس ہزار میں فروخت ہوا)۔

فائدہ: یہ ایمان کی غیرت ہے کہ نماز میں ایسی اہم چیز کا خیال آ جانے سے پچاس ہزار درہم کا باغ ایک دم صدقہ کر دیا۔ ان حضراتؓ ہاں ایمانی غیرت تھی کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کے ماسوا کا خیال تھا بھی نہ آئے۔

(۱۷/۳۳۶) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَامِنْ مُتَلَبِّدٍ يَتَوَصَّأُ قُبَيْبًا الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِي صَلَاتِهِ فَيَتَعَلَّمُ مَا يَقُولُ إِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيُؤْمِرُ وَلَدَهُ أَنَّهُ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَهُوَ فِي مُسْنَدٍ وَفِيهِ بَنُوهُ، وَتَقَدَّمَ -

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو جائے اور نماز میں پڑھ رہا ہے اس کا دھیان کرتے ہوئے پڑھے تو وہ نماز سے ایسی حالت میں واپس ہو گا کہ گویا آج ہی اس کو اس کی ماں نے جنا (گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جائے گا)۔ (حاکم، مسلم وغیرہ)

نماز کی حالت میں اوپر کی طرف نگاہ اٹھانے پر وعید

(۱/ ۳۴۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَابَالُ أَقْوَامٍ يَنْزِعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ قَاسِدَةً قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ لَيُخَطِّطَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

رواه البخاری و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے رہتے ہیں۔ پھر اس بارے میں آپ ﷺ نے مزید سختی اختیار فرمائی، یہاں تک کہ ارشاد فرمایا: کہ یا تو لوگ (اپنی) اس (حرکت) سے باز آجائیں ورنہ یقیناً ان کی بینائی چھین لی جائے گی۔ (بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... ابتداء زمانہ میں نماز میں بات کرنا، سلام کا جواب دینا، ادھر ادھر دیکھنا وغیرہ امور جائز تھے مگر جب آیت شریفہ: **قُلْ أَفَلَمْ يَخْلُقِ الْيَوْمُوتُونَ ۚ أَلَيْسَ لَهُمُ فِي صَلَاتِهِمْ خُسُفُونَ ۚ** اور **وَقَوْمُوا إِلَهُ فَيَذَرُوكَ** نازل ہوئیں تو نماز میں بات کرنا اور ادھر ادھر دیکھنا وغیرہ ناجائز ہو گیا۔ اسی وقت کی عادت کی وجہ سے لوگ نماز میں ادھر ادھر اور آسمان کی طرف نظریں بھی اٹھاتے تھے۔ اس سے روکنے کے باوجود جب بعض لوگوں سے اس میں غفلت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سختی سے کام لیا۔

نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا یا نماز کی ہیئت کے خلاف کوئی کام کرنا

(۱/ ۳۴۸) عَنْ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِحَبِيٍّ بَيْنَ رُكْعَيْهِ بِحَبِيٍّ مَحْصَاتٍ أَلَيْسَ يَحْتَمِلُ بِهَا، وَيَأْمُرُ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ بِهَا، وَأَلَهُ كَذِبُ أَلَيْسَ يُبْعَثُ بِهَا۔ قَالَ عِيسَى: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِحَبِيٍّ مَحْصَاتٍ لِيَحْتَمِلُ بِهَا، وَتَأْمُرُ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ أَلَيْسَ يَحْتَمِلُ بِهَا۔ فَإِنَّمَا أَلَيْسَ تَأْمُرُهُمْ، وَإِنَّمَا أَلَيْسَ أَمَرَ لَهُمْ، فَقَالَ بَحِيٍّ: أَخْبَى إِنَّ سَبَقْتَنِي بِهَا أَلَيْسَ يُحْشَفُ بِي، أَوْ أُعَذَّبُ، مَجْمَعَةُ النَّاسِ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَامَتِهَا وَقَعَدُوا عَلَى الشَّرَفِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ فِي حَبِيٍّ مَحْصَاتٍ أَلَيْسَ أَعْمَلُ بِهِمْ وَأَمَرَ لَهُمْ أَلَيْسَ تَعْمَلُوا بِهِمْ، أَوْ لَا لَهُمْ: أَلَيْسَ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَإِنَّ مَقْلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَقْلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ عَلَيْهِ يَذْهَبُ أَوْ يَرِي، فَقَالَ: هَذِهِ دَائِرِي وَهَذَا عَمَلِي، فَأَعْمَلُ وَأَذِي إِلَى فَكَارٍ يَحْتَمِلُ، وَيُؤْذِي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ، فَأَلَيْكُمْ تَرْضَى أَلَيْسَ يَكُونُ عَبْدُهُ كَذَلِكَ، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَإِلَّا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا، فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصُبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ عَالَمٌ يَنْصُفُ، وَأَمَرَ لَهُمُ بِالْبَيِّنَاتِ فَإِنَّ مَقْلَ ذَلِكَ كَمَقْلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةٍ مَعَهُ ضَرْفٌ فِيهَا مِلْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجَبُ بِهَا، وَإِنَّ رِيحَ الْقَابِظِ أَظْلَمُ مِنْ رِيحِ الْبَيْسِ، وَأَمَرَ لَهُمُ بِالْإِسْلَامِ، فَإِنَّ مَقْلَ ذَلِكَ كَمَقْلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْتَقُوا يَدَهُ إِلَى عُقْبِهِ، وَقَدْ مَوَّهَ لِيَنْصُرَ بُو عُقْبَهُ، فَقَالَ: أَنَا أَهْدَى نَفْسِي مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ، فَقَذَى نَفْسُهُ مِنْهُمْ، وَأَمَرَ لَهُمُ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ، فَإِنَّ مَقْلَ ذَلِكَ كَمَقْلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي إِثْرِهِ سَرَّاعًا حَتَّى إِذَا أَلَى عَلَى حَصِينٍ حَصِينٍ فَأَخْرَجَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُخْرِجُ نَفْسَهُ مِنَ السَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا أَمَرْتُ بِحَبِيٍّ: اللَّهُ أَمَرَ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ وَالطَّلَاعَةِ، وَالْمَهَادِ، وَالْمَجْزَةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُقْبِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ مِنْ جُفَاءَ جَهَنَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنَّ صَلَّى وَصَامَ؟ فَقَالَ: وَإِنَّ صَلَّى وَصَامَ، فَادْعُوا اللَّهَ الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ عِبَادَ اللَّهِ۔ رواه الترمذی، وهذا لفظه، وقال: حديث حسن صحيح، والنسائي يعضه، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما، والحاكم وقال: صحيح على شرط البخاری ومسلم۔

ترجمہ:..... حضرت حارث اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا کو حکم فرمایا کہ

پانچ باتوں پر خود (بھی) عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم کریں کہ وہ ان پر عمل کریں اور قریب تھا کہ حکم کے اجراء میں کچھ دیر لگتی حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے حضرت یحییٰ کو فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس بات کا حکم دیا ہے کہ بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم کریں یا تو آپ ان کو حکم کریں یا میں کرتا ہوں؟ حضرت یحییٰ (علیہ السلام) نے (جواب میں) فرمایا اگر آپ اس میں مجھ سے بڑھ گئے (میں اپنے رب کے حکم کو پورا کرنے میں پیچھے رہا) تو مجھے ڈر ہے کہ زمین میں نہ دھنسا دیا جاؤں یا مجھ کو (دوسری نوع کا) عذاب نہ ہو جائے پھر لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا وہ (ازدحام کی وجہ سے لوگوں سے) بھر گیا اور (نیچے جگہ نہ ملنے کی وجہ سے بہت سے لوگ) دیوار کے بالائی حصوں پر جا بیٹھے پھر حضرت یحییٰ (علیہ السلام) نے ان کو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس بات کا بھی حکم فرمایا ہے کہ تم کو ان پانچ باتوں پر عمل کرنے کو کہوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت ایسی کرو کہ کسی کو اس کے شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی جس نے اپنے خالص (کھرے) مال سونے یا چاندی سے کوئی غلام خریدا پھر اس غلام سے کہا کہ دیکھو! یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام (مزدوری) ہے۔ مزدوری کرو اور مجھ کو کما کر دے تو وہ مزدوری کرتا تھا (لیکن) کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کو دے دیتا تھا تو (بتلاؤ) تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو (ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اپنی اطاعت کا حکم فرمایا اور یہ انسان اسی کے ساتھ دوسرے کو شریک بنا لے یہ اللہ کو کب پسند ہوگا) اور دوسری بات جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم فرمایا وہ نماز ہے لہذا نماز میں ادھر ادھر التفات اور توجہ نہ کیا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف نماز میں اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اپنی توجہ اللہ تعالیٰ سے کسی کی طرف نہ پھیر لے۔ اور تیسری بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ روزہ ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی جماعت کے ساتھ ہو اور اس کے پاس ایک مشک کی تھیلی ہو تو تم میں سے ہر ایک کو اس کی خوشبو اچھی لگتی ہے (ایسے ہی) بلاشبہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔ اور چوتھی بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ صدقہ ہے اور اس صدقہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کو چشموں نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیے ہوں اور اس قیدی کو آگے لے کر آئے تاکہ اس کی گردن اڑا دیں تو وہ قیدی یہ کہے کہ میں اپنی جان چھڑانے کے لیے ہر تھوڑی زیادہ چیز دینے کو تیار ہوں پھر سب دے کر اپنی جان چھڑا لے (ایسا ہی صدقہ تمام آفات و مصائب سے آدمی کو بچا لیتا ہے)۔ اور پانچویں بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اللہ کا ذکر کیا کرو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا پیچھا کرنے کے لیے نہایت تیزی سے دشمن نکلا ہو۔ یہاں تک کہ (بھاگتے بھاگتے) ایک مضبوط قلعہ آئے اور وہ اس میں گھس کر ان سے اپنی جان بچا لے۔ اسی طرح انسان شیطان سے اپنے کو اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نہیں بچا سکتا۔ (یہ سارا قصہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں (بھی) تم کو پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے۔ ایک (امیر کی بات کو) اچھی طرح سن کر ماننا۔ اور (دوسری) جہاد اور (تیسری) ہجرت (ہجرت) (چوتھی) جماعت (کو لازم پکڑنا) اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت کی مقدار بھی الگ ہو تو یقیناً اس نے اسلام کا طوق اتار دیا (مسلمانوں کی جماعت سے نکل گیا) سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر کے پھر جماعت کے ساتھ مل جائے۔ اور جس نے جاہلیت (عصبیت) کا نعرہ لگایا تو وہ بلاشبہ جہنم کے خس و خاشاک میں سے ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ لہذا اس اللہ کو پکارو جس نے تمہارا نام مسلمانین و مومنین عباد اللہ (اللہ کے بندے) رکھا۔ (ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم)

(۲/۲۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّكَلُّفِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ:

الْحَيْتَلَا! يَخْتَلِئُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ الْعَيْنِ۔ رواه البخاري والنسائي ابوداؤد وابن خزيمة۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان کا نماز میں سے اچک لینا ہے۔ (بخاری، نسائی، ابوداؤد، ابن خزیمہ)

(۳۵۰/۳) وَعَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ اللَّهُ مُبِيتًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَشَفَّ. فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انصَرَفَ عَنْهُ.

رواه احمد وابوداؤد والنسائی وابن خزيمة في صحيحه والحاكم وصححه.

ترجمہ: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اسی وقت تک توجہ رکھتا ہے جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف توجہ نہ کرے اور جب بندہ اپنا چہرہ (اور اپنی توجہ نماز کی طرف سے) ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی (خصوصی) توجہ ادھر سے ہٹا لیتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن خزيمة، حاکم)

(۳۵۱/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ. وَتَحَنَانِي عَنْ ثَلَاثٍ: تَقَرُّقَ كَتِفَيْكَ إِلَى الْيَمِينِ، وَتَقَرُّقَ كَتِفَيْكَ إِلَى الشَّمَالِ، وَتَقَرُّقَ كَتِفَيْكَ إِلَى الْخَلْفِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو يَعْلَى. وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ حَسَنٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی اور تین چیزوں سے منع فرمایا، جن سے منع فرمایا ان میں (پچھلی چیز) نماز کے اندر مرنے کی سی ٹھوگیں مارنا (اور دوسری چیز) کتے کی طرح بیٹھنا اور تیسری چیز لومڑی کی طرح ادھر ادھر دیکھنا۔

فائدہ: اور وہ تین چیزیں جن کا حکم فرمایا وہ مسند احمد صفحہ ۲۳۰ جلد ۱۵ رقم الحدیث نمبر ۸۰۹۱ (دار المعارف مصر سن ۱۳۷۵ ہجری) کی روایت میں ذکر کی گئی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

①۔ روزانہ دو رکعت اشراق کی نماز پڑھنے کا۔ ②۔ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کا۔ ③۔ ہر مہینہ تین دن کے روزے رکھنے کا۔

اور جن باتوں سے منع فرمایا: ان میں مرنے کی سی ٹھوگیں مارنے سے مراد یہ ہے کہ رکوع سجدے جلدی جلدی نہ کیے جائیں اور کتے کی طرح بیٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ سامنے کی زمین پر ہاتھ رکھ کر گھٹنے کھڑے کر کے نہ بیٹھنا چاہیے نہ سجدہ میں جانے اور اٹھنے کے دوران اور نہ قعدہ کے وقت۔ لومڑی کی طرح ادھر ادھر نہ دیکھنے کا مطلب واضح ہے کہ نظریں اپنی جگہ پر ہوں اور چہرہ قبلہ کی جانب رہے۔ (از انتخاب)

(۳۵۲/۵) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتِ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي لَمْ يَتَعُدَّ بَصْرُ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ. فَتُؤَوِّفُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانَتِ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَتَعُدَّ بَصْرُ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ جَبِينِهِ. فَتُؤَوِّفُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَكَانَتِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَكَانَتِ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَتَعُدَّ بَصْرُ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ الْقَبِيلَةِ ثُمَّ تُؤَوِّفُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَكَانَتِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتِ الْفَيْثَةُ. فَتَلَفَّتِ النَّاسُ يَمِينًا وَشِمَالًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کی نماز میں خشوع و خضوع کا یہ حال تھا کہ جب کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا تھا تو اس کی نگاہ اس کے پیروں سے ہٹتی نہ تھی (پیروں پر تہی رہتی تھی) جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے تو لوگوں کا یہ حال ہو گیا کہ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو اس کی نگاہ پیشانی کی جگہ سے نہ ہٹتی تھی پھر حضرت ابو بکرؓ دنیا سے رخصت ہو گئے تو حضرت عمرؓ خلیفہ تھے پھر ان کے زمانہ خلافت میں لوگوں کا یہ حال ہو گیا کہ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو اس کی نگاہ قبلہ کی جگہ سے تجاوز نہ کرتی تھی پھر حضرت عمرؓ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ تو حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے اور وہ فتنہ کا زمانہ تھا لوگوں نے نماز میں ادھر ادھر التفات کرنا اور توجہ کرنا شروع کر دیا۔ (ابن ماجہ)

سجدہ کی جگہ سے کنکریاں صاف کرنے اور گرد و غبار بغیر کسی ضرورت کے صاف کرنے پر وعید

(۳۵۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَسْجُ الْخَطَى فَلَا تَرْخُصَهُ تَوَاجُهُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِمَا۔
ترجمہ:۔۔۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکریوں کو صاف نہ کرے اس لیے کہ (اللہ کی خاص) رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

(۳۵۳/۲) وَعَنْ مُعْنَبِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْجُ الْخَطَى وَأَلْتَ تَصَلِّي، فَلَا تُكُنْ لَابِدًا فَاعِلًا قَدْ تَسْوِيَهُ الْخَطَى۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه۔
ترجمہ:۔۔۔ حضرت معنبنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز پڑھنے کی حالت میں کنکریاں نہ صاف کیا کرو اور اگر شدید ضرورت میں کرنا ہی پڑے تو کنکریاں برابر کرنے کے لیے صرف ایک بار کر سکتے ہو۔ (بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ)۔

فائدہ:۔۔۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسجدوں میں کنکریاں لاکر بچھادی جاتی تھیں۔ سجدہ کرتے وقت بسا اوقات کوئی کنکری کھڑی ہوئی بھی پیشانی کے سامنے آ جاتی تھی جس کی وجہ سے پیشانی کا زمین پر رکھنا دشوار ہوتا تھا، ایسے مواقع کے لیے صرف ایک بار ہاتھ سے اس کا رخ بدل دینے یا ہٹانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کنکریاں ہٹانے یا گرد و غبار صاف کرنے کی اجازت نہیں ہے، اور نماز میں جتنا غجز و انکساری اور تدلل کا اظہار ہوگا اتنی ہی نماز کی حقیقت حاصل ہوگی کہ نماز نام ہی اظہار عبدیت اور بندگی اور غلامی کا ہے۔

(۳۵۵/۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْخَطَى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: وَاجِدَةً وَلَا تَلُوتَ، ثَمَّ عَلَيْكَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ تُكَلِّفُهَا سَوْدُ الْحَدَقِ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔
ترجمہ:۔۔۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں کنکریوں کے ہٹانے کے متعلق دریافت کیا (کہ) کیا یہ درست ہے؟ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بار کی اجازت ہے اور اگر ایک بار بھی ہٹانے سے رکے رہے تو تمہارے لیے ایسی سواۓ مٹیوں سے بہتر ہے جو سب کالی کالی آنکھوں والی ہوں۔) (صحیح ابن خزیمہ)

(۳۵۶/۲) وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دُوقَرَابِئَهَا شَابَ دُوقُجَمَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ نَفَسَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ، فَلَمَّا رَسَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَتَقُولُ لِعَلَّامٍ لَنَا أَسْوَدَ: يَا رَبَّنَا تَزَيَّبَ وَجْهَكَ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:۔۔۔ حضرت ابو صالحؓ جو حضرت طلحہؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک بار) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس تھا اتنے میں ان کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک نوجوان زلفوں والا آیا اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی جب سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو پھونک ماری (تاکہ زمین پر سے گرد و غبار اڑ جائے)۔ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا ایسا مت کر، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ایک غلام کو جو کالا تھا ارشاد فرماتے تھے: اے رباح! (غلام کا نام ہے) اپنے چہرہ کو اچھی طرح مٹی میں ملا دے۔ (صحیح ابن حبان)

نماز پڑھتے ہوئے پہلو پر ہاتھ رکھنے پر وعید

(۳۵۷/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَحِيَ عَنِ الْخَطَى فِي الصَّلَاةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَلَفْظُهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحِيَ أَنَّ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَابُو دَاوُدَ، وَقَامَرٍ يَعْنِي: يَصْغُرُ يَدُهُ عَلَى خَاصِرَتَيْهِ۔
ترجمہ:۔۔۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت ہے، اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کی حالت میں

پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمادیا۔ (بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابوداؤد)

(۳۵۸/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِخْتِصَالُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةٌ أَهْلُ النَّارِ، رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے پہلوؤں (کولہوں) پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کے آرام لینے کا طریقہ ہے۔

فائدہ:..... زیادہ لمبی نماز پڑھنے کی وجہ سے کبھی کبھی لگتی ہے ایسے وقت میں بجائے کولہوں پر ہاتھ رکھ کر آرام لینے کے نماز ہی مختصر کر دیا جائے اور مسند احمد کی ایک روایت سے اس کی ممانعت کی ایک اور وجہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ کولہوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں صلیب کے ساتھ مشابہت ہے۔ (مسند احمد صفحہ ۳۰ جلد ۷ رقم حدیث نمبر ۳۸۳۹)

نمازی کے سامنے سے گزرنے پر وعید

(۳۵۹/۱) عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقِسْمَةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ يَتَذَكَّرُ الْمُصَلِّيُ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ: أَوْ يَتَّقَى أَوْ يَتَّقِي خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُوتَ يَتَذَكَّرُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابُودَاؤُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبُزَارِيُّ، وَلَفْظُهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ يَتَذَكَّرُ الْمُصَلِّيُ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ: أَوْ يَتَّقَى أَوْ يَتَّقِي خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُوتَ يَتَذَكَّرُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوالجہم انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے گزرنے کی کیا سزا ہے تو اسے گزرنے کے مقابلہ میں چالیس (.....) تک کھڑا رہنا آسان ہو۔ حدیث کے راوی ابوالانصر کہتے ہیں کہ مجھے خیال نہیں رہا چالیس روز کہا تھا یا چالیس مہینہ یا چالیس سال، لیکن بزرگی روایت میں چالیس سال کا لفظ صاف موجود ہے۔

(۳۶۰/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَتَذَكَّرُ يَتَذَكَّرُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُوتَ يَتَذَكَّرُ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِمَا، وَاللَّفْظُ لَابْنِ حَبَابٍ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کے سامنے چلنے کی کیا سزا ہے جب کہ وہ نماز کی حالت میں اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہو تو اس کو اپنی جگہ سو سال تک کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو ایک قدم کے آگے بڑھنے سے۔ (ابن ماجہ، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... نمازی کے سامنے سے گزرنے کی تین صورتیں ہیں: ①..... نمازی کے سامنے سے علاوہ گزرنے کا راستہ موجود تھا اس کے باوجود ایک شخص جان بوجھ کر سامنے سے گزرتا ہے۔ اس صورت میں گزرنے والا گناہ گار ہے۔ ②..... نمازی ایسی جگہ نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے کہ گزرنے والا سوائے سامنے سے جانے کے اور کہیں سے نکل ہی نہیں سکتا۔ اس صورت میں نمازی گناہ گار ہے۔ ③..... اگر نمازی ایک طرف کونہ کی جگہ چھوڑ کر درمیان میں کھڑا ہو گیا مگر اب بھی گزرنے کے لیے راستہ موجود ہے اور اس کے باوجود گزرنے والا سامنے سے گزرتا ہے تو دونوں گناہ گار ہیں۔

ایسی جگہ نماز پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی چیز اپنے سامنے رکھ لے۔ جو کم از کم ایک انگلی کے برابر موٹی اور تقریباً ایک ہاتھ اونچی ہو اور اگر نماز کے سامنے کوئی چیز رکھی ہوئی نہیں ہے تو گزرنے والا اسے فاصلے سے گزر سکتا ہے کہ نماز اگر سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے یہ گزرنے والا اس کو نظر نہ آئے، لیکن سامنے اتنی جگہ اگر نہ ہو تو یا تو کوئی لکڑی، کپڑا وغیرہ سامنے کر کے گزر جائے یا انتظار کرے جب وہ سلام پھیر لے تو گزرے۔ (ترجمہ مولوی عبداللہ طارق صفحہ ۸۶ جلد ۲)

(۳۶۱/۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ، يَسْتَوِيهِ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَخْتَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيُدْفَعْهُ فِي خَيْرِهِ، فَلَيْتَ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ، فَلَيْتَا هُوَ شَيْطَانٌ؟ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْفَعُ أَحَدًا يَمُنُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيُدْفَعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَلَيْتَ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ، فَلَيْتَا هُوَ شَيْطَانٌ؟۔ رواه البخاری و مسلم، واللفظ له وأبو داود نحوه۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو جو (گزرنے والے) لوگوں اور اس (نمازی) کے درمیان آڑ ہے پھر کوئی شخص اس کے سامنے (اس چیز اور نماز کے درمیان) سے گزرتا ہو تو نماز کو چاہیے کہ اس کے سینہ پر ہاتھ مار کر اسے ہٹا دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس کا مقابلہ کرے۔ (خفی سے روکے) کیوں کہ یقیناً وہ شیطان ہے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:..... قاضی عیاضؒ اور ابن بطلانؒ نے باتفاق علماء لکھا ہے کہ اتنی مزاحمت اور اس قدر مقابلہ نہ کیا جائے کہ عمل کثیر ہو جائے اور نماز ٹوٹ جائے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۳۸۹، نیل الادوار صفحہ ۷ جلد ۳)

اور امام شافعیؒ سے بھی منقول ہے کہ ”مقابلہ کرو“ سے مراد یہ ہے کہ پہلی بار کی بہ نسبت زیادہ سختی سے روکا جائے۔

حبان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے یا وقت ٹال کر پڑھنے پر وعید

(۳۶۲/۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ ثَلَاثُ شَيْئَاتٍ۔ رواه احمد و مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملادیتا ہے ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

فائدہ:..... اس قسم کا مضمون اور بھی کئی حدیثوں میں آیا ہے۔ کتنی سخت بات ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے چھوڑ دینے والے پر کفر کا حکم لگاتے ہیں۔ گو علماء نے اس حدیث کو انکار کے ساتھ مقید فرمایا ہے مگر حضور ﷺ کے ارشاد کی فکر اتنی سخت چیز ہے کہ جس کے دل میں ذرا بھی رسول اللہ ﷺ کی وقعت اور ان کے ارشاد کی اہمیت ہوگی اس کے لیے یہ ارشادات نہایت سخت ہیں اس کے علاوہ بڑے بڑے صحابہؓ جیسا کہ حضرت عمرؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، وغیرہ حضرات کا یہ مذہب ہے کہ بلا عذر جان کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے آخر میں سے حضرت امام احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہؒ، ابن مبارکؒ، کا بھی یہی مذہب نقل کیا جاتا ہے۔ (اللم احفظنا فیہ۔ (فضائل نماز صفحہ ۲۸)

(۳۶۲/۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الشَّلَاةُ، فَتَنَّا تَرَجَّحًا فَقَدْ كَفَرُوا۔ رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت بريدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان صرف نماز کا معاہدہ

ہے جس نے یہ چھوڑی وہ کافر ہو گیا۔

قلم:۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں یہ تصور تو تھا ہی نہیں کہ آدمی مسلمان ہو اور نماز نہ پڑھے۔ لہذا اگر کوئی غیر مسلم بھی اپنے کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتا تھا تو نماز کی پابندی ضروری سمجھتا تھا۔ اور نماز کا چھوڑنا ہی اس کی پہچان تھی کہ یہ شخص کافر ہے۔

(۴/۳۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَامَ بَصْرِي، قِيلَ لِدَاوَيْدَ وَثَدَّةُ الصَّلَاةِ أَيَا مَا قَالَ: لَا إِيَّاهُ رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ لَفِيَ اللَّهُ وَلَهُ عَلَيْهِ عَذَابَاتٌ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔
ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی آنکھ میں جب پانی اتر آیا (تو آنکھ) بنانے والے حاضر ہوئے اور عرض کیا (ہم آپ کا علاج کرتے ہیں، لیکن کچھ دن تک نماز چھوڑنی ہوگی ارشاد فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایک نماز بھی (جان بوجھ) کر چھوڑے گا حق تعالیٰ شانہ سے ایسی طرح ملے گا کہ حق سبحانہ و تقدس اس پر ناراض ہوں گے۔ (بزار، طبرانی فی الکبیر)

قلم:۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ بنانے والوں نے کہا اجازت ہو تو ہم آنکھ بنا دیں، لیکن پانچ دن تک آپ کو احتیاط کرنا پڑے گی کہ سجدہ بجائے زمین کے کسی اونچی ٹکڑی پر کرنا ہوگا اس پر انہوں نے وہ فرمایا جو مندرجہ بالا روایات میں ہے۔ اگرچہ شرعاً یہ صورت نماز چھوڑنے کی وعید میں داخل نہیں ہوتی، مگر حضرات صحابہ کرامؓ کو نماز کے ساتھ جو شغف تھا اور نبی کریم ﷺ کے ارشاد پر عمل کرنے کی جس قدر اہمیت تھی اس کی وجہ سے حضرت ابن عباسؓ نے آنکھ بنوانے کو بھی پسند نہ کیا کہ ان حضرات کے نزدیک ایک نماز پر ساری دنیا قربان تھی۔

(۴/۳۰۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَقَّادُ بْنُ زَيْدٍ: وَلَا أَفْلَحَ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غَتَّى الْإِنْسَانُ، وَقَوَّاعِدُ الدِّينِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ أُنِيسُ الْإِسْلَامِ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ، حَذَلَالُ الشُّمُورِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ التَّكْوِينِيَّةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ۔ رَوَاهُ أَبُو يَعْنَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔
ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیادیں تین ہیں جن پر پورے اسلام کی عمارت رکھی گئی ہے۔ جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو وہ کافر ہو گیا اس کا قتل جائز ہو گیا۔ ایک اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور دوسری فرض نماز اور تیسری رمضان المبارک کے روزے۔ (ابو یعلیٰ)

قلم:۔ ایک روایت میں ہے جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑا وہ کافر ہے اور اس سے نہ کوئی فرض قبول کیا جائے اور نہ کوئی نفل اور اس کا ثواب اور مال حلال ہو گیا۔

(۵/۳۶۶) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ خُصَالٍ فَقَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنَّ قُضِعَتْ أَوْ حُتِفَتْ أَوْ ضُيِّبَتْ، وَلَا تُشْرِكُوا الصَّلَاةَ مُتَعَتِدِينَ، قَسَمَ تَرَكَهَا مُتَعَتِدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْيَلَةِ وَلَا تُشْرِكُوا التَّغْيِثَةَ، فَإِنَّهَا سَحَطُ اللَّهِ، وَلَا تُشْرِكُوا الْحُمْزَ، فَإِنَّهَا رَأْسُ الْخَطِيئَاتِ يُخْرِجُهَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ بِإِسْنَادَيْنِ لَا بَأْسَ بِهِمَا۔

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کی نصیحت کی ہے (جن میں سے چند یہ تھیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلادیا جائے یا پھانسی دے دی جائے اور کبھی جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا۔ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے وہ ملت (اسلامیہ) سے خارج ہو جاتا ہے اور کبھی کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوتا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اور شراب مت پینا اس لیے کہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ (طبرانی، محمد بن نصر فی کتاب الصلوٰۃ)

(۶/۳۶۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكْفُرُوا بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ الْعَيْشِ، فَإِنَّهُ مَنْ

تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر کے دن نماز جلدی پڑھا کرو کیوں کہ نماز چھوڑنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر کی وجہ سے وقت کا پتہ نہ چلے اور نماز قضاء ہو جائے اس کو بھی نماز کا چھوڑنا ارشاد فرمایا۔ (صحیح ابن حبان)

(۳۶۸/۸) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تُقْصَنَ عُزْرَى الْإِسْلَامِ عُزْرَةٌ عُزْرَةٌ، فَكُلَّمَا انْتَقَصَتْ عُزْرَةٌ تَشَبَّهَتِ النَّاسُ بِأَلْفِي تَلِيهَا، فَأَلْفُ لَهْفٍ نَفْصًا: الْخُفْرُ وَالْخُرْهُنُ: الصَّلَاةُ، رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ (ایک زمانہ ایسا آئے گا) کہ اسلام کے تمام حلقے ٹوٹ کر الگ الگ ہو جائیں گے جب کبھی کوئی ایک حلقہ ٹوٹے گا (کوئی حکم زندگی سے نکلے گا) تو لوگ اس کے بعد حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیں گے۔ ان میں سے سب سے پہلے جو ٹوٹے گا وہ قضاء اور عدل ہے اور سب سے آخر میں جو ٹوٹے گا وہ نماز ہے۔ (ابن حبان فی صحیحہ)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ اسلام کے تمام احکامات جو حلقوں کے مانند ہیں رفتہ رفتہ ٹوٹتے چلے جائیں گے اور سب سے پہلے قضاء کے متعلقہ احکامات ٹوٹیں گے۔ اور سب سے آخر میں نماز کا حکم بھی چھوٹ جائے گا۔ اللہم احفظنا منه۔

(۳۶۹/۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمَها فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُورٍ وَفِرْعَوْنٍ وَهَامَانَ وَأَلْيَ بْنِ خَلْفٍ۔

رواہ احمد یسناد جید، والطبرانی فی الکبیر والایوسط۔ وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔ اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابلی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد، طبرانی، ابن حبان)

فائدہ:..... ابن حجرؒ نے کتاب الزواجر میں لکھا ہے کہ ان کے ساتھ حشر ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اکثر انہی وجوہ سے نماز میں سستی ہوتی ہے جو ان لوگوں میں پائی جاتی تھیں۔ اگر اس کی وجہ مال و دولت کی کثرت ہے تو قارون کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر حکومت و سلطنت ہے تو فرعون کے ساتھ اور وزارت (یعنی ملازمت و مصاحبت ہے) تو ہامان کے ساتھ اور تجارت ہے تو ابلی بن خلف کے ساتھ۔ جب ان لوگوں کے ساتھ اس کا حشر ہو گیا تو پھر جس قسم کے عذاب بھی احادیث میں وارد ہوئے ہیں خواہ وہ حدیثیں متکلم فیہ ہوں ان میں کوئی اشکال نہیں رہا کہ جہنم کے عذاب سخت سے سخت ہیں، البتہ یہ ضروری ہے کہ اس کو اپنے ایمان کی وجہ سے ایک نہ ایک دن ان سے خلاصی ہو جائے گی، اور یہ لوگ ہمیشہ کے لیے اس میں رہیں گے، لیکن خلاصی ہونے تک کا زمانہ کیا کچھ ہنسی کھیل ہے نہ معلوم کتنے ہزار برس ہوں گے۔ (فضائل نماز صفحہ ۳۵)

(۳۷۰/۹) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتَاهُ! أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: "الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ" أَيْنَا لَا يَنْسَهُوا أَيْنَا لَا يَحِذِرُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ، إِنَّمَا هُوَ إِصَاعُهُ الْوَقْتُ يَلْمُهُو حَتَّى يُضَيِّتَ الْوَقْتَ۔ رواہ ابو یعلیٰ یسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت مصعب بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا اور عرض کیا: اے ابا جان! آپ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا مطلب سمجھتے ہیں۔ "الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ" (جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں) ہم میں سے کون ایسا ہوگا جس کو نماز میں سہونہ

ہوتا ہو ورنہ آتا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں۔ بلکہ اس سے مراد ہے کہ کھیل کود میں لگ کر نماز کے وقت کو نکال دیتا ہے۔ (ابو یعلیٰ)
 فائدہ:..... یعنی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بات کو نہیں جانتے کہ نماز کس کی مناجات ہے اور مقصود اس سے کیا ہے اور
 کس قدر اہتمام کے لائق ہے، یہ کیا نماز ہوئی وقت بے وقت کھڑے ہو گئے باتوں میں اور دنیا کے دھندلوں میں جان بوجہ کہ وقت تنگ
 کر دیا یا پھر پڑھی بھی تو چار ٹکریں لگالیں۔ کچھ خبر نہیں کس کے روبرو کھڑے ہیں اور احکم الحاکمین کے دربار میں کس شان سے حاضری دے
 رہے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ صرف ہمارے اٹھنے بیٹھنے جھک جانے اور سیدھے ہونے کو دیکھتا ہے ہمارے دلوں پر نظر نہیں رکھتا کہ ان میں کہاں
 تک اخلاص اور خشوع کا رنگ موجود ہے یہ سب صورتیں اسی ذیل میں داخل ہیں۔ (علامہ عثمانی)

(۳۷۱/۱۰) وَعَنْ ثَوْبَانَ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَتْهُ صَلَاةٌ فَتَنَّا نَمَّا وَتَبَرَّ
 أَهْلُهُ وَمَالُهُ. رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ثوبان بن معاذؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے
 گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... اس کی ضروری تشریح عبد اللہ بن عمرؓ والی روایت میں جو عصر کی نماز فوت ہونے کی وعید میں ہے گزر چکی ہے، وہاں دیکھ لی جائے۔

(۳۷۲/۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ
 غَيْرِ عُدَّةٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ۔ رواه الحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ
 گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔ (حاکم)

فائدہ:..... بہت سے لوگ جو اپنے کو دیندار بھی سمجھتے ہیں اور گویا نماز کے پابند بھی سمجھتے ہیں وہ کئی کئی نمازیں معمولی بہانہ سے، سفر کا ہو،
 دوکان کا ہو، ملازمت کا ہو، گھر آ کر اکٹھے ہی پڑھ لیتے ہیں۔ یہ گناہ کبیرہ ہے کہ بلا کسی عذر بیماری وغیرہ کے نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑھا
 جاوے۔ گویا بالکل نماز نہ پڑھنے کے برابر گناہ نہ ہو لیکن بے وقت پڑھنے کا بھی سخت گناہ ہے اس سے خلاصی نہ ہوگی۔ (ازفضائل نماز)

(۳۷۳/۱۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ
 لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقْطَعُ عَلَيْهِ مَاءَ اللَّهِ أَوْ يَقْطَعُ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ عَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ
 أَيْتَابٌ وَإِنَّمَا ابْتِغَانِي، وَإِنَّمَا قَالَ لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مَعْطَلٍ، وَإِذَا اخْرُجْنَا قَائِمًا
 عَلَيْهِ بَصْحَرَةٌ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالشَّخَرَةِ لِزَأْسِهِ فَيَنْقَلِبُ رَأْسُهُ فَيَسْتَدْ هَذِهِ الْحَجَرُ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْصُرَ رَأْسَهُ كَمَا
 كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ وَمِثْلَ مَا فَعَلَ الشَّرَّةَ الْأُولَى قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ لِي انْطَلِقْ
 انْطَلِقْ: فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ عَلَى قَفَاءٍ، وَإِذَا اخْرُجْنَا قَائِمًا عَلَيْهِ بِكُتُوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شَيْخَيْنِ وَجْهَهُ فَيَقْرَأُ فِيهِ
 يَذُقُهُ إِلَى قَفَاءٍ وَمَنْحَرَةٍ إِلَى قَفَاءٍ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاءٍ، قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيُسْقَى، قَالَ: ثُمَّ يَسْخَرُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ،
 فَيَفْعَلُ بِهِ وَمِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ۔ قَالَ: فَمَا يَقْرَأُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَبْصُرَ ذَلِكَ الْجَانِبِ كَمَا كَانَ، ثُمَّ
 يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ وَمِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الشَّرَّةِ الْأُولَى قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ: فَأَتَيْنَا
 فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ الثَّوْبِ، قَالَ: فَأَخْبَرْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَوْلًا فِيهِ كَقَوْلِ الْأَصْوَاتِ قَالَ: فَأَتَيْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ
 وَنِسَاءٌ عُرَاءٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَنَا هُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ صَوَّصُوا قَالَ: قُلْتُ: مَا هُوَ لَآءٍ؟ قَالَ لِي:
 انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ: فَأَتَيْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى تَحْرِ حَبِيبِكَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَحْمَرُ وَمِثْلَ الدَّمِ، وَإِذَا فِي الثَّوْبِ رِجُلٌ سَابِغٌ

یَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَظِ الثَّهْرِ رَجُلٌ يَنْتَحِرُ قَدْ جَعَلَ جِجَارًا كَثِيرًا، وَإِذَا لَيْلٌ الشَّامِ يَسْبَحُ مَا سَبَّحَ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَعَلَ يَنْتَحِرُ جِجَارًا، فَيُطْمِرُ قَاءَ فَيُلْقِيهِ حَجَرًا، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَحَرَّ قَاءَ فَأَلْقَاهُ حَجَرًا، فُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَابُ قَالَا: الْتَطْلِقُ الْتَطْلِقُ، فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهٍ الْيَزَاءُ كَأَكْثَرِهِ مَا أَتَتْ رَأَى، رَجُلًا مَرَاةً وَإِذَا يَنْتَحِرُ نَارًا يَحْتَشِمُهَا وَيَسْلِي حَوْلَهَا، قَالَ: فُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَا: الْتَطْلِقُ الْتَطْلِقُ، فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْصَةٍ مَعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْبٍ الرِّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْصَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ مُلَوًّا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوَّلَ الرَّجُلُ مِنْ أَكْثَرِ وَلَذَابِ رَأْيِهِمْ - قَالَ: فُلْتُ: مَا هَذَا، مَا هُوَ؟ قَالَا: الْتَطْلِقُ الْتَطْلِقُ، فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى دَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ ثُمَّ أَرَدَوْحَةً قَطَا أَعْظَمَ، وَلَا أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَ قَالَا: اِرْكُ فِيهَا فَارْتَقَيْنَا فِيهَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِدَيْنِ ذَهَبٍ وَدَيْنِ فُصَّةٍ - فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَانْتَفَحْنَا فَطَبَعَ لَنَا فَدَخَلْنَا هَا، فَتَلَقَّانَا رَجُلَانِ شَطْرُ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَتَتْ رَأَى، وَشَطْرُ مِنْهُمْ كَأَكْثَرِ مَا أَتَتْ رَأَى، قَالَ: قَالَا لَهُمَا: اذْهَبُوا فَطَعُوا فِي ذَلِكَ الثَّهْرِ - قَالَ: وَإِذَا تَهَرَّ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي عَلَى مَاءِ السَّخْسِ فِي الْبَيْضِ، فَذَهَبُوا فَطَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ: قَالَا: هَذَا جَنَّةُ عَذَابٍ، وَهَذَا مَرْئُوتُكَ قَالَ: فَسَمَا بَصْرِي صُغْدًا، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرِّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ: قَالَا: هَذَا مَرْئُوتُكَ - قَالَ: فُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَذَرَانِي فَادْخُلْهُمَا؟ قَالَا: أَمَّا الْأَرَبُ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ: فُلْتُ لَهُمَا: قَائِي رَأَيْتُ مِنْهُ اللَّيْلَةَ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَا: إِنَّا سَخِرْنَاكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَدُّ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ: فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْفُرَاتَ فَيَرْفُصُهُ وَيَتَأَمَّرُ عَنِ السَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرُّ شَرُّ شِدْقِهِ إِلَى قَفَاءٍ وَمُسْحَرُهُ إِلَى قَفَاءٍ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاءٍ: فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَخْدُو مِنْ بَيْنِيهِ فَيَكْذِبُ الْكُذْبَةَ تَبْلُهُ الْأَفَاقَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ وَالْبَيْضَاءُ الْمُرَاةُ الَّذِي هُمْ فِي مِثْلِ بَيْتِ الثَّوْرِ: فَإِنَّهُمُ الرُّنَاءُ وَالرَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي الثَّهْرِ وَيُنْقَرُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ الْبُحْلُ الرَّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهَ الْيَزَاءُ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحْتَشِمُهَا وَيَسْلِي حَوْلَهَا: فَإِنَّهُ مَا لَيْتَ خَاوِرٌ جَعَلَتْ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْصَةِ: فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ، وَأَمَّا الْوَلَدَانِ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ: فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ: قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَارَسُولَ اللَّهِ وَأَوْلَادُ الشُّرَكِيِّينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَوْلَادُ الشُّرَكِيِّينَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوا شَطْرُ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرُ مِنْهُمْ قَبِيحٌ: فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَقُوا عَمَلًا صَالِحًا، وَآخَرُ سَيِّئًا فَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَذَكَرْتَهُ بِسَامِهِ لَأَحِيلَ عَلَيْهِ فِيمَا بَاقِي ابْنِ شَالَةَ تَعَالَى.

ترجمہ: حضرت سرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عام عادت شریفہ تھی کہ اپنے صحابہؓ سے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا اگر کوئی دیکھتا تو عرض کر دیا کرتا تھا، (آپؐ کچھ تعبیر ارشاد فرما دیا کرتے تھے عادت کے مطابق) ایک دن صبح کو ارشاد فرمایا: میرے پاس رات کو (خواب میں) دو شخص آئے اور وہ دونوں میرے ساتھ چلنے لگے مجھ سے انہوں نے کہا: چلیے۔ میں ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ایسے شخص پر گزر ہوا جو لینا ہوا ہے اور اس کے سر پر ایک شخص بڑا بھاری پتھر لیے کھڑا ہے۔ اس سے اس کا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے۔ جب وہ پتھر اس کے سر پر دے مارتا ہے پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے۔ جب وہ اس کے اٹھانے کے لیے جاتا تو جب تک لوٹ کر اس کے پاس نہیں آ پاتا کہ اس کا سر پھر جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ پھر اس کو اسی طرح پھوڑتا ہے جیسے پہلے کیا تھا۔ میں نے (ازراہِ تعجب) ان سے پوچھا سبحان اللہ یہ کیا ہے؟ وہ دونوں بولے: آگے چلیے۔ پھر ہمارا گزرا ایسے شخص پر ہوا جو گدی کے بل لینا ہوا ہے اور دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا زنبور (دو چمنا جس کے اگلے سرے مزے ہوئے ہوں) لیے کھڑا ہے اور اس لیے ہوئے شخص کے گلے (جڑے) کو چیرتا ہوا گدی تک جا پہنچتا ہے اور ناک کے نتھنے کو چیرتا ہوا گدی تک جا پہنچتا ہے اور آنکھ کو چیرتا ہوا گدی تک جا پہنچتا ہے پھر دوسرے گلے (جڑے) کے ساتھ بھی یہی معاملہ کر رہا ہوتا ہے کہ پہلا کلا اس کے درست ہو جاتا ہے پھر اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ میں نے پوچھا سبحان اللہ یہ کیا بات ہے؟ وہ دونوں شخص بولے آگے چلے چلیے۔ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ہم ایسے (غار) پر پہنچے جو تھوڑی طرح نیچے سے فراخ اور اوپر سے تنگ (تھا روائی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ

ارشاد فرمایا اس میں شور و غلب کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد و عورت پڑے ہوئے ہیں۔ اس میں آگ کی لپٹ نیچے سے اوپر کو آتی ہے۔ جس وقت وہ آگ اوپر کو اٹھتی ہے اس کے ساتھ وہ اوپر کو چنچنے پکارتے گھبراتے ایک دوسرے میں گھستے ہوئے آتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا آگے چلے چلیے۔ ہم چلے یہاں تک کہ ہمارا گزرا ایک نہر پر ہوا (روای کہتے ہیں) میرا گمان ہے کہ ارشاد فرمایا: وہ خون کی طرح سرخ تھی۔ (خون کی نہر تھی) اس کے بیچ میں ایک شخص تیرا کی تیر رہا ہے۔ اور نہر کے کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے ہیں۔ یہ تیرنے والا تیرتے تیرتے اس پتھر والے کے پاس پہنچتا ہے تو یہ اس کا منہ کھول کر ایک پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا ہے پھر یہ واپس جا کر تیرنا شروع کر دیتا ہے پھر اس پتھر والے کے پاس لوٹ کر آتا ہے۔ جب بھی آتا ہے وہ پتھر والا اس کے منہ کو کھول کر منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: آپ چلے چلیے۔ پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہمارا گزرا بہت بد صورت (بد منظر) شخص کے پاس سے ہوا اور اس کے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اس کو دھونک رہا ہے۔ اور اس کے گرد گھوم رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آگے چلے چلیے۔ پھر ہم چلے۔ یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے جس میں موسم بہار کا ہر قسم کا پھول ہے اور اس باغ کے سامنے ایک صاحب انتہائی لمبے قد کے بیٹھے ہیں اور اس صاحب کے ارد گرد بہت سے بچے بیٹھے ہیں جن کو میں نے دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: آگے چلے چلیے۔ ہم چلے یہاں تک کہ ایک ایسے بڑے درخت کے پاس پہنچے جس سے بڑا اور بہت خوبصورت درخت اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ ہم اس پر چڑھے تو اس پر ایک بہت بڑا گھر (شہر کی طرح) جو ایسی اینٹوں سے بنا ہوا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہے۔ ہم اس کے دروازے پر آئے اور کھلوانا چاہا وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہمیں اس میں ایسے لوگ ملے جن کے بدن کا آدھا حصہ بہت خوبصورت اور آدھا حصہ بہت بد صورت تھا۔ ان دو شخصوں نے ان لوگوں کو کہا اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہاں سامنے ایک نہر بہہ رہی تھی اس کا پانی گویا بالکل شفاف سفید تھا، چنانچہ وہ گئے اور اس میں گھس گئے۔ پھر وہ ہماری طرف لوٹ آئے اور ان کی بد صورتی دور ہو چکی تھی۔ اور اچھی خوبصورت شکل میں ہو گئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا یہ جنت عدن ہے۔ اور یہ آپ کا محل ہے۔ میں نے اوپر نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید بادل کی مانند محل تھا۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے مجھ کو چھوڑ دو کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا ضرور آپ داخل ہوں گے لیکن ابھی نہیں۔ پھر میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا میں نے تمام رات عجائبات دیکھے اب بتاؤ یہ سب اسرار کیا تھے؟ انہوں نے کہا اب ہم آپ کو بتلا دیتے ہیں۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس آپ آئے اور اس کا سر بھوڑا جا رہا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن کا علم لیا۔ اس پر عمل نہ کیا اور فرض نمازوں سے غافل ہو کر سویا رہتا تھا۔ اور وہ شخص جس پر آپ کا گزرا ہوا جس کے جڑے کو گدی تک اور ناک اور آنکھ کو بھی گدی تک چیرا جاتا تھا وہ شخص ہے جو صبح کو گھر سے نکل کر جھوٹی باتیں کرتا تھا جو کہ تمام جہان میں پہنچ جاتی تھیں اور مرد و عورتیں جو توجہی جگہ میں ننگے پڑے ہوئے تھے یہ نہ کرنا کرنے والے تھے اور وہ شخص جس پر آپ کا گزرا ہوا جو خون کی نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا وہ سو دکھانے والا ہے۔ اور وہ بد منظر شخص جو آگ کے پاس تھا اور آگ کو دھونک رہا تھا اور اس کے گرد گھوم رہا تھا۔ وہ مالک، جہنم کا داروغہ ہے اور وہ صاحب جو لمبے قد کے باغ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے ارد گرد بیٹھے تھے یہ وہ بچے ہیں جو اسلام پر مرے۔ بعض مسلمانوں نے کہا: یا رسول اللہ! اور مشرکین کی اولاد؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور مشرکین کی اولاد بھی (ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہوگی) اور وہ لوگ جن کا آدھا حصہ بہت خوبصورت اور آدھا بہت بد صورت تھا یہ وہ ہیں جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی کیے اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔ (بخاری)

کتاب التَّوَافِل / نوافل کا بیان

رات دن میں بارہ سنتوں کے اہتمام کی ترغیب

(۱/۳۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَمْنِي عَشْرَةَ رُكْعَةً تَطْلُوعًا غَيْرَ قَرِيبَةٍ إِلَّا ابْنَى اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. أَوْ إِلَّا بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رواه مسلم و ابوداؤد والنسائي والترمذي، وفي ابی داؤد:

أَوْ بَعْدًا قَبْلَ الظُّلُمِ. وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ التَّغْرِبِ، وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ. ورواه بالزيادة ابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم الا انه زادوا: وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرُوا رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. وهو كذلك عند النسائي في رواية. ورواه ابن ماجه فقال: وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّلُمِ. وَرُكْعَتَيْنِ أَلْفُتُهُ قَبْلَ الْعَصْرِ. ووافق الترمذي على الباقي۔

ترجمہ:..... حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے روزانہ بارہ رکعتیں فرض نمازوں کے علاوہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان تیار فرما دے گا۔ (مسلم ابوداؤد و نسائی و ترمذی) ابوداؤد کی روایت میں ہے چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے (صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، حاکم)۔ حاکم کی روایت میں ہے دو رکعتیں عصر سے پہلے۔ اس میں عشاء کے بعد کی دو رکعت کا ذکر نہیں ہے (نسائی)۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر سے پہلے۔

فائدہ:..... ان بارہ رکعتوں کا نبی کریم ﷺ خود بھی بہت اہتمام فرماتے تھے اور امت کو بھی اس کی تاکید فرمائی ہے کہ علاوہ فرضوں کے جتنی نمازوں کی ترغیب دی گئی ہے ان میں بارہ رکعتوں کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

فجر کی دو سنتوں کے اہتمام کی ترغیب

(۱/۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رواه مسلم و الترمذي وفي رواية لشمس: لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ فجر کی دو رکعت (سنت) تمام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے بہتر ہیں (صحیح مسلم و سنن ترمذی)۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دو سنتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں۔

(۲/۳۶) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَافِلِ أَكْثَرَ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رواه البخاري و مسلم و ابوداؤد و النسائي و ابن خزيمة في صحيحه.... وفي رواية لابن خزيمة قَالَتْ: مَا زِلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ أَشْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَلَا إِلَى غَيْبَةٍ. ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نوافل میں سے کسی کا اتنا زیادہ اہتمام نہ فرماتے تھے جتنا کہ فجر کی دو سنتوں کا۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی، صحیح ابن خزیمہ)۔ ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی خیر اور بھلائی کی

طرف اتنی تیزی سے جاتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ غیبت کی طرف بھی جتنا کہ فجر سے پہلے دو رکعت کی طرف۔

(۳۷۷/۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلَاتِهِ: بِصُورِ بِقَلَاتِهِ أَتَاوَرِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْوَيْلُ قَبْلَ النَّوْرِ، وَرَكْعَتِي الْفَجْرِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ - وَهُوَ عِنْدَ ابْنِ دَاوُدَ وَغَيْرِهِ خِلَافُ قَوْلِهِ: وَرَكْعَتِي الْفَجْرِ، وَكَثَرَتْ مَعَهَا كُفُومًا: رَكْعَتِي الْفَجْرِ، وَيَأْتِي ابْنُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں: مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی، ایک ہر مہینہ تین دن کے روزے رکھنے کی اور دوسری سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی (تا کہ وتر نیند کے غلبہ سے فوت ہی نہ ہو جائیں اگر کسی کو رات کے اخیر حصہ میں اٹھنے کا یقین ہو تو اس کے لیے سو کر اٹھنے کے بعد ہی وتر افضل ہیں) اور تیسری فجر کی دو سنتیں۔ نیز طبرانی اور ابو داؤد کی روایت میں فجر کی دو سنتوں کی جگہ چاشت کی دو رکعت کا ذکر ہے۔

(۳۷۸/۲) وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" (الْإِحْلَاصُ) تَعْدِيلُ ثَلَاثِ الْفُرَاقِ، وَ"قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" (الْكَافِرُونَ: ۱) تَعْدِيلُ رُبْعِ الْفُرَاقِ، وَكَانَتْ يَقْرَأُ هُمَا فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ، وَقَالَ: هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فِيهِمَا رُغَبُ الدُّنْيَا - رَوَاهُ أَبُو يَعْقُوبَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَاللَّفْظُ لَهُ -

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (کی سورت) تنہا ہی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (کی سورت) چوتھا ہی قرآن کے برابر ہے۔ اور نبی کریم ﷺ فجر کی دو سنتوں میں ان دو سورتوں کو پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دو رکعتوں میں (قیسی) موتیوں کی سی چاہت ہو۔ (ابو یعلیٰ، طبرانی) یعنی جیسے جو ابر اور یا قوت کے لیے انسان کی چاہت ہوتی ہے ایسے ہی ان کی چاہت اور شوق ہو۔

(۳۷۹/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْعُوا رَكْعَتِي الْفَجْرِ، وَلَوْ ظَنَرْتُمْ أَنَّكُمْ لَخُيْلٌ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) نہ چھوڑو اگرچہ تمہارے پیچھے گھوڑے دوڑے آ رہے ہوں۔ (سنن ابو داؤد)

فائدہ: مقصود ان دو رکعتوں کی اہمیت کا بیان کرنا ہے کہ جب اس قدر پریشانی اور بھاگ دوڑ کا عالم ہو ایسے وقت میں بھی موقع نکال کر یہ دو رکعتیں بہر حال پڑھ ہی لینی چاہئیں۔

ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کی ترغیب

(۳۸۰/۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يَخَافُ فُطْرَ عَلَى أَوْجَعِ رُكْعَاتِ قَبْلِ الظُّلُمِ، وَأَوْجَعِ بَعْدَهَا، خَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ -

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد پابندی سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ (احمد، ابو داؤد، نسائی، ترمذی)

فائدہ: ان آٹھ رکعتوں میں چھ تو وہی سنت مؤکدہ ہیں جن کا ذکر پہلے ہوا اور دو رکعتیں غیر مؤکدہ یعنی نفل ہیں اور یہ خاص فضیلت اس مجموعہ کی ہے۔

(۳۸۱/۲) وَعَنْ قَابُوسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أُرْسِلَ أَبِي إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ صَلَاةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَنْ يُؤَاطَبَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّلَمِ يُعِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ، وَالْجُحْنَ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ۔ رواه ابن ماجه۔ وقابوس هو ابن ابی ظہبان۔ وثق وصححه له الترمذی وابن خزيمة والحاکم وغيرهم لكن المرسل الى عائشة مبهر، والله اعلم۔

ترجمہ:..... حضرت قابوسؒ کہتے ہیں کہ میرے والد ابو ظہبان نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کو کون سی نماز پر مدامت کرنا زیادہ محبوب اور پسندیدہ تھا؟ حضرت عائشہؓ نے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) اس طرح ادا فرماتے کہ اس میں قیام بھی خوب طویل فرماتے اور رکوع و سجدہ کو بھی خوب اچھی طرح دیر لگا کر ادا فرماتے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، ابن خزيمة، حاکم وغیرہم)

(۳۸۲/۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَرُوقَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّلَمِ. وَقَالَ: إِنَّمَا سَاعَةٌ تُفْتَتِحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَأُجِيبُ أَنْ يَتَّعِدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رواه احمد والترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن سائبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے زوال شمس کے بعد چار رکعت ادا فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرا نیک عمل اس میں آسمان کی طرف جائے۔ (احمد و ترمذی)

(۳۸۳/۴) وَعَنْ يَسِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّلَمِ أَرْبَعًا كَانَ كَعَدْلٍ رَقِيقَةٍ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ۔ رواه الطبرانی في الكبير۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن الانصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھ لے تو وہ (اجر و ثواب) میں ایسا ہے کہ گویا حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ (طبرانی فی الکبیر)

عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) کی تفصیلت

(۳۸۴/۱) عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَجَعَ اللَّهُ امْرَأًا صَلَّى الْعَصْرَ أَرْبَعًا۔

رواه احمد و ابو داؤد و الترمذی۔ وحسنہ، وابن خزيمة، وابن حبان۔ في صحيحهما و الترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس بندہ پر جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز (نفل) پڑھے۔

مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل کی ترغیب

(۳۸۵/۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا

وَكَعَابَ لَمْ يَسْخَرْهُ مِنْهُ شَيْءٌ يَوْمَ يُنْفَخُ الْبُشُوعُ عِدْلُكُمْ بِعِبَادَةِ ثَلَاثِينَ عَشْرَةً سَنَةً۔ رواه ابن ماجه وابن خزيمة في صحيحه و الترمذی

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ درمیان میں کوئی فضول بات نہ کی تو یہ عمل اس کے لیے بارہ سال کی عبارت کے برابر ہوگا۔

فائدہ:..... ہمارے یہاں کے عام محاورہ کے لحاظ سے اس نماز کا نام ”صلوة الاوابین“ ہے۔ اوابین دراصل اقواب کی جمع ہے جس کے معنی ہیں اللہ سے لو لگانے والوں کی نماز۔ اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے، لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلوة الاوابین کا لفظ چاشت کے

لیے بولا گیا ہے۔ اور بعض غیر معروف روایات میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے صلوٰۃ الاوائین کا لفظ بولا گیا ہے۔ اس لیے دونوں صحیح ہیں یہی علامہ شوکانی نیل الاوطار صفحہ ۵۹ جلد ۳ میں فرماتے ہیں: "لا مانع ان یکون کل من الصلاتین صلاۃ الاوائین۔" نماز چاشت کے لیے یہ لفظ (۱) صحیح مسلم، سنن ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند احمد میں بروایت زید بن ارقم (۲) صحیح ابن خزمہ میں بروایت ابو ہریرہ (۳) معجم طبرانی اور صحیح ابن خزمہ میں بروایت ابو ہریرہ آیا ہے (السراج المبرور صفحہ ۳۶۰ جلد ۲، نیل الاوطار صفحہ ۷۱ جلد ۳) مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے یہ لفظ محمد بن نصر مروزی نے قیام اللیل میں اور عبد اللہ بن مبارک نے کتاب الرقاق میں بروایت محمد بن المنکدر مرسل نقل کیا ہے۔ (السراج المبرور صفحہ ۳۴۳ جلد ۳۔ اتحاف، سادۃ المتقین بشرح اسرار احیاء علوم الدین صفحہ ۷۲ جلد ۳) یہ چھ رکعتیں ان دو مؤکدہ سنتوں کو شامل کر کے ہیں جن کا ذکر پہلے حدیث میں گزرا۔ (فیض القدر شرح الجامع الصغیر للمناوی صفحہ ۱۶۸ جلد ۶) لیکن جوہمت کر سکے وہ صرف چھ رکعتوں پر اکتفا نہ کرے، بلکہ زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ بہت سی مرتبہ مغرب سے عشاء تک مسلسل نوافل میں مشغول رہتے تھے۔ (رواہ النسائی باسناد حید عن حلیفہ رضی اللہ عنہ)

سنن ابوداؤد کی ایک روایت کی رو سے یہ آیت جس میں اہل کمال مؤمنین کی تعریف ہے اسی نماز کے متعلق نازل ہوئی تھی:

تَتَجَاوَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (۱۶) (سجۃ ۱۶)

ترجمہ: "ان کے پہلو ان کی خواب گاہوں سے (نماز اور یاد الہی کی خاطر) جدا رہتے ہیں۔"

اور اسی کی تائید آگے آنے والی روایت سے ہوتی ہے۔

(۳۸۶/۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "تَتَجَاوَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" (السجدة: ۱۶) تَزَلَّتْ فِي الْمَنَظَارِ الصَّلَاةُ الَّتِي تُدْعَى الْعِشَاءَ۔ كَانُوا يَتَنَفَّلُونَ مَا بَيْنَ الْمُغْرِبِ وَالْجِشَاءِ يُصَلُّونَ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: قِيَامُ اللَّيْلِ۔

ترجمہ: حضرت انسؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد **تَتَجَاوَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ** کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اس نماز کے انتظار کے بارے میں ہے جس کو عشاء (عشاء) کہا جاتا ہے (ترمذی)۔ ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ وہ حضرات (صحابہؓ) مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل پڑھا کرتے تھے اور حضرت حسنؓ فرماتے تھے کہ ان میں تہجد کی نماز کا ثواب ہے یا یہی تہجد کی نماز ہے۔

(۳۸۷/۲) وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمُغْرِبَ فَصَلَّى إِلَى الْجِشَاءِ،

رواہ النسائی باسناد حید۔

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ عشاء تک نماز (نفل) پڑھتے رہے۔ (نسائی)

وتر نماز کی ترغیب

(۳۸۸/۱) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْوُثْرُ لَيْسَ بِحَشِيمٍ كَصَلَاةِ الْمُكْتُوبَةِ، وَلَكِنْ سُنُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَثَّرَ لِحَبِيبِ الْوُثْرِ فَأَوْثَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی، واللفظ له، و النسائی و ابن ماجہ، و ابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وتر نماز فرض نمازوں کی طرح حتیٰ (اور اتنی) ضروری تو نہیں ہے، لیکن اس کو رسول اللہ ﷺ نے رائج کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے، لہذا اسے قرآن مجید (کے ماننے) والو! وتر پڑھا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی،

نسائی، ابن ماجہ، مسیح ابن خزیمہ۔

(۳۸۹/۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ أَجْرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَلِبَهُ أَنْ يَقُومَ أَجْرَهُ فَلْيُؤْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ. فَلَيْتَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةً مَحْضُورَةً. وَذَلِكَ أَفْضَلُ۔ رواه مسلم والترمذی وابن ماجه وغيرهم۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جسے اندیشہ ہو کہ آخر رات میں نہ اٹھ سکے گا اسے چاہیے کہ شروع ہی رات میں (عشاء کی نماز کے بعد) وتر پڑھ لے۔ اور جسے شوق ہو (اور پوری امید ہو) کہ آخر رات میں آنکھ کھل جائے گی اسے رات کے آخری حصہ ہی میں وتر پڑھنا چاہیے، کیوں کہ اس وقت کی نماز (میں فرشتے بھی) موجود ہوتے ہیں۔ اور یہ (آخر شب میں وتر پڑھا) بہت بہتر ہے۔ (مسلم ترمذی، ابن ماجہ، وغیرہم)

(۳۹۰/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أُوْتِرُوا، فَلَيْتَ اللَّهُ وَثَرُ الْحَبِيبِ الْوَتْرِ۔ ورواه ابو داؤد، ورواه ابن خزيمة في صحيحه مختصر من حديث أبي هريرة رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم يحب الوتر۔ ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو اس لیے کہ اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے۔ (ابوداؤد، مسیح ابن خزیمہ)

(۳۹۱/۲) وَعَنْ أَبِي ثَوْبَانَ الْخَيْثَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَادُّكُمْ صَلَاةَ قُضَلُوها فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الصُّبْحِ: أَلْوِثِرُ الْوِثْرُ. أَلَا قَائِلُهُ أَبُو بَصْرَةَ الْخُضَاعِيُّ۔ رواه احمد والطبرانی۔ ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے تمہارے لیے ایک نماز کا اضافہ کیا ہے اس کو عشاء اور فجر کے درمیان (رات) کو پڑھا کرو وہ وتر ہے وہ وتر ہے۔ خبردار! وہ صحابی ابو بصیرؓ غفاریؓ ہیں۔ (احمد، طبرانی)

(۳۹۲/۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْوِثْرُ حَقٌّ قَمَنَ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ وَمَنْ أَلْوِثِرُ حَقٌّ قَمَنَ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ وَمَنْ، الْوِثْرُ حَقٌّ قَمَنَ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ وَمَنْ، قَالَتْ۔

رواه احمد وأبو داؤد واللفظ له، ورواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا وتر (مسلمان کے ذمہ) حق لازم ہے پس جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر (مسلمان کے ذمہ) حق لازم ہے پس جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ (احمد، ابوداؤد، حاکم)

باوضو تہجد کی نیت سے سونے کی ترغیب

(۳۹۳/۱) عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ ظَاهِرًا بَاتَ فِي شَعَابِهِ مَمْلُكًا فَلَا يَسْتَعِظُ إِلَّا قَالِ الْمَلِكُ: أَلَيْسَ لِعَبْدِكَ فُلَانٌ فَلَيْتَ بَاتَ ظَاهِرًا۔ رواه ابن حبان في صحيحه ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو باوضو رات کو سوتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رات گزارتا ہے جب بھی وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو وہ فرشتہ دعا دیتا ہے اے اللہ اپنے اس قلاں بندہ کی مغفرت فرما اس لیے کہ یہ باوضو سویا ہے۔ (مسیح ابن حبان)

(۳۹۳/۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبْتَغِي ظَاهِرًا فَيَتَعَالَ مِنْ اللَّيْلِ فَيَسْأَلَ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ۔ رواه أبو داود ورواه النسائي وابن ماجه۔
ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمان بھی با وضو رات گزارتا ہے پھر جب وہ رات کو بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی بھی دنیا و آخرت کی مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دے گا۔ (سنن ابوداؤد)

(۳۹۵/۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَطَهَّرُوا هَذَا الْأَجْسَادَ تَطَهَّرَ اللَّهُ فَإِنَّهُ لَيُتَسَّ مِنْ عِبَادِهِ تَبَيُّتٌ ظَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِي شَعَائِرِهِ مَلَكٌ، لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ ظَاهِرًا۔ رواه الطبرانی في الأوسط بإسناد جيد۔
ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تم ان جسموں کو پاک رکھا کرو اللہ تعالیٰ تم کو (روحانی ناپاکی سے) پاک کر دے گا۔ بلاشبہ جو بندہ بھی رات طہارت کے ساتھ (با وضو) گزارتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رات گزارتا ہے۔ اور جب بھی بندہ رات کو روٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے بندہ کی مغفرت فرما، اس لیے کہ یہ با وضو سویا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۳۹۶/۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ظَاهِرًا يَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يُذِرَ لِحَيْتَيْهِ النَّعَاسَ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ۔ رواه الترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو اپنے بستر پر با وضو آ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے یہاں تک کہ اس پر نیند غالب آ جائے تو رات کو جس وقت بھی کروٹ لے گا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس خیر و بھلائی کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دے گا۔ (سنن ترمذی)

(۳۹۷/۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَمْرِيٍّ، تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ فَيُغْلِبُهُ نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

رواه مالک و ابو داؤد و النسائي۔ رواه ابن أبي الدنيا في كتاب التهجيد بإسناد جيد۔
ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ جو شخص بھی رات کو نماز پڑھنے کا عادی ہو نیند کے غلبہ کی وجہ سے آنکھ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھتا ہے اور اس کا سونا مفت میں رہا۔ (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی الدنیا)

(۳۹۸/۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَقَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَتَوَى أَوْ يَقُومُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَخَلَّتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مِائَتُونَ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ۔

رواه النسائي وابن ماجه بإسناد جيد و ابن خزيمة في صحيحه۔
ترجمہ:..... حضرت ابودرداءؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو رات کو سونے کے لیے بستر پر آئے اور اس کی نیت رات کو تہجد پڑھنے کی تھی اس کی آنکھ ایسی لگی کہ صبح ہی کو جاگ آئی تو اس کو نیت کے مطابق تہجد کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس کا سونا اللہ کی طرف سے مفت میں رہا۔ (نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزيمة)

رات کو سونے سے پہلے دعاؤں کی ترغیب

(۳۹۹/۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ

وَصَوَّبْتُ لِنَفْسِي عَلَى شِقْوَةِ الْكَافِرِينَ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي وَإِنِّيكَ، وَوَجْهِي وَإِنِّيكَ، وَفَوْضِي وَإِنِّيكَ وَأَمْرِي وَإِنِّيكَ وَالْجَنَّتِ ظَهْرِي وَإِنِّيكَ وَرَهْبَةُ وَإِنِّيكَ، لَا مَنَجًا وَلَا مَلْجَأَ وَنِكَ إِلَّا وَإِنِّيكَ۔ اَمْسِكْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّ مَنَّا مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ اجْرَ مَا تَشَاءُ بِهِ، قَالَ: فَزِدْنَاهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ، اَمْسِكْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ وَرَسُولِكَ، قَالَ: لَا، وَبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ: فَأَنْتَ إِنَّ مَنَّا مِنْ لَيْلَتِكَ مَنَّا عَلَى الْفِطْرَةِ، فَإِنَّ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا۔
ترجمہ:..... حضرت براہ بن عازبؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم (سونے کے لیے) بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو نماز والا وضو کرو پھر دعائیں کرو پڑھو پھر یہ دعا پڑھو:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي وَإِنِّيكَ، وَوَجْهِي وَإِنِّيكَ، وَفَوْضِي وَإِنِّيكَ، وَالْجَنَّتِ ظَهْرِي وَإِنِّيكَ وَرَهْبَةُ وَإِنِّيكَ، لَا مَنَجًا وَلَا مَلْجَأَ وَنِكَ إِلَّا وَإِنِّيكَ، اَمْسِكْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ“
”اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اور میں نے رخ تیری طرف کر دیا۔ اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا تیری (رحمت کی) رغبت اور تیرے (غذا) کے خوف کی وجہ سے اور (تیری پکڑ سے بچنے کا) تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں ہے اور جو کتاب تو نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لے آیا۔“
اگر اسی رات کو تمہارا انتقال ہو گیا تو تم اسلام پر مرے اور اس دعا کے بعد کوئی اور بات نہ کرو (بلکہ سو جاؤ)

حضرت براہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس دعا کو دھرایا۔ جب دعا کے اس جملہ پر پہنچا: اَمْسِكْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ۔ تو میں نے کہا: اور رسولک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) وَبَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ (پڑھو) (بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)
اور بخاری و ترمذی کی ایک روایت میں ہے اگر تم اسی رات مر گئے تو اسلام پر مرے اور اگر تم نے صبح کی تو تم نے بھلائی پالی اور ترمذی کی حدیث جو حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے اس میں ہے کہ اگر اسی رات انتقال ہو گیا تو (سیدھا) جنت میں داخل ہو گا۔

(۲/۳۰۰) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ لَا بِنِ أَغْبَدُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ قَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِسَبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مِنْ أَهْلِ إِهْلِيهِ إِلَيْهِ، وَكَانَتْ يَتْلُو؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: إِذَا جَرَّتْ بِالرَّخَى حَتَّى أَتَرَتْ فِي يَدَيْهَا، وَاسْتَقَّتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَتَرَتْ فِي نَحْرِهَا، وَكَانَتْ النَّبِيَّةَ حَتَّى الْغَبَرَتْ ثِيَابُهَا، فَلَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمًا، فَقُلْتُ: لَوْ أَنَّي أَبَالَ فَسَالَتْ خَادِمًا، فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ خَدَمًا فَرَجَعْتُ فَأَتَانَا مِنَ الْعَدُوِّ فَقَالَ: مَا كُنْتَ حَاجِثًا؟ فَسَكَّتُ، فَقُلْتُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! جَرَّتْ بِالرَّخَى حَتَّى أَتَرَتْ فِي يَدَيْهَا، وَعَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَتَرَتْ فِي نَحْرِهَا، فَلَمَّا أُرِجَاءَ الْخَدَمُ أَهْرَمَتْ أُرِجَاءَ ثِيَابُكَ فَتَسَخَّرَتْ خَادِمًا يَبْقِيهَا خَرَمًا هِيَ فِيهِ، قَالَ: اتَّقِي اللَّهَ يَا قَاطِمَةُ، وَلِئِنْ قَرِئْتُ رِبْلًا، وَاعْمَلِي عَمَلِ أَهْلِيكَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ: فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَقُلَايْنِ، وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَقُلَايْنِ، وَكَبِّرِي ثَلَاثًا وَقُلَايْنِ، فَبَلَغْتَ مِائَةً، فَهُوَ خَيْرٌ لَدَيْكَ مِنْ خَادِمٍ، قَالَتْ: رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ: زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَلَفَّ بِحَدِيثِهَا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ قَالَ: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَلَمْ يَذْكُرْهَا۔

ترجمہ:..... حضرت علیؓ نے اپنے ایک شاگرد ابن اعبد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی قاطمہؓ کا جو نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی اور سب گھروالوں میں زیادہ لاڈلی تھیں قصہ نہ سناؤں؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور سنائیں۔ فرمایا کہ وہ خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں سے

میلے پڑ گئے تھے، اور خود ہی مشک بھر کر لاتی تھیں جس سے سینہ پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے خود ہی گھر کی جھاڑو جیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے۔ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ کونڈی غلام آئے میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ تم اگر اپنے والد ماجد کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لاؤ تو اچھا ہے سہولت رہے گی، وہ گئیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اس لیے واپس چلی آئیں۔ نبی کریم ﷺ دوسرے دن خود ہی مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کل تم کس کام کو آئی تھیں؟ وہ چپ ہو گئیں (شرم کی وجہ سے بول بھی نہ کیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں (بات یہ ہے کہ) چکی سے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے، مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینہ پر بھی نشان پڑ گیا ہے، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں، کل آپ کے پاس کچھ غلام کونڈی آئے تھے اس لیے میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر ایک خادم مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ! اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کی فرض ادا کرتی رہو اور گھر کے کاروبار کرتی رہو اور جب سونے کے لیے لیٹو تو سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ (کل) سومرتبہ ہو گیا۔ یہ تیرے لیے خادم سے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ (کی تقدیر) اور اس کے رسول (کی تجویز) سے راضی ہوں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو کوئی خادم نہیں دیا۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ اپنے گھر والوں اور عزیزوں کو خاص طور سے ان تسبیحات کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ حدیث بالا میں رسول اللہ ﷺ نے دنیوی مشقتوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں ان تسبیحات کو تلقین فرمایا، اس کی ظاہری وجہ تو واضح ہے کہ مسلمان کے لیے دنیوی مشقت اور تکلیف قابل التفات نہیں ہے اس کو ہر وقت آخرت اور مرنے کے بعد کی راحت و آرام کی فکر ضروری ہے، اس لیے نبی کریم ﷺ نے چند روزہ زندگی کی مشقت اور تکلیف کی طرف سے توجہ کو ہٹا کر آخرت کی راحت کے سامان بڑھانے کی طرف متوجہ فرمایا اور ان تسبیحات کا آخرت میں زیادہ سے زیادہ نافع ہونا ان روایات سے جو اس باب میں ذکر کی گئیں ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ان تسبیحات کو حق تعالیٰ شانہ نے جہاں دینی منافع اور ثمرات سے شرف بخشا ہے دنیوی منافع بھی ان میں رکھے ہیں۔ اللہ کے پاک کلام میں، اس کے رسول کے پاک کلام میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں آخرت کے ساتھ دنیوی منافع بھی حاصل ہوتے ہیں۔

حصن حصین میں نقل کیا ہے کہ جب کسی شخص کو کسی کام میں تعب اور مشقت معلوم ہو یا قوت کی زیادتی مطلوب ہو تو سوتے وقت سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے۔ یا تینوں کلمے ۳۳، ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے یا کوئی سا ایک ۳۳ مرتبہ پڑھے۔

(چوں کہ مختلف احادیث میں مختلف عدد آئے ہیں اس لیے سب ہی کو نقل کر دیا ہے)

حافظ ابن تیمیہؒ نے بھی ان احادیث سے جن میں نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو خادم کے بدلے یہ تسبیحات تعلیم فرمائیں یہ استنباط کیا ہے کہ جو شخص ان پر مداومت کرے اس کو مشقت کے کاموں میں ٹھکان اور تعب نہ ہوگا۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر معمولی تعب ہو ابھی تب بھی مضرت نہ ہوگی۔ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ یہ عمل مجرب ہے۔ یعنی تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ان تسبیحات کا سوتے وقت پڑھنا از الہ ٹھکان اور زیادتی قوت کا سبب ہوتا ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے مرقاة الصعود میں لکھا ہے کہ ان تسبیحات کا خادم سے بہتر ہونا آخرت کے اعتبار سے بھی ہو سکتا ہے کہ آخرت میں یہ تسبیحات جتنی مفید، کارآمد اور نافع ہوں گی، دنیا میں خادم اتنا کارآمد اور نافع نہیں ہو سکتا، اور دنیا کے اعتبار سے بھی ہو سکتا ہے کہ ان تسبیحات کی وجہ سے کام پر جس قدر قوت اور ہمت ہو سکتی ہے خادم سے اتنا کام نہیں ہو سکتا۔ (فضائل ذکر صفحہ ۱۹۸)

(۴۰/۲) وَعَنْ فَزْرَةَ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنُتُوَيْلٍ: اقْرَأْ: "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" (الکافرون: ۱) ثُمَّ تَعَلَّمْ عَلَى حَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. رواه ابوداؤد. واللفظ له و الترمذی

وَأَنَّ كَانَتْ مِثْلَ رَجَبِ الْبَحْرِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: شُبْحَانُ اللَّهِ وَيَحْسُدُهُ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ رَجَبِ الْبَحْرِ -

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص بستر پر (رات کو سونے کے لیے) آتے وقت یہ پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، شُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف و ستائش ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے نہ (کسی میں) طاقت ہے نہ قدرت مگر اللہ کی (وی ہوئی) اللہ (ہر عیب اور ہر برائی سے) پاک ہے۔ اور اللہ کے لیے ہی تعریف و ستائش ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے"

تو اس شخص کے (پچھلے) سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

اور نسائی کی روایت میں ہے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

(۴۰۵/۷) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ عَصَجَةً

فَيُفَرِّقُهَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهَا مَلَكَ فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبُتَ مِنْ تَوْبِهِ عَنِّي هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ،

ورواه احمد الا انه قال: تَعَمَّتْ اللَّهُ لَهُ مَلَكَ يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبُتَ عَنِّي هَبَّ - ورواه احمد رواة الصحيح -

ترجمہ:..... حضرت شداد بن اوسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص بستر پر لیٹ کر کتاب کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے

اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں جو اس کے بیدار ہونے تک ہر تکلیف دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے خواہ کسی وقت

بھی بیدار ہو۔ (ترمذی، احمد)

(۴۰۶/۸) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكَ

وَنُطْلُاقٌ، فَيَقُولُ الْمَلَكَ: احْتِمِ بِخَيْرٍ، وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: احْتِمِ بِشَرٍّ، فَإِنَّ ذَكَرَ اللَّهُ تَعَمَّتْ قَامَرَاتُ الْمَلَكَ يَحْكُمُهُ -

وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْمَلَكَ: اقْتِمِ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اقْتِمِ بِشَرٍّ، فَإِنَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي نَفْسِي وَلَمْ يُعِشْهَا

فِي مَنَامِيهَا، (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُهَيِّئُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا) (ناظر: ۴۱) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

يُهَيِّئُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنَّ وَقَعَ عَنْ سِرْبِهِ قَمَرَاتُ تَحَلَّ الْجَنَّةِ، رَوَاهُ أَبُو يَعْنَى بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ،

وَالْحَاكِمُ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُجْعِلُ الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ -

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص بستر پر لیٹنے کے لیے آتا ہے تو اس کی طرف فرشتہ بڑھ کر آتا ہے

اور شیطان (بھی) فرشتہ کہتا ہے دن کو خیر اور بھلائی کے ساتھ ختم کر اور شیطان کہتا ہے برائی کے ساتھ ختم کر۔ پس اگر وہ اللہ کا ذکر کر کے سوتا ہے تو

ساری رات فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اب دن کو بھلائی اور خیر کے ساتھ شروع کر۔ اور

شیطان کہتا ہے برائی کے ساتھ شروع کر۔ پس اگر وہ (بیدار ہو کر) یہ دعا پڑھتا ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي نَفْسِي وَلَمْ يُعِشْهَا فِي مَنَامِيهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُهَيِّئُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا وَلَيْسَ زَلْزَلَا

لَكَ أَمْسَكْهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، إِنَّهُ كَانَ خَلِيفَةً لِحُطْوَا، الْآيَةِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُهَيِّئُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى

الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ -

”اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جس نے میری جان مجھ کو واپس لوٹا دی اور اس کو سونے میں نہ مارا۔ اس اللہ جل شانہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اپنی جگہ سے ہٹنے سے روک رکھا ہے، اور بخدا! اگر وہ (اللہ کے حکم سے) ہٹ جائیں تو اس کے (حکم) کے بعد ان کو ہٹنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے اور (بہت بہت) شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے آسمان کو اپنی اجازت کے بغیر زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے۔ بے شک وہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔“

اگر وہ چار پائی سے گر کر مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (ابو یعلیٰ، حاکم)

حاکم کی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْمَوْتُیَّ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔
”اس اللہ جل شانہ کا بہت بہت شکر ہے جو مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

(۳۰۸/۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَصَّكَ جَنَّتِكَ عَلَى الْفَرَاشِ وَقَرَأْتَ قَائِمَةَ الْكِتَابِ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، إِلَّا الْمَوْتَ۔
ترجمہ:..... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قلّٰ ہُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔ (بزار)

(۳۰۸/۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنْ قَالَ جِئْتُ يَأُتُوِي إِلَى فِرَاشِهِ: أَسْتَعْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ عُفِّرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ السَّجْرِ، وَإِنْ كَانَتْ عِنْدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، وَإِنْ كَانَتْ عِنْدَ رَهْلِ عَالِمٍ، وَإِنْ كَانَتْ عِنْدَ أَيْقَامِ الدُّنْيَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے وقت یہ پڑھے:

”أَسْتَعْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

”میں اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف لوٹتا (اور توبہ کرتا) ہوں۔“

اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اگرچہ وہ درخت کے پتوں کے برابر ہوں۔ اگرچہ وہ مقام حاجی کی ریت کے دانوں کی تعداد کے بقدر ہوں اگرچہ وہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

(۳۰۸/۱۱) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَثْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَرْنَتَانِ وَقَالَ: كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشُرَكَائِهِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِيْ سُوءًا، اَوْ اُجْرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ، قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَيَقُولُ ذَلِكَ جِئْتُ يُرِيْدُ اَنْ يَنْتَاهُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ بِهَسَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو عبد الرحمن الحثیبیؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے ہمارے سامنے ایک پرچہ نکالا اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا پڑھنا سکھاتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشُرَكَائِهِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِيْ سُوءًا اَوْ اُجْرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔“

”اے اللہ! آسمان وزمین کے پروردگار، پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا رب ہے اور ہر چیز کا معبود ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی الٰہی عبادت نہیں میں تجھ سے شیطان اور اس کے (دھوکہ فریب کے) جال سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے بھی کہ اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان پر برائی کا الزام لگاؤں (تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے)۔“

حضرت ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا عبد اللہ بن عمروؓ کو سکھاتے تھے اور عبد اللہ سونے کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے۔ (احمد)

(۱۳/۲۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكُنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ رُكَاةِ رَعْمَانَ قَالَتِي أَبِ قَجْعَلٍ يَخْلُو مِنَ الطَّلَعِ فَأَخَذْتُه. فَقُلْتُ لَا رُفْعَتِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي مُخْتَابٌ. وَعَنْ وَهْبٍ وَجِبَالٍ، وَابْنِ حَاجَةَ شَيْدَةَ فَحَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ: مَا فَعَلَ أَبِيكَ النَّبَارِخَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَكَا حَاجَةَ شَيْدَةَ، وَجِبَالَ فَزَجَّيْتُه فَحَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ غَدَّيْتُ وَتَعَبْتُ. فَقَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعْبُدُ لِقَوْلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ سَيَعْبُدُ فَزَجَّيْتُه فَجَاءَ يَخْلُو الطَّلَعِ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى ابْنِ أَبِي قَتَابَةَ قَالَ: فَلَا تُفْعَلُ. فَقُلْتُ: لَا رُفْعَتِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَجْرُ ثَلَاثِ مَرَاتٍ، تَزْعُمُ أَنَّكَ لَا تَعْبُدُ، ثُمَّ تَعْبُدُ قَالَ: دَعْنِي أَقْبَلْتُكَ بِكِتَابٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ قَاظَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: ۲۵۵) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ. قَالَتْ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُتُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَحَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَبِيكَ النَّبَارِخَةُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَعَى أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كِتَابًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَحَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ قَاظَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَقَالَ: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُتُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَّقْتُ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مِنْهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: ذَاكَ الشَّيْطَانُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَزْمٍ وَغَيْرُهُمَا وَرواهُ التِّرْمِذِيُّ وَفَرَّغَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ بِنَحْوِهِ. وَفِي بَعْضِ طَرِيقٍ عَنْهُ قَالَ:

أَنْبَلُنِي وَأَقْبَلْتُكَ آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا تَنْصَحُهَا عَلَى عَالٍ وَلَا وَلَدٍ فَهَفَرْتُكَ شَيْطَانٌ أَتَدَا قُلْتُ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: لَا أَسْطِيعُ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهَا: آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے رمضان المبارک میں زکوٰۃ پر نگران مقرر فرمایا تھا (ایک مرتبہ) کوئی شخص آیا اور غلہ میں سے مٹھی بھر بھر کے لینا شروع کر دیا میں نے اس کو پکڑ کر کہا میں تجھ کو ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا کر (تیرا فیصلہ کراؤں گا) اس نے کہا میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر قرضہ ہے اور میرے اہل و عیال (بھی ہیں) اور مجھے سخت ضرورت پیش آگئی تھی (جس کی وجہ میں نے ایسا کیا) اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح کو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہؓ اکل رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت پیش آنے اور اہل و عیال کے (بوجھ) کا شکوہ کیا مجھے اس پر رحم آیا اس لیے اس کو چھوڑ دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ تم سے جھوٹ کہہ کر گیا ہے اور پھر آئے گا۔ مجھے آپ ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا۔ پھر وہ آیا اور غلہ مٹھی بھر کر لینا شروع کیا۔ پھر پورا واقعہ ابو ہریرہؓ نے ذکر کیا۔ یہاں تک کہ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ تیسری بار میں نے اس کو پکڑا اور اس کو کہا: اب تو تجھ کو ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا یہ آخری بار تھا تو ہر بار کہتا تھا اب واپس نہیں آؤں گا پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو چند کلمات ایسے سکھاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تم کو نفع دے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیہ الکرسی پڑھا کرو: لا الہ الاہو الحی القيوم (آخر تک) اس کے پڑھتے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر ہو جائے

گا۔ اور شیطان صبح تک تمہارے نزدیک نہیں آئے گا، میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا جب صبح کو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے مجھ کو چند کلمات سکھائے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے گا لہذا میں نے اس کو چھوڑ دیا آپ نے دریافت فرمایا وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ کہہ گیا ہے جب بستر پر لیٹنے آؤ تو آیت الکرسی اللہ لا الہ الا هو الحمی القیوم شروع سے آیت کے ختم تک پڑھا کرو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صحابہؓ خیر کے کاموں میں بہت زیادہ حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا تو جھوٹا لیکن سچ کہہ گیا۔ اسے ابو ہریرہ جانتے ہو کہ تین راتوں سے جس سے تمہاری بات ہو رہی تھی، وہ کون تھا؟ عرض کیا: نہیں! ارشاد فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (بخاری، ابن خزیمہ، ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ اس نے ابو ہریرہؓ سے کہا مجھ کو چھوڑ دو کتاب اللہ کی ایک آیت ایسی میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جس مال یا بچے پر پڑھو گے کبھی بھی شیطان ان کے اور تمہارے قریب نہ آئے گا۔ میں نے پوچھا: وہ آیت کونسی ہے؟ اس نے کہا: میں اس کو پڑھ نہیں سکتا وہ آیت الکرسی ہے۔

رات کو کسی وقت بیدار ہونے کے وقت ان کلمات اور دعاؤں کی ترغیب

(۳۱۱/۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَاَزَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَتُسْبِيحَاتِ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا أُتَشَجِّبُ لَهُ، فَإِنَّ تَوَصُّعًا ثُمَّ صَلَّى فَجِلَّتْ صَلَاتُهُ۔ رواه البخاری و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ۔

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رات میں کسی وقت بیدار ہونے کے وقت یہ پڑھے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَتُسْبِيحَاتِ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اس کی سب

تعریف و ستائش ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ساری تعریفیں اسی ایک اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے۔ اللہ

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور ہر طاقت اور قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔“

اس کے بعد مغفرت کی دعا کرے اور کہے: اللھم اغفر لی یا اللہ اور کوئی دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے اس کے بعد جو وضو کر کے دو

رکعت نماز پڑھے گا تو اس کی نماز قبول ہوگی۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

رات کو تہجد کی ترغیب

(۳۱۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَغْفِقُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عَشْرَ يَوْمٍ عَلَى كُلِّ عَشْرَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنَّ تَوَصُّعًا انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ انْحَلَّتْ عُقْدُهُ كُلُّهَا فَاصْبَحَ نَشِيطًا طَوِيلَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلًا۔ رواه مالك و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و قال:

فَيُصْبِحُ نَشِيطًا: أَتَى النَّفْسَ نَدَاً أَصَابَ خَيْرًا، وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ يُصْبِحْ كَسَلًا خَبِيثَ النَّفْسِ لَمْ يُصِبْ خَيْرًا۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه ۵۰، وزاد في آخره، فَكُلُّوْا عُقْدَ الشَّيْطَانِ وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان جب سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر (غفلت کی) تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ لگاتے وقت وہ یہ کہہ کر مہر ثبت کرتا ہے کہ ”رات بہت لمبی ہے سوتارہ“ اگر انسان بیدار ہو کر اللہ کا (کچھ) ذکر کر لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر (اٹھ کر) وضو بھی کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو بالکل چست اور ہشاش بشاش اٹھتا ہے ورنہ وہ ست اور کامل اٹھتا ہے۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ صبح کو بالکل چست اور خوش و خرم اٹھتا ہے اور بہت بڑی خیر کو حاصل کر لیتا ہے۔ ورنہ ست اور کامل اٹھتا ہے بہت بڑی خیر سے محروم رہتا ہے۔ اور ابن خزیمہ کی روایت کے آخر میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ شیطان کی گرہوں کو کھولو خواہ دو رکعت ہی کے ساتھ۔

(۲/۲۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّيَاحِ، يَغْدُو زَعَصَابَ شَقَرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ يَغْدُو الْقَرِيبُ صَلَاةَ الْبَيْتِ. رواه مسلم، وابوداؤد، والترمذی، والنسائی، وابن خزيمة في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے مہینے کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... احادیث مبارکہ میں تہجد کی نماز کے لیے عام طور پر رات کی نماز کا لفظ بولا گیا ہے۔

(۲/۲۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ مَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّنَةَ الْمُحَلَّلَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَكُنْتُ فِيهِمْ جَاءَهُ، فَلَمَّا تَأَلَّمْتُ وَجْهَهُ وَاسْتَبَشَّتُهُ عَرَفْتُ أَنَّهُ وَجْهُهُ لَيْسَ بِوَجْهِ غَدَابٍ. قَالَ: فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ تَحَلُّوهِ أَلَّ قَالَ: أَلَّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَفْطَمُوا الطَّلَاعَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا يَا لَيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَتَحَلَّلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح، وابن ماجه والحاكم وقال: صحيح على شرط الشيخين.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ شروع میں جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو سب لوگ آپ کی زیارت کے لیے جلدی جلدی گئے میں بھی انہی لوگوں میں تھا۔ جب میری نگاہ آپ کے چہرہ پر پڑی اور میں نے غور سے دیکھا میں نے پہچان لیا کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلا آپ کا ارشاد مبارک جو میں نے سنا وہ یہ تھا اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ اور ایک دوسرے کو کھانا کھلایا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو اور رات کو جب سب لوگ آرام کی نیند سو رہے ہوں تم نمازیں پڑھا کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ (بغیر عذاب میں مبتلا ہوئے) داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز ان اعمال میں سے ہے جن اعمال کی وجہ سے جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہونے کی بشارت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اصل تہجد کا وقت رات کو سو کر اٹھنے کے بعد ہے کہ جب سب لوگ خواب غفلت میں ہوں۔ اور آدمی نفس کے خلاف نیند کو قربان کر کے اللہ کی محبت میں اٹھ کر وضو کر کے اپنے مولیٰ سے نماز میں راز و نیاز کی باتیں شروع کر دے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَتَجَاوَى جُنُودُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا (الأنعام)

ترجمہ:..... ”ہدایتی میں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد جس میں تقویٰ والوں کے اوصاف و اعمال میں سے خاص طور پر یہ عمل بھی ہے۔ ذکر فرمایا: تَحَلَّلُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَجْعَلُونَ ﴿١٠٠﴾ وَيَا لَشَرِّ مَا يُصَنِّعُونَ ﴿١٠١﴾ جس کا ترجمہ یہ ہے: وہ تھکے رات کو تھوڑا سوتے اور صبح کے وقت میں معافی مانگتے۔

(۲/۲۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ عُزْفَةٌ يُزَيَّنُ نَهَايُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، فَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ: لَيْسَ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَيْسَ أَطْلَابُ الْكُلَامِ، وَأَطْلَعُوا

الطعام و بَاتَ قَائِمًا وَ النَّاسُ يَنَامُونَ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن۔ والحاکم وقال: صحیح علی شرطہما۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس میں اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے۔ ابومالک اشعریؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! یہ کس کو ملے گا؟ ارشاد فرمایا جس نے لوگوں کے ساتھ بول چال اچھا رکھا اور کھانے کھائے اور رات نماز میں گزاری جب کہ لوگ آرام کی نیند سو رہے ہوں۔ (طبرانی، حاکم)

(۳۱۶/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّيْ إِذَا رَأَيْتَ ظَنَابِتَ نَفْسِي، وَقَرَّتْ عَيْنِي، أَلَيْسَنِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ. خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ، فَخُلِقْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: أَنْطَعِبَ الطَّعَامَ، وَأَقْبِسَ السَّلَامَ، وَصَلِّي بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَنَامُونَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

رواہ احمد وابن ابی الدنیا فی کتاب التہجد، وابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ، والحاکم وصححہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا جی خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ یہ بتلائیے ہر چیز کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا ہوئی ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا مجھے ایسا علم بتلائیے کہ میں وہ کر لوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلادو اور صلہ رحمی کرو اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نماز پڑھو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (احمد، ابن ابی الدنیا، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۳۱۷/۶) وَعَنْ الْمُخَيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ثَوَّرَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی۔

ترجمہ:..... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (راتوں کو) اس قدر (لمبی لمبی) نمازیں پڑھتے تھے کہ آپ کے قدموں پر روم آگیا تھا (یہ دیکھ کر) کسی نے کہا کہ (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے ہیں (پھر بھی کیوں آپ اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ (بخاری، مسلم، نسائی)

(۳۱۸/۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ ثُلُثَهُ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ، وذكر الترمذی منه الصوم فقط۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز (کے طریقوں میں) اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند حضرت داؤدؑ کی نماز (کا طریقہ) ہے اور روزوں (کے معمول) میں بھی سب سے زیادہ پسندیدہ (معمول) حضرت داؤدؑ کا ہے وہ آدمی رات تو سوتے تھے پھر ایک تہائی رات نماز پڑھتے تھے رات کے چھٹے حصے کے بعد آرام کرتے تھے (اسی طرح) ایک دن روزہ رکھتے تو ایک دن بے روزہ رہتے تھے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... عبادت کا یہ طریقہ جو حضرت داؤدؑ نے اختیار کیا تھا انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ انسان کوئی بھی ایسا کام مسلسل نہیں کر سکتا جس میں اس کے جسمانی تقاضوں کی رعایت نہ کی گئی ہو۔ ایسا ضرور ممکن ہے کہ ایک شخص پوری رات عبادت کرے اور ہمیشہ روزہ رکھا کرے لیکن یہ چیز تمام لوگوں کے لیے قابل عمل نہیں، دوسرے خود یہ شخص بھی کچھ عرصہ کے بعد اپنی صحت و قوت جسمانی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اس

لیے اتنی ہی عبادت کو معمول بنانا چاہیے جتنی کا تحمل برداشت ہو۔ اور انسان اسے نباہ سکے۔ اور حدیث بالا میں جو حضرت داؤدؑ کی رات کی نماز کا طریقہ بتلایا ہے اس کی صورت یوں ہے کہ انہوں نے رات کو گویا چھ حصوں میں تقسیم کر دیا تھا آدمی رات آرام کرتے تھے۔ یہ چھ حصوں میں سے تین حصے ہو گئے، باقی تین حصے رہے۔ اس میں سے پہلی رات یعنی بقیہ تین حصوں میں سے دو حصے نماز پڑھتے تھے اور آخری ایک حصہ میں آرام کرتے تھے، تاکہ دن کے کام کر سکیں۔

(۳۱۹/۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يَأْتِيَهَا رَجُلٌ عَسِيرٌ يَسْأَلُ اللَّهَ حَلِيمًا مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أُعْطِيَ إِيَّاهُ. وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ بلاشبہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور دیتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں آتی ہے۔ (مسلم)

(۳۲۰/۹) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِسَاعَةِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ ذَاتُ الصَّالِحِينَ قَبْلُكُمْ، وَفُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَعَشَقْرَةٌ لِلْغَنَاتِ، وَهَيْهَاتَ عَنِ الْإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي كِتَابِ الدُّعَاءِ مِنْ جَامِعِهِ، وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ التَّحْجِدِ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رات کی نماز (تہجد) کی پابندی کرو کیوں کہ یہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رات کی نماز (تہجد) کی پابندی کرو کیوں کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے۔ اور تمہیں تمہارے رب سے قریب کرنے کا سبب ہے اور (اب تک کے) گناہوں کو معاف کرنے والی ہے اور (آئندہ) گناہوں سے روکنے والی ہے۔ (ترمذی، ابن ابی الدنیا، ابن خزيمة، حاکم)۔ ترمذی و طبرانی کی ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ جسم کی بیماری کو دور کرنے والی ہے۔

(۳۲۱/۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيَّقَطَ امْرَأَتَهُ فَإِنَّ أَبْثَ نَفْسٍ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَجِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيَّقَطَتْ رَوْحَتَهَا، فَإِنَّ أَبْثَ نَفْسٍ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُهُ. وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِمَا، وَالْحَاكِمُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو اس آدمی پر جو تہجد کے لیے اٹھا خود نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگا یا اور اگر (نیند کے غلبہ) سے وہ نہ اٹھی تو پانی کا (ہلکا سا) چھینٹا اس کے چہرہ پر دیا اور اللہ کی رحمت نازل ہو اس عورت پر جو تہجد کے لیے اٹھی خود نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو جگا یا اور وہ (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) نہ اٹھا تو اس کے چہرہ پر پانی کا (ہلکا سا) چھینٹا دیا (اور دونوں نے مل کر نماز پڑھی)۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزيمة، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... وہ میاں بیوی کیسے خوش نصیب ہیں جو نماز تہجد کا شوق رکھتے ہیں اور ہر ایک خود پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے کو بھی اس سعادت سے محروم دیکھنا نہیں چاہتا اور محبت و شفقت کے دائرے میں کسی نہ کسی طرح جگا کر دوسرے کو بھی اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا کر لیتا ہے۔ جگانے کے لیے پانی چھڑکنا اور پھر سونے والے کا بخوشی اٹھ کھڑا ہونا اسی صورت میں ممکن ہے کہ دونوں کو تہجد کا شوق ہو اور سونے والے کو جاگنا بد شوقی کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف نیند کے غلبہ کی وجہ سے مشکل ہو رہا ہو۔ ورنہ پیشانی اگر ذوقِ سجود سے محروم اور دونوں کے دل آپس میں الفت و محبت سے خالی ہوں تو پانی کا چھینٹنا نفرت کی آگ بھڑکانے کا کام کرے گا۔

(۳۲۲/۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَيَّقَطَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، أَوْصَلَّى رَجْعَتَيْنِ جَمِيعًا مَكْتُبَاتٍ فِي الدَّائِرَةِ مِنَ الدَّائِرَاتِ

رواہ ابو داؤد، ورواہ النسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم والفاظہ معتبرہ۔
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدنی رات کو اپنی بیوی کو جگائے پڑو دو دنوں مل کر دو رکعت نماز پڑھیں دونوں ذکرین میں سے لکھے جاتے ہیں۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ دونوں کے دنوں اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والوں میں سے لکھے جاتے ہیں۔ (نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ)

(۴۳۳/۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ الشِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن کی (نفل) نماز کے مقابلہ میں رات کی (نفل) نماز ایسی ہے جیسے سب کے سامنے دیے ہوئے صدقہ خیرات کے مقابلہ میں چھپ کر دیا ہوا صدقہ۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: جیسے چھپ کر دیے ہوئے صدقہ کی فضیلت بہ مقابلہ سب کے سامنے دیے ہوئے صدقہ کے زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَيُبْعَثْ هِيَ وَإِنْ تُخْفَوْهَا وَتُؤْتَوْهَا الْفَقْرَاءَ فَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ (الانبیاء)

ترجمہ: "اگر ظاہر کر کے دو خیرات تو کیا اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور فقیروں کو پہنچاؤ تو وہ بہتر ہے تمہارے حق میں۔" ایسے ہی رات کی نفل بہ مقابلہ دن کی نفل نماز کے فضیلت میں زیادہ ہے، اس لیے کہ اس میں خلوص زیادہ ہوگا۔

(۴۳۳/۱۳) وَعَنْ إِبْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الشَّرَيفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبْدُ مِنْ صَلَاةِ بَيْتِلٍ، وَلَوْ حَلَبَ شَاةً، وَمَا كَانَ يَغْدُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَهَوَ مِنَ اللَّيْلِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

ترجمہ: حضرت ایاس بن معاویہ مزینیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو (کچھ نہ کچھ) نفل نماز ضرور پڑھ لیا کرو۔ خواہ اتنی ہی دیر ہو جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے (یعنی تھوڑی دیر ہی سی) اور جو نماز بھی عشاء کی نماز کے بعد (صبح صادق سے پہلے تک) پڑھی جائے وہ رات کی نماز ہے۔ (طبرانی)

فائدہ: تہجد کی نماز کا مناسب اور افضل وقت گورات کا آخری حصہ ہی ہے جیسا کہ دوسری روایات سے معلوم ہوگا لیکن جو شخص اس کی ہمت نہیں کر سکتا وہ اگر عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی چند رکعات تہجد کی نیت سے پڑھ لے تو یہ بھی تہجد میں شمار ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنی اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری۔

(۴۳۵/۱۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَشْرٌ مِمَّا شِئْتَ فَإِلَئِكَ مِائَتٌ، وَأَخْبِئْ مِنْ شِئْتَ فَإِلَئِكَ مِائَتٌ مِائَتٌ، وَأَخْبِئْ مِنْ شِئْتَ فَإِلَئِكَ مِائَتٌ مِائَتٌ، وَأَخْبِئْ مِنْ شِئْتَ فَإِلَئِكَ مِائَتٌ مِائَتٌ، وَعَزَّزَتْهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد! جتنا چاہیں جی لیں (آخر) مرنا ہے اور جو چاہیں مل کر لیں (آخر) اس کا بدلہ ملنا ہے اور جس سے چاہیں محبت کر لیں (ایک نہ ایک دن) اس سے جدا ہونا ہے۔ یہ جان لیجیے کہ مؤمن کی شرافت تہجد کی نماز پڑھنے میں اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ (طبرانی)

(۴۳۶/۱۵) وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَبْدِ سَاسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَيِّدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِذَا اسْتَغْلَمَتْ أَرْبُ تَكُونُ وَمَنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي بَلَدِ السَّاعَةِ فَكُنْ

رواہ الترمذی واللفظ لہ، وابن خزيمة فی صحیحہ

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بندہ سب سے زیادہ قریب اپنے رب سے رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے۔ لہذا اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس وقت میں اللہ کا ذکر کر لو تو ضرور کرو۔ (ترمذی، صحیح ابن خزیمہ)

(۳۲۷/۱۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَلَادَةُ يُحِبُّهَا اللَّهُ، وَيُصَحِّكُ إِلَيْهِمْ، وَيُسَبِّحُ بِهِنَّ: الَّذِي إِذَا انْكَشَفَتْ فِتْنَةٌ فَأَتَلَ وَرَاءَ مَا يَنْفُسُهُ لِيُوَعِّزَ جَلًّا، فَلَمَّا أَتَى يُقَاتِلُ، وَإِنَّمَا أَنْتَ يَنْتَصِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكْفِيهِ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا كَيْفَ صَبَّرَ لِي بِنَفْسِهِ؟ وَالَّذِي لَهُ امْتِرَاقٌ حَسَنٌ، وَفِرَاشٌ لَيْتٌ حَسَنٌ، فَيَقُولُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ: يَذُرُّ شَهْوَتَهُ، وَيَذْكُرُنِي، وَلَوْ شَاءَ رَفَعَهُ، وَالَّذِي إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ رُحْبٌ فَسَهِرُوا لَمْ تَهْجَلُوا فَخَافَ مِنَ السَّحَرِ فِي صَرَاءٍ وَسَرَاءٍ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین (قسم کے) آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور (فرشتوں کے سامنے) انہما سرست کرتا ہے۔ ان میں سے ایک وہ آدمی ہے کہ جنگ میں اس کے سب ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ تنہا ڈٹ گیا اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اکیلا (دشمن کی پوری فوج) سے بھڑ گیا خواہ شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما کر اسے غالب کر دے اور دشمنوں کے مقابلہ میں اس کے لیے کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے متعلق (فرشتوں) سے کہتا ہے میرے اس بندہ کو دیکھو میری خاطر اس نے کس صبر سے کام لیا ہے۔

دوسرا آدمی وہ ہے جس کے پہلو میں خوبصورت بیوی ہو اور بہترین نرم بستر میسر ہو اور پھر وہ (ان سب کو چھوڑ کر) رات میں کھڑا ہو جائے اور نماز میں مشغول ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دیکھو! یہ اپنی خواہشات کو قربان کر کے میری یاد میں لگ گیا ہے۔ اگر چاہتا تو آرام سے پڑا سو یا رہ سکتا تھا۔ تیسرا وہ شخص جو سفر میں ہو اور اس کے ساتھ ایک قافلہ ہو اور ان سب کو خاصی رات گئے تک جاگنا پڑا ہو آخر قافلہ والے سب پڑ کر سو گئے ہوں اب یہ بندہ آخر شب میں اٹھے، سردی، گرمی، راحت، دکھ، تکلیف، کچھ خیال کیے بغیر اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... جن تین قسم کے لوگوں کا ذکر حدیث بالا میں ہے، ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کا محبوب اور فرشتوں کی محفل میں اللہ تعالیٰ کی زبان سے تعریف کے قابل اس لیے بنتا ہے کہ ہر ایک کا عمل نفس کے سخت مقابلہ کے ساتھ اور بلند حوصلگی کے ساتھ ہے جو اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت کے بغیر مشکل ہے۔

(۳۲۸/۱۸) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجَبٌ رَبَّنَا تَعَالَى مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ قَارَعَ عُنْ وَخَفَافِهِ وَمِخَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِيهِ وَجِئِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي قَارَعَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوُطْأَتِهِ مِنْ بَيْنِ جِئِهِ وَأَهْلِيهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَقَقَهُ مِمَّا عِنْدِي، وَرَجُلٍ عَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالتَّهَيَّرَ أَصْحَابُهُ وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي التَّهَيُّرِ، وَمَا لَهُ فِي التَّجْوِهِ فَتَرْجَعُ حَتَّى يُهَيَّرَ بَقِيَّةُ دَعْوَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَجَاءً فِيمَا عِنْدِي وَشَقَقَهُ مِمَّا عِنْدِي حَتَّى يُهَيَّرَ بَقِيَّةُ دَعْوَةٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ، أَبُو يَعْنِي وَالتَّبْرَانِيُّ، وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ۔

إِنَّ اللَّهَ لَيُصَحِّكُ إِلَى رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ قَامَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ وَمِخَافَةٍ وَوُطْأَةٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا لَكَ مِنْ مَا حَصَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءً مِمَّا عِنْدَكَ، وَشَقَقَهُ مِمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُولُ: قَارَعَ قَدْ أَغْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمْنَتْهُ مِمَّا يَخَافُ وَذَكَّرَ بَقِيَّةِ

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ہمارا رب دو قسم کے لوگوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے: ایک وہ شخص جو اپنے بستر اور لاف کو چھوڑ کر بیوی بچوں کے درمیان نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اللہ جل جلالہ (فرشتوں سے) فرماتا ہے میرے اس بندہ کو دیکھو جو

بیوی بچوں کے درمیان اپنے (نرم) بستر اور لحاف کو چھوڑ کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا صرف مجھ سے ثواب کے شوق اور جہنم کے خوف سے۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہو اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہو گئی ہو اور اس کو معلوم ہو کہ بیٹھ بچھیر کر جانے کا کیا نقصان ہے اور لوٹ کر حملہ کرنے کا کیا اجر ہے دوبارہ وہ لوٹ کر حملہ کرے یہاں تک کہ اپنا خون اللہ کی راہ میں بہا دے (شہید ہو جائے) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے دیکھو میرے اس بندہ کو دشمنوں کی طرف دوبارہ صرف مجھ سے ثواب لینے کی امید میں اور جہنم کے خوف سے لوٹا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (احمد، ابویعلیٰ، طبرانی، صحیح ابن حبان) طبرانی کی موقوف روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو سردی کی ٹھنڈی رات میں اپنے بستر اور لحاف اور گرم چادر میں سے نکل کھڑا ہو اور وضوء کر کے نماز کے لیے کھڑا ہوگا۔ اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کو کہتا ہے۔ میرے اس بندہ کو اس عمل پر کس نے اٹھایا؟ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب! آپ سے ثواب لینے کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف نے! تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے بلاشبہ جس کی امید کی وہ میں نے اس کو دی اور جس سے ڈرتا تھا اس سے اس کو امن دیا اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

(۱۸/۳۲۹) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ يَتَّقُوهُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِمُ نَفْسَهُ إِلَى الظُّلْمُورِ، وَعَلَيْهِ عُقْدَةٌ فَإِذَا وَصَّأَ يَدَيْهِ الْمُحَلَّتْ عُقْدَتُهُ، وَإِذَا وَصَّأَ وَجْهَهُ الْمُحَلَّتْ عُقْدَتُهُ، وَإِذَا وَصَّأَ رَأْسَهُ الْمُحَلَّتْ عُقْدَتُهُ، وَإِذَا وَصَّأَ رِجْلَيْهِ الْمُحَلَّتْ عُقْدَتُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلَّذِينَ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُعَالِمُ نَفْسَهُ يَسْأَلُنِي عَبْدِي هَذَا فَهُوَ لَهُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ میری امت کا ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اور اس حال میں نفس پر جبر کر کے وضوء کے لیے جاتا ہے کہ اس پر (شیطان کی طرف سے) گرہیں لگی ہوتی ہیں جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھو رہا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب اپنے چہرہ کو دھو رہا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پیروں کو دھو رہا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اللہ عزوجل ان سے جو پردہ کے پیچھے ہیں (فرشتے جو نظر نہیں آتے) کہتا ہے میرے اس بندہ کو دیکھو کتنی جان کی مشقت کر کے مجھ سے مانگ رہا میرا بندہ جو مانگ رہا ہے اس کو دیا جاتا ہے۔ (احمد، صحیح ابن حبان)

(۱۹/۳۳۰) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُثُوهُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ مَأْزَعًا ثَرَاتِهِمْ، وَلَمْ تَسْمَعْ أَدْرَ، وَلَمْ يَحْطُرْ عَلَى قَلْبٍ يَشْرِي، وَلَا يَعْلَمُهُ عِلَّتْ لُفْقَرْتِ، وَلَا تَنْبِي مُرْسَلٌ، قَالَ وَلَحْنٌ لَفَرْتُهَا: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسُ مَا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ) (السجدة: ۱۷) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ. ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جن کے پہلو ان کی خواہ گاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کے کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا وہم و گمان گزرا اور نہ جس کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی نبی و رسول“ اور فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد (قرآن میں) پڑھتے ہیں: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ (الآیہ ماکم)

(۲۰/۳۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَلَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَا تَدْعُ قِيَامَ اللَّيْلِ، قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا يَدْعُهَا، وَكَانَتْ إِذَا عَرِضَ أَوْ غَسِلَ صَلَّى قَائِمًا، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ. ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قلیس کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے (مجھ سے) فرمایا: رات میں اٹھنے کو (عبادت و نماز کے لیے) مت چھوڑنا، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور جب آپ بیمار ہو جاتے یا طبیعت میں سستی ہوتی تب بھی آپ بیٹھ کر تہجد پڑھ لیتے تھے (لیکن پڑھتے ضرور تھے)۔ (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... نماز تہجد کوئی فرض یا واجب نہیں ہے کہ ہر حال میں جیسے بھی ہو اس کو ادا کیا ہی جائے، لیکن اس کے باوجود اس کے اجر و ثواب، اور اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو اس کا اس قدر اہتمام تھا کہ کسی حالت میں بھی ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔

(۲۱/۲۲۲) وَعَنْ قُصَاةَ بَنِي عُيَيْبٍ وَكُثَيْبِ الدَّارِجِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةِ كُتَيْبٍ لَهُ قِنطَارٌ، وَالْقِنطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ رُبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ: أَقْرَأَ وَأَزَقَ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَلْتَقِيَ إِلَى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ: أَقْبَضُ، فَيَقُولُ الْعَبْدُ يَسْبِقُهُ: يَا رَبِّ أَنْتَ أَفْضَلُ، يَقُولُ بِهَذِهِ الْخَلْقَ، وَبِهَذِهِ النَّفْسَ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ:..... حضرت فضالہ بن عبید اور قیس داریؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کر لے اس کے لیے ایک قنطار لکھا جاتا ہے، اور قنطار دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تیرا رب کہے گا قرآن شریف پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلہ بہشت کے درجہ پر چڑھتا جا، یہاں تک کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا۔ اللہ عزوجل بندہ کو کہے گا: پکڑ لے۔ بندہ اپنے ہاتھ (بڑھا کر) کہے گا: اے رب اتور زیادہ جانتا ہے (کیا پکڑوں) اللہ تعالیٰ کہے گا اس ہاتھ سے خلد اور اس ہاتھ سے نعم لے لے۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

(۲۲/۲۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز (تہجد) میں (کم از کم) دس آیتیں بھی پڑھ لیں وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا اور جس نے سو آیتیں پڑھ لیں اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوگا اور جس نے ایک ہزار آیتیں پڑھ لیں اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن خزیمہ)

فائدہ:..... حافظ منذری فرماتے ہیں کہ سورۃ الملک (انجسویں پارے کے شروع) سے ختم قرآن تک ایک ہزار آیتیں ہوتی ہیں۔ گویا انجسواں اور تیسواں پارہ پڑھنے پر مذکورہ فضیلت حاصل ہو سکتی ہے، یعنی قنطار لکھا جائے گا۔ اور قنطار کی تفسیر اگلی حدیث میں آرہی ہے۔

(۲۲/۲۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقِنطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوقِيَةٍ، الْأُوقِيَةُ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے۔ اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان ساری دولت سے بہتر ہے۔ (صحیح ابن حبان)

(۲۲/۲۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَافَظَ عَلَى هَوَافِّ السَّلَوَاتِ الْكُتُوبَاتِ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، أَوْ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ، وَلَفْظُهُ وَهُوَ رَوَاةٌ لِابْنِ خُزَيْمَةَ أَيْضًا قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِي رَوَاةٍ لَهُ قَالَ فِيهَا عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ أَيْضًا: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص ان پانچوں فرض نمازوں پر مداومت کرے وہ غافلین سے نہیں لکھا جائے گا جو شخص سو آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں قانتین سے لکھا جائے گا یا وہ غافلین میں سے نہیں لکھا

جائے گا۔ (صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی رات نماز میں سو آیت پڑھ لے وہ غافلین میں شمار نہ ہوگا اور جو شخص کسی رات نماز میں دو سو آیات پڑھ لے وہ مخلص عبادت گزاروں میں شمار ہوگا، اور ایک روایت میں ہے جو شخص کسی رات میں دس آیات پڑھ لے وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

نیند کے غلبہ کی حالت میں نماز اور تلاوت پر وعید

(۳۳۶/۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْزِلْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَلْيَأْتِ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاجِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ بِشَيْءٍ فَيُغْفَرُ لَهُ نَفْسُهُ۔
رواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والنسائی، ولفظہ

إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ، وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ فَلَعَلَّهُ يَذْهَبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَذْهَبُ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کسی کو (رات میں) نماز پڑھتے پڑھتے نیند آنے لگے تو اسے سو جانا چاہیے یہاں تک کہ نیند چلی جائے۔ اس لیے کہ ہو سکتا ہے ایک شخص اونگھتے ہوئے کرنا تو چاہتا ہو استغفار، لیکن اس کے بجائے اپنے نفس کو ملامت (بد دعا) کرنے لگے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی)

(۳۳۷/۲) وَعَنْ أَبِي رَزِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْزِلْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَنْزِلْ۔
ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کسی کو نماز پڑھتے پڑھتے نیند کا غلبہ ہونے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے، یہاں تک کہ (نیند کا شمار کچھ نکل جائے اور) وہ یہ سمجھ سکے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ (بخاری، نسائی)

(۳۳۸/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعِجَرَ الْفُزَّانَ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَذْهَبْ يَتَقَوَّلْ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُودَاؤُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے اور (نیند کے غلبہ میں یا تھکاؤ کی وجہ سے) قرآن شریف کا پڑھنا زبان پر بھاری ہو جائے اور وہ یہ سمجھ نہ سکے کہ زبان سے کیا نکل رہا ہے اس کو چاہیے کہ سو جائے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... عبادت اگر تازگی و جستی اور نشاط و انبساط کے ساتھ کی جاتی ہے اسی میں حلاوت و لذت محسوس ہوتی ہے اور وہی اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہے جو نماز آدمی پر بوجھ بن رہی ہو اور نیند کے غلبہ یا تھکاؤ کی وجہ سے یہ تک خبر نہ ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کتنی رکعتیں پڑھ چکا ہوں ایسی نماز سے سونا ہی بہتر ہے۔ یہ شان تو صرف فرائض کی ہے کہ طبیعت لگے یا نہ لگے دل چاہے یا نہ چاہے بہر کیف اس کو ادا کرنا ہی ضروری ہے۔

صبح تک تمام رات غافل پڑے سوتے رہنے اور تہجد بالکل نہ پڑھنے پر وعید

(۳۳۹/۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ بَالِ الشَّيْطَانِ فِي أَذُنَيْهِ، أَوْ قَالَ: فِي أُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ۔
ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا جو تمام رات پڑا سوتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی

(دو چار گھنٹیں بھی تہجد کی نہ پڑھیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)
فائدہ:..... محاورہ میں کسی چیز پر پیشاب کر دینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کو بہت ذلیل و بے حیثیت سمجھا اسی طرح مجازاً کسی چیز کو ضائع کر دینے اور نقصان پہنچانے کے لیے بھی پیشاب کر دینے کا لفظ بولا جاتا ہے۔ ”شیطان نے کان میں پیشاب کر دیا۔“ کا مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اس کی اس درجہ غفلت دیکھ کر اسے ذلیل سمجھا اور اس میں مزید سستی و کاہلی پیدا کر کے اسے تہجد سے محروم کر دیا۔

(۳۴۰/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فَكْلٍ كَانَ يَقُولُ اللَّيْلُ فَكْرُكَ قِيَامَ اللَّيْلِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمْ۔
ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات میں اٹھا کرتا تھا۔ اب رات کا اٹھنا اس نے چھوڑ دیا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، وغیرہم)

فائدہ:..... کسی نیک عمل کو شروع کر کے چھوڑ دینا بے برکتی کا سبب ہوتا ہے۔ اس لیے شروع کرنے کے بعد اس کو نباہا جائے خواہ مقدار میں کم ہی کیوں نہ ہو، لیکن دوام و پابندی کے ساتھ ہر حال میں عمل کرنے سے اس عمل کا نور حاصل ہوتا ہے۔

(۳۴۱/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ يَبْغِضْ كُلَّ جَفْظَةٍ جَوَّازٍ صَحَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ جَفْظَةً بِالنَّيْلِ جَمَابٍ بِالنَّهَارِ غَالِيَةً بِأَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْإِسْبَاهِيُّ
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو وہ آدمی بہت برا لگتا ہے جو بد مزاج ہو، کھانے میں بہت آگے ہو، بازاروں میں خوب چیتا پھرتا ہو، رات کا لاشہ ہو (کہ تمام رات مردوں کی طرح پڑ کر گزار دیتا ہو) اور دن کا گدھا (دن بھر گدھے کی طرح لدالدا پھرتا ہو اور سوائے گدھے کی طرح پیٹ بھر لینے کے دوسری کوئی فکر نہ ہو) دنیا کی باتوں میں ماہر ہو اور آخرت کے معاملات میں کور۔ (صحیح ابن حبان، اصہبانی)

صبح و شام کے اذکار اور مخصوص آیات پڑھنے کی ترغیب

(۳۴۲/۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ عَظِيمَةٍ وَطَلَعَتِ شَدِيدَةٌ تَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَادْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: قُلْ فَلَمْ أَكُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَكُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَالشَّعْوَةُ ثَمَنٌ جَيْنٌ تُصَيِّمٌ وَجَيْنٌ ثَمَنِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن عبد اللہ بن حبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ سخت اندھیری اور بارش والی رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھادیں ہم نے آپ کو پایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے کچھ نہیں کھا، پھر فرمایا: کہو میں نے کچھ نہیں کھا، پھر فرمایا: کہو میں نے کھا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** اور معوذتین **(قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَلْبِ، قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ)** صبح و شام تین بار پڑھ لیا کرو تمہاری ہر بری چیز سے کفایت (حفاظت) ہو جائے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۳۴۲/۲) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ جَيْنٌ يُصَيِّمٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّيْخِ الْعَلِيِّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُسَلِّتُونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمَيِّنَ، وَإِنَّ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ مَاتَ شَهِيدًا، وَمَنْ قَالَهَا جَيْنٌ ثَمَنِي ثَلَاثَ

بیشک التذکرۃ، رواہ الترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت معقل بن یسار نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح تین مرتبہ یہ پڑھے: یا اھو ذبا اللہ الشیعیع العظیم من الشیطان الرجیم (میں سب کچھ سننے اور جاننے والے اللہ کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان (کے وسوسوں سے) اس کے بعد سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لے (جو ہو اللہ الذی لا الہ الا هو سے شروع ہو کر وہ العزیز الحکیم پر ختم ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعا رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن مر گیا تو شہید ہو کر مرے گا اور جس نے شام کو پڑھا تو اس کے لیے بھی یہی مرتبہ واجر ہے۔ (ترمذی)

(۳/ ۳۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ جِئْتُ يُضِيحُ: "قَسْبَحَاتِ اللَّهِ جِئْتُ تُسَبِّحُونَ وَجِئْتُ تُصَبِّحُونَ" وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَجِئْتُ تُظْهِرُونَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتُخْرِجُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرِجُونَ" (الروم: ۱۶-۱۹) أَذْرَكَ مَا قَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَاتَاهُنَّ جِئْتُ يُنْسِي أَذْرَكَ مَا قَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جس نے صبح کو یہ پڑھا:

قَسْبَحَاتِ اللَّهِ جِئْتُ تُسَبِّحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَجِئْتُ تُظْهِرُونَ ۝

تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتُخْرِجُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۝ وَكَذَلِكَ تُخْرِجُونَ ۝

(پس تم) پاکی بیان کرو اللہ کی جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے حمد و ثناء ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور (اس کی پاکی بیان کرو) سہ پہر کو اور جس وقت تم ظہر کرتے ہو (یعنی ظہر کے وقت) وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کرتا ہے، اور اسی طرح تم بھی (مرے پیچھے زمین سے نکالے جاؤ گے)۔ پالے گا وہ تمام نیکیاں جو اس دن اس سے رہ گئی ہوں۔ اور جو شام کو پڑھے گا اس رات کی وہ تمام نیکیاں پالے گا جو اس سے رہ گئی ہو۔ (ابوداؤد)

(۳/ ۳۳۵) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا صَنَعْتَ أَبْوَاءَ لَكَ يَنْفَعُكَ عَنِّي، وَأَبْوَاءَ بِذَنْبِي فَاعْفُ عَنِّي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، مَنْ قَالَهَا مُوقِفًا بِهَا جِئْتُ يُنْسِي، فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ قَالَهَا مُوقِفًا بِهَا حَتَّى يُضَيِّحَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رواہ البخاری والنسائی والترمذی وعندہ۔

لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ جِئْتُ يُنْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُضَيِّحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَلَا يَقُولُهَا جِئْتُ يُضَيِّحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُنْسِي إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وليس لشدة في البخاری غير هذا الحديث، ورواہ ابوداؤد، وابن حبان والحاكم من حديث بريدة رضي الله عنه۔

ترجمہ:..... حضرت شداد بن اوسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سید الاستغفار (سب سے افضل اور بڑا استغفار) یہ ہے:

"اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا صَنَعْتَ أَبْوَاءَ لَكَ يَنْفَعُكَ عَنِّي، وَأَبْوَاءَ بِذَنْبِي فَاعْفُ عَنِّي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"

"اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے، اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدہ اور عہد پر (قائم) ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا، میں پناہ مانگتا ہوں ان (تمام) کاموں کے شر سے جو میں

”اے اللہ میں نے صبح کی، میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرے مائتین عرش کو، اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، اور اس بات پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے ہیں اور تیرے (پیغمبر ہوئے) رسول ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اور جو دوسرے یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو تین مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کے تین چوتھائی جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اگر چار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ سے بالکل ہی آزاد کر دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)۔ البتہ نسائی کی روایت میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَخَلَقْتَ لَا شَرِيكَ لَكَ“ کے الفاظ ہیں۔ اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ جو اس دعا کو صبح پڑھے گا اس دن کے تمام گناہ اللہ معاف کر دے گا اور جو شام کو پڑھے گا اس رات کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ اور ترمذی کی روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔

(۲۵۱/۵) وَعَنْ أَبِي سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَمْلُورٌ الْحَبَشِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ جَمُصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا: هَذَا خَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَتَذَوَّلُهُ بَيِّنَتٌ وَبَيِّنَةٌ الْبَرِّجَالُ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَضْبَعْتُ وَإِذَا أَقْبَضْتُ رَضِيئًا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْنَادُ لَهُ وَالْإِسْنَادُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ بَنِ السَّرْبِزَانِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَفِي بَعْضِ النُّسخِ: حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ بَعِيدٌ وَهَنَدٌ: وَبِمُحَمَّدٍ كَيْفًا فَيَلْبِغِي إِنْ جَمَعَهُ بَيْنَهُمَا فَيَقَالَ: وَبِمُحَمَّدٍ كَيْفًا رَسُولًا. وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَابِقٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ فَقَالَا: عَنْ أَبِي سَلَامٍ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةٍ. وَعَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يَمْسِي وَحِينَ يَصْبِحُ، وَهُوَ فِي سِلْسِلَةٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: مَنْ غَرَّكَ ذَكَرَ الصَّبَاحَ وَالْمَاءَ، وَقَالَ فِي الْخَمْرِ: وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو سلامؓ جن کا نام مطور الحسبشی تھا حص کی مسجد میں تھے کہ ایک شخص کا ان کے پاس گزر ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ شخص ابو سلام کے پاس آئے اور کہا مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو آپ کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کسی جموئے شخص کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا جو صبح و شام یہ کہے: ”رَضِيئًا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا“ (ہم نے اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا نبی تسلیم کر لیا اور ہم اس پر راضی ہو گئے) تو اللہ تعالیٰ پر اس شخص کا حق ہے کہ وہ اسے (قیامت کے دن) راضی اور خوش کر دے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد حاکم)۔ احمد کی روایت میں اس دعا کو صبح و شام تین بار پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور مسلم کی روایت میں صبح و شام کا بھی ذکر نہیں ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا اس کے لیے جنت واجب ہے۔

(۲۵۲/۱۱) وَعَنْ الشَّيْخِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَكُونُ بِأَقْرِ بَيْتِهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَضْبَعْتُ: رَضِيئًا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ كَيْفًا، فَلَنَا الرَّحِيمُ لَا خُدْرَ يَتَذَوَّلُهُ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ترجمہ:..... حضرت شیخؓ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں افریقہ میں رہتے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، جو یہ دعا صبح کو پڑھے گا: ”رَضِيئًا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ كَيْفًا“ (میں نے اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد کو نبی تسلیم کر لیا اور میں اس پر راضی ہوں، میں اس کا ضامن ہوں ضرور ہضر و اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جاؤں گا۔ (طبرانی)

(۲۵۲/۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ الْبَيْهَاضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ جِئْتُ يُقْبِلُ: أَلْتَهَمْتُ مَا أَضْبَحَ فِي مِنْ نِعْمَةٍ، أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَخَذَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَذَلِكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ أَذَى شُكْرُ يَوْمِهِ. وَمَنْ قَالَ وَمِثْلَ ذَلِكَ جِئْتُ يُنْسِي فَقَدْ أَذَى شُكْرُ لَيْلَتِهِ.

رواہ ابو داؤد والنسائی واللفظ لہ، ورواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عباس بلفظ دولت ذکر المساء، ولعلہ سقط من اصل۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن غنام البیاضیؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبح کو یہ دعا پڑھے اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو شام کو پڑھے اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔ (دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ مَا اَضْبَحُ فِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ، اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَخَذَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَذَلِكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ“
”اے اللہ! جو کوئی بھی نعمت مجھے، یا تیری کسی بھی مخلوق کو، آج صبح ملی ہے وہ تنہا تیری ہی طرف سے (دی ہوئی) ہے، تو یکتاویگا نہ ہے، تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے لہذا تیری ہی (تمام تر) تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔“ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان)

(۲۵۳/۱۲) وَعَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالنَّعِيَةِ، وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ، وَمِائَةً بِالنَّعِيَةِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. أَوْ قَالَ: غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ، وَمِائَةً بِالنَّعِيَةِ، كَانَ كَمَنْ أَلْعَنَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ، وَمِائَةً بِالنَّعِيَةِ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا أَتَى بِوَإِلَّا مَنْ قَالَ وَمِثْلَ مَا قَالَ، أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرواهُ النَّسَائِيُّ وَلَفْظُهُ۔

مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ مِائَةِ بَدَلَةٍ. وَمَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ يَحْمِلُ عَلَيْهَا (فِي سَبِيلِ اللَّهِ) وَمَنْ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ عِشْرِينَ مِائَةَ رَقَبَةٍ. وَمَنْ قَالَ: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا لَمْ يَجِبْ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدٌ يَعْمَلُ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ وَمِثْلَ قَوْلِهِ، أَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبح کو سو مرتبہ اور شام کو سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے، اس کا ثواب ایسا ہے جیسے سو حج کیے۔ اور جو صبح کو اور شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑھے، اس کا ثواب ایسا ہے جیسے سو غلام اسماعیل کے خاندان کے آزاد کر دیے ہوں۔ اور جو سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام اللہ اکبر پڑھے اس دن اس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں مگر اس شخص کا جس نے اتنی ہی بار یہ پڑھا ہو یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔ (ترمذی)

اور نسائی کی روایت میں ہے جو سورج نکلنے سے اور غروب ہونے سے پہلے سو سو بار سبحان اللہ پڑھے یہ سو اونٹنیوں کو قربانی میں ذبح کرنے سے افضل ہے۔ اور سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے سو سو بار الحمد للہ پڑھے یہ سو گھوڑے جہاد میں سواری کے لیے دینے سے افضل ہے، اور جو سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے سو سو بار اللہ اکبر پڑھے یہ سو غلام آزاد کرنے سے افضل ہے، اور جو سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے (صبح و شام) ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھے قیامت کے دن اس سے بہتر عمل والا کوئی نہ آئے گا مگر وہ جس نے یہ پڑھا ہو یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

نہ:..... ضعیف، بوڑھوں کے لیے بالخصوص عورتوں کے لیے کس قدر سہل اور مختصر چیز رسول اللہ ﷺ نے تجویز فرمادی ہے، دیکھئے ایسی

مختصر چیزوں پر جن میں نہ زیادہ مشقت ہے، نہ چلنا پھرنا ہے، کتنے بڑے بڑے ثوابوں کا وعدہ ہے۔ کتنی کم نصیبی ہوگی اگر ان کو وصول نہ کیا جائے۔ دن بھر ہم لوگ بکواس میں گزار دیتے ہیں تجارت کے ساتھ دکان پر بیٹھے بیٹھے یا کھیتی کے ساتھ زمین کے انتظامات میں مشغول رہتے ہوئے اگر زبان سے ان تسبیحوں کو پڑھتے رہیں تو دنیا کی کمائی کے ساتھ ہی آخرت کی کتنی بڑی دولت ہاتھ آجائے۔ (نفاک، مال)

(۳۵۵/۱۳) وَعَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ، وَكَانَتْ تَحْذَرُ تَغْصُنَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا قِيَمُوهُ: قُولِي جِئْتُ تُصَبِّحِينَ: مُبَارَكَاتِ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. عَمَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَا لَكُمْ يَسْأَلُونَكَ أَمْرًا الَّذِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. فَإِنَّهُ عَنْ قَالَتِ جِئْتُ يُصَبِّحُ خَفِظَ حَتَّى يُنْصَبَ: حَضْرَتِ نَبِيِّ كَرِيمٍ ﷺ کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھ کو یہ سکھایا کرتے تھے کہ صبح کو یہ پڑھ کرو:

مُبَارَكَاتِ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. عَمَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَا لَكُمْ يَسْأَلُونَكَ أَمْرًا الَّذِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

”اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے اور طاقت و قوت بھی اسی کی ہے۔ (اس لیے) جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ بڑی قدرت والا ہے اور بے شک اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔“

جس نے صبح کو یہ دعا پڑھ لی وہ دن بھر ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور جس نے شام کو یہ دعا پڑھ لی وہ ساری رات بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد و نسائی)

(۳۵۶/۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْمُحِبَّاتِ جِئْتُ يُصَبِّحِينَ: أَلَلَّهُمْ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. أَلَلَّهُمْ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. أَلَلَّهُمْ اسْتَغْفِرُكَ وَأَمِنْ رَوْعَاتِي. أَلَلَّهُمْ احْفَظْ لِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي. وَعَنْ يَسْبِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ قَوْقِي. وَأَعُوذُ بِعِظَمَتِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ نَحْيِي قَالَ وَكَثِيرٌ: وَهُوَ ابْنُ الْحُرَّاجِ: يُعْنِي الْخُفْصَ. رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَالْحَاكِم. وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح و شام یہ کلمات نہیں چھوڑتے تھے۔ (روزانہ صبح و شام پابندی سے پڑھتے تھے):

”أَلَلَّهُمْ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. أَلَلَّهُمْ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. أَلَلَّهُمْ اسْتَغْفِرُكَ وَأَمِنْ رَوْعَاتِي. أَلَلَّهُمْ احْفَظْ لِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي. وَعَنْ يَسْبِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ قَوْقِي. وَأَعُوذُ بِعِظَمَتِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ نَحْيِي“

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت (دونوں) میں خیر و عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین میں اور دنیا میں، اپنے اہل و عیال اور مال و منال میں عافیت و سلامتی چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے (جملہ) میوب کی پردہ پوشی کر۔ اور میرے خوف اور پریشانی کو امن سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی، اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی۔ اور میرے اوپر سے بھی، اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ کسی اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی جانب سے۔“ (ابوداؤد و نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

(۳۵۷/۱۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا طَمَعَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَا

يَسْتَعِذُّ بِكَ أَوْ يَصِطُّ بِكَ أَوْ يُقَالُ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ: يَا عِثُّ يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسٍ ظَلُفَةٌ عَيْنٍ۔ رواه النسائي والبيهقي بإسناد صحيح، والحاكم، وقال: صحيح على شرطهما۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا کہ میری وصیت کو فوراً سنو۔ صبح و شام یہ پڑھا کرو: "یا عِثُّ يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسٍ ظَلُفَةٌ عَيْنٍ"

(اے) (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے! اے (زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والے اتیری رحمت کی دہائی ہے، تو میرے تمام کام درست کر دے اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی تو میری نفس کے حوالے نہ کر)۔ (نسائی، بیہقی، حاکم)

فائدہ:..... مصیبت کے وقت سجدہ میں پڑ کر یہ دعا پڑھنا بہت کارگر ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر سجدہ میں پڑ کر یہی دعا پڑھی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔

(۳۵۸/۱۷) وَعَنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سُرَّةُ بْنُ جُلْبٍ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّاتًا، وَمِنْ أَبِي بَكْرٍ مَرَّاتًا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِي، وَاَنْتَ تُغَيِّبُنِي، وَاَنْتَ تُظَلِمُنِي، وَاَنْتَ تُنْقِضُنِي، وَاَنْتَ تُبِيدُنِي، لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ قَالَ: فَكَيْفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلِيحٍ، فَقُلْتُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّاتًا، وَمِنْ أَبِي بَكْرٍ مَرَّاتًا؟ قَالَ: بَلَى، فَحَدَّثْتُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: يَا أَبَا وَائِلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَكَانَ يَدْعُو بِهِمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَةَ مَرَّاتٍ، فَكَلِمَاتُ اللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، رواه الطبرانی في الأوسط بإسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سرہ بن جببؓ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم کو وہ حدیث نہ سناؤں؟ جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہا سنی اور حضرت ابوبکرؓ سے بارہا سنی۔ عرض کیا: ضرور سنائیے۔ ارشاد فرمایا: جو صبح و شام یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِي، وَاَنْتَ تُغَيِّبُنِي، وَاَنْتَ تُظَلِمُنِي، وَاَنْتَ تُنْقِضُنِي، وَاَنْتَ تُبِيدُنِي
(اے اللہ تو نے ہی مجھے پیدا کیا، اور تو ہی مجھے ہدایت دیتا ہے۔ اور تو ہی مجھے کھلاتا ہے اور تو ہی مجھے پلاتا ہے اور تو ہی مجھے مارے گا اور تو ہی مجھے زندہ کرے گا) پھر اللہ سے جو مانگے گا اللہ اس کو دے گا۔ پھر انہوں نے کہا میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلیمؓ سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کیا تم کو ایک حدیث ایسی نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت ابوبکرؓ سے بارہا سنی؟ انہوں نے کہا ضرور سنائیے پھر میں نے ان کو یہ حدیث سنائی۔ انہوں نے کہا میرے ماں باپ قربان! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا کہ اللہ عزوجل نے یہ کلمات حضرت موسیٰ کو عطا کیے تھے، وہ روزانہ ان کلمات کو سات بار پڑھ کر دعا کرتے تھے۔ پھر اللہ سے جو مانگے اللہ ان کو وہ دیتا تھا۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۳۵۹/۱۸) وَعَنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَيْنٍ يُضَرِّجُ عَشْرًا وَجَنَيْنَ يُنْثَى عَشْرًا، أَكْرَمَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رواه الطبرانی بإسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر صبح کو دس بار اور شام کو دس بار درود شریف پڑھے قیامت کے دن اس کو میری شفاعت حاصل ہوگی۔ (طبرانی)

(۳۶۰/۱۹) وَعَنِ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ دُعَاءً، وَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتَعَاذَ بِهِ أَهْلَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ۔ قَالَ: قُلْ جَنَّاتٍ تُفَجِّرُ، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَمِنْكَ

وَأَيْتُكَ، أَللَّهُمَّ مَا قُلْتُكَ مِنْ قَوْلٍ، أَوْ خَلَقْتَكَ مِنْ خَلْقٍ، أَوْ نَذَرْتُكَ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، مَا شِئْتَ كُنْتَ وَمَا نَشِئْتُ يَكُنْ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ أَللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ، وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ إِنَّكَ وَلِيُّنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْقِنِي بِالْقَاهِلِينَ، أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَا وَبَرَاءَ الْعَيْنِ بَعْدَ التَّوْبِ وَنَدَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَتَوْفَاقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ، مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، وَأَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَظْلِمَ، أَوْ أُغْتَدِبَ، أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ، أَوْ أَكْسِبَ خَطِيئَةً، أَوْ ذَنْبًا لَا تُغْفِرُهُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ، وَغَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ، وَلَكَ الْحَمْدُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَشْهَدُ أَنْ وَعْدَكَ حَقٌّ، وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنْتَ تَبْعَتْ مَنْ فِي الْقُبُورِ، وَأَنْتَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسٍ تَكَلَّمَتْ إِلَى صَعِيْفٍ، وَعَوْرَةٍ، وَذَنْبٍ، وَخَطِيئَةٍ، وَإِنِّي لَا أَتَقَى إِلَّا بِرَحْمَتِكَ، فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي كُلَّهَا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّلُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَتَوْابُ الرَّجِيئِ۔

رواہ احمد والطبرانی والحاکم، وقال: صحیح الاسناد، وروی ابی عاصم عنہ الی قولہ: بعد القضاء۔

ترجمہ:..... حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو ایک دعا سکھائی اور حکم فرمایا روزانہ اہتمام سے خود بھی یہ دعا پڑھیں اور گھر والوں کو بھی پڑھوائیں۔ ارشاد فرمایا: جب صبح ہو تو یہ پڑھو:

لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ، لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَمِنْكَ وَإِيَّتِكَ اللَّهُمَّ مَا قُلْتُكَ مِنْ قَوْلٍ، أَوْ خَلَقْتَكَ مِنْ خَلْقٍ، أَوْ نَذَرْتُكَ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، مَا شِئْتَ كُنْتَ وَمَا نَشِئْتُ يَكُنْ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ أَللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ، وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ إِنَّكَ وَلِيُّنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا، وَأَلْقِنِي بِالْقَاهِلِينَ، أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَا وَبَرَاءَ الْعَيْنِ بَعْدَ التَّوْبِ وَنَدَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَتَوْفَاقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ، مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، وَأَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَظْلِمَ، أَوْ أُغْتَدِبَ، أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ، أَوْ أَكْسِبَ خَطِيئَةً، أَوْ ذَنْبًا لَا تُغْفِرُهُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ، وَغَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ، وَلَكَ الْحَمْدُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَشْهَدُ أَنْ وَعْدَكَ حَقٌّ، وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنْتَ تَبْعَتْ مَنْ فِي الْقُبُورِ، وَأَنْتَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسٍ تَكَلَّمَتْ إِلَى صَعِيْفٍ، وَعَوْرَةٍ، وَذَنْبٍ، وَخَطِيئَةٍ، وَإِنِّي لَا أَتَقَى إِلَّا بِرَحْمَتِكَ، فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي كُلَّهَا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّلُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَتَوْابُ الرَّجِيئِ۔

(حاضر ہوں میں اے اللہ!) (تیرے حضور میں) حاضر ہوں، حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں اور بھلائی (تمام تر) تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اور تیری ہی جانب سے ہے اور تیری ہی طرف (منسوب) ہے اے اللہ! جو بھی بات میں نے کہی، جو بھی قسم میں نے کھائی یا جو بھی نذر (منت) میں نے مانی تیری مشیت (چاہت) اس سب سے پہلے ہے۔ جو تو نے چاہا وہی ہوا۔ اور جو تو نہ چاہے گا نہ ہوگا اور نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت بجز تیرے (سہارے کے) بے شک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ جو بھی میں نے (کسی کے لیے) رحمت کی دعا مانگی وہ اس پر ہو جس پر تو نے رحمت فرمائی ہے اور جو بھی میں نے (کسی پر) لعنت بھیجی وہ اس پر ہو جس پر تو نے لعنت فرمائی ہے، تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے، تو مجھے مسلمان (دنیا سے) اٹھائیو اور صالحین (نیکوں) میں مجھے شامل کیجیو۔ اے اللہ! میں تجھ سے (تقدیر کے) فیصلہ

کے بعد اس پر راضی ہونے کا اور مرنے کے بعد زندگی کی آسائش کا اور تیرے دیدار کی لذت کا اور بغیر کسی ضرر رساں بد حالی اور گمراہ کن فتنہ میں گرفتار ہوئے، تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں (تو اس سوال کو پورا فرما دے) اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ اور اس سے کہ میں (کسی پر) زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے، اور میں کسی ایسی خطا یا گناہ کا ارتکاب کروں جسے تو نہ معاف فرمائے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ حاضر و غائب کا علم رکھنے والے۔ عظمت و جلال کے مالک۔ میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ بناتا ہوں، اور تیری گواہی بہت کافی ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں تو اکیلا (معبود) ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تیرا ہی سارا ملک ہے اور تیرے لیے ہی سب تعریف ہے۔ اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اس پر بھی شہادت دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے تجھ سے ملنا برحق ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یہ کہ تو اہل قبور کو ضرور (قبروں سے) اٹھائے گا (اور دوبارہ زندہ کرے گا) اور یہ کہ تو اگر مجھ کو میرے نفس کے حوالہ کر دے گا تو یقیناً کمزور (شرمناک) عیب، گناہ اور خطا کاری کے سپرد کر دے گا اور اس پر کہ بے شک میں تیری رحمت کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا، پس تو میرے تمام گناہ معاف کر دے، کیوں کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے۔ اور میری توبہ قبول کر لے۔ بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ (احمد، طبرانی، حاکم)

اگر رات کا معمول فوت ہو جائے تو دن میں قضائی ترغیب

(۳۶۱/۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَوْفَاهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ عَنْ جُزْءٍ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَفُتِرَ فِيهِمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّهُ نَامَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ النَّبِيلِ۔
رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و ابن خزيمة في صحيحہ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سو تارہ جائے اور اس کا رات کا معمول (پورا) یا اس کا کچھ حصہ چھوٹ جائے اور اسے (انگلے دن) فجر اور ظہر کے درمیان ادا کر لے تو وہ ایسا ہی لکھا جائے گا جیسے رات میں ہی ادا کر لیا ہو۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزيمة)۔

فائدہ: جس کا معمول روزانہ رات میں تلاوت قرآن کا یا ذکر و تسبیح وغیرہ کا تھا، کبھی نیند کے غلبہ یا کسی اور وجہ سے چھوٹ جائے تو صبح فجر کے بعد پورا کر لینا چاہیے، اور حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ وہ ایسا ہی لکھا جائے گا جیسے رات میں ہی ادا کر لیا ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ حُلُوفًا لِّمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝

ترجمہ: "اور وہی ہے، جس نے بنائے رات اور دن بدلنے والے۔"

علامہ عثمانی اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں: "گھٹنے بڑھنے یا آنے جانے کو بدلنا سدلنا" فرمایا یا یہ مطلب ہے کہ ایک کو دوسرے کا بدل بنایا تھا، مثلاً دن کا کام رہ گیا، رات کو کر لیا، رات کا وظیفہ رہ گیا، دن میں پورا کر دیا۔ کماور دخی الحدیث۔"

پاشت و اشراق کے نوافل کی ترغیب

(۳۶۲/۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُضَيِّمُ عَلَى كُلِّ سَلَاةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَعْمَرُ بِالتَّعْزُوفِ صَدَقَةٌ، وَتَهْنِئَةٍ عَنِ

الشُّكْرِ صَدَقَةً، وَلِخَيْرِي مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَيْنِ يَزِيدُهُمَا مِنَ الصَّحِيحِ - رواه مسلم -

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ذمہ اس کے جسم کے ایک ایک جوڑے کے بدلہ روزانہ صبح صدقہ ہوتا ہے۔ ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور اس (شکر) کی ادائیگی کے لیے وہ دو رکعتیں کافی ہیں جو وہ دن چڑھے پڑھ لے۔ (مسلم)

(۳۶۳/۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْإِسَابِ سِتُّونَ وَفُلْجَانِيَّةً مَفْصِلٌ فَعَلَيْهِ أَلَّا يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً، قَالُوا: فَمَنْ يُطْلِقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: السَّخَاعَةُ فِي السُّجْدِ تَذْفِيهَا، وَالشَّيْءُ تُتَجَبَّرُ عَنْ الظُّلْمِ، فَلَيْتَ لَمْ تُقَدِّرْ قَرْعَتَا الصَّحِيحِ لَخَيْرِي عَنْكَ - رواه احمد و اللفظ له و ابو داود و ابن خزيمة و ابن حبان في صحيحهما -

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں، لہذا ہر شخص پر لازم ہے کہ ہر جوڑے کے بدلہ صدقہ کرے صحابہؓ اجمعین نے عرض کیا کہ اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا مسجد میں تھوک کو مٹی میں دفن کرنا (اگر کچی زمین ہو ورنہ اس کو صاف کر دینا) اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا (یہ ہر جوڑے کا صدقہ ہے) اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دن چڑھے دو رکعت کی ادائیگی تیرے لیے کافی ہوگی۔ (احمد ابو داؤد ابن خزيمة ابن حبان ابن خزیمہ)

(۳۶۳/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا فَأَعْظَمُوا الْعَبِيَّةَ وَأَسْرَعُوا الْكُفْرَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَأَيْنَا بَعَثًا قَطُّ أَسْرَعَ كُفْرًا، وَلَا أَعْظَمَ غَرِيْبَةً مِنْ هَذَا الْبَعَثِ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْرَعَ كُفْرًا مِنْهُمْ، وَأَعْظَمَ غَرِيْبَةً؟ رَجُلٌ تَوَصَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُصْوَةَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى السُّجْدِ فَصَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلَاةٍ الصَّخْوَةِ فَقَدْ أَسْرَعَ الْكُفْرَةَ، وَأَعْظَمَ الْغَرِيْبَةَ -

رواه ابو يعلى و رجال إسناده رجال الصحيح و البزار و ابن حبان في صحيحه و بين البزار في رواية ابن الرجل ابو بكر رضى الله عنه و قد روى هذا الحديث الترمذی في الدعوات من جامعه من حديث عمر بن الخطاب رضى الله عنه و تقدم - ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جو بہت بڑی قیمت کا مال غنیمت لے کر اور بہت جلد لوٹ آیا تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اب تک ایسا لشکر نہیں دیکھا تھا جو اتنی جلدی لوٹ آئے اور مال غنیمت بھی اتنا زیادہ لے کر آئے رسول اللہ ﷺ نے جب یہ محسوس فرمایا کہ یہ لوگ اس کامیابی اور مال و دولت کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں تو آپ نے ان کے ذہن کے رخ کو موڑا اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس سے زیادہ جلد لوٹ جانے والا اور اس سے زیادہ غنیمت پانے والا نہ بتاؤں؟ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر وہ مسجد گیا اور مسجد میں فجر کی نماز پڑھی پھر (سورج نکلنے کے بعد) چاشت کے نفل پڑھے یہ اس سے زیادہ غنیمت پانے والا اور اس سے زیادہ جلد لوٹ آنے والا ہے۔ (ابو یعلیٰ، بزار صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... یہ روایت معمولی لفظی فرق سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے بھی روایت ہے جس کو امام احمد اور طبرانی نے نقل کیا ہے، جس میں یہ ذکر ہے کہ (خاص طور پر) صبحی کے نوافل پڑھنے کے لیے مسجد گیا۔

(۳۶۵/۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ اكْفَيْتَنِي أَوَّلَ النَّهَارِ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ أَكْفَيْتَ بِيَهُنَّ أَجْرَ يَوْمِكَ - رواه احمد و ابو يعلى و رجال احدهما رجال الصحيح - ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اے آدم کے بیٹے! ان کے

شروع میں تو میرے (خوش کرنے کے لیے) چار رکعتیں پڑھ لے میں دن بھر کے لیے تیرا کفیل اور زمدار ہو جاؤں گا۔“ (احمد، ابویعلیٰ)

(۳۶۱/۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَزَرَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُخِيرِ، وَمَنْ حَزَرَ إِلَى تَسْبِيحِ الصُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِثَاءً فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُغْتَسِمِ، وَصَلَاةٍ عَلَى إِبْرَهِيمَ صَلَاةً لَا تَلْعَوُ بَيْنَهُمَا يَكْتَابُ فِي عِلِّيِّينَ۔ رواه أبو داود، وتقدم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے جائے تو اس کا اجر حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کے برابر ہے اور جو شخص صبحی (چاشت) پڑھنے کے لیے جائے اور سوائے اس کے دوسری کوئی وجہ اس کے اٹھ کر چلنے کی نہ ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کے برابر ہے اور ایک نماز کے بعد جو دوسری نماز پڑھی جائے اور دونوں کے درمیان کوئی فضول بات نہ ہو تو علیین میں لکھ دی جاتی ہے۔

فائدہ:..... علیین ان لوگوں کہتے ہیں جو جنت کے بلند ترین مقامات پر ہوں گے اور انہی کا ایک دفتر بھی ہے جہاں جنتیوں کے ناموں کے رجسٹر اور ان کے اعمال کی تفصیلات مرتب کر کے رکھی جاتی ہیں۔

اس روایت میں صبحی سے بظاہر چاشت کی نماز مراد ہے۔ اس لیے کہ اشراق فجر کے بعد سورج نکلنے تک اسی جگہ بیٹھے رہنے اور سورج ذرا بلند ہو جانے کے فوراً بعد پڑھی جاتی ہے۔ آفتاب نکلنے کے بعد سے ظہر تک درمیان وقت میں احادیث مبارکہ کے اندر نوافل پڑھنے کے بہت سے فضائل آئے ہیں جن میں سے کچھ تو گزشتہ ابواب میں گزر چکے اور کچھ اس باب میں ہیں۔ جو گزر چکے ان کو دوبارہ اس باب میں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ اتنی بات ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احادیث مبارکہ میں سورج نکلنے کے کچھ بعد سے زوال تک کے درمیان کی نفل نماز کے لیے نام تو صرف ”صبحی“ کا آیا ہے۔

①..... اس ذیل میں بعض نوافل کا وقت آپ ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج کچھ بلند ہونے کے بعد کا بتلایا ہے اور بعض روایات میں دن کا اولین حصہ بتلایا ہے، ہمارے عرف میں اس نماز کو ”اشراق“ کہا جاتا ہے اور اس کا اشارہ قرآن کریم کی اس آیت میں ملتا ہے: **يَسْتَبِشْنَ بِالْعَصِيِّ وَالْإِشْرَاقِ** (سورہ ص) جس کا ترجمہ یہ ہے ”اور وہ پاکی بیان کرتے تھے صبح و شام۔“ اور اشراق کا مصداق بالکل وہ وقت ہے جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے۔ حدیث میں اس وقت نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ اس لیے نماز اشراق کا وقت طلوع شمس کے تقریباً تیس منٹ بعد ہوتا ہے۔

②..... اور بعض نوافل کا وقت آپ ﷺ نے اپنے قول و فعل سے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جب لوگ اپنے کام و دھندوں میں لگ جائیں اور دھوپ اتنی تیز ہو جائے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اس وقت دو رکعت پڑھی جائیں جیسا کہ ابن شاہین اور ابن مندہ نے حضرت قدامہ ثقفی اور حضرت حنظلہ ثقفیؓ سے اور امام احمد اور مسلم نے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت نقل کی ہے جو الحادوی للبخاری السیوطی صفحہ ۵۶ جلد ۱ اور السراج المنیر صفحہ ۳۶۰ جلد ۳ میں ہے، اسے ہمارے عرف میں ”چاشت“ کہتے ہیں اور اس کا وقت تقریباً دس بجے شروع ہو جاتا ہے۔ اور اشراق اور چاشت کے دو مستقل نوافل ان دو مختلف وقتوں میں پڑھنے کی تائید حضرت علیؓ کی تفصیلی روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو امام ترمذیؒ اور نسائیؒ وابن ماجہ وسعید بن منصورؒ نے سنن میں نقل کیا ہے۔ ”حضرت علیؓ سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ دن میں (نفل) نماز کتنی پڑھتے تھے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ”آپ ﷺ (رات کے علاوہ صرف دن) دن میں کل سولہ رکعتیں (نفل) پڑھتے تھے:

- ①..... سورج جب طلوع ہو کر ایک یا دو نیزے بلند ہو جاتا جتنا کہ غروب ہوتے ہوئے عصر کے وقت ہوتا ہے اس وقت آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ②..... پھر وہاں سے (مسجد سے) چلے آتے تھے اور جب دن چڑھ جاتا تھا تو اس وقت چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ③..... اور چار رکعتیں ظہر سے پہلے۔ ④..... اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتے تھے۔ ⑤..... اور چار رکعتیں عصر سے پہلے پڑھتے تھے۔
- اس روایت سے اشراق و چاشت کا الگ دو نمازیں ہونا اور دونوں کے لیے علیحدہ مستقل وقت ہونا واضح طور پر معلوم ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ اشراق اور چاشت کی رکعتوں کی تعداد جو حدیث میں وارد ہوئی ہے وہ بارہ رکعت ہے، لیکن کسی روایت میں حد بندی نہیں کی گئی جو جتنی رکعات پڑھنا چاہے اسے اختیار ہے، البتہ متعدد روایات سے اشراق کی دو یا چار رکعت اور چاشت کی دو سے آٹھ رکعت تک معلوم ہوتی ہے۔

(انتخاب الترغیب والترہیب صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹ جلد ۲)

(۶/۳۶۷) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى النُّحْيَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَكُتِبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْمُهْدِينَ، وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كُتِبَ لِمِلَّةِ الْيَوْمِ، وَمَنْ صَلَّى ثَمَانِيًا كُتِبَ اللَّهُ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا لِلَّهِ مَنْ يُشْرِكُ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ وَصِدْقُهُ، وَمَا مِنْ اللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دو رکعتیں پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جاتا اور جو چار پڑھے وہ عابدین میں سے لکھا جاتا ہے اور جو چھ پڑھے اس کے اس دن کے سارے کاموں کی کفایت کی جاتی ہے اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ قانتین میں سے لکھ دیتے ہیں اور جو بارہ رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا محل بناتا ہے، اور کوئی دن اور رات ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر احسانات اور نعمتیں اور خیرات نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اس سے افضل اور بہتر کوئی احسان نہیں کہ وہ اپنے کسی بندہ کو اپنے ذکر کرنے کی توفیق دے دے۔ (طبرانی)

(۸/۴۶۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْجِزُكَ عَلَى صَلَاةِ النُّحْيِ إِلَّا أَوَابٌ، قَالَ: وَهِيَ صَلَاةُ الْآثَابِينَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کا اہتمام تو آداب (اللہ کی طرف کثرت سے رجوع کرنے والا) ہی کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ صبح کی نماز صلاۃ الاوابین ہے یعنی ان لوگوں کی نماز ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں لگے رہتے ہیں۔ (طبرانی، صحیح ابن خزمہ)

فائدہ:..... ہمارے یہاں کے عام مجاورہ کے لحاظ سے مغرب اور عشاء کے درمیان کے نوافل کا نام ”صلاۃ الاوابین“ ہے، اوابین دراصل اواب کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں اللہ سے لو لگانے والوں کی نماز۔ اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے، لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلاۃ الاوابین کا لفظ چاشت کے لیے بولا گیا ہے، اگرچہ جیسا کہ مذکورہ روایت میں ہے بعض غیر معروف روایات میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے بھی بولا گیا ہے۔ اس لیے دونوں صحیح ہیں اور اس کی کچھ تفصیل ”مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل کی ترغیب“ کے باب میں لکھی جا چکی ہے۔

ملاحظہ:..... مذکورہ روایات کے علاوہ بھی کچھ روایات اشراق اور چاشت کے فضائل کے بارے میں گزشتہ ابواب میں گزر چکی ہیں وہاں دیکھ لیا جائے۔

صلوۃ التبیح کی ترغیب

(۱/ ۳۶۹) عن یحکمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس بن عبد المطلب: یا عباس یا عشاء ألا أعطیک، ألا أمثلک، ألا أخبوتک، ألا أفعل بک عشر خصال إذا أنت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذلک أولہ وآجزہ، وقیدتہ وحدیقہ، وحظاہ وععدہ، وصغیرہ وکبیرہ، وسرہ وعلانیۃ عشر خصال: أن تھنی أربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بمائتۃ کتاب وسورۃ فإذا قرأت من القرآن فی أول رکعۃ قیل وأنت قائم: سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا إله إلا اللہ، واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ، ثم تزکع فتقول وأنت راكع عشرًا، ثم تزکع رأسک من الركوع فتقولها عشرًا، ثم تھوی ساجدًا فتقول وأنت ساجد عشرًا، ثم تزکع رأسک من السجود فتقولها عشرًا، ثم تسجد فتقولها عشرًا، ثم تزکع رأسک من السجود فتقولها عشرًا، فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی أربع رکعات وإن استطلعت أب ثعلبہا فی کل یوم مرۃ فافعل، فإن لم تستطع ففی کل جمعة مرۃ، فإن لم تفعل فی کل شہر مرۃ، فإن لم تفعل فی کل سنۃ مرۃ، فإن لم تفعل ففی غمرك مرۃ۔

رواہ ابو داؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ فی صحیحہ۔

قال الحافظ: ورواہ الطبرانی، وقال فی آخرہ: قلکو کانت ذلک مثلاً ومثل زید البحر أو زملی عالج غفر اللہ لک۔

وقال الحاکم: قد صحت الروایۃ عن ابن عمر اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم ابن عمر هذا الصلوۃ، ثم قال: حدثنا احمد بن داؤد بمصر حدثنا اسحاق بن کامل حدثنا ادريس بن يحيى عن حيوة بن شريح عن يزيد بن ابی حبيب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: ورجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب إلى بلاد الحبشة، فلما قديم اعثنته، وقيل بين عيني، ثم قال: ألا أحب لک، ألا أسرتک، ألا أمثلک؟ فذكر الحديث، ثم قال: هذا إسناد صحيح لا غبار علیہ۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ اپنے چچا) حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے عباس! میرے چچا! میں تمہیں ایک عطیہ کروں، ایک بخشش کروں، ایک خاص چیز بتاؤں تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں جب تم اس کام کو کرو گے تو اللہ جل شانہ تمہارے سب گناہ پہلے اور بچھلے، پرانے اور نئے، لفظی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کیے ہوئے اور کھلم کھلا کیے ہوئے سب ہی معاف فرمادیں گے، وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوۃ التبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورت پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے ”سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا إله إلا اللہ، واللہ اکبر“ پندرہ مرتبہ پڑھو پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو پھر سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان پختہ ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں پختہ دفعہ ہوگا۔ اگر ممکن ہو سکتے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو، یہ نہ ہو سکتے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکتے تو مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکتے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکتے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مسیح ابن حبان، ابن خزیمہ)

طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر تیرے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر اللہ تعالیٰ سب معاف کر دیں گے۔ حاکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفرؓ کو حبشہ بھیج دیا تھا جب وہ وہاں سے واپس مدینہ طیبہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا پھر فرمایا میں تمہیں ایک چیز دوں ایک خوشخبری سناؤں؟ ایک تحفہ دوں، پھر پوری تفصیل

نماز کی بتائی جو اوپر ذکر ہوئی۔ اس حدیث میں ان چار کلموں کے ساتھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی آیا ہے۔

فائدہ:..... صلاۃ التبیح بڑی اہم نماز ہے جس کا اندازہ احادیث بالا سے ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کس قدر شفقت اور اہتمام سے اس کو تعلیم فرمایا ہے، علمائے امت، محدثین، فقہاء، صلحاء، ہر زمانہ میں اس کا اہتمام فرماتے رہے ہیں، امام حدیث حاکم نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے صحیح ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ تبع تابعین کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک مقتداء حضرات اس پر مداومت کرتے اور لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں جن میں عبد اللہ بن مبارک بھی ہیں، یہ عبد اللہ بن مبارک، امام بخاری کے استادوں کے استاد ہیں۔ یقینی کہتے ہیں کہ ابن مبارک سے پہلے ابوالجوزاء جو معتد تابعی ہیں، اس کا اہتمام کیا کرتے تھے، روزانہ جب ظہر کی اذان ہوتی تو مسجد میں جاتے اور جماعت کے وقت تک اس کو پڑھ لیا کرتے۔ عبد العزیز بن ابی رواؤ جو ابن مبارک کے بھی استاد ہیں، بڑے عابد و زاہد متقی لوگوں میں ہیں کہتے ہیں کہ جو جنت کا ارادہ کرے اس کو ضروری ہے کہ صلاۃ التبیح کو مضبوط پکڑے۔ ابو عثمان حیرتی جو بڑے زاہد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کے لیے صلاۃ التبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ علامہ تقی سبکی فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے، بعض لوگوں کے انکار کی وجہ سے دھوکا میں نہ پڑنا چاہیے، جو شخص اس نماز کے ثواب کو سن کر بھی غفلت کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنے والا ہے۔ صلحاء کے کاموں سے دور ہے، اس کو پکا آدمی نہ سمجھنا چاہیے، مراقبہ میں لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔

ملاحظہ:..... اس نماز کے ذریعہ تمام گناہوں کا معاف ہونا حدیث بالا سے معلوم ہوا ہے، جس میں صغیرہ کبیرہ ہر قسم کے گناہ شامل ہیں، البتہ دوسری آیات و احادیث کی وجہ سے کبیرہ گناہوں کی معافی کے لیے توبہ کی شرط ہوگی۔

صلاۃ التبیح کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سبحانک اللہ کے بعد الحمد للہ سے پہلے (تیسرا کلمہ) پندرہ مرتبہ پڑھے اور پھر الحمد للہ اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ بدستور جو پہلے ذکر ہوا، البتہ اس صورت میں نہ تو دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ انتحیات کے ساتھ پڑھنے کی۔ علماء نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ کبھی اس طرح پڑھ لیا کرے کبھی اس طرح۔ (فضائل ذکر صفحہ ۵۹۱)

صلاۃ التبیح کے متعلق ضروری مسائل

نمبر ۱:..... اس نماز کے لیے کوئی سورۃ قرآن کی متعین نہیں جوئی صورت دل چاہے پڑھے، لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن میں سے چار ضرورتیں پڑھے۔ بعض حدیثوں میں بیس آیتوں کے بقدر آیا ہے۔ اس لیے ایسی صورتیں پڑھے جو بیس آیتوں کے قریب قریب ہوں۔ بعض نے اذان لزلت، والعادیات، نکاث، والعصر، کافرون، نصر، اخلاص لکھا ہے کہ ان میں سے پڑھ لیا کرے۔

نمبر ۲:..... ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گئے کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لے کر اس پر گننا جائز ہے۔ مگر مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی کو اسی جگہ دبا تار ہے۔

نمبر ۳:..... اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کرے، البتہ بھولے ہوئے کی قضاء رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے، تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضاء نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے لیکن اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسری سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ

جائے تو آخری قعدہ میں التہیات سے پہلے پڑھ لے۔

نمبر..... (۳) اگر سجدہ سہو کسی وجہ سے کرنا پڑ جائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہئے۔ اس لیے کہ مقدار تین سو ۳۰۰ ہے وہ پوری ہو چکی ہے، ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو سجدہ سہو میں پوری کر لے۔

نمبر..... (۵) اس نماز کا اوقات مکروہہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے پھر دن میں کسی وقت پھر رات کو۔

نمبر..... (۶) بعض حدیثوں میں سوم کلمہ کے ساتھ لا حول کو بھی ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ پہلے حدیث میں گزرا جس میں حضرت جعفرؓ کو نماز سکھانے کا ذکر ہے، اس لیے اگر کبھی کبھی اس کو بڑھا لے تو اچھا ہے۔ (از فضائل ذکر صفحہ ۵۹۲)

مسئلۃ التوبہ کی ترغیب

(۱/۲۷۰) عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، ثُمَّ يَصِلُ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ. ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ) (آل عمران: ۱۳۵) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ: ثُمَّ يَصِلُ رُكْعَتَيْنِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِغَيْرِ إِسْنَادٍ، وَذَكَرَ فِيهِ الرُّكْعَتَيْنِ.

ترجمہ:..... حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، جو کوئی شخص بھی کسی قسم کا گناہ کرے پھر اٹھ کر وضو کرے اور نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ) (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اور (اللہ تعالیٰ کے نیک صالح بندے وہ ہیں کہ) جب وہ کوئی کھلا ہوا گناہ کر بیٹھیں یا کوئی اور برا کام ان سے ہو جائے تو (فوراً) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کی توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی، صحیح ابن خزیمہ)

(۲/۴۰۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِدَلَّالٍ، فَقَالَ: يَا دَلَّالُ بِعْ سَبْعَتْنِي إِلَى الْجَنَّةِ، إِنِّي تَخَلَّيْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ، فَسَمِعْتُ خَشَعَةً أَمَّاهِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُكَ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ وَعِنْدَهَا وَصَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت دلالؓ کو بلایا اور ان سے فرمایا، اے دلال! اس عمل کی وجہ سے تم مجھ سے جنت میں آگے تھے؟ میں کل جنت میں داخل ہوا تو تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب مجھ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں اور جب وضو ٹوٹ جاتا ہے تو فوراً وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ (صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... انسان سے بشری تقاضوں کی وجہ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے پاک اور صاف کرنے کا صابن بھی رکھا ہے وہ یہ ہے کہ جب گناہ سرزد ہو جائے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر خوب رو دھو کر گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لے جو گناہ ہو اس پر ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا دل سے عزم اور پختہ ارادہ کر لے۔ اور اس گناہ کو فوری طور پر چھوڑ دے اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہیں، گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا فَعَلْتُمْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ ذُكِّرُوا وَلَوْلَا تَوْبَةُ اللَّهِ لَأُنتَهَكْتُمْ وَلَكِنْ تَوْبَةُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ أَرْضَ الْوَسْطَىٰ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْدَادٍ) (خبر سنا دے میرے بندوں کو کہ میں ہوں اصل بخشنے والا مہربان) بلکہ گناہ کی جگہ نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر خدا نخواستہ نادم نہ ہوا اور توبہ نہ کی اور گناہوں میں بڑھتا ہی گیا تو اس کے ساتھ ڈراؤ اور دھمکاؤ بھی دیا: (وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ) (اور یہ بھی کہ میرا عذاب وہی عذاب دردناک ہے)۔

صلوۃ الحاجۃ کی ترغیب اور اس کی دعا

(۱/۴۵۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْلَى ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي قَالَ: أَوْ أَدْعُكَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ ذَهَابُ بَصَرِي. قَالَ: فَأَنْطَلِقُ فَنَتَوَضَّأُ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِتَيْبِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبْلِ الرَّحْمَةِ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَى رَبِّي بِكَ إِنَّ يَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي اللَّهُمَّ شَقِّعْهُ فِي، وَشَقِّعْنِي فِي نَفْسِي. فَرَجَعَهُ وَقَدْ كَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِهِ. رواه الترمذی. وقال: حديث حسن صحيح غريب و النسائی، واللفظ له وابن ماجه، وابن خزيمة في صحيحه، والحاكم وقال: صحيح على شرط البخاری ومسلم، وليس عند الترمذی۔

ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، إِنَّمَا قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ، فَذَكَرَهُ بِتَحْوِيهِ۔

ورواه في الدعوات، ورواه الطبرانی وذكر في أوله قصة۔
وَهُوَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ، وَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَنْتَفِئُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَمَّ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ فَشَكَاهُ ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ، عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: إِنَّ ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ قَتَوَضَّأَ، ثُمَّ اتَّيَبَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِتَيْبِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبْلِ الرَّحْمَةِ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَيُفْضِلْ حَاجَتِي، وَيَذْكُرُ حَاجَتَكَ وَدُرُّهُ إِلَى حَتَّى أُرْوَعَ مَعَكَ، فَأَنْطَلِقُ الرَّجُلُ فَعَسَى مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ فَجَاءَ الْبُيُوتَ حَتَّى أَخَذَ يَتَدَوَّلُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الظُّلُمَةِ، وَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ فَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا ذَكَرْتُ حَاجَتَكَ حَتَّى كَانَتْ هَذِهِ السَّاعَةُ، وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَالْتَمَسْنَا، ثُمَّ رَأَى الرَّجُلَ حَزَنًا مِنْ عَيْنِهِ فَلَمَّ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَنْتَفِئُ إِلَيَّ حَتَّى تَكَلَّمْتُهُ فِي، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْتُهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ صَرِيحٌ فَشَكَاهُ إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ تَصِرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ، وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ قَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَدْعُ بِهَذِهِ الدُّعَوَاتِ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: فَوَاللَّهِ مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيثُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ صُرْفٌ قَطُّ۔ قال الطبرانی بعد ذكر طريقه: والحديث صحيح۔

ترجمہ:..... حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس کر دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اسی نابینائی کی حالت میں چھوڑ دوں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بینائی کا چلا جانا مجھ پر بہت شاق ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر کہو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ اے محمد! میں اپنے رب کی طرف آپ کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری بینائی کو واپس کر دے۔ اے اللہ! آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ اور میری سفارش میرے حق میں قبول فرما۔ وہ اس طرح لوٹے کہ ان کی بینائی واپس ہو چکی تھی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزيمة، حاکم) طبرانی میں اس کا واقعہ یوں ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس اپنی ضرورت میں آیا کرتا تھا اور حضرت عثمان (مشغولیت کی وجہ سے) اس کی طرف متوجہ نہ ہو پاتے تھے اور اس کی ضرورت میں غور نہ فرماتے تھے وہ عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے جا کر شکایت کی۔

عثمان بن حنیف نے ان سے کہا لوٹا لاؤ، وضو کرو۔ پھر مسجد آ کر دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف اپنے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، جو نبی رحمت ہیں، اے محمد! میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں وہ میری ضرورت کو پورا کر دے۔ پھر اپنی ضرورت کو اللہ کے سامنے رکھ دو، اور پھر میرے پاس آؤ۔ تاکہ میں تمہارے ساتھ چلوں۔ وہ شخص چلا اور وہ عمل کیا جو اس سے کہا تھا۔ پھر عثمان بن حنیف کے دروازہ پر وہ آیا۔ ابواب آیا۔ اور اس نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر عثمان بن حنیف کے ہاتھ میں دے دیا۔ انہوں نے اس شخص کو حضرت عثمانؓ کے گھر میں داخل کر دیا اور ان کے ساتھ قالین پر بٹھا دیا انہوں نے فرمایا تمہاری کیا ضرورت ہے؟ انہوں نے اپنی ضرورت کا ذکر کیا، انہوں نے ان کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ پھر فرمایا تمہاری ضرورت اب تک مجھے یاد نہیں آئی اور فرمایا اب جو بھی ضرورت ہو کرے تو آپ میرے پاس آ جایا کرو۔ پھر وہ شخص ان کے پاس سے نکل آیا۔ عثمان بن حنیف سے پھر ملاقات ہوئی (ان کا شکریہ ادا کیا) اور کہا اللہ آپ کو اس کا بہتر بدلہ دے۔ حضرت عثمانؓ تو نہ میری طرف متوجہ ہوتے اور نہ میری ضرورت میں غور کرتے آپ نے ان سے میرے بارے میں بات فرمائی۔ عثمان بن حنیف نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ان سے بات نہیں کی، لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا ان کے پاس ایک ٹاپینا آیا، اور اپنی بینائی کے چلے جانے کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کیا تم صبر کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کوئی ساتھی ہاتھ پکڑ کر لے جانے والا نہیں اور یہ بینائی مجھ پر بڑی شاق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوٹا لے کر وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر یہ دعائیں کرو جو ذکر ہوئیں۔ عثمان بن حنیف نے کہا: اللہ کی قسم! ابھی ہم مجلس سے جدا بھی نہ ہوئے تھے اور ہماری مجلس گفتگو لمبی بھی نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ شخص ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ گویا اس کو کوئی تکلیف ہی نہ ہوئی ہو۔ (طبرانی)

(۲/۲۷۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ، أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُكَلِّمَنَّ عَلَى اللَّهِ وَيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِظَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ رواه الترمذی وابن ماجہ کلاهما من رواية فاید بن عبد الرحمن بن ابی الورداء عنه، وزاد ابن ماجہ بعد قوله۔

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ: ثُمَّ يَسْأَلُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَشَاءَ فَإِنَّهُ يُقَدَّرُ۔ و رواه الحاكم باختصار، ثم قال: أخرجه شافعا، وفاید مستقیم الحديث، وزاد بعد قوله: وَغَرَائِظَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ۔ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے دینی ہو یا دنیوی اس کا تعلق مالک الملک سے ہو یا کسی آدمی سے، اس کو چاہیے کہ بہت اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہ کی حمد و ثناء کرے اور پھر درود شریف پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِظَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ:..... اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے حلم والا بڑے کرم والا ہے۔ پاک اور مقدس ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی پروردگار ہے۔ تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان تمام اعمال و اخلاص اور ان تمام چیزوں کا

سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت کا مستحق بنادیتی ہیں اور جو تیری مغفرت کا پختہ اور مضبوط ذریعہ ہیں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر نیکی میں سے بھر پور حصہ لینے (کی توفیق) کا، اور ہر گناہ سے سلامتی اور حفاظت کا۔ (اے اللہ!) میرے تمام گناہ بخش دے اور میرے تمام غموں اور پریشانیوں کو دور فرما دے۔ اور میری ہر ہر جائز حاجت کو پورا فرما دے اے سب مہربانوں سے بڑے مہربان۔“

ابن ماجہ کی روایت میں اخیر میں یہ بھی ہے پھر دنیا و آخرت کے بارے میں جو مانگے انشاء اللہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ (ترمذی، حاکم، ابن ماجہ)

فائدہ:..... نماز اللہ کی بڑی رحمت ہے، اس لیے ہر پریشانی کے وقت میں ادھر متوجہ ہونا گویا اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہونا ہے اور جب رحمت الہی مساعدا و مددگار ہو تو پھر کیا مجال ہے کسی پریشانی کی کہ وہ باقی رہے۔

حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ سفر میں تھے راستے میں اطلاع ملی کہ بیٹے کا انتقال ہو گیا، اونٹ سے اترے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر فرمایا کہ ہم نے وہ کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور قرآن پاک کی آیت: **وَالسَّاعِیْنَ بِالْعَصْرِ** **وَالضُّلُوْۃِ** (اور مدد حاصل کرو صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ) تلاوت کی۔ حضرت نصرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سخت اندھیرا ہو گیا، میں دوڑا ہوا حضرت انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ اس موقع پر کیا عمل فرماتے تھے تو انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تو ذرا بھی تیز ہوا چلتی تھی تو ہم سب مسجدوں کو دوڑ جاتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے گھر والوں پر کسی قسم کی تنگی پیش آتی، تو ان کو نماز کا حکم فرمایا کرتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے: **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلْ رِزْقًا** (الایہ) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہے اور خود بھی اس کا اہتمام کیجیے ہم آپ سے روزی کموانا نہیں چاہتے، روزی تو ہم آپ کو دیں گی۔

(۴/۱۲) وَرَوَاهُ الْأَضْبَهَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَنُفِطُهُ أَنَسُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَلِيُّ! أَلَا أَعْلَمُكَ دُعَاءَ إِذَا غَرَّ أَوْ هَمَّ تَدْعُو بِهِ رَبَّكَ فَيُجِيبَكَ لَكَ بِأَرْبِ اللَّهِ، وَيُقَرَّبُ بِكَ عِلَّتُكَ: تَوَصَّأُ، وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ، وَاحْتَمَدَ اللَّهَ، وَأَكْبَرَهُ عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى نَبِيِّكَ، وَاسْتَعْفَرَ لِنَفْسِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، ثُمَّ قُلِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَمَّا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: اَللّٰهُمَّ كَاثِفَ الْعَمَلِ، مُقَرِّبَ الْهَقَرِ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ إِذَا دَعَوْكَ، رَحْلَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَرَجِيَهُمَا فَارْحَمْنِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ بِقَضَائِهَا وَتَحَاجَّتِهَا رَحْمَةً تُغْنِيَنِي بِهَا عَنْ رَحْمَتِكَ مِنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ جب تم کو کوئی غم یا ضرورت پیش آئے تو اپنے رب کے سامنے وہ دعا کرو اللہ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہو اور فراخی عطا ہو۔ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ کی حمد ثناء بیان کرو، پھر درود شریف پڑھو اور اپنے لیے اور تمام مؤمن مردوں و عورتوں کے لیے استغفار کرو پھر یہ دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَمَّا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: اَللّٰهُمَّ كَاثِفَ الْعَمَلِ، مُقَرِّبَ الْهَقَرِ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ إِذَا دَعَوْكَ، رَحْلَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَرَجِيَهُمَا فَارْحَمْنِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ بِقَضَائِهَا وَتَحَاجَّتِهَا رَحْمَةً تُغْنِيَنِي بِهَا عَنْ رَحْمَتِكَ مِنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ:..... اے اللہ تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بلند اور بڑا

ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بڑے علم والا، بڑے کرم والا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے۔ اے اللہ! غم کے دور کرنے والے۔ مضطربین جب تجھے پکاریں ان کی دعا کو قبول کرنے والے۔ دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم۔ میری اس ضرورت کو پورا کرنے اور اس میں کامیاب کرنے کے ساتھ مجھ پر رحم فرما۔ ایسی رحمت کے ساتھ جو تیرے سوا کی رحمت سے مجھے بے نیاز کر دے۔“

(۴/۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِثْنَتَيْنِ عَشْرَةَ رُكْعَةً تُصَلِّيَهُنَّ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، وَتَشْتَقُّهُنَّ كُلُّ رُكْعَتَيْنِ، فَإِذَا تَشَقَّيْتَ فِي آخِرِ صَلَاتِكَ فَأَتِنِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاقْرَأْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فَاتَّخِذْ الْكِتَابَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعَرْشِ مِنْ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَأَسْأَلُكَ الْأَعْظَمَ، وَجَدَّكَ الْأَعْلَى، وَكَلِمَاتِكَ الثَّاقِبَةَ، ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ، ثُمَّ ارْقَعْ رَأْسَكَ، ثُمَّ سَلِّمْ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا تُعَلِّمُوهَا الشُّفَعَاءَ، فَإِنَّهُمْ يَذْخَبُونَ بِهَا فَيُتَسَبَّحُونَ۔
رواہ الحاکم۔ وقال: قال احمد بن حنبل: قد جربته فوجدته حقا، وقال ابراهيم بن علي الديلمي: قد جدته فوحه قد حقا، وقال الحاکم: قال لنا ابو زكريا: قد جربته فوجدته حقا، قال الحاکم: قد جربته فوجدته حقا، تفرد به عامر بن خدّاش، وهو ثقة مأمون، انتهى۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (صلوٰۃ الحاجۃ کا ایک طریقہ اس طرح تعلیم) فرمایا کہ رات میں یا دن میں کسی بھی وقت بارہ رکعت نماز پڑھو اور ہر دو رکعتوں کے درمیان التّحیات پڑھو۔ اس طرح جب (اس) نماز کی آخری التّحیات پڑھ چکو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو اور پھر سجدہ کی حالت میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھو۔ اور دس مرتبہ یہ پڑھو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں) (کائنات کے ذرہ ذرہ پر) اسی کی حکومت ہے، تمام تعریفیں اسی کو زیب دیتی ہیں اور اس کو ہر چیز پر قدرت ہے) اس کے بعد یہ دعا پڑھو: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعَرْشِ مِنْ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَأَسْأَلُكَ الْأَعْظَمَ، وَجَدَّكَ الْأَعْلَى، وَكَلِمَاتِكَ الثَّاقِبَةَ۔

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عرش عظیم کا غلبہ و اقتدار کی بنیادوں اور مرکوزوں کے واسطے سے اور تیری کتاب کی رحمت کی آخری حدوں کے وسیلے سے اور تیرے اسم اعظم اور تیرے مرتبہ عالی اور شیرے پورے اور مکمل احکام اور فیصلوں کے سہارے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور پھر اپنی حاجت کا سوال کرو اور اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھاؤ اور دائیں بائیں سلام پھیر دو اور یہ (عمل) بیوقوف اور ناشیخ لوگوں کو نہ سکھاؤ ورنہ وہ (الٹی سیدھی) دعائیں کر لیں گے اور وہ قبول ہو جائیں گی۔) (حاکم)

فائدہ:..... امام ابو عبد اللہ حاکمؒ یہ روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ نے کہا ہے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور صحیح پایا، ابراہیم بن علی الدیلمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور درست پایا، حاکمؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو زکریاؒ نے بیان کیا کہ میں نے اسے آزمایا اور صحیح پایا اور خود حاکمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا تو اسے حق پایا۔

یہ روایت تو سند کے اعتبار سے کمزور ہے لیکن حافظ منذریؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ جیسے محدثین نے اس روایت کو یہ کہہ کر قبول کر لیا ہے کہ والا اعتماد فی مثل هذا على التجربة لا على الإسناد یعنی اس طرح کی روایت پر سند کی وجہ سے نہیں بلکہ تجربہ کی بنیاد پر اعتماد کر لیا جاتا ہے۔

مسئوۃ الاستخارہ کی ترغیب

(۳۷۶/۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواه احمد وابو يعلى والحاكم، وزاد: وَمِنْ شَفَقَةِ ابْنِ آدَمَ: كَثْرَةُ اسْتِخَارَةِ اللَّهِ وَقَالَ: صحيح الإسناد كذا قال، ورواه الترمذی ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت اور خوش بختی میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ وہ (اپنے اہم معاملات میں) اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا کرے اور آدمی کی بد بختی کی ایک پہچان یہ ہے کہ وہ استخارہ کرنا چھوڑ دے۔ (احمد، ابویعلیٰ، حاکم، ترمذی)

فائدہ:..... استخارہ کے لفظی معنی بھلائی چاہنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں استخارہ یہ ہے کہ جب بندہ کو اپنے کسی معاملہ کے مفید یا مضر ہونے میں تردد ہو تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ وہ اس معاملہ کی بہتری اس کے دل پر کھول دے اور تردد کو دور کر کے کسی ایک پہلو کو متعین کر دے جس میں خیر ہو۔ استخارہ چوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایک طرح کا مشورہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر ہر شے کا پورا پورا علم ہے اس لیے جس کام کے لیے استخارہ کیا جائے اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَخَاطَبُ مَنِ اسْتَحَارَ وَلَا يَدْرُ مَا اسْتَشَارَ وَلَا قَالَ مَنِ اسْتَحَارَ وَمَجْمَعُ الزَّوَادِ صَفْحَةُ ۳۸ جلد ۲ جو استخارہ کرتا ہے وہ ناکام نہیں ہوتا اور جو مشورہ کرتا ہے اسے شرمندگی و ندامت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور جو میانہ روی سے خرچ کرتا ہے وہ فقیر نہیں ہوتا۔ اور حدیث بالا میں آدمی کی سعادت استخارہ میں فرمائی ہے اس لیے کہ ہر کام میں کامیابی اور ناکامی دونوں کے امکانات موجود ہیں اور جو شخص پہلے استخارہ کر کے اس کے برے بھلے کو معلوم کر لیتا ہے اور اس کے بعد قدم اٹھاتا ہے وہ بلاشبہ خوش قسمت اور سعادت مند ہے۔

(۳۷۷/۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا الشُّرْعَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَبْ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْقَرِيبَةِ، ثُمَّ لِيُحْلِلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَعِذُّكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَتِي أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَتِي أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَأَقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كُنْتُ ثُمَّ انْصُرْنِي بِهِ۔ قَالَ: وَيُسْتَعِى حَاجَتُهُ۔ رواه البخارى وابوداؤد والترمذى والنسائى، وابن ماجه۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم لوگوں کو تمام کاموں کے لیے استخارہ (کا طریقہ) اس طرح سکھاتے تھے جیسے آپ قرآن پاک کی کوئی سورت ہمیں سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ استخارہ (کا طریقہ) یوں بتلاتے تھے کہ جب تم میں سے کسی شخص کا کسی (غیر معمولی اور اہم) کام کو انجام دینے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نفل نماز پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَعِذُّكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَتِي أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَتِي أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَأَقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كُنْتُ ثُمَّ انْصُرْنِي بِهِ۔

وَأَجَلِهِ. فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَأَصْرِفْ عَنِّي غَنَّهُ. وَأَقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كُنْتُ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ
 ”اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور
 تیرے فضل عظیم و انعام کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو تو (ہر کام) کی قدرت رکھتا ہے اور میں (کسی بھی کام) کی
 قدرت نہیں رکھتا اور تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا، اور تو ہی تمام پوشیدہ (باتوں) کو خوب اچھی طرح
 جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار سے، دنیا کے اعتبار سے اور
 انجام کے اعتبار سے۔ یا میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اخروی زندگی کے اعتبار سے۔ میرے حق میں بہتر ہے تو تو اس کو
 میرے لیے مقدر فرما دے اور آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت بھی عطا فرما دے اور اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام
 میرے دین کے اعتبار سے، دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے، یا میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے، اور اخروی
 زندگی کے اعتبار سے۔ میرے حق میں بہتر نہیں ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور جہاں بھی
 (جس کام میں بھی) میرے لیے بہتری ہو اس کو مجھے نصیب فرما دے اور پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔“

دونوں جگہ ہذا الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے (جس کے لیے استخارہ کرتا۔) (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:۔۔۔۔۔ استخارے کے متعلق چند اہم باتیں درج ذیل ہیں:

۱۔۔۔۔۔ استخارہ انہی کاموں کے لیے کیا جاتا ہے جن کا خیر یا شر ہونا مشکوک ہو، لہذا جو کام شرعاً و اخلاقاً واجب اور ضروری ہیں یا ناجائز و
 حرام ہیں ان کے لیے استخارہ نہیں ہو سکتا۔

۲۔۔۔۔۔ استخارہ کی دعا پڑھنے کے بعد کسی سے بات چیت کیے بغیر پاک بستر پر قبلہ رو دہنی کروٹ پر سو جانا چاہیے اور اٹھنے کے بعد جس
 طرف طبیعت کا رجحان زیادہ ہو اللہ کا نام لے کر وہی کام شروع کر دینا چاہیے۔ اگر پہلے دن کس ایک رائے پر نہ جمے اور شرح صدر
 نہ ہو تو دوسرے دن بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے جو ابن السّی نے ”عمل الیوم واللّیلہ“
 صفحہ ۱۶۱ میں نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا أمنت بامر فاستخر ربك فيه سبع مرات ثم انظر إلى الذي يسبق إلى قلبك فان الخير فيه یعنی جب تم کسی
 کام کا ارادہ کرو تو سات مرتبہ تک اپنے رب سے استخارہ کرو پھر دیکھو تمہارا دل کس طرف جھکتا ہے بس سمجھ لو اسی میں بھلائی ہے۔

۳۔۔۔۔۔ استخارہ میں خواب آنا ضروری نہیں البتہ کبھی خواب میں کچھ اشارہ ہو جاتا ہے۔ اصل سو کر اٹھنے کے بعد دل کا میلان و رجحان ہے۔

(انتخاب الترغیب والترہیب صفحہ ۱۲۶ جلد ۲)



کتاب الجمعة / جمعہ کا بیان

جمعہ کی نماز کی ترغیب، اس کی تیاری اور جمعہ کے دن کی فضیلت

(۱/۲۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَّصَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَّصُّوْءِ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ لِحُفْرٍ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ تَوَّصَّأَ فَفَقِدَ لَعْنًا۔

رواہ مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح (آداب کی رعایت رکھتے ہوئے) وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور پوری توجہ اور غور کے ساتھ (قرآن پاک کی تلاوت اور خطبہ کو) سنا اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دن کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو مسجد میں کنکری سے کھیلتا رہا (غفلت سے رہا نہ خطبہ غور سے سنا نہ نماز توجہ سے پڑھی) اس نے اپنا اجر (گویا) ضائع کر دیا۔ (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... جمعہ کے دن کی اہمیت کا آنے والی احادیث مبارکہ سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ بڑے بڑے کام اس جمعہ کے دن اللہ جل شانہ کی طرف سے ظاہر ہوئے ہیں اور نیک اعمال کے اعتبار سے بھی یہ دن بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جمعہ کے دن عبادت، ذکر و تلاوت، نماز اور درود شریف کی خاص ترغیب بھی آئی ہے اور اسی دن کی ایک ایسی گھڑی کا بھی ذکر ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لیے ہر مسلمان مرد و عورت ہفتہ کے عام دنوں کے معمولات کی نسبت جمعہ کے دن کو تو اعمال میں مشغولیت ہی کے لیے طے کر لے۔

حدیث بالا میں جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہوں کی مغفرت کی بشارت وارد ہوئی ہے طہرانی کی روایت میں اس کی وجہ بھی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَهْوَإِيَّاهَا۔ ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیوں کے برابر ہے۔

اس لحاظ سے ایک جمعہ سے دس دن کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور کنکری سے کھیلنے کا مطلب یہ ہے کہ خطبہ کے وقت لہو و لعب میں مشغول رہا۔ نہ خطبہ غور سے سنا، نہ نماز میں اللہ کا دھیان رہا، اس پر جمعہ کا خاص اجر فوت ہو جاتا ہے۔

(۲/۲۷۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُمْسُ مَنْ عَمِلَ كُفْرًا فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجُمُعَةِ، مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمَهَا وَزَارَ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَعْتَقَ رَقَبَةً۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچ عمل ایک دن میں کر لے اللہ تعالیٰ اس کو جماعت والوں میں لکھ دیتا ہے: ① بیمار کی عیادت۔ ② اور جنازہ میں شرکت۔ ③ اور دن کا روزہ۔ ④ اور جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔ ⑤ اور غلام کو آزاد کرنا۔ (صحیح ابن حبان)

(۲/۲۸۰) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لِحَقِيقِ عُجَابَيْتُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَنَا أَمْسَى إِلَى الْجُمُعَةِ، قَالَ: أَبَشِرْ، فَإِنَّ خُطْبَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اغْتَبِزَ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُمَا خَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔ رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح، ورواہ البخاری۔

ترجمہ:..... حضرت یزید بن ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لیے چل کر جا رہا تھا کہ (راستہ میں حضرت عبایہؓ مل گئے اور فرمایا کہ خوشخبری ہو یہ تمہارے قدم اللہ کے راستہ میں ہیں میں نے ابو عبسؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پیر اللہ تعالیٰ کے راستہ

میں گرد آلود ہوں وہ جہنم کی آگ پر حرام ہیں۔ (ترمذی، بخاری)

(۳۸۱/۳) وَعَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهُورِ وَيَذْهَبُ مِنْ دُھْنِهِ وَيَتَشَمُّ مِنْ طِيبٍ بَلْبَتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَغْتَرِفُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيُ مَا كُنِيَ لَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ إِذَا تَطَهَّرَ الْأَمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔ رواه البخاری والنسائی۔

ترجمہ:..... حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنا اس سے ہو سکے خوب پاکی و صفائی حاصل کرے اور جو تیل اس کو میسر ہو اس میں سے تیل لگائے اور اپنے گھر میں سے خوشبو لگائے اور پھر (جمعہ کی نماز کے لیے) نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (دو آدمیوں کو بیٹھنے یا گزرنے کے لیے ان کی جگہ سے نہ ہٹائے) اور پھر حسب توفیق نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو خاموش رہے تو اس شخص کے گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گی۔ (بخاری و نسائی)

فائدہ:..... خوب پاکی حاصل کرنے سے مراد سر کے بال بنوانا، زیر ناف کے اور بغل کے بال صاف کرنا، لبیس ترشوانا، اور ناخون کٹوانا بھی ہے۔ اور اپنے پاس کے تیل اور خوشبو سے مراد یہ ہے کہ اگر میسر ہو تو استعمال کر لے ورنہ ضروری نہیں۔

(۳۸۲/۵) وَعَنْ أُوسِ بْنِ أُوسٍ التَّقْفِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَغَّرَ وَابْتَكَّرَ وَمَتَّى وَلَمْ يَزُكَّ وَدَنَا مِنَ الْأَمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْعَلْ كَأَنَّ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةِ أَجْرُ صِيَامٍ وَمَا وَقِيَاهَا۔ رواه احمد، وابوداؤد والترمذی، وقال: حديث حسن. والنسائی وابن ماجه وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما، والحاكم وصححه، ورواه الطبرانی في الاوسط۔

ترجمہ:..... حضرت اوس بن اوس التقفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس نے غسل کر لیا اور خود غسل کیا اور سویرے سے پیدل چل کر امام سے قریب آ کر بیٹھا اور کسی چیز میں مشغول ہوئے بغیر توجہ کے ساتھ خطبہ سنا تو وہ جتنے قدم اٹھا کر آیا ہے ایک ایک کے بدلے ایک سال نفل نماز پڑھنے اور ایک سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزيمة، ابن حبان، حاکم، ابوالمرانی)

فائدہ:..... علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث بالا کے دو جملے: غَسَلَ وَاغْتَسَلَ وَاَبْتَكَّرَ وَاَبْتَكَّرَ کے معنی میں علماء کی مختلف رائیں ہیں:

بعض کی رائے یہ ہے کہ ہر جملہ کا ایک ہی معنی ہے، لیکن لفظ کا تکرار تاکید کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ خوب اچھی طرح غسل کیا اور بہت سویرے نماز کے لیے آیا اور حضرت مکحولؓ کی رائے یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سر کو دھوئے اور غسل کرے۔ اس لیے کہ عام طور پر عرب سر پر بڑے بال رکھتے تھے اس لیے سر کے دھونے میں مشقت ہوتی تھی اس واسطے اس کو خصوصیت سے ذکر کیا۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ غسل سین کی تشدد کے ساتھ ہے جس کے معنی ہیں غسل کر لیا یعنی شب جمعہ میں اپنی بیوی سے ملا جس کی وجہ سے اس نے بھی غسل کیا اور خود بھی اس نے غسل کیا تاکہ بدن کی پاکی کے ساتھ نماز جمعہ کے لیے جاتے ہوئے جذبات اور خیالات کی بھی پاکی حاصل ہو۔ راستہ میں نگاہ کی حفاظت رہے۔ اور اطمینان قلب کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی ہو، اور دوسرے جملہ ”بَغَّرَ وَاَبْتَكَّرَ“ کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اتنے سویرے جائے کہ خطبہ شروع سے ہی مل جائے۔ اور وقت پر پہنچ جائے، اور ابن الانباریؒ کی رائے یہ ہے کہ بکر کے معنی جمعہ کے لیے آنے سے پہلے (کچھ) صدقہ و خیرات کر دے۔

(۳۸۳/۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عُرِضَتْ الْجُمُعَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَهُ بِهَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَفِّهِ كَالْمِرْآةِ الْبَيضاءِ فِي وَسْطِهَا كَالْكُتُبِ السَّوداءِ، فَقَالَ: هَاهَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذِهِ الْجُمُعَةُ يَغُصُّهَا عَلَيْكَ رُبُّكَ لِشُكْرِكَ لَكَ عِيْدًا، وَلِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِكَ وَلَكُمُ فِيهَا خَيْرٌ، تَكُونُ أَنْتَ الْأَوَّلُ وَتَكُونُ الْآخِرُ وَالنَّصَارَى رُبُّ بَعْدِكَ، وَفِيهَا سَاعَةٌ لَا يَدْعُو أَحَدٌ رَبَّهُ فِيهَا بِخَيْرٍ هُوَ لَهُ قِسِرَ إِلَّا أَعْطَاهُ، أَوْ يَسْعَوْهُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا دَفَعَهُ عَنْهُ

عما هو أعظم منه، ونحن ندعو في الآخرة يوم المزيد۔ الحديث، رواه الطبرانی في الأوسط بإسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جمعہ پیش کیا گیا۔ جبریلؑ اس کو سفید آمینہ کی شکل میں جس کے بیچ میں ایک کالا نقطہ تھا لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ جبریلؑ نے عرض کیا: یہ جمعہ ہے آپ کے رب نے آپ پر پیش کیا ہے تاکہ آپ کے لیے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لیے عید ہو اور آپ لوگوں کے لیے اس میں بہت خیریں ہیں۔ آپ (عبادت کے لیے جمعہ کا دن انتخاب کرنے میں) پہلے ہیں اور یہود و نصاریٰ آپ کے بعد ہیں (کہ یہود نے ہفتہ کو اور نصاریٰ نے اتوار کو منتخب کیا) اور اس میں ایک (ذرا سی) ساعت ایسی ہے کہ جو کوئی اس میں اپنے رب سے کوئی خیر اور بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرے گا یا اس میں جو کسی قسم کے شر اور برائی سے پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس سے بڑے شر کو اس سے دور کر دے گا اور ہم آخرت میں اس کو یوم المزید (رحمتوں اور نیکیوں اور ثواب کے زیادہ ملنے والا دن) کے نام سے پکاریں گے۔ (طبرانی)

(۴۸۲/۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ أُكْلِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا۔ رواه مسلم، وابوداؤد، الترمذی والنسائی وابن خزيمة في صحيحه ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج کی روشنی جن دنوں پر پڑی ہے ان میں (یعنی سب دنوں میں) بہترین دن جمعہ کا ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا تھا اور اسی روز جنت میں داخل کیا تھا۔ اور اسی دن اس سے نکالا تھا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، صحیح ابن خزيمة)

فائدہ:..... جمعہ کے دن کے خیر اور بہتر ہونے کی وجوہات میں سے پہلی دو وجہیں تو واضح ہیں البتہ تیسری وجہ کہ اس دن آدمؑ کو جنت سے نکالا تھا۔ بظاہر یہ خیر معلوم نہیں ہوتی لیکن آدمؑ کے جنت سے نکلنے میں جو بے شمار مصلحتیں پوشیدہ تھیں اور جس پر بے انتہا فوائد موقوف تھے وہ نکلنا بھی اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ایک احسان ہے، اسی وجہ سے احادیث میں جنت سے نکلنے کا منجملہ احسانات کے ایک احسان کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔

(۴۸۵/۸) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْبَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى فِيهِ، فَلَمَّا صَلَّاتُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعْرُوضَةً عَلَى، قَالُوا: وَغَيْفٌ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَزْمَتْ: أَيْ بَلِيَتْ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا۔ رواه ابوداؤد، والنسائی، وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه۔ ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل دن تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا اسی میں ان کی روح کو قبض کیا گیا اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن صور کے اثر سے لوگ بے ہوش ہو کر فنا ہو جائیں گے لہذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اس لیے کہ جمعہ کے دن تمہارا درود شریف (خاص طور پر) پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کیا: آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالاں کہ آپ کا جسم مبارک (دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد) بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل وعلا نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارا (انبیاء کا) جسم کھائے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۴۸۶/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَطْلُمُ الشَّمْسُ وَلَا تُعْرَبُ عَلَى أَفْضَلِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ ذَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُفَرِّدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا هَذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ الْحَيَّ وَالْأَنْسَ۔ رواه ابن خزيمة ابن حبان في صحيحهما، ورواه ابوداؤد وغيره أطول من هذا وقال في آخره۔

وَمَا مِنْ ذَاتَةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصْبِحَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ جَنِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَقًا إِلَّا الْإِنْسَ وَالْجِنَّ۔
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن دنوں پر سورج کا طلوع و غروب واقع ہوتا ہے ان میں کوئی بھی دن جمعہ سے افضل نہیں ہے۔ کوئی جاندار روئے زمین پر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن ڈرتا نہ ہو صرف انسان اور جنات نہیں ڈرتے۔
 (ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)۔ ابوداؤد کی روایت کے اخیر میں یہ بھی ہے ہر جاندار انسان اور جن کے علاوہ جمعہ کے دن صبح صادق ہی سے سورج نکلنے تک چننا شروع کر دیتا ہے اس ڈر سے کہ کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے۔

(۳۸۷/۱۰) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ أَلَّفَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِلٍ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا غَفَرَتْ لَهُ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی ایک مسلمان (طالب مغفرت) کو بھی جمعہ کے دن بغیر مغفرت کے نہیں چھوڑتا۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۳۸۸/۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِلَّا أَعْطَاهُ وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ يُقَلِّلُهَا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، مُسْلِمٌ، نَسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ۔
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کا دن ذکر فرمایا اور انگلی کے پورے کا اشارہ کر کے فرمایا اس میں ایک (ذرا سی) ساعت ایسی ہے کہ جو کوئی مسلمان بندہ اسے نماز پڑھتے ہوئے پالے تو جو کچھ بھی اس وقت اللہ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: حدیث بالا میں جس ساعت کا ذکر ہے وہ کون سی ہے اس میں علماء کرام کی مختلف رائیں ہیں البتہ اتنی بات تو حدیث شریف سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ بہت ہی تھوڑی ہے۔ صحیح بخاری میں یہی روایت دوسرے الفاظ سے بھی نقل کی گئی ہے اس میں نماز پڑھتے ہوئے پانے کا ذکر نہیں ہے۔ اس لیے بعض علماء نے جیسا کہ مرقاۃ میں ہے اس روایت میں ”قائم یصلی“ کا مطلب یہ لیا ہے کہ وہ شخص نماز کا پابند ہو۔ اس ساعت کی تعیین کے بارے میں مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ سے رہبری مل سکتی ہے۔

(۳۸۹/۱۲) وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَخْلُسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْفَى الصَّلَاةُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابُودَاوُدَ۔

ترجمہ: حضرت ابو بکر اشعریؓ کے صاحبزادے ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد (ابوموسیٰؓ) سے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا کہ وہ ساعت امام کے منبر پر (خطبہ دینے کے لیے) بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)
فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر علماء کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ جمعہ کے دن وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک اس کا وقت ہے۔

(۳۹۰/۱۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَفْوٍ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ الْعَبْدَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِثَاءً قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْكُمُ سَاعَةٌ هِيَ؟ قَالَ: هِيَ حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى الْإِلْتِمَافِ مِنْهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عوف مزیؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز گھڑی ہونے کے وقت سے نماز ختم ہونے تک۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۳۹۱/۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤْخَذُ فِيهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَهْجِي يَسْأَلُ اللَّهَ بِهَا شَيْئًا إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ لَهُ حَاجَتَهُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قُلْنَا إِنْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ، فَقُلْتُ: صَدَقْتُ، أَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ، قُلْتُ: أَيْ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: أَحْسَرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ، قُلْتُ: إِنَّمَا لَيْسَتْ سَاعَةٌ صَلَاةً؟ قَالَ: بَلَى إِنَّ أَوَّلَ الْعَبْدِ إِذَا صَلَّى، ثُمَّ جَلَسَ لَعِبْنَةٍ إِلَّا الصَّلَاةَ فَهِيَ فِي صَلَاةٍ۔ ورواه ابن ماجه وإسناده على شرط الصحيح۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ سلامؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا: ہم (اہل کتاب) اللہ تعالیٰ کی کتاب (آسمانی کتاب) میں جمعہ کے دن کی ایک ایسی ساعت کا ذکر پاتے ہیں کہ جس میں ایمان والا بندہ اس میں نماز پڑھتے ہوئے جو مانگے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا: یا اس کا کچھ حصہ پالے۔ میں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا: یا اس کا کچھ حصہ پالے۔ میں نے عرض کیا: وہ کونسی ساعت ہے؟ ارشاد فرمایا دن کی آخری گھڑیاں ہیں (غروب سے قبل کچھ دیر) میں نے عرض کیا: اس وقت میں تو نماز نہیں پڑھی جاتی؟ ارشاد فرمایا: نماز تو نہیں پڑھی جاتی (لیکن) بندہ نماز پڑھ کر جب اپنی جگہ بیٹھا رہے نماز ہی نے اس کو بٹھایا ہے تو وہ نماز ہی میں (شمار ہوتا ہے) یعنی اس کو نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳۹۲/۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْ شَيْءٌ؟ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: لَا أَرَى فِيهَا طَلِيعَتٌ طَلِيعَتُ أَيْلَتِ أَذَمَرٍ، وَفِيهَا الصَّغْفَةُ وَفِيهَا الْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْنَةُ، وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتِ مِنْهَا: سَاعَةٌ هِيَ دَعَا اللَّهُ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ۔ رواه احمد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جمعہ کا دن کیوں اہم ہے؟ ارشاد فرمایا اس لیے کہ اس میں تمہارے ابا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں اٹھایا جائے گا اور اسی میں ظالم لوگوں کو (حشر میں) پکڑا جائے گا اور اس دن کی آخری تین ساعات میں سے ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگو وہ دیا جاتا ہے۔ (احمد)

(۳۹۳/۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ قَالَتْ مُسْئِلُهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

رواه ابو داؤد والنسائي واللفظ له، و الحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم، وهو كما قال الترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن بارہ ساعات ہیں۔ جو مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتا ہے لہذا اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں (غروب سے قبل) تلاش کیا کرو۔ (ابوداؤد، نسائی)

فائدہ:..... مذکورہ احادیث کی بناء پر علماء حضرات کے ہر ساعت کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

- ①..... وہ ساعت امام کے ممبر پر پہنچنے کے بعد سے نماز ختم ہونے تک کے درمیان ہے۔
- ②..... وہ ساعت عصر کے بعد دن کی آخری گھڑیوں میں ہے۔ ③..... وہ ساعت زوال کے بعد ہے۔
- ④..... صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔ ⑤..... عصر کے بعد سے مغرب تک ہے۔

گیا اس نے گویا ایک اند اللہ کی راہ میں دیا پھر جب امام (خطبہ کے لیے) نکل آتا ہے تو فرشتے مسجد کے اندر حاضر ہو جاتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔ (فرشتے جو مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہوئے سب آنے والوں کے نام لکھ رہے تھے اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں)

(۳۹۸/۲) وَعَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَجَدْتُ ثَلَاثَةً قَدْ سَبَقُوهُ، فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ مِنَ اللَّهِ بِبَعِيدٍ إِلَى سَمْعِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَدَرٍ رَوَّاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ: الْأَوَّلِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثِ، ثُمَّ الرَّابِعِ، وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ مِنَ اللَّهِ بِبَعِيدٍ۔ رواه ابن ماجه وابن ابی عاصم، وإسنادهما حسن۔

ترجمہ:..... حضرت علقمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جمعہ کی نماز کو گیا تو (مسجد میں) تین آدمی پہلے سے پہنچے ہوئے ملے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا (ہم) چوتھے ہوئے اور چوتھا بھی اللہ تعالیٰ سے کچھ دور نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (سے ملاقات کے وقت) لوگ اسی ترتیب سے بٹھائے جائیں گے جس ترتیب سے وہ جمعہ کی نماز میں آتے ہوں گے۔ سب سے قریب پہلا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا اور چوتھا بھی اللہ سے کچھ دور نہیں۔

جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھلانگنے پر وعید

(۳۹۹/۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْخَطُ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إَجْلِسْ فَقَدْ أَذَيْتَ وَأَنْتِ۔ رواه احمد و ابو داود والنسائي، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا (مسجد میں) آیا، رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ تم نے دیر بھی کی“ اور (نمازیوں کو بھی) ستایا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

خطبہ کے دوران خاموش رہنے کی ترغیب اور بات کرنے پر وعید

(۵۰۰/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَكْثَبُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعْنْتُ۔ رواه البخاري ومسلم، و ابو داود، الترمذی والنسائي، وابن ماجه وابن خزيمة۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ بھی کہا کہ ”خاموش رہو“ تب بھی تم نے غلطی کی۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

(۵۰۱/۲) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَبَارَكَ وَهُوَ قَائِمٌ يُذَكِّرُ بِآيَاتِهِ اللَّهُ. وَأَبُو دَرٍّ يَغْوِرُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ: مَعِيَ أَنْزَلْتَ هَذَا السُّورَةَ إِيَّيْ لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَى الْآنِ، فَأَنَارَ إِلَيْهِ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: سَأَلْتُكَ مَعِيَ أَنْزَلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ تُخَيِّرْنِي؟ فَقَالَ أَبِي: لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَعْنْتُ، فَذَهَبَ أَبُو دَرٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَخْبَرَهُ بِأَلَّذِي قَالَ أَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ أَبِي۔ رواه ابن ماجه باسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ میں گزشتہ امتوں کے واقعات سنا کر وعظ و نصیحت فرما رہے تھے اسی دوران آپ ﷺ نے سورہ ملک پڑھی۔ حضرت ابوذرؓ حضرت ابی بن کعبؓ کو اشارہ کر کے پوچھنے لگے کہ یہ سورت کب نازل

ہوئی میں نے تو اب تک نہیں سنی تھی؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوذرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تم نے کچھ جواب نہ دیا؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ آج کی تمہاری نماز میں سے تم کو صرف یہ بے موقع بولنا ہی ملا ہے (یعنی اس بولنے کی وجہ سے تمہارا اجر ضائع ہو گیا) یہ سن کر حضرت ابوذرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا اور ابی بن کعبؓ کی ساری بات دہرائی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ابی نے سچ کہا۔“ (ابن ماجہ)

فائدہ:..... ابن خزیمہ کی روایت میں بھی اس واقعہ کا ذکر ہے البتہ اس میں نبی کریم ﷺ کے سورہ برأت پڑھنے کا اور ابوذرؓ کا اس کے متعلق سوال کرنے کا ذکر ہے اور کچھ ایسا ہی واقعہ ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ پیش آیا۔ نبی کریم ﷺ نے سارا واقعہ سن کر ارشاد فرمایا: ”صَدَقَ ابْنُ، صَدَقَ ابْنُ، أَطْعَمَ ابْنُ۔“ ابی نے سچ کہا، ابی نے سچ کہا۔ ابی کی بات مانو۔

(۵۰۲/۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَغَسَّ مِنْ طَيِّبٍ امْرَأَتَايَ كَانَتْ لَهَا، وَلَيْسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ لَمْ يَسْخَطْ رِقَابَ النَّاسِ، وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمُؤَدَّةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا، وَمَنْ لَغَا وَتَحَقَّلَ رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهُرًا۔ رواه ابوداؤد وابن خزيمة۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اپنی عورت سے خوشبو لے کر لگائے اگر اس کے پاس ہو اور اچھے کپڑے پہنے پھر لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور خطبہ کے وقت کوئی بات نہ کرے تو دونوں جمعہ کے درمیان کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے اور جس نے بات کی اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں تو اس کی یہ جمعہ کی نماز ظہر ہو جائے گی۔ (یعنی جمعہ کی خاص فضیلت اور اجر و ثواب سے محرومی ہوگی)۔ (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ)

جمعہ کو بغیر عذر کے چھوڑنے پر وعید

(۵۰۳/۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَسْخَطُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمْرَزَ جُلًّا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحْرِقَ عَلَى رِجَالٍ يَسْخَطُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ يُؤَوِّهُمُ۔ رواه مسلم والحاكم يسندهما

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ان لوگوں کے بارے میں جو جمعہ کی نماز میں نہیں آتے نقل کیا ہے کہ میرے دل میں آتا ہے کہ میں نماز پڑھانے کے لیے کسی کو کہہ جاؤں اور ان لوگوں کے گھروں کو جو جمعہ میں نہیں آتے ان آدمیوں سمیت آگ لگا دوں (مسلم، حاکم)

(۵۰۳/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مَثْبُورَةٍ: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَذِيهِمُ الْجُمُعَاتُ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْخَافِلِينَ۔ رواه مسلم، وابن ماجه، وغيرهما

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو برسر منبر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا تو لوگ جمعہ کی نمازیں چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں ہی میں سے ہو جائیں گے۔ (مسلم، ابن ماجہ)

فائدہ:..... جیسے نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الشَّرَّاتِ** ایسے ہی بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے نیکیوں کی توفیق سلب ہو جاتی ہے۔

(۵۰۵/۳) وَعَنْ أَبِي الْجَعْدِ السُّسْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔ رواه احمد و ابوداؤد والنسائي و الترمذی و حسنه، و ابن ماجه، و ابن خزيمة، و ابن جبان في صحيحيهما والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم۔

کتاب الصدقات / صدقات کا بیان

زکوٰۃ کی تاکید اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب

(۱/۵۰۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمَ رَمَضَانَ. رواه البخاری و مسلم و غیرهما۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (اول) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے (سچے) رسول ہیں (دوم) نماز کو قائم کرنا (سوم) زکوٰۃ ادا کرنا (چہارم) بیت اللہ شریف کا حج کرنا (پنجم) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم وغیرہ)

فائدہ:..... زکوٰۃ کا ادا کرنا اسلام کے ارکان میں سے اہم ترین رکن ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں مشہور قول کے موافق بیسی ۸۲ جگہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے اور جہاں جہاں صرف زکوٰۃ کا حکم ہے وہ ان کے علاوہ ہیں اور حدیث بالا میں جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد کا ذکر ہے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ یہی اہم العبادات ہیں، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ واسعہ فضائل صدقات میں لکھتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ اقرار عبدیت کے بعد صرف دو حاضریاں ہیں آقا کے دربار کی، محبوب کی بارگاہ کی، پہلی حاضری روحانی ہے جو نماز کے ذریعہ سے ہے، اسی لیے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نمازی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے، یہ حاضری اپنی ہر وقت کی حاجات اور ضرورتیں مالک کے حضور میں پیش کرنے کا وقت ہے، اس لیے بار بار حاضری کی ضرورت پیش آتی ہے کہ آدمی کو ضرورتیں ہر وقت پیش آتی رہتی ہیں، اس وجہ سے احادیث میں کثرت سے یہ مضمون آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سارے انبیاء علیہم السلام کو جب کوئی حاجت پیش آتی، نماز کی طرف رجوع کرتے، اور نماز پر چوں کہ دونوں جہان کی فلاح اور کامیابی ہی مولیٰ اور آقا کے دربار سے ملتی ہے، دین اور دنیا دونوں ہی عطا ہوتی ہے۔ اس لیے زکوٰۃ گویا اس کا تکملہ اور تتمہ ہے کہ ہمارے دربار سے جو عطا ہوا اس میں سے نہایت قلیل مقدار ڈھائی روپیہ سینکڑہ ہمارے نام لیوا فقیروں کو بھی دے دیا کرو۔ یہ گویا دربار کی عطا کا شکرانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں کثرت سے جہاں جہاں نماز کا حکم آتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کے بعد اکثر زکوٰۃ کا حکم ہوتا ہے کہ نماز کے ذریعہ ہم سے مانگو اور لو، پھر جو ملے اس میں سے تھوڑا سا ہمارے نام لیواؤں کو دیتے جاؤ پھر لطف پر لطف یہ ہے کہ اس قلیل مقدار کی ادائیگی پر مستقل اجر ہے۔ مستقل ثواب ہے، اور انعامات کثیرہ کا وعدہ ہے۔

دوسری حاضری جسمانی، محبوب کے گھر کی ہے جس کو حج کہتے ہیں اور وہاں کی حاضری کے لیے اپنے آپ کو ساری گندگیوں سے پاک کرنے کے لیے چند یوم کا روزہ ضروری قرار دیا کہ ساری گندگیوں کی جڑ پیٹ اور شرمگاہ ہے۔ ان کی چند یوم اہتمام سے حفاظت کی جائے تاکہ وہاں کی حاضری کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ اسی لیے روزہ کا مہینہ ختم ہوتے ہی حج کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی مصلحت سے غالباً فقہاء کرام اسی ترتیب سے ان عبادات کو اپنی کتابوں میں ذکر فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزہ میں دوسری مصالح کا ملحوظ ہونا اس کے منافی نہیں۔

(۲/۵۰۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: حَظَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَكْبْتُ، فَأَكْبْتُ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا يَشْكِي لَا يَذُرُّ عَنِّي عَلَى مَاذَا خَلَفَ؟ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهُ، وَفِي وَجْهِهِ

أَبُو بَكْرٍ فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ، وَيَصُومَ رَمَضَانَ، وَيُحْرِمَ لِحْرَامَهُ، وَيَجْتَنِبَ الْكِبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فَتَبَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيلَ لَهُ الدُّخُلُ بِسَلَامٍ۔

رواه النسائي واللفظ له، وابن ماجه، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما، والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ و حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (ایک دن) خطبہ دیا (جس میں) ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تین باریہ قسم ارشاد فرمائی پھر اپنے سر مبارک کو جھکایا (یہ دیکھ کر) ہم میں سے ہر شخص نے سر جھکا کر رونا شروع کر دیا کہ نہ معلوم کس بات پر آپ نے قسم کھائی ہے۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک کو اس حال میں اٹھایا کہ آپ کے چہرہ مبارک پر خوشی تھی اور آپ پر خوشی و مسرت دیکھنا ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھا۔ ارشاد فرمایا جو بندہ پانچ نمازوں کا اہتمام کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور سات بڑے گناہوں (اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے، جادو، ناحق قتل کرنے، سود، یتیم کا مال کھانے، میدان جنگ میں پیٹھ موڑ کر بھاگنے، پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے) سے بچے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (نسائی، ابن ماجہ، ابن خزيمة، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۵۹۹/۳) وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ قَبِيلَةِ تَمِيمٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ دُوَّ مَالِي كَثِيرٌ، وَدُوَّ أَهْلِي وَمَالِي، وَخَاضِرَةٌ، فَأَخْبِرْنِي عَنِ أَصْغَرِ، وَكَيْفَ أَكْفِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحْرِمُ لِحْرَامِهِ مِنَ الْمَالِ، فَاتَّخَذَ طَهْرَةً تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ أَهْلَ بَائِلِكَ، وَتَعْرِفُ حَقَّ الْيَتَامَى، وَالْمُجَارِ، وَالسَّائِلِ۔ الحديث، رواه احمد، ورجاله رجال الصحيح۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قبیلہ تميم کے ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بہت کچھ مال و جائیداد اور اہل و عیال رکھتا ہوں، اس لیے آپ مجھے بتائیے کہ میں کیا کروں اور کس طرح خرچ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو۔ اس لیے کہ زکوٰۃ پاک کرنے والی چیز ہے۔ یہ تمہیں پاک کر دے گی۔ اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یتیم، مسکین کا، یتیم کا، یتیم کا، اور (ضرورت مند) سائل کا حق پہچانو۔ (احمد)

فائدہ: زکوٰۃ کے فضائل جو احادیث مبارکہ میں آئے ہیں وہ مستقل اپنی جگہ ہیں اس کے ادا کرنے کا ثواب علیحدہ رہا۔ حدیث بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے باقی مال بھی اور انسان بھی پاک صاف اور طیب بن جاتا ہے خود قرآن پاک میں بھی اس طرف اشارہ ہے، اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے: **لُحْدٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا** (توبہ آیت ۱۳) آپ ان کے مالوں سے صدقہ لے لیجیے۔ جس کے ذریعہ سے آپ ان کو (گناہ کے آثار سے) پاک صاف کر دیں گی۔

(۵۱۰/۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُمْسٌ مِمَّنْ جَاءَ يَهْمًا مَدًّا إِيَّائِي نَحْلُ الْجَنَّةِ: مَنْ خَافَ عَلَى الصَّلَاةِ الْخَمْسِ، عَلَى وَصُومِهِ، وَزَكْوَاتِهِ، وَسُجُودِهِ، وَمَوَاقِيمِهِ، وَصَامَةِ رَمَضَانَ، وَخَشِيَ الْيَتِيمَ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَهْرَةً بِهَا تُطَهَّرُ الْحَدِيث، رواه الطبرانی في الكبير بإسناد جيد، وتقدم ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جو ان کو اللہ کے دربار میں ایمان کے ساتھ لے کر آئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جو شخص پانچ نمازوں کو ان کے وقت میں پڑھنے کا اہتمام کرے، ان کے وضوء، رکوع، سجدہ کو بھی آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کرے۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اور اگر قدرت ہو تو بیت اللہ کا بھی حج کرے اور زکوٰۃ طیب خاطر (خوشی) سے ادا کرے۔ (طبرانی)

(۵/۵۱۱) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الْإِسْلَامِ - رواه الطبرانی في الأوسط والكبير.

ترجمہ:..... حضرت ابو درداءؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کا (بہت بڑا مضبوط) پل ہے۔ (طبرانی فی الاوسط والکبیر)
فائدہ:..... جیسا کہ مضبوط پل کسی جگہ جانے کا ذریعہ اور سہولت کا سبب ہوتا ہے اسی طرح زکوٰۃ اسلام کی حقیقت تک سہولت سے پہنچنے کا ذریعہ اور راستہ ہے۔ یا اللہ جل شانہ کے عالی دربار تک پہنچنے کا ذریعہ اور راستہ ہے۔ عبدالعزیز بن عمرؓ، حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے پوتے فرماتے ہیں کہ نماز حججہ آدھے راستے تک پہنچا دے گی اور روزہ بادشاہ کے دروازے تک پہنچا دے گا اور صدقہ بادشاہ کے پاس پہنچا دے گا۔ (اتحاف)

(۶/۵۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ أَخْلَفَ عَلَيْهِنَّ: لَا يَجْعَلُ اللَّهُ مِنْ لَهْ سَهْرًا فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْرَ لَهُ وَأَسْهَرُ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ: الْمَلَأَةُ وَالصُّومُ، وَالزَّكَاةُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللَّهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا قَبُولِيَّوْ غَيْرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - الحديث، رواه احمد بإسناد جيد.

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں میں ان کو قسم کھا کر بیان کرتا ہوں: ① جس کا اسلام میں کچھ نہ کچھ حصہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو کبھی اس شخص کے برابر نہیں کرے گا جس کا کوئی حصہ نہ ہو اور اسلام کے تین حصے ہیں نماز، روزہ اور زکوٰۃ۔ ② اللہ تعالیٰ جس بندہ کا دنیا میں نگہبان و محافظ رہا ہو قیامت کے دن اس کو کسی اور کے حوالہ نہ کرے گا۔ مصنفؒ نے تیسری چیز بغرض اختصار نقل نہیں کی جو کہ یہ ہے کہ جو شخص جس طرح کے لوگوں سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا (حشر) ان ہی کے ساتھ کر دیتا ہے۔

فائدہ:..... حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص خواہ کتنا ہی بد عمل اور گناہ گار ہو لیکن فرائض اسلام کی پابندی کرتا ہو یہ شخص باوجود بد عملیوں اور گناہوں کے اس شخص کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا جس نے سرے سے یہ عمل کیے ہی نہ ہوں، اس لیے فرائض اسلام کی پابندی کرنے والے کو اپنے گناہوں اور بد عملیوں کی وجہ سے ان فرائض کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے اور اس کے ساتھ کوشش کرنی چاہیے کہ گناہوں کو بھی چھوڑ دے نہ یہ کہ گناہوں کی وجہ سے فرائض کو بھی چھوڑ دے یہ خیال کرے کہ مجھ جیسا تو کوئی گناہ گار نہیں۔ یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔

(۸/۵۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَكَى الرَّجُلُ زَكَاةً مَالِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَى زَكَاةً مَالِي، فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ - رواه الطبرانی في الأوسط، واللفظ له، وابن خزيمة في صحيحه، والحاكم مختصراً: إِذَا أَكَيْتَ زَكَاةً مَالِي فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرُّهُ - وقال: صحيح على شرط مسلم.

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! اگر ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کرے، تو اس مال کی شر اس سے جاتی رہتی ہے۔ (طبرانی مسیح ابن خزيمة، حاکم) حاکم کی روایت میں ہے کہ تو جب مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو تو نے اپنے اس مال کے شر کو ازل کر دیا۔

فائدہ:..... مال بہت سے شرور کا سبب ہوتا ہے، لیکن اگر زکوٰۃ کی ادائیگی اہتمام سے ہوتی رہے تو اس کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔ آخرت کے اعتبار سے تو ظاہر ہے کہ پھر اس مال پر عذاب نہیں ہوتا۔ دنیا کے اعتبار سے اس لیے کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا مال کے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

(۸/۵۱۴) وَعَنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقِّصُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَذَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ. وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالْتَصُّرِ - رواه ابو داؤد في السراجل، ورواه الطبرانی والبيهقي.

ترجمہ:..... حضرت حسنؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ اور اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو، اور بلا اور مصیبت کی موجوں کا دعا اور اللہ کے سامنے عاجزی سے استقبال کرو۔ (ابوداؤد، طبرانی، بیہقی)

فائدہ:..... ظاہر میں زکوٰۃ دینے سے مال کی کمی دکھائی دیتی ہے لیکن درحقیقت اس سے مال کی بڑھوتری اور حفاظت ہے محضین کے معنی اپنے چاروں طرف قلعہ بنا لینے کے ہیں، یعنی جیسا کہ آدمی قلعہ میں بیٹھ جانے سے ہر طرف سے محفوظ ہو جاتا ہے ایسے ہی زکوٰۃ کا ادا کرنا اس مال کو ایسا محفوظ کر دیتا ہے جیسا کہ وہ مال قلعہ میں محفوظ ہو گیا ہو۔ اور بیمار کے علاج کے لیے یہاں اور تدبیریں ہیں ان میں ایک مؤثر تدبیر یہ بھی ہے کہ شفاء کی نیت سے اللہ کے لیے کچھ صدقہ خیرات کیا جائے۔

(۵۱۵/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ التَّكْوِيَّةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ التَّفَرُّوَصَةَ، وَتَصُومُ رَهْطًا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلَا أَلْغُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا۔ رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہات کا رہنے والا) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلا دیجیے کہ جس کے کرنے سے جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کی عبادت کرو اس طور پر کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں اس پر نہ زیادتی کروں گا اور نہ اس میں کوئی کمی کروں گا۔ جب وہ (مجلس سے) چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جنتی آدمی دیکھنا ہو تو اس کو دیکھ لو۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... یعنی ان فرائض کی ادائیگی اور پابندی سے آدمی جنتی بن جاتا ہے۔ اس اعرابی نے عہد کیا ہے کہ اس میں بغیر کمی و زیادتی کے جیسے شریعت مطہرہ میں حکم ہے ویسے ہی ان کا اہتمام کروں گا اس لیے نبی کریم ﷺ کی طرف سے اس کو جنتی ہونے کی بشارت اور خوشخبری مل گئی۔

(۵۱۶/۱۰) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ الْجَنْهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُصَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي شَهِدْتُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَصُمْتَ رَهْطًا، وَفُتِنْتُ، وَأَتَيْتُ الزَّكَاةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَمَلَتْ عَلَى هَذَا كَأَنَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ وَالشَّاهِدِينَ۔ رواه البزار بإسناد حسن، وابن خزيمة في صحيحه، وابن حبان، وتقدم لفظه في الصلوة۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن مرثہؓ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے (سچے) رسول ہیں اور میں نے پانچ نمازیں پڑھیں اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کی رات کو عبادت کی اور زکوٰۃ دی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (جو مرتے دم تک یہ کرتا رہا اور) اسی پر اس کی موت آئی وہ صدیقین اور شہداء میں سے ہوا۔ (بزار، ابن خزيمة، ابن حبان)

(۵۱۷/۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعَاوِيَةَ الْعَاصِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَهَّرَ طَهْرًا لَا يُبَالَى: مَنْ عَبَدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَعَلِمَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَعْمَلَ زَكَاةَ مَا لَيْسَ بِهَا نَفْسُهُ زَاوِدَةً عَلَيْهِ كُلُّ غَايِرٍ وَلَمْ يُعْطِ الْفَرِيضَةَ، وَلَا الدَّرَنَةَ، وَلَا التَّهْرِيصَةَ، وَلَا الشَّرْطَ النَّفْسِيَّةَ، وَلَكِنْ مِنْ وَسْطِ أَمْوَالِكُمْ، قَالَ: اللَّهُ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ۔ رواه ابو داود۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن معاویہؓ نے غاضریؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص تین کام کر لے اس کو ایمان کا مزہ آ جائے۔ صرف اللہ جل شانہ کی عبادت کرے اور اس کو اچھی طرح جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور ہر سال زکوٰۃ کو خوش دلی سے ادا

کرے (بوجھ نہ سمجھے) اس میں (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا جانور یا خارش جانور، یا مریض یا گھٹیا قسم کا جانور نہ دے، بلکہ متوسط جانور دے اللہ جل شانہ زکوٰۃ میں تمہارے بہترین مال نہیں چاہتا لیکن گھٹیا مال کا بھی حکم نہیں فرماتا۔ (سنن ابوداؤد)

فائدہ:..... اس حدیث میں تذکرہ اگرچہ جانوروں کی زکوٰۃ کا ہے لیکن ضابطہ ہر زکوٰۃ کا یہی ہے کہ نہ تو بہترین مال واجب ہے نہ گھٹیا مال جائز ہے بلکہ درمیانی مال ادا کرنا اصل ہے البتہ کوئی اپنی خوشی سے ثواب حاصل کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عمدہ مال ادا کرے تو اس کی سعادت ہے، اس کی خوش قسمتی ہے۔ ہم لوگ عمدہ مال کو یہ سوچتے ہیں کہ اس کو رکھ لیں اپنے کام آئے گا اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کے واقعات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے کام آنا اسی کو سمجھتے تھے جو اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا ہو۔ وہ اس زکوٰۃ کو تاوان اور بیگار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس کو اپنی ضرورت، اپنی غرض اور اپنا کام سمجھتے تھے۔

(۵۱۸/۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَذْنَيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَعَافِيَتَكَ، وَهَمَّ بِجَمْعٍ مِمَّا لَا حَرَامَ لَهَا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وَكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ۔

رواہ ابن خزیمہ، وابن حبان فی صحیحہما، والحاکم، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تو جب مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو جو حق (واجب) تجھ پر تھا وہ تودا ہو گیا (آگے صرف نوافل کا درجہ ہے) اور جو شخص حرام طریقہ (سود، رشوت وغیرہ) سے مال جمع کر کے صدقہ کرے، اس کو اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ہے، بلکہ اس حرام کمائی کا وبال اس پر ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں دو مضمون وارد ہوئے ہیں ایک تو یہ کہ واجب کا درجہ زکوٰۃ کا ہے۔ اس کے علاوہ جو درجات ہیں وہ صدقات اور نوافل کے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص زکوٰۃ کو ادا کرے اس نے اس حق کو تودا کر دیا جو اس پر واجب تھا، اس سے زیادہ جو ادا کرے وہ افضل ہے۔ (کنز العمال)

اس نوع کی بہت سی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں جن کی بناء پر جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ مال میں بحیثیت مال کے تو زکوٰۃ کے علاوہ کسی دوسری چیز کا وجوب نہیں، البتہ دوسری حیثیات سے اگر وجوب ہو تو وہ امر آخر ہے جیسا کہ بیوی اور چھوٹی اولاد کا نفقہ ہے، اور اسی طرح سے دوسرے نفقات ہیں، یا اسی طرح سے مضطر کی ضرورت کا پورا کرنا ہے کہ جو شخص بھوک یا پیاس کی وجہ سے مر رہا ہے تو اس کو موت سے بچانا فرض کفایہ ہے، البتہ بعض تابعین کا مذہب یہ ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں جیسا کہ خنئی، شعبی، عطاء اور مجاہد کا مذہب ہے۔ امام شعبی سے کسی نے پوچھا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی حق ہے؟ انہوں نے فرمایا ہے، اور قرآن پاک کی آیت **وَأَتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ** تلاوت فرمائی، یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حقوق مسلم میں داخل ہے، کہ مال داروں کے ذمہ ضروری ہے کہ جب وہ کسی ضرورت مند کو دیکھیں تو اس کی ضرورت کا ازالہ کریں، لیکن جو چیز فقہ کے اعتبار سے صحیح ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو اضطراب کا درجہ حاصل ہو جائے تو اس کا ازالہ فرض کفایہ ہے، لیکن اس کا ازالہ بطور قرض کے کیا جائے یا اعانت کے طور پر، فقہاء کے یہاں مختلف فیہ ہے۔ (احیاء العلوم)

مضطر کی اعانت اپنی جگہ پر مستقل واجب ہے۔ جب کہ وہ بھوک یا پیاس سے یا اور کسی وجہ سے ہلاکت کے قریب ہو، لیکن مال دار پر مالی حیثیت سے زکوٰۃ سے زیادہ واجب نہیں ہے۔ یہاں دو امر قابل لحاظ ہیں: اول افراط، ہم لوگوں کی عادت یہ ہے کہ جب بھی کسی چیز کی طرف بڑھتے ہیں تو ایسا زور سے دوڑتے ہیں کہ پھر حدود کی ذرا بھی پروا نہیں رہتی۔ اس لیے اس کی رعایت ضروری ہے کہ کسی دوسرے شخص کا مال بغیر اس کی طیب خاطر کے لینا جائز نہیں ہے۔ فقہاء نے مضطر کے لیے دوسرے کا مال کھانے کی ضرورت اجازت دی ہے، لیکن خود اس میں حنفیہ کے یہاں بھی دو قول ہیں کہ اس کو مردار کا کھانا دوسرے کا مال کھانے پر مقدم ہے یا دوسرے کا مال مردار کھانے پر مقدم ہے جیسا

کہ سب فقہ میں مذکور ہے، البتہ اتنا ضرور ہے کہ وہ اس حالت پر پہنچ جائے کہ اس کو مردار کھانے کی اجازت ہو جائے جب وہ دوسرے کا مال کھا سکا ہے حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتَذَلُّوا إِلَيْهَا إِلَى الْحُكَّامِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۳﴾

ترجمہ: "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ، اور ان کو حکام کے یہاں اس غرض سے نہ لے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ بطریق گناہ کے کھا جاؤ اور تم اس کو جاننے ہو۔" (سورہ بقرہ آیت ۲۳)

غریب پروری کا جذبہ بہت مبارک ہے مگر اس میں حدود سے تجاوز ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ علماء حق نے اس میں اتنی احتیاط برتی ہے کہ جو مجمع کی شرم میں کسی کا خیر میں چندہ دیا جائے اس کو بھی پسند نہیں کیا۔ اس لیے اس میں اس جانب افراط سے بچنا ضروری ہے اور دوسری جانب اس میں تفریط سے بچنا بھی اہم اور نہایت ضروری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مال میں زکوٰۃ ہی واجب ہے، لیکن محض واجب کی ادائیگی پر کفایت کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ کون شخص یہ یقین کر سکتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے کسی فرض کو بھی پورا پورا کر دیا۔ اور جب اس میں کوتاہی رہتی ہے تو اس کے پورا کرنے کے لیے نوافل ہوتے ہیں۔ عدالت میں جب مقدمہ کے لیے آدمی جاتا ہے ہمیشہ خرچ سے زیادہ روپیہ جیب میں ڈال کر جاتا ہے کہ نہ معلوم کیا خرچ پیش آجائے۔ وہ عدالت تو سب عدالتوں سے اونچی ہے، اس لیے صرف فرائض کی ادائیگی پر ہرگز قناعت نہ کرنا چاہیے بلکہ زیادہ سے زیادہ حصہ نوافل کے ذخیرہ کا اپنے پاس رکھنا چاہیے۔

علامہ سیوطی نے "مرقاۃ الصعود" میں نقل کیا ہے کہ ستر نوافل ایک فریضہ کی برابری کرتے ہیں۔

دوسرا مضمون حدیث بالا میں یہ ہے کہ جو شخص حرام مال جمع کر کے اس میں سے صدقہ کرے، اس کو صدقہ کا ثواب نہیں ملتا ہے۔

(انحال صدقات صفحہ ۳۰۸ جلد ۱)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان

(۱/ ۲۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ، وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤْذِي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا تَمَّاتَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُيِّحَتْ لَهُ صَفَائِمٌ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِي عَلَيْهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيَكُونُ بِهَا جَنْبُهُ وَتُطْفِئُ لُحْمًا تَرَدَّتْ أُعْيُنُهُ لَهُ فِي يَوْمٍ كَافٍ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْطِعَ بَيْنَ الْعِبَادِ قَبْرَيْنِ سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَلْبَل؟ قَالَ: وَلَا صَاحِبٍ إِلَّا لَا يُؤْذِي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا، حَلْبُهَا يَوْمَ يَوْمِهَا إِلَّا إِذَا تَمَّاتَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَطِخَ لَهَا بِقَاءٍ قَرَقَرٍ أَوْ قَرَمَا كَانَتْ لَا تَفْقِدُ مِنْهَا قَصِيلاً وَاحِداً تَطْلُوهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَعْصُهُ بِأَقْوَامِهَا لُحْمًا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَا هَارَ دَعِيَ عَلَيْهِ أَخْرَاجُهَا فِي يَوْمٍ كَافٍ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْطِعَ بَيْنَ الْعِبَادِ قَبْرَيْنِ سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَلْبَقِرُ وَالْعَنُورُ؟ قَالَ: وَلَا صَاحِبٍ بِقِرٍ وَلَا عَنُورٍ لَا يُؤْذِي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا تَمَّاتَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَطِخَ لَهَا بِقَاءٍ قَرَقَرٍ أَوْ قَرَمَا كَانَتْ لَا تَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئاً لَيْسَ مِنْهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جِلْعَاءٌ، وَلَا عَضْبَاءٌ، تَنْظِلُهُ بِشُرْفِهَا وَتَطْلُوهُ بِأَخْفَافِهَا لُحْمًا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَا هَارَ دَعِيَ عَلَيْهِ أَخْرَاجُهَا فِي يَوْمٍ كَافٍ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْطِعَ بَيْنَ الْعِبَادِ قَبْرَيْنِ سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَلْحِيلُ؟ قَالَ: الْحَيْلُ فَلَا تَهَيَّ لِرَجُلٍ وَرَزٌّ، وَهَيَّ لِرَجُلٍ بِشَرٍّ، وَهَيَّ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هَيَّ لَهُ وَرَزٌّ، فَتَرْجُلٌ رَبَطَهَا بِرِيَاءٍ وَفَخَّرَا وَنَوَّاءَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهَيَّ لَهُ وَرَزٌّ، وَأَمَّا الَّتِي هَيَّ لَهُ بِشَرٍّ فَتَرْجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَلَسْ حَقُّ اللَّهِ فِي مُلْكُومِهَا وَلَا رِقَابِهَا، فَهَيَّ لَهُ بِشَرٍّ، وَأَمَّا الَّتِي هَيَّ لَهُ أَجْرٌ، فَتَرْجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْصَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْصَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عِدَّةٌ مِمَّا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ، وَكُتِبَ لَهُ عِدَّةٌ أَرْوَاقُهَا وَأَبْوَالُهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا تُقْطَعُ بِطَوْلِهَا فَاسْتَنْتَ شَرْفاً أَوْ شَرْفاً إِلَّا

كُتِبَ لَهُ عَذَابٌ أَثَرُهَا وَأَزْوَاجُهَا حَسَنَاتٌ، وَلَا مَرْبُهَا صَاحِبُهَا عَلَى كَهْرٍ فَتَشْرِبُ مِنْهُ، وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَشْفِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ عَذَابَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحُمُرُ؟ قَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ إِلَّا هَذِهِ الْأَيَّةُ الْفَادَةُ الْجَامِعَةُ: **فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ** (الزلزلة: ۷، ۸) رواه البخاری و مسلم، واللفظ له، والناسخ مختصراً

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

①..... کوئی شخص جو سونے کا مالک ہو، یا چاندی کا اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس سونے چاندے کے پترے بنائے جائیں گے اور اس کو جہنم کی آگ میں ایسا تپایا جائے گا گویا وہ خود آگ کے پترے ہیں۔ پھر ان سے اس شخص کا پہلو اور پیشانی اور کمر داغ دی جائے گی اور بار بار اس طرح تپاتپا کر داغ دیے جاتے رہیں گے قیامت کے پورے دن میں جس کی مقدار دنیا کے حساب سے پچاس ہزار برس ہوگی۔ اس کے بعد اس کو جہاں جانا ہوگا جنت میں یا جہنم میں چلا جائے گا۔

②..... صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اونٹ کی زکوٰۃ اگر نہ دی گئی تو اس کا حشر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح جو اونٹوں والا اپنے اونٹوں کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے گا۔ اور اونٹوں میں (زکوٰۃ کے علاوہ) ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کی باری کے دن انہیں دوہ کر (ان کا دودھ خیرات کر دیا جائے) تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اسکو ایک وسیع و ہموار اور چٹیل میدان میں منہ کے بل اونٹوں کے پیروں میں ڈال دیا جائے گا، وہ اونٹ اس دن دنیا کے لحاظ سے بہت زیادہ موٹے تازے ہوں گے۔ وہ شخص اپنے اونٹوں میں سے ایک بچہ کو بھی وہاں سے غائب نہ پائے گا۔ (سب موجود ہوں گے) وہ سب کے سب اپنے قدموں سے اسے روند رہے ہوں گے اور اپنے دانتوں سے کاٹ رہے ہوں۔ جب بھی ان کا ایک پھیرا پورا ہو جایا کرے گا، ان کو دوبارہ لوٹا دیا جائیگا کرے گا (مسلل یہی ہوتا رہے گا) اس پورے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو چکے گا اور فیصلہ کے مطابق (اس کو جہاں جانا ہوگا جنت میں یا جہنم میں چلا جائے گا۔

③..... صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گائے اور بکریوں کے متعلق کیا ارشاد ہے، یعنی ان کا کیا حشر ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اسی طرح گائے اور بکریوں والا جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے گا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو ایک وسیع و ہموار چٹیل میدان میں منہ کے بل ان (گائے بکریوں) کے پیروں میں ڈال دیا جائے گا وہ اس دن دنیا کے اعتبار سے بہت زیادہ موٹی تازہ ہوں گی، وہ شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی غائب نہ پائے گا۔ ان میں نہ کوئی مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ بے سینگ کے ہوگی اور نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا (بلکہ سب لمبے سیدھے اور لوک دار تیز سینگوں والی ہوں گی) وہ سب کی سب اس کو اپنے سینگوں سے مارتی ہوں گی۔ اور اپنے کھروں سے روند رہی ہوں گی۔ جب ان کا ایک پھیرا پورا ہو جایا کرے گا ان کو دوبارہ لوٹا دیا جائے گا۔ (مسلل یہی ہوتا رہے گا) اس پورے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو چکے گا اور ان کو (فیصلے کے مطابق) جنت یا جہنم میں جانا ہوگا۔

④..... صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے (اپنے مالکوں کی نیت کے لحاظ سے) تین قسم کے ہیں: ① یہ ایک شخص کے لیے تو (باعث) عذاب ہیں اور ② ایک شخص کے لیے پردہ پوشی، ہچاؤ (اور عزت و رفعت کا ذریعہ) ہیں اور ③ ایک شخص کے لیے یہ (موجب) اجر و ثواب ہیں۔ جس شخص کے لیے یہ عذاب کا ذریعہ ہیں وہ تو وہ شخص ہے جس نے دکھاوے اور فخر و غرور کے لیے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے گھوڑے رکھے ہوں اس شخص کے لیے یہ گھوڑے عذاب ہیں اور جس شخص کے لیے ہچاؤ (اور عزت و رفعت کا ذریعہ) ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے ان کو اللہ کے حکم کے مطابق رکھا ہے اور وہ ان کی پشتوں اور ان کی جانوں کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں ان کو بھی فراموش نہیں کرتا اور جس شخص کے لیے گھوڑے رکھنا باعث اجر و ثواب ہے یہ (خوش نہیب ہے) جس نے گھوڑے اس لیے پال رکھے ہیں کہ جہاد میں اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے کام آئیں (یہ

اس قدر بابرکت ہیں کہ) جن سرسبز و شاداب چراگا ہوں اور باغیوں میں یہ چھوڑ رکھے ہیں ان میں سے یہ جو کچھ بھی (گھاس، چارہ) کھاتے ہیں اس کے بقدر نیکیاں اس شخص کے اعمال نامہ میں لکھ دی جاتی ہیں، یہاں تک کہ وہ جتنی لید اور پیشاب کرتے ہیں اس کے بقدر نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور وہ جو بیروں کی رسیاں توڑ کر اچھلتے کودتے ایک دو چکر لگاتے ہیں ان کے تمام نشانات قدم، اور ان کی لیدوں کے بقدر بھی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور مالک جب ان کو کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے اور وہ اس میں سے پانی پی لیں تو گو مالک نے ان کو پانی پلانے کی نیت نہ کی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ان کے ہر ہر گھونٹ کے بقدر نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

⑤..... صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور گدھوں کے بارے میں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گدھوں کے بارے میں مجھ پر اس ایک بے مثل اور جامع آیت کے علاوہ اور کچھ نازل نہیں ہوا۔ **فَمَنْ يَغْتَلِ مَغْطَلًا فَغَدَاةً خَيْرٌ لِّهِ مِنْ غَدَاةٍ مَغْطَلًا**۔ جو شخص دنیا میں ذرہ برابر بھلائی کرے گا اس کو بھی قیامت کے دن دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا اس کو بھی دیکھ لے گا۔ (بخاری و مسلم نسائی)

فائدہ:..... زکوٰۃ نہ دینے کا حشر اور وبال و عذاب جو حدیث بالا میں ذکر ہوا کہ سونا و چاندی جہنم کی آگ کے ٹکڑے بن کر داغ دیے جائیں گی یہ تو صرف قیامت کے ایک دن کا عذاب ہے جو پیشی کا دن ہے، لیکن اس دن کی مقدار بھی پچاس ہزار برس کی ہوگی اور اتنے دن زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب بھگت کر یہ معلوم ہوگا کہ اپنے دوسرے اعمال اس قابل ہیں کہ ان کی وجہ سے معافی ہو کر جنت میں جانے کی اجازت ہو جائے، یا وہ اگر اس قابل نہیں اور معافی کی کوئی صورت نہیں یا زکوٰۃ نہ دینے ہی کا عذاب بھگتنا بھی کچھ باقی ہے تو جہنم میں پھینک دیا جائے گا وہاں جو کچھ گزرے گی وہ تو تحریر و تقریر میں آہی نہیں سکتی۔ آگ میں تپا کر داغ دیے جانے کا جو عذاب حدیث شریف میں گزرا ہے یہ قرآن پاک کی اس آیت میں بھی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِئْسَ لَهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٌ ٥٠ يَوْمَ يُخْفَىٰ عَنْهُمْ آلَتْهُمُ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَاَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ٥١ (توبہ آیت ۵)

ترجمہ:..... ”جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے خزانہ کے طور پر رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، آپ ان کو بڑے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے وہ اس دن ہوگا جس دن ان کو (سونے و چاندی کو) اول جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں کو داغ دیا جائے گا کہ یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا، اب اس کا مزہ چکھو، جس کو جمع کر کے رکھا تھا۔“

علماء نے لکھا ہے کہ پیشانیوں وغیرہ کے ذکر سے آدمی کے چاروں طرف مراد ہیں۔ پیشانی سے اگلا حصہ، پسلیوں سے دایاں اور بایاں اور پشت سے پچھلا حصہ مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ سارے بدن کو داغ دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور متعدد صحابہ کرامؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اس آیت شریفہ میں خزانہ سے مراد وہ ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو اور جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو، وہ خزانہ نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ حکم زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو حق تعالیٰ شانہ نے زکوٰۃ ادا کرنے کو بقیہ مال کے پاک ہو جانے کا سبب قرار دیا۔

حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد: **وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ** اور اس قسم کے دوسرے ارشادات اس حالت پر محمول ہیں جب کہ زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ جمہور فقہاء امصار کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے حضرت عمرؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو ابوداؤد وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں سونے کا ایک زیور پہن رہی تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ بھی کنز میں داخل ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو چیز مقدار زکوٰۃ کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز میں داخل نہیں ہے۔“ البتہ اتنی بات تو قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ سے

واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ مسلمان کی یہ ہرگز شان نہیں ہے کہ مال کو جمع کر کے رکھے۔ اس کی صحیح مثال بالکل پاخانہ کی سی ہے کہ وہ ضروری تو اتنا ہے کہ ایک دو دن نہ ہو تو حکیم اور ڈاکٹر دوائیں وغیرہ سب ہی کچھ کرنے پر آدمی مجبور ہے، لیکن اگر مناسب مقدار سے زائد آنے لگے تو اس کو بند کرنے کے واسطے بھی حکیم اور ڈاکٹر کی ضرورت ہی اور اگر کوئی شخص پاخانہ کو اس وجہ سے کہ وہ اتنی اہم اور ضروری چیز ہے اپنے گھر میں محفوظ رکھے کہ بڑی مشقت سے حاصل ہوئی ہے تو مکان بھی مڑ جائے گا، دماغ بھی مڑ جائے گا، امراض بھی بکثرت پیدا ہو جائیں گے بعینہ یہی صورت اس مال کی ہے کہ ضروری تو اتنا ہے کہ اگر چند روز کچھ نہ ملے تو سارے جتن اس کے لیے بھی کرنا پڑیں، لیکن اس کے باوجود اتنا ہی گندہ ہے کہ اگر اس کو فوراً مجبوری سے زائد مقدار کو پاخانہ کی طرح گھر سے نہ نکالا جائے تو تکبر اس سے پیدا ہوتا ہے۔ غرور اس سے پیدا ہوتا ہے، تقاخر اس سے ہوتا ہے۔ دوسرے کو ذلیل و حقیر سمجھنا اس سے ہوتا ہے، آوارگی و عیاشی اس کا ثمرہ ہے۔ غرض ہر قسم کی آفات اس پر مسلط ہیں۔ (از انتخاب و فضائل صدقات)

(۵۲۰/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِمَّا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةً مِثْلَهُ إِلَّا مِثْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعًا حَتَّى يُطَوَّقَ بِهِ عُنُقُهُ. ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ: "وَلَا يَخْشَبْنَ الَّذِينَ يَنْخَلُوعُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ" (آل عمران: ۱۸۱) الآية۔

رواہ ابن ماجہ، واللفظ لہ، والنسائی یسننہ صحیح، وابن خزيمة فی صحیحہ

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو وہ مال قیامت کے دن اس کے لیے ایک گنجه (انتہائی زہریلے) سانپ کی شکل کا بنا دیا جائے گا پھر وہ سانپ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کا مصداق بیان کرنے کے لیے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ "جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں وہ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ ان کا یہ طرز عمل ان کے لیے بہتر ہوگا، نہیں! بلکہ یہ بات ان کے لیے بہت ہی بری ہے۔ قیامت کے دن ان کو انہی چیزوں کا طوق پہنایا جائے گا جن میں انہوں نے بخل کیا تھا۔ (ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... اس سانپ کی ایک صفت تو یہ بتلائی کہ وہ شجاع ہو، جس سے بعض علماء نے زر سانپ مراد لیا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ شجاع وہ سانپ کہلاتا ہے جو دم کے اوپر سیدھا کھڑا ہو کر مقابلہ کرے (فتح الباری)۔ اور دوسری صفت اس سانپ کی یہ فرمائی کہ وہ گنجا ہوگا اور گنجا اس واسطے کہا کہ سانپ جب بہت زیادہ زہریلا ہوتا ہے تو اس کے زہر کی شدت سے اس کے سر پر سے بال اڑ جایا کرتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں زکوٰۃ نہ دینے پر اس مال کا سانپ بنا کر طوق پہنانا ذکر ہوا ہے اور پہلی حدیث میں آگ پر تپا کر داغ دینا گزرا ہے اور دونوں قسم کے عذاب قرآن پاک کی دو آیتوں میں بھی گزر چکے ہیں دو عذابوں میں کوئی اشکال نہیں۔

مختلف اوقات کے اعتبار سے بھی فرق ہو سکتا ہے کہ کبھی یہ اور کبھی وہ عذاب ہو اور مختلف انواع مال کے اعتبار سے بھی اور مختلف آدمیوں کے اعتبار سے بھی اور دونوں عذاب جمع بھی ہو سکتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ الباقیہ میں فرماتے ہیں کہ سانپ بن کر پیچھے لگنے میں اور پتری بن کر داغ دینے میں فرق اس وجہ سے ہے کہ آدمی کو اگر بمال مال سے محبت ہو۔ اس کی تفصیل سے خصوصی تعلق نہ ہو تو اس کا مال تو ایک شے واحد سانپ بن کر اس کے پیچھے لگ جائے گا اور جس کو مال کی تفصیل سے تعلق خاطر ہو، وہ روپیہ اور اشرفی کو گن گن کر رکھتا ہو اور جمل جائے اس کو جمع کر کے رکھتا ہو تو اس کا مال پترے بنا کر داغ دیا جائے گا۔

(۵۲۱/۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَلْفَ قَرْصَ عَلَى أَعْيُنِ الْمُشْلُوبِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ بِقَدْرِ الَّذِينَ يَبُؤُ فَفُقَرَاءُ هُمْ وَلَنْ يُجَاهِدُوا الْفُقَرَاءَ إِذَا جَاعُوا وَعَزُّوا إِلَّا بِمَا يَنْصُرُهُمْ أَعْيُنُهُمْ، إِلَّا وَلِئِنَّ اللَّهَ يُجَاهِدُهُمْ جَسَادًا. يَدَاؤُ يَدَيْهِمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔ رواه الطبرانی في الأوسط والصغير۔

ترجمہ:..... حضرت علیؑ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے دولت مندوں پر ان کے مالوں میں اتنی مقدار کو فرض کر دیا ہے جو ان کے فقراء کو کافی ہے اور فقراء کو جب کہ وہ بھوکے یا ننگے ہوں مشقت میں نہیں ڈالتی مگر یہ صرف یہ بات کہ ان کے غنی اپنے فریضہ کو روکتے ہیں یعنی پورا ادا نہیں کرتے غور سے سن لو کہ حق تعالیٰ شانہ ان دولت مندوں سے سخت محاسبہ فرمائے گا اور (فرض کی کوتاہی پر) سخت عذاب دے گا۔ (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

فائدہ:..... اگر ہر علاقے کے مسلمان فریضہ زکوٰۃ کو اہتمام سے ادا کرتے رہیں تو یقیناً ہر علاقے اور مقام پر ہر غریب اور ضرورت مند کو اس کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان مل جائے پھر غریبوں اور محتاجوں کی تعداد کو کم کرنے کے لیے یہ انتظامات کیے گئے ہیں کہ حلال کمائی کی ترغیب مختلف عنوانات سے دی گئی ہے اور مال داروں کی طرف لپٹائی ہوئی نگاہ اٹھانے سے بھی منع کیا گیا ہے تو جب لوگ حلال کمائی بھی ضرورت کے مطابق کر لیں اور مالدار زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تو یقیناً بھوکوں، ننگوں، غریبوں کا وجود نہ ہونے کے برابر رہے گا۔

(۵۲۲/۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِزَ عَلَى أَكُولٍ ثَلَاثَةَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَأَكُولٍ ثَلَاثَةَ يَدْخُلُونَ النَّارَ، فَأَمَّا أَكُولٌ ثَلَاثَةٌ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، قَالَ شَيْهَذٌ، وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَكَصَحَّ لِسْتِدْوِ، وَعَفِيفٌ مُعْتَقٌ ذُو عِيَالٍ، وَأَمَّا أَكُولٌ ثَلَاثَةٌ يَدْخُلُونَ النَّارَ فَأَمِيرٌ مُسَلِّطٌ، وَذُو نَزْوَةٍ مِنْ عَمَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِي عَمَالِهِ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه، وابن حبان مفرقاً في موضعين۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تین (قسم کے) آدمی وہ پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور تین وہ جو سب سے پہلے دوزخ میں داخل ہوں گی تین وہ جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان میں پہلا شہید ہے اور دوسرا وہ غلام ہے جس نے اپنے رب کی عبادت کو خوب اچھی طرح کیا اور اپنے مولا کی خدمت بھی کی، اور تیسرا اہل و عیال والا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے جو روزی دی اس پر قناعت کی اور لوگوں سے سوال کرنے سے بچتا رہا۔ اور وہ تین جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے ایک تو ظالم بادشاہ ہے اور دوسرا مال دار جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق ادا نہیں کرتا (زکوٰۃ نہیں دیتا) اور تیسرا وہ فقیر جو باوجود فقر کے تکبر کرتا ہو۔ (صحیح ابن حبان، ابن خزیمہ)

(۵۲۲/۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمُرْنَا بِأَقَامَةِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَعَنْ لُؤْلُؤٍ قَلَا صَلَاةَ لَكُمُ۔ رواه الطبرانی في الكبير مرقوفاً مكذوباً سائداً أحدهما صحيح، والا صباهی۔

فوائد:..... لا ضیعتہا فی قال: من أقام الصلوة ولم يؤت الزكاة فليكن مثله ينقصه عمله۔
ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جو زکوٰۃ نہ دے تو اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ (طبرانی فی الکبیر والاصہانی)

فائدہ:..... اس لیے کہ اسلام کے چاروں ارکان بمنزلہ چار ستونوں کے ہیں، اگر ایک ستون بھی گر جائے تو ساری عمارت ہل جاتی ہے اور بسا اوقات گر کر ختم ہو جاتی ہے اور حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ نماز پر جو ثواب اللہ جل شانہ کے یہاں سے ملتا ہے وہ بھی نہیں ملے گا اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ (کامل) مسلمان نہیں اس کو اس کے نیک عمل فائدہ نہ دیں گے۔ (اصہانی) یعنی دوسرے اعمال سے زکوٰۃ نہ دینے کا وبال نہیں ملے گا اس کا مطالبہ بدستور رہے گا۔

لکھنؤ روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو آدمی نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے، پس وہ کامل مسلمان نہیں ہے اور اس کو اس کے نیک اعمال نفع نہیں دیں گے۔ [محمد عابد قریشی رضی اللہ عنہ]

(۵۳۶/۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا قَلْبَهُ يُؤَدِّي زَكَاةً مُقْبِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعًا لَهُ رَيْبٌ عَابٍ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْفٍ هَتَّيْهِ، يَعْنِي شِدْقِيهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا كَمُؤَلِّك، ثُمَّ تَكْلَاهُ الْآيَةُ: "وَلَا يَخْشَى الَّذِينَ يَبْخُلُونَ" (آل عمران: ۸۰) الآية۔ رواه البخاری والنسائی ومسلم۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ جل شانہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو وہ مال قیامت کے دن ایک ایسا سانپ بنا دیا جائے گا، جو گنجا ہو اور اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں۔ پھر وہ سانپ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا جو اس کے دونوں جبروں کو پکڑے گا اور کہے گا، میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے (اس کی تائید میں) قرآن پاک کی آیت: وَلَا يَخْشَى الَّذِينَ يَبْخُلُونَ الْآیہ پڑھی۔

فائدہ:..... اس سانپ کی تین صفات حدیث بالا میں بتلائی گئی ہیں۔ جن میں پہلی دو صفتوں کی تفصیل تو پہلے لکھی جا چکی ہے۔ تیسری صفت اس سانپ کی یہ بیان فرمائی کہ اس پر دو نقطے سیاہ ہوں گی۔ اس پر دو نقطے سیاہ ہونا بھی سانپ کے زیادہ تر ہریلے ہونے کی علامت ہے۔ ایسے سانپ کی عمر بھی زیادہ ہوتی ہے۔

بعض علماء نے دو نقطوں کی بجائے سانپ کے منہ میں زہر کی کثرت سے دونوں جانب زہر کا جھاگ ترجمہ کیا ہے۔ اور بعض نے دو دانت جو اس کے منہ سے باہر دونوں جانب نکلے ہوئے ہوں، اور بعض نے دوزہر کی تھلیاں جو دونوں جانب لٹکی ہوئی ہوں، ترجمہ کیا ہے۔ (فتح الباری)

(۵۳۵/۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَتَّعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللَّهُ بِالْأَحْبَسِ اللَّهُ عَنْهُمْ الْقَطْرَ۔ وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم۔ رواه الطبرانی في الأوسط، ورواه ثقات، و الحاكم و البيهقي في حديث الاثما قالوا: وَلَا هَتَّعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللَّهُ بِالْأَحْبَسِ اللَّهُ عَنْهُمْ الْقَطْرَ۔ وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو قحط میں مبتلا کر دیتا ہے (طبرانی فی الاوسط، حاکم بیہقی)۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے بارشیں روک لیتا ہے۔

(۵۳۶/۸) ورواه ابن ماجه و البزار و البيهقي من حديث ابن عمر. ولفظ البيهقي أَن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خُصَالُ خَمْسٍ ابْتِلَاءٌ يُمْسِكُ بِكُمْ أَعْوَدُ بِاللَّهِ أَن تَذَرُوهُمْ: لَمْ تَطْهَرُوا النَّجَاسَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الْاَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَسْلَافِهِمْ وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمَكْنِيَّاتِ وَالْوَيْزَاتِ إِلَّا أَخَذُوا بِالزِّنِينَ، وَشَدَّةُ الْمُؤَنَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ، وَلَمْ يَمْتَعُوا زَكَاةَ أَهْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمَظَرَّوْا، وَلَا تَقْصُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سُلِطَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَأْخُذُ بَعْضُ عَمَائِهِمْ أَيْدِيَهُمْ، وَعَمَّا لَمْ تَحْكُمُوا أَمْرَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ إِلَّا جُعِلَ بِأَسْهُمِهِمْ بَيْتُهُمْ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا کہ اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تم ان میں مبتلا ہو (تو بڑی آفات میں پھنس جاؤ) ایک تو یہ ہے کہ فحش، بدکاری جس قوم میں کھلم کھلا علی الاعلان ہونے لگے تو ان میں ایسی نئی نئی بیماریاں پیدا ہوں گی جو پہلے کبھی سننے میں نہ آئی ہوں، اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں گے، ان پر قحط اور مشقت اور بادشاہ کا ظلم مسلط ہو جائے گا، اور جو قوم زکوٰۃ کو روک لے گی ان پر بارش روک دی جائے گی اگر جانور نہ ہوں تو ایک قطرہ بھی بارش کا نہ ہو (جانور چوں کہ اللہ کی مخلوق ہیں اور بے قصور ہیں ان کی وجہ سے تھوڑی بہت بارش ہوگی) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کریں گے ان پر دوسری قوموں کا تسلط ہو جائے گا اور ان کے مال

اور سن کو نوٹ لیں گے، اور جن کے حاکم کتاب اللہ کے مطابق احکام جاری نہیں کریں گے ان میں خانہ جنگی ہوگی۔ (حاکم بیہقی)

(۱۰۰/۲۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْمُسُ بِحُمْسٍ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَحْمُسُ بِحُمْسٍ؟ قَالَ: مَا تَقْصُ قَوْمُ الْعَهْدِ إِلَّا سَلْطَ عَلَيْهِمْ عُدُوهُمْ، وَمَا حَكُمُوا بِحُمْسٍ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا قَسًا فِيهِمُ السُّوْتُ، وَلَا مَعْلُومًا الزَّكَاةَ إِلَّا حُسَّ عَلَيْهِمُ الْقَطْرُ، وَلَا حَقَّقُوا الْيَكْنَالَ إِلَّا حُسَّ عَلَيْهِمُ النَّبَاتُ وَأُخِذُوا بِالنَّيْبِينِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلہ میں ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ① جو قوم معاہدہ کی خلاف ورزی کرتی ہے اس پر دشمن غالب آجاتا ہے۔ ② اور جو لوگ اللہ کے قانون کے خلاف حکم کریں گے ان میں اموات کی کثرت ہوگی۔ ③ اور جو لوگ زکوٰۃ کو روک لیں گے ان پر بارش بند کر دی جائے گی۔ ④ اور جو لوگ نہ پ تول میں کمی کریں گے ان کی پیداوار کم ہو جائے گی اور قحط مسلط ہو جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

تاکید: اس حدیث شریف میں غالباً اختصار ہوا کہ تفصیل میں چار ہی چیزیں ذکر کی گئی ہیں۔ اس حدیث میں اللہ کے حکم کی خلاف ورزی پر اموات کی کثرت اور اس سے پہلے کی حدیث پاک میں خانہ جنگی ارشاد ہوا ہے۔ دونوں چیزیں علیحدہ علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں اور خانہ جنگی سے اموات کی کثرت کا نمونہ آج کل تو آنکھوں کے سامنے ہے۔

مدرجہ بالا ارشادات نبوی سے بخوبی واضح ہو گیا کہ حالات عالم کے بننے بگڑنے میں جسم انسانی سے تیار ہونے والے اعمال ہی کا دخل ہے۔ اگر انسانوں کے زمین سے آسمان کی طرف جانے والے اعمال بھلے ہیں آسمان سے آنے والے حالات بھی بھلے اترتے ہیں اور اگر بگڑے ہوئے اعمال زمین سے آسمان کی طرف جاتے ہیں تو آسمان سے بگڑے ہوئے حالات اترتے ہیں۔ جن کو دنیا کی کوئی طاقت درست نہیں کر سکتی، آج ساری دنیا میں جو قحط سالی، پریشانیاں، اموات کی کثرت، خانہ جنگی، نئی نئی بیماریاں ہیں اس کی واحد وجہ اعمال کا بگاڑ ہے، جس کی خبر نہ کو رو احادیث میں دی گئی ہے، اور ان تمام پریشانیوں کے خاتمہ کی صرف یہ صورت ہے کہ توبہ و استغفار کر کے اعمال کو درست کیا جائے۔ ہر عمل اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہو تو اس پر آسمان سے خوشحالی، فراخی، محبوبیت، حیاۃ طیبہ، برکات، عزت، امن و امان کے فیصلے زمین والوں کے لیے اتریں گے۔ وَتُؤْتُوا إِلَى اللَّهِ بَحِيثًا أَيُّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ⑤

(۲۰۸/۱۰۰) وَرَوَاهُ عَنْ شَائِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَالَطْتَ الصَّدَقَةَ، أَوْ قَالَ: الزَّكَاةَ عَمَّا لَا أَفْسَدَتْهُ رَوَاهُ الْبَزَارُ وَالسَّيْفِيُّ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ جس مال کے ساتھ زکوٰۃ کا یا صدقہ کا مال مل جاتا ہے وہ اس مال کو ہلاک اور خراب کیے بغیر نہیں رہتا۔ (بزار بیہقی)

تاکید: اس حدیث پاک کے مطلب میں علماء کی دو تفسیریں ہیں اور دونوں صحیح ہیں، ایک یہ کہ جس مال میں زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو اور اس سے زکوٰۃ نہ نکالی گئی ہو تو یہ سارا مال زکوٰۃ کے ساتھ مخلوط ہے اور یہ زکوٰۃ کا مال سب کو ہی ہلاک کر دے گا۔

حافظ ابن تیمیہؒ نے منہجی میں انہی معنی کو اختیار کیا ہے۔ اس لیے اس پر زکوٰۃ نکالنے میں جلدی کرنے کا باب لکھا ہے۔ اور حمیدتی سے اس حدیث کے بعد یہ نقل کیا ہے کہ اگر تجھ پر زکوٰۃ واجب ہو جائے اور تو اس کو نہ نکالے تو حرام مال حلال کو بھی ہلاک کر دے گا۔ یعنی زکوٰۃ کا مال جس کا روکنا حرام ہے باقی مال کو جس کا روکنا حلال ہے ضائع کر دے گا۔

دوسری تفسیر جو حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے نقل کی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ جو شخص خود صاحب نصاب ہو یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس

کی قیمت کی کوئی چیز اصلی ضرورت سے زائد اس کے پاس ہو اور وہ اپنے کو غریب ظاہر کر کے کسی سے زکوٰۃ کا مال لے لے، تو یہ مال اس کے پاس جو اپنا اصلی مال پہلے سے تھا اس کو بھی ضائع کر دے گا۔ (مشکوٰۃ)

حافظ منذری نے یہ حدیث اگرچہ روئی کے ساتھ نقل کی ہے جو شدید ضعف کی علامت ہے اور ہمارے اصول کے مطابق اس کو یہاں ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اس کے دوسرے شاہد کے ملنے کی وجہ سے یہاں ذکر کر دیا ہے۔ (رواہ الشافعی و البخاری فی تاریخہ کذا فی مشکوٰۃ)

(۵۲۹/۱۱) وَعَنِ الْأَخْثَفِ بْنِ قَبِيصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى مَلَأٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ حَشِينُ الشَّعْرِ وَالْثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بَشِيرُ الْكَانِزِينَ بِرَضِيفٍ يُخْنِي عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوصِّعُ عَلَى حَلْمَةٍ قُذِي أَحَدُهُمْ حَتَّى يُخْرِجَ مِنْ لُغْصٍ كَتِفِهِ، وَيُوصِّعُ عَلَى لُغْصٍ كَتِفِهِ حَتَّى يُخْرِجَ مِنْ حَلْمَةٍ قُذِيهِ فَيَتَرَلَّزَلُ، ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ، وَبَعَثَهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ، فَقُلْتُ: لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ غَرَّهُوا الَّذِي قُلْتَ، قَالَ: إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالُوا لِي خَلِيلِي، قُلْتُ: مَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُبَيِّرُ أَحَدًا؟ قَالَ: فَتَنَظَّرْتُ إِلَى السَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: مَا أَحْبَبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةً ذَنَابِيرَ، وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ إِنَّمَا يَجْعَلُونَ الذُّنْيَا، لَا وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ ذُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواه البخاری ومسلم

ترجمہ:..... اخف بن قیس کہتے ہیں کہ میں (مدینہ منورہ میں) قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا ایک صاحب تشریف لائے جن کے بال سخت تھے۔ (یعنی تیل وغیرہ لگا ہوا نہ تھا) کپڑے بھی مونے تھے۔ بیت بھی ایسی ہی تھی (یعنی بہت معمولی سی) اس مجمع کے پاس اول کھڑے ہو کر سلام کیا، پھر فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو خوش خبری دو، اس پتھر کی جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر وہ ان کے پستان پر رکھ دیا جائے گا جس کی گرمی سے اور شدت سے گوشت وغیرہ پک کر مونڈھے کے اوپر سے ابلنے لگے گا اور پھر وہ پتھر مونڈھے پر رکھا جائے گا تو وہ سب کچھ پستان سے بہنے لگے گا پھر وہ لڑھک جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مسجد کے ایک ستون کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ اخف کہتے ہیں کہ میں ان کو جانتا نہ تھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ میں ان کی بات سن کر ان کے پیچھے چل دیا اور اسی ستون کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے عرض کیا کہ اس مجمع والوں نے آپ کی بات کی طرف کچھ توجہ نہیں کی، بلکہ اس گفتگو کو ناپسند سمجھا۔ وہ فرمانے لگے: یہ بے وقوف ہیں، کچھ سمجھتے نہیں ہیں۔ مجھ سے میرے محبوب نے کہا ہے۔ اخف نے پوچھا آپ کے محبوب کون؟ کہنے لگے: نبی پاک ﷺ (اے ابوذر) تم احد پہاڑ دیکھتے ہو۔ میں یہ سمجھا کہ کسی جگہ کام کو بھیجنا مقصود ہے، اس لیے یہ دکھانا ہے کہ کتنا دان باقی ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں دیکھ رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس اس پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میرا دل چاہتا ہے کہ اس سارے کو خرچ کر دوں مگر تین دینار۔ (جن کا بیان اور روایات میں ہے) اس کے بعد ابوذرؓ نے فرمایا، لیکن یہ لوگ سمجھتے نہیں، دنیا کو جمع کرتے جاتے ہیں، اور مجھے اللہ کی قسم! نہ تو ان سے دنیا کی طلب نہ دین کا استغناء کرنا ہے (پھر کیوں دبو مجھے تو صاف صاف کہنا ہے) یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے جا ملوں۔ (بخاری و مسلم)

(۵۳۰/۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَأَى فِي يَدَيْهِ فَتَحَاتٍ مِنْ وَرَقٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: صَنَعْتُهُنَّ أَكْثَرَ لِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَتَوَدِينَ زَكَاةً؟ قُلْتُ: لَا، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ: هِيَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ۔ رواه ابو داؤد و الدارقطني۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے ہاتھ میں چاندی کے چھلے دیکھے تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کے لیے زینت کرنے کو بنائی ہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا: تجھ کو تو جہنم کی آگ کے لیے یہی کافی ہیں۔ (ابوداؤد و دارقطنی)

فائدہ:..... حضرت عائشہؓ کا یہ فرمانا کہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتی، ممکن ہے کہ اس وجہ سے ہو کہ ان کو اس وقت تک یہ مسئلہ معلوم نہ تھا۔ دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ سونے و چاندی کے زیور کو عورت کی اصلی ضرورت میں سمجھتی ہوں، حالاں کہ زیور اصلی ضرورت میں نہیں ہے ایک زائد چیز ہے۔ تیسری وجہ جو علامہ خطابیؒ نے لکھی ہے یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چاندی کے چھلوں کا وزن عام طور سے اتنا نہیں ہوتا کہ وہ نصاب تک پہنچ جائے، اور نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ زیور کی مقدار اگرچہ اتنی نہ ہو لیکن دوسرے زیور کے ساتھ ملا کر بھی نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(۱۳/۵۲۱) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالَتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا أَسْوَدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَنَا: أَتُعْطِيَانِ زَكَاةَ؟ قَالَتَا: قُلْنَا: لَا، فَقَالَ: أَمَا تَخَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ أَسْوَدَةً مِنْ نَارٍ أَقْوَمَا زَكَاةً۔ رواه احمد بإسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اور میری خالہ، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہمارے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے عرض کر دیا کہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس سے نہیں ڈرتیں کہ اللہ جل شانہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائیں۔ ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (احمد)

فائدہ:..... یہ روایت اس مضمون میں صاف اور واضح ہے کہ جہنم کی آگ اس کے بدلہ میں پہننا اسی صورت میں ہے کہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ عورتوں کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ جو زیور آج بدن کی زینت بن رہا ہے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں کل جہنم کی دہکتی ہوئی آگ بن کر بدن کا عذاب بنے گا۔

(۱۳/۵۲۲) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَنٌ مِنْ ذَهَبٍ، أَيْ خَوَاتِيمٌ ضَخَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْرِطُ يَدَهَا، فَدَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَشْكُو إِلَيْهَا الَّذِي صَنَعَتْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَرَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسَلَةً فِي عُقْفِهَا مِنْ ذَهَبٍ قَالَتْ: هَذِهِ أَهْذَاهَا أَبُو حَسَنٍ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ أَيْعُرِلَتْ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدَيْكِ سِلْسَلَةٌ مِنْ نَارٍ، ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَأَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِالسِّلْسَلَةِ إِلَى الشُّوقِ فَبَا عَثْهَا وَانْتَرَعَتْ بِقَمِيصِهَا غُلَامًا، وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا، وَذَكَرَ حِلْمَةً عَمَتَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ لَعَلَّتْ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔ رواه النسائي بإسناد صحيح۔

ترجمہ:..... حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہندؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں سونے کا چھلہ تھا یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے (تنبیہ کرنے کے لیے) ان کے ہاتھ پر مارا تو وہ حضرت فاطمہؓ کے پاس آ کر رسول اللہ ﷺ کے اس مارنے کا شکوہ و شکایت کرنے لگیں تو (یہ سن کر) حضرت فاطمہؓ نے اپنے گلے سے زنجیر نکال کر (دکھائی) کہ یہ ابو حسن نے مجھے ہدیہ کی ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! لوگوں کا یہ کہنا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہے تمہیں دھوکا میں نہ ڈالے اور تمہارے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہو۔ پھر آپ ﷺ نکل گئے تشریف فرمانہ ہوئے حضرت فاطمہؓ نے فوراً وہ زنجیر بازار بھجوا کر بکوا دی اور اس کی قیمت کا غلام خرید کر آزاد کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بتلایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے فاطمہؓ کو جہنم کی آگ سے نجات دی۔ (نسائی)

فائدہ:..... اس سے پہلے کی احادیث مبارکہ سے اس حدیث پاک کا مطلب واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے مراد وہ سونے کا چھلہ یا زنجیر ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔ اگرچہ بظاہر اس حدیث شریف سے عورتوں کے لیے بھی سونے کا پہننا ناجائز اور حرام معلوم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض علماء نے

تقویٰ کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا کام کرنے کی ترغیب اور اس میں خیانت اور شریعت کی حدود کی پابندی نہ کرنے پر وعید اور جس کو اپنے اوپر اعتماد نہ ہو اس کے لیے یہ کام کرنے سے بچنا اور ٹیکس اور عشر وغیرہ وصول کرنے والوں کے بارے میں حکم

(۵۳۶/۱) عَنْ زَافِعَةَ بِنِ حَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْعَاوِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ يُؤْجِبُ اللَّهُ تَعَالَى كَالْعَاوِلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَنْزِلَ إِلَى أَهْلِهِ۔

رواہ احمد، واللفظ له، وابوداؤد، والترمذی، وابن ماجہ، وابن خزيمة في صحيحه، وقال الترمذی: حديث حسن۔

ترجمہ: حضرت زافعہ بنت حدیقہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ عامل صدقات (زکوٰۃ وصول کرنے والا) جو صحیح طریقے پر اللہ کی رضا کے لیے کام کرتا ہو وہ جب تک اپنے گھر نہ لوٹے اللہ تعالیٰ کی راہ میں غازی کی طرح ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزيمة)۔

(۵۳۷/۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْخَائِنَ فِي النَّسِيئِ الْأَمِينِ الَّذِي يَنْقُلُ مَا أَمَرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَأَمَلًا مُؤَقَّتًا حَتَّى يَنْتَقِلَ بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعَهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَعَصِّقِينَ۔ رواه البخاري ومسلم وابوداؤد۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ایسا خزانچی جو مسلمان، امانتدار ہو۔ مال (زکوٰۃ، صدقہ) کو (اس مستحق) کو خوشی سے پورا پورا دے جس کو دینے کے لیے کہا جائے خود صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد) **فائدہ:** مطلب یہ ہے کہ جیسے صدقہ زکوٰۃ دینے والے کو ثواب ملتا ہے ایسے ہی جو مستحق تک پہنچانے کا واسطہ بننا ہو بشرطیکہ اس میں خیانت نہ کرے پورا پورا پانچواں دے اسے بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

(۵۳۸/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْكَسْبِ كَسْبُ الْعَاوِلِ إِذَا نَصَحَ۔ رواه احمد ورواه ثقات۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین کمائی عامل کی کمائی (زکوٰۃ وصول کرنے والا) ہے بشرطیکہ وہ خیر خواہی سے (صحیح طریقہ پر) کام کرے۔ (مسند ام)

(۵۳۹/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَزَرَقْنَاهُ رِزْقًا قَمًا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پھر اس کو اس کی روزی دے دی اب اس کے بعد وہ جو کچھ لے گا وہ خیانت ہے۔ (ابوداؤد، شریف)

(۵۴۰/۵) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ اتَّقِ اللَّهَ لَا تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعْضِ نَجَسِهِ لَهُ رُعَاءٌ۔ أَوْ بَقْرَةٌ لَهَا حَوَازٌ، أَوْ شَاةٌ لَهَا مُغَاءٌ۔ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَكُنْتَ ذَلِكَ لَكُنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِيَّيْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ۔ قَالَ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَعْمَلُ لَكَ عَلَى شَيْءٍ، أَبَدًا۔ رواه الطبرانی في الكبير، وإسناده صحيح۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ارشاد فرمایا: اے ابو الولید! اللہ

سے ڈرنا ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ کسی اونٹ کو اٹھائے ہوئے ہو اور وہ بلبلارہا ہو یا ڈکرائی ہوئی گائے یا مسمیاتی ہوئی بکری کو لاوے ہوئے آؤ۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یوں ہی ہوگا؟ ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ایسا ہی ہوگا۔ عرض کیا: (پھر) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا میں اس قسم کا کام (زکوٰۃ کی وصولی) کبھی نہیں کروں گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کا مطلب یہ تھا کہ زکوٰۃ کی وصولی میں تقویٰ اور احتیاط سے کام لینا۔ اگر کوئی گائے، اونٹ، بکری زکوٰۃ کی وصول کرنے والے نے اپنی مرضی سے اپنے پاس رکھ لی تو یہ خیانت ہوگی اور قیامت کے دن یہ خیانت ساری مخلوق کے سامنے اس طور پر ظاہر ہوگی کہ جس جانور کو اپنے پاس رکھا ہوگا اسی کو خیانت کرنے والا لاوے ہوئے لا رہا ہوگا۔ یہ وعید سن کر حضرت عبادہؓ نے اس کام سے معذرت کر دی۔ یہ ان کے کمال تقویٰ کی علامت ہے۔

(۵۳۱/۶) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عُثْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْتُمْ مَخِيضًا مِمَّا فَوْقَهُ كَأَنَّ غُلُوقًا يَأْتِي بِوَيْتِهِ الْقِيَامَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنْ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكُ. قَالَ: وَمَا لَكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ غَدًا وَغَدًا. قَالَ: وَأَنَا أَقُولُ الْآنَ: مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَنْجِ، بِقَلْبِهِ وَعَظْمِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا لَمْ يَأْتِ مِنْهُ انْتَحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُمَا.

ترجمہ:..... حضرت عدی بن عمیرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ ہم نے تم میں سے جس کو (زکوٰۃ وصول کرنے کے) کام پر مقرر کیا پھر اس نے ہم سے دھاگہ یا اس سے چھوٹی بڑی کسی چیز کو چھپایا تو وہ قیامت کے دن اس خیانت والی چیز کو لے کر آئے گا۔ (یہ سن کر) انصار میں سے ایک شخص جو کالے رنگ کے تھے کھڑے ہوئے گویا کہ میں ان کو (ابھی) دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس کام سے معذور قرار دے دیجیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیوں انہیں کیا ہو گیا۔ عرض کیا: میں نے اس بارے میں آپ سے سنا، آپ یوں یوں اس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ابھی (بھی) یہی کہتا ہوں کہ جس کو ہم نے اس کام کے لیے مقرر کیا تو اس کو چاہیے کہ زکوٰۃ کی تھوڑی اور زیادہ چیز کو لے کر آجائے پھر اس میں سے اس کو جو دیا جائے لے لے اور جو نہ دیا جائے اس کو خود لینے سے بچے۔ (مسلم، ابوداؤد وغیرہما)

(۵۳۲/۷) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ النَّسِيبَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا أَهْدَيْتُ إِلَيْكَ. قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَبَسَهُ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ وَمَا وَلَانِي اللَّهُ، فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي، أَفَلَا جَلَسَ فِي نَيْبِ أَبِيهِ وَأَقْبَرِهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ بِخُصْلَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ بِخُصْلَةٍ بَعِيدَةٍ لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةٍ لَهَا خُورٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَفَعَ يَتَاوُسَ الْبَطْنِيِّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ.

ترجمہ:..... حضرت ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص ابن النبیہ کو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر مقرر فرما کر بھیجا جب وہ واپس ہوئے تو انہوں نے (رسول اللہ ﷺ کو مال سپرد کرتے ہوئے) کہا: یہ تو آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے عام حکیمانہ طریقے کے مطابق ان سے مندرجہ منہ کچھ نہیں فرمایا بلکہ آپ ﷺ (خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ”اما بعد! میں تم میں سے ایک شخص کو ان کاموں میں سے کسی کام کے لیے مامور کرتا ہوں، جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے ذمہ دار بنایا ہے، وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ وہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے، وہ اپنی اماں ابا کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا تاکہ اگر وہ سچا ہے تو اس کا ہدیہ اس کے

پاس آتا۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی ناحق کوئی چیز لے گا تو ضرور قیامت کے دن اس کو اپنے اوپر لادے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ لہذا ایسا نہ ہو کہ میں تم میں سے کسی کو (قیامت کے دن) اس حال میں پہچانوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مل رہا ہے اور بلبلاتا ہوا اونٹ یا ڈکرائی ہوئی گائے یا میناتی ہوئی بکری کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بظلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام (تیرے بندوں تک) پہنچا دیا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۵۳۳/۸) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا قَالَ: انْطَلِقْ أَبَا مَسْعُودٍ لَا أَلْفَيْتُكَ تَحِيًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ. قَدْ عَلَّمْتُكَ قَالَ: قُلْتُ: إِذَا لَا انْطَلِقُ قَالَ: إِذَا لَا أَكْرِهَكَ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:..... حضرت ابومسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا پھر ارشاد فرمایا: اے ابومسعود! جاؤ (اس کا خیال رکھنا کہ) میں قیامت کے دن تم کو اس حال میں نہ پاؤں کہ تم زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے کسی بلبلاتے ہوئے اونٹ کو جسے تم نے خیانت سے اپنے پاس رکھ لیا تھا اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے آؤ۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر تو میں اس کام کے لیے نہیں جاتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں تم کو مجبور بھی نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

(۵۳۳/۹) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبِيدٍ الْأَشْهَلِ فَيَسْجُدُ عَنْدهُمْ حَتَّى يَسْجُدَ لِلْمَغْرِبِ۔ قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا إِلَى الْمَغْرِبِ مَزْزَنَا بِالْبَقِيْعِ. فَقَالَ: أَفَأَلَيْكَ أَفَأَلَيْكَ، فَكَبَّرَ ذَلِكَ فِي دَرْعِي. فَأَنْتَأَخَّرْتُ وَطَلْتُ أَنْهُ يُرِيدُنِي. فَقَالَ: مَا لَكَ الْهَيْسَ. قُلْتُ: أَأَخَذْتُكَ حَدَّثًا؟ قَالَ: وَمَا لَكَ؟ قُلْتُ: أَفْضَتْ بِي. قَالَ: لَا وَلَكِنْ هَذَا فُلَانٌ بَعَثَنِي سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانٍ فَعَلَّ نِسْرَةً قَدْرًا عَلَى مِثْلِهَا مِنَ النَّارِ۔ رواه النسائي وابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابورافعؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو قبیلہ بنی عبد الاشہل کے پاس تشریف لے جا کر ان سے گفتگو فرماتے، اور مغرب کے لیے لوٹ آتے۔ ابورافع فرماتے ہیں ایسے ہی ایک بار نبی کریم ﷺ مغرب کے لیے تیزی سے تشریف لارہے تھے تو ہم بقیع (قبرستان کا نام) پر سے گزرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آف ہو تم پر، آف ہو تم پر۔ مجھے یہ بات دل میں بڑی بھاری لگی۔ میں پیچھے کو ہوا اور سمجھا کہ آپ مجھے طلب فرما رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ چلو! میں نے عرض کیا: کیا میں نے کوئی غلط کام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیوں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے مجھ پر آف فرمایا۔ ارشاد فرمایا: نہیں (تم پر نہیں کہا) بلکہ یہ فلاں شخص (جو بقیع میں مدفون ہے) اس کو میں نے فلاں قبیلہ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تھا تو اس نے ایک ککیروں والی اون کی چادر چوری چھپے رکھ لی تھی تو اس کی وجہ سے اس پر اس جیسی آگ کی چادر ڈال دی گئی ہے۔ (نسائی، صحیح ابن خزیمہ)

(۵۳۵/۱۰) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّيْكُمْ يَحْجِزُكُمْ عَنِ النَّارِ هَلْكَ عَنِ النَّارِ هَلْكَ عَنِ النَّارِ، وَتَعْلِيْبُونِي ثِقَاتُكُمْ فِيهِ ثِقَاتُكُمْ الْقَرَّاشِ أَوْ الْجُنَادِ فَأَوْشِكُ أَنْ أُرْسَلَ يَحْجِزُكُمْ، وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ فَتَرُدُّونَ عَلَيَّ مَعًا وَأَنْتَانَا فَأَعْرِفُكُمْ بِسِمَاءِكُمْ وَأَسْمَائِكُمْ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الْعَرَبِيَّةَ مِنَ الْأَبْلِ فِي إِبِلِهِ، وَيُذْهَبُ بِكُمْ ذَاتَ السَّمَاءِ، وَأَنَا شُفِيْعُكُمْ، رَبُّ الْعَالِيَيْنِ فَأَقُولُ: أَيُّ رَبِّ قَوْمِي: أَيُّ رَبِّ أَقْبَى، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَنْشَوْنَ بِعَذَابِكَ الْقَهْقَرَى عَلَى أَعْقَابِهِمْ، فَلَا أَعْرِفُ أَخَذَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ شَأْنًا لَهَا رُغَاءٌ، فَيُنَادِي يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُكَ، فَلَا أَعْرِفُ أَخَذَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، فَيُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُكَ، فَلَا

أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحِمْلٍ فَرَسًا لَهُ عَشْرَةٌ، فَيُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُكَ، فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحِمْلٍ سَقَاءَ، مِنْ أَدَمَ يُنَادِي يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُكَ۔ رواه ابو يعلى و البزار، الا انه قال: قشعا مكان سقاء، وإسنادهما جيدان شاء الله۔

ترجمہ:..... حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری میان کر پکڑ کر جہنم کی آگ سے تمہیں روکتا ہوں، آگ سے بچو آگ سے بچو، اور تم میرے ہاتھوں سے نکلے جا رہے ہو اور پروانوں یا مٹیوں کی طرح آگ میں گرے جا رہے ہو اور قریب ہوتا ہے کہ تمہاری کمر میرے ہاتھ سے چھوٹ جائے اور میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچا ہوا ہوں گا۔ پھر تم میرے پاس الگ الگ ہو کر اور اکٹھے ہو کے آؤ گے۔ میں تمہاری پیشانیوں اور ناموں کے ذریعے پہچان لوں گا جیسے آدمی اپنے بہت سے اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو (آسانی سے) پہچان لیا کرتا ہے اور تم کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں اللہ رب العالمین کو تمہارے بارے میں قسم دے کر کہوں گا: اے میرے رب میری قوم! اے رب میری امت! اللہ تعالیٰ (جواب میں) فرمائے گا: اے محمد! تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد نئی نئی چیزیں (دین میں دین سمجھ کر) شروع کر دی تھیں اور (صحیح راستہ سے) الٹے پیروں لوٹ گئے تھے۔ لہذا میں تم میں سے کسی کو اس حال میں قیامت کے دن نہ پہچانوں کہ وہ میمانی بکری کو لادے ہوئے ہو اور پکار کر کہے، اے محمد! اے محمد! تو میں کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا (دنیا میں) یہ پیغام اور خبر پہنچا چکا تھا۔ اور میں تم میں سے کسی کو اس حال میں قیامت کے دن نہ پہچانوں کہ وہ بلبلاتے اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور پکار کر کہے، اے محمد! اے محمد! (مدد کیجیے) میں کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا (دنیا میں خیانت کی سزا) تمہیں بتلا چکا تھا۔ اور قیامت کے دن میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پہچانوں کہ وہ ہنہاتے گھوڑے کو لادے ہوئے ہو اور پکارے، اے محمد! اے محمد! میں کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا یقیناً (سب کچھ) پہنچا چکا تھا اور میں تم میں سے قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پہچانوں کہ وہ پانی کا مشکیزہ اٹھائے ہوئے پکار رہا ہو، اے محمد! اے محمد! میں کہوں کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ (دنیا میں) پیغام پہنچا چکا تھا۔ (ابو یعلیٰ، بزار)

(۵۳۶/۱۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُغْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعَمَهَا۔ رواه ابو داود و الترمذی، و ابن ماجه، و ابن خزيمة في صحيحه كلهم من رواية سعد بن سنان عن انس، و قال الترمذی: حديث غريب ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ صدقہ (زکوٰۃ) میں حد سے تجاوز کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزمیہ)

فائدہ:..... صدقہ میں حد سے تجاوز کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ جیسے ریاء کاری کے طور پر صدقہ کرنا۔ یا صدقہ کے بعد احسان جتنا نایا اس غریب کو تکلیف پہنچانا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتَكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ، كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔ اور مراد یہ ہے کہ جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا گنہگار ہے ایسے ہی صدقات واجبہ یا نافلہ میں سے حد سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہے۔ نہ زکوٰۃ کو روکا جائے۔ نہ زکوٰۃ دینے میں یا صدقہ کرنے میں وہ صورت اختیار کی جائے جس سے بجائے اجر و ثواب ملنے کے وبال اور پکڑ کا ذریعہ بن جائے۔

(۵۳۷/۱۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَأْتِيَكُمُ رُكْبٌ مُبْعَثُونَ، فَإِذَا جَاءُوا وَكُفِّرْتُمْ فَرَحَّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَعُونَ، فَإِنْ عَدَلُوا فَلَا تَنْفِرْهُمْ، وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ وَأَنْصُوهُمْ، فَإِنْ تَمَامَ رُكَايَكُمُ رِضَاهُمْ وَلَيْدَ عَوَالِكُمْ۔ رواه ابو داود۔

ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے لوگ

آئیں گے جب وہ آئیں تو ان کو خوش آمدید کہنا اور جو مال وہ (زکوٰۃ کے طور پر) لینا چاہیں ان کو لینے دینا اگر انہوں نے عدل و انصاف کیا تو اپنے لیے کیا (اس کا ثواب ان کو ہی ملے گا) اگر (خدا نخواستہ) ظلم کیا ہے تو اس کا گناہ (بھی) انہی پر ہوگا اور ان کو خوش کر دینا۔ اس لیے کہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل ان کی رضامندی میں ہے اور ان کو چاہیے کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں۔ (ابوداؤد)

فائدہ:۔۔۔ امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ جب حکومت کا آدمی زکوٰۃ لینے کے لیے آئے تو بکریوں کے تین حصے کر دیے جائیں عمدہ عمدہ ایک جگہ اور ردی ردی ایک جگہ۔ اور تیسرا حصہ جو درمیانی ہے وہ لے لے۔ (سنن، ابوداؤد شریف)

حدیث بالا میں زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو نبی کریم ﷺ نے ہدایت دی ہے کہ وہ زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو پورا اختیار دیدیں کہ زکوٰۃ میں جس قسم کا مال لینا چاہیں لے لیں، اور ان کے آنے کو بجائے بوجھ سمجھنے کے اپنی سعادت خیال کر کے خوش آمدید کہیں، البتہ زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو دوسری احادیث میں ہدایات مستقل طور پر دی گئیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو نماز کے حکم کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے کے حکم کی تلقین فرمائی، اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب وہ زکوٰۃ ادا کریں تو ان کے بہترین مال لینے کی کوشش نہ کرنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا کہ مظلوم کی بددعا کے قبول ہونے میں کوئی آڑ نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں حضرت ابی بن کعبؓ کے ایک واقعہ سے بھی رہبری ملتی ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ میں ایک صاحب کے پاس گیا جب انہوں نے اپنے اونٹ میرے سامنے کیے تو میں نے دیکھا کہ ان میں ایک سال کی اونٹنی واجب ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک سالہ اونٹنی دے دو۔ وہ کہنے لگے کہ ایک سالہ اونٹنی کس کام آئے گی۔ نہ تو وہ سواری کا کام دے سکتی ہے نہ دودھ کا۔ یہ کہنے کے بعد ایک نہایت عمدہ بہت موٹی تازی بڑی اونٹنی نکالی اور کہا کہ یہ لے جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں تو اس کو قبول نہیں کر سکتا، البتہ رسول اللہ ﷺ خود سفر میں ہی تشریف فرما ہیں اور تمہارے قریب ہی آج منزل ہے اگر تمہارا دل چاہے تو براہ راست نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جا کر پیش کر دو۔ اگر آپ نے اجازت دیدی تو میں لوں گا۔ وہ صاحب اس اونٹنی کو لے کر میرے ساتھ چل دیے۔ جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے قاصد میرے پاس آئے تھے کہ میری زکوٰۃ لیں، اور اللہ کی قسم! یہ سعادت مجھے اب سے پہلے کبھی نصیب نہیں ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے یا ان کے قاصد نے کبھی مجھ سے مال طلب کیا ہو۔ میں نے آپ کے قاصد کے سامنے اپنے اونٹ کر دیئے۔ انہوں نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ ان میں ایک سالہ اونٹنی واجب ہے۔ یا رسول اللہ! ایک سالہ اونٹنی نہ تو دودھ کا کام دے سکتی ہے نہ سواری کا۔ اس لیے میں نے اپنی ایک بہترین اونٹنی ان کی خدمت میں پیش کی تھی جو یہ میرے ساتھ حاضر ہے۔ انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے میں آپ کی خدمت میں لایا ہوں۔ یا رسول اللہ! اس کو قبول فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر واجب تو وہی ہے جو انہوں نے بتایا۔ اگر تم نفل کے طور پر عمر کی عمدہ اونٹنی دیتے ہو تو اللہ جل شانہ تمہیں اس کا اجر دے گا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسی لیے ساتھ لایا ہوں، اس کو قبول فرمائیں۔ آپ نے اس کو لینے کی اجازت فرمادی۔ (سنن ابوداؤد)

ان حضرات کے دلوں میں زکوٰۃ کا مال ادا کرنے کے یہ دلوں تھے۔ وہ اس پر فخر کرتے تھے اس کو عزت سمجھتے تھے کہ اللہ کا اور اس کے رسول کا قاصد آج میرے پاس آیا اور میں اس قابل ہوا۔ وہ اس کو تادان اور بیگار نہیں سمجھتے تھے۔ وہ اس کو اپنی ضرورت اور غرض اور اپنا کام سمجھتے تھے۔ ہم لوگ عمدہ مال کو سوچتے ہیں کہ اس کو رکھ لیں کہ اپنے کام آئے گا۔ اور یہ حضرات اپنے کام آنا اس کو سمجھتے تھے جو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دیا ہو۔ اور اسی واقعہ میں دوسری طرف زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے لیے رہبری ہے کہ زکوٰۃ شریعت کے قانون کے مطابق بہت بڑھیا مال وصول کرنے کی کوشش نہ کریں اور نہ بالکل ردی بلکہ درمیانہ قسم کا مال لیں۔

(۵۴۸/۱۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ

مَحْسُوسِ الْجَنَّةِ، قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: يَغْنِي الْعَشَّارُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ، كُلُّهُم مِّن رَّوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مکس وصول کرنے والا“ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ حدیث کے ایک راوی یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ اس سے مراد ”عشر“ وصول کرنے والا ہے۔

فائدہ:..... مکس وہ محصول ہے جو شہر کی حدود سے گزرنے والے تاجروں سے چنگی کے طور پر وصول کیا جاتا ہے مصنف کتاب حافظ منذریؒ فرماتے ہیں کہ اس وقت تو ”عشر“ (دسویں حصے) کے نام سے چنگی بھی وصول کرتے ہیں اور اس کے علاوہ اور بچے بہت سے محصولات وصول کرتے ہیں جن کا کوئی نام نہیں ہے محض حرام مال لیتے ہیں اور اپنے بیٹوں میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں ان کی تمام دلیلیں اپنے رب کے سامنے بالکل باطل اور بے وزن ہوں گی ان پر اللہ کا غضب و غصہ ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔

(۵۴۹/۱۳) وَعَنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَرَّ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى كِلَابِ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مَجْلِسِ الْعَاصِرِ بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: مَا يُجِئُكَ هَاهُنَا؟ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عَلَى هَذَا الْمَكَايِبِ، يَغْنِي زَيْتًا، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أَلَا أُخْبِرُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ، رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَانَتْ لِدَاوُدَ نَبِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ، يَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَاشِرٍ، فَرَكِبَ كِلَابُ بْنُ أُمَيَّةَ سَفِينَةً، فَأَتَى زَيْتًا فَاسْتَعْمَلَهُ فَأَعْقَاهُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَلَفْظُهُ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ يَنْصَفُ النَّبِيُّ قَيْنَادَى مُتَادٍ هَلْ مِنْ دَاغٍ فَيُشْتَجَابُ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى، هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرِّجَ عَنْهُ، فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ إِلَّا رَانِيَةً تَسْنُو بِقَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا۔

ترجمہ:..... حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کا کلاب بن امیہ پر گزر ہوا تو وہ بصرہ میں ”عشر“ وصول کرنے والے کی جگہ بیٹھے تھے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ کس نے یہاں بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا زیاد نے مجھے یہاں کام پر مقرر کیا ہے۔ حضرت عثمان نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ حدیث نہ بتاؤں جو میں نے حضور ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا: ضرور سنائیے حضرت عثمانؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ داؤدؑ (رات کو ایک خاص) گھڑی میں اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے اور فرماتے تھے، اے داؤد کے گھر والو! اٹھ کر نماز پڑھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس گھڑی میں سوائے جادوگر اور نکس وصول کرنے والے کے (ہر ایک کی) دعا کو قبول کرتا ہے۔ (یہ سن کر) کلاب بن امیہ کشتی پر سفر کر کے زیاد کے پاس آئے اور اپنے اس کام سے معذرت چاہی تو زیاد نے معذرت قبول کر لی۔ (احمد، طبرانی، کبیر، اوسط)

ایک روایت میں ہے کہ اس گھڑی میں سب کی دعا قبول ہوتی ہے سوائے اس زانیہ کے جو اس زناء کے ساتھ حرام کی کمائی کرے یا نکس وصول کرنے والے کے۔

(۵۵۰/۱۵) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْرَاءِ، وَيْلٌ لِلْمُعْرِفَاءِ، وَيْلٌ لِلْأَمْثَلِ، لَيْسَتْ بَيْنَهُنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا دَوَابُّهُنَّ مُعَلَّقَةٌ بِالْأُتْرَاقِ يُدْنَوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَلَهُنَّ

لَهُ يَلُوكُوا عَمَلًا رَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہلاکت و بربادی ہے حکمرانوں کے لیے اور ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو قوم کے بڑے ہوتے ہیں (ان کے معاملات کو دیکھتے بھالتے ہیں) ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو لوگوں کی امائیں رکھتے

ہیں۔ بہت سے لوگ قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ ان کے بالوں کی چوٹی ثریا سے لڑکا دی جاتی اور وہ آسمان زمین کے درمیان لٹکے رہتے (یہ اس سے بہتر تھا کہ) وہ اس قسم کا کوئی کام کرتے۔ (صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جیسے یہ کام اگر امانتداری کے ساتھ اور عدل و انصاف کے ساتھ انجام دیے جائیں تو اس کا بہت اجر و ثواب ہے اور اگر خدا نخواستہ ظلم و خیانت سے انجام دیے جائیں تو اس کا عذاب بھی اتنا ہی سخت ہے کہ قیامت کے دن ان کا وبال دیکھ کر تمنا کریں گے کہ ان کاموں کے کرنے سے بہتر یہ تھا کہ زمین و آسمان کے درمیان چوٹی کو ثریا (ستارے) سے باندھ کر لڑکا دیے جائیں۔

(۵۵۱/۱۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى كُمُ أَمْرًا، يُقَرَّبُونَ بِشَرِّ النَّاسِ، وَيُؤْخَرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفَتِهَا، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ وَكُمُ فَلَا يَكُونَنَّ عَرِيفًا، وَلَا شُرْطِيًّا، وَلَا جَانِيًّا، وَلَا خَازِنًا۔ رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید و ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر ایسے حاکم آئیں گے جو بدترین لوگوں کو (اپنے سے) قریب کریں گے اور نمازوں کو اپنے وقت سے مؤخر کیا کریں گے تم میں سے جو وہ زمانہ پالے تو اس کو چاہیے کہ نہ وہ قوم کی سرداری قبول کرے اور نہ ان حکام کا والی و مددگار بنے اور نہ ٹیکس وصول کرنے والا اور نہ خزانچی بنے۔ (صحیح ابن حبان)

بھیک مانگنے سے بچنے اور قناعت کرنے اور اپنے ہاتھ کی کسائی کی ترغیب،

مال کے لالچ کی مذمت اور بھیک باوجود غنی اور تو نگری کے مانگنے پر وعید

(۵۵۲/۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى، وَ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُرَعَّةٌ لِحَدٍّ۔ رواه البخاری و مسلم و النسائی۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آدمی سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ آخرت میں ایسے حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا سا بھی گوشت نہ رہے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

(۵۵۲/۲) وَعَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْمَسْأَلُ كُدُوهُ يَكْذِبُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، فَمَنْ شَاءَ أَتَى عَلَى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ، أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔ رواه ابوداؤد و النسائی و الترمذی۔ و رواه ابن حبان في صحيحه بلفظ۔ كَذِبُ رَوَايَةٍ وَ كُدُوهُ فِي الْخُرَى۔

حضرت سرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوال قیامت کے دن منہ پر زخم پر زخم بن جائیں گے جن سے اس کا چہرہ زخمی ہو جائے گا۔ جس کا دل چاہے اپنے چہرہ کی رونق کو باقی رکھے۔ جس کا دل چاہے چھوڑ دے، البتہ اگر بادشاہ سے (یعنی بیت المال سے) بشرطیکہ اس میں سے لینے کا حق ہو) مانگے یا مجبوری کے درجہ میں مانگے تو مضائقہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۵۵۲/۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ فِي غَيْرِ قَافَةٍ نَزَلَتْ بِهِ، أَوْ عِيَالٍ لَا يُطِيقُهُمْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوَجْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ مِنْ غَيْرِ قَافَةٍ نَزَلَتْ بِهِ، أَوْ عِيَالٍ لَا يُطِيقُهُمْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ قَافَةٍ مِنْ حَيْثُ لَا يَخْتَسِبُ۔ رواه البيهقي، وهو حديث جيد في الشواهد۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سوال کرتا ہے اور اسے نہ (اچانک) فاقہ پیش آگیا

ہے اور نہ ایسا عیال دار ہے کہ اپنے بال بچوں کا سنبھالنا اس کے بس سے باہر ہو تو یہ شخص قیامت کے دن اس حال میں ہوگا کہ چہرہ پر گوشت نہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا، جس شخص نے فاقہ میں مبتلا ہوئے بغیر یا ناقابل برداشت عیال داری کے بغیر اپنے اوپر سوال (بھیک) کا دروازہ کھول لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر و فاقہ (اور تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے اور (اس فقر و تنگدستی کے حالات) کچھ اس طرح (بنتے ہیں) کہ اس شخص کو کچھ اندازہ اور وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (تنبیہ)

فائدہ:..... اگر آج بھیک ایک ضرورت کے واسطے مانگی ہے اور وہ صورت کے اعتبار سے پوری ہوگئی، تو کل اس سے کوئی اہم ضرورت پیش آجائے گی۔ اور احتیاج بدستور باقی رہے گی۔ اور اگر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے تو یہ ضرورت تو پوری ہی ہوگی، دوسری ضرورت پیش نہ آئے گی اور اگر آئی تو اس کا انتظام مالک ہی کر دے گا۔ اور عام مشاہدہ بھی ہے کہ در بدر بھیک مانگنے والے ہمیشہ فقیر اور تنگدست ہی رہتے ہیں۔

(٣/ ٥٥٥) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَأَغْطَاهُ. فَلَمَّا وَصَّهَ رَجُلُهُ عَلَى انْكُفَّةِ النَّبَابِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا عَشَى أَحَدًا إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ قَابُوسَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْأَلَةِ بِمَا لَهُ فِيهَا لَمْ يَسْأَلْ.

ترجمہ:..... حضرت عائد بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر (کسی چیز کا) سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو دے دیا، جب اس نے (واپس جاتے ہوئے) چوکھٹ پر قدم رکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بھیک مانگنے میں کیا (ذلت و عذاب) ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جائے۔ (نسائی، طبرانی)

(۵۵۶/۵) وَعَنْ يَسْعَى بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِرَجُلٍ يُحْسِلِي عَلَيْهِ فَقَالَ: عَمْرُو تَرَكَ؟ قَالُوا: دِينَارَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ: تَرَكَ كَيْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ كَيْتَاتٍ، فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْقَاسِمِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَدَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: ذَلِكَ رَجُلٌ كَانَ يَسْأَلُ النَّاسَ تَكْثُرًا - رواه البيهقي من رواية يحيى بن عبد الحميد الحماني -

ترجمہ:..... حضرت مسعود بن عمروؓ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ پڑھنے کے لیے لایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا ترکہ چھوڑا؟ لوگوں نے عرض کیا: دو تین اشرفیاں چھوڑی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنم کے دو تین داغ ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ کے مولیٰ عبد اللہ بن قاسم سے اس کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے کہا یہ مال کے بڑھانے کی نیت سے سوال کرتا تھا۔ (متفق)

فائدہ..... کتب احادیث میں متعدد واقعات اس قسم کے وارد ہوئے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے معمولی معمولی رقم چھوڑنے پر جہنم کے داغ اور اس قسم کی وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ علماء نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب آدمی کے پاس پہلے سے کچھ موجود ہو اور وہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو بالکل فقیر اور محتاج ظاہر کر کے سوال کرے اور باوجود فقیر نہ ہونے کے فقراء کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل کرے۔

(٦/ ٥٥٤) وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقَرَّبَ فَكُلَّمَا يَأْكُلُ الْجُمُرَ - رواه الطبرانی في الكبير، ورجاله رجال الصحيح، وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي، ولفظه - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الَّذِي يَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ كَمَثَلِ الَّذِي يَلْتَقِطُ الْجُمُرَ - ورواه الترمذي من رواية مجالد عن عامر عن حبشي أطول من هذا، ولفظه:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ واقِفٌ بِعَرَفَةَ أَنَّهُ أَغْرَابٌ فَأَخَذَ بِطَرْفِ رِجْلِهِ فَسَأَلَ إِنَاءَهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ. فَوَيْدُ ذَلِكَ حُرْمَتِ الْمَسْأَلَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِعَبْدٍ وَلَا لِإِذَى

مَرْقُؤٌ سَوِيٌّ إِلَّا لِيَذِيَ قَشْعٍ مُدْقِعٍ أَوْ عُزْرٍ مُقْطِعٍ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِلْفَرَى بِهِ عَالَهُ تَكَتْ لِحْمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَنْقُرَ الْقِيَامَةَ، وَرُصْغًا يَأْتِيَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، فَمَنْ سَأَءَ فَلْيُفْلِلْ، وَمَنْ سَأَءَ فَلْيُكْثِرْ۔ قَالَ الترمذی: حدیث غریب، زاد فیہ رزین۔
قَالَ: لَا تُعْطَى الرَّجُلَ الْعَوِيَّةُ فَيَنْطَلِقَ بِهَا تَحْتَ إِبْطِهِ، وَمَا هِيَ إِلَّا النَّارُ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَرُ: وَلِمَ تُعْطَى يَا زَيْدُ؟ سَأَلَ الْمَلَأَ مَا هُوَ تَارٌ؟ فَقَالَ: أَبِي اللَّهُ لِي الْبَحْلُ، وَأَبْنَاؤُا إِلَّا عَسَاكُنِي۔ قَالُوا: وَمَا الْعَسَى الَّذِي لَا تُكْتَنِي عَنْهُ الْمَسْأَلَةُ؟ قَالَ: قَدَرُ مَا يُعْطَى بِهِ أَوْ يُعْشِيهِ۔
ترجمہ: حضرت حبشی بن جنادہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو بغیر فقر و تنگدستی کے سوال کرتا ہے وہ گویا جہنم کے انگارے کھارہا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)۔ ابن خزیمہ اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو بلا کسی ضرورت کے سوال کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو انگارے چن رہا ہو۔

ترمذی کی روایت میں (قدرے تفصیل ہے کہ) رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی نے آپ ﷺ کی چادر مبارک کے ایک کنارہ کو پکڑ کر آپ سے چادر مانگی آپ نے عنایت فرمادی وہ چلا گیا۔ بس اس وقت (بلا ضرورت) سوال حرام کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوال دو شخصوں کے لیے جائز نہیں۔ ایک غنی کے لیے دوسرے قوی تندرست کے لیے (جو کمانے پر قادر ہو) البتہ جس شخص کو خاک میں ملا دینے والا فقر یا پریشان کر دینے والا قرض لاحق ہو گیا ہو، اس کو سوال کرنا جائز ہے اور جو شخص مال کو بڑھانے کی غرض سے سوال کر رہا ہے اس کے منہ پر قیامت کے دن زخم ہوں گے اور وہ جہنم کی آگ کھارہا ہے جس کا دل چاہے زیادہ سوال کرے جس کا دل چاہے کم کرے۔
رزین کی روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے کسی شخص کو (اس کے سوال کی وجہ سے) جو دیتا ہوں وہ بغل میں دبا کر لے جاتا ہے، لیکن وہ (درحقیقت) اپنی بغل میں آگ دبا کر لے جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ کو معلوم ہے کہ وہ آگ ہے تو آپ کیوں مرحمت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں وہ بغیر سوال کے رہتا نہیں اور اللہ تعالیٰ میرے لیے بغل گوارا نہیں کرتا۔ صحابہؓ اجمعین نے عرض کیا: وہ غنی اور تو گمراہی (کی مقدار) کیا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں؟ ارشاد فرمایا صبح یا شام کے کھانے کی مقدار (یعنی صبح یا شام کا ایک وقت کا کھانا بھی موجود ہے تو اس کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے) (ترمذی)

فائدہ:..... امام غزالی فرماتے ہیں کہ سوال کرنے کے بارہ میں ممانعت کی بہت سی روایات وارد ہوئیں اور بڑی سخت و عمیدیں حدیث میں آئی ہیں لیکن ساتھ ہی بعض احادیث سے اجازت معلوم ہوتی ہے اس کا واضح بیان یہ ہے کہ فی نفسہ تو سوال کرنا حرام ہے، لیکن مجبوری کے درجہ میں یا ایسی حاجت میں جو مجبوری کے قریب ہو، جائز ہے، اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو حرام ہے۔ اور حرمت کی وجہ یہ ہے کہ سوال کرنا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتا اور وہ تینوں حرام ہیں، اول تو اس میں اللہ تعالیٰ شانہ کی شکایت کا اظہار ہے، دوسرے اس میں مانگنے والے کے اپنے نفس کو غیر اللہ کے سامنے ذلیل کرنا ہے، اور مؤمن کی شان یہ ہے کہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے ذلیل نہ کری تیسرے اس میں اس شخص کی ایذا اکثر ہوتی ہے جس سے سوال کیا جائے۔ بسا اوقات دینے والے کا دل خوشی سے آمادہ نہیں ہوتا، محض شرم کی وجہ سے خرچ کرتا ہے اگر اس نے شرم کی وجہ سے یا ریا کی وجہ سے دیا ہے تو وہ لینے والے پر بھی حرام ہے اور دینا بلا مجبوری کے حرام ہے، جب یہ بات متحقق ہوگئی کہ سوال صرف ضرورت میں جائز ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ضرورت کے چار درجے ہیں، اول درجہ اضطراب کا ہے۔ دوسرا سخت حاجت کا لیکن اضطراب کی حد سے کم۔ تیسرا معمولی حاجت کا۔ چوتھا عدم حاجت کا۔

پہلا درجہ، مثلاً کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کو بھوک کی وجہ سے یا مرض کی وجہ سے ہلاکت کا اور مر جانے کا اندیشہ ہے، یا ایسا لنگا ہے کہ اس کے پاس کوئی کپڑا بدن چھپانے کو نہیں ہے تو ایسے شخص کو سوال کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ جواز کی باقی شرطیں پائی جائیں۔ اور وہ یہ ہیں:

①..... جو چیز مانگے وہ چیز جائز ہو۔ ②..... جس سے مانگے، وہ طیب خاطر سے راضی ہو۔ ③..... مانگنے والا کمانے سے عاجز ہو۔ اگر وہ کمانے پر قادر ہے تو وہ لغو آدمی ہے جو بجائے کمانے کے سوال کرتا ہے، البتہ اگر کوئی طالب علم ہو جو اپنے اوقات کو طلب علم میں مشغول رکھتا ہو تو اس کو مضاائقہ نہیں کہ وہ سوال کرے۔

چوتھا درجہ اس کے بالمقابل کوئی شخص ایسی چیز کا سوال کرے جو چیز اس کے پاس موجود ہے مثلاً کپڑے کا سوال کرے، اور بقدر ضرورت کپڑا اس کے پاس موجود ہے تو اس شخص کو سوال حرام ہے۔ یہ دودر ہے تو بالمقابل ہوئے ان کے درمیان دودر ہے رہے۔ ایک سخت حاجت کا، مثلاً کسی کے پاس کپڑا تو ہے مگر سردی کا بچاؤ اس سے نہیں ہوتا۔ یہ درجہ بھی ایسا ہے کہ اس میں سوال کے جائز ہونے کی گنجائش ہے لیکن اس کا ترک اولیٰ ہے۔ ایسا شخص اگر سوال کرے تو اس کو ناجائز یا مکروہ تو نہ کہیں گے لیکن خلاف اولیٰ کہیں گے۔ بشرطیکہ اپنے سوال کی نوعیت ظاہر کرے۔ مثلاً یوں کہے کہ میرے پاس کپڑا تو ہے مگر سردی کے لیے کافی نہیں۔ ضرورت کے درجہ سے زیادہ کا اظہار نہ کرے۔ دوسرا درجہ کم حاجت کا ہے۔ مثلاً اس کے پاس پچھنے پرانے کپڑے ہیں اور وہ ایک کرتا ایسا بنانا چاہتا ہے جو باہر جانے کے وقت پہن لیا کرے تاکہ لوگوں پر بوسیدہ کپڑے ظاہر نہ ہوں تو ایسے شخص کے لیے سوال جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ، بشرطیکہ جس درجہ کی ضرورت ہے اس کو ظاہر کر دے۔ علامہ زبیدی فرماتے ہیں: ان وعیدات میں سوال سے مراد اپنی ذات کے لیے سوال ہے، جو سوال کسی دوسرے کے لیے ہو وہ اس میں داخل نہیں اس کی اعانت ہے۔ نیز وہ سوال میں داخل نہیں جو اپنے لیے ہو لیکن اپنے اعزہ اور دوستوں سے ہو۔ اس لیے کہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

(۵۵۸/۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَزْهَرِ: أَقِيلُنِي عَلَى بَعْضِ مِمَّنْ أَعْطَاكَ أَنْتَ عَمِلَ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، قُلْتُ: نَعَمْ جَمَلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَزْهَرِ: أَتُحِبُّ لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ مَائِحَتَ إِزَابِهِ وَرَفَعْنَاهُ، ثُمَّ أَعْطَاكَ فَشَرِبْتَهُ، قَالَ: فَغَضِبْتُ وَقُلْتُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ لِمَ تَقُولُ مِثْلَ هَذَا لِي؟ قَالَ: فَلَمَّا أَلَمْتُ أَوَسَاخُ النَّاسِ يَغْسِلُونَا غَسْلَهُمْ - رواه مالك.

ترجمہ:..... حضرت اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ارقم نے مجھ سے فرمایا: عطا یا میں سے کسی اونٹ کا بتلاؤ، جسے میں امیر المؤمنین سے سواری کے لیے مانگ لوں۔ میں نے کہا جی صدقہ کا ایک اونٹ ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ کوئی مونا شخص گرمی کے دن اپنے ازار اور بغل کے نیچے کے حصہ کو دھو کر اس کا پانی تم کو دے تاکہ تم اس کو پی لو۔ اسلم کہتے ہیں: یہ (بات سن کر) میں نے غصہ ہو کر کہا: اللہ تمہیں معاف کرے ایسی بات مجھ سے کیوں کہتے ہو؟ ارشاد فرمایا: صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہی تو ہے۔ جو وہ اپنے سے دھوتے ہیں۔ (مالک)

(۵۵۹/۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَبَّاسِ بْنِ النَّجَّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُكَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَسَأَلَهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لَا أَسْتَعْمِلُكَ عَلَى غَسَا لَةِ ذُنُوبِ النَّاسِ - رواه ابن خزيمة في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباسؑ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے اپنے لیے صدقات کے جمع کرنے کا کام طلب کر لو۔ حضرت عباسؑ نے نبی کریم ﷺ سے طلب کیا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو ایسے کام پر مقرر نہیں کر سکتا جو لوگوں کے گناہوں کا میل کچیل ہو۔ (صحیح ابن خزيمة)

(۵۶۰/۹) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ عَالِثٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً، أَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَتِهِ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ قَالَ: أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَبَّحْنَا أَيْدِيَنَا رَفَعْنَا، قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِمْنَا بَابِيْعَكَ؟ قَالَ: أَلَمْ تَعْبُدُوا اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا،

وَالْمَسْئُوتِ الْخَمْسِ، وَطَلَبُوا، وَأَسْرَجْتُمْ خَفِيَّةً، وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيكَ النَّفَرِ يَسْطُطُ سَوْطَ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَنْتَهِ وَهُوَ إِثْمٌ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِخْتِصَارٍ۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نوا آٹھ یا سات تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے؟ اور ہم نے (کچھ عرصہ قبل) نئی بیعت کی ہوئی تھی اس لیے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے؟ تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یقیناً ہم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں (اب) کس بات پر بیعت کریں؟ ارشاد فرمایا (اس پر) کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور پانچ نمازوں کو اہتمام سے پڑھو اور اطاعت و فرہار اداری کرو اور ایک بات آپؐ نے آہستہ سے فرمائی اور لوگوں سے سوال مت کرو۔ (حضرت عوفؓ کہتے ہیں اس کے بعد) میں نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کا کوڑا گر جاتا تھا تو وہ کسی سے اٹھا کر دینے کا بھی سوال نہیں کرتے تھے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی)

(۱۰/۵۶۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَاتِعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسًا وَأَوْفَقْنِي سَبْعًا، وَأَشْهَدُ اللَّهُ عَلَى سَبْعًا: أَنْ لَا أَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا يُرَى، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَقَدْ عَانِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَى الْبَيْعَةِ، وَلَكَ الْجَنَّةُ قُلْتُ: نَعَمْ، وَبَسَطْتُ يَدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَرْطِطُ عَلَى أَنْ لَا أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنَّ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ فَتَأْخُذَهُ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِتَّةٌ أَيَّامٍ، ثُمَّ اغْتُلْ يَا أَبَا ذَرٍّ: مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ قَالَ: أَوْصِيكَ بِشَقْوَى اللَّهِ فِي سِتْرِ أَمْرِكَ وَعَلَا نَبِيِّهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَخِشْ، وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا، وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ، وَلَا تَقْبِضَنَّ أَمَانَةً۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ۔

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ باتوں پر بیعت لی، اور سات باتوں پر عہد لیا، اور اللہ تعالیٰ کو مجھ پر سات چیزوں میں گواہ بنایا: یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلا کر ارشاد فرمایا: کیا تم بیعت کر کے جنت لینا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اور میں نے ہاتھ پھیلا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور مجھ پر شرط لگائی کہ میں لوگوں سے کسی قسم کا بھی سوال نہ کروں؟ میں نے کہا جی ہاں! ارشاد فرمایا: نہ کوڑے کے متعلق (کسی سے سوال کرنا) اگر تم سے گر جائے (یہاں تک کہ اتر کر خود اس کو لے لو)۔

ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا چھ دن (انتظار کرو) پھر اے ابو ذرؓ جو اس کے بعد بتلایا جائے اس کو سمجھو۔ ساتویں دن ارشاد فرمایا: میں تمہیں ہر کام میں چھپا ہوا یا کھلا ہوا اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جب تم سے کوئی گناہ یا برائی سرزد ہو جائے تو (فورا) نیکی کر لو۔ (نیکی گناہ کو دھو دے گی) اور کسی سے کسی بھی چیز کا سوال مت کرو اگرچہ تمہارا کوڑا گر جائے۔ اور کسی کی امانت نہ رکھنا۔ (احمد)

(۱۱/۵۶۲) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، هَذَا الصَّالُ خَفِصٌ حُلُوٌّ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسٍ يُؤْرِكُ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْمُلْتَمِةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الشُّغْلَى۔ قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ لَا أُرَدُّ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَقَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَا فَيَأْخُذُ بِأَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ الْمُسْلِمِينَ، أَشْهَدُكُمْ عَلَى حَكِيمٍ أَيْ أَعْرِضْ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَرَ اللَّهُ لَهُ فِي

هَذَا الْقَوْلُ قِيْلَ اَنْ يَأْخُذَهُ وَلَمْ يَزِرْ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوفِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِخْتِصَارٍ۔

ترجمہ:۔۔۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، آپ نے عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا، نبی ﷺ نے پھر مرحمت فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال سرسبز میٹھی چیز ہے یعنی خوشنما ہے دیکھنے میں، لذتیز ہے دلوں میں، لہذا جو شخص اس کو نفس کی سخاوت (یعنی استغناء) سے لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو اس کو اشراف نفس (یعنی حرص طمع) کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوتی وہ ایسا ہے جیسا کوئی (بھوک کا مریض کہ) کھاتا رہے اور پیٹ نہ بھرے۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (یعنی نہ مانگنے والا ہاتھ، مانگنے والے سے اچھا ہے) حکیمؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اب آپ کے مرنے تک کبھی کسی کو نہیں تکلیف دوں گا۔ (یعنی ساری عمر کبھی کسی سے سوال نہیں کروں گا) (اس کے بعد) حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت حکیمؓ کو بلاتے تاکہ ان کا جو حق بیت المال کے فنی میں ہے، وہ ان کو مرحمت فرمادیں۔ وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمرؓ (کے زمانہ میں بھی یہی معمول رہا کہ وہ) حکیمؓ کو حصہ دینے کو بلاتے، وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اس پر گواہ بنایا کہ وہ حکیمؓ کو حصہ دینے کے لیے بلاتے ہیں وہ قبول نہیں کرتے بلکہ حضرت حکیمؓ نے اپنے انتقال تک کسی سے نہ لیا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

فائدہ:۔۔۔ طبرانی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا۔ اول نبی کریم ﷺ نے حضرت عباسؓ کو اس میں سے عطا فرمایا۔ اس کے بعد حضرت حکیمؓ کو بلایا اور پھر بھر کے عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا لینا میرے لیے اچھا ہے یا برا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برا ہے۔ انہوں نے واپس کر دیا اور قسم کھائی کہ میں کسی کی بھی عطا کو قبول نہیں کروں گا۔ پھر حکیمؓ نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعا کیجیے کہ حق تعالیٰ شانہ میرے یہاں برکت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ حق تعالیٰ شانہ ان کے ہاتھ کی کمائی میں برکت عطا فرمائے۔

برکت ایسی اہم اور قابل قدر چیز ہے کہ اس میں تھوڑی سی چیز میں بہت سی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور اس کے بالمقابل بے برکتی ایسی مفوس چیز ہے کہ جتنا بھی کمائے جاؤ، کبھی کافی نہیں ہوتا۔ اور اس کی مثال نبی کریم ﷺ نے حدیث بالا میں دی کہ کھائے جاؤ پیٹ نہ بھرے۔

(۱۲/۵۶۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَكْفُلُ لِي أُنْثَى لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا أَكْفَلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ، فَقُلْتُ: أَنَا فَكُلْتُ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَابُودَاوُدَ وَبُيْهَاقَ صَحِيحًا۔ وَعَنْ ابْنِ مَاجَةَ قَالَ: لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا۔ قَالَ: فَكُلْتُ ثَوْبَانَ، يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ، فَلَا يَقْضُوهُ إِلَّا بِخَدِّ نَارٍ لَّيْنِهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَأْخُذَهُ۔

ترجمہ:۔۔۔ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے اس بات کی ضمانت دے دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں ضمانت دیتا ہوں کہ کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) حضرت ثوبانؓ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

ابن ماجہ کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔ (اس کے بعد) حضرت ثوبانؓ کے ہاتھ سے سواری کی حالت میں کوڑا اگر جاتا تو وہ کسی سے یہ (بھی) نہ کہتے یہ اٹھا کر مجھ کو دے دو خود ہی اتر کے لے لیتے۔

(۱۳/۵۶۴) وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ قُبَيْهَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حِمَالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ: أَقْبَرُ عَلَى تَأْيِيدِنَا الْمَدْفُوعَةَ لَمَّا مَرَّتْ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا قُبَيْصَةُ، إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةً: رَجُلٍ يَحْتَمِلُ حِمْلَهُ فَعَلَّكَ لَهُ الْمَسْأَلَةَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُنْسِتُ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَالِحَةٌ اجْتَنَحَتْ مَالَهُ فَعَلَّكَ لَهُ الْمَسْأَلَةَ حَتَّى يُصِيبَ قَوَامًا مِنْ عَيْنِ أَوْ قَالَ: سِدَاةً مِنْ عَيْنِ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةً مِنْ دَوَى الْحَبَى مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةً، فَعَلَّكَ لَهُ الْمَسْأَلَةَ حَتَّى يُصِيبَ قَوَامًا مِنْ عَيْنِ أَوْ قَالَ: سِدَاةً مِنْ عَيْنِ، فَمَا يَسْأَلُهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قُبَيْصَةُ سَحَتْ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُخْتًا۔ رواه مسلم و أبو داود والنسائي۔

ترجمہ:..... حضرت ابو بکر قبیسہ بن عمارؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیت اپنے ذمہ لے لی تھی۔ اس میں امداد طلب کرنے کے لیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا ٹھہر کر انتظار کرو جب ہمارے پاس صدقات کا مال آئے گا تو ہم تمہیں دلا دیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیسہ! سوال کرنا سوائے ان تین آدمیوں کے کسی کے لیے جائز نہیں:

①..... وہ شخص جس نے اپنے اوپر کسی دیت (خون بہا) کی ذمہ داری لے لی ہو۔ اس کے لیے اس وقت تک سوال جائز ہو جاتا ہے جب تک کہ اس کی مقدار (دیت) پوری ہو۔ اس کے بعد اسے سوال سے باز آ جانا چاہیے۔

②..... اور ایک وہ شخص ہے جس پر کوئی آفت ناگہانی آپڑی ہو جس نے اس کا تمام مال ختم کر دیا ہو۔ اس کے لیے سوال اس وقت تک جائز رہتا ہے جب تک کہ اس کا نظام زندگی درست ہو یا یہ فرمایا کہ وہ اپنی ضرورت پوری کر سکے۔

③..... تیسرا وہ شخص ہے جس کے یہاں فاقہ گزر رہا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی قوم (اس کے پڑوس) کے تین سمجھدار آدمی یہ کہہ دیں کہ فلاں کے پاس فاقہ ہے۔ تو اس کے لیے بھی سوال کرنا اس وقت تک کے لیے جائز ہو جاتا ہے کہ اس کا نظام زندگی قائم ہو یا یہ فرمایا کہ وہ اپنی ضرورت پوری کر سکے اور ان تین موقعوں کے سوا جو سوال کیا جائے تو اسے قبیسہ! حرام ہے سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

فائدہ:..... حالانکہ وہ خون نہ بہا کہلاتا ہے جو کسی قوم یا بستی کی طرف سے دوسری بستی کے ذمہ کیا جائے یا دوسری قوم کا کسی مال کے بارے میں جھگڑا ہو اور خون خرابہ تک نہ پہنچے کا اندیشہ ہو اور جھگڑا چکانے کے لیے کوئی تیسرا شخص وہ ادا نیگی اپنے ذمے لے لے۔ یہ مال فراہم کرنے کے لیے لوگوں سے بطور چندا اگر کچھ جمع کیا جائے تو جائز ہے۔ قوم کے تین آدمیوں کا کہنا اس لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ بسا اوقات آدمی اپنے نکلے پن اور آرام طلبی کی وجہ سے یا کوئی پیشہ اختیار کرنے کو جاہلانہ عزت و وقار کے خلاف سمجھ کر گھر میں پڑا رہتا ہے اور کچھ کمانے کے مقابلے میں فاقہ اور سوال کو پسند کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس صورت میں قوم کے سمجھدار لوگ کبھی اس کو سوال کا مستحق نہیں قرار دے سکتے، ایسے وقت میں اس کے ملنے والوں کو اسے سمجھا بجھا کر حلال روزی کمانے پر لگانا چاہیے۔ (انتخاب الترغیب والترہیب)

(۵۶۵/۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعْنُوا عَنِ النَّاسِ، وَلَوْ بِشَوْصِ الشُّوَالِ۔ رواه البزار والطبرانی بلسان جيد و البيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے بے نیاز ہو خواہ مساوی ہی کا معاملہ کیوں نہ ہو۔ (بزار طبرانی بیہقی)

(۵۶۶/۱۵) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَّامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْيَدُ الْعَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعْمَلُ، وَخَيْرُ الْمَدْفُوعَةِ مَا كَانَتْ عَنْ ظَهْرِ غِيٍّ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعْطَهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَعْنِ يُعْزَبِ اللَّهُ۔ رواه البخاری و اللفظ له، و مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر صدقہ ہے جو ضرورت

سے زائد مال کا ہو اور جو بھیک مانگنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سوال کی برائی سے بچاتا ہے اور جو لوگوں سے بے نیاز رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۶۷/۱۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَشْرَ مَا مِائَتُكَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاعْمَلْ مَا مِائَتُكَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ، وَأَحْبِبْ مَنْ مِائَتُكَ فَإِنَّكَ مُقَارِفُهُ، وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَّكَ الْمَوْتُ مِنْ قِتَالِ الْكَلْبِ، وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) یہ کہا کہ اے محمد! آپ چاہے جتنی عمر پائیں آخر موت آنی ہے۔ آپ جو چاہے کریں آخر ان تمام اعمال کا بدلہ ملنا ہے۔ جس سے چاہیں آپ اپنا دل لگائیں آخر (ایک نہ ایک دن) اس سے جدا ہو کر رہیں گے اور جان لیں کہ مؤمن کی شرافت و بڑائی رات کی نماز (تہجد) میں ہے، اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ (طبرانی)

(۵۶۸/۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرِضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ غنا (مال داری) مال کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ اصل غنا دل کا غنی ہونا ہے۔ (صحیح بخاری، مسلم، ابوداؤد و ترمذی و نسائی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اصل غنا یہ ہے کہ دل کو مال کے ساتھ تعلق نہ رہے اور یہ بات ہر شخص کو نصیب ہونا مشکل ہے۔ اس لیے اس علم طریقہ اس سے دور رہنا ہے۔ اس لیے کہ مال پر قبضہ اور قدرت کی صورت میں چاہے صدقہ خیرات بھی کرتا ہو لیکن دل میں اس کے ساتھ انس پیدا ہو ہی جاتا ہے اور یہی مہلک چیز ہے کہ جس درجہ میں اس سے انس ہوگا اتنا ہی حق تعالیٰ شانہ سے بعد ہوگا اور وحشت ہوگی مال دار آدمی کو دھوکہ لگتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھے مال سے محبت نہیں ہے، لیکن یہ بڑی لغزش اور محض دھوکہ ہے۔ درحقیقت اس کے دل میں محبت مرکوز ہوتی ہے جو اس کو محسوس نہیں ہوتی۔ اور اس کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب وہ مال ضائع یا چوری ہو جائے، اور جتنی بھی دنیا سے محبت کم ہوگی اتنا ہی اس شخص کی عبادت میں ثواب زیادہ ہوگا، اس لیے کہ عبادت میں زبان کی محض حرکت مقصود نہیں، بلکہ ان کا مقصود دل پر اثر ہے اور جتنا دل فارغ ہوگا اتنا ہی اس پر اثر قوی ہوگا۔

(۵۶۹/۱۸) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخَشِعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَتَّقِبُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یَسْتَجَابُ لَهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَیْرُهُ۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخَشِعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَتَّقِبُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یَسْتَجَابُ لَهَا“

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو (مسلم وغیرہ)

(۵۷۰/۱۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ۔ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ فِي حَدِيثٍ يَأْتِي ابْنَ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے ابو ذر! بتاؤ کیا مال کی زیادتی کا نام غنا (مالداری) ہے؟ میں نے کہا: ہاں اللہ کے رسول! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا بتاؤ کیا مال کی کمی کا نام غریبی اور تنگدستی ہے؟ میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! مالداری دل کی مالداری ہے اور غریبی دل کی غریبی ہے۔ (صحیح ابن حبان)

قائد: دل کی مال داری یہ ہے کہ جو کچھ تھوڑا بہت میسر ہے اس پر صبر و قناعت ہو اور اپنی ضرورتوں کے لیے دل بہت سی اور چیزوں کا طالب نہ ہو اور دل کی غریبی اور تنگ دستی یہ ہے کہ مال چاہے انبار لگے ہوں مگر صبر و قناعت نصیب نہ ہو۔ دل اس پریشانی میں مبتلا ہو کہ فلاں چیز اور ہوتی اور فلاں کام اور ہوتا۔

(۲۰/۵۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْفَقْرَةُ وَالنُّقْمَانِ، وَالشُّمْرَةُ، وَالشُّرْتَابُ، وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ عَيْيُ يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْقِدُ لَهُ قَيْتَصَدَّقِي عَيْيُ. وَلَا يَتَوَلَّى قَيْتَسَأَلُ النَّاسِ. رواه البخاري ومسلم.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جس کو ایک ایک لقمہ دو دو لقمہ اور ایک ایک کھجور در بدر پھرائے (یعنی دروازوں سے بھیک مانگتا ہے) اصل مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہ پائے جو اس کی ضرورت کو پورا کر دے اور نہ اس کی مسکت (فقر) کو سمجھا جاسکے کہ اس پر (پھر) صدقہ کیا جائے اور نہ وہ لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۱/۵۵۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ غَنًّا، وَفَقَّعَهُ اللَّهُ بِمَا أَتَاهُ. رواه مسلم والترمذي وغيرهما.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامیاب ہے وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا، اور بقدر ضرورت روزی (کامال) مل گیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دیا اس پر قناعت کی۔ (مسلم، ترمذی وغیرہ)

(۲۲/۵۵۳) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْجِسُ وَأَوْجِرُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالْإِنْيَاسِ وَمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَإِيَّاكَ وَالظُّلْمَةَ، فَإِنَّهُ فَفَقْرٌ خَافِضٌ، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ. ورواه الحاكم والبيهقي في كتاب الزهد واللفظ له. وقال الحاكم: صحيح الإسناد كذا قال.

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے مختصر و صیت فرمادیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے ہاتھوں میں (مال و اسباب) ہے اس کی امید و لالچ دل سے نکال دو اور لالچ سے بچو اس لیے کہ یہ فوری فقر ہے اور ایسے کاموں سے بچو جس کے بعد عذر کرنا پڑے۔ (حاکم، بیہقی)

قائد: مطلب یہ ہے کہ حرص و طمع اور مال کی زیادتی کی لالچ ایسی بری بلا ہے کہ کبھی بھی انسان اس کی وجہ سے اطمینان کا سانس نہیں لے سکتا، بلکہ مال جتنا بھی بڑھ جائے اس کو کم سمجھ کر زیادہ کی محنت میں لگا رہے گا اور یہی فوری فقر ہے۔

(۲۳/۵۵۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْضَمٍ الْخَطَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ أَوْثَرًا فِي سِرْبِهِ لِمَعَانِي فِي بَدْيِهِ، يَحْذَرُ قُوَّةَ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حَبِرَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِخَذَائِقِهَا. رواه الترمذي. وقال: حديث حسن غريب.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مخضمنؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو صبح اس حالت میں کرے کہ وہ اپنے جی میں مطمئن ہو اور صحت یاب ہو اس کے پاس ایک دن کا توشہ ہو گیا اس کے لیے ساری دنیا جمع کر دی گئی۔ (سنن ترمذی)

(۲۴/۵۵۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: أَمَا فِي

اپنے ہاتھ کی کمائی کا ہے) اور بلاشبہ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے نبی اپنے ہاتھ کی کمائی کا کھاتے تھے۔ (صحیح بخاری)

فائدہ:..... باوجودیکہ حضرت داؤد بادشاہت و ثروت والے تھے۔ خود زربیں بناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی اس کا ذکر فرمایا ہے: **وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُؤْسٍ لَّكُمْ لِنُخْصِصْكُمْ مِنْ بَيْنِكُمْ** (اور اس کو سکھایا ہم نے بنانا ایک تمہارا لباس کہ بچاؤ ہو تم کو تمہاری لڑائی میں)۔

اپنے فاقہ یا حاجت کو لوگوں کے سامنے رکھنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھنے کی ترغیب

(۵۷۸/۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَزَلَّتْ بِهِ قَافَةٌ فَلَا تَزَلْهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ قَافَتُهُ، وَمَنْ تَزَلَّتْ بِهِ قَافَةٌ، فَلَا تَزَلْهَا بِاللَّهِ، فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرُزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ أُجَلٍ۔ رواه ابو داؤد و الترمذی وقال: حديث حسن صحيح ثابت، والهاكم وقال: صحيح الإسناد الا انه قال فيه: أَرْسَلَ اللَّهُ لَهُ بِالْعِلَى إِمَّا يَمْشِي عَاجِلٍ أَوْ غَيٍّ أُجَلٍ ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کو فاقہ کی نوبت آجائے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے اس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور جو شخص اپنے فاقہ کو اللہ تعالیٰ پر پیش کرے (اور اس سے درخواست کرے) تو حق تعالیٰ شانہ جلد اس کو روزی عطا فرماتا ہے فوراً ہو جائے یا کچھ تاخیر سے مل جائے (سنن ابو داؤد، ترمذی، حاکم)۔ حاکم کی روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے فاقہ اور احتیاج کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ بہت جلد اس کے فقر کو دور فرماتا ہے جلدی کی موت سے یا تاخیر کے غنا سے۔

فائدہ:..... حدیث بالا میں ارشاد نبویؐ ”جو شخص لوگوں سے سوال کرتا پھر اس کا فاقہ بند نہ ہوگا۔“ کا مطلب یہ ہے کہ احتیاج پوری نہ ہوگی۔ آج اگر ایک ضرورت کے واسطے بھیک مانگی ہے اور وہ صورت کے اعتبار سے پوری ہوگئی، تو کل اس سے کوئی اہم ضرورت پیش آجائے گی اور احتیاج بدستور باقی رہے گی، اور اگر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے تو یہ ضرورت تو پوری ہوگی ہی دوسری ضرورت پیش نہ آئے گی اور اگر آئی تو اس کا انتظام مالک ساتھ ہی کر دے گا۔

حاکم کی روایت میں ”جلدی کی موت سے یا تاخیر کے غنا سے“ ہے تو جلدی کی موت کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ اس کا وقت اگر خود قریب آگیا تو اس کو فاقوں کی تکلیف میں مصیبت اٹھانے سے پہلے ہی حق تعالیٰ شانہ موت عطا فرمادے گا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کسی کی موت اس کے غنا کا سبب بن جائے گا۔ مثلاً کسی کی میراث کا وافر حصہ مل جائے یا کوئی شخص مرتے وقت اس کی وصیت کر جائے کہ میرے مال میں سے اتنا فلاں شخص کو دے دینا۔

(۵۷۹/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَهُ أَوْ اخْتَبَاهُ فَكَفَّمَهُ النَّاسَ، وَأَقْبَىٰ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَفْتَحَ لَهُ قُوتَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ۔ رواه الطبرانی في الصغير والوسط۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص بھوکا ہو یا حاجت مند ہو اور وہ لوگوں سے اپنی حاجت کو پوشیدہ رکھے اور اللہ تعالیٰ شانہ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ شانہ پر (بوجہ اس کا لطف و کرم کے) یہ حق ہے کہ اس کے لیے ایک سال حلال روزی کا دروازہ کھول دے۔ (طبرانی)

بغیر دل کی رضا مندی کے دی ہوئی چیز کے لینے پر وعید

(۵۸۰/۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلُوتٌ فَمَنْ أَعْطَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِطَيْبٍ لَفِيسٍ مِثْلًا، وَحَسَنٌ مُلْعَمَةٌ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ شَرِّهِ نَفْسٌ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ طَيْبٍ لَفِيسٍ مِثْلًا، وَحَسَنٌ مُلْعَمَةٌ مِنْهُ، وَشَرٌّ نَفْسٍ كَانَ عَلَيْهِ مُبَارَكٌ لَهُ فِيهِ۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ، و ردی احمد و البزار منہ الشطر الاخیر بنحوہ یسناد حسن۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ یہ مال سرسبز اور میٹھی چیز ہے، لہذا جس شخص کو ہم اس میں سے کوئی چیز اپنی طیب نفس (خوش دلی) سے دیں، ایسی حالت میں کہ لینے والے کی طرف سے روزی لینے کی اچھی حالت ہو (یعنی استحقاق کے اعتبار سے بہترین مستحق ہو، سوال کے اعتبار سے جائز طلب ہو، مالغندہ ہو) اور اس کی طرف سے طمع نہ ہو، اس مال میں اس کے لیے برکت دی جاتی ہے۔ اور جس شخص کو ہم کوئی چیز اسی طرح دیں کہ ہماری طیب خاطر نہ ہو اور اس کی طرف سے لینے کی اچھی حالت نہ ہو اور اس کی طمع شامل ہو تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ (صحیح ابن حبان، احمد، بزار)

(۵۸۱/۲) وَعَنْ معاوية بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُلْجِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ. فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُهُ لِي مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا، وَأَنَا لَهُ كَارِبٌ فَيُبَارِكُ لَهُ فَيَمَّا أُعْطِيْتُهُ. رواه مسلم والنسائي والحاكم. وقال صحيح على شرطهما۔

ترجمہ: حضرت معاویہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مانگنے میں اصرار نہ کیا کرو، اللہ کی قسم! جو شخص مجھ سے کوئی چیز مانگے اور شخص اس کے مانگنے کی وجہ سے اپنی طبیعت کے خلاف میں کوئی چیز اس کو دوں تو اس میں برکت نہ ہوگی۔ (مسلم، نسائی، حاکم)

(۵۸۲/۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِشَيْبَةَ قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا أَنَا خَائِرٌ، فَمَنْ أَعْطِيَتْهُ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطِيَتْهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرِّ نَفْسٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔ ترجمہ: مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے سنا، میں تو خازن ہوں۔ جس شخص کو میں طیب نفس سے کوئی چیز دوں، اس میں تو برکت ہوگی، اور جس شخص کو اس کی طمع اور سوال کی وجہ سے بغیر طیب خاطر کے کوئی چیز دوں گا وہ ایسا ہوگا جیسا کہ آدمی کھاتا رہے اور پیٹ نہ بھرے۔ (مسلم)

(۵۸۳/۲) وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُلْجِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّهُ مَنْ يَسْأَلُكُمْ شَيْئًا يَمْنَعُ لَهُ يُبَارِكُ لَهُ فِيهِ۔ رواه أبو يعلى، و رواه محقق بعد في الصحيح۔ ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوال میں اصرار نہ کیا کرو جو شخص اصرار کے ساتھ ہم سے کوئی چیز لے گا اس میں برکت نہ ہوگی۔ (ابو یعلیٰ)

فائدہ: قرآن پاک میں بھی اس پر تنبیہ فرمائی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا "کہ لوگوں سے اصرار سے نہیں مانگتے۔"

(۵۸۴/۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَوْمًا إِذَا أَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ قَالَ: زِدْنِي فَزَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ وَلَّى مُدْبِرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ، ثُمَّ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ وَلَّى مُدْبِرًا، وَقَدْ جَعَلَ فِي قَلْبِهِ كَالْإِذَا الْقَلْبَ إِلَى أَهْلِيهِ۔ رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سونا تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا، اس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے (بھی) دیں۔ آپ نے اس کو دیا۔ پھر اس نے کہا اور دیں۔ آپ نے تین مرتبہ اور دیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک شخص آکر سوال کرتا ہے میں اس کو دیتا ہوں پھر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو تین مرتبہ دیتا ہوں پھر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے۔

ہے۔ حالاں کہ وہ اپنے کپڑے میں آگ لے کر گھر والوں کے پاس لوٹ کر گیا۔ (صحیح ابن حبان)
 فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جب بغیر ضرورت کے سوال کرنے پر گو میں نے دے بھی دیا وہ درحقیقت آگ لے کر گیا۔

جو چیز سوال اور اشراف نفس کے بغیر ملے اس کو قبول کرنے کی ترغیب، خاص طور پر جبکہ ضرورت ہو اور اس کو رد کرنے کی ممانعت اگرچہ اس وقت ضرورت نہ ہو

(۱/۵۸۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ أُعْطِيهِ مَنْ هُوَ إِلَيْهِ أَفْقَرُ مِنِّي۔ قَالَ: فَقَالَ: خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا النَّاسِ شَيْءٌ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ، فَلَنْ يَشُكَّكَ، وَلَنْ يَشُكَّكَ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا فَلَا تُشْبِعْهُ نَفْسَكَ۔ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: فَلَا جِلَّ ذَلِكَ كَانَتْ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَتَرَدَّدُ شَيْئًا أُعْطِيَهُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے عطا کے طور پر کچھ مرحمت فرماتے، میں عرض کر دیتا کہ حضور کسی ایسے شخص کو مرحمت فرمادیں جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ ارشاد فرمایا کہ نہیں لے لو۔ جب کوئی مال اسی طرح آئے کہ نہ اس کا سوال کیا جائے، نہ اس میں اشراف نفس ہو تو اس کو لے لیا کرو۔ پھر اگر دل چاہے اس کو اپنے کام میں لاؤ اور دل نہ چاہے صدقہ کر دیا کرو۔ اور جو مال خود نہ آئے اس کی طرف دھیان بھی نہ لگاؤ۔ حضرت سالم کہتے ہیں اس وجہ سے عبد اللہ کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور نہ اس چیز کو رد فرماتے جو ان کو دی گئی۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

(۲/۵۸۶) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعَطَاءٍ فَزَدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَ زَدْتَهُ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخَيْرَ ثَمَنًا أَرَبَ خَيْرًا لَا أَحَدِنَا أَرَبَ لَا يَأْخُذُ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا ذَلِكَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ، فَأَمَّا مَا كَانَ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُكَ اللَّهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَأْتِيَنِي مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ إِلَّا أَخَذْتُهُ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ هَكَذَا مَرْسَلًا۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ۔ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: فَذَكَرَ بَنَحْوَهُ۔

ترجمہ:..... حضرت عطاء بن یسافؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے پاس کوئی ہدیہ بھیجا حضرت عمرؓ نے اس کو واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واپس کیوں کر دیا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ ہی نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ کسی سے کوئی چیز نہ لیا کریں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مانگ کر نہ لینا مراد ہے۔ جب بغیر مانگے کوئی چیز ملے تو وہ اللہ جل شانہ کی طرف سے روزی ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ بات ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اب سے کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں گا اور بلا طلب ملے گی اس کو قبول کروں گا۔ (مالک، بیہقی)

(۳/۵۸۷) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُجَنَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَلَغَهُ عَنْ أَجْبِيهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ فَلْيُقْبَلْهُ وَلَا يَتَرَدَّدْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ سَاقَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَابُو يَعْلَى وَالتَّيْمِيُّ، وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت خالد بن علیؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کو بغیر سوال کے اور بغیر اشراف نفس (یعنی طمع و حرص) کے اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز پہنچے اس کو قبول کر لینا چاہیے، اس کو رد نہ کرنا چاہیے، یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے روزی ہے جو اس کو بھیجی گئی

ہے۔ (مسند احمد، حاکم، ابویعلیٰ، طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۵۸۸/۳) وَعَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَرَصَ لَهُ مِنْ هَذَا الزَّرَقِ حَتَّى يَمُوتَ، مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَلَا إِشْرَافٍ لِنَفْسٍ فَلْيَتَوَسَّعْ بِهِ فِي رِزْقِهِ، فَإِنَّ كَانَتْ غَنِيًّا فَلْيَتَوَجَّعْهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَخْوَبُ إِلَيْهِ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ، وَاسْنَادُ أَحْمَدَ جَيِّدٌ قَوِيٌّ۔

ترجمہ:..... حضرت عابد بن عمروؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کو کوئی روزی بغیر مانگے اور بغیر اشرف نفس کے پیش کی گئی ہو، اس سے اپنے خرچ میں وسعت پیدا کرنا چاہیے، اور اگر خود کو اس کی حاجت نہ ہو تو پھر کسی ایسے شخص کو دے دینا چاہیے جو اپنے سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ (تبیق، احمد طبرانی)

اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے پر وعید سوائے جنت کے سوال کے

اور اللہ کے نام پر سوال کی صورت میں سائل کو کچھ نہ دینے پر وعید

(۵۸۹/۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَلْعُونٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللَّهِ، وَمَلْعُونٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللَّهِ، ثُمَّ هَتَفَ سَائِلُهُ مَا لَكَ يَسْأَلُ هُجْرًا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرے اور وہ شخص (بھی) ملعون ہے جس سے کوئی شخص اللہ کے نام پر مانگے اور وہ (باوجود گنجائش کے) اسے کچھ نہ دے بشرطیکہ مانگنے والا کوئی بے جا سوال نہ کر رہا ہو۔ (طبرانی)

فائدہ:..... اللہ کا بابرکت نام ایسا نہیں ہے کہ دنیا کی معمولی ضرورتوں میں بھی اس کا واسطہ دیا جائے، ہاں اگر کبھی کوئی بہت غیر معمولی مشکل آ پڑے اور اللہ کا واسطہ دینے سے خلاصی ہو سکتی ہے تو دوسری بات ہے، اسی طرح جس سے سوال کیا جا رہا ہے اللہ کے نام کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا واسطہ آ جانے کے بعد اس سوال کے پورا کرنے میں امکانی حد تک کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھے، لیکن اگر کسی دینی یا دنیوی مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا سوال پورا نہ کیا جائے تو اس کی بھی اجازت دی گئی ہے، اور اگر ایک شخص اپنی ناداری کی وجہ سے اس کا سوال پورا نہیں کر سکتا تو اس کا بیان اگلی حدیث میں ہے۔

(۵۹۰/۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعْيَدُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافَيْتُوهُ فَلَيْسَ لَكُمْ تَحْجِدُوا مَائِكُمْ فَيُتَوَّاهُ فَأَذْغُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَفَّيْتُمُوهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو (تم سے) اللہ کے نام پر پناہ مانگے اس کو پناہ دے، اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے اس کا سوال پورا کر دو، اور جو تمہیں بلائے اس کی بات سنو، اور جو کوئی تمہارے ساتھ کچھ بھلائی کرے اس کا بھلائی ہی سے بدلہ دو اور اگر بدلہ دینے کو کچھ میسر نہ ہو (یا بدلہ دینے کا موقع نہ ہو) تو اس کے لیے اتنی دعا کرو کہ خود تمہارا دل یہ گواہی دینے لگے کہ تم اس کے احسان کا بدلہ اتنا رکھ چکے۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

صدقہ (خیرات) کرنے کی ترغیب اور نفلی صدقہ اور مشقت کی کمائی کر کے صدقہ کرنے کا بیان

(۱/۵۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلٍ تَمْتَرَتْ مِنْ غَسَبٍ طَلِيبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِتَمِيمَةٍ ثُمَّ يُرْتَبُهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرْتَبُ أَحَدُكُمْ قَلْبُوهُ حَتَّى تُكْمَلَ وَمِثْلُ الْجَبَلِ۔ رواه البخاري ومسلم والترمذي وابن ماجه وابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ایک کھجور کے بقدر بھی صدقہ کرے (بشرطیکہ) طیب مال سے ہو (خبیث مال سے نہ ہو) اس لیے کہ حق تعالیٰ شانہ طیب مال کو ہی قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کی پرورش کرتا ہے جیسا کہ تم لوگ اپنے کھجوروں کی پرورش کرتے ہو حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑھتے بڑھتے پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزيمة)۔

(۲/۵۹۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيُرِي بِأَحَدِكُمْ الشَّمْرَةَ وَالْقُمْعَةَ كَمَا يُرِي أَحَدُكُمْ قَلْبُوهُ أَوْ قَصِيلَهُ حَتَّى تُكْمَلَ وَمِثْلُ أُحُدٍ۔ رواه الطبراني وابن حبان في صحيحه واللفظ له۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ (تمہاری صدقہ کی ہوئی) کھجور اور قلعہ کی پرورش کرتا ہے جیسا کہ تم لوگ اپنے کھجوروں کی پرورش کرتے ہو (اور اس کا ثواب بڑھاتے ہیں) کہ وہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان)۔
فائدہ:..... احد کا پہاڑ مدینہ طیبہ کا بہت بڑا پہاڑ ہے اس صورت میں صدقہ کا سات سو گنا سے بھی بہت زیادہ اجر و ثواب ہو جاتا ہے۔

(۳/۵۹۳) وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَهْنَتْ دَجْحُوا شَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِشَةُ مِنْهَا؟ قَالَتْ: عَائِشَةُ مِنْهَا إِلَّا كَيْفُهَا۔ قَالَ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَيْفُهَا۔ رواه الترمذي، قال: حديث حسن صحيح، ومعناه: اهنر تصدقوا ايها الاكثفها۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ گھر کے آدمیوں نے یا صحابہ کرامؓ نے ایک بکری ذبح کی (اور اس میں سے تقسیم کر دیا) رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کتنا باقی رہا؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ صرف ایک شانہ باقی رہ گیا۔ (باقی سب تقسیم ہو گیا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ سب باقی ہے اس شانہ کے سوا۔ (ترمذی)

فائدہ:..... مقصد یہ ہے کہ جو اللہ کے لیے خرچ کر دیا گیا وہ حقیقت میں باقی ہے کہ اس کا ثواب باقی ہے۔ اور جو رہ گیا وہ فانی ہے۔ نہ معلوم باقی رہنے والی جگہ خرچ ہو یا نہ ہو۔ صاحب مظاہر کہتے ہیں کہ اس میں اللہ جل شانہ کے اس پاک ارشاد کی طرف اشارہ ہے:

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ۔ (الزلزلہ آیت ۸۱)

ترجمہ:..... ”جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ایک دن ختم ہو جائے گا۔ (چاہے اس کے زوال سے

ہو یا تمہاری موت سے) اور جو کچھ اللہ جل شانہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔“

(۴/۵۹۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ الْعَبْدُ مَا لِي مَالِي، وَإِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ، مَا أَكَلَتْ، أَوْ لَيْسَ قَائِلِي، أَوْ أَغْطَى قَائِلَتِي، مَا سَوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَقَارِكُهُ لِبَنَاتٍ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال، اس کے سوا کوئی دوسری بات نہیں کہ اس کا مال تین چیزیں ہیں: ① وہ ہے جو کھا کر ختم کر دیا۔ ② یا پہن کر پرانا کر دیا۔ ③ یا اللہ کے راستے میں خرچ کر کے اپنے لیے ذخیرہ بنالیا اور اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانے والی چیز ہے جس کو وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر چلا گیا۔ (مسلم)

(۵/۵۹۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُوهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَرِثًا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُوهُ مَا أَخَّرَ۔ رواه البخاري والترمذي۔

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کون شخص ایسا

ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا تو کوئی بھی نہیں ہے ہر شخص کو اپنا مال زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنا مال وہ ہے جس کو (ذخیرہ) بنا کر آگے بھیج دیا اور جو مال چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے۔ (بخاری سنن)

(۵۹۶/۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَجُلٌ فِي فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ قَسَمَ صَوْنًا فِي سَحَابَةٍ: اشْقِي حَدِيقَةَ فَلَاةٍ، فَتَنَلْنِي ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَعَهُ مَائَهُ فِي حَرَقَةٍ، فَإِذَا شَرَجَتْهُ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَعَهُ الْمَاءُ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَةٍ يُحْتَوِلُ الْمَاءَ بِسَحَابَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فَلَانٌ؟ لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعْتُ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ سَأَلْتَنِي عَنِ اسْمِي؟ قَالَ: سَمِعْتُ فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَائُهُ يَقُولُ: اشْقِي حَدِيقَةَ فَلَاةٍ لَا سَمِيكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَفْعِزُّكَ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِحُلِيِّهِ وَأَكُلُ أَنَا وَبِعِيَالِي ثُلُثَهُ، وَأَرُدُّ ثُلُثَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک جنگل میں تھا، اس نے بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے بعد فوراً وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں خوب پانی برسا، اور وہ سارا پانی ایک تالے میں جمع ہو کر چلنے لگا۔ یہ شخص جس نے آواز سنی تھی، اس پانی کے پیچھے چل دیا۔ وہ پانی ایک جگہ پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا پیچھے سے اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا۔ اس نے باغ والے سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل میں سے سنا تھا۔ پھر اس باغ والے نے اس سے پوچھا کہ تم نے میرا نام کیوں دریافت کیا۔ اس نے کہا میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی آرہا ہے یہ آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے، اور تمہارا نام بادل میں سنا تھا۔ تم اس باغ میں کیا کام ایسا کرتے ہو (جس کی وجہ سے بادل کو یہ حکم ہوا کہ اس کے باغ کو پانی دو) باغ والے نے کہا کہ جب تم نے یہ سب کہا تو مجھے بھی کہنا پڑا۔ میں اس کے اندر جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس کو دیکھتا ہوں (اور اس کے تین حصے کرتا ہوں) ایک حصہ یعنی تہائی تو فوراً اللہ کے راستہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اسی باغ کی ضروریات پر لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں اس مضمون کی کھلی مثال ہے جو اخلاص کے باب کی ایک حدیث شریف میں گزر چکا کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا کہ باغ کی ایک تہائی پیداوار صدقہ کی تھی اور باغ کے دوبارہ پھل لانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

دوسری بات جو اس حدیث شریف سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ آدمی کو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے لیے متعین کر لینا زیادہ مفید ہے، اور جب آدمی طے کر لیتا ہے کہ اتنی مقدار اللہ کے راستے میں خرچ کرنی ہے تو پھر خیر کے مصارف اور خرچ کرنے کے مواقع بہت ملتے رہتے ہیں۔

(۵۹۷/۷) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكُونُ لَهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ؟ فَيَنْظُرُ الْيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، فَيَنْظُرُ الْأَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءُ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ ثَمَرَةٍ۔

ترجمہ:..... حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ تم میں ہر ایک سے اللہ تعالیٰ (براہ راست) بات کرے گا کہ اللہ اور بندہ کے درمیان کوئی (واسطہ) ترجمان نہ ہوگا۔ بندہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اس کو ان اعمال کے سوا جو اس نے آگے بھیج دیے ہوں گے کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر وہ بائیں دیکھے گا تو اس کو وہی اعمال جو آگے بھیجے ہوں گے نظر آئیں گے۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا

تو اپنے آگے آگ کے سوا کچھ نہ دیکھے گا لہذا جہنم کی آگ سے اپنا بچاؤ کرو چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے صدقہ سے ہی کیوں نہ ہو۔
ایک روایت میں ہے کہ جو تم میں اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ جہنم کی آگ سے اپنی حفاظت اور بچاؤں کرے تو وہ چاہے کھجور کے ٹکڑے کے (صدقہ کے) ساتھ ہی کیوں نہ ہو اپنا بچاؤ کر لے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۹۸/۸) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدَّكَتَرُ الْحَدِيثِ إِلَى أَنْ قَالَ فِيهِ: ثُمَّ قَالَ: يَعْزِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُولَئِكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الْقَوْمُ جُئْتُ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ۔ رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح
ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا (پھر طویل حدیث ذکر کی جس میں یہ (بھی) ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو خیر کے دروازے نہ بتاؤں؟ (یعنی جن دروازوں سے آدمی خیر تک پہنچتا ہے) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور! ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے (یعنی جیسے ڈھال کی وجہ سے آدمی دشمن کے حملہ کو روکتا رہتا ہے اسی طرح روزہ کے ذریعہ شیطان کے حملوں کو روکتا ہے) اور صدقہ خطاؤں کو ایسے بھجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بھجھا دیتا ہے۔ (ترمذی)

(۵۹۹/۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ غَسَبَ الزَّيْتِ وَتَذْفَعُ مِثْقَةَ الشُّوْءِ۔ رواه الترمذی وابن حبان في صحيحه، وقال الترمذی: حديث حسن غريب، وروى ابن المبارك في كتاب البر شرطه الأخير، ولفظه: إِنَّ اللَّهَ يُبْذِرُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِينَ نَجَاتًا مِنْ مِثْقَةِ الشُّوْءِ۔
ترجمہ:..... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ صدقہ اللہ جل شانہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے حفاظت کرتا ہے (ترمذی، ابن حبان)۔ ابن مبارک کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کی وجہ سے بری موت کے ستر دروازوں کو دور کر دیتا ہے۔

(۶۰۰/۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِ الْبَخِيلِ وَالْمُتَعَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَابٌ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَذْيِيبِهَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَعَدِّقُ كُلَّمَا تَعَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَا مِلَهُ، وَتَعَفُّوْا أَكْثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلَّ خَلْقَةٍ بِمَكَائِنَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَصْبَعِيهِ هَكَذَا فِي جَبِيهِ يُؤَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّلُ۔ رواه البخاری و مسلم، والنسائي۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخیل کی اور صدقہ کرنے والے کی (جس کی عادت کثرت سے صدقہ کرنے کی ہو) ایسی مثال ہے جیسا کہ دو آدمی ہوں، ان کے اوپر لوہے کی ذریں اس طرح لپٹی ہوئی ہوں کہ ان دونوں کے ہاتھ بھی زہروں کے اندر ہی سینہ پر چسپے ہوئے ہوں، زہر سے باہر نکلے ہوئے نہ ہوں، پس صدقہ والا (یعنی سخی شخص جو صدقہ کرنے کا عادی ہے) جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زہر خود بخود کھلتی چلی جاتی ہے (اور ہاتھ بے تکلف فوراً زہر سے باہر آ جاتا ہے) اور بخیل جب ارادہ کسی صدقہ کا کرتا ہے تو وہ زہر اور زیادہ سکر جاتی ہے جس سے ہاتھ اپنی جگہ سے جنبش ہی نہیں کر سکتا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ وہ ہاتھ کو کھولنا چاہتا ہے اور وہ نہیں کھلتا۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ سخی جب خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا دل اس کے لیے فراخ ہو جاتا ہے جس سے وہ بے تکلف خرچ کرتا ہے۔ اور بخیل اگر کہنے سننے سے یا کسی اور وجہ سے کسی وقت ارادہ بھی کر لیتا ہے تو اندر سے کوئی چیز اس طرح سے اس کو پکڑ لیتی ہے جیسا کہ لوہے کی زہر سے اس کے ہاتھ باندھے ہوں کہ ہاتھوں کو زور سے زہر کے اندر سے نکالنا بھی چاہتا ہے یعنی دل کو بار بار سمجھاتا ہے مگر وہ ماننا ہی نہیں، ہاتھ اٹھتا

ہی نہیں، بہت ہی صحیح اور سچی مثال ہے۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ بخیل آدمی خرچ کرنا بھی چاہتا ہے تو ہاتھ نہیں اٹھاتا، کہیں دس روپیہ خرچ کرنے کا موقع ہوگا تو وہ دس پیسے بھی مشکل سے نکالے گا۔ بخل دنیا کی محبت اور اللہ پر یقین کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے، اور جتنی دنیا سے بے رغبتی دل میں ہوگی اور اللہ پر کامل یقین ہوگا اسی کے بقدر سخاوت ہوگی۔ زہد اور سخاوت، مفہوم اور صورت عمل کے لحاظ سے دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں، لیکن مال کے اعتبار سے قریب قریب ہیں۔ جب انسان کو مال کے رکھنے کی رغبت ہی نہیں تو موجود ہونے کی صورت میں الامحالہ وہ سخاوت ہی کرے گا۔ اسی طرح سخاوت وہی شخص کر سکتا ہے جس کو مال کی محبت نہ ہو اور جتنی زیادہ مال کی محبت ہوگی اتنا ہی بخل اس میں کرے گا۔ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنا اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا زینہ ہے اور جب تک اس گندگی سے طبیعت کو محبت اور انس رہے گا کبھی بھی خرچ کرنے کو طبیعت نہ ابھرے گی۔ اگر اپنا دل بھی کسی وقت چاہے گا تو طبیعت خرچ پر آمادہ نہ ہوگی۔ اسی کو نبی کریم ﷺ نے مذکورہ بالا مثال سے سمجھایا۔

(۱۱/۶۰۱) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مَسْكِينًا سَأَلَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ، وَلَيْسَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا رَغِيفٌ، فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا: أَعْطِيهَا إِيَّاهُ، فَقَالَتْ: لَيْسَ لَدِي مَا تُطْطِرِينَ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: أَعْطِيهَا إِيَّاهُ. قَالَتْ: فَقَعَلْتُ، فَلَمَّا أَمْسَيْنَا أَهْلَى لَهَا أَهْلُ بَيْتٍ، أَوْ لِنَاسٍ مَا كَانَ يُهْدِي لَهَا شَاةً وَكَفَّنَهَا فَدَعَتْهَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: كُلِي مِنْ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصَتِ.

ترجمہ:..... حضرت امام مالک سے منقول ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مسکین آیا اور سوال کیا حضرت عائشہؓ روزہ سے تھیں اور ان کے گھر میں ایک چپاتی کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔ انہوں نے اپنی باندی سے کہا کہ یہ اس کو دے دو۔ اس نے کہا، آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے آپ روزہ کھول لیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: پھر بھی اس کو دے دو، لہذا اس نے وہ دے دی۔ جب شام ہوئی کسی گھر والوں نے یا کسی شخص نے جو ان کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے ایک بکری اس کا کھانا ہدیہ میں بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنی لونڈی کو بلا کر فرمایا اس میں سے کھاؤ یہ تمہاری اس چپاتی سے بہتر ہے۔

(۱۲/۶۰۲) قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَغَنِي أَنَّ مَسْكِينًا اسْتَطْعَمَ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا عَسَبٌ، فَقَالَتْ لِلنَّاسِ خُذْ خَبْءٌ فَأَعْطِيَهُ إِيَّاهَا فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَعْجَبُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَتَعْجَبُ كَمَا تَرَى فِي هَذِهِ الْحَبَّةِ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ؟ ذَكَرَهُ فِي الْمَوْطَأِ هَكَذَا بِلَا غَا بِغَيْرِ سَنَدٍ.

ترجمہ:..... حضرت امام مالک کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مسکین نے حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ سے کھانا مانگا آپ کے ساتھ انگور رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو کہا ایک دانہ اٹھا کر اس کو دے دو۔ وہ تعجب سے اس دانہ کی طرف دیکھنے لگا (بھلا ایک دانہ بھی کوئی دیا جاتا ہے) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا اس پر تعجب کرتے ہو۔ کیا نہیں دیکھتے اس دانہ میں کتنے ذرات چھپے ہوئے ہیں۔ (اور ایک ذرہ بھی نیکی کا قیامت کے دن کام آئے گا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: **فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ**)۔ (موطا)

(۱۳/۶۰۳) وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ الْمَرْءِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُقْطَى بَيْنَ النَّاسِ. قَالَ يَزِيدُ: فَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ مَرْقُودًا لَا يَحِطُّهُ يَوْمًا إِلَّا تَصَدَّقَ فِيهِ بِشَيْءٍ، وَلَوْ بِكَنْعَكَةٍ أَوْ بَصَلَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِمَا، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطٍ وَمُسْلَمٌ.

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ (قیامت کے دن) ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا جب تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے۔ یزید کہتے ہیں کہ ابو الخیر مرید کا کوئی دن ایسا خالی نہ جاتا تھا جس میں وہ کچھ صدقہ نہ کریں خواہ ایک یا پیاڑی کیوں نہ ہو۔ (احمد، ابن خزیمہ، حاکم، ابن حبان)

(۱۳/۶۰۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُرَيْمَةَ أَيْضًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْقَدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيِّ: أَنَّهُ كَانَ أَقُولُ أَهْلِي وَمَنْ يَزُورُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، وَمَا رَأَيْتُهُ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ قَطُّ إِلَّا فِي كُنْهٍ صَدَقَةٍ: إِمَّا فُلُوسَ، وَإِمَّا خُبْزَ، وَإِمَّا قَمْحًا، قَالَ: حَتَّى رُبَّمَا رَأَيْتُ الْبَصَلَ يَخْمَلُهُ قَالَ: فَأَقُولُ يَا أَبَا الْخَيْرِ! إِنَّ هَذَا يُنْتَبِئُ بِصَابِكَ، قَالَ: فَيقُولُ: يَا ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَمَا إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِي الْبَيْتِ شَيْئًا أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرُهُ، إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن خزيمة کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مرقد بن ابی عبد اللہ الترمذی نے میری سب سے پہلے مسجد آتے تھے میں نے جب بھی ان کو مسجد میں داخل ہوتے دیکھا تو ان کی آستین میں صدقہ ہوتا یا تو پیسے یا روٹی اور یا گندم، بسا اوقات میں ان کو پیاز اٹھائے دیکھتا ان کو کہتا کہ اے ابو الخیر! یہ تو آپ کے کپڑوں کو بدبودار کر دے گا، تو وہ کہتے اے ابن ابی حبیب! میں نے گھر میں اس پیاز کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہ پائی جس کو میں کسی پر صدقہ کرتا مجھے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

(۱۵/۶۰۵) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرُوي عَنْ رَجُلٍ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَفَرَأَيْتَ مِنْ كُنْزِكَ عِنْدِي لَا مَرْقَ وَلَا عَرَقَ، وَلَا سَرَقَ أَوْ فَيْسَكَ أَخَوَجَّ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَابْنُ أَبِي حَبِيبٍ۔

ترجمہ:..... حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنا خزانہ میرے پاس امانت رکھا دے نہ اس میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، نہ غرق ہو جانے کا، نہ چوری کا۔ میں ایسے وقت میں وہ تجھ کو پورا پورا واپس کروں گا جس وقت تجھے اس کی انتہائی ضرورت ہوگی۔ (طبرانی، بیہقی)

(۱۲/۶۰۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَطْلُقَ عَنْهَا لَحْنٌ سَبْعِينَ شَيْطَانًا، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُرَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَابْنُ أَبِي حَبِيبٍ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا، وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ قَالَ: مَا خَرَجْتُ صَدَقَةً حَتَّى يَطْلُقَ عَنْهَا لَحْنًا سَبْعِينَ شَيْطَانًا كُلُّهُمْ يَنْتَهِي عَنْهَا۔

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کوئی آدمی صدقہ میں کوئی چیز ستر شیاطین سے چھوٹنے کے بعد ہی نکالتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ستر میں سے ہر ایک اس کو صدقہ کرنے سے روکتا ہے۔ (احمد، بزار، طبرانی، صحیح ابن خزيمة، حاکم، بیہقی)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ آدمی جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو ستر شیاطین اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اس کو صدقہ کرنے سے مختلف وساوس ڈال کر روکتے ہیں۔ کبھی اس کی ضرورتیں سامنے کر دیتے ہیں، کبھی بیوی بچوں کی، کبھی یہ خیال کہ صدقہ سے مال کم ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ، لیکن آدمی عزم پختہ کر کے صدقہ نکال ہی دیتا ہے تو ستر شیاطین کا جال تار تار ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۱۵/۶۰۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَا لَا مِنْ تَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْزُ خَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَرْبِ مِنْهَا فِيهَا طَلَبٌ۔ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" (ال عمران ۹۲) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ"، وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْزُ خَاءَ، وَإِنَّمَا صَدَقَتُهُ أَزْجُو بِرَّهَا وَدُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَصَمَّمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ،

رواه البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی مختصراً۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں سب سے زیادہ درخت کھجوروں کے حضرت ابو طلحہؓ کے پاس تھے اور ان کا باغ تھا جس کا نام بیرحاء تھا۔ وہ ان کو بہت ہی زیادہ پسند تھا، یہ باغ مسجد نبویؐ کے سامنے ہی تھا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے جو بہت ہی بہترین پانی تھا۔ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ** (آل عمران رکوع ۱۰) ”اے مسلمانو! تم (کامل) نیکی کو حاصل نہ کر سکو گے، یہاں تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تم کو (خوب) محبوب ہو۔“ تو حضرت طلحہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تبارک و تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا ہے **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ** اور مجھے ساری چیزوں میں بیرحاء سب سے زیادہ محبوب ہے میں اس کو اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں، اور اس کے اجر و ثواب کی اللہ سے امید رکھتا ہوں۔ آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واہ واہ بہت ہی نفع کا مال ہے۔ (بخاری، و مسلم ہرمزی نسائی)

فائدہ:..... یہ قصہ مختصر نقل کیا گیا ہے اس کے بعد روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو اپنے رشتہ داروں میں خرچ کرو۔ ابو طلحہؓ نے عرض کیا: بہتر ہے اور اس کو اپنے چچا زاد بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں میں بانٹ دیا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ابو طلحہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باغ جو اتنی مالیت کا ہے وہ صدقہ ہے اور میں اگر اس کی طاقت رکھتا کہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو تو ایسا کرتا۔ مگر باغ ایسی چیز نہیں جو مخفی رہ سکے۔

(۶۰۸/۱۸) وَعَنْ عُمَرُو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيدُ فِي الْخَيْرِ، وَتَنْتَفِئُ مِثْلَةُ السُّوءِ، وَيُذْهِبُ اللَّهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ۔

رواہ الطبرانی من طریق کثیر بن عبد اللہ عن ایہ عن جده عمرو بن عوف، وقد حسنها الترمذی، وصححها ابن خزيمة لغیر هذا المتن۔
ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عوفؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تکبر اور فخر کو ہٹا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترمذی، ابن خزیمہ)

(۶۰۹/۱۹) وَعَنْ عُصَمَرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ الْأَعْمَالَ ثَبَاهِي فَتَقُولُ الصَّدَقَةُ: أَنَا أَفْضَلُكُمْ۔

رواہ ابن خزيمة في صحيحه، والحاكم وقال: صحيح على شرطهما۔
ترجمہ:..... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اعمال آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں صدقہ کہتا ہے میں تم سب سے افضل ہوں۔ (صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

(۶۱۰/۲۰) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدُهُ عَصَا، وَقَدْ غَلَّقَ رَجُلٌ قَتْلًا حَسَبًا، فَجَعَلَ يَطْلُعُ فِي ذَلِكَ الْقَتْلِ، فَقَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْ هَذَا، إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَسَنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابُو دَاوُدَ، ابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِمَا وَالْحَاكِمُ۔

ترجمہ:..... حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں عصا (ککڑی) تھی۔ اور کسی شخص نے ردی کھجور کا خوشہ لٹکا رکھا تھا (تا کہ ضرورت مند آکر اس میں سے کھالے) نبی کریم ﷺ نے اس خوشہ کو ککڑی سے چھوٹا شروع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر یہ صدقہ والا چاہتا تو اس سے بہتر صدقہ کر دیتا، بلاشبہ یہ صدقہ والا قیامت کے دن ردی کھجور ہی کھائے گا۔ (نسائی، ابوداؤد، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ آدمی دنیا میں جس قسم کا صدقہ اللہ کے راستہ میں دے گا اسی قسم کا بدلہ قیامت کے دن پائے گا۔ اگرچہ ردی

کھجوروں کا صدقہ بھی درست ہے لیکن جب صدقہ دینا ہی ہے تو اچھی اور عمدہ کھجوروں کا دے تاکہ ثواب اور بدلہ بھی بڑھیا اور زیادہ ملے۔ اور یہی بات ہر قسم کی چیز کے صدقہ کرنے میں ہے۔

(۶۱۱/۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَعَلَ مَالًا حَرَامًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وَكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ، رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِمُ، كُلُّهُمَا مِنْ رِوَايَةِ دَرَّاجٍ عَنْ ابْنِ حَبِيرةٍ عَنْهُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حرام مال جمع کیا پھر اس کو صدقہ کر دیا تو اس کو کوئی اجر نہ ملے گا (بلکہ) اس کا وبال اور گناہ ہوگا۔ (ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۶۱۲/۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا أَبْقَتْ غَنًى، وَالْيَدُ الْمُنِيَّةُ خَيْرُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعْمَلُ تَقُولُ أَمْرًا ثَلَاثًا: أَلْفِيقُ عَلَى أَوْ طَلِيقُ وَيَقُولُ مَمْلُوكُكَ: أَلْفِيقُ عَلَى أَوْ بَغْنِي، وَيَقُولُ وَلَكَ إِلَى مَنْ تَكَلِّمُ؟ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَلَعَلَّ قَوْلَهُ: تَقُولُ أَمْرًا ثَلَاثًا، إِلَى آخِرِهِ مِنْ كَلَامِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَدْرَج۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو (اپنے بعد) غنی چھوڑ جائے (بالکل فقیر نہ کر جائے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کرنا ان لوگوں سے شروع کرو جن کی عیال داری تمہارے ذمہ ہے۔ (حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تمہاری بیوی کہہ رہی ہو کہ یا تو میرا خرچہ اٹھاؤ ورنہ مجھے طلاق دے (کر آزاد کر) دو، اور تمہارا غلام کہہ رہا ہو کہ یا تو میرا خرچہ دو ورنہ مجھے (کسی دوسرے کے ہاتھ) فروخت کر دو، اور تمہارے بچے کہہ رہے ہوں کہ (ابا جان ہمیں کس کے اوپر چھوڑ دے دے رہے ہو۔) (صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... شریعت مطہرہ نے ہر چیز میں اعتدال اور میانہ روی پسند کی ہے۔ ایک طرف صدقہ خیرات کی ترغیب ہے تو دوسری طرف یہ حد بندی بھی ہے کہ بعض کم فہم لوگ جوش میں آ کر اپنی طاقت سے زیادہ صدقہ خیرات کر ڈالتے ہیں اور بعد میں پریشان ہوتے ہیں۔ بعض لوگ مختلف قسم کے نقلی کاموں میں خوب خرچ کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں کی طرف سے بے پرواہ رہتے ہیں حالاں کہ بال بچوں کا خرچ واجب ہے اور دوسرے کام اس کے بعد ہیں۔ اس لیے ہر کام میں راہ اعتدال اور فرق مراتب کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ (از انتخاب صفحہ ۲۳۵)

(۶۱۲/۲۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعْمَلُ۔

رواہ ابو داؤد و ابن خزيمة في صحيحه والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: نادار کی انتہائی کوشش اور خرچ کرنا ان لوگوں سے شروع کرو جن کی پرورش تمہارے ذمہ ہے۔ (یعنی اپنے بیوی بچوں پر) (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

فائدہ:..... یعنی جو شخص خود ضرورت مند ہو، فقیر ہو، نادار ہو، وہ اپنی کوشش سے اپنے کو مشقت میں ڈال کر جو صدقہ کرے وہ افضل ہے۔ حضرت بشر فرماتے ہیں کہ تین عمل بہت سخت ہیں یعنی ان میں ہمت کا کام ہے: ایک تنگ دستی کی حالت میں سخاوت، دوسرے تنہائی میں

طبیعیات سے آگے مہارت کے متعلق مافاضل مندری نے شب کے ساتھ لکھا ہے کہ شاید یہ حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے لیکن مسند احمد کی ۱۳ جلد میں ۶۲ اور دیگر کتب حدیث میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ حضرت ابو ہریرہؓ کا کلام ہے۔

مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے کسی نے پوچھا: ”بمن تعول“ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے یہ بیان فرمایا۔ (از انتخاب: ص ۲۳۵)

تقویٰ اور اللہ کا خوف، تیسرے ایسے شخص کے سامنے حق بات کا کہنا جس سے خوف یا امید ہو۔ (اتحاف)

قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قَدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ حِمًّا أَنَّهُ
اللَّهُ ۖ لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا أَنشَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿۱﴾

ترجمہ: وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق خرچ کرنا چاہیے۔ جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیے کہ اللہ بل شانہ نے بتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے (یعنی امیر آدمی اپنی حیثیت کے موافق خرچ کرے اور غریب آدمی اپنی حیثیت کے موافق کیوں کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا بتنا اس کو دیا ہے) اور غریب آدمی خرچ کرتا ہو اس سے نہ ڈرے کہ پھر بالکل ہی نہ رہے گا) اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی ہی فراخی بھی دے دے گا۔ (طلاق آیت ۱)

(۶۱۳/۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: خَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: رَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَمِيرٌ أَخَذَ مِنْ عَرَضِهِ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ تَصَدَّقَ بِهَا، وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ إِلَّا دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ۔

رواہ النسائی، وابن خزيمة، وابن حبان فی صحیحہ، واللفظ لہ والحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم، ایک لاکھ درہم سے بھی ثواب میں بڑھ جاتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: اس طرح کہ ایک آدمی کے پاس بہت بڑی مقدار میں مال ہے اس نے اپنے کثیر مال میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کیے۔ دوسرا شخص ایسا ہے کہ اس کے پاس دو ہی درہم ہیں، اس نے ان میں سے ایک صدقہ کر دیا (تو یہ ایک درہم ثواب میں بڑھ جائے گا)۔ (نسائی، ابن خزيمة، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۶۱۵/۲۵) وَعَنْ أُمِّ بَجِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَمُسْكِينٌ لِيَتَّقُوا عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِثَاءً، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَجِدِي إِلَّا ظِلْفًا مُّخْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ۔ وَزَادَ فِي رَوَايَةٍ: لَا تَرُدِّي سَائِلَكَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّخْرَقٍ۔ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ترجمہ: حضرت ام بجدہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک مسکین انسان میرے دروازے پر آتا ہے اور میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہو (تو میں اس وقت کیا کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے اور بھی کچھ نہ ملے تو (کم از کم) جلی ہوئی کھری ہی اس کے ہاتھ پر رکھ دو۔ (ترمذی، ابن خزيمة)

اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے: ”سائل کو کبھی خالی ہاتھ واپس نہ کرو خواہ جلی ہوئی کھری ہی دے دو“۔ (صحیح ابن حبان)

(۲۱۶/۲۶) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَبَدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَعَبَدَ اللَّهَ فِي صَوْمَعَةٍ رِثَيْنِ عَامًا، فَأَمْطَرَتِ الْأَرْضُ فَأَخْضَرَتْ، فَأَشْرَفَ الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَ: لَوْ نَزَلْتُ قَدْ كُرْتُ اللَّهَ، فَأَرَدْتُ خَيْرًا، فَكَذَلِكَ وَمَعَهُ رَغِيفٌ أَوْ رَغِيفَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْأَرْضِ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهَا وَتُكَلِّمُهُ حَتَّى غَشِيَهَا ثُمَّ أَعْنَى عَلَيْهِ، فَكَذَلِكَ الْعَدِيدُ يَسْتَجِرُّ، فَجَاءَ سَائِلٌ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ الرَّعِيفَيْنِ، ثُمَّ مَاتَ فَوُزِنَتْ عِبَادَةُ رِثَيْنِ سَنَةً بِتِلْكَ الزَّيْتَةِ فَرَجَحَتْ الزَّيْتَةُ بِحَسَنَاتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ الرَّغِيفَ أَوْ الرَّغِيفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ، فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ قَعْفَرَتَهُ۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ، ورواہ البیهقی عن ابن مسعود موقوفاً علیہ، واللفظ لہ۔

إِنَّ زَاهِبًا عَبْدَ اللَّهِ فِي صَوْمَعَتِهِ بِشَيْئٍ سَنَةً، فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَكَلَّمَتْهُ إِلَى جُلُوبِهِ، فَكَلَّمَتْهُ فَوَاقَعَهَا بِسِكِّ نَيْلٍ، ثُمَّ سَقَطَ فِي يَدِهِ فَهَزَبَتْ فَأَتَتْ مَسْجِدًا فَأَلْوَى فِيهِ فَكَلَّمَتْهُ لَا يَطْلَعُ شَيْئًا، فَأَتَتْ بِرَغِيفٍ فَكَسَرَتْهُ فَأَعْطَى رَجُلًا عَنْ يَمِينِهِ نِصْفَهُ، وَأَعْطَى الْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ نِصْفَهُ فَجَبَعَتْ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَفَقَّصَ رُوحَهُ فَوَضَعَتْ الشَّيْثُ فِي كَفَّةٍ، وَوَضَعَتْ الشَّيْثُ فِي كَفَّةٍ فَزَجَّحَتْ، بِعَنِي الشَّيْثُ، ثُمَّ وَضَعَ الرَّغِيفَ، فَزَجَّحَ بِعَنِي الرَّغِيفَ الشَّيْثُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک عابد عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے گرجے میں ساٹھ سال عبادت کی۔ زمین پر بارش کی گئی وہ سرسبز ہو گئی۔ وہ راہب اپنے گرجے سے بھاگ نکلا۔ اگر کہا: اگر میں نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں مجھے اور خیر پہنچے، پس وہ اتر اور اس کے پاس ایک دو چپاتیاں تھیں۔ اسی دوران جب کہ وہ زمین پر اللہ کا ذکر کر رہا تھا اس کو ایک عورت ملی وہ اس سے بات کرتا رہا اور وہ اس سے کرتی رہی یہاں تک کہ (نفس سے بے قابو ہو کر) اس سے صحبت کر لی۔ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ وہ غسل خانہ گیا اور غسل کیا۔ اس کے پاس ایک سائل آیا اس نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا دو چپاتیاں لے لو۔ پھر اس راہب کا انتقال ہو گیا۔ اس کی ساٹھ سال کی عبادت کو اس زنا کے بدلے تو لا گیا تو وہ زنا اس کی ساری نیکیوں کو بہا لے گیا۔ پھر وہ چپاتی یادو چپاتیاں (جو سائل کو دی تھیں) اس کی نیکیوں کے ساتھ تولی گئیں تو اس کی نیکیاں بھاری ہو گئیں لہذا اس کی مغفرت کر دی گئی۔ (صحیح ابن حبان بیہقی)

بیہقی کی روایت میں ہے کہ ایک راہب اپنے گرجا میں اللہ کی عبادت ساٹھ سال تک کرتا رہا۔ اس کے پہلو میں ایک عورت آ کر بیٹھ گئی وہ اس کے پاس گیا اور چھ رات اس سے زنا کیا۔ پھر نادم ہوا اور بھاگ کر مسجد آ گیا اور تین دن اس نے ایسے گزارے کہ کچھ نہ کھایا۔ اس کے پاس چپاتی لائی گئی۔ اس نے اس کو توڑ کر آدھی دائیں طرف والے شخص کو اور آدھی بائیں طرف والے شخص کو دے دی۔ اللہ نے ملک الموت فرشتہ کو اس کی روح قبض کرنے کے لیے بھیجا۔ اس نے اس کی روح کو قبض کر لیا۔ ساٹھ سال کی عبادت ایک پلڑے میں اور چھ رات کا زنا ایک پلڑے میں رکھا گیا تو یہ بھاری ہو گیا پھر اس چپاتی کو نیکیوں کے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا، یعنی وہ چپاتی کا صدقہ چھ رات کے زنا پر بھاری ہو گیا۔

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بعض ایسے گناہ ہوتے ہیں جو عمر بھر کی نیکیوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اور بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جو سخت سخت گناہوں کے مٹانے اور معافی کا ذریعہ بن جاتی ہیں، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الشَّرَّاتِ۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

(۶۱۶/۲۶) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُطَفِّعِ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَصْمَةٌ مِنْ خَصْمَةٍ: فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ سَمِينٍ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: ذَكَرْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: هَلْ تَذَرُونَ؟ مَا الشَّدِيدُ؟ قُلْنَا: الرَّجُلُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ قَالَ: إِنَّ الشَّدِيدَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، تَذَرُونَ؟ مَا الرَّقُوبُ؟ قُلْنَا: الرَّجُلُ الَّذِي لَا يُؤَلِّدُ لَهُ قَالَ: إِنَّ الرَّقُوبَ الرَّجُلُ الَّذِي لَهُ الْوَلَدُ، لَمْ يُقَدِّمْ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: تَذَرُونَ؟ مَا الشُّعْلُوكُ؟ قُلْنَا: الرَّجُلُ الَّذِي لَا مَالَ لَهُ؟ قَالَ: إِنَّ الشُّعْلُوكَ كُلَّ الشُّعْلُوكِ الَّذِي لَهُ النَّسَاءُ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْهُ شَيْئًا۔ رواه البيهقي وبنظر سنده۔

ترجمہ:..... حضرت مغیرہ بن عبد اللہ جعفی کہتے ہیں کہ ہم لوگ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کے پاس جن کو خصمہ بن خصمہ کہا جاتا تھا بیٹھے تو وہ ایک موٹے شخص کو دیکھنے لگ گئے۔ میں نے ان سے عرض کیا: آپ اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنی۔ ایک مرتبہ آپ نے دریافت فرمایا: جانتے ہو کہ سخت طاقتور کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جو مقابلہ میں کسی دوسرے کو ہچکاڑ دے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑا بہادر وہ ہے جو خصمہ کے وقت اپنے اوپر قابو یافتہ ہو۔ پھر دریافت فرمایا: جانتے ہو یا مجھ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کی اولاد نہ ہو۔ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ وہ آدمی ہے جس کی اولاد ہو اور اس نے کوئی

ان میں سے آگے نہ بھیجی ہو، پھر دریافت فرمایا جانتے ہو فقیر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جس کے پاس مال نہ ہو۔ ارشاد فرمایا فقیر اور پورا فقیر وہ ہے جس کے پاس مال ہو اور اس نے آگے کچھ نہ بھیجا ہو (کہ وہ اس دن خالی ہاتھ کھڑا رہ جائے گا جس دن اس کو سخت احتیاج ہوگی)۔ (تہذیب)

چھپ کر صدقہ کرنا

(۱/ ۶۱۸) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَنَائِلُ الْمُشْكُوفِ تَقِي مَصَارِعَ الشَّوْءِ، وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُظْفِي عَنكَ سَبَ الرِّبِّ، وَصَدَقَةُ الرَّجُلِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معروفات اور نیکیوں کا کرنا بری موت سے بچا لیتا ہے اور چھپ کر صدقہ کرنا اللہ کے غصہ کو دور کرتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ و زیادتی (برکت) کا سبب ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... بہت سی احادیث اور قرآن پاک کی آیات میں ریا کی یعنی دکھلاوے کے لیے کام کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے اور اس کو شرک بتلایا ہے اور ثواب کو ضائع کر دینے والا، بلکہ گناہ کو لازم کر دینے والا بتایا ہے۔ اس لیے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ دکھلاوہ اور چیز ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جو کام کھلم کھلا کیا جائے وہ ریا ہی ہو، بلکہ ریا یہ ہے کہ اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے واسطے اپنی شہرت کے واسطے اپنا کمال ظاہر کرنے اور عزت حاصل کرنے کے واسطے کوئی کام کیا جائے وہ ریا ہے، اور جو اللہ جل شانہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جائے اور اللہ کی خوشنودی کسی مصلحت سے اعلان ہی میں ہو تو وہ ریا نہیں ہے۔ اس کے بعد ہر عمل بالخصوص صدقہ میں افضل یہ ہے کہ وہ اخفا کے ساتھ کیا جائے کہ اس میں ریا کا احتمال بھی نہیں رہتا اور صدقہ لینے والے کی ذلت اور اذیت سے بھی امن ہے اور یہ بھی مصلحت ہے کہ اس وقت اگر چہ ریا نہ ہو لیکن جب عام طور سے لوگوں میں سخت سخاوت مشہور ہونے لگے تو عجب اور خود بینی کا احتمال ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ علامہ طبریؒ وغیرہ نے علماء کا اس بات پر اتفاق و اجماع نقل کیا ہے کہ صدقہ فرض میں اعلان افضل ہے اور صدقہ نفل میں اخفاء افضل ہے۔

حضرت زین بن المنیرؒ کہتے ہیں کہ یہ حالات کے اعتبار سے مختلف ہے۔ مثلاً اگر حکام ظالم ہوں اور زکوٰۃ کا مال مخفی ہو تو زکوٰۃ کا اخفاء اولیٰ ہوگا اور اگر کوئی شخص مقتدا ہے تو اس کے فعل کا لوگ اتباع کریں گے تو صدقہ نفل کا بھی اعلان اولیٰ ہوگا۔ (فتح الباری)

قرآن کریم میں صدقہ کو چھپا کر دینے اور کھلم کھلا ظاہر کر کے دینے دونوں طریقوں کی تعریف کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (البقرہ رکوع ۳۷)

ترجمہ:..... ”صدقات کو اگر تم ظاہر کر کے دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر تم ان کو چپکے سے فقیروں کو دے دو تو یہ تمہارے

لیے زیادہ بہتر ہے اور حق تعالیٰ شانہ تمہارے کچھ گناہ معاف کر دیں گے اور اللہ جل شانہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔“

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالْئِيلِ وَالْثَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (بقرہ)

ترجمہ:..... ”جو لوگ اپنے مالوں کو خراج کرتے ہیں رات دن پوشیدہ اور کھلم کھلا، ان کے لیے ان کے رب کے پاس

اس کا ثواب ہے اور قیامت کے دن نہ ان کو کوئی خوف ہوگا نہ وہ مغموم ہوں گے۔“

بہر کیف صدقہ کا علی الاعلان دینے کی اور چھپ کر دینے کی افضلیت حالات و اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے۔

(۶۱۹/۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ، وَثَلَاثَةٌ يَبْغُضُهُمُ اللَّهُ، فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ: فَمَنْ جَلَّ لِي قَوْمًا فَسَأَلَهُمُ بِاللَّهِ، وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنِهِمْ وَبَيْنَهُ فَمَنْعُوهُ فَتَحَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَهْدِيهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِينَ أُعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَتِ النُّجُومُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَحْدِلُ بِهِ فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَقَامَ يَسْمَلُفْنِي وَيَسْلُو أَيْتَانِي، وَرَجُلٌ كَانَتْ فِي سِرِّيَةِ قَلْبِي الْعُدُوُّ فَهَزِلُوا، فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ، أَوْ يُشْتَمَ لَهُ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يَبْغُضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الرَّيَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُحْتَالُ وَالْعَيْنِيُّ الظُّلُمُورُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ خُرَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَاللَّفْظُ لِمَا لَا ابْنَ خُرَيْمَةَ لَمْ يَقُلْ فَمَنْعُوهُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ ذَكَرَهُ فِي بَابِ كَلَامِ الْمُحَوَّرِ الْعَيْنِ وَصَحَّحَهُ، وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ: وَيَبْغُضُ الشَّيْخُ الرَّيَّانِي، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور تین آدمیوں سے ناراض ہوتا ہے۔ جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں ایک تو وہ شخص ہے کہ ایک آدمی کسی مجمع سے کچھ سوال کرنے آیا جو محض اللہ تعالیٰ کے واسطے سے سوال کرتا تھا اس کی ان لوگوں سے کچھ قرابت بھی نہ تھی۔ ایک شخص اس مجمع سے اٹھا اور سب سے نظر بچا کر چپکے سے سائل کو کچھ دے دیا۔ جس کے عطیے کی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی خبر نہ ہوئی۔ دوسرا وہ شخص محبوب ہے جو ایک جماعت کے ساتھ ہو وہ جماعت رات بھر سفر میں چلی اور جب نیند ان چلنے والوں پر غالب ہو گئی ہو اور وہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیے سواریوں سے اترے ہوں ان میں یہ شخص بجائے لیٹنے کے نماز میں کھڑا ہو کر حق تعالیٰ شانہ کے سامنے عاجزی کرنے لگا اور تلاوت کلام پاک کرنے لگا۔ تیسرا وہ شخص ہے کہ ایک جماعت کے ساتھ ہو جو جہاد کر رہی ہو اور کفار سے مقابلے میں شکست ہونے لگے اور لوگ پشت پھیرنے لگیں۔ اس وقت یہ شخص ان میں سے سینہ تان کر مقابلہ میں ڈٹ جائے، حتیٰ کہ شہید ہو جائے یا فتح یاب ہو جائے۔ اور تین شخص جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہیں ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو بوڑھا ہو کر بھی زنا میں مبتلا ہو، دوسرا وہ شخص ہے جو فقیر ہو کر تکبر کرے اور تیسرا وہ مالدار ہے جو ظالم ہو۔ (ابوداؤد، صحیح ابن خریزہ، نسائی، ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)

شوہر اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور دوسروں کے مقابلے میں ان کو مقدم رکھنے کا بیان

(۶۲۰/۱) عَنْ رَيْثِ بْنِ الْقَيْسِ الْأَمْرَاطِيِّ عَمْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ خُبْثِكُنَّ، قَالَتْ: فَارْجِعْنِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِي بِخَيْرٍ، عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَلِ الْيَدِ الْأَيْمَنُ، فَأَنْطَلَقْتُ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلُ حَاجَتِهَا حَاجَتِي، وَكَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْقَيْتُ عَلَيْهِ السَّهَابَةَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِدَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ: أَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرَهُ أَرَأَيْتَ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْأَلَانِكَ الْخُبْزَ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاحِهِمَا وَعَلَى أَيْتَانِهِمَا فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرُهُ عَنْ نَحْنُ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِدَلَالٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هُمَا؟ فَقَالَ: امْرَأَتَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَيْثُ بْنُ الْقَيْسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْتُ الرَّيَّانِي؟ قَالَ: امْرَأَتَانِ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُمَا أَجْزَابٌ، أَجْزُ الْقَرَابَةِ، وَأَجْزُ الصَّدَقَةِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَاللَّفْظُ لِمَا

ترجمہ: حضرت زینب ثقفیہؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عورتوں کی جماعت، صدقہ کرو خواہ اپنے زیورات کا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ کہتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئی اور میں نے ان سے کہا کہ آپ کی مالی حالت کمزور ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ جا کر پوچھ لیں، اگر میں صدقہ کا مال آپ کو دے دوں

وَلَا تَسْقُوايَ الْحَسَنَةَ وَلَا الشَّيْئَةَ ۖ إِدْفَعْ بِأَيْمَنِ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿۷﴾
 ترجمہ: ”اور برابر نہیں نیکی اور بدی جواب میں وہ کہہ جو اس سے بہتر ہو پھر تو دیکھ لے کہ تجھ میں اور میں میں دشمنی تھی گو یاد دہندہ ہے قرابت والا۔“
 ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر برابر کا معاملہ کرنے والا ہو، صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے توڑنے پر صلہ رحمی کرے۔ (صحیح بخاری)

اور یہ بات بالکل ظاہر اور بدیہی ہے جب آپ ہر بات میں یہ دیکھ رہے ہیں کہ جیسا برتاؤ دوسرا کرے گا ویسا ہی میں کروں گا تو آپ نے کیا صلہ رحمی کی؟ یہ بات تو ہر اجنبی کے ساتھ بھی ہوتی ہے کہ جب دوسرا شخص آپ پر احسان کرے گا تو آپ خود اس پر احسان کرنے پر مجبور ہیں، صلہ رحمی تو درحقیقت یہی ہے کہ اگر دوسرے کی طرف سے بے التفاتی، بے نیازی، قطع تعلق ہو تو تم اس کے جوڑنے کی فکر میں رہو، اس کو مت دیکھو کہ وہ کیا برتاؤ کرتا ہے۔

ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں، وہ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان پر احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، ہر معاملہ میں تحمل سے کام لیتا ہوں وہ جہالت پر اترے رہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے تو تو ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے (یعنی خود ذلیل ہوں گے) اور تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ شانہ کی مدد شامل حال رہے گی جب تک تو اپنی اس عادت پر جمار ہے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اور جب تک اللہ جل شانہ کی مدد کسی کے شامل حال رہے نہ کسی کی برائی سے نقصان پہنچ سکتا ہے، نہ کسی کا قطع تعلق نفع پہنچنے سے مانع ہو سکتا ہے۔

تو نہ چھوٹے یارب تیسرا چھٹنا ہے غضب

یوں میں راضی ہوں مجھے چاہے زمانہ چھوڑ دے

جب انسان اپنے خدمت گار یا قریبی رشتہ دار سے ضرورت سے زائد مال کا سوال کرے اور وہ اس میں بخل کرے (ند دے) یا حاجت مند غریب رشتہ داروں کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو صدقہ دے اس وعید کا بیان

(۱/۶۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يُعَذِّبُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ رَحِمَ الْيَتِيمَ، وَلَا رَهْ فِي الْكَلَامِ، وَرَحِمَ يَتِيمَهُ وَصَفْعَهُ، وَلَمْ يَتَطَاوَلْ عَلَى جَارِهِ بِفَضْلٍ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ وَقَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ، وَلَهُ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُونَ إِلَى صَلَاتِهِ وَيُضَرُّهَا إِلَى غَيْرِهِمْ، وَالَّذِي لَفِي يَدِيهِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه الطبرانی

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو عذاب نہ دے گا جو یتیم پر رحم کرے اور اس سے نرم بات کرے اور اس کی یتیمی اور کمزوری پر ترس کھائے، اور اپنے پڑوسی پر فخر اور تکبر نہ کرے۔ ان نعمتوں کی وجہ سے جو اللہ نے اس کو دی ہیں اور ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا اللہ تعالیٰ اس آدمی سے صدقہ قبول نہیں کرتا جس کے قریبی رشتہ دار اس کی صلہ رحمی کے محتاج ہوں اور وہ اپنے رشتہ داروں کے علاوہ اوروں کو دے دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھے گا (بھی) نہیں۔ (طبرانی)

(۶۲۳/۲) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَهْلُ؟ قَالَ: أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبُوتُكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبُ مَا لَا اقْتَرَبَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْسَأُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ قُصْلٍ هُوَ بَيْنَهُ فَيَمْنَعُهُ إِقَاءَهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُصْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شَجَاعًا أَقْرَبَ.

رواہ ابو داؤد واللفظ لہ واللہ والترمذی وقال: حدیث حسن قال ابو داؤد: الاقرع الذی ذهب شعر رأسه من السر ترجمہ:..... حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں (سب سے بڑھ کر) سلوک و احسان کس کے ساتھ کروں۔ ارشاد فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پھر یہی دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے پھر یہی جواب دیا۔ اسی طرح تیسری مرتبہ بھی، چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باپ کے ساتھ، اس کے بعد پھر دوسرے رشتہ دار جو جتنا قریب ہو، اتنا ہی مقدم ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے خدمت گزار (یا کسی رشتہ دار) نے اس سے اس کے فالتو مال میں سے کوئی چیز مانگی اور اس نے منع کر دیا تو قیامت کے دن یہ فالتو مال ایک گنچے سانپ کی شکل میں حاضر کیا جائے گا (اور وہ اس شخص کو ڈسے گا)۔ (ابو داؤد و نسائی ترمذی)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے بعض علماء نے استنباط کیا ہے کہ حسن سلوک اور احسان میں ماں کا حق تین حصہ ہے اور باپ کا ایک حصہ۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ ماں کو بتا کر چوتھی مرتبہ باپ کو بتایا۔ اس کی وجہ علماء یہ بتاتے ہیں کہ اولاد کے لیے ماں تین مشقت برداشت کرتی ہے۔ حمل کی، جننے کی، دودھ پلانے کی۔ اسی وجہ سے فقہاء نے اس کی تصریح کر دی ہے کہ احسان اور سلوک میں ماں کا حق باپ پر مقدم ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ اپنی ناداری کی وجہ سے دونوں کے ساتھ سلوک نہیں کر سکتا تو ماں کے ساتھ سلوک کرنا مقدم ہے، البتہ اعزاز اور ادب و تعظیم میں باپ کا حق ماں پر مقدم ہے۔ (مظاہر حق) اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عورت ہونے کی وجہ سے ماں احسان کی زیادہ محتاج ہوتی ہے اور ان دونوں کے بعد دوسرے رشتہ دار ہیں، جن کی قرابت جتنی قریب ہوگی اتنا ہی مقدم ہوگا۔ (فضائل صدقات)

اور حدیث بالا میں جس فالتو مال کا ذکر ہے، اس سے مراد وہ مال ہے جو اس وقت کی فوری ضرورت سے فارغ ہے۔ اس حدیث میں مولیٰ کا لفظ آیا ہے، جس کا ترجمہ خدمتگار اور رشتہ دار کیا گیا ہے۔ یہ لفظ بہت سے معانی میں آتا ہے۔ سب کا مشترک مفہوم یہ ہے کہ جو شخص خدمت یا رشتہ یا میل جول یا کسی بھی لحاظ سے قریب ہے وہ مولیٰ ہے اور اس کا ہم پر ایک خاص حق ہے جس کی ہمیں اپنی امکانی حد تک رعایت کرنی چاہیے۔

(۶۲۵/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَيْنَا رَجُلًا أَتَاهُ ابْنُ

عَمِيهِ يَسْأَلُهُ مِنْ قُصْلِهِ فَمَنَعَهُ مَنَعَهُ اللَّهُ قُصْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيبٌ ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص اپنے چچا زاد کے پاس آ کر اس کے فالتو (ضرورت سے زائد) مال کا سوال کرے اور وہ اس سے روک دے (نہ دے) اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اپنے فضل کو روک لے گا۔ (طبرانی فی الصغیر والأوسط)

ضرورت مند کو قرض دینے کی ترغیب

(۶۲۶/۱) عَنْ الْكَوْثَرِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَنَعَ مَيْحَةَ

لَبَنٍ، أَوْ وَرْقٍ، أَوْ هَدْيٍ زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِثْقِي رَقَبَتِهِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ ترجمہ:..... حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو دودھ والا جانور (کچھ دن کو) دودھ پینے کے لیے دے دیا، یا کسی کو روپیہ پیسہ قرض دے دیا، یا کسی (پردیسی) گولی کو چوں میں راستہ بتا دیا تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر

ثواب ہوگا۔ (احمد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۶۲۷/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ۔

رواہ الطبرانی بإسناد حسن والبیہقی

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر قرضہ صدقہ (کا ثواب رکھتا) ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

(۶۲۸/۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْحِجَّةَ فَتَرَأَى مَكْشُوبًا عَلَى بَابِهَا: الْقَدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالْقَرْضُ بِمِائَتَيْ عَشْرٍ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابِيهَقِي، كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عُبَيْدِ بْنِ حُمَيْدٍ۔

رواہ ابن ماجہ والبیہقی ایضا کلاهما عن خالد بن یزید بن ابی مالک عن انس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: رأيت ليلة أُسري بي على باب الحجة مكشوبًا: القدقة بعشر أمثالها، والقرض بمائتي عشر الحديث

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جنت میں داخل ہو کر اس کے دروازہ پر یہ لکھا دیکھا: صدقہ میں دس گنا اور قرض میں اٹھارہ گنا ثواب ہے (طبرانی، بیہقی)۔ ایک روایت میں ہے کہ معراج کی رات نبی کریم ﷺ نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا دیکھا: صدقہ میں دس گنا اور قرض میں اٹھارہ گنا ثواب ہے۔

(۶۲۹/۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضَ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّةً إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتَيْهَا مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَابِيهَقِي مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ایک مرتبہ قرض دیتا ہے اس کو اس سے دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، بیہقی)

فائدہ:..... صدقے اور قرض میں بنیادی فرق یہ ہے کہ صدقہ ایک ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جو اگرچہ غریب ہے مگر اس کی کوئی فوری ضرورت انکی ہوئی نہیں ہے۔ اس کے برخلاف قرض اگرچہ امیر و غریب سب لیتے ہیں مگر وہ ہمیشہ کسی ضرورت اور مجبوری میں لیا جاتا ہے۔ یہ رقم یقیناً بعد میں واپس آجائے گی لیکن اب جو فوری ضرورت اس سے پوری ہوئی ہے اصل قدر و قیمت اسی چیز کی ہے، دوسرا فرق یہ ہے کہ صدقہ میں دینے والا اپنے طور پر تیار اور خرچ کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اور قرض دینے میں وہ پہلے سے آمادہ نہیں ہوتا بلکہ مانگنے والے کی ضرورت کی خاطر وہ اپنے آپ کو تیار کرتا ہے اور اس کے لیے پیسے کا انتظام کرتا ہے۔ اس لیے قرض دینے کا ثواب کا صدقے سے بہت بڑھا ہوا ہوا ہے۔ (انتخاب الترغیب)

تنگ دست مقروض کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنے اور مہلت دینے اور معاف کرنے کی ترغیب

(۶۳۰/۱) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَرِيضًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ، ثُمَّ وَجَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ، قَالَ؟ أَلَلَّهُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُتَجَبَّهَ اللَّهُ مِنْ كُتْرِبِ يَتَوَرَّ الْقِيَامَةِ فَلْيُتَوَسَّعْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَصْغُرْ عَنْهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ، وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَقَالَ فِيهِ:

”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُتَجَبَّهَ اللَّهُ مِنْ كُتْرِبِ يَتَوَرَّ الْقِيَامَةِ، وَأَنْ يُظَلَّهْ تَحْتَ عَرِيضِهِ فَلْيُتَوَسَّعْ عَنْ مُعْسِرٍ“

ترجمہ:..... حضرت ابو قتادہؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے ایک مقروض کو بہت تلاش کیا اور وہ ان سے چھپتا پھرتا رہا۔ آخر وہ مل گیا۔ مقروض نے کہا: میں تنگ دست ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ واقعی اللہ کی قسم اس نے کہا: واقعی اللہ کی قسم۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے نجات دے اس کو چاہیے کہ تنگ دست (مقروض) پر سے بوجھ کو ہلکا

کرے (مہلت دے) یا اسے معاف کر دے۔ اور طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جو چاہتا ہو کہ قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے اللہ کی نجات دے یا عرش تلے اس کو سایہ دے اس کو چاہیے کہ نادار مقروض کو مہلت دے۔ (مسلم وغیرہ، طبرانی فی الأوسط)

(۲/۳۱) وَعَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَقَّيْتُ الْمَلَائِكَةَ رُوعَ رَجُلٍ مِنْكُمْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوا: عَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا قَالُوا: تَذَكَّرَ قَالَ: كُنْتُ أَذَاهُ النَّاسِ فَأَهْرُ فَيَتَانِي لَنْ يُنْظَرُوا الْمُعْسِرَ، وَيَسْجُورُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ: قَالَ اللَّهُ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ

ترجمہ:..... حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ کسی امت کے ایک شخص کا انتقال ہوا۔ فرشتے اس کی روح کو لے گئے اور اس سے پوچھا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ بولے یاد کر، اس نے کہا (ایک بات تو یاد پڑتی ہے) میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے لڑکوں اور کارندوں کو میں نے حکم دے رکھا تھا کہ نادار کو مہلت دیا کریں اور مالدار سے چشم پوشی کا معاملہ کریں (یعنی کچھ کم یا کچھ ناقص مال بھی دیں تو قبول کر لیا کریں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتو! تم بھی) اس سے چشم پوشی اور درگزر کا معاملہ کرو (اس کو معاف کیا)۔ (بخاری، مسلم)

(۳/۳۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلُّ يَوْمٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَقُولُ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلُّ يَوْمٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ، ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلُّ يَوْمٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ؟ قَالَ لَهُ: كُلُّ يَوْمٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الْدَيْنُ، فَلَمَّا حُلَّ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَرَوَاهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو کسی نادار مقروض کو مہلت دے اس کو ہر دن اس قرض کی مقدار کے برابر صدقہ کا ثواب ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو کسی نادار کو مہلت دے تو ہر ہر دن اس کا دو گنا صدقہ کا ثواب ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو پہلے آپ کو ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو کسی نادار کو مہلت دے گا اس کو ہر دن اس قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو کسی نادار کو مہلت دے گا اس کو ہر دن اس کا دو گنا صدقہ کا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا ہر دن اس کے برابر صدقہ کا ثواب اس وقت ہے جب قرض کی مدت پوری نہ ہوئی ہو اور مدت پوری ہونے کے بعد مہلت دینے پر ہر دن قرض کا دو گنا صدقہ کا ثواب ہے۔ (ماہم)

(۴/۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَوَّغَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَوَّغَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي غُوبِ الْعَبْدِ مَا كَانَتْ الْعَبْدُ فِي غُوبِ أَخِيهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کسی مصیبت کو زائل کرتا ہے اللہ جل شانہ اس سے قیامت کے دن کی مصیبت کو زائل کرتا ہے اور جو شخص کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے کو سہولت پہنچاتا ہے اللہ جل شانہ اس کو دنیا و آخرت کی سہولت عطا فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور اللہ بندہ کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔ (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ماہم)

(۵/۳۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ: هَكَذَا، وَأَمَّا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَدِيهِ إِلَى الْأَرْضِ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَصَّاهُ لَهُ، وَقَاهُ اللَّهُ مِنْ فِتْنِ جَهَنَّمَ۔

رواہ احمد یلسناد جید، وابن ابی الدنیا فی اصطناع المعروف، ولفظہ قال۔

تَخَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّكُمْ يَسْرُهُ أَيْ يَقْبِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا يَسْرُهُ قَالَ: مَنْ أُنْظِرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَصَّاهُ لَهُ وَقَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور وہ اس طرح فرما رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمن نے اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کر کے دکھایا ”جو کسی نادار کو مہلت دے گا یا اس کو قرض معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی گرمی سے بچائے گا۔“ (احمد) ابن ابی الدنیا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں یہ فرماتے ہوئے داخل ہوئے تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی گرمی سے بچائے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک چاہتا ہے۔ ارشاد فرمایا جو کسی نادار کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی گرمی سے بچائے گا۔

(۶/۲۳۵) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نَفَسَ عَنْ غَيْرِهِ أَوْ مَحَى عَنْهُ كَاتِبٌ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شَرْحِ السَّنَةِ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَتَقَدَّمَ فِي أَوَّلِ الْبَابِ بِنَحْوِهِ تَرْجَمَ:..... حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جس نے اپنے مقروض کو مہلت دی یا اس کے ذمہ سے کچھ معاف کر دیا وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

فائدہ:..... بہت سے اہل ثروت جن کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری مال و دولت دیا ہے اور وہ نیک کاموں میں خوب حصہ بھی لیتے رہتے ہیں۔ وہ بھی اس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ ضرورت مندوں کو قرض دینے اور اپنے مقروضوں سے نرم معاملہ کرنے میں کیا اجر و ثواب ہے۔ عام طور سے ایسے لوگوں کا معاملہ کسی محتاج کو قرض دینے میں اور مقروض سے اپنا مطالبہ وصول کرنے میں بالکل وہی ہوتا ہے جو ایک خالص دنیا دار کا ہوتا ہے۔ ان حدیثوں سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ اس کا اجر و ثواب صدقہ و خیرات سے بہت زیادہ ہے۔

سخاوت کے طور پر خیر کے کاموں میں خرچ کی ترغیب اور بخل کی وجہ سے مال کو روکے رکھنے اور جمع کرنے پر وعید

(۱/۲۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَاتٍ يُنْزِلْنَ فِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا: أَللَّهُمَّ أَغْنِ مُنْفِقًا خَلَقًا وَيَقُولُ الْآخَرُ: أَللَّهُمَّ أَغْنِ مُمْسِكًا تَلَقَّا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ، وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَ لَفْظُهُ: إِنْ مَلَكَكَ بَيْتَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ الْيَوْمَ مُجْتَزَّ عَدًّا، وَعَلَّتْ بَيْتَابُ الْآخَرِ يَقُولُ: أَللَّهُمَّ أَغْنِ مُنْفِقًا خَلَقًا وَأَغْنِ مُمْسِكًا تَلَقَّا وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِثْلَ ابْنِ حِبَابٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: بَيْتَابٌ مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ تَرْجَمَ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز صبح کو جب اللہ کے بندے اٹھتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں، ایک ان میں سے کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو (اس کے خرچ کا) بدل دے اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکے رکھنے (اور بخل کرنے) والے کو بربادی (بے برکتی) دے۔ (بخاری و مسلم) صحیح ابن حبان کی روایت میں ہے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کون ہے جو آج قرض دے (اللہ کے راستہ میں خرچ کرے) کل (آخرت میں) اس کو بدلہ دیا جائے اور ایک فرشتہ دوسرے دروازہ پر دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو (اس کے خرچ کا) بدل دے اور روکے رکھنے (بخل کرنے) والے کو بربادی (بے برکتی) دے۔ طبرانی کی روایت میں بھی یہی ہے مگر اس میں آسمان کے دروازہ پر اعلان کا ذکر ہے۔

(۳۷/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا عَبْدِي أَتَقِي أَكْفَقَ عَلَيْكَ وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ مَلَايَ لَا يَخِيضُهَا نَفَقَةُ سَحَابِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَكْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفُضْ مَا بَيْنَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَيَبْدُو الْوَيْزَانَ يَخْفُضُ وَيَرْفَعُ (رواه البخاري ومسلم)

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اے میرے بندے تو خرچ کر میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، دن رات برابر خرچ کرنا بھی اس میں کوئی کمی نہیں کر سکتا۔ اچھا بتاؤ جب سے اس نے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں اس وقت سے اب تک کس قدر خرچ کیا ہوگا (اتنا خرچ کرنے کے باوجود) اس کے خزانوں میں جتنا اس وقت تھا جب کہ اس کا عرش (صرف) پانی کے اوپر تھا (کوئی چیز وجود میں نہیں آئی تھی) اس وقت سے اب تک اس میں ذرہ برابر کوئی کمی نہیں آئی ہے (کی بیشی کی) ترازو اسی کے قبضہ قدرت میں ہے وہی پست کرتا ہے اور وہی بلند کرتا ہے (وہی مال و دولت کو گھٹاتا ہے اور وہی بڑھاتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... ہر چیز اللہ کے خزانوں میں لامحدود ہے، ہر چیز کے اس کے پاس بے شمار خزانے ہیں، وہی غنی ہے، باقی سب اس کے ماسوا فقیر و محتاج ہیں، اسی کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ (الفاطر)

ترجمہ:..... اے لوگو! تم ہو محتاج اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب تعریفوں والا۔

وہ ہمارے خرچ کا محتاج نہیں ہے وہ ہمیں خرچ کرنے کا حکم کچھ لینے کے لیے نہیں کرتا بلکہ اس سے کہیں زیادہ دنیا و آخرت میں دینے کے لیے کرتا ہے۔ اس کا قرآن کریم میں ارشاد ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفُهُ لَهٗ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۖ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ:..... "کون ہے ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ شانہ کو قرض دے اچھی طرح قرض دینا، پھر اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت زیادہ کر دے (اور ہر خرچ کرنے سے بگٹی کا خوف نہ کرو) اللہ بل شانہ ہی بگٹی اور فراخی کرتا ہے (اسی کے قبضہ میں ہے) اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَمَا تَقْدِرُوا إِلَّا أَنْفُسُكُمْ مِنْ خَيْرٍ يُعْدُو عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ ۖ وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۖ (الزلزلہ: ۱۲۰)

ترجمہ:..... "اور جو کچھ آگے بھجوں گے اپنے واسطے کوئی نیکی اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ۔"

ایک جگہ ارشاد ہے: وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ، وَهُوَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝

ترجمہ:..... "اور جو کچھ تم (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔" بظاہر خرچ کرنے میں مال کی کمی نظر آتی ہے مگر درحقیقت اس میں مال کی زیادتی اور بڑھوتری و برکت ہے، جس کا قرآن کریم میں اور احادیث مبارکہ میں وعدہ کیا گیا ہے اور جس کا روزِ مزہ مشاہدہ و تجربہ بھی ہے کہ خرچ کرنے والوں کو دنیا میں بھی خوب ملتا ہے۔ شروع میں ان پر مجاہدہ اور فاقہ آنا اس کے منافی نہیں۔ وہ مجاہد اور فاقہ نئے دروازے کھلوانے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔

(۳۸/۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْتَ تَبْدُلُ الْفُضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْتَ تُسَبِّغُهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَاحِظْ عَلَى كِفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعْمَلُ، وَابْتَدِ الْأَمَلِيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الشَّقِي، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اے آدم کے بیٹے! تو ضرورت سے زائد مال کو خرچ کر دے، یہ تیرے لیے بہتر ہے اور تو اس کو روک کر رکھے تو یہ تیرے لیے برا ہے، اور بقدر کفایت روکنے پر ملامت نہیں، اور خرچ کرنے میں جن کی روزی تیرے ذمہ ہے ان سے ابتداء کر (کہ ان پر خرچ کرنا دوسروں سے مقدم ہے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مسلم ترمذی)

فائدہ:..... اس قسم کی حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے لیکن اہتمام کی وجہ سے یہاں دوبارہ ذکر کی گئی ہے، حقیقت یہی ہے کہ اپنے سے جو مال زائد ہو وہ جمع کر کے رکھنے کے واسطے ہے ہی نہیں، اس کے لیے بہترین بات یہی ہے کہ وہ اللہ کے بینک میں جمع کر دیا جائے جس کو کوئی زوال نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اپنی ضروریات سے زائد چیز کو خرچ کر دینے کی اتنی ترغیبات وارد ہوئی ہیں کہ بعض علماء کرام کو یہ خیال ہونے لگا کہ آدمی کو اپنی ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کا حق ہی نہیں، خود حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْغَفْوُ (بقرہ ۵ آیت ۲۰)

ترجمہ:..... ”لوگ آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ (خیرات میں) کتنا خرچ کریں۔ آپ فرمادیجیے کہ جتنا (ضرورت سے) زائد ہو۔“

یعنی مال تو خرچ ہی کرنے کے واسطے ہے۔ جتنی اپنی ضرورت ہو اس کے موافق رکھ کر جو زائد ہو وہ خرچ کر دے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل و عیال کے خرچ سے جو بچے وہ عفو ہے۔ بعض علماء نے عفو کا ترجمہ ہل کا کیا ہے، یعنی جتنا آسانی سے خرچ کر سکے کہ اس کو خرچ کرنے سے خود پریشان ہو کر دنیوی تکالیف میں مبتلا نہ ہو، اور دوسرے کا حق ضائع ہونے سے آخرت کی تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔ اگرچہ قرآن پاک میں اپنی احتیاج کے باوجود خرچ کرنے کی ترغیب بھی آئی ہے، لیکن یہ انہی لوگوں کے لیے ہے جو اس کو بجا سے برداشت کر سکتے ہوں، ان کے دلوں میں واقعی طور پر آخرت کی اہمیت دنیا پر غالب آگئی ہو۔

(۳۹/۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا ظَلَعْتُ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا وَجِئْتُهَا مَلَكَابٌ يُنَادِيَانِ: اللَّهُمَّ مَنْ أَلْفَقَ فَأَعْقَبَهُ خَلْقًا، وَمَنْ أَمْسَكَ فَأَعْقَبَهُ ثَلَاثًا. رواه احمد و ابن حبان في صحيحه، والحاكم بنحوه، وقال: صحيح الإسناد، والبيهقي من طريق الحاكم، ولفظه في إحدى رواياته: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ يَوْمٍ ظَلَعْتُ شَمْسُهُ إِلَّا وَجِئْتُهَا مَلَكَابٌ يُنَادِيَانِ: يَذَاءُ يَسْمَعُهُ خَلْقُ اللَّهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: يَأْتِيهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ، إِنْ مَاقِلٌ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كُنْتُمْ وَالْهَى، وَلَا آتَتْ الشَّمْسُ إِلَّا وَكَانَ جِئْتُهَا مَلَكَابٌ يُنَادِيَانِ: يَذَاءُ يَسْمَعُهُ خَلْقُ اللَّهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْقًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا ثَلَاثًا، وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ قُرْآنًا فِي قَوْلِ الْمَلَكَابِ: يَأْتِيهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ، فِي سُورَةِ يُونُسَ: (وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) (يونس: ۲۵) وَأَنْزَلَ فِي قَوْلِهِمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْقًا، وَأَعْطِ مُمْسِكًا ثَلَاثًا: ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى“ (إِلَى قَوْلِهِ) ”لِلْمُتَسَرِّى“ (الليل ۱-۱۰)

ترجمہ:..... حضرت ابو الدرداءؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب بھی آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے اعلان کرتے ہیں جس کو جن و انس کے سوا سب سنتے ہیں کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو، تھوڑی چیز جو کفایت کا درجہ رکھتی ہو اس سے زیادہ مقدار سے بہت بہتر ہے، جو اللہ سے فافل کر دے اور جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب دو فرشتے زور سے دعا کرتے ہیں جن کو جن و انس کے سوا سب سنتے ہیں۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور روک کر رکھنے والی کے مال کو برباد کر اور اللہ تعالیٰ نے دونوں فرشتوں کا اعلان ”اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو“ کو قرآن پاک میں سورۃ یونس کی اس آیت میں ذکر کیا ہے:

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ، وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۰﴾ (سورۃ یونس)

ترجمہ:..... اور اللہ بلاتا ہے سلام کے گھر کی طرف اور دکھلاتا ہے جس کو چاہے راستہ سیدھا۔

اور فرشتوں کی دعا: "اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر" دوسرا کہتا ہے "یا اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو برباد کر" کے بارے میں قرآن کی آیت اتاری:

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۖ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۖ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۚ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۚ فَأَقَامَ مِنْ أَغْطَىٰ ۖ وَانْقَىٰ ۖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۚ فَسَنِّيْتَهُ لِلْيُسْرَىٰ ۚ وَأَقَامَ مِنْ بَخْلٍ ۖ وَاسْتَغْلَىٰ ۚ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۚ فَسَنِّيْتَهُ لِلْيُسْرَىٰ ۚ فَسَنِّيْتَهُ لِلْيُسْرَىٰ ۚ

ترجمہ:..... قسم رات کی جب چھا جائے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جو اس نے پیدا کیے نہ اور مادہ۔ تمہاری کمائی کئی طرح پر ہے تو جس نے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور ڈرا ہم (اللہ سے) اور بچ جانا بھلی بات کو تو اس کو ہم انتہائی آسانی و راحت میں پہنچا دیں گے اور جس نے نہ دیا اور بے پروا رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو تو اس کو آہستہ آہستہ ہم پہنچا دیں گے انتہائی سختی میں (سورۃ الليل: ۱-۱۱)

فائدہ:..... مشاہدہ اور تجربہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ مال جمع کر کے رکھنے والوں پر اکثر ایسی چیزیں مسلط ہو جاتی ہیں جس سے وہ سب ضائع ہو جاتا ہے، کسی پر مقدمہ مسلط ہو جاتا ہے کسی پر آوارگی سوار ہو جاتی ہے، کسی کے چور پیچھے لگ جاتے ہیں۔

*..... حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ بربادی کبھی تو بعینہ اس مال کی ہوتی ہے اور کبھی صاحب مال کی، یعنی وہ خود ہی چل دیتا ہے اور کبھی بربادی نیک اعمال کے ضائع ہونے سے ہوتی ہے کہ وہ اس میں پھنس کر نیک اعمال سے جاتا رہتا ہے اور اس کے بالمقابل جو خرچ کرتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے۔

*..... امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ جو خرچ پسندیدہ ہے وہ وہی خرچ ہے جو نیک کاموں میں ہو۔

*..... امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ فرض عبادت اور نفل عبادت دونوں کو شامل ہے، لیکن نوافل سے رکنے والا بددعاء کا مستحق نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کی طبیعت پر ایسا نفل مسلط ہو جائے جو واجبات میں بھی خوشی سے خرچ نہ کرے۔

(۶۳۰/۵) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ إِخْوَتَهُ شَكَّوهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّهُ يُبَيِّزُ مَالَهُ، وَيَنْسِي فِيهِ قُلُوبَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذُ تُصَيِّبُ مِنَ الشَّمْرِ قَائِفُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَلَى مَنْ صَحْبِي، فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ: أَنْفِقْ يُنْفِقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ خَرَجْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَعِيَ زَاحِلَةٌ وَأَنَا أَكْثَرُ أَهْلِ بَيْتِي الْيَوْمَ وَأَنْسَرُهُ۔ رواه الطبرانی في الأوسط

ترجمہ:..... حضرت قیس بن سلع انصاریؒ کا بیان ہے کہ ان کے بھائیوں نے ان کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کر دی کہ یہ اسراف بہت کرتا ہے اور خوب کشادہ دلی سے خرچ کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کھجوروں کا اپنا حصہ میں لے کر اس کو اللہ کے راستہ میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کر دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: "خرچ کر اللہ تجھ پر خرچ کرے گا۔" تین بار ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد جب میں اللہ کے راستہ میں نکلتا اپنی سواری میرے پاس ہوتی اور آج اپنے گھرانہ میں سب سے زیادہ مال والا ہوں۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ:..... حضرت قیسؒ اللہ کے راستہ میں اور اپنے ساتھیوں پر خوب خرچ کرتے تھے، اس کا عوض اور بدل اللہ نے دنیا میں ان کو دیا کہ وہ اپنے گھرانہ میں سب سے زیادہ تو نگر ہو گئے۔

(۶۳۱/۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَجْلَاءُ ثَلَاثَةٌ: قَائِمًا خَلِيلٌ فَيَقُولُ: أَنَا مَعَكَ حَتَّى تَأْتِيَ قَبْرُكَ، وَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ: لَكَ مَا أَعْطَيْتَ وَمَا أَمْسَكَ فَلَيْسَ لَكَ قَدْ لَكَ مَالُكَ: وَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ: أَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ، وَحَيْثُ خَرَجْتَ قَدْ لَكَ عَمَلُكَ فَيَقُولُ: وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الثَّلَاثَةِ عَلَى رِوَاةِ الْحَاكِمِ، وَذَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا، وَلَا عِلَّةَ لَهُ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دوست تین قسم کے ہیں: ایک دوست کہتا ہے کہ میں تو بس تیرا قبر تک ساتھ دوں گا (یہ اہل وعیال اور رشتہ دار ہیں) دوسرا کہتا ہے کہ جتنا تو (اللہ کی راہ میں اور اپنے اخراجات میں) دے دے گا وہ تیرا ہے اور جتنا اپنے پاس دبا کے رکھے گا وہ تیرا نہیں ہے، یہ تیسرا مال ہے۔ تیسرا کہتا ہے کہ تو جہاں جائے گا، جہاں سے نکلے گا میں ہر جگہ تیرا ساتھ دوں گا، یہ انسان کا عمل ہے۔ پس وہ کہتا ہے: قسم بخدا! تو تینوں میں مجھ پر زیادہ آسانی پیدا کرنے والا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ان تینوں میں اسی آخری کو اچھا دوست بنائے۔

فائدہ:..... متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ اچھے یا برے اعمال قبر میں انس یا اذیت کا سبب بنتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ تمہاری مثال اور تمہارے اہل وعیال اور مال و اعمال کی مثالی ایسی ہے جیسے ایک شخص کے تین بھائی ہوں اور وہ مرنے لگے۔ اس وقت ایک بھائی کو وہ پوچھے کہ بھائی تجھے میرا حال معلوم ہے کہ مجھ پر کیا گزری ہے۔ اس وقت تو میری کیا مدد کرے گا۔ وہ جواب دیتا ہے کہ تیری تیمارداری کروں گا، علاج کروں گا، ہر قسم کی خدمت کروں گا، جب تو مرجائے گا تو نہلاؤں گا، کفن پہناؤں گا اور کاندھے پر اٹھا کر لے جاؤں گا اور دفن کے بعد تیرا ذکر خیر کروں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ بھائی تو اہل وعیال ہیں۔ پھر وہ دوسرے بھائی سے یہی سوال کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا تیرا واسطہ زندگی کا ہے۔ جب تو مرجائے گا تو میں دوسری جگہ چلا جاؤں گا۔ یہ بھائی مال ہے۔ پھر وہ تیسرے بھائی کو بلا کر پوچھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں قبر میں تیرا ساتھی ہوں، وحشت کی جگہ تیرا دل بہلانے والا ہوں، جب تیرا حساب کتاب ہونے لگے گا تو نیکیوں کے پلڑے میں بیٹھ کر اس کو جھکاؤں گا۔ یہ بھائی عمل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اب بتلاؤ کونسا بھائی کا رآمد ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہی بھائی کا رآمد ہے، پہلے دو تو بے فائدہ ہی رہے۔ (فضائل اعمال صفحہ ۵۶)

(۶۳۲/۷) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَالٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثُهُ؟ قَالَ: قُلُوبُ مَالِهِ مَا قَدَّمَهُ. وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا أَخَّرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال، اپنے سے زیادہ محبوب ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں، جس کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور جو چھوڑ گیا، وہ اس کا مال نہیں، اس کے وارث کا مال ہے۔ (بخاری و نسائی)

(۶۳۲/۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ بِلَدَلًا فَأَخْبَرَهُ لَهُ صُبْرًا مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا بَدَلُ؟ قَالَ: ادَّخَرْتُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَمَا تَخْشَى أَنْ يُجْعَلَ لَكَ نَجَاةٌ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ، أَلَيْسَ يَا بَدَلُ، وَلَا تَخْشَى مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِفْلَاحًا؟ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْأَوْسَطُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ حضرت بلالؓ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حضرت بلالؓ نے کھجوروں کا ڈھیر آپ کے لیے نکال کر رکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے یہ آپ کے لیے ذخیرہ کے طور پر رکھ لیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال! تم اس سے نہیں ڈرتے کہ یہ کل کو قیامت کے دن تمہارے حق میں آگ کا دھماکا نہ بن جائے۔ اے بلال! خرچ کر ڈالو اور عرش والے (جل شانہ) سے کمی کا خوف نہ کرو۔ (ابویعلیٰ، طبرانی فی الکبیر، والاسط)

فائدہ:..... ہر شخص کی ایک شان اور ایک حالت ہوا کرتی ہے۔ ہم جیسے ضعیف اور کمزور ایمان والے لوگوں کے لیے شرعاً اس کی گنجائش ہو بھی کہ وہ ذخیرہ کے طور پر آئندہ کی ضروریات کے لیے کچھ رکھ لیں، لیکن حضرت بلالؓ جیسے جلیل القدر، کامل الایمان، قوی الیقین کی یہی شان تھی کہ ان کو اللہ جل شانہ سے کمی کا ذرا بھی خوف یا واہمہ نہ ہو۔ جہنم کا دھواں بن جانے سے جہنم میں جانا لازم نہیں آتا، لیکن ان لوگوں کے

اعتبار سے کمی تو ضرور ہوگئی۔ جن کو یہ بھی نظر نہ آئے تو کم سے کم حساب کا قصہ تو لبا ہو ہی جائے گا۔

(۹/ ۶۳۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤَيِّ قِيَوْمًا عَالِيَةً. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنْفَقِي، أَوْ ائْتَمِّي أَوْ ائْتَمِّي، وَلَا تُؤَيِّ قِيَوْمًا عَالِيَةً، وَلَا تُؤَيِّ قِيَوْمًا عَالِيَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُودَاوُدَ

ترجمہ:..... حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: (اسماء!) تم (اپنی تھیلی) کا منہ بند نہ کرو ورنہ تم پر (اللہ کی تھیلی کا) منہ بند کر دیا جائے گا اور خوب خرچ کرو اور حساب نہ کرو (ورنہ) اللہ تعالیٰ بھی تم کو حساب سے دینے لگے گا اور جمع کر کے روک کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنی نعمتیں روک لے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:..... حدیث بالا سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کسی کار خیر میں خرچ کرتے وقت یا کسی ضرورت مند کی مدد کرتے وقت یا کسی مہمان پر خرچ کر کے حساب لگایا جائے کہ اتنا خرچ ہو گیا اس سے روکا گیا ہے۔ یہ کنجوسی اور خست ہے اور اس میں یہ افسوس بھی شامل ہے کہ اتنا خرچ ہو گیا۔ یہ بلاشبہ معیوب ہے اور اسی کی ممانعت ہے، البتہ اپنے گھریلو خرچے کا حساب کرنا گھر میں جتنی ضرورت ہو اس کا تخمینہ کر کے خرچ کرنا یہ سلیقہ مندی اور لیاقت خانہ داری کی بات ہے۔ وہ حساب کرنا اس لیے نہیں کہ کیوں اتنا خرچ ہو گیا بلکہ اس کی غرض یہ ہے کہ فضول خرچی نہ ہو اور سامان ضائع نہ ہو۔

(١٠/ ٣٦٥) وَعَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ مَتَّ فَقِيرًا وَلَا تَمُتْ غَنِيًّا قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: مَا زِدْتُكَ فَلَا تَحْتَبِئْ، وَمَا سُبَيْتُكَ فَلَا تَمْتَنِعْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ أَوْ النَّارُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَابُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَابٍ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَعِنْدَهُ: قَالَ لِي: اتَّقِ اللَّهَ فَقِيرًا، وَلَا تَلْقُهُ غَنِيًّا. وَبِالْبَاقِي بِنَحْوِهِ

ترجمہ:..... حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بلال! فقیر ہو کر دنیا سے جانا مالدار ہو کر نہ جانا۔“ میں نے عرض کیا: اس میں میرا کیا اختیار ہے؟ فرمایا (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) جو کچھ تمہیں ملے اسے جمع نہ کرو اور جو کوئی تم سے سوال کرے اسے منع نہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں کیسے کر سکتا ہوں؟ فرمایا بس یہ ہے یا پھر جہنم ہے۔ (طبرانی فی الکبیر وابن حبان وحاکم)

حاکم کی روایت میں ہے فقیر ہو کر اللہ سے ملنا مالدار بن کر نہیں۔

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ نے یہ اور اس قسم کے ارشادات ہر شخص سے اس کے حسب حال اور بقدر تحمل فرمائے ہیں جو شخص اس کی ہمت کر سکے وہ اس پر عمل کرے اور جو مال و دولت کے ساتھ احکام شرع کی پابندی میں زندگی بسر کرنا چاہے اسے بھی اجازت ہے۔ اعلیٰ درجہ تو وہی ہے جو حدیث بالا میں ارشاد ہوا اور اس پر عمل کرنے والے حضرت بلال اور حضرت ابوذرؓ جیسے حضرات صحابہؓ تھے۔ دوسرا درجہ رخصت کا بھی ہے جیسے حضرت عثمان اور عبدالرحمان بن عوفؓ کی زندگی میں امت کے لیے رخصت کے درجہ کا نمونہ بھی ہے۔

(١١/ ٢٣٦) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ سَعْدِى قَالَتْ: دَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى طَلْحَةَ تَغْنِى ابْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ ثِقَلًا، فَقُلْتُ لَهُ: مَا لَكَ؟ لَعَلَّهُ رَابَتْ مِنَّا شَيْءٌ فَنُعْثِبُكَ؟ قَالَ: لَا! وَلِنَعْمَ خَلِيلَةُ النَّبِيِّ الْمُسْلِمِ أُنْتُ، وَلَكِنْ اجْتَمَعَ عِنْدِي مَالٌ، وَلَا أَذِيرُ كَيْفَ أَضَعُهُ بِهِ قَالَتْ: وَمَا تَعْمَلُكَ مِنْهُ، أَدْعُ قَوْمَكَ فَاغْنِمُهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ عَلَى يَقْوَى، فَسَأَلْتُ الْحَازِرَ كَمْ قَسَرَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ مِائَةً أَلْفٍ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ترجمہ:..... حضرت سعدیؒ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ (اپنے خاوند) حضرت طلحہؒ کے پاس گئی، دیکھا کہ ان کو کسی قسم کی بے چینی ہے۔ میں

نے پوچھا کیا بات پیش آئی؟ کیا ہم سے کوئی تکلیف پہنچی تو ہم غدر خواہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم تو ایک مسلمان کی بہترین بیوی ہو، بلکہ بات یہ ہے کہ میرے پاس بہت سامان اکٹھا ہو گیا اور سمجھ نہیں آتا کہ اس کا کیا کروں؟ بیوی نے کہا اس میں غم کرنے کی کیا بات ہے؟ اپنی قوم کو بلا کر سب مال ان میں تقسیم کر دیجیے۔ حضرت طلحہؓ نے اپنے غلام کو حکم فرمایا کہ میری قوم کو بلا لو (اور سارا مال تقسیم کر دیا) میں نے خزانچی سے پوچھا کتنا مال تقسیم کیا۔ اس نے کہا چار لاکھ۔ (طبرانی)

(۶۳۷/۱۲) وَعَنْ مَالِكِ الدَّارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ أَرْبَعِينَ دِينَارًا فَبَعَثَهَا فِي صُفْرَةٍ، فَقَالَ لِلْعَلَامِ: اذْهَبْ بِهَا إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ثُمَّ تَلَّكَ فِي الْبَيْتِ سَاعَةً حَتَّى تَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ فَذَهَبَ بِهَا الْعَلَامُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَقُولُ لَكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اجْعَلْ هَذِهِ فِي بَعْضِ حَاجَتِكَ فَقَالَ: وَصَلَهُ اللَّهُ وَرَجَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: تَعَالَى يَا جَارِيَةُ اذْهَبِي بِهَذِهِ السَّبْعَةِ إِلَى فُلَّانٍ، وَبِهَذِهِ الْخُمْسَةِ إِلَى فُلَّانٍ، وَبِهَذِهِ الْخُمْسَةِ إِلَى فُلَّانٍ حَتَّى أَنْقَلَهَا، وَرَجَعَهُ الْعَلَامُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أَعَدَّ مِثْلَهَا لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَا إِلَى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَتَلَّكَ فِي الْبَيْتِ حَتَّى تَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ فَذَهَبَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَقُولُ لَكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اجْعَلْ هَذِهِ فِي بَعْضِ حَاجَتِكَ، فَقَالَ: رَجَعَهُ اللَّهُ وَوَصَلَهُ، تَعَالَى يَا جَارِيَةُ اذْهَبِي إِلَى تَيْتِ فُلَّانٍ بِكَذَا، اذْهَبِي إِلَى تَيْتِ فُلَّانٍ بِكَذَا فَاطْلَعَتِ امْرَأَةُ مُعَاذٍ وَقَالَتْ: لَحْنُ وَاللَّهِ عَسَايُكُنَّ فَأَعْطَيْنَا فَلَمْ يَبْقَ فِي الْخُزْنَةِ إِلَّا دِينَارٌ ابْنُ قَدْحِي يَهْتِمُ إِلَيْهَا، وَرَجَعَهُ الْعَلَامُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَسَرَّ بِذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ اخُذُوا بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضِ رِوَاةِ الطَّبْرَانِيِّ فِي السَّبْعَةِ

ترجمہ: مالک الدار کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے چار سو دینار تھیلی میں رکھ کر غلام سے فرمایا کہ یہ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو دے کر آؤ اور (ان کو دے کر) کچھ دیر کے لیے (بہانہ سے) کسی کام میں لگ جانا تا کہ دیکھ کر آؤ وہ اس تھیلی کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ غلام وہ تھیلی لے کر ان کی خدمت میں گیا اور جا کر کہا، امیر المؤمنین کا پیغام ہے کہ ان پیسوں کو اپنی ضرورت میں خرچ کر لیں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا: اللہ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے اور رحمت سے ان کو ملادے۔ پھر اپنی لونڈی کو بلا کر فرمایا۔ ان سات اشرفیوں کو لے جا کر فلاں کو دے دو اور یہ پانچ فلاں کو اور یہ پانچ فلاں کو (تقسیم کے لیے فرماتے رہے) یہاں تک کہ سب ختم کر دیں۔ غلام حضرت عمرؓ کے پاس لوٹ آیا اور ان کو واقعہ کی خبر کی۔ حضرت عمرؓ نے اس جیسی تھیلی حضرت معاذ بن جبلؓ کو دینے کے لیے بھی تیار کر رکھی تھی اور فرمایا: یہ لے جا کر حضرت معاذ بن جبلؓ کو دے دو اور ان کے گھر میں بھی کچھ دیر (بہانہ سے) کسی کام میں لگ جانا تا کہ دیکھ سکو وہ ان اشرفیوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ غلام وہ تھیلی لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: امیر المؤمنین نے یہ تھیلی دے کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس کو اپنی ضرورت میں استعمال فرمائیں۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے اور اپنی رحمت سے ان کو ملادے اور (پھر) اپنی لونڈی کو بلا کر حکم فرمایا اتنی اتنی اشرفیاں لے جا کر فلاں کے گھر دے دو اور اتنی اتنی فلاں کے گھر اور اتنی فلاں کے گھر۔ حضرت معاذؓ کی بیوی نے جھانکا اور فرمایا: اللہ کی قسم! ہم (خود) مسکین ہیں۔ ہمیں (بھی) کچھ دیجیے۔ ان کے کپڑے میں دو دینار کے سوا کچھ باقی ہی نہ رہا۔ وہ دو اشرفیاں ان کی طرف بھیج دیں (کہ یہ لے لو) غلام حضرت عمرؓ کے پاس لوٹ کر آیا اور سارا واقعہ کی اطلاع کی۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا یہ (حضرت ابوعبیدہؓ و معاذ بن جبلؓ اور ان جیسے) سب ایک جیسے بھائی ہیں۔ (یعنی سب کی صفات مشترک ہیں)۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۶۳۸/۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةُ دَنَانِيرَ وَصَعَهَا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ مَرْصُودٍ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ! الْبَعْثُ بِالذَّهَبِ إِلَى عَلِيٍّ، ثُمَّ أُغِيصَ عَلَيْهِ، وَشَغَلَ عَائِشَةَ مَا بِهِ حَتَّى قَالَ لَكَ مَرَارًا، كُلِّ ذَلِكَ يُغْنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَشْغَلُ عَائِشَةَ مَا بِهِ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ فَتَصَدَّقَ بِهَا وَأَمْسَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبِيدِ الْمَوْتِ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ سَلْتُ عَائِشَةَ بِوَضَائِحِهَا لَهَا إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا فَقَالَتْ

أَهْدَى لَنَا فِي مَسْأَلَتِنَا مِنْ عَجَلَتِ الشُّمْنِ قَدْرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْنِي فِي حَدِيثِ الْمَوْتِ

رواہ الطبرانی فی الکبیر، ورواہ ثقات محتسب بہم فی الصحیح ورواہ ابن حبان فی صحیحہ من حدیث عائشہ بمعناہ ترجمہ:..... حضرت بھل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سات دینار تھے جو حضرت عائشہؓ کے پاس رکھے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مرض الوفاۃ میں تھے تو حضرت عائشہؓ سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! سونے (سات اشرفیاں) کو حضرت علیؓ کے پاس بھجوا دو (تاکہ وہ صدقہ کر دیں) پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی تیمارداری میں مشغول رہنے کی وجہ سے حضرت علیؓ کو نہ بھجوا سکیں۔ کئی بار نبی کریم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ ہر بار نبی کریم ﷺ پر غنودگی طاری ہو جاتی۔ پھر کی رات نبی کریم ﷺ سکرات الموت کی حالت میں تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اپنی کسی جاننے والی عورت کے پاس چراغ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اپنی کچی میں سے کچھ گھی ہمارے چراغ میں ڈال دو۔ (چراغ جلانے کے لیے تیل نہ تھا) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت سکرات الموت کی حالت میں ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر، صحیح ابن حبان)

(۶۵۹/۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَزَبَ عِظَاؤُهُ، وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ، قَالَ: فَجَعَلْتُ تُقْفِي حَوَائِجَهُ فَمَضَلَّ مَعَهَا سَبْعَةً فَأَهْرَها أُنْ تَشْتَرِي بِهِ فُلُوسًا۔ قَالَ: قُلْتُ: لَوْ أَخَّرْتَهُ لِلْحَاجَةِ ثُلُوبَكَ أَوْ لِلضَّيْفِ يَنْزِلُ بِكَ۔ قَالَ: إِنْ خَلِيلِي عَمِدَ إِلَى أُنْ أَيْمًا ذَهَبٍ أَوْ فِصَّةٍ أَوْ كِسْفٍ عَلَيْهِ، فَهُوَ جَمْرٌ عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يُفْرِغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواہ احمد، ورجالہ رجال الصحیح۔

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِخْتِصَارِ الْقِصَّةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أُوْى عَلَى ذَهَبٍ أَوْ فِصَّةٍ، وَلَمْ يُفْرِغْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ جَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْوَى بِهِ هَذَا لَفْظُ الطَّبْرَانِيِّ، وَرَجَالُهُ أَيْضًا رِجَالُ الصَّحِيحِ ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوذرؓ کے ساتھ تھا کہ حضرت ابوذرؓ کا وظیفہ بیت المال سے نکلا اور ان کے ساتھ ان کی لونڈی تھی۔ لونڈی حضرت ابوذرؓ کی ضرورتیں پوری کرتی رہتی تھی، سات اشرفیاں بچ گئیں۔ ابوذرؓ نے حکم دیا کہ اس کے پیسے خرید لو (تاکہ صدقہ کر دیں) حضرت عبداللہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اگر آپ اپنی ضرورت کے لیے رکھ لیتے جب ضرورت پیش آتی آپ خرچ کر لیتے، یا کوئی مہمان آجاتا تو اس کی مہمان نوازی پر خرچ کر لیتے۔ فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا جو سونا یا چاندی روک کر رکھا جائے گا وہ جہنم کا انگارہ ہے جب تک اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کر دے۔ (مسند احمد)

فائدہ:..... حضرت ابوذر غفاریؓ بھی انہی حضرات میں ہیں جن کا مسلک یہ ہے کہ روپیہ پیسہ بالکل رکھنے کی چیز نہیں ہے ایک درم، جہنم کا ایک داغ ہے اور دو درہم، دو داغ ہیں۔

(۶۵۰/۱۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ طَلَوَاتٍ فَأَقْطَعَهُ خَادِمُهُ طَلَوَاتًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدَاةِ بَها، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أَهْدِكَ أَنْ تَرْفَعِي شَيْئًا لِعَدِيٍّ۔ قَالَ: اللَّهُ يَأْتِي بِرِزْقِي عَدِيٍّ۔ رواہ ابو یعلیٰ والبیہقی، ورواہ ابی یعلیٰ ثقات

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تین پرند بطور ہدیہ پیش کیے گئے۔ آپ نے وہ اپنی خادمہ کو دے دیے۔ (خادمہ نے آپ کو اطلاع کیے بغیر رکھ دیے) جب اگلا دن ہوا تو وہ انہیں لے کر حاضر خدمت ہوئی، آپ ﷺ نے (دیکھ کر) فرمایا: کیا میں نے تم کو منع نہیں کر رکھا ہے کہ کوئی چیز اٹھا کر کل کے لیے نہ رکھا کرو کیوں کہ (جس طرح آج دیا ہے) کل کا رزق بھی اللہ تعالیٰ (خود ہی) دے گا۔ (طبرانی، بیہقی)

(۶۵۱/۱۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُرُ شَيْئًا لِعَدِيٍّ۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ، والبیہقی کلاہما من روایۃ جعفر بن سلیمان الفصیح عن ثابت عنہ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی چیز کل کے لیے اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔ (صحیح ابن حبان، بیہقی)

فائدہ:..... توکل کا یہی اعلیٰ ترین درجہ ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اسی کو پسند فرمایا اور اختیار فرمایا، البتہ عام امت کو اس کا لازمی حکم نہیں دیا۔

(۱۷/۶۵۴) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَلْبِسُ هَذِهِ الْمَعْرُفَةَ مَا أَلْبَسَهَا إِلَّا خَشْيَةً أَنْ يَكُونُ فِيهَا مَالٌ فَأَتَوُفَّى، وَلَمْ أَلْبِسْهُ. رواه الطبرانی في الكبير بإسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے، میں اس کمرہ میں داخل ہوتے ہوئے کبھی ڈرتا ہوں کہ اس حال میں میری موت آجائے کہ اس میں مال رکھا رہ جائے اور میں نے اس کو خرچ نہ کیا ہو۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۱۸/۶۵۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ يَأْخُذَ أَحَدًا زَهَبًا أَوْ بَنِيَّ قَالِقَةٍ، وَيَعْلُوَ مِنْهُ خَيْلٌ، إِلَّا شَيْئًا أُعِدُّهُ لِذَيْنِ. رواه البزار من رواية عطية عن أبي سعيد، وهو إسناد حسن، وله شواهد كثيرة

ترجمہ:..... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ سونے کا ہو اور میں تیری صبح تک زندہ رہوں اور اس سے میرے پاس کچھ باقی رہے۔ سوائے اس کے جس کو میں قرض چکانے کے لیے باقی رکھوں۔ (بزار)

(۱۹/۶۵۴) وَعَنْ قَلْبِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ مَسْعُودٍ نَعُوذُهُ فَقَالَ: مَا أَدْرِي مَا يَقُولُونَ، وَلَكِنْ كَيْتَ عَائِي تَالِيُونِي هَذَا جُمُرٌ، فَلَمَّا مَاتَ نَظَرُوا فَإِذَا فِيهِ أَلْفٌ أَوْ أَلْفَانِ. رواه الطبرانی في الكبير بإسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت قیس بن ابی حازم کہتے ہیں: میں سعید بن مسعودؓ کی عیادت کے لیے گیا، انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا لوگ کیا کہیں گے کاش کہ میرے اس تابوت (مصدق) میں جہنم کا انگارہ نہ ہوتا۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو دیکھا ان کے صندوق میں ہزار یا دو ہزار تھے (طبرانی فی الکبیر)

(۲۰/۶۵۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي أَبُو ذَرٍّ أَيَا ابْنِ أَبِي عُثْمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذًا يَدِي، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا أُحِبُّ أَنْ يَأْخُذَ أَحَدًا كَهَبًا وَفَسَةً أُلْفِقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَمْوَتْ أَدَمٌ مِنْهُ قَبْرًا نَظَرْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَظَرًا قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَذْهَبُ إِلَى الْأَقْلَى وَتَذْهَبُ إِلَى الْأَكْثَرِ، أَوْ يَنْدُ الْأَخْرَجَةُ، وَتُرِيدُ الدُّنْيَا، فَيَرَانَا فَأَعَاذَهَا عَلَيَّ فَلَاكَ مَرَاتٍ، رواه البزار بإسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کا ہاتھ مبارک پکڑے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ابو ذر! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ احد پہاڑ میرے لیے سونے یا چاندی کا بن جائے اور میں اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا رہوں اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہوں تو اس میں سے ایک قیراط بھی چھوڑ کر جاؤں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک قنطار (مال کی بڑی مقدار) ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں تو کمی کی طرف جاتا ہوں اور تم زیادت کی طرف جاتے ہو۔ میں آخرت چاہتا ہوں اور تم دنیا چاہتے ہو۔ ایک قیراط بھی چھوڑ کر جانا پسند نہیں کرتا۔ تین بار آپ ﷺ نے یہ بات دہرائی۔ (بزار)

(۲۱/۶۵۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: تُوَفَّى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشُّقَّةِ فَوَجَدُوا فِي شِمْلَتِهِ دِينَارَيْنِ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيْتَانِ. رواه احمد وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا تو لوگوں کو اس کے کھیس میں سے دو دینار ملے اس کا ذکر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: (یہ دونوں جہنم کی آگ کے) دو داغ ہیں۔

فائدہ:..... حافظ منذریؒ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد اس لیے فرمایا گیا ہے کہ یہ شخص اپنے پاس دو دینار ہوتے ہوئے بھی فقر و تنگدستی کی شکل و صورت

بنائے ہوئے تھا اور جو کچھ صدقہ و خیرات فقراء و مساکین کے لیے آتا تھا اس میں برابر شریک رہتا تھا۔

بیوی کو خاوند کی اجازت کے ساتھ خاوند کے مال سے صدقہ کرنے کی ترغیب

اور بغیر اجازت کے صدقہ کرنے پر وعید

(۱/ ۶۵۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مَقْصِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلِلْخَادِمِ وَمِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ شَيْئًا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابُودَاؤُدُ وَابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّبَاطِيُّ، وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ، وَعَنْدَ بَعْضِهِمْ، إِذَا أَنْفَقَتْ بَدَلًا: أَنْفَقَتْ

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے اس طرح صدقہ کرے کہ (اسراف وغیرہ سے) اس کو خراب نہ کرے، تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہے اور خاوند کو اس لیے ثواب ہے کہ اس نے کمایا تھا اور کھانے کا انتظام کرنے والے کو (مرد ہو یا عورت) ایسا ہی ثواب ہے اور ان تینوں میں سے ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں دو مضمون وارد ہوئے ہیں۔ ایک بیوی کے خرچ کرنے کے متعلق اور دوسرا سامان کے محافظ خزانچی اور منتظم کے متعلق ہے۔ اور دونوں مضامین میں روایات بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ اس کے برخلاف بعض روایت میں خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی ممانعت بھی آئی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے معلوم ہوگا۔ اس باب کے اخیر میں اس کی وضاحت کی جائے گی۔

(۲/ ۶۵۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَقْضِيَ زَوْجَهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابُودَاؤُدُ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ (نفل) روزہ رکھے اور اس کا خاوند موجود ہو، البتہ اگر خاوند اجازت دے دے اور جائز نہیں خاوند کے گھر میں کسی کو آنے دے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۳/ ۶۵۹) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ عَنِ الْمَرْأَةِ هَلْ تَتَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا؟ قَالَ: لَا إِلَّا مِنْ قُوَّتِهَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَتَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ زَادَ رَزِينُ الْعَبْدَرِيِّ فِي جَامِعِهِ: قَالَتْ أَدْرَتْ لَهَا قَالًا لَأَجْرٍ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ فَعَلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ قَالًا لَأَجْرُ لَهَا، وَالْأَلْمُ عَلَيْهِمَا۔

ترجمہ:..... ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا کیا عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کر سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں! البتہ اپنے کھانے پینے کی چیز صدقہ کر سکتی ہے اور ثواب دونوں (خاوند بیوی) کے درمیان ہوگا اور عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا مال صدقہ کرے۔ نیز رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر خاوند نے اجازت دے دی تو ثواب دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اگر خاوند کی اجازت کے بغیر کیا تو خاوند کو ثواب ملے گا (کہ اس کا مال صدقہ کیا) اور عورت کو گناہ (کہ بغیر اجازت کے صدقہ کیا)۔

(۳/ ۶۶۰) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَدْخَلَ عَلَى الرَّبِيبَةِ أَفَّا تَصَدَّقُ؟ قَالَ: تَصَدَّقِي، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ عَلَيْكِ... وَفِي رِوَايَةٍ: أَفَّا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَيْسَ لِي شَيْءٌ، إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَى الرَّبِيبَةِ فَهَلْ عَلَى جُنَاحٍ أَنْ أَرْضَخَ وَمَا يُدْخِلُ عَلَيْ؟ قَالَ: الرِّضَا مَا

استخلفنا، ولا تلويعي في يومئذ الله عليك، رواه البخاري ومسلم، وابوداؤد والترمذي
ترجمہ:..... حضرت اسماءؓ (حضرت عائشہؓ کی ہم شیرہ) کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے بجز اس کے
(جو میرے خاوند) حضرت زبیرؓ مجھے دے دیں، کیا میں اس میں سے خرچ (صدقہ) کر لیا کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوب خرچ
کیا کرو، باندھ کر نہ رکھو کہ تم پر بھی بندش کر دی جائے گی۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)

(۶۱۱/۵) وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَصَدَّقْتَ الْمَرْأَةَ مِنْ بَيْتِ
رُوحَتِهَا كَأَنَّ لَهَا أَجْرَهَا، وَلَوْ رُوحَتُهَا مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا، لَهُ بِمَا كَسَبَ، وَلَهَا بِمَا
أَكْفَقَتْ، (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن)

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرے تو
اس کو پورا ثواب ملے گا۔ اور اس کے خاوند کو بھی اتنا ہی ملے گا اور ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ خاوند کو کمائی کا
ثواب اور عورت کو خرچ کا ثواب۔ (ترمذی)

(۶۱۲/۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُوا امْرَأَةً شَيْئًا مِنْ بَيْتِ رُوحَتِهَا إِلَّا يَأْتِيَنَّ رُوحَتُهَا - قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الظِّلْعَامَ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَفْضَلُ
أَمْوَالِنَا، رواه الترمذی، وقال: حديث حسن

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع کے خطبہ میں منجملہ اور ارشادات کے یہ بھی سنا کہ کوئی
عورت خاوند کے گھر سے (یعنی اس کے مال میں سے) بغیر اس کی اجازت کے خرچ نہ کرے۔ کسی نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کھانا بھی
بغیر اجازت خرچ نہ کرے۔ ارشاد فرمایا: کھانا تو ہمارا بہترین مال ہے۔ (ترمذی)

فائدہ:..... اس روایت کو پہلی روایت سے کوئی حقیقت میں مخالفت نہیں ہے۔ پہلی سب روایات عام حالات اور معروف عادات کی بناء پر ہیں۔
گھروں کا عام عرف سب جگہ یہی ہوا ہے کہ جو چیزیں سامان یا روپیہ پیسہ گھر میں اخراجات کے واسطے دے دیا جاتا ہے۔ اس میں خاوندوں کو اس
سے خلاف نہیں ہوتا کہ عورتیں اس میں سے کچھ صدقہ کر دیں یا غرباء کو کچھ کھانے کو دے دیں، بلکہ خاوندوں کا ایسی چیزوں میں کچھ کاؤ اور پوچھنا،
تحقیق کرنا کنجوسی اور چھپچھور پن شمار ہوتا ہے، لیکن اس عرف عام کے باوجود اگر کوئی بخیل اس کی اجازت نہ دے کہ اس میں سے کسی کو دیا جائے تو
پھر عورت کو جائز نہیں کہ اس کے مال میں سے کچھ صدقہ کرے یا ہدیہ دے، البتہ اپنے مال میں سے جو چاہے خرچ کرے، البتہ عورت کا اگر دل
خرچ کرنے کو چاہتا ہے اور خاوند کی مجبوری کی وجہ سے رکی ہوئی ہے تو اس کو اس کی نیت کی وجہ سے صدقہ کا ثواب ملتا ہی رہے گا۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں ان چیزوں میں ہر شہر کا عرف اور عادت مختلف ہوتی ہے اور خاوندوں کے احوال بھی مختلف ہوتے
ہیں۔ بعض پسند کرتے ہیں اور بعض پسند نہیں کرتے۔ اسی طرح جو چیز خرچ کی جائے اس کے اعتبار سے بھی مختلف احوال ہوتے ہیں۔ ایک
تو معمولی چیز قابل تسامح ہوتی ہے اور کوئی ایسی چیز ہوتی ہے جس کی خاوند کو اہمیت ہو۔ اسی طرح سے کوئی تو ایسی چیز ہوتی ہے جس کے رکھنے
میں اس کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو، اور کوئی ایسی چیز ہوتی ہے جس کو روکنے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا
ہے کہ یہ شرط تو متفق علیہ ہے کہ وہ عورت خرچ کرنے میں فساد کرنے والی نہ ہو۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ خرچ کرنے کی ترغیبیں حجاز کے عرف
کے موافق وارد ہوئی ہیں کہ وہاں بیویوں کو اس قسم کے تصرفات کی عام اجازت ہوتی تھی کہ وہ مساکین کو، مہمانوں کو، پڑوسی کی عورتوں کو،
سوال کرنے والوں کو، کھانے وغیرہ کی چیزیں دے دیں۔ نبی کریم ﷺ کا مقصد ان روایات سے امت کو ترغیب دینا ہے کہ عرب کی یہ نیک

خصلت اختیار کریں۔ (مظاہر)

ہمارے ہاں بہت سے گھروں میں یہ عرف ہے کہ اگر سائل کو یا کسی عزیز کو یا ضرورت مند کو، بھوکے کو، کھانے پینے کی چیزیں دے دی جائیں تو خاوندوں کے نزدیک یہ چیز نہ قابل اجازت ہے نہ یہ ان کے لیے موجب تکدر ہوتا ہے۔ (فضائل صدقات صفحہ ۱۵۴)

دوسری بات یہ ہے کہ ثواب کے متعلق دو قسم کی روایات گزریں:

①..... عورت کو پورا ثواب ملتا ہے اور خاوند کو آدھا۔ ②..... عورت کو آدھا ثواب ملتا ہے۔

لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند کی کمائی سے خرچ کرنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

①..... ایک صورت یہ ہے کہ خاوند نے کما کر مال کا کچھ حصہ عورت کو بالکل دے دیا، اس کو مالک بنا دیا۔ ایسے مال میں سے اگر عورت خرچ کرے تو اس کو پورا ثواب اور خاوند کو نصف ثواب۔ ظاہر ہے کہ خاوند تو بہر حال عورت کو دے چکا ہے۔ اب اگر وہ خرچ کرتی ہے تو حقیقت میں خاوند کے مال میں سے خرچ نہیں کرتی بلکہ اپنے مال میں سے خرچ کرتی ہے لیکن کمائی چوں کہ خاوند کی ہے اس لیے اس کو بھی اللہ کے لطف و کرم سے اس کی کمائی کی وجہ سے اس کے صدقہ کرنے کا آدھا ثواب ہے اور بیوی کو دے دینے کا مستقل ثواب۔

②..... دوسری صورت یہ ہے کہ خاوند نے کمانے کے بعد عورت کو مالک نہیں بنایا، بلکہ گھر کے اخراجات کے لیے اس کو دیا ہے، اس مال میں سے صدقہ کرنے کا خاوند کو پورا ثواب ہوا کہ وہ اصل مالک ہے اور عورت کو آدھا کہ اخراجات میں تنگی اس کو بھی پیش آئے گی۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد روایات میں مختلف عنوانات سے عورتوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ کھانے کی چیزوں میں سے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا کریں۔ ذرا ذرا سی چیزوں میں بہانہ تلاش نہ کیا کریں کہ خاوند سے اس کی اجازت تو لی نہیں۔

لوگوں کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب اور نہ کھلانے پر وعید

(۱/۶۶۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَمْرِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تَطْعِمُ الطَّعَامَ. وَتُقَرِّبُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. رواه البخاری ومسلم والنسائی

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اسلام (کا) بہترین (عمل) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھانا اور (ہر مسلمان بھائی) کو سلام کرنا خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۲/۶۶۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ. وَأَقْرَبُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمن کی عبادت کرو، اور کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔ (ترمذی)

(۳/۶۶۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامُ الْمُسْكِينِ. رواه الحاكم وصححه. والبيهقی متصلا ومرسلا من طريقه ایضا الا انه قال: إِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ التَّغْفِيرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْكِينِ الشُّبَّانِ. وَقَالَ: قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ يَغْنِي: الْجَائِعَ. ورواه أبو الشیخ فی کتاب العوَاب الا انه قال: إِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْجَنَّةِ إِطْعَامُ الْمُسْكِينِ الشُّبَّانِ

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے مسلمان مسکین کو

کھانا کھانا ہے (مسرح حاکم)۔ یہی کی روایت میں ہے کہ مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھانا ہے اور کتاب الثواب کی روایت میں ہے کہ جنت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھانا ہے۔

(۲۶۶/۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتَّى يَشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى يُزْوِيَهُ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَمَائِدٍ مَا يَبِينُ كُلُّ خَمْدَيْنِ مِثْرَةٌ خَمْسٍ وَمِائَةٍ عَامٍ. رواه الطبرانی في الكبير و أبو الشيخ ابن حبان في العواب، والحاكم والبيهقي، وقال الحاكم: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور پانی پلائے کہ پیاس جاتی رہے، حق تعالیٰ شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں فاصلہ کر دیتے ہیں۔ ہر خندق اتنی بڑی ہے کہ پانچ سو سال میں طے ہو۔ (طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، حاکم، بیہقی)

(۲۶۷/۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَرْبُ ثُمُودٍ عَجِيذًا جَانِعًا. رواه أبو الشيخ في العواب، والبيهقي واللفظ له وأصبهان قال: سمعتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلُ مِنْ إِشْبَاءِ غَبِيٍّ جَانِعٍ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سب سے افضل صدقہ بھوکے کو کھانا کھانا ہے۔ (ابو الشیخ فی الثواب، بیہقی، اصہبانی) اصہبانی کی روایت میں ہے کہ انسؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ کسی بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل کوئی عمل نہیں۔

(۲۶۸/۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا مُؤْمِنُ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَنَابِ الْحَبَّةِ، وَأَيُّهَا مُؤْمِنُ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الشَّخْصُورِ، وَأَيُّهَا مُؤْمِنُ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُلِيِّ الْحَبَّةِ۔ (رواه الترمذی، واللفظ له وأبو داود) ترجمہ:..... حضرت ابوسعیدؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کچھ کھلائے گا، حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا، اللہ جل شانہ اس کی ایسی شراب جنت پلائے گا، جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی، اور جو شخص کسی مسلمان کو ننگے پن کی حالت میں کپڑا پہنائے گا۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو قیامت کے دن جنت کے جوڑے پہنائے گا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

(۲۶۹/۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عِبْدِي فَلَانًا مَرَضُوا فَلَمْ تَعُدَّهُمْ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ۔ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَطْعَمُوا عِبْدِي فَلَمْ تَطْعَمُوا۔ قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَطْعَمُكَ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ۔ قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أُسْقِيكَ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْقِيَهُمْ وَلَمْ تَسْقِيَهُمْ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُمْ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ۔ رواه مسلم

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن (اپنے ایک بندہ سے) فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو مجھے پوچھنے تک کون آیا۔ وہ کہے گا، میرے رب آپ رب العالمین ہیں (آپ کو بیماری سے کیا واسطہ) آپ کی عیادت کو کیسے آتا؟ ارشاد ہوگا، تجھے معلوم نہیں، میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو اس کی عیادت کونہ کیا یا درکھ! تو اگر اسے پوچھنے (اس کی عیادت و مزاج

پری کرنے) جاتا تو مجھے وہیں پاتا (میری رضا تھی وہیں حاصل ہو جاتی) اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ عرض کرے گا، اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھلاتا (اور کھانے پینے سے آپ کو کیا تعلق) آپ تو خود رب العالمین ہیں۔ ارشاد ہوگا تجھے خبر نہیں، میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا، تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا، دیکھ اگر تو اسے (اس وقت) کھانا کھلا دیتا تو آج تجھے وہ (کھانا اجرو انعام کی صورت میں) یہاں مل جاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی تک نہ پلایا۔ وہ عرض کرے گا، اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا (اور آپ کو پانی کی کیا ضرورت) آپ تو رب العالمین ہیں۔ ارشاد ہوگا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا، دیکھ! یقیناً اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو آج وہ پانی (دورح اور شہد کی نہروں کی شکل میں) یہاں مل جاتا۔ (مسلم)

(۶۷۰/۸) وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَضَيَعَ مِنْكُمْ النُّيُومَ صَائِمًا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَا، فَقَالَ: مَنْ أَضَيَعَ مِنْكُمْ النُّيُومَ وَنَسِيَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ: مَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ النُّيُومَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ النُّيُومَ عَمِيصًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں نے (روزہ رکھا) پھر دریافت فرمایا۔ آج مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج جنازہ کے ساتھ (قبرستان) تم میں سے کون گیا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں گیا۔ دریافت فرمایا۔ آج بیمار پری کس نے کی؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں بھی یہ خصلتیں جمع ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح ابن خزيمة) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا، مسکین کو کھانا کھلانا، جنازہ کے ساتھ قبرستان جانا، بیمار پری کرنا، یہ اعمال اللہ کے فضل کا مستحق بنا کر جنت میں داخلہ کا سبب ہیں۔

(۶۷۱/۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَجُلَانِ سَلَكَمَا عَقَارَةً عَابِدًا، وَالْآخَرُ بِهِ رَهَقٌ فَعَطِشَ الْعَابِدُ حَتَّى سَقَطَ فَجَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْطُرُ إِلَيْهِ، وَهُوَ صَرِيحٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنْ مَاتَ هَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَطَشًا، وَمَعِيَ مَاءٌ لَا أَصِيبُ مِنَ اللَّهِ خَيْرًا أَبَدًا، وَلَئِنْ سَقَيْتُهُ مَائِي لَا مَوْتَنَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَعَزَّمْ فَرَسَ عَلَيْهِ مِنْ عَمَلِهِ وَسَقَاهُ فَصَلَّهُ، فَقَامَ فَقَطَعَ الْمَقَارَةَ فَيُوقِفُ الَّذِي بِهِ رَهَقٌ لِلْحِسَابِ فَيُؤَمِّرُ بِهِ إِلَى النَّارِ فَتَسْوِفُهُ الْمَلَائِكَةُ فَيَمْرِي الْعَابِدَ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا فُلَانُ الَّذِي أَتَرْتُكَ عَلَى نَفْسِي يَوْمَ الْمَقَارَةِ، فَيَقُولُ: بَلَى أَعْرِفُكَ، فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ قُضُوا فَيَقْفُوتُ فَيَجِيءُ، حَتَّى يَقِفَ فَيَدْعُو رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ عَرَفْتُ يَدَهُ عَنِّي، وَكَيْفَ أَتَرْتُنِي عَلَى نَفْسِي يَا رَبِّ؟ هَبْ لِي فَيَقُولُ: هُوَ لَكَ فَيَجِيءُ، فَيَأْخُذُ بِيَدِ أَخِيهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي فُلَانٍ: أَعَدَدْتَ أَنْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ رواه الطبرانی في الأوسط، ورواه البيهقي في الشعب عن أبي ظلال أيضا عن انس بنحوه

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو شخص ایک جنگل میں چلے ایک عابد اور دوسرا بدکار۔ عابد کو پیاس لگی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا اور اپنے (بدکار) ساتھی کی طرف دیکھنے لگا اور خود زمین پر گرا ہوا تھا۔ اس (بدکار) نے کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ نیک شخص پیاس کی وجہ سے مر گیا اور میرے پاس (ابھی) پانی ہے، اللہ کی قسم! میں کبھی کسی خیر کو اللہ کی طرف سے نہیں پاسکتا، اور اگر اس کو اپنا پانی پلا دیتا ہوں تو موت کے سوا کوئی چارہ نہیں، لہذا اس نے اللہ پر بھروسہ کر کے عزم کیا (کہ خود اپنی ضرورت کو قربان کر کے اس کو پلانا ہے) اپنا پانی اس پر چھڑکا اور باقی اس کو پلا دیا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس جنگل کو طے کر لیا۔ جب اس (بدکار) کو حساب

کے لیے کھڑا کیا گیا اور جہنم کا حکم دیا گیا اور فرشتے اس کو جہنم کی طرف لے جانے لگے تو وہ عابد کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا اے فلاں! کیا تم مجھے پہچانتے نہیں؟ وہ کہے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہی ہوں جس نے اپنے اوپر تم کو ترجیح دی تھی۔ جنگل (کے سروا لے) دن۔ وہ عابد کہے گا کیوں نہیں؟ تم کو پہچانتا ہوں، وہ فرشتوں سے کہے گا ٹھہر جاؤ۔ وہ ٹھہر جائیں۔ وہ آئے گا اور کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کرے گا اور کہے گا، اے میرے رب! آپ جانتے ہیں کہ مجھ پر اس نے احسان کیا تھا اور کیسے اپنے اوپر مجھ کو ترجیح دی تھی۔ اے میرے رب یہ مجھے دے دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ یہ تمہارا ہے لہذا وہ آئے گا اور اپنے بھائی (بدکار) کے ہاتھ کو پکڑ کر جنت میں داخل کر دے گا۔ میں نے ابوظلال سے کہا، کیا حضرت انسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث تم کو بیان کی۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ (طبرانی، فی الاوسط، بیہقی)

(۱۰/۶۴) وَعَنْ قَابِطِ الْبُتَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يُشْرِفُ يَوْمَ الْيَوْمَةِ عَلَى أَهْلِ النَّارِ، فَيَتَأَدَّبُوهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللَّهِ مَا أَغْرِفُكَ مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِي عَزَّرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَشَقَّيْتَنِي شَرِبَةً مِنْ مَاءٍ فَسَقَّيْتَنِي؟ قَالَ: عَرَفْتُكَ، قَالَ: فَاسْقِنِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ، قَالَ: فَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى حُلَّ ذِكْرِهِ، فَيَقُولُ: إِنِّي أَشْرَفْتُكَ عَلَى النَّارِ فَتَأَذَّنَا ابْنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا، فَقَالَ بِي هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فُلْتُ لَا، وَاللَّهِ مَا أَغْرِفُكَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الَّذِي عَزَّرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَشَقَّيْتَنِي شَرِبَةً مِنْ مَاءٍ فَسَقَّيْتَنِي، فَاسْقِنِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ فَسَقَّيْتَنِي فِيهِ فَيَسْقِعُهُ اللَّهُ فَيَأْكُمُ بِهِ، فَيُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَلَفْظُهُ قَالَ:

وَعَنْ كُذَيْبِ الصَّنْجِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَغْرَبَنَا أَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْهَمَا أَعْمَلْتَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقُولُ الْعَدْلَ، وَتُعْطِي الْفَقْرَ، قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَشْطِيعُهُ أَنَّى أَقُولُ الْعَدْلَ كُلَّ سَاعَةٍ، وَمَا أَشْطِيعُهُ أَنَّى أُعْطِي الْفَقْرَ، قَالَ: فَتُطْلِعُهُ الطَّعَامَ وَتُقْفِي السَّكْرَةَ؟ قَالَ: هَذِهِ أَيْضًا شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَهَلْ لَكَ إِبْلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْظُرْ إِلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِكَ وَبِقَاءٍ، ثُمَّ اغْمِضْ إِلَى أَهْلِ نَيْتٍ لَا يَشْرَبُونَ النَّاءَ إِلَّا غَبَاً فَاسْقِهِمْ فَلَعَلَّتْ لَا يَهْلِكُ بَعِيرُكَ، وَلَا يَشْكُرُ فَيَسْأَلُكَ حَتَّى تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ الْأَعْرَبِيُّ يَكْثِرُ فَمَا اخْتَرَقَ بِقَاءُوهُ، وَلَا هَلَكَ بَعِيرُهُ حَتَّى قُتِلَ شَيْئًا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَرَأَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِإِخْتِصَارٍ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنتی لوگوں میں سے ایک شخص جہنم والوں کو قیامت کے دن جھانکے گا۔ جہنم والوں میں سے ایک شخص اس کو پکار کر کہے گا کہ اے فلاں! کیا تم مجھ کو پہچانتے ہو؟ جنتی کہے گا نہیں۔ اللہ کی قسم! میں تم کو نہیں پہچانتا، تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہی ہوں کہ جس کے پاس تمہارا دنیا میں گزر رہا تھا، پھر تم نے مجھ سے پانی پینے کے لیے مانگا تھا۔ میں نے تم کو پانی پلایا تھا۔ جنتی کہے گا، میں نے پہچان لیا۔ وہ دوزخی کہے گا اس وجہ سے اپنے رب سے میری سفارش کرو۔ جنتی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے گا کہ میں نے دوزخیوں کو جھانکا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے پکار کر کہا کیا تم مجھ کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں تم کو نہیں پہچانتا تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں وہی ہوں جس پر تمہارا دنیا میں گزر رہا تھا۔ تم نے مجھ سے پینے کو پانی مانگا تھا۔ میں نے تم کو پانی پلایا تھا، لہذا اب اپنے رب سے سفارش کرو۔ میری سفارش کو اس کے بارے میں قبول فرما، چنانچہ اس کو دوزخ سے نکال دیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت کدیریؒ کہتے ہیں کہ ایک دیہات کا رہنے والا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتلا دیں جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہی دو باتیں تھے یہاں لائی تھیں۔ اس نے کہا جی ہاں! ارشاد فرمایا نیک بات (حق) کہا کر۔ اور ضرورت سے زائد (مال و سامان) کو (اللہ کے راستہ میں) خرچ کر دیا کر۔ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہر وقت ٹھیک بات (حق) کہنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی ضرورت سے زائد کو خرچ کرنے کی۔ ارشاد فرمایا کھانا کھلایا کر اور سلام پھیلایا کر۔ عرض کیا: یہ بھی (طبیعت پر) بھاری ہے۔ ارشاد فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! ارشاد فرمایا اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کو

اور بڑے مشکیزہ کو لے کر ایسے گھر والوں کے پاس جا، جو ایک دن چھوڑ کر (پانی کی قلت کی وجہ سے) پانی پیتے ہیں۔ تو ان کو پانی پلایا کر۔ امید ہے کہ تیرے اونٹ کے مرنے اور مشکیزہ کے پھٹنے سے پہلے تیرے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ وہ دیکھائی اللہ اکبر کہتا ہوا (خوشی کے مارے) چل دیا۔ اس کے مشکیزہ کے پھٹنے سے اور اونٹ کے مرنے سے پہلے وہ جام شہادت نوش کر گیا۔ (طبرانی، معجم ابن خزیمہ)

(۱۱/۶۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا عَمَلْتُ إِنْ عَمِلْتُ بِهِ تَخَلُّتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: أَنْتَ بِسَلْبٍ يَجْلِبُ بِهِ النَّاسُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَشْرَبَهَا سِقَاءً جَدِيدًا، ثُمَّ اسْتَقَى فِيهَا حَتَّى تَخْرُقَهَا فَأَمْسَكَتُ لَنْ تَخْرُقَهَا حَتَّى تَبْلُغَ بِهَا عَمَلُ الْجَنَّةِ۔ رواه الطبرانی في الكبير

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: وہ کیا عمل ہے کہ اگر میں اس کو کروں تو جنت میں پہنچ جاؤں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم ایسے مقام پر رہتے ہو جہاں پانی دوسری جگہ سے لایا جاتا ہے؟ آنے والے نے عرض کیا: جی! فرمایا تو تم ایک نئی پکھال (بڑی مشک) خریدو اور اس سے لوگوں کو پانی پلاؤ، یہاں تک کہ وہ (پرائی ہو کر) پھٹ جائے تم اسے پھارنے نہیں پاؤ گے کہ تمہیں جنت کا عمل حاصل ہو جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو جنت میں داخلہ کا سبب بتلایا ہے۔ اسی طرح اعمال میں سے افضل عمل بھی مختلف بتلائے گئے ہیں۔ یہ اشخاص اور حالات کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ کسی شخص کے لیے کسی حال میں کسی وقت ایک عمل زیادہ افضل ہوتا ہے تو دوسرے شخص کے لیے دوسرے وقت میں دوسرے حال میں دوسرا عمل افضل ہوتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو دیکھنا اور معلوم کرنا چاہیے کہ کن حالات میں کوئی نیکی کی زیادہ ضرورت ہے اور کونسا شخص کس عمل کا زیادہ اہل ہے۔

(۱۲/۶۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَلْزَمْتُ فِي حَوْضِي حَتَّى إِذَا مَلَأْتُهِ لِأَبْنِي وَرَدَ عَلَيَّ الْبَعِيرُ لِيَعْمُرَ فَقَسَيْتُهُ فَهَلْ فِي ذَلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ فِي كُلِّ ذَاتِ غَبٍ أَجْرًا، رواه احمد، ورواه ثقات مشهورون

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اپنی کوئڑی میں پانی کھینچ رہا ہوتا ہوں، یہاں تک کہ جب میں اسے اپنے اونٹ کی لیے بھر لیتا ہوں تو (مثلاً) کسی اور کا ایک اونٹ آ جاتا ہے، میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں تو کیا میرے اس عمل کا مجھے کچھ ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیاسی جان کے ساتھ ہمدردی کرنے میں اجر ہے۔ (احمد)

(۱۳/۶۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَنْشِي بِطَرِيقِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ فَوَجَدَ بَيْتًا، فَكَوَلَ فِيهَا قَشْرَبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الْقُرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ وَمِنَ الْذِي كَانَ مِنِّي، فَكَوَلَ الْبَيْتَ فَمَلَأَ حُقْفَهُ مَاءً، ثُمَّ أَتَمَسَّكَ بِهِ حَتَّى رَفَعَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَخَفَرَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنْ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ: فِي كُلِّ غَبٍ رَطْبَةٌ أَجْرًا، رواه مالك والبخاری ومسلم، وابوداؤد وابن حبان في صحيحه الا انه قال: فشكر الله له فادخله الجنة

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (گزشتہ امتوں میں سے کسی امت کا ذکر ہے فرمایا) ایک شخص (راستہ میں) چلا جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاسی لگی (راستہ میں) ایک کنواں ملا، وہ اس میں اتر اور پانی پی کر نکل آیا اور اوپر آ کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتابیاس کی شدت سے زبان نکالے پڑا ہے اور کچھ چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنے دل میں کہا کہ یقیناً اسے بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ وہ (دوبارہ) کنویں میں اتر۔ اپنے (چمڑے کے) موزے میں پانی بھرا اور اسے منہ سے پکڑ کر (دونوں

ہاتھوں اور پیروں سے) اور چڑھا اور اس کتے کو پانی پلا یا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرمادی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ حاضرین نے پوچھا: اللہ کے رسول! چوپایوں (کے ساتھ ہمدردی کرنے) میں بھی ہمیں اجر ملے گا؟ فرمایا: ہر ترکیب والے (ہر جاندار) کے ساتھ ہمدردی کرنے میں اجر ہے۔

(۶۷۶/۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَعْدًا أَمَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَهَى ثَوْبِي، وَلَمْ تُوصِ أَفِيئْتُهَا أَمْ أَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: تَعَصَّرَ، وَعَلَيْكَ بِالنَّاءِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرَوَاهُ مُحْتَمِلٌ بِمَعْنَى الصَّحِيحِ **ترجمہ:**..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعدؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ وفات پا گئیں اور کچھ وصیت نہ کی۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع (ثواب) پہنچے گا۔ ارشاد فرمایا: جی ہاں! اور تم پانی کے صدقہ کو لازم پکڑ لو۔ (نہر کھدوانا یا کنواں بنوادینا یا سبیل بنوادینا)۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۶۷۷/۱۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَهَى ثَوْبِي فَحَقَّرَ بَشْرًا وَقَالَ: هَذَا لَأَوْ سَعْدٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ، وَلَفْظُهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَهَى الثَّوْبُ أَهَى الثَّوْبُ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَفَى الثَّوْبُ، وَالْحَاكِمُ بَنَحُو ابْنِ حِبَانَ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا **ترجمہ:**..... حضرت سعد بن عبادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے تو (ان کے لیے) کونسا صدقہ سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی، چنانچہ (راوی کہتے ہیں) حضرت سعدؓ نے ایک کنواں بنوادیا اور (اپنے دل میں) یہ کہہ لیا (یعنی نیت کر لی) کہ یہ سعد کی والدہ کا ہے۔ (یعنی اس کا ثواب ان کو بخشا ہوں)۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم)

(۶۷۸/۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَقَّرَ مَاءً، لَمْ تَشْرَبْ مِنْهُ كَيْدُ حَرَّى مِنْ جَنِّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِفٍ إِلَّا أَجْرُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ **ترجمہ:**..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی کنواں بنوادیا (یا عام مخلوق کے لیے پانی کا کوئی انتظام کر دیا) تو جو بھی پیسا سا جاندار اس میں سے پانی پئے گا، خواہ وہ جن ہو یا انسان ہو یا کوئی پرندہ ہو، قیامت تک اللہ تعالیٰ اس شخص کو اجر دیتا رہے گا۔ (بخاری، صحیح ابن خزیمہ)

(۶۷۹/۱۷) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! فَرَحْتُ حَرَجْتُ فِي لُحْنِي مُنْذُ سَبْعِ سِنِينَ، وَقَدْ عَالَجْتُ بِأَنْوَاعِ الْعِلَاجِ، وَسَأَلْتُ الْأَطِبَّاءَ فَلَمْ أَتَشْفَعْ بِهِمْ، قَالَ أَذْهَبُ فَأَنْظُرَ مَوْضِعًا يَخْتَارُ النَّاسُ الْمَاءَ فَاحْفَرُ هُنَاكَ بَشْرًا قَبْلِي أَرْجُو أَنَّ ثَلْبَةً هُنَاكَ عَيْنٌ، وَيُمَسِّكُ عَنكَ الدَّمُ، فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَخَرَّ رَوَاهُ السَّيْفِيُّ، وَقَالَ: وَهِيَ هَذَا التَّعْنِي حِكَايَةِ شَيْخِنَا الْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ فَإِنَّهُ قَرَعَ وَجْهَهُ وَعَالَجَهُ بِأَنْوَاعِ الْمُعَالَجَةِ فَلَمْ يَنْفَعْ، وَبَقِيَ فِيهِ قَرِيبًا مِنْ سَنَةٍ فَسَأَلَ الْأَشْيَافَ الْإِمَامَ أَبَا عُمَرَ الصَّابُورِيَّ أَنَّ يَدْعُوهُ فِي مَجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى أَلْقَى أَمْرًا فِي الْمَجْلِسِ رُفِعَتْ بِأَنَّهُمَا عَادَتْ إِلَى بَيْتِهِمَا، وَاجْتَهَدَتْ فِي الدُّعَاءِ لِلْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَزَاتَتْ فِي مَنَامِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ يَقُولُ لَهَا: قُولِي لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ الْمَاءِ عَلَى السُّلُوبِ، فَجِئْتُ بِالرُّفْعَةِ إِلَى الْحَاكِمِ فَأَمَرَ بِسِقَايَةِ بَيْتِ عَلَى بَابِ دَارِهِ وَجِئْتُ فَرَعُوا مِنْ بَنَائِهِمَا أَمَرَ بِصَبِّ الْمَاءِ فِيهَا، وَظَرَجَ الْجُمُودُ فِي الْمَاءِ، وَأَخَذَ النَّاسُ فِي الشُّرْبِ، فَمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُشْبُوعٌ حَتَّى ظَهَرَ الشِّقَاءُ، وَذَالَتْ تِلْكَ الْقُرُومُ، وَعَادَ وَجْهَهُ إِلَى أَحْسَنِ مَا كَانَ، وَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ سِنِينَ **ترجمہ:**..... علی بن حسن کہتے ہیں کہ (مشہور امام حدیث) عبد اللہ بن مبارکؓ کے پاس ایک صاحب آئے اور بیان کیا کہ اے ابو عبد الرحمن!

میرے گھٹنے میں سات سال سے ایک پھوڑا ہے۔ میں ہر قسم کا علاج کر چکا ہوں اور بہت سے طبیبوں سے مشورہ کر چکا ہوں، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ عبد اللہ بن مبارکؓ نے فرمایا، جاؤ اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں لوگوں کو پانی کی تنگی ہو تو وہاں تم ایک کنواں بنوادو۔ مجھے امید ہے کہ ادھر زمین سے چشمہ ابلا شروع ہوگا اور ادھر ساتھ ساتھ تمہارا خون بہنا بند ہو جائے گا، چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور بفضلہ تعالیٰ شفا یاب ہو گیا۔ (تبیق)

اس واقعہ کے ناقل امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمارے استاذ امام ابو عبد اللہ حاکم کا بھی اسی قسم کا واقعہ ہے۔ ان کے چہرے پر پھنسیاں ہو گئیں۔ ہر طرح کا علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اور اس میں تقریباً ایک سال گزر گیا۔ ایک روز انہوں نے امام ابو عثمان الصابونیؒ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ اپنی جمعہ کے روز کی مجلس میں میرے لیے دعا فرمائیں، چنانچہ انہوں نے دعا فرمائی اور سب لوگوں نے خوب توجہ سے آمین کہی۔ جب دوسرا جمعہ آیا تو ایک خاتون نے مجلس میں امام ابو عثمانؒ کی خدمت میں ایک پرچہ بھیجا کہ میں گزشتہ جمعہ کو جب یہاں سے گھر لوٹی تو میں نے گھر جا کر بھی رات کو امام عبد اللہ حاکم کے لیے خوب گریہ و زاری کے ساتھ دعا کی۔ اسی شب میں مجھے تاجدار مدینہ جناب رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو گویا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: قَوْلِي لَا كِبَى عَبْدُ اللَّهِ يُؤَسِّرُ النَّاءَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔ ابو عبد اللہ حاکم سے کہہ دینا کہ مسلمانوں کے پانی کی فروانی کریں۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ میں یہ رقعہ لے کر امام عبد اللہ حاکم کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پرچہ دیکھتے ہی اپنے گھر کے سامنے سبیل قائم کرنے کا حکم دے دیا، چنانچہ سبیل تعمیر ہوئی اور وہاں پانی بھرا گیا اور برف ڈالا گیا اور لوگ پانی پینے لگے۔ بیہقی فرماتے ہیں کہ ایک ہفتہ بھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ شفاء کے آثار ظاہر ہونے لگے اور جلد ہی تمام پھنسیاں ٹھیک ہو گئیں اور چہرہ پہلے کی طرح بالکل صاف و بے داغ ہو گیا اور اس کے بعد وہ کئی سال زندہ رہے۔

(۱۸/۶۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَحْكُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُنْظَرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى قُضْلٍ مَاءٌ بِفَلَاقَةٍ يَشْتَبُهُ ابْنُ السَّبِيلِ۔
رَأَى فِي رِوَايَةٍ: يَقُولُ اللَّهُ لَهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ قُضْلِي كَمَا مَنَعْتُ قُضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ بِذَلِكَ، الْحَدِيثُ۔

رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ، و یاتی بتمامہ ان شاء اللہ تعالیٰ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر اٹھائے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک صاف کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔ (پھر ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا) ایک وہ شخص جس کے پاس جنگل میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ اس میں سے کسی مسافر کو نہ لینے دے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہہ دے گا کہ آج میں بھی تجھے اپنے فضل سے محروم رکھوں گا، جس طرح تو نے ایک ایسی چیز سے (میرے بندے کو) محروم کر دیا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی بھی نہ تھی۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۱۹/۶۸۱) وَعَنْ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقْبِلُ وَيَلْتَزِمُهُ ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَعَهُ؟ قَالَ: الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ، الَّذِي لَا يَحِلُّ مَعَهُ؟ قَالَ: الْبَلْعُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ، الَّذِي لَا يَحِلُّ مَعَهُ؟ قَالَ: أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔ رواه ابوداؤد

ترجمہ:..... ایک عورت جن کو بھیسہ کہا جاتا تھا وہ اپنے والد کے متعلق روایت کرتی ہیں کہ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے گھر آنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ کی قمیص میں داخل ہو کر بوسہ دینا اور چٹنا شروع کیا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا (انکار کرنا) درست نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے جس سے انکار کرنا نہیں چاہیے؟ ارشاد فرمایا: نمک۔ عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں؟ ارشاد فرمایا: جو تم بھلائی کر سکو تمہارے لیے بہتر ہے۔ (سنن ابوداؤد)

ایک مہاجر صحابی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تین بار غزوہ میں شریک رہا ہوں (ہر بار) میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ تین چیزوں میں تمام مسلمان ساجھی اور شریک ہیں۔ گھاس۔ پانی اور آگ۔ (سنن ابوداؤد)

فائدہ:..... کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا نہ تو مانگنا معیوب سمجھا جاتا ہے اور نہ دینے والے کو ان کے دینے میں کوئی ناگواری ہوتی ہے اور ایسی چیزوں سے منع کرنا بہت گھٹیا بات سمجھی جاتی ہے۔ اور چیزیں ہر زمانے اور ہر علاقے میں بدلتی رہتی ہیں۔ مگر یہ تین چیزیں تقریباً ہر جگہ ہی اس قسم میں شمار ہوتی ہیں۔ البتہ لینے والے کو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ نہ تو اتنی مقدار میں لے کہ خود دینے والے کو نقصان ہونے لگے اور نہ اس قدر بار بار ستائے کہ آدمی پریشان ہو جائے۔ حدیث بالا میں کسی قانون ملکیت کا بیان نہیں، بلکہ بلندی اخلاق کی تعلیم ہے۔

احسان کی شکر گزاری اور محسن کو احسان کا بدلہ دینے اور اس کے لیے دعا کرنے کی ترغیب

اور احسان کی شکر گزاری نہ کرنے پر وعید

(۱/۶۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعْيَدُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكَمُ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ اسْتَجَارَ بِاللَّهِ فَأَجِزُوهُ وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافَأُوهُ فَلَيْسَ لَكُمْ تَجِدُوا قَادَعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنَّهُ قَدْ كَفَّ أَمْرُهُ، رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ، وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ عَلَى شَرْطِهِمَا، وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مَخْتَصَرًا

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے نام سے پناہ طلب کرے اس کو پناہ دے دو اور جو اللہ کے نام سے مانگے اس کو دے دو، اور جو اللہ کے نام سے امن طلب کرے اس کو امن دے دو اور جو تم پر کسی قسم کا احسان کرے، اس کو اس کے احسان کا بدلہ دے دو۔ اگر اس کو دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے دعا کرتے رہو۔ یہاں تک کہ غالب گمان ہو جائے تم نے اس کو احسان کا بدلہ دے دیا۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الاوسط)

(۲/۶۸۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً، فَوَجَدَ فَلْيَجْزِئِهِ، فَلَيْسَ لَكُمْ تَجِدُوا مَنْ آتَى إِلَيْكُمْ شَيْئًا فَكُفِّرْ، وَمَنْ تَخَلَّى بِمَا لَكُمْ يُعْطَى كَأَنَّ كَلَابِيسَ ثَوْبٍ زُؤْرٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْهُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی چیز عطیہ دی گئی اور یہ اپنے پاس گنجائش پاتا ہے تو اسے بھی اس کے بدلے میں کچھ دے دینا چاہیے اور اگر بدلہ دینے کی گنجائش نہ ہو تو اسے دینے والے کی تعریف کرنی چاہیے، کیوں کہ جس نے تعریف کر دی اس نے شکر یہ ادا کر دیا اور جس نے (لے کر خاموشی سے) چھپا لیا اس نے ناشکری کی اور جس نے ایسا لباس زیب تن کیا جو اس کی حیثیت سے بڑھ کر ہے (مالیت یا کیفیت میں) تو وہ ایسا ہے جیسے جھوٹ کے دوپٹے پہننے والا (یعنی سر سے پیر تک جھوٹ میں لپٹنے والا)۔ (ترمذی، ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... اپنے احسان کرنے والے کے احسان کا اولاً بدلہ دینا وگرنہ اس کے احسان کا دو چار میں تذکرہ ہی کر دینا بھی اس کا بدلہ اور شکریہ ہے اور احسان لینے کے بعد اس کے چھپانے کی کوشش کرنا یا بے نیازی ظاہر کرنا بھی بڑی ناشکری اور احسان فراموشی ہے۔

حدیث پاک کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز اور جو نعمت میسر نہیں یا جو خوبی اور کمال اپنے اندر موجود نہیں ہے، لوگوں کے سامنے اس کی نمائش کرنا اپنے کو خوشحال یا باکمال ظاہر کرنا بہت بڑا دھوکہ اور فریب ہے، اگرچہ غریب آدمی کو حکم ہے کہ وہ اپنی تنگی اور پریشانی کو

چھپائے، لیکن یہ بھی نہیں کہ ڈینگ مارتا پھرے کہ ہم نے ایسے عمدہ عمدہ کھانے کھائے یا ایسا سامان خریدا اور ایسی خوبیاں اور کمالات اپنے اندر کے ظاہر کرتے پھرنا جو واقعہ موجود نہیں ہیں، یہ بھی بڑا گناہ ہے۔

(۲/۶۸۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَضَرَ مَعْرُوفٍ فَقَالَ لِقَائِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ... وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ أُولِيَ مَعْرُوفًا، أَوْ أُنْصَبَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ، فَقَالَ لِلَّذِي أُسْدَاهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے کوئی بھلائی کی اور اس نے اس بھلائی کرنے والے سے کہہ دیا: ”جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا“ (اللہ تعالیٰ تجھے بہترین بدلہ دے) تو اس نے اس کی تعریف (اور شکر یہ) کا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی، بطبرانی فی الصغیر)

(۲/۶۸۵) وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَشْكُرَ النَّاسُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَشْكُرُهُمْ لِلنَّاسِ... وَفِي رِوَايَةٍ: لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ، وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَ الْأَوَّلَى

ترجمہ: حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر وہی بندہ ادا کرتا ہے جو انسانوں کا زیادہ شکر گزار ہے۔ ایک روایت میں ہے جو بندہ انسانوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔ (احمد، طبرانی) فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس انسان میں احسان مندی اور شکر گزاری کا مزاج ہو گا وہ ہر جگہ شکر ادا کرے گا اور سب سے زیادہ احسانات اللہ جل شانہ کے اپنے بندوں پر ہیں، اس لیے وہ سب سے زیادہ اللہ کا شکر گزار ہو گا۔ جو شخص بندوں کا شکر گزار نہیں وہ گویا احسان مندی کے جوہر سے محروم ہے، پھر اس سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے گا۔

(۵/۶۸۶) وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيلَ لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيرَ وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ، وَالشُّكْرُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ شُكْرٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ، وَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ۔ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِهِ يَسْنَدًا لَابَسَ بِهِ، وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِفَاءِ الْمَعْرُوفِ بِاخْتِصَارٍ

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تھوڑی نعمت اور احسان کا شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ کا بھی ادا نہیں کرتا اور جو بندہ انسانوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔ (اپنے اوپر) اللہ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے اور نہ بیان کرنا ناشکری ہے اور جماعت (اتحاد و اتفاق و اجتماعیت) رحمت ہے اور اختلاف و افتراق عذاب ہے۔ (عبد اللہ بن احمد، ابن ابی الدنیا)

(۶/۶۸۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ الْمُتَهَاجِرُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ الْأَكْثَرُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ عَارًا أَيْنَا قَوْمًا أَحْسَنَ تَذَلًّا لِكُفْرٍ، وَلَا أَحْسَنَ مَوَاسَاةً فِي قَلِيلٍ مِنْهُمْ وَلَقَدْ كَفَرْنَا بِالْمَوْنَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ تُكْفِرُونَ عَلَيْهِمْ بِهِ، وَتَدْعُوهُمْ لَهُمْ؟ قَالُوا: بَلَى! قَالَ: فَذَلِكَ بِذَلِكَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَاللَّفْظُ لَهُ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انصار سارا اجر لے گئے، زیادہ احسان پر اچھا بدلہ دینے والے اور تھوڑے پر اچھی مدد کرنے والے، ان سے اچھے ہم نے نہیں دیکھے اور مشقت کے کام میں خود لگ کر ہمارے لیے کافی ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم ان کے احسان پر ان کی تعریف نہیں کرتے اور کیا ان کے لیے دعا نہیں کرتے؟ مہاجرین نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ ان کے احسان کا بدلہ ہو گیا۔ (سنن ابوداؤد و سنن ابی الدنیا)

کمپوزنگ کے جملہ حقوق بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : غلیل اشرف عثمانی
طباعت : گجرات پرنٹنگ پریس

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے.....

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نا بھر روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادی بی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک اینجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار اوپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتاب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ مین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

جلد دوم
فصل ثانی شہادۃ النبی

بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہونگے اور آپ بشارت دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے جانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

البشیر والنذیر

ترجمہ و شرح

التَّغْيِيبُ وَالتَّهْمِيبُ

آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ مع ترجمہ اور ضروری تشریحات کے ساتھ فضائل کا وہ مستند ذخیرہ جس میں اعمال صالحہ پر دنیا و آخرت کے ثمرات اور کوتاہی پر نقصانات سے مطلع کیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

جلد دوم

ترجمہ و شرح
مولانا محمد عثمان صاحب مقیم مدینہ منورہ

تصنیف
حافظ زکی الدین عبد العظیم
بن عبد القوی النذری الترمذی

پیش منظر

مفتی محمد عاشق الہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

آؤ کو بازار اسلام آباد
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

کِتَابُ الصَّوْمِ

روزہ کا بیان

روزہ کی ترغیب اور فضیلت اور روزہ دار کی دعاء کی فضیلت

(۶۸۸/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالصَّيَّامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ صَوْمِهِ أَحَدُكُمْ فَلَا يَزُفُهُ وَلَا يَنْصَحِبُ فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيُتَّقِلْ: إِيَّيْ صَائِمٌ إِيَّيْ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ - رواه البخاري، واللفظ له ومسلم

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ آدمی کا ہر عمل اسی کا ہے سوائے روزہ کے وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزے ڈھال ہیں اس لیے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوا کرے تو نہ بے ہودہ باتیں کرے اور نہ شور و شغب کرے، اگر کوئی دوسرا بھی اس سے گالی گلوچ یا لڑائی کرے تو (اس سے) کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں، میں روزہ سے ہوں، (نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا) قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بوالہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشی (کے موقع) ہیں جہاں وہ خوش ہوگا، ایک افطار کے وقت جب وہ کھانے پینے سے خوش ہوتا ہے (طبعی طور پر) اور دوسری اس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا، اس وقت وہ اپنے روزہ سے خوش ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

(۶۸۹/۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: يَنْتَوِيكَ مَلْعَاعَةٌ وَشَرَابَةٌ وَشَهْوَةٌ مِنْ أَجْلِ الصَّيَّامِ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

ترجمہ:..... اور بخاری شریف میں ہے (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) روزہ دار اپنا کھانا اور پینا اور خواہش کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے، روزہ میرے لیے ہے، میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا تک ملتا ہے۔ (صحیح بخاری)

فائدہ:..... مندرجہ بالا روایت میں روزہ کے متعلق کئی فضائل نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائے:

[۱]..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”روزہ کا بدلہ میں خود دوں گا“ سے مراد یہ ہے کہ میں خود اتنا دوں گا کہ مخلوق اس کا اندازہ نہیں کر سکتی، چنانچہ ایک

حدیث میں صراحت کے ساتھ فرمایا: وَالصَّيَّامُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - (الترغیب ج ۲ ص ۸۲)

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس کی مراد کے تعین کے بارے میں علماء کی مختلف رائے ہیں۔ اس لیے کہ ساری عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہوتی ہیں۔ تو روزہ کی خاص طور پر اللہ کی طرف کی نسبت کے کیا معنی؟ بعض علماء کی رائے ہے کہ چون کہ کسی بھی قوم نے کسی بھی زمانے میں روزہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے غیر کی عبادت نہیں کی، اس لیے یہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس کے برخلاف نماز، سجدہ، صدقہ وغیرہ کی فعل کے ساتھ غیر اللہ کی عبادت کی گئی ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ روزہ چوں کہ ایک چھپی ہوئی چیز ہے اس لیے ریاء کا امکان اس میں بہت کم ہوتا ہے بخلاف نماز، حج، جہاد، صدقہ وغیرہ کے، بعض کا کہنا ہے کہ چوں کہ روزہ میں روزہ دار کے نفس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اس لیے یہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ بعض مشائخ کا کہنا ہے کہ یہ لفظ ”اجزی بہ“ ہے یعنی یہ کہ اس کے بدلے میں میں خود اپنے کو دیتا ہوں اور محبوب کے ملنے سے زیادہ اونچا بدلہ اور کیا ہو سکتا ہے، علامہ خطابی علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ کھانے پینے سے استغناء، اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں اس لیے روزہ دار اس صفت کے ذریعے اللہ کا قرب خاص حاصل کرتا ہے، بعض نے فرمایا ہے کہ اللہ کی طرف نسبت خاص روزہ کی شان اور اہمیت کو ظاہر کرنے کے لیے ہے، اور کریم جب کہے کہ میں اس کا بدلہ خود دوں گا تو وہ اپنی شان کے مطابق دے گا۔

[۲]..... دوسری فضیلت حدیث پاک میں روزہ کی یہ بیان فرمائی ہے کہ روزہ ڈھال ہے، ڈھال ہونے کا مطلب ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنی حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزہ سے بھی اپنے دشمن یعنی شیطان سے حفاظت ہوتی ہے، ایک حدیث میں ہے کہ روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم)

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا کہ روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹ اور غیبت سے، اور جیسا کہ مندرجہ بالا روایت میں ارشاد فرمایا: ”اس لیے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوا کرے تو نہ بے ہودہ باتیں کرے یعنی کوئی فحش بات یا جہالت کی بات مثلاً تمسخر، جھگڑا وغیرہ نہ کرے اگر کوئی دوسرا جھگڑنے لگے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے یعنی دوسرے کی ابتدا کرنے پر بھی اس سے نہ الجھے اگر وہ سمجھنے والا ہو کہ اس سے کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اگر وہ بے وقوف نا سمجھ ہو تو اپنے دل کو سمجھا دے کہ تیرا روزہ ہے، تجھے ایسی لغو بات کا جواب دینا مناسب نہیں، بالخصوص جھوٹ اور غیبت سے بہت ہی احتیاط ضروری ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے دونوں چیزیں ان حضرات کے نزدیک ایسی ہی ہیں جیسے کہ کھانا، پینا وغیرہ سب روزہ کو تھوڑنے والی اشیاء ہیں۔

جمہور کے نزدیک اگرچہ روزہ ٹوٹتا نہیں مگر روزہ کی برکات جاتے رہنے سے تو کسی کو بھی انکار نہیں۔

مشائخ نے روزہ کے آداب میں چھ امور لکھے ہیں:

①..... نگاہ کی حفاظت، کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے حتیٰ کہ کہتے ہیں کہ بیوی پر بھی شہوت کی نگاہ نہ پڑے، پھر اجنبی کا ذکر کیا، اور اسی طرح کسی لہو و لعب وغیرہ ناجائز جگہ پر نہ پڑے۔

②..... زبان کی حفاظت: جھوٹ، چغغل خوری، لغو، بکواس، غیبت، بدگوئی، بدکلامی، جھگڑا وغیرہ سب چیزیں اس میں داخل ہیں۔

③..... کان کی حفاظت: ہر مکروہ چیز سے جس کا کہنا اور زبان سے نکالنا جائز ہے، اس کی طرف کان لگانا اور سننا بھی ناجائز ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

④..... باقی اعضاء بدن کی ممنوعات سے حفاظت: مثلاً ہاتھ کا ناجائز چیز کے پکڑنے سے، پاؤں کا ناجائز چیز کی طرف چلنے سے روکنا اور اسی طرح اور باقی اعضاء بدن کا، اسی طرح پیٹ کا مشتبہ چیز سے محفوظ رکھنا۔

⑤..... افطار کے وقت حلال مال سے بھی اتنا زیادہ نہ کھانا کہ شکم سیر ہو جائے، اس لیے کہ روزہ کی غرض اس سے فوت ہو جاتی ہے۔

⑥..... روزہ کے بعد اس سے ڈرتے رہنا بھی ضروری ہے کہ نامعلوم یہ روزہ قابل قبول ہے کہ نہیں۔ (ماخوذ از فضائل رمضان باختصار)

[۳]..... تیسری فضیلت جو حدیث بالا میں روزہ کی بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو جو بھوک کی حالت میں ہو جاتی ہے حق تعالیٰ شانہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے، یعنی حق تعالیٰ شانہ آخرت میں اس بدبو کا بدلہ اور ثواب خوشی سے عطاء فرمائیں گے، جو مشک سے زیادہ عمدہ اور دماغ پرور ہوگی یا مراد یہ ہے کہ قیامت میں جب قبروں سے انھیں گے تو یہ علامت ہوگی

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کے لیے شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا کہ یا اللہ! میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشِ نفس سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجیے اور قرآن کہے گا کہ یا اللہ! میں نے رات کو اس کو سونے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجیے، پس دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی الدنیا، حاکم)

(۶۹۴/۱۶) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْصَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غَرَابِ طَارٍ، وَهُوَ قَرِيبٌ حَتَّى تَمُوتَ هَرَمًا۔ رواه أبو يعلى والبيهقي

ترجمہ:..... حضرت سلمہ بن قیسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن کاروزہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے رکھا وہ جہنم سے اتنا دور ہو جائے گا جیسے کوئے کا بچہ اڑتے اڑتے بہت بوڑھا ہو کر مر جائے۔ (ابو یعلیٰ، بیہقی)

فائدہ:..... حدیث بالا میں ایک دن کے روزہ پر جہنم سے اتنی دوری کی بشارت دی گئی ہے جیسے کوئے کا بچہ اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر مر جائے، اس لیے کہ کوئلہ مسلسل اڑنے اور دور دراز مسافت کے طے کرنے میں خاصا کمال رکھتا ہے، پھر اس کی عمر بھی عام پرندوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے، شروع عمر سے جب وہ اڑنا شروع کرے تو اندازہ کیجیے کہ وہ اپنی پوری زندگی اڑ کر کس قدر فاصلہ طے کرے گا۔

یہی مضمون متعدد احادیث میں مختلف الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے، کسی میں زمین و آسمان کی مسافت بیان کی گئی ہے اور کسی میں ستر (۷۰) اور کسی میں سو سال، اور مقصود ان تمام حدیثوں سے یہ ہے کہ روزہ جہنم سے بہت دور اور اللہ کی خوشنودی کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ (انتخاب)

(۶۹۵/۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوَأْتُ رَجُلًا صَامَ يَوْمَهَا تَطَوُّعًا، ثُمَّ أَغْطِيَتْهُ مِلَّةُ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَمْ يَشَوْفْ ثَوَابَهُ دُونَ يَوْمِ الْحِسَابِ۔ رواه أبو يعلى والطبرانی

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا اگر اس کو پوری زمین بھر کا سونا دے دیا جائے تب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، روز جزاء سے پہلے اس کا ثواب پورا ہو ہی نہیں سکتا۔ (ابو یعلیٰ، طبرانی)

فائدہ:..... گویا حدیث بالا میں اس طرف اشارہ ہے کہ نفل روزہ پر اللہ کی طرف سے جو دیا جائے گا اس دنیا کے چھوٹے سے برتن میں وہ سما ہی نہیں سکتا، اس کے لیے اللہ نے آخرت کو تجویز فرمایا ہے۔

(۶۹۶/۱۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا مُوسَى عَلَى سَرِيَّةٍ فِي الْبَحْرِ، فَبَيَّنَمَا لَهُمْ كَذَلِكَ قَدْ رَفَعُوا الشِّرَاءَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ إِذَا هَاتِفٌ قَوْقُهُمْ يَهْتِفُ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ قَطُّوا أَخْبِرْكُمْ بِقِصَّةِ قِصَاةِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَخْبَرْنَا إِنَّ كُنْتَ مُخْبِرًا، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَضَى عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ مَنْ أَعْطَشَ نَفْسَهُ لَدَى يَوْمِ صَالِفٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْعَطَشِ۔

رواه البزار بإسناد حسن ابن أبي الدنيا من حديث لقيط عن أبي بردة عن أبي موسى بنحوه إلا أنه قال فيه قال:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَضَى عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ مَنْ أَعْطَشَ نَفْسَهُ لِلَّهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يُرْوِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو مُوسَى يَتَوَخَّى الْيَوْمَ الشَّدِيدَ الْحَرِّ الَّذِي يَكَاذُ الْإِنْسَانُ يَتَسَلِّحُ فِيهِ حَرًّا فَيَطْوُمُهُ۔

شراء: بكسر الشين المعجمة: هو قلة السفينة الذي يصفقه الريح فتسنى۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسیؓ کو ایک جماعت کا جو سمندر کے راستے سے جانی تھی امیر بنا کر بھیجا جب اندھیری رات میں انہوں نے بادباں اٹھایا تو ان کے اوپر سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی (آواز دینے والا نظر نہیں آ رہا تھا)

اے کشتی والو! تمہارے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایک فیصلہ فرمایا ہے، میں تم کو وہ بتاتا ہوں؟ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا اگر بتانا چاہو تو بتاؤ (کیا فیصلہ فرمایا) اس نے کہا اللہ تبارک تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے گرمی کے دن پیسا رکھے گا (روزہ رکھے گا) اللہ تعالیٰ اس کو پیاس والے (قیامت کے) دن سیراب کرے گا۔ (بزار)

اور ابن ابی الدنیا میں حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر واجب کیا ہے کہ جو اپنے آپ کو گرمی کے دن اللہ کے لیے پیسا رکھے اللہ عزوجل کے ذمہ ہے کہ قیامت کے دن اس کو سیراب کرے، چنانچہ حضرت ابو موسیٰؓ سخت گرمی کے دن کو، جس میں گرمی کی شدت کی وجہ سے قریب ہوتا کہ جسم کی کھال ہی اتر جائے روزے کے لیے طے فرماتے اور اس میں روزہ رکھتے۔

(۶۹۷/۲۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَسْتَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي فَقَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلُ الْجَنَّةِ. وَمَنْ صَامَ يَوْمَهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهِ دَخَلُ الْجَنَّةِ. وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلُ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُ لَابَسْ بِهِ- وَالْإِسْبَاهَانِيُّ، وَلَفْظُهُ:

يَا حُذَيْفَةُ مَنْ خُتِمَ لَهُ بِصِيَامِ يَوْمِ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ:..... حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی ٹیک اپنے سینے سے لگا رکھی تھی آپ نے ارشاد فرمایا: جس کا لا الہ الا اللہ آخری کلام ہو وہ جنت میں داخل ہوگا، جس نے اللہ کی رضا کے لیے روزہ رکھا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے کوئی صدقہ کیا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (احمد، اسہانی)

(۶۹۸/۲۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُزِنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ لَكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُزِنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ لَكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُزِنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ لَكَ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ لِهَذَا بِالتَّكْرَارِ وَبِدُونِهِ، وَلِلْحَاكِمِ وَصَحِيحُهُ.

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ کو اپنے لیے ضروری سمجھو کیوں کہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے، [میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: روزہ کو اپنے لیے ضروری سمجھو، کیوں کہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے] میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیں، ارشاد فرمایا اپنے اوپر روزہ کو لازم سمجھو کیوں کہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔ (حاکم، نسائی، صحیح ابن خزیمہ)

(۶۹۹/۲۲) فِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُزِنِي بِأَمْرٍ يَنْقُضَنِي اللَّهُ بِهِ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالْحَيَاةِ، فَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ لَكَ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ فِي حَدِيثٍ.

قال: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ لَكَ. قَالَ: فَكَانَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ لَا تَبْرَأُ فِي بَيْتِهِ الدُّخَانُ هَذَا إِلَّا إِذَا نَزَلَ بِهِمْ صَيْفٌ.

ترجمہ:..... اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ مجھے نفع دے، ارشاد فرمایا روزہ کو اپنے لیے ضروری سمجھو، کیوں کہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔

اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے ذریعہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا: روزہ کو لازم پکڑ لو کیوں کہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے راوی کا بیان ہے کہ (اس کے بعد) ابوامامہ کے گھر سے دن کے وقت کبھی دعواں اٹھتا نہیں دیکھا گیا سوائے اس کے کہ کبھی کوئی مہمان آجائے۔

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ نے مختلف اعمال کو مختلف حالات میں مختلف اشخاص کی نسبت افضل عمل قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث بالا میں حضرت ابوامامہؓ کے لیے سب سے بہتر عمل روزہ قرار دیا ہے، چنانچہ ”علیک“ کا لفظ بھی اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ مشورہ ہر مسلمان کے لیے نہیں ہے تاہم پھر بھی روزہ کی اہمیت اور فضیلت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے، مگر سے دھواں نہ اٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ گھر کے سب ہی افراد روزہ سے رہتے تھے، چنانچہ احمد و طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوامامہؓ ان کی بیوی اور ان کا خادم سب روزہ سے رہتے تھے۔

(ماخوذ از انتخاب)

(۴۰۰/۲۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا. رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي.

ترجمہ:..... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بندہ اللہ کے راستہ میں روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس دن کے روزہ کی وجہ سے اس کی جہنم کو آگ سے ستر سال کی مسافت دور کر دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

(۴۰۱/۲۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رواه الطبراني في الاوسط والصغير بإسناد حسن.

ترجمہ:..... حضرت ابودرداءؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو اللہ کے راستہ میں روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان (ایک اتنی بڑی) خندق (آڑ) کر دیتا ہے جس کی مسافت آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

(۴۰۲/۲۵) وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بُعِثَتْ مِنْهُ النَّارُ مِائَةً مِائَةً عَامًا. رواه الطبراني في الكبير واللاوسط.

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے راستہ میں ایک دن کا روزہ رکھے اس کو جہنم کی آگ سے سو سال کی مسافت دور کر دیا جاتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر واللاوسط)

(۴۰۳/۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لِمُتَّاعٍ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةٍ مَا تَرُدُّ، قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ عِنْدَ فِطْرِهِ: أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَبِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَأَنْتَ تَغْفِرُ لِي.

ترجمہ:..... عبداللہ بن ابی ملیکہؓ نے عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کو اس کے افطار کے وقت ایک دعا ملتی ہے جو رد نہیں ہوتی، عبداللہ بن ابی ملیکہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہؓ سے افطار کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَبِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَأَنْتَ تَغْفِرُ لِي.

اے اللہ میں تجھ سے تیری اس رحمت کے صدقے جو ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میرے تمام گناہ بخش دے۔ (بیہقی)

(۴۰۴/۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرُدُّ دَعْوَتُهُمْ: السَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمُظْلَمِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْعَمَامِ، وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا تَسْرُكُ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ. رواه احمد في حديث، والترمذي وحسنه، واللفظ له، وابن ماجه وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما الا انه قالوا: حتى يفطر. ورواه البزار مختصرا:

ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرُدَّ لَهُمْ دَعْوَةٌ: السَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَالْمُظْلَمُ حَتَّى يَنْتَصِرَ، وَالْمُسَافِرُ حَتَّى يَرْجِعَ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا، تیسرے مظلوم کی جس کو حق تعالیٰ شانہ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دینے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرورت مدد کروں گا، گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔ (احمد ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان) بزار کی روایت میں جن تین اشخاص کی دعا کی قبولیت کی بشارت ہے وہ ایک روزہ دار اور دوسرا مظلوم، تیسرا مسافر جب تک سفر میں رہے۔

فائدہ:..... بہت سی روایات سے رمضان کی دعا کا خصوصیت سے قبول ہونا معلوم ہوتا ہے اور یہ بے تردد بات ہے کہ جب اللہ کا وعدہ ہے اور سچے رسول اللہ ﷺ کا نقل کیا ہوا ہے، تو اس کے پورا ہونے میں کچھ تردد نہیں، لیکن اس کے بعد بھی بعض لوگ کسی غرض کے لیے دعا کرتے ہیں مگر وہ کام نہیں ہوتا تو اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ وہ دعا قبول نہیں ہوئی، بلکہ دعا کے قبول ہونے کے معنی سمجھ لینا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب مسلمان دعا کرتا ہے بشرطیکہ قطع رحمی یا کسی گناہ کی دعا نہ کرے تو حق تعالیٰ شانہ کے یہاں سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور ملتی ہے یا خود وہی چیز ملتی ہے جس کی دعا کی یا اس کے بدلے میں کوئی برائی و مصیبت اس سے ہٹا دی جاتی ہے یا اس آخرت میں اسی قدر ثواب اس کے حصہ میں لگا دیا جاتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ بندہ ہی کے مصالح پر نظر فرماتے ہیں اگر اس کے لیے اس چیز کا عطا فرمانا مصلحت ہوتا ہے تو مرحمت فرماتے ہیں ورنہ نہیں، یہ بھی اللہ کا بڑا احسان ہے اس لیے کہ ہم لوگ بسا اوقات اپنی نا فہمی سے ایسی چیز مانگتے ہیں جو ہمارے مناسب نہیں ہوتی۔

ثواب کی امید پر رمضان المبارک کے روزوں کی ترغیب اور اس کی رات کی عبادت، خاص طور پر شب قدر میں عبادت کی ترغیب اور اس کی فضیلت

(۱/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

رواہ البخاری و مسلم، و ابوداؤد، و النسائی، و ابن ماجہ مختصراً۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہوا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو شخص رمضان المبارک کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھے، اور اسی حکم میں یہ بھی ہے کہ کسی عبادت، تلاوت اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہو اور ثواب کی امید رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ریا وغیرہ کسی بذمیتی سے کھڑا نہ ہو بلکہ اخلاص کے ساتھ محض اللہ کی رضا اور ثواب کے حصول کی نیت سے کھڑا ہو۔ علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ثواب کا یقین کر کے بشاشت قلب سے کھڑا ہو، بوجہ سمجھ کر بددلی کے ساتھ نہیں۔

اور حدیث بالا اور اسی جیسی احادیث میں گناہوں سے مراد علماء کے نزدیک صغیرہ گناہ ہوتے ہیں، علماء کا اجماع ہے کہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

(۱/۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَزَى خُلُودَهُ، وَحَفِظَ مِمَّا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَحْفَظَ غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ فِي صَبِيحِهِ وَابْنُ أَبِي

بغیر مطلقاً شیاطین کے مقید ہونے کا ارشاد بھی موجود ہے، ان روایات کے مطابق اگر سب شیاطین کا محبوس ہونا بھی مراد ہو تب بھی معاصی کے صادر ہونے سے شبہ نہ ہونا چاہیے کہ اگرچہ شیاطین قید ہو جاتے ہیں، مگر سال بھر کے زہریلے اثر کے جماؤ کی وجہ سے وہی خیالات طبیعت بن جاتے ہیں، اور اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

پانچویں خصوصیت: رمضان کی آخری رات میں سب روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۶۸/۱) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُخْضِرُوا الْيَنْبُرَ، فَخَضَرْنَا، فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةٌ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةُ الثَّانِيَةُ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي، فَقَالَ: بَلَدٌ مِنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ، قَالَ: بَلَدٌ مِنْ دُكِرَتْ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: بَلَدٌ مِنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكَبِيرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَ لَحْمًا فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِينَ۔ رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے، جب نبی کریم ﷺ نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب آپ ﷺ (خطبہ سے فارغ ہو کر) نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریلؑ میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک آئے اور وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا: آمین، جب تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پا لیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا: آمین۔ (حاکم)

(۶۹/۱۳) وَرَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُعْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَلَيْسَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ فِيهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةَ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ياقوتة حمراء لها سِتُورٌ أَلْفٌ بَابٌ لِكُلِّ بابٍ مِنْهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مُوشَّجٍ بِياقوتة حمراء، فَإِذَا صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى يَوْمِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاسْتَعْفَرَ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَدَاةِ إِلَى أَنْ تَوَازَى بِالْحِجَابِ، وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِئِيلٍ أَوْ تَهَارٍ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّايِبُ فِي ظِلِّهَا خَمْسِمِائَةَ عَامٍ۔

رواہ البیہقی وقال: قدر وینافی الاحادیث المشہور ما یدل علی هذا، اول بعض معناه کذا قال رحمہ اللہ۔
ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پس ایک بھی بند نہیں رکھا جاتا اور آسمانوں کے سارے دروازوں کا کھلا رہنا رمضان کی آخری رات تک ہوتا ہے اور کوئی مسلمان بندہ رمضان کی کسی رات میں نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر سجدہ کے بدلے پندرہ سو نیکیاں لکھتے ہیں اور ایک سرخ یاقوت کا جنت میں محل بناتے ہیں جس محل کے ساتھ ہزار دروازے ہوتے ہیں، ان میں سے ہر دروازہ پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے جو سرخ یاقوت سے بڑا ہوتا ہے، جب مسلمان بندہ رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں اگلے رمضان کے

اس دن تک اور ہر روز اس کے لیے فجر کی نماز سے لے کر دن چھپنے تک ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اور اس کے لیے رمضان کے مہینہ میں ہر سجدہ جو وہ کرتا ہے، رات میں یا دن میں، ایک درخت ہو جاتا ہے جس کے سائے میں پانچ سو سال تک سوار چلے۔ (تنبیہ)

(۱۳/ ۴۱۰) وَعَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَفْلَحَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، شَهْرٌ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ قَرِيبَةً وَمَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصَلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَكْبَى قَرِيبَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَكْبَى قَرِيبَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَكْبَى سَبْعِينَ قَرِيبَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الْقَبْرِ، وَالشُّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمَوَاسِقِ وَشَهْرُ يُرَادُ فِي رِزْقِ الْمَوْتِ فِيهِ مَنْ قَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِدُلُوبِهِ وَعَثَقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ وَمِثْلُ أَجْرِهِ مَنْ عَزَى أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ مَنْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يَفْطُرُ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُغْفِلُ اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ قَطَّرَ صَائِمًا عَلَى شَرْبَةٍ، أَوْ عَلَى شَرْبَةٍ مَاءٍ، أَوْ مَذْقَةٍ لَبَنٍ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوْلَدَ رَحْمَةً، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةً، وَآخِرُهُ عَثَقَ مِنَ النَّارِ، مَنْ خَمَفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، وَأَغْنَقَهُ مِنَ النَّارِ، وَاسْتَكْشِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصَلَتَيْنِ ثَرُصَتَيْنِ يَهْمَا زَيْكُكُمْ، فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَتَسْتَغْفِرُؤُنَّ، وَأَمَّا الْخَصَلَتَانِ الثَّانِيَتَانِ لَا عِثَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا: فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَتَتَوَذَّرُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ سَفَى صَائِمًا سَقَاةً اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةٍ لَا يَطْلُمَا حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، رَوَاهُ ابْنُ خَرِيزَةَ فِي صَحِيحِهِ، ثُمَّ قَالَ صَحَّ الْخَبَرُ، وَرَوَاهُ مِنْ طَرِيقِ الْبَيْهَقِيِّ، وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَابٍ فِي الثَّوَابِ بِإِخْتِصَارٍ عَنْهُمَا

ترجمہ:..... حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا: اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام کو (یعنی تراویح کو) ثواب کی چیز بنایا ہے، جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا، اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے گا وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے، یہ مہینہ صبر کا ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے، اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ مغفاری کرنے کا ہے، اس مہینہ میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزہ دار کے افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا، اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتا ہے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے، اور درمیانی حصہ مغفرت ہے، اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے، جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کرے اپنے غلام و خادم کے بوجھ کو، حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور آگ سے آزادی فرماتا ہے، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو، جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں، پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے، اور دوسری چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو، جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے، حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (صحیح ابن خریزہ، تنبیہ، ابن حبان)

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں سب سے اول شب قدر کی فضیلت کو بتلادیا، پھر ارشاد فرمایا "اللہ نے اس کے روزہ کو فرض کیا اور اس کے قیام یعنی تراویح کو سنت کیا" اس سے معلوم ہوا کہ تراویح کا ارشاد بھی خود حق سبحانہ و تقدس کی طرف سے ہے، پھر جن روایات میں نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنی طرف منسوب فرمایا کہ "میں نے سنت کیا" ان سے مراد تاکید ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی تاکید بہت فرماتے

تھے، انہی وجہ سے سب ائمہ اس کے سنت ہونے پر متفق ہیں۔

اور پھر اس حدیث پاک میں رمضان المبارک کے تین حصے بیان فرمائے ہیں۔ اول رحمت ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا انعام متوجہ ہوتا ہے اور یہ رحمت عامہ سب مسلمانوں کے لیے ہوتی ہے، اس کے بعد جو لوگ اس کا شکر ادا کرتے ہیں ان کے لیے اس رحمت میں اضافہ ہوتا ہے، **ثُمَّ شَكَرْتُمْ لَا يَزِيدَنَّكُمْ** اور اس کے درمیانی حصہ سے مغفرت شروع ہو جاتی ہے، اس لیے کہ روزوں کا کچھ حصہ گزر چکا ہے، اس کا معاوضہ اور اکرام، مغفرت کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے، اور آخری حصہ تو بالکل آگ سے خلاصی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا **رحمہ اللہ** لکھتے ہیں ”بندہ ناچیز کے خیال میں تین حصے، رحمت اور مغفرت اور آگ سے خلاصی کے درمیان میں فرق یہ ہے کہ آدمی تین طرح کے ہیں، ایک وہ لوگ جن کے اوپر گناہوں کا بوجھ نہیں ان کے لیے شروع ہی سے رحمت اور انعام کی بارش ہو جاتی ہے، دوسرے وہ لوگ جو معمولی گناہگار ہیں ان کے لیے کچھ حصہ روزہ رکھنے کے بعد ان روزوں کی برکت اور بدلہ میں مغفرت اور گناہوں کی معافی ہوتی ہے، تیسرے وہ جو زیادہ گناہگار ہیں ان کے لیے زیادہ حصہ روزہ رکھنے کے بعد آگ سے خلاصی ہوتی ہے، اور جن لوگوں کے لیے ابتداء ہی سے رحمت تھی اور ان کے گناہ بخشے بخشائے تھے ان کا تو پوچھنا ہی کیا کہ ان کے لیے رحمتوں کے کس قدر انبار ہوں گے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔“

(۱۳/۴۱) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي الْقَاسِمِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا فِي شَهْرِ رَعَصَاتٍ مِنْ غَسَبٍ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لَيْلِي رَعَصَاتٍ كُلِّهَا، وَصَافَحَهُ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَعَنْ صَافَحَهُ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرُقُّ قَلْبُهُ وَتَكْثُرُ دُمُوعُهُ۔ قَالَ: فَكُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَقَبِضَتْهُ مِنْ ظَعَامٍ قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ لُقْمَةُ خُبْزٍ؟ قَالَ: فَمَدَّقَتْهُ مِنْ لَبَنِ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَكُسِرَتْهُ مِنْ عَمَاءٍ۔ قَالَ الْخَافِظُ فِي اسَانِيدِهِمْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ، وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ أَيْضًا، وَالْبَيْهَقِيُّ بِاخْتِصَارٍ عَنْهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَرِيرَةَ، وَفِي إِسْنَادِهِ كَثِيرٌ مِنْ زَيْدٍ

ترجمہ:..... ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ **ﷺ** نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے، اس پر رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبریل **علیہ السلام** اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے حضرت جبریل **علیہ السلام** مصافحہ کرتے ہیں (اس کی علامت یہ ہے کہ) اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس افطار کرانے کے لیے کچھ نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: ایک مٹھی غلہ ہی سے کیوں نہ ہو میں نے عرض کیا: اگر اس کے پاس ایک لقمہ روٹی کا بھی نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: ایک گھونٹ لسی ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: ایک گھونٹ پانی ہی سے کیوں نہ افطار کرادے۔ (ابن حبان، ابن خزیمہ، بیہقی)

(۱۵/۴۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْطَلَكُمْ شَهْرُكُمْ هَذَا بِمَحْلُوفٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَهُ بِالْمُسْلِمِينَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْهُ، وَلَا مَعَهُ بِالْمُتَافِقِينَ شَهْرٌ شَرٌّ لَكُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوفٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ لِيَكُشِبُ أَجْرَهُ وَتَوَافَلَتْ قَبْلُ أَنْ يَدْخُلَهُ، وَيَكُشِبُ إِصْرَهُ وَشَقَاءَهُ قَبْلُ أَنْ يَدْخُلَهُ، وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُجِدُّ فِيهِ الْقُوَّةَ مِنَ التَّقَاتِ لِلْعِبَادَةِ، وَيُجِدُّ فِيهِ الْمُتَافِقُ إِيْتَاءَ عَقَلَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِيْتَاءَ عَوَارِثِهِمْ فَتَعْنَتُ يَتَعْنَتُهُ الْمُؤْمِنُونَ، وَقَالَ بُنْدَاؤُ فِي حَدِيثِهِ: فَهُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِينَ يَتَعْنَتُهُ الْعَاجِزُ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَغَيْرُهُ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہ **رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ **ﷺ** نے ارشاد فرمایا: قسم کھا کر: مسلمانوں پر ایسا کوئی مہینہ نہیں گزرا جو ان کے لیے رمضان سے زیادہ برا ہو (اور یہ بات بھی) رسول اللہ **ﷺ** کی قسم کے ساتھ ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے لیے رمضان کے آنے سے پہلے رمضان کے اجر و ثواب اور اس میں نوافل کے اجر کو لکھنا شروع کر دیتا ہے اس لیے کہ اس میں ایمان والا عبادت کے لیے (یکسو ہونے

کے خاطر) پہلے سے اپنے مال میں سے کھانے پینے کا سامان تیار کرتا ہے (اس میں اشارۃً ترغیب بھی ہے کہ رمضان آنے سے پہلے پورے ماہ کی ضروریات خورد و نوش خرید کر رکھ لی جائیں تاکہ اس کو ثواب بھی ملے اور رمضان میں عبادت کے لیے یکسوئی بھی حاصل ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ منافق کے لیے گناہ اور اس کی بدبختی رمضان کے آنے سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے، اس لیے کہ وہ مسلمانوں کی کیوں اور عیوب کو دیکھنے کے لیے اور رمضان میں مسلمانوں کی (عبادات میں مشغولیت کی بنا پر) غفلت اور بے توجہی (سے فائدہ اٹھاتے ہوئے) پہلے سے ان کو نقصان پہنچانے کی تیاری شروع کر دیتا ہے، لہذا یہ مہینہ ایمان والے کے لیے نعمت ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ وغیرہ)

(۱۲/۴۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُحْتَكُّ أُنُوبُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ أُنُوبُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ زَوَاهِ الْبُخَارَى وَمُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

فائدہ:..... اور مسلم کی ایک روایت میں ”جنت کے دروازے“ کے بجائے ”رحمت کے دروازے“ کا لفظ ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ، نسائی)

اور ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ رمضان کی پہلی رات میں شیاطین اور سرکش جنات قید کر دیے جاتے ہیں اور جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی پکارتا ہے اے خیر کی تلاش کرنے والے! متوجہ ہو اور آگے بڑھ، اور اے برائی کے طلبگار! پس کرو (اور آنکھیں کھول) اور ہر رات جہنم سے جہنمیوں کو آزاد کیا جاتا ہے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم)

(۲۰/۴۱۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَها وَخَصَرَ رَمَضَانَ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يُعْشَاكُمْ اللَّهُ فِيهِ قِيَمُ الرِّحْمَةِ، وَيَحْطُطُ الْخَطِيَا، وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى تَنَافُسِكُمْ فِيهِ، وَيُسَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتُهُ فَادْكُوا اللَّهَ مِنْ أَلْفِ كُمْ خَيْرًا، فَلَيْسَ الشَّقِيُّ مِنْ حُرِّهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواه الطبرانی

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ قریب آچکا تھا، اس وقت ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رمضان المبارک آگیا ہے جو برکت کا مہینہ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اپنا دامن شفقت پھیلا دیتا ہے چنانچہ وہ اس میں اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور گناہوں کو ختم فرما دیتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ تمہارے تنافس و مقابلہ (اور ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کے جذبے) کو دیکھنا چاہتا ہے اور فرشتوں کے سامنے تمہارا ذکر کر کے فخر کرتا ہے اس لیے تم اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے (زیادہ سے زیادہ) نیکیاں کر کے دکھاؤ، اس لیے کہ سب سے بڑا نصیب وہی ہے جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ (طبرانی)

(۲۳/۴۱۵) وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُنْجَلُ، وَتُرْفَعُ مِنَ الْخَوْلِ إِلَى الْخَوْلِ لِمُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنَ عَشْرِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمَيْزَةُ فَتُصَفَّقُ وَرَقَى أَشْجَارُ الْجَنَّةِ، وَحُلِقَ الْمُتَصَارِمِعُ قِيَمَتُهُ لِمَنْ يَسْمَعُ الشَّامِعُونَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَتَبْزُرُ الْخَوَرُ الْعَيْنُ حَتَّى يَقْطُرَ بَيْنَ شُرَفِ الْجَنَّةِ قِيَمَاتٍ هَلْ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى اللَّهِ فَيَرْوِجُهُ، ثُمَّ يَقْلَنُ الْخَوَرُ الْعَيْنُ: يَارِضَوَاتِ الْجَنَّةِ، مَا هَذِهِ اللَّيْلَةُ فَيُجِيبُهُنَّ بِالشَّيْبَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: هَذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتُحْتَكُّ

أَبْوَابُ الْجَنَّةِ لِلصَّائِبِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا رِصَوَاتُ! افْتَحْ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَيَا مَالِكُ! أَفْلَحَ أَبْوَابُ الْمُجَنِّمِ عَنِ الصَّائِبِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا جِبْرَائِيلُ! اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ فَاصْفِدْ مَرَدَّةَ الشَّيَاطِينِ، وَغُلِّمْهُمْ بِالْأَغْلَالِ ثُمَّ أَقْذِفْهُمْ فِي الْبَحَارِ حَتَّى لَا يُغْشِدُوا عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُمْ. قَالَ: وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِسَنَادٍ يُنَادِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأَعْطِيهِ سُؤْلَهُ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، مَنْ يَقْرِضُ الْمَلِيءَ غَيْرَ الْعُدُومِ، وَالْوَفَى غَيْرَ الظُّلُومِ. قَالَ: وَلِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الْفِطْرِ أَلْفُ أَلْفٍ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ. فَإِذَا كَانَتْ آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَغْتَقَى اللَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِقَدْرِ مَا أَغْتَقَى مِنْ أَقُولِ الشَّهْرِ إِلَى آخِرِهِ، وَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَأْمُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَهْبِطُ فِي كِبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَمَعَهُمْ لُؤْلُؤٌ أَخْضَرُ قَدِ كُنُوزُ الْيُؤَاءِ عَلَى ظَهْرِ الْكُغْبَةِ، وَلَهُ مِائَةُ جَنَاحٍ مِنْهَا جَنَاحَانِ لَا يَنْشُرُهُمَا إِلَّا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَيَنْشُرُهُمَا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَيُجَاوِزَانِ الشَّرْقَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَيَحُكُّ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَلَائِكَةَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَيَسْأَلُ عَنْ كُلِّ قَائِمٍ وَقَائِدٍ وَمُصَلٍّ، وَذَاكِرٍ، وَيُصَافِحُهُمْ، وَيُؤَمِّنُهُمْ عَلَى دُعَائِهِمْ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ يُنَادِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَعَاشِرَ الْمَلَائِكَةِ! الرَّحِيلُ الرَّحِيلُ فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرَائِيلُ! فَمَا صَنَعَ اللَّهُ فِي حَوَالِجِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَعَفَا عَنْهُمْ وَعَفَّرَ لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَجُلٌ مُذْمُومٌ خَصِي، وَعَاقٌ لِوَالِدَيْهِ، وَقَاطِعٌ رَحِمٍ، وَمُتَسَاحِرٌ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسَاحِرُ؟ قَالَ: هُوَ الْمُصَارِمُ. فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُوِّتَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْحَازِرَةِ، فَإِذَا كَانَتْ عِدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فِي كُلِّ بِلَادٍ فَيَهْبِطُونَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَقُومُونَ عَلَى أَقْوَامٍ تَكَلِّفُ قِيَادَتَهُمْ بِصَوْتٍ يُسَمِعُ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْهِنَّ وَالْأَنْسَ، فَيَقُولُونَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! أَخْبِرُوا إِلَى رَبِّكُمْ يُعْطَى الْجَزِيلُ، وَيَغْفُو عَنِ الْعَظِيمِ، فَإِذَا بَرَزُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا جَزَاءُ الْأَجْرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلُهُ؟ قَالَ: "فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: إِنَّهَا وَسَيَدْنَا جَزَاؤُهُ أَنْ تُؤَفِّدَهُ أَجْرَهُ" قَالَ: فَيَقُولُ قَائِلُ أَشْهَدُكُمْ بِأَعْمَالِكُمْ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ رِصَاةً وَمَغْفِرَتِي، وَيَقُولُ: يَا عِبَادِي! سَلُونِي فَوَعْدِي وَجَلَالِي لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا فِي جَمْعِكُمْ لَا أَجْزِيَكُمْ إِلَّا أَعْظِيَكُمْ وَلَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا أَنْظَرْتُ لَكُمْ، فَوَعْدِي لَا تُنْزِعْ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَأَيْتُمُونِي، وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا أَخْزِيكُمْ، وَلَا أَفْصَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْخُدُودِ، وَأَنْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ أَرْضَيْتُمُونِي، وَرَضِيَتْ عَنْكُمْ فَتُفْرَخُ الْمَلَائِكَةُ وَتُسَبِّحُ بِمَا يُعْطَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

رواه الشيخ ابن حبان في كتاب العواب، والبيهقي، واللفظ له، وليس في إسناده من اجتمع على ضعفه.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جنت کو رمضان شریف کے لیے دعویٰ دی جاتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان کے خاطر آراستہ کیا جاتا ہے، جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام ”میرہ“ ہے۔ (اس کے جھونکوں کی وجہ سے) جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی، پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے ملگنی کرنے والا تاکہ حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم سے جوڑ دیں؟، پھر وہی حوریں جنت کے دار و درخوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے؟ وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے محمد ﷺ کی امت کے لیے (آج) کھول دیے گئے، نبی کریم ﷺ نے

فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرمادیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے، اور مالک (جہنم کے داروغہ) سے فرمادیتے ہیں کہ احمد علیہ السلام کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے۔ اور جبریل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گھلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو کہ میرے محبوب محمدؐ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کون ہے جو غنی کو قرض دے ایسا غنی جو نادار نہیں؟ ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے، اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاں فرماتے ہیں، اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں، وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ساتھ ایک بزرگ جہنم ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام کے سو (۱۰۰) بازو ہیں جن میں سے دو بازوؤں کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں جن کو مغرب سے مشرق تک پھیلا دیتے ہیں پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں، صبح تک یہی حالت رہتی ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو جبریل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو، فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد علیہ السلام کی امت کے مؤمنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں کا کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرمادیا، صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ ایک شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو، تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور ناطہ توڑنے والا ہو، چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کینہ رکھنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: قطع تعلق کرنے والا، پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام (آسمانوں پر) لیلة الجائزہ (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے، اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سختی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمدؐ کی امت اس کریم رب کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے، اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف کرنے والا ہے، پھر جب لوگ عید کا کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دیدی جائے تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی، اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزت کی قسم! اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور ذلیل نہ کروں گا، بس بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا، اور میں تم سے راضی ہو گیا، فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے

خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں (اللہم اجعلنا منہم) (شیخ ابن حبان فی کتاب الثواب والبیہقی ۱)

(۲۵/۱۶) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهْلَ رَعَصَاتٍ فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَعَصَاتُ لَكُنْتُمْ أَهْلِي أَوْ تَكُونُ السَّنَةُ كُلُّهَا رَعَصَاتٍ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ حُرَاعَةٍ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! حَدِّثْنَا؟ فَقَالَ: إِنْ الْجَنَّةُ تَشْرَيْنُ لِرَعَصَاتٍ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ: فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَعَصَاتٍ حَبَّتْ رَيْنٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَصَلَّتْ وَرَقُ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ، فَتَنْظُرُ الْحَوْرُ الْعَيْنُ إِلَى ذَلِكَ فَيَقُولُنَّ: يَا رَبَّنَا اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَرْوَاحًا تَقْرَأُ أَهْلِيُنَا بِهَذَا، وَتَقْرَأُ أَهْلِيُنَا بِهَذَا. قَالَ: فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَلَّى يَوْمًا مِنْ رَعَصَاتٍ إِلَّا رُويَ رَوْحُهُ مِنَ الْحَوْرِ الْعَيْنِ فِي حَيْمَةٍ مِنْ دَرَجَةٍ كَمَا نَعَتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "حَوْرٌ مَقْطُورَاتٌ فِي الْحَيَاتِ" (الرحمن: ۴۳) عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ حَلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حَلَّةٌ عَلَى نَوْبِ الْأُخْرَى، وَتُعْطَى سَبْعِينَ نَوْبًا مِنَ الطَّيِّبِ لَيْسَ مِنْهُ نَوْبٌ عَلَى رِيحٍ إِلَّا خَلَّتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيْفَةٍ بِحَاجَتِهَا، وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيْفٍ مَعَ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا نَوْبٌ ضَعَاوٍ بِحَدِّ نَاحِيَةٍ مِنْهَا لَذَّةٌ لَمْ يَجِدْهُ لَأَوَّلِهِ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ سَرِيرًا مِنْ ياقُوتَةٍ كَحْمَرَاءِ، عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فَرَّاشًا بِضَائِلُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ، فَوْقَ كُلِّ فَرَّاشٍ سَبْعُونَ أَرِيكَةً وَيُعْطَى رَوْحُهَا وَمِثْلُ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ ياقُوتٍ أَكْثَرَ مَوْشَحًا بِالدُّرِّ عَلَيْهِ سَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، هَذَا يَكُلُّ يَوْمٍ ضَاعِدٍ مِنْ رَعَصَاتٍ يَوْمِي مَاعَمِلٍ مِنْ الْحَسَنَاتِ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه، والبيهقي من طريقه، وأبو الشيخ في العوالم۔

ترجمہ:۔۔۔ حضرت ابو مسعود غفاریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن جب رمضان کا چاند نظر آیا ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ رمضان (کی فضیلت) کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ تمام سال رمضان ہی ہوتا، بنو خزاعہ کے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمیں (رمضان شریف کی فضیلت) بتلائیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت رمضان کے لیے سال کے شروع سے سال کے آخر تک مزین کی جاتی ہے، جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے نیچے لگتے ہیں، حورین اس منظر کو دیکھ کر کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے اس مہینہ میں ہمارے لیے ایسے شوہر بنا کہ ہماری آنکھیں ان کی وجہ سے ٹھنڈی ہوں جو کوئی رمضان المبارک میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی ایک حور سے موتی کے ایک خیمے میں کر دی جاتی ہے، جن کی صفت اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے: حَوْرٌ مَقْطُورَاتٌ فِي الْحَيَاتِ (ایسی حوریں جو خیموں میں چھپی ہوئی ہیں) ان میں سے ہر عورت پر ستر قسم کے جوڑے ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، اور ستر قسم کے رنگوں کی خوشبوئیں ان میں ہر ایک کو دی جائیں گی، ہر ایک رنگ کی الگ خوشبو ہوگی ان میں سے ہر عورت کو ستر ہزار عورتیں (خادمائیں) اور ستر ہزار خادماں خدمت کے لیے دیے جائیں گے، ہر خادم کے ساتھ سونے کا ایک طشت ہوگا اس میں ایک رنگ کے کھانے کے ایک لقمہ میں جو مزہ ہوگا دوسرے لقمہ سے مختلف ہوگا اور ہر عورت کے لیے ستر مسہریاں سرخ یا قوت کی ہوں گی، ہر مسہری پر ستر قسم کے بستر ہوں گے جن کے استر تافتہ کے ہوں گے، ہر بستر کے اوپر ستر تخت ہوں گے اور اس کے شوہر کو بھی اس قسم کی نعمتیں دی جائیں گی سرخ یا قوت کی مسہری جو موتیوں سے مزین ہوگی جس پر سونے کے دو کٹن ہوں گے یہ سب انعامات رمضان کے ہر دن کے صرف روزہ پر ملیں گے اور روزہ کے علاوہ رمضان کی نیکیوں پر جو ملے گا وہ اس کے علاوہ ہوگا۔ (صحیح ابن خزيمة، بیہقی، ابوالشیخ، ابن حبان)

(۲۸/۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى

قلت قال السيوطي في الترغيب قد التزم البيهقي بأن لا يخرج في تصايغه حديثا يعلمه موضوعا ثم وذكر القاري في المرقاة بعض طرق الحديث ثم قال باختلاف في الحديث يدل على أن لا اصل له... إلخ

يَبْنِي يَدَيْهِ يَهْزُرُ رَأْسَهُ، وَيَقُولُ: بَيْحُ بَيْحٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَفْلَاحُ صَاقِ بِهِ صَدْرَكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ ذُكِرْتُ الْمُتَافِقِينَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُتَافِقِينَ هُمُ الْكَافِرُونَ، وَلَيْسَ لِلْكَافِرِينَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه والبيهقي

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کیا چیز ہے جو تمہارا استقبال کرے گی اور تم اس کا استقبال کرنے والے ہو؟ تین بار آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوئی وحی ہے جو اتری ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، پھر عرض کیا کوئی دشمن ہے جو سامنے آگیا؟ فرمایا: نہیں، عرض کیا: پھر وہ کیا چیز ہے؟ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی پہلی رات میں اس قبلہ والوں کی سب کی مغفرت کر دیتا ہے، ایک شخص (یہ سن کر) آپ ﷺ کے سامنے سر ہلا کر (جھوم کر) کہنے لگا: واہ واہ! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں شخص! کیا تمہارا دل اس کی وجہ سے تنگ ہو گیا؟ اس نے عرض کیا نہیں بلکہ مجھے منافق یاد آیا (اس پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ منافقین تو کافروں میں سے ہیں اور کافروں کے لیے اس (مہینہ کی) خیر و برکات میں سے کوئی حصہ نہیں۔ (صحیح ابن خزيمة، بیہقی)

(۴۲۰/۳۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَقُمْتُ قِيَمَتَهُ أَفَأَنَا قَالَ: مِنَ الصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔

رواہ البزار، وابن خزيمة وابن حبان فی صحیحہما، واللفظ لابن حبان۔
ترجمہ:..... حضرت عمرو بن مرہ جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں پڑھتا رہا اور زکوٰۃ ادا کرتا رہا اور رمضان المبارک کے روزے رکھتا رہا اور رمضان کی رات میں عبادت کرتا رہا تو میں کن میں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم) صدیقین و شہداء میں سے ہوں گے۔ (بزار، ابن خزيمة، صحیح ابن حبان)

(۴۲۱/۳۸) وَعَنْ عَمَالِثٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَشُقُّ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ، أَوْ مَنَاءَ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ تَقَاصِرُ أَعْمَارُ أَقْبَتِهِ أَنْ يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ عَزِيزُهُ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ ثَلَاثَةَ أَلْفٍ خَيْرًا مِنْ أَلْفٍ شَهْرٍ۔ ذكر في المطاهل هكذا۔

ترجمہ:..... امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے معتبر اہل علم کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو پچھلی امتوں کی عمریں دکھائی گئیں تو (ان کو دیکھ کر) گویا نبی پاک ﷺ کو اپنی امت کی عمریں چھوٹی معلوم ہوئیں کہ (میری امت) اتنے اعمال نہیں کر سکے گی جتنی پچھلی امتیں کر چکیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو (امت کے لیے) شب قدر دی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (موطا)

بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ افطار کرنے (توڑنے) یا چھوڑنے پر وعید

(۴۲۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ لُحْظَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَغْفِرْ صَوْمُهُ الدَّهْرَ كُلَّهُ وَإِنَّ صَامَةً۔

رواہ الترمذی، واللفظ لہ، وابوداؤد والنسائی، وابن ماجہ وابن خزيمة فی صحیحہ، والبیہقی

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قصد الجلاکسی شرعی عذر بیماری وغیرہ کے ایک دن بھی رمضان

کے روزے کو افطار کر دے، غیر رمضان کا روزہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ (سنن ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ، بیہقی، بخاری)

فائدہ:..... بعض علماء کا مذہب جن میں علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ حضرات بھی ہیں اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ جس نے رمضان المبارک کے روزہ کو بلا وجہ کھو دیا اس کی قضاء ہو ہی نہیں سکتی چاہے عمر بھر روزے رکھتا رہے مگر جمہور فقہاء کے نزدیک اگر رمضان کا روزہ رکھا نہیں تو ایک روزہ کے بدلے ایک روزہ سے قضاء ہو جائے گی اور اگر روزہ رکھ کر توڑ دیا تو قضاء کے ایک روزہ کے علاوہ دومیہ کے روزے کفارہ کے ادا کرنے سے فرض ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے البتہ وہ برکت اور فضیلت جو رمضان المبارک کی ہے ہاتھ نہیں آسکتی، اور اس حدیث پاک کا مطلب یہی ہے کہ وہ برکت ہاتھ نہیں آسکتی جو رمضان شریف میں روزہ رکھنے سے حاصل ہوتی، یہ سب کچھ اس حالت میں ہے کہ بعد میں قضاء بھی کرے اور اگر سرے سے رکھے ہی نہیں جیسا کہ اس زمانہ کے بعض فساق کی حالت ہے تو اس کی گمراہی کا کیا پوچھنا۔ (فضائل رمضان، ص ۳۴)

(۴۲۳/۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ النَّبَاهِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُنَادِي رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِصَبْعِي، فَأَتَيْتَانِي جَبَلًا وَعُجْرًا، فَقَالَا: إِصْعِدْ فَقُلْنَا: إِنِّي لَا أَطِيقُهُ، فَقَالَا: إِنَّا سَأَلْنَاهُ لَكَ، فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ- قُلْتُ: مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوا: هَذَا غَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ أُنْطَلِقُ فِي، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيهِمْ مُشَقَّقَةً أَشَدَّ قُتْلًا أَشَدَّ قُتْلًا قُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَا: الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ- الحديث، رواه ابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما-

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں کیا دیکھتا ہوں، دو آدمی آئے اور انہوں نے میرے بازو پکڑ لیے اور مجھے ایک بہت دشوار گزار پہاڑ پر لے گئے اور بولے چڑھئے، میں نے کہا میرے تو بس کانٹے، انہوں نے کہا: ہم آسان کریں گے، چنانچہ میں چڑھا یہاں تک کہ جب میں پہاڑ کے بیچ میں پہنچ گیا تو مجھے بہت سخت آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: یہ آواز کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے، پھر مجھے (آگے) لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کچھ لوگ ہیں جو پنجوں کے بل (اٹنے) لگے ہوئے ہیں اور ان کے جڑے چرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کا وقت ہونے سے پہلے ہی روزہ افطار کر لیتے ہیں۔ (صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... حدیث شریف میں اس کی ترغیب و تاکید آئی ہے کہ روزہ جلد افطار کیا جائے اور وقت ہو جانے کے بعد اس میں تاخیر نہ کی جائے، لیکن یہ ضروری ہے کہ افطار یقینی طور پر غروب آفتاب کے بعد ہی ہو، اس حدیث پاک میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو غروب آفتاب کا بھی انتظار نہیں کرتے۔ (از انتخاب)

(۴۲۴/۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدَّرَ قَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَزَى الْإِسْلَامَ وَقَوَاعِدُ الدِّينِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِمْ أُنِيسَ الْإِسْلَامِ مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُمْ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، رواه أبو يعلى بإسناد حسن-

وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللَّهِ كَافِرٌ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ وَقَدْ حَلَّ دَمُهُ وَمَالُهُ

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے، کلمہ شہادت، نماز، اور روزہ جو شخص ان میں سے ایک بھی چھوڑ دے وہ کافر ہے، اس کا خون کر دینا حلال ہے (ابو یعلیٰ)۔ اور ایک اور روایت میں ہے جو ان میں سے ایک بھی چھوڑ دے وہ کافر ہے اس سے نہ کوئی قرض قبول ہے نہ کوئی نفل اور اس کا خون اور مال حلال ہے۔

فائدہ:..... علماء نے ان جیسی روایات کو انکار کے ساتھ مقید کیا ہے یا اس کی تاویل فرمائی ہے، مگر اس سے انکار نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ارشادات ایسے لوگوں کے بارے میں سخت سے سخت وارد ہوئے ہیں۔ اور پھر دین کی چھوٹی سے چھوٹی بات کا تمسخر اور مذاق اڑانا بھی کفر کا سبب ہوتا ہے، اگر کوئی شخص عمر بھر نماز نہ پڑھے، کبھی بھی روزہ نہ رکھے اسی طرح اور کوئی فرض ادا نہ کرے بشرطیکہ اس کا منکر نہ ہو وہ کافر نہیں، جس فرض کو ادا نہیں کرتا اس کا گناہ ہوتا ہے اور جو اعمال ادا کرتا ہے اس کا ثواب ملتا ہے، لیکن دین کی کسی ادنیٰ سے ادنیٰ بات کا تمسخر بھی کفر ہے جس سے اور بھی تمام عمر کے نماز، روزہ، نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اس لیے روزہ کے متعلق بھی کوئی ایسا لفظ ہرگز نہ کہے اور اگر تمسخر وغیرہ نہ کرے تب بھی بغیر عذر افاطر کرنے والا فاسق ہے حتیٰ کہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص رمضان میں علی الاعلان بغیر عذر کے کھائے اس کو قتل کیا جائے لیکن قتل پر اگر اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے قدرت نہ ہو کہ یہ کام امیر المؤمنین کا ہے تو اس فرض سے بھی سبک دوش نہیں کہ اس کی اس ناپاک حرکت پر اظہار نفرت کرے اور اس سے کم تو ایمان کا درجہ ہی نہیں کہ اس کو دل سے برا سمجھے۔ (اختصار فضائل رمضان)

شوال کے چھ روزوں کی ترغیب

(۱/۲۵) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُودَاوُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّطَبُّرِيُّ وَزَادَ قَالَ: فَلَيْتَ بِمَنْ يَتَوَمَّرُ عَشْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

ترجمہ:..... حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اسی کے ساتھ شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو اس نے گویا تمام سال کے روزے رکھے۔ (مسلم ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور طبرانی کی روایت میں یہ بھی زیادتی ہے کہ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہر روزے کے بدلہ دس کا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ فائدہ:..... افضل یہ ہے کہ یہ روزے عید کے ایک دن بعد فوری، مسلسل پے درپے رکھے جائیں، جیسا کہ طبرانی کی ایک ضعیف روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روزے عید کے فوراً بعد اور لگاتار ہونے چاہئیں اور اس لیے بھی افضل ہے کہ ایک نیک کام کی تکمیل جتنی جلد ہو جائے اچھا ہے۔ (شرح الاحیاء ج ۳ ص ۲۵۷)

لیکن ان کا عید کے فوراً بعد رکھنا ضروری نہ سمجھا جائے اور نہ اس کی ہر سال پابندی کی جائے تاکہ یہ رمضان کا جز یہ نہ سمجھ لیے جائیں، اسی اندیشہ کے تحت حضرت امام مالکؒ نے ان روزوں کا عید کے ساتھ ملا کر رکھنا مکروہ کہا ہے۔ (الاعتصام شاطبی ج ۱ ص ۱۹۰، ص ۲۱۱) حدیث بالا میں ان چھ روزوں کی فضیلت ارشاد فرمائی کہ جس نے یہ چھ روزے رکھے تو اس نے گویا تمام سال کے روزے رکھے اس کی وجہ اگلی حدیث میں تفصیل سے آرہی ہے۔

(۲/۲۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رِسَّةً أَيْامَ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تِسَامَ الشَّيْءِ: "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَفْئَالِهَا" (الانعام: ۱۶۰)

رواہ ابن ماجہ والنسائی، ولفظہ:

جَعَلَ اللَّهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَفْئَالِهَا فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُمٍ، وَصِيَامٌ بِرِسَّةٍ أَيْامَ بَعْدَ الْفِطْرِ تِسَامُ الشَّيْءِ۔ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَلفظہ: وَهُوَ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ قَالَ: صِيَامُ شَهْرٍ بِعَشْرِ أَشْهُمٍ، وَصِيَامُ رِسَّةٍ أَيْامَ بِشَهْرَيْنِ، فَذَلِكَ صِيَامُ الشَّيْءِ۔ ترجمہ:..... حضرت ثوبانؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اس نے تمام سال کے

روزے رکھے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”جو ایک نیکی لائے گا تو دس گنا نیکی کے برابر اس کو ثواب ملے گا“ (ابن ماجہ، نسائی)
 اور نسائی کی روایت میں (مزید وضاحت) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی دس کے برابر قرار دی ہے تو ایک مہینہ (رمضان کے روزے) دس ماہ
 (کے روزوں کے) برابر اور (شوال کے) چھ دن کے روزے عید الفطر کے بعد (سے) پورے سال کے برابر (ہو گئے)۔
 اور صحیح ابن خزمہ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ رمضان کے مہینہ کے روزے دس ماہ کے برابر اور چھ دن کے روزے دو ماہ کے برابر تو کل یہ
 سال کے روزے کے برابر ہوئے۔

عرفہ کے دن (۹ ذوالحجہ) کے روزہ کی ترغیب اس کے لیے جو عرفات کے میدان میں حج کے لیے نہ گیا ہو اور حج کے لیے عرفات میں ہو اس کے لیے روزہ سے مسانعت

(۱/۴۷۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صُومِرَ عَزْرَةَ قَالَ: يُكْفَرُ
 السَّنَةُ الْمَاضِيَّةُ وَالْبَاقِيَّةُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَلَفْظُهُ: إِنْ أَلْتَمَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: صِيَامُهُ يَوْمَ عَزْرَةَ إِنْ أَخْتِيبَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْفِرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَالسَّنَةُ الَّتِي قَبْلَهُ۔
ترجمہ: حضرت ابوقتادہؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا
 (یہ روزہ) کفارہ ہو جاتا ہے ایک سال گزشتہ کا اور ایک سال بقیہ کا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ روزہ ایک سال
 اپنے سے پہلے اور ایک سال اپنے سے بعد کے لیے کفارہ ہو جاتا ہے (یعنی ان کے گناہوں کے لیے) (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

(۲/۴۲۸) وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 يَوْمَ عَزْرَةَ وَهِيَ صَائِمَةٌ وَالنَّاءُ يُرْتَشُّ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفْطَرِي؟ فَقَالَتْ: أَفْطُرُ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ صُومَ يَوْمَ عَزْرَةَ يُكْفِرُ الْعَامَ الَّذِي قَبْلَهُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔
ترجمہ: عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں عرفہ کے دن حاضر ہوئے اور
 حضرت عائشہؓ روزہ سے تھیں اور (گرمی کی شدت کی وجہ سے) ان پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، حضرت عبدالرحمنؓ نے عرض کیا آپ افطار کر لیں؟
 حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا: میں افطار کر لوں حالانکہ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عرفہ کے دن روزہ اس سے پہلے کے ایک
 سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (احمد)

(۳/۴۲۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَزْرَةَ غُفِرَ لَهُ
 ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى
ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے پے درپے دو سال کے گناہ
 معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (ابویعلیٰ)

(۶/۴۳۰) وَعَنْ مُسْرُوقٍ أَنَّهُ كَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَوْمَ عَزْرَةَ، فَقَالَ: إِسْقُونِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا غُلَامُ إِنِّي
 عَسَلَاءُ، ثُمَّ قَالَتْ: وَمَا أَنْتَ بِصَائِمٍ يَا مُسْرُوقُ؟ قَالَ: لَا، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونُ يَوْمُ الْأَصْحَى، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ
 ذَلِكَ، إِنَّمَا عَزْرَةُ يَوْمُ يُعْرَفُ الْإِمَامُ، وَيَوْمُ النَّحْرِ: يَوْمُ يُنَحَّرُ الْإِمَامُ، أَوْ مَا سَمِعْتُ يَا مُسْرُوقُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْدِلُهُ بِأَلْفِ يَوْمٍ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ يَعْلَى۔

ترجمہ:..... حضرت مسروقؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں عرفہ کے دن حاضر ہوا، اور کہا مجھے کچھ پلائے، حضرت عائشہؓ نے ایک لڑکے سے فرمایا: ان کو شہد پلا دو۔ پھر ارشاد فرمایا: اے مسروق! کیا تم روزہ سے نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ قربانی کا دن (عید کا دن) ہو۔ حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا عرفہ تو اس دن کا نام ہے جس میں امام عرفہ کے میدان میں ہوا، اور قربانی کا دن وہ ہے جس میں امام قربانی کرے، اے مسروق! کیا تم نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ اس دن کو ایک ہزار دن کے برابر قرار دیتے تھے۔ (طبرانی فی الاوسط) اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: ”عرفہ کے دن کا روزہ ایک ہزار دن کے روزوں کے برابر ہے۔“

(۱۰/۴۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔ رواه ابوداؤد والنسائي وابن خزيمة في صحيحه، ورواه الطبراني في الاوسط۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (میدان) عرفات کے اندر عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن خزيمة، طبرانی فی الاوسط)

فائدہ:..... اس حدیث میں ممانعت کا تعلق صرف ان لوگوں سے ہے جو اس دن حج کرنے کے لیے میدان عرفات میں مقیم ہیں یہ ممانعت بھی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ حاجیوں کی آسانی کی خاطر کی گئی ہے چنانچہ صحابہؓ میں بعض کا معمول روزہ رکھنے کا تھا اور بعض کا نہیں، حافظ منذریؒ نے الترغیب والترہیب میں حضرت ابن عمرؓ کا قول نقل فرمایا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ (عرفہ کے میدان میں) نہ نبی کریم ﷺ نے روزہ رکھا نہ حضرت ابوبکرؓ نے نہ حضرت عمرؓ نے نہ حضرت عثمانؓ نے اور میں بھی یہ روزہ نہیں رکھتا، امام مالک اور امام ثورثیؒ روزہ نہ رکھنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابن زبیرؓ و حضرت عائشہؓ عرفہ کے دن روزہ رکھتے تھے، امام اسحاقؒ کا میلان روزہ کی طرف تھا، حضرت عطاءؒ فرماتے تھے میں سردی کے موسم میں روزے رکھتا ہوں، اور گرمی میں نہیں، حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں اگر دعاء میں کمزوری محسوس نہ ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، امام شافعیؒ حاجیوں کے علاوہ لوگوں کے لیے روزہ کو مستحب قرار دیتے اور حاجیوں کے لیے افطار (روزہ نہ رکھنے کو) پسند فرماتے تاکہ دعا پر تقویت حاصل ہو۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اگر روزہ پر قدرت ہو تو روزہ رکھے اگر افطار کرے تو کوئی حرج نہیں تاکہ تقویت رہے۔ علمائے حنفیہ کی رائے ہے کہ اگر روزے کی وجہ سے وقوف عرفات، دعا اور اعمال حج میں کمزوری و دشواری ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے، اور اگر روزے کی وجہ سے ان چیزوں میں کوئی فرق نہ آئے تو بہتر ہے کہ روزہ رکھ لیا جائے۔

محرم کے مہینہ میں روزوں کی ترغیب

(۱/۴۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ. وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔ رواه مسلم واللفظ له، وابوداؤد والترمذی والنسائي، ورواه ابن ماجه

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل روزے رمضان المبارک کے بعد محرم کے روزے ہیں اور سب سے افضل نماز فرض نماز کے بعد رات کی (تہجد کی) نماز ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۲/۴۳۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَسَائِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ لَهُ: مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَوَّغَتْهُ يَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصِيْرُ الْمُحَرَّمِ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ، فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ، وَيَثُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ۔ رواه عبد الله بن الإمام أحمد عن غيراه، والترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت علیؓ سے ایک شخص نے پوچھا رمضان المبارک کے بعد کس مہینہ میں آپ مجھے روزوں کا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں نے کسی کو اس کے متعلق پوچھا ہوا نہیں دیکھا سوائے ایک شخص کے کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے دیکھا، میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے دریافت کیا کہ میں رمضان کے بعد کس مہینہ کے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم رمضان کے بعد (کچھ نفل روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم کے روزے رکھو، یہ اللہ کا (خاص) مہینہ ہے، اس میں ایک دن ہے جس میں اللہ ایک قوم پر خاص توجہ فرما چکا ہے، (مراد بنی اسرائیل ہیں) اور دوسرے لوگوں پر بھی اس مہینہ میں توجہ اور (نظر کرم) فرماتا ہے۔ (ترمذی، عبد اللہ بن امام احمد)

(۴۳۳/۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ لَهُ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ، وَمَنْ صَامَ يَوْمَهَا مِنَ الشَّحْرِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُونَ يَوْمًا. رواه الطبرانی في الصغير.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور جو محرم کے ایک دن کا روزہ رکھے، اس کو ہر دن کے روزہ پر تیس دن کے روزوں کا ثواب ہے۔ (طبرانی فی الصغیر)

عاشوراء (۱۰ محرم) کے روزہ کی فضیلت اور ترغیب

اور اس میں اہل و عیال پر فسخی و کشادگی کی ترغیب

(۴۳۵/۱) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: يُكْفِّرُ السَّنَةَ الْفَاصِيَةً. رواه مسلم وغيره وابن ماجه ولفظه قال: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أُخْتَصِبُ عَلَى اللَّهِ كَانِ يُكْفِّرُ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهَا

ترجمہ:..... حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشوراء کے دن کے روزہ کا پوچھا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا (صحیح مسلم)۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ عاشوراء کے روزے کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(۴۳۶/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، أَوْ آخِرَ يَمِينِهِ، رواه البخاری ومسلم

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا یا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... البتہ دوسری احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک دن کا روزہ نہ رکھا جائے بلکہ اس کے ساتھ نویں محرم یا گیارہویں محرم کا بھی روزہ رکھا جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا حکم فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس دن کا تو یہود و نصاریٰ بہت تعظیم و احترام کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ آئندہ سال ہم ان شاء اللہ نو تاریخ کو (بھی) روزہ رکھیں گے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آئندہ سال کا یوم عاشوراء آنے سے قبل آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ (صحیح مسلم و ابوداؤد)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں سے فرق کرو (اس طرح کہ) اس سے ایک دن پہلے روزہ رکھو یا ایک دن بعد روزہ رکھو۔ (احمد و بزار)

محقق علامہ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے مگر اس کے ساتھ ہی عاشوراء سے ایک دن پہلے یا ایک دن

بعد بھی روزہ رکھنا مستحب ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف عاشوراء کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (مظاہر حق ج ۲ ص ۳۵)

(۳/۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا عَنِتُّمْ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ مَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: لَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِلَّا هَذَا الشَّهْرُ، يَفْجَأُ وَرَعَصَاتٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے عاشوراء کے دن کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے جواب دیا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے عام دنوں کے مقابلے میں کسی دن کو فضیلت دی ہو علاوہ اس دن (عاشوراء) کے، اور نہ (تمام مہینوں کے مقابلے میں) کسی مہینہ کو فضیلت دی ہو علاوہ اس مہینے یعنی رمضان کے۔ (مسلم)

(۴/۸) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَوْصَعَ عَلَى عِيَالِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، أَوْصَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل و عیال کو (رزق میں) وسعت دی (فراخی و گنجائش سے کام لیا) اللہ تعالیٰ اس پر آئندہ سال پورے سال وسعت و فراخی رکھے گا۔ (بیہقی)

فائدہ: حدیث مذکورہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ محرم کی دس تاریخ کو اس وسعت و فراخی میں یہ تاثیر رکھی گئی ہے کہ اس گھرانے پر پورے سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشائش و وسعت و برکت عطاء ہوتی ہے، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور بالکل درست ثابت پایا، مشہور محدث ابن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے تجربہ میں یہ صحیح ثابت ہوا۔ (مناوی ج ۶ ص ۲۳۵)

اور متعدد محدثین و علماء نے اپنے اپنے تجربات لکھے ہیں اور اس قسم کے معاملات میں خود تجربہ بھی من جملہ شواہد ہے، حافظ ابن رجبؒ نے بھی اس دن وسعت و فراخی پر خاص توجہ دینے کی تاکید کی ہے۔ (مناوی ج ۶ ص ۲۳۶، انتخاب)

شعبان کے روزے کی فضیلت اور اس ماہ میں نبی کریم ﷺ کے روزوں کا بیان

اور پسند رکھیں شعبان کی رات کی فضیلت

(۱/۱) عَنْ أَنَسَةَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ أَزَلَّ تَصُومُ مِنْ شَهْرِ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَعَصَاتٍ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَجِبْتُ أَنِّي يُرْفَعُ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

ترجمہ: حضرت انسہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! شعبان کے مہینے میں جتنے آپ روزے رکھتے ہیں میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ رجب اور رمضان کے درمیان وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہو جاتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال لے جائے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔ (نسائی)

فائدہ: رمضان المبارک کا مہینہ تو ہے ہی برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ، اور رجب بھی ان مہینوں میں سے ہے جس کی تعظیم اسلام سے قبل بھی کی جاتی تھی، اشہر حرم (با عظمت چار مہینوں) یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب میں سے ایک مہینہ ہے اور شعبان ان دونوں بابرکت مہینوں کے درمیان ہے، اس لیے نبی کریم ﷺ کا منشاء مبارک معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ لوگ غفلت میں نہ گزاریں اور جس طرح فرض نمازوں سے قبل جو نوافل اور سنتیں فرض نماز کی تیاری کے لیے اور نماز کے ساتھ مناسبت پیدا کرنے اور ماسوی اللہ سے یکسوئی کی خاطر ہیں ایسے شعبان کے روزے رمضان المبارک کے فرض روزوں کی تیاری اور اس کے احترام میں ہیں۔

(٤٨٠/٢) وَرَوَى أَبُو مَعْيُودٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْقَوْمِ أَفْضَلَ بَعْدَ رَمَضَانَ؟

7۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: شعبان کا رمضان کی تعظیم اور احترام کی وجہ سے، (پھر) پوچھا: سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: رمضان میں صدقہ کرنا۔ (ترمذی)

(٤٣١ / ٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَهُ شَعْبَانُ؟ قَالَ: إِنْ اللَّهُ يَكْتُبُ فِيهِ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِائَةَ تِلْكَ السَّنَةِ. فَأَجِبْتُ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رَوَاهُ أَبُو يَعْقُبَ.

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام شعبان روزے رکھتے تھے، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! روزے رکھنے کے لیے آپ کو تمام مہینوں سے زیادہ شعبان کا مہینہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اس سال کے تمام وفات پانے والوں کا (فیصلہ) لکھ دیتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ جب میری اجل کا فیصلہ آئے تو میں روزہ سے ہوں۔ (ابو یعلیٰ)

(۵/۴۳) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ لَا تَطْعَمُوا، وَيَقْعَلُ رَحْلِي تَقُولَ لَا يَصُومُ. وَمَا زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْتَكْمَلَ صِيَامَهُ شَهْرًا قَطُّ إِلَّا شَهْرَ رَجَبٍ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ - وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا: قَالَتْ مَا زَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا، بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ.

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نفل) روزے رکھنے شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزے رکھنا ختم نہیں کریں گے اور جب روزے نہ رکھنے پر آتے تو ہم کہتے اب آپ کبھی روزہ نہ رکھیں گے، میں نے نبی کریم ﷺ کو رمضان کے علاوہ اور کسی مہینہ میں پورے ماہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان کے علاوہ اور کسی مہینہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا (یعنی آپ ﷺ) شعبان کے مہینہ میں جتنے زیادہ روزے رکھتے تھے اتنے اور کسی مہینہ میں علاوہ رمضان کے نہیں رکھتے تھے) (بخاری و مسلم و ابوداؤد)۔ اور نسائی و ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ کو سوائے کچھ دن چھوڑنے کے پورے ہی مہینہ (شعبان) کے روزے رکھتے تھے بلکہ پورے مہینہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔

فائدہ:..... حدیث پاک کے ابتدائی جملوں کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ نفل روزہ نہیں رکھا کرتے تھے، بلکہ اس سلسلہ میں آپ کا معمول مبارک یہ تھا کہ کبھی تو مسلسل کافی عرصہ تک روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے روزوں کی اس کثرت و تسلسل کو دیکھ کر لوگ گمان کرنے لگتے تھے کہ اب روزہ کا یہ سلسلہ شاید آپ کبھی ختم نہ کریں اور کبھی ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ مسلسل کافی عرصہ تک روزہ رکھتے ہی نہ تھے، یہاں تک کہ لوگ سوچتے کہ شاید آپ کبھی نفل روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

دوسری روایت کے الفاظ میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ”آپ ﷺ پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے“ سے مراد شعبان کے اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے۔ بعض حضرات کے نزدیک مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک سال تو شعبان کے پورے ماہ اور دوسرے سال شعبان کے اکثر دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ (یعنی شرح بخاری ج ۵ ص ۱۳۱۰، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۳۵)

(۹/۴۵۳) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَذَا آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشُومُ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ لَا

شعبان: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ: ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پے درپے دو مہینہ روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے۔ (ترمذی)

(۱۰/۶۳۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقَلِّدُ اللَّهُ إِلَى جَبَلٍ خَلْقَهُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَنْفُخُ بِجُودِ خَلْقِهِ إِلَّا لِلْمُشْرِكِ أَوْ الْمُشَاجِرِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ: معاذ بن جبلؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں اپنی تمام مخلوق پر خاص توجہ فرماتا ہے اور ان سب کی مغفرت فرمادیتا ہے سوائے اس شخص کے جو شرک میں مبتلا ہو اور اس کے جو (کسی بھائی سے) کینہ رکھتا ہو۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۱۱/۵۵۵) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلِلَّهِ فِيهَا عِتْقَاءٌ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُورِ عَشْرِ ثَلَاثٍ، وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلَا إِلَى عَاقٍ لَوِ الْيَدِيَّيْنِ، وَلَا إِلَى مُدْمِنٍ مُخْمَرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اور اللہ تعالیٰ اس رات میں قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر جہنم کے قیدیوں کو رہائی دیتا ہے، اور اس رات میں اللہ تعالیٰ (ان چھ اشخاص کی طرف) نظر رحمت نہیں کرتا۔ (۱) جو شرک میں مبتلا ہو۔ (۲) جو کسی سے کینہ رکھتا ہو۔ (۳) قطع رحمی کرنے والا ہو۔ (۴) شلواری ٹخنوں سے نیچے (مکبر) لٹکانے والا ہو۔ (۵) والدین کا نافرمان ہو۔ (۶) شرابی ہو۔ (تبیقی)

(۱۲/۶۶۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ فُطِسَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُمْتُ حَتَّى خَرَّكْتُ إِيَّاهُ مَدَّةً فَتَحَرَّكَ فَتَرَجَعْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ لَا أُخَيِّرُ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ ثَنِيكَ فَلَمَّا رَفَعَهُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَقَرَأَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَوَيْتِ لِحَمِيْرَاءِ! أَظَلَمْتُ أَنْ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتُ خَاسٍ بِلَيْتٍ؟ قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ قُضِيتَ لَطَوِيلُ سُجُودِكَ، فَقَالَ: أَكْذَرِيْنِ أَيْ لَيْلَةَ هَذِهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفْلَهُ۔ قَالَ: هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُقَلِّدُ عَلَى عِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَنْفُخُ لِلْمُسْتَغْفِرِينَ، وَيُزَحِّمُ الْمُسْتَزَجِعِينَ، وَيُؤَخِّرُ أَهْلَ الْحَقْدِ كَمَا هُمْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ (بستر سے) اٹھے اور نماز پڑھنے لگے نماز میں آپ نے سجدہ اتنا لمبا کیا کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ آپ ﷺ کہیں وفات تو نہیں پا گئے۔ میں نے جب یہ دیکھا تو میں اٹھی اور میں نے آپ کا (بیر کا) انگوٹھا ہلایا تو اس کو حرکت ہوئی، (جو اس بات کی پہچان تھی کہ آپ حیات ہیں) جب میں واپس (بستر پر) آگئی تو میں نے آپ ﷺ کو سجدے میں یہ کہتے ہوئے سنا: أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ، لَا أُخَيِّرُ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ ثَنِيكَ۔ ”تیری معافی کے ذریعہ میں تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں، اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعہ میں تیرے غصہ سے اور (اے مولیٰ) تجھ سے تیری ہی طرف رخ کرتے ہوئے تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری ثناء و تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو بس ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: عائشہ! یا فرمایا حمیراء! (محبت میں فرمایا) کیا تم یہ سمجھتی تھی کہ نبی جمعیں دھوکہ دے گئے؟ (اور تمہاری باری کے دن کسی اور کے ہاں جا پہنچے؟) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے بات نہیں ہے، بلکہ آپ ﷺ کے بہت طویل سجدہ سے مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ آپ کی روح قبض ہو گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جانتی ہو یہ کونسی رات ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی جانے فرمایا: یہ نصف شعبان (پندرہویں) کی رات ہے اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں اپنے بندوں پر (خاص) توجہ فرماتا ہے مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے، رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتا ہے، مگر آپس میں دشمنی اور بغض رکھنے والے لوگ یوں ہی اپنے حال پر چھوڑ دیے جاتے ہیں (تاوقتیکہ وہ اپنے دل صاف کر کے صلح صفائی نہ کریں)۔ (بخاری)

ہر مہینہ کے تین دن کے روزوں خاص طور پر ایام بیض کے روزوں کی ترغیب

(۱/۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَلَاتٍ، صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرُكْعَتِي الضُّحَى، وَأَنْ أَوْقِرَ قَبْلَ أَنْ أَتَأَمَّرَ۔ رواه البخاری ومسلم والنسائی۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہر مہینہ تین دن کے روزے رکھنے اور چاشت کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔ (بخاری و مسلم و نسائی)

فائدہ:..... اس موقع پر یہ بات جان لینی چاہیے کہ وہ تین روزے جو ہر مہینہ میں رکھنے مسنون ہیں بارہ طرح سے منقول ہیں:

- ①..... ایک تو غیر متعین کہ پورے مہینہ میں جب چاہے تین روزے جو ہر مہینہ میں رکھ لے۔
- ②..... دوسری یہ کہ مہینہ کے ابتدائی تین دنوں میں یعنی پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک۔
- ③..... تیسری یہ کہ مہینہ کے کسی بھی سنیچر، اتوار، پیر کے دن۔
- ④..... چوتھی یہ کہ مہینہ کے کسی بھی منگل، بدھ، جمعرات کے دن۔
- ⑤..... پانچویں یہ کہ ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں، تاریخ کو۔
- ⑥..... چھٹی یہ کہ ان روزوں میں پہلا روزہ پیر کے دن اور دو منگل اور بدھ کے دن۔
- ⑦..... ساتویں یہ کہ ان روزوں میں پہلا روزہ جمعرات کے دن ہو، اور دو روزے جمعہ اور ہفتہ کے دن۔
- ⑧..... آٹھویں یہ کہ پہلا روزہ نوچنداپیر کو اور دو روزے دو جمعراتوں کو۔
- ⑨..... نویں ایک نوچندی جمعرات کو اور دو دوشنبہ کو۔
- ⑩..... دسویں، پیر اور جمعرات کے اور پھر اگلے ہفتہ کا پیر۔
- ⑪..... گیارہویں ہر عشرہ میں ایک روزہ۔
- ⑫..... بارہویں مہینہ کے آخر میں تین روزے۔

البتہ بہتر اور اولیٰ یہی ہے کہ ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو یہ روزے رکھے جائیں ویسے اختیار ہے کہ جب بھی اور جس طرح بھی یہ روزے رکھے جائیں گے تو ثواب ہر صورت میں حاصل ہوگا۔ (مظاہر حق جدید ج ۲ ص ۳۶۳)

(۲/۴۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّخْرِ كُلِّهِ۔ رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینہ کے تین روزے پورے سال کے روزے ہیں (پورے سال کے روزوں کا ثواب ہے)۔ (بخاری و مسلم)

(۳/۴۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَامَ ثَلَاثَةِ

الدَّهْرُ كُلُّهُ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَصْلَى، وَصَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَيْفَ الدَّهْرِ، وَصَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَامَ الدَّهْرُ، وَأَفْطَرَ الدَّهْرُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَابِيهَقِي.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے پوری زندگی روزے رکھے سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے آدھی زندگی روزے رکھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہر ماہ تین دن کے روزے رکھے (لیکن اللہ نے اس کا اتنا ثواب دیا کہ گویا) پوری عمر روزے رکھے اور اتنی قوت دی کہ گویا) پوری عمر افطار کیا (روزہ نہ رکھا)۔ (طبرانی فی الکبیر والبیہقی)

(۵/۵۵۰) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ، فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ:..... حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مہینہ تین دن کے روزے اور ہر رمضان کے روزے، یہ ہیں پورے زندگی کے روزے (اس پر پوری زندگی کے روزے رکھنے کا ثواب ہے)۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(۴/۵۸۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ. رَوَاهُ الْبُزَارُ، وَرِجَالُ الصَّحِيحِ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبر کے مہینے کے (یعنی رمضان کے) روزے اور ہر مہینے کے تین روزے سینے کے کھوکھلے کو دور کر دیتے ہیں۔ (بزار، احمد، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۹/۵۸۲) وَعَنْ أَبِي دَرْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ، فَأَثَرُ اللَّهِ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَفْئَالِهَا (الانعام: ۱۶۰) الْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیے تو یہ تمام سال کے روزے ہوئے اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (کی اس آیت) میں نازل فرمائی ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَفْئَالِهَا، جو ایک نیکی کرے گا اس کو اس کا دس گنا ملے گا، ایک دن دس دن کے برابر ہوا۔ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ)

(۱۲/۵۸۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: بَلَّغْنِي أَلَّا تَكُنْ تَصُومُ النَّهَارَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ بِلْسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ وَأَفْطِرْ، صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيَ قُوَّةٌ؟ قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَكَانَ يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ، وَلَفْظُهُ قَالَ: ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّومَ، فَقَالَ: صُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّعَةِ. قُلْتُ: إِنْ أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَصُمْ مِنْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّعَةِ. قُلْتُ: إِنْ أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّعَةِ. قُلْتُ: إِنْ أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى قَالَ: صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دن کو (ہمیشہ)

روزے رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہو ایسا نہ کرو، اس لیے کہ تمہارے ذمے تمہارے جسم کا حصہ بھی ہے اور تمہاری آنکھوں کا حصہ بھی ہے اور تمہاری بیوی کا حصہ بھی، روزے رکھو بھی اور ناغہ بھی کرو، (بس) ہر مہینے تین روزے رکھ لیا کرو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اللہ کا فضل ہے) میرے اندر (اس سے زیادہ کی) طاقت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے رکھو، ایک دن رکھ لیا ایک دن چھوڑ دیا۔ (راوی کا بیان ہے) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرمایا کرتے تھے کاش میں آپ کی دی ہوئی گنجائش کو اختیار کر لیتا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، وہ فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر ماہانہ تین روزے قبول کر لیتا تو یہ بات میرے لیے میرے تمام اہل و عیال اور مال و دولت سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب تھی، ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کی سہولت کی خاطر کم روزوں کا مشورہ دیتے رہے مگر یہ بار بار عرض کرتے رہے اور اخیر میں صوم داؤدی پر ٹھہرے۔ اور ایک روایت میں ہے صوم داؤدی پر بھی، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس سے بھی افضل چاہتا ہوں، ارشاد فرمایا: اس سے افضل کوئی روزے نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ہر عمل میں میانہ روی کو پسند فرمایا ہے، تاکہ مستقل مزاجی کے ساتھ اس عمل کو کیا جائے ورنہ عمل شروع کرنے کے بعد اس کو چھوڑنا بے برکتی کا سبب ہوتا ہے۔

(۱۶/۵۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا: فَصُمْتَ ثَلَاثَ عَشْرَةً، وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةً، وَخَمْسَ عَشْرَةً. رواه أحمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مہینے کے تین روزے رکھو تو (مہینے کی) تیرہویں، چودھویں، اور پندرہویں تاریخ کو رکھو۔ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۱۷/۵۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مَعْلَانَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةٍ، وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةً، وَخَمْسَ عَشْرَةً. قَالَ: وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ. رواه أبو داود والنسائی. ولفظه: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ۔

ترجمہ:..... حضرت قدامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں (تاریخ) کے روزوں کا حکم فرماتے تھے، یہ (بھی) ارشاد فرمایا کہ جو ان روزوں کا اہتمام کر لے گا تو اس کو پوری زندگی روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ (ابو داؤد، نسائی)

(۱۸/۵۶) وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ: أَيَّامُ الْبَيْضِ صَبِيحَةُ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ، وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةً وَخَمْسَ عَشْرَةً. رواه النسائی بإسناد جيد والبيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ماہ کے تین روزے پوری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں اور وہ ایام بیض کے روزے ہیں جو تیرہویں کی صبح سے چودھویں، پندرہویں تک ہیں۔ (نسائی، بیہقی)

(۱۹/۵۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْضِ: فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالْبَيْضِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔ رواه الطبرانی في الأوسط۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے (نفل) روزوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایام بیض (چاندنی تاریخوں) کے روزے رکھو ہر مہینہ تین دن۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: ایام بیض سے مراد چاندنی راتوں کے دن ہیں یعنی قمری مہینوں کی تیرہویں، چودھویں، اور پندرہویں تاریخ لہذا "ایام بیض" میں "بیض" (سفید روشن) لیا لی یعنی ان راتوں کی صفت ہے جن کے دنوں کو ایام بیض کہا جاتا ہے ان راتوں کو بیض اس لیے کہتے ہیں کہ راتوں میں چاندنی اول سے اخیر تک رہتی ہے گویا پوری رات روشن اور چمکدار رہتی ہے۔ یا پھر کہا جائے گا کہ "بیض" ایام ہی (یعنی دنوں) کی صفت ہے، اور ان دنوں کو بیض اس لیے کہتے ہیں کہ ان ایام کے روزے گناہوں کی تاریکی کو دور کرتے ہیں اور قلوب کو روشن و بھلی کرتے ہیں، یا یہ دن "بیض" اس لیے کہلاتے ہیں کہ جب حضرت آدمؑ کو جنت سے زمین پر اتارا گیا تو ان کا تمام بدن سیاہ ہو گیا تھا جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو انہیں حکم دیا گیا کہ ان دنوں میں تین روزے رکھو چنانچہ انہوں نے تیرہویں کو روزہ رکھا تو ان کا تہائی بدن سفید اور روشن ہو گیا، چودھویں کو رکھا تو دو تہائی بدن سفید اور روشن ہو گیا، اور جب پندرہویں کو روزہ رکھا تو تمام بدن سفید اور روشن ہو گیا۔ (مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۶۳)

پیر اور جمعرات کے روزے کی ترغیب اور تفصیل

(۱/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْأِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُجِبَتْ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ (بندوں کے) اعمال پیر اور جمعرات کو (عالم بالا میں) پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال ایسے وقت میں پیش ہوں کہ میں روزے سے ہوں۔ (ترمذی)

(۲/۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْأِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْأِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ، فَقَالَ: إِنْ يَوْمَ الْأِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ تَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مَنْ شَرَّكَ بِاللَّهِ شَيْئًا يُقُولُ: دَعَاهُمَا حَتَّى يَضْطَلِبَا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِخْتِصَارٍ ذَكَرَ الصَّوْمَ، وَلَفْظُ مُسْلِمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اِثْنَيْنٍ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ أَمْرٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءَةٌ يَقُولُ: أَتْرَكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَضْطَلِبَا۔

وفی روایتی لد: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءَةٌ۔ الحديث۔ ورواه الطبرانی۔ ولفظه قال: تُنَسَّقُ دَوَائِبُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي دَوَائِبِ أَهْلِ السَّمَاءِ فِي كُلِّ اِثْنَيْنٍ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءَةٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کا روزہ (اہتمام سے) رکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ پیر اور جمعرات کو ہر مسلمان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے سوائے ان دو شخصوں کے جنہوں نے ایک دوسرے کو (کسی جھگڑے یا بغض کی وجہ سے) چھوڑے رکھا ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو چھوڑے رکھو (ان کی مغفرت نہ ہو) جب تک آپس میں ایک دوسرے سے صلح و صفائی نہ کر لیں۔ (ابن ماجہ، مالک، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

اور مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کی مغفرت کرتا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو سوائے اس شخص کے جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض و دشمنی ہو، ارشاد ہوتا ہے دونوں کو چھوڑ دو جب تک یہ آپس میں صلح و صفائی نہ کر لیں۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو شرک نہ کرتا ہو سوائے اس کے جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض و عداوت ہو۔

اور طہرائی کی روایت میں ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کو زمین والے (فرشتوں کے تیار کردہ) رجسٹر آسمان والے فرشتوں کے رجسٹر میں نقل کیے جاتے ہیں، پس ہر اس مسلمان کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو سوائے اس شخص کے جس کے اپنے بھائی سے دشمنی چل رہی ہو۔ (۶/۷۶۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

رواہ النسائی وابن ماجہ والترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے کو چاہتے تھے اور فضیلت دیتے تھے۔ (نسائی، ابن ماجہ، ترمذی) فائدہ:..... اعمال کی بڑی اہمیت ہے کہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے تین حسابات مقرر کیے گئے ہیں ایک حساب تو روزانہ کا ہے جو صبح و شام پیش ہوتا ہے دوسرا حساب ہفتہ وار ہے جو یہاں بیان ہوا ہے تیسرا حساب سالانہ ہے جو شعبان کے مہینہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

(خلاصہ مرتبہ ۵۴۷ و السنن ص ۲۷۴ شرح الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۲۶)

البتہ اتنا فرق نظر آتا ہے کہ روزانہ فجر اور عصر میں جو فرشتے آتے جاتے ہیں وہ صرف اعمال کو اوپر لے جاتے ہیں وہ اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش نہیں کرتے، البتہ اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے نیک بندوں کے نیک اعمال کا ذکر تذکرے کے طور پر پوچھ لیتا ہے چنانچہ اس حدیث میں: فَيُتَسَاءَلُهُمْ فِيهِمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ کے الفاظ ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے اپنے بندوں کے متعلق سوال فرماتا ہے، حالاں کہ وہ خود سب کچھ جانتا ہے، اور ہفتہ وار پیش بھی دراصل اللہ تعالیٰ کے سامنے نہیں بلکہ زمینی فرشتوں کا عملہ اپنی کارکردگی، (بندوں کے اعمال) اپنے سے اونچے آسمانی عملہ کو پیش کرتا ہے اور وہ تمام تفصیلات ان کے رجسٹروں سے اپنے رجسٹروں میں نقل کر لیتے ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی اعمال کی صرف ایک بار شعبان میں ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم و علمہ اتم) (از انتخاب)

بدھ اور جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روزے کی ترغیب اور جمعہ یا ہفتہ کے دن کو

روزہ کے لیے خاص کرنے کی ممانعت

(۵/۷۶۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ عَدَدَهُنَّ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَاكِلُهُنَّ أَيَّامُ الدُّنْيَا۔ رواه البيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس دن (کے روزوں کا ثواب) لکھ دیتا ہے اور وہ دس دن بھی آخرت کے دنوں کے اعتبار سے جو دنیا کے دنوں کی طرح نہ ہوں گے۔ (بیہقی)

فائدہ:..... حافظ منذریؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ (دوسری احادیث کے پیش نظر) اس حدیث پاک میں جمعہ کے روزے سے مراد ہے کہ اس سے پہلے جمعرات کا روزہ رکھا ہو، یا جمعہ کا روزہ اس عزم و ارادہ سے رکھا ہو کہ ہفتہ کا بھی روزہ رکھے گا۔ (اس لیے کہ صرف جمعہ کے دن کے روزے کی ممانعت اگلی حدیثوں میں آرہی ہے)

(۶/۷۶۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ: أَوْسَيْدَ النَّجَّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقَالَ: لَا، إِلَّا لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَهْطًا وَالَّذِي يَلِيهِ، وَكُلَّ أَرْبَعَاءَ وَخَمِيسٍ، فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَقْبَلْتَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنسائی والترمذی۔

ترجمہ:..... عبید اللہ بن مسلم اپنے والد حضرت مسلم القرشیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے صوم دہر (ہمیشہ بارہ مہینے تیسوں دن روزہ رکھنے کے) متعلق میں نے یا (شاید) کسی اور نے سوال کیا (کہ رکھنے چاہئیں یا نہیں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، تمہارے بیوی بچوں کا

بھی تم پر حق ہے (بس) رمضان کے روزے رکھو، اور جو اس سے متصل (آتے) ہیں (یعنی عید کے بعد کے چھ روزے) اور ہر بدھ، جمعرات کے، اس طرح تم (گویا) پورے سال کے روزے بھی رکھ لو گے اور بے روزہ بھی رہ لو گے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

(۷۳/۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَغْشُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ النَّيَّانِ، وَلَا تَغْشُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْإِقَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْرَةٍ يَطْوِيهِمْ أَحَدُكُمْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب راتوں میں سے (تہا) جمعہ کی رات کو عبادت کے لیے مخصوص نہ کرو اور نہ سب دنوں میں (تہا) جمعہ کے دن کو روزے کے لیے خاص کرو، ہاں اگر کسی کے ان روزوں میں جمعہ بھی آجائے جن کا پہلے سے معمول ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم، نسائی)

(۷۳/۸) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَطْوِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَطْوِيَهُمَا قَبْلَهُ أَوْ يَوْمًا تَعْدَهُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْفُطَيْحِيُّ، وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ۔
وفي رواية لابن خزيمة: إِنْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ يَنْبَغِي فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ تَعْدَهُ۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی (صرف) جمعہ کے دن روزہ نہ رکھا کرے البتہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی رکھے تو (جمعہ کا) روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزيمة)۔ اور ابن خزيمة کی روایت میں ہے کہ بلاشبہ جمعہ کا دن (مسلمانوں کی) عید کا دن ہے، لہذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ بناؤ والا یہ کہ جمعہ سے ایک دن پہلے کا یا ایک دن بعد کا روزہ رکھو۔

(۷۳/۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: أَصُمْتِ أَفْهِي؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: ثَرِيدِيْنِ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا۔ قَالَ: فَأَقْطِرِي۔
رواہ البخاری، وابوداؤد۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لائے، اور یہ روزہ سے تھیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ کل (آئندہ) روزہ رکھو؟ عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر افطار کر لو۔ (صحیح بخاری، سنن ابوداؤد)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھا جائے بلکہ جمعہ کے روزہ کے ساتھ پنجشنبہ (جمعرات) یا ہفتہ کے دن بھی روزہ رکھ لیا جائے اور اگر دونوں دنوں (یعنی پنجشنبہ و ہفتہ کے دن) اور اس کے ساتھ جمعہ کے دن (گویا تینوں دن) روزہ رکھے تو بہتر ہے حدیث میں جو صرف جمعہ کے روزے رکھنے کی ممانعت ذکر فرمائی گئی ہے وہ بھی تنزیہی طور پر ہے، علامہ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام محمدؒ رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف جمعہ کا روزہ رکھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (مظاہر حق جدید ۲ ص ۳۵۶)

(۷۳/۱۰) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا وَهُوَ يَطْلُو بِالنَّبْتِ أَكْهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: لَعَنَ، وَرَبِّ هَذَا النَّبْتِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت محمد بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے روزوں سے منع فرمایا؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں اس گھر کے رب کی قسم!۔ (بخاری، مسلم)

(۷۳/۱۱) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ عِنْدَكُمْ فَلَا تُصُومُوا إِلَّا أُنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ۔ رواہ البزار یسناد حسن
ترجمہ:..... حضرت عامر بن لدین اشعریؒ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جمعہ کا دن تمہاری عید ہے اس میں روزہ نہ رکھو، ہاں اگر اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو تو کوئی حرج نہیں۔ (بزار)

فائدہ:..... جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی وجہ بھی اس حدیث پاک میں بتلا دی کہ اہل ایمان کی عید ہے، اسے روزے کا دن تجویز کر لینا مناسب نہیں، اور جن حدیثوں میں جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے علمائے حدیث نے ان سے زیادہ دوسری مستند اور کثیر روایات کی روشنی میں ان کا مطلب یہی قرار دیا ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھا جائے، اور جن روایتوں میں جمعہ کے دن آپ کے روزے کا معمول بیان ہوا ہے اس کی صورت یا تو یہ رہی ہوگی کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوگا۔ (یعنی شرح بخاری ص ۲۱۳ ج ۱، لطیف الجبر ص ۲۰۰، منشی الاخبار نیل ص ۲۶۶ ج ۳)

ورنہ پھر یہ بات آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص ہوگی، امت کے لیے حکم یہی ہے جو اوپر حدیث میں بیان ہوا ہے، جیسا کہ وصال کے روزے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص تھے، لیکن یہ تاویل ان حضرات کے مسلک کے پیش نظر ہے جو صرف جمعہ کے روزہ نفل روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں، حنفی مسلک کے مطابق چوں کہ جمعہ کے روزہ روزہ رکھنا جائز ہے اس لیے حنفیہ کے ہاں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ (مظاہر حق ج ۲ ص ۳۵۹)

(۱۳/۶۶۸) وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَتْ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحِبِّي لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَصُومُ يَوْمَهَا، فَأَتَاهُ سَلَمَانُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحَى بَيْنَهُمَا، وَنَامَ عِنْدَهُ، فَأَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنْ يَقُومَ لَيْلَتَهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ سَلَمَانُ، فَلَمَّا يَدْعُهُ حَتَّى نَامَ وَأَفْطَرَ فَبَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَوِيْبُ. سَلَمَانُ! أَعْلَمْتُ بِذَلِكَ، لَا تَخْطُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصَلَاةٍ، وَلَا يَوْمَهَا بِصِيَامٍ، رواه الطبرانی في الكبير بإسناد جيد۔

ترجمہ:..... امام محمد سیرینؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداءؒ نبی ﷺ کے ساتھ نہ منہ کا معمول تھا کہ جمعہ کی رات میں عبادت میں مصروف رہتے اور دن میں روزہ رکھتے، ایک روز ان کے ہاں حضرت سلمان فارسیؒ تشریف لائے، نبی کریم ﷺ نے ان دونوں حضرات کے درمیان رشتہ مواخاۃ یعنی بھائی بندی کا تعلق قائم رکھا تھا حضرت سلمانؒ رات کو انہی کے یہاں سوئے (رات جمعہ کی تھی) حضرت ابو الدرداءؒ نے رات میں اٹھنے (اور حسب معمول عبادت میں مصروف ہونے) کا ارادہ کیا، لیکن حضرت سلمانؒ نے ان کو اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیا حتیٰ کہ وہ (مجبور ہو کر) سو گئے۔ اور روزہ بھی نہ رکھا، (صبح کو) ابو الدرداءؒ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پورا ماجرہ سنایا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عویر! (حضرت ابو الدرداءؒ کا نام یا لقب ہے) سلمان تم سے زیادہ جانتے ہیں جمعہ کی رات کو نماز (عبادت) کے لیے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے مخصوص نہ کر۔ (طبرانی فی الکبیر بإسناد جید)

(۱۳/۶۶۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ السَّمَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُصُومُوا لَيْلَةَ النَّبِيِّ إِلَّا فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ كُفْرًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا كُفْرًا إِلَّا لِحَاءِ عِلْبَةٍ، أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلَيْسَ بِصُعْبَةٍ، رواه الترمذی وحسن، والنسائی، وابن خزيمة في صحيحه، وابوداؤد۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن بسرؒ اپنی بہن حضرت سماءؒ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تنہا) شنبہ (ہفتہ) کا روزہ نہ رکھو، الا یہ کہ اس دن روزہ رکھنا ضروری ہی ہو۔ (مثلاً رمضان میں شنبہ آئے) اگر تم میں سے ایک شخص کو (شنبہ کے دن) سوائے انگوری کی چھال یا کسی درخت کی ٹہنی کے اور کچھ بھی نہ ملے تو اسی کو چبالے۔ (ترمذی، نسائی، صحیح ابن خزيمة، ابو داؤد)

فائدہ:..... ہفتہ کے دن روزہ رکھنا اس لیے منع ہے کہ اس طرح اس دن کی تعظیم لازم آتی ہے اور اس تعظیم میں یہود کی مشابہت ہوتی ہے اگرچہ یہود اس دن روزہ نہیں رکھتے کیوں کہ ان کے ہاں یوم عید ہے تاہم وہ اس دن کی بھی زیادہ تعظیم کرتے ہیں۔ اور حدیث پاک میں تنہا ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے جیسا کہ اس سے قبل حدیث پاک میں گزرا ہے کہ جمعہ کے دن اس طور پر روزہ رکھ سکتے ہیں کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھا جائے؟ اس میں شنبہ کے روزے کی بھی اجازت ہوگی اور ممانعت کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہود کیساتھ مشابہت نہ ہو کہ وہ اس دن کی بہت تعظیم کرتے ہیں، چنانچہ دوسرے موقع پر جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ مشرکین شنبہ اور اتوار کو عید مناتے ہیں تو آپ شنبہ اور اتوار کا روزہ رکھنے لگے۔ جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں اس کی وضاحت ہے جو اس کے بعد مذکور ہے، بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہود ہفتہ کے دن روزہ رکھتے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمادیا۔

نور اللمعة فی خصائص الجمعة للسيوطی، الرسائل السنوية ج ۱ ص ۹۰ والمرقاۃ شرح المشکوۃ ج ۳ ص ۵۸

اکثر علماء کے نزدیک ہفتہ کے دن کے روزہ کی ممانعت بھی تنزیہی طور پر ہے اور حدیث بالا میں ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص نے ہفتہ کے دن روزہ رکھ لیا تو اسے چاہیے کہ اگر اسے کچھ نہ ملے تو انگور کے درخت کی چھال یا درخت کی لکڑی چبا کر افطار کر دے اور روزہ توڑ ڈالے اور اگر اس قسم کی بھی کوئی چیز نہ ملے تو بھی کسی نہ کسی طرح روزہ توڑ ڈالے۔

(۱۵/۴۴۰) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُومُ مِنَ الْإِثَامِ يَوْمَ الثَّغْبِ، وَيَوْمَ الْاَحَدِ، كَانَ يَقُولُ: إِهْمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ، وَأَنَا أُبِيدُ لَكَ أَخَا لِقَظْمٍ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه وغيره
ترجمہ:..... حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ زیادہ تر ہفتہ اور اتوار کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے یہ دونوں دن مشرکین کے عید کے دن ہیں اور میں چاہتا ہوں (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کروں۔ (صحیح ابن خزيمة وغیرہ)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ہفتہ اور اتوار کے دن روزے مشرکین کی مخالفت کی وجہ سے رکھتے تھے جیسا کہ گزشتہ حدیث کے فائدہ میں تفصیل لکھ دی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

صوم داؤدی کی فضیلت اور ترغیب یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا

(۱۱/۴۴۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ قُلْتُ: كَعَمْرٍ! قَالَ: إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ لَهُ الْعَيْنُ، وَفُتِهُتْ لَهُ النَّفْسُ، لَا صَامَ مِنْ صَامِ الْأَبَدِ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ۔ قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَهُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفْطِرُ إِذَا لَاقَى۔

وفي رواية: أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي اللَّيْلَ، فَلَا تُفْعَلُ، فَلِمَ لِعَيْنِكَ حَظًا، وَلِنَفْسِكَ حَظًا، وَلَا هَمْلِكَ حَظًا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ۔ قَالَ: إِنِّي أَجِدُ أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَأْتِي اللَّهُ؟ قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ يَصُومُ يَأْتِي اللَّهُ؟ قَالَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفْطِرُ إِذَا لَاقَى۔ وفي أخرى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَطَرَ الدَّهْرَ، صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا، رواه البخاري ومسلم وغيرهما۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ہمیشہ (دن کو) روزہ رکھتے ہو اور رات

بھر نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: جب تم یہ کرو گے تو اس کی وجہ سے تمہاری آنکھیں کمزور ہو کر اندر کو دھنس جائیں گی اور جسم تھک کر کمزور و عاجز ہو جائے گا، نہیں روزہ رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، مہینہ میں تین دن کے روزے (اجرو ثواب میں) پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہیں، میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے، فرمایا: تو پھر حضرت داؤدؑ والے روزے رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزہ رہتے تھے، اور جب دشمن سے ملے بھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہ تھے۔ (بخاری و مسلم وغیرہ)

فائدہ:..... ”نہیں روزہ رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا“ کا مطلب یہ ہے کہ یہ کوئی روزہ نہ ہوا کہ صحت متاثر ہو جائے اور کمزوری کے زیادہ ہونے کی وجہ سے آدمی بہت سے امور خیر سے محروم ہو جائے، اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جو ہمیشہ روزہ رکھنے کو معمول بنائے گا وہ اس کو نباہ نہ سکے گا۔ اور آخری جملہ ”جب دشمن سے ملے بھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہ تھے“ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ حضرت داؤدؑ اس قدر قوت و طاقت کے باوجود اس سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے، انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو طاقت دی ہے اس کو استعمال کرنے کے لیے بہت سے اور بھی کار خیر ہیں۔

(۶/۳۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَتِمُّ نَهْفَ اللَّيْلِ، وَيَتَقَوَّمُ ثُلُثَهُ، وَيَتِمُّ سُدُسَهُ، وَكَانَ يُطْفِرُ يَوْمًا وَيَتَقَوَّمُ يَوْمًا. رواه البخاري ومسلم، وأبو داود والنسائي وابن ماجه.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ کو سب سے محبوب روزے داؤدؑ کے تھے اور اللہ کو سب سے محبوب نماز داؤدؑ کی تھی، آدھی رات آرام فرماتے اور پہلی رات عبادت کرتے اور رات کا چھٹا حصہ سو جاتے، ایک دن روزہ رکھتے ایک دن نائغ کرتے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد و نسائی، ابن ماجہ)

عورت کا اپنے خاوند کی اجازت و مرضی کے بغیر نفل روزہ رکھنے پر وعید

(۱/۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَرَجُلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْكُلَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. رواه البخاري ومسلم وغيرهما، ورواه احمد.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کسی عورت کے لیے اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا درست نہیں ہے اور کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے گھر میں گھسنے کی اجازت نہ دے۔ (بخاری و مسلم، وغیرہ احمد)

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں دو حکم بیان کیے گئے ہیں:

①..... جس عورت کا خاوند اس کے پاس موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے نفل روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اجازت خواہ دلالت ہو یا صراحت، اور اس کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں مرد صحبت وغیرہ کے سلسلہ میں وقت اور پریشانی محسوس کرے گا، چنانچہ طہرانی کی روایت میں ہے کہ اگر عورت نے نفلی روزہ خاوند کی اجازت کے بغیر رکھا پھر شوہر نے صحبت کرنا چاہی اور عورت روزہ کی وجہ سے انکار کرتی رہی تو عورت تین کبیرہ گناہوں کی مرتکب ہوئی۔

اور ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ بیوی پر شوہر کے حقوق میں سے یہ حق بھی داخل ہے کہ عورت نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے، اور اگر اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھ لے تو سوائے بھوکے اور پیاسے رہنے کے کوئی اجر نہ ملا، البتہ اجازت یا تو زبانی طور پر لے لی جائے اور یہی بہتر ہے اور اگر عورت کو یہ یقین ہے کہ میں روزہ رکھ لوں گی تو انہیں ناگوار نہ ہوگا یا یہ کہ شوہر کی طرف سے پہلے

سے اجازت ہے تو بغیر نئی اجازت کے بھی روزہ رکھ سکتی ہے، البتہ رمضان کے فرض روزہ میں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

①..... دوسرا حکم جو اس حدیث شریف میں بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو اپنے گھر میں آنے دے خواہ وہ آنے والا کوئی عزیز ورشتہ دار ہو یا اجنبی ہو، حتیٰ کہ اگر کوئی عورت آئے تو اسے بھی خاوند کی اجازت کے بغیر گھر میں گھسنے نہ دے، البتہ خاوند کی رضامندی کا علم بھی اس کی اجازت ہی کے حکم میں ہے، یعنی کسی شخص کے بارے میں اگرچہ خاوند نے زبانی طور پر اجازت نہیں دی ہے لیکن عورت یہ جانتی ہے کہ اس شخص کے آنے سے شوہر کو کوئی ناگواری نہیں ہوگی تو اس صورت میں وہ اس شخص کو اپنے گھر میں آنے دے سکتی ہے، کیوں کہ یہ بھی دلالتِ اجازت ہے۔ (از مظاہر حق جدید ص ۲ ص ۳۳۵)

ماسنر پر اگر روزہ شاق ہو تو روزہ نہ رکھنے کی ترغیب اور رکھنے پر وعید

(۱/ مسلم) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ غَاثَ الْفَشْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ حَتَّى بَدَأَ كُرَاءَ الْمُعَمِّيرِ قَصَامَ وَصَامَ النَّاسِ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَزَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ: أَوْلَيْتُكَ الْمُصَاةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: أَوْلَيْتُكَ الْمُصَاةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ قَدَحًا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغَضْرِ. الْحَدِيثُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف چلے تو آپ نے روزہ رکھا دوسرے لوگ بھی روزہ سے تھے یہاں تک کہ کراع النعمیم (مکہ اور مدینہ کے درمیان عسفاں سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام کا نام ہے) تک پہنچے پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگایا اور اسے ہاتھ میں لے کر اتنا اونچا اٹھایا کہ لوگوں نے دیکھ لیا، پھر آپ نے وہ پانی پی لیا، اس کے بعد آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ پورا کر لیا تھا (یعنی انہوں نے نبی پاکؐ کی پیروی میں روزہ توڑا نہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ کچے گناہ گار ہیں (صحیح مسلم)۔ اور ایک روایت میں ہے دوسرے فرمایا وہ لوگ کچے گناہ گار ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ بعض ساتھیوں پر (اس سفر کی وجہ سے) روزے بہت شاق گزر رہے ہیں لیکن وہ آپ کا عمل دیکھتے ہیں (چوں کہ آپ روزہ رکھ رہے ہیں اس لیے آپ کے اتباع میں وہ بھی رکھتے ہیں) اس پر آپ نے پانی کا پیالہ عصر کے بعد منگایا (آخر حدیث تک) (مسلم)

فائدہ:..... جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی انتہائی ناراضگی کے اظہار کے طور پر دوسرے یہ الفاظ ارشاد فرمائے، کیوں کہ آپ ﷺ نے پانی کو اپنے ہاتھوں میں اونچا اٹھا کر اس لیے پیا تھا تا کہ دوسرے لوگوں کو بھی معلوم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کی جو اجازت مرحمت فرمائی ہے اس بارہ میں وہ نبی کریم ﷺ کی پیروی کریں مگر انہوں نے روزہ رکھ لیا گویا رسول اللہ ﷺ کے فعل کی مخالفت کی اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطاء کی گئی رخصت کو قبول نہ کیا اس لیے لوگوں کے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے اس طرح فرمایا کہ گویا سفر کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۲/ مسلم) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ اللَّيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ.

زاد فی روایۃ: وَعَلَيْكُمْ بِرُحْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: لَيْسَ مِنَ الْبُيُوتِ الْقَوْمُ فِي الشَّفْرِ۔ الحديث۔ رواه مسلم۔
ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے (اپنے ساتھیوں میں سے) ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ارد گرد لوگ جمع ہیں اور اس پر (دھوپ کی وجہ سے) سایہ کر رکھا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ روزے سے ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کچھ نیکی نہیں ہے کہ تم سفر میں روزے رکھو، اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ۔ اور اللہ نے تمہیں جو رخصتیں اور گنجائشیں دی ہیں لازم ہے کہ تم انہیں اپناؤ۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(۳/۷۷۶) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ سَالِيحٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرْسِلُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، قَالَ: مَا بَأْسُ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَائِمٌ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبُيُوتِ أَنْ تَصُومُوا فِي الشَّفْرِ، وَعَلَيْكُمْ بِرُحْصَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَأَقْبِلُوهَا۔

ترجمہ:..... اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک شخص پر ہوا جو درخت کے سایہ میں بیٹھا تھا اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جا رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کو کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! روزہ دار ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم سفر میں روزے رکھو اور تم پر لازم ہے کہ اللہ نے جو تمہیں رخصتیں اور گنجائشیں دی ہیں ان کو قبول کرو۔

فائدہ:..... سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کے بارے میں علمائے سلف کی آراء میں سب سے معتدل اور احادیث کی روشنی میں سب سے زیادہ واضح رائے یہ ہے کہ جو سفر ایسا ہو جس میں روزہ رکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہو یا کچھ پریشانی ہو تو ہو مگر آدمی تندرست ہو بغیر کسی مشقت کے باوجود روزہ رکھ سکتا ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور جہاں روزہ رکھنے میں دشواری ہو یا وقتی تقاضوں کے تحت اس وقت روزہ نہ رکھنا بہتر ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

پہلی حدیث شریف میں روزہ رکھنے والوں کو جو گنہگار بتایا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ایک کام جو شریعت نے لازم نہیں کیا ہے اس کو ضروری سمجھنا اور تکلیف کے باوجود اس کو پورا کرنا گناہ ہے، دوسری وجہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے سب کو دکھا کر افطار کر کے گویا اعلان کر دیا تھا کہ سب لوگ افطار کر لیں لیکن لوگوں نے آپ ﷺ کی پیروی نہ کی جب کہ منشاء مبارک روزہ رکھنے کا نہیں تھا۔ (ازانتخاب)

(۸/۷۷۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَائِمٌ رَخَّصَ فِي الشَّفْرِ كَالْمُطْعِمِ فِي الْحَضْرِ۔ رواه ابن ماجه۔

ترجمہ:..... حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا حاضر میں (یعنی اپنے مستقر پر) روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہو کہ جس طرح حالت حاضر میں روزہ نہ رکھنا بڑے گناہ کی بات ہے اسی طرح سفر کی حالت میں روزہ رکھنا ایک بڑا گناہ ہے۔ لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ یا تو یہ حدیث منسوخ ہے یا پھر اس حالت پر محمول ہے جب کہ سفر میں روزہ تکلیف و نقصان کا باعث بنے یا روزہ دار کی ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ (ازمظاہر حق)

(۹/۷۷۸) وَعَنْ أَبِي مُلَيْمَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَقْوَى عَلَى الصِّيَامِ فِي الشَّفْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَقْبَلْ رُحْصَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَلَمِ مِثْلُ جَبَالٍ عِزْقَةً۔ رواه احمد والطبرانی في الكبير۔

ترجمہ:..... حضرت ابو طلحہؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! میں سفر میں

روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، حضرت ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے جو اللہ کی دی ہوئی رخصت و گنجائش کو قبول نہ کرے تو اس پر اتنے گناہ ہوں گے جتنے عرفہ کے پہاڑ (یعنی عرفہ کے پہاڑ کے وزن کے برابر)۔ (احمد طبرانی فی الکبیر)

(۱۰/۷۷۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَةٌ كَمَا يَكُونُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَةٌ۔

رواہ احمد بیلسناد صحیح والبیزار والطبرانی فی الاوسط بیلسناد حسن، وابن خزیمہ وابن حبان فی صحیحہما۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کو اپنی (دی ہوئی) رخصتوں پر عمل کیا جانا بھی اس طرح پسند ہے جس طرح اپنی منع کی ہوئی باتوں کی خلاف ورزی ناپسند ہے۔ (احمد، بزار، طبرانی فی الاوسط، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

اور ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کو اپنی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کیا جانا بھی اسی طرح پسند ہے جس طرح اس کو نافرمانی کو چھوڑنا اور اس سے باز رہنا اس کو پسند ہے۔

(۱۱/۷۸۰) وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ أَيْضًا وَالْكَبِيرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَوَائِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ، وَأَبُو أُمَامَةَ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخْصَةٌ كَمَا يُحِبُّ الْعَبْدُ مَعْصِرَةً رَبِّهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو الدرداء، وائیلہ بن اسقع، ابو امامہ اور انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصتوں (گنجائشوں، سہولتوں) کو قبول کیا جائے جیسے بندہ پسند کرتا ہے کہ اس کا رب اس کو معاف کر دے۔ (طبرانی فی الاوسط والکبیر)

(۱۲/۷۸۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَةٌ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ، رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِسَنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کیا جانا بھی اسی طرح پسند ہے، جس طرح اپنے پورے پورے احکام کی بجا آوری پسند ہے۔ (بزار، طبرانی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... کمال عبدیت کا یہی تقاضا ہے کہ آدمی میں اپنے عجز و انکساری وضعف و ناتوانی کا اعتراف کمال درجہ کا ہو اور اللہ کی دی ہوئی رخصت کو شکریہ کے ساتھ نیاز مندانہ قبول کرے۔ ایسے وقت میں بہادری دکھانا اپنی حیثیت سے اونچا دعویٰ ہے جو غرور پر مبنی ہے، جس پر اگر عتاب ہو جائے تو بے جا نہیں ہے، غلام کی کامیابی بہت زیادہ محنت کرنے میں نہیں ہے، بلکہ اس کا کمال وقت کو پہچاننا اور اشارہ چشم و ابرو کو سمجھنا ہے، اس لیے جس وقت جو رخصت ملے، اس کو قبول کر لینا ہی کمال بندگی ہے۔

(۱۳/۷۸۲) وَعَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّعْرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطَرُ، قَالَ: فَكُلْنَا مَعَهُ لَافِي يَوْمٍ خَارٍ، أَكْثَرُنَا ظِلًا صَاحِبُ الْكِسَاءِ، فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِبَدَنِهِ، فَسَقَطَ الصُّوَامُ، وَقَامَ الْمُفْطَرُونَ، فَفَرَّجُوا الْأَبْيَئَةَ وَسَقَوْا التَّرْكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم کچھ روزہ دار تھے اور کچھ (سفر کی وجہ سے) بے روزہ، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (دوران سفر) ایک انتہائی گرم دن میں ہمارا ایک منزل پر پڑا ہوا، (اس وقت) ہم میں سب سے زیادہ سائے میں وہ شخص تھا جس کے پاس ایک چادر تھی چنانچہ ہم میں بہت سے لوگ صرف اپنے ہاتھ کے ذریعہ دھوپ کا بچاؤ کر رہے

تھے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ روزہ دار جتنے تھے سب نڈھال ہو کر پڑ رہے اور جن کا روزہ نہ تھا وہ اٹھے اور انہوں نے خیمے نصب کیے، اور انہی نے سوار یوں کو پانی پایا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج سارا ثواب غیر روزہ دار لے اڑے۔ (مسلم)

فائدہ:..... یعنی جن لوگوں نے آج روزہ نہیں رکھا زیادہ ثواب انہی لوگوں کے حصے میں آیا، کیوں کہ ایسے وقت میں ان کے لیے روزہ نہ رکھنا ہی بہتر تھا۔ نیز لفظ ”اليوم“ (آج) سے اس طرف اشارہ ہے کہ روزہ ہی نہ رکھنے کی فضیلت روزہ داروں کی خدمت گاری کی وجہ سے حاصل ہوئی نہ کہ مطلقاً، اور حدیث شریف میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے نیک و صالح بندوں کی خدمت نوافل سے افضل ہے۔ (از مظاہرین)

(۸۳/۱۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ عَشْرَةَ مَعْشَرًا مِنْ رَمَضَانَ، فَوَيْلًا مَنْ صَامَ وَمِمَّا مَنِ افْطَرَ، فَلَمْ يَجِبِ الْقَائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الْقَائِمِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ يَتَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قَوْمًا فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَيَتَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ صَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہم جہاد کے لیے روانہ ہوئے تو رمضان کی سولہویں تاریخ تھی، ہم میں سے کچھ لوگوں نے جو (قوی تھے) روزہ رکھا اور کچھ لوگوں نے (جو ضعیف تھے) یا یہ کہ دوسروں کے خدمت گار تھے (روزہ نہ رکھا چنانچہ نہ تو روزہ داروں نے روزہ نہ رکھنے والوں کو معیوب جانا) کیوں کہ انہوں نے رخصت یعنی اجازت پر عمل کیا تھا) اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں کو معیوب سمجھا کیوں کہ انہوں نے عزیمت پر عمل کیا تھا۔ (مسلم وغیرہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ ۱۲ رات ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: غزوہ و جہاد میں یہ سمجھتے تھے کہ جو روزہ کی قوت رکھتا ہو اور اس نے روزہ رکھ لیا ہو تو یہ بہتر ہے اور جو کمزوری و س کرے اور روزہ نہ رکھے تو یہ بہتر ہے۔ (مسلم)

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں پوری وضاحت ہے کہ جو روزہ رکھنے کی سفر میں طاقت رکھتا ہو وہ ضرور رکھے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ہی افضل و اولیٰ ہے۔

سحری کھانے کی ترغیب خاص طور پر کھجور سے

(۸۴/۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحْرِ بَرَكَةً، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو، کیوں کہ سحری کے ”کھانے“ میں برکت ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... لغت میں ”سحر“ اس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح کے قریب کھایا جائے جیسا کہ قاموس نے لکھا ہے بعض نے کہا ہے کہ آدھی رات سے اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ (مرقاۃ)

صاحب کشافؒ نے اخیر کے چھ حصے کو بتلایا ہے یعنی تمام رات کو چھ حصوں پر تقسیم کر کے اخیر کا حصہ مثلاً اگر غروب آفتاب سے طلوع صبح صادق تک بارہ گھنٹے ہو تو اخیر کے دو گھنٹے سحر کا وقت ہے اور ان میں بھی تاخیر اولیٰ ہے، بشرطیکہ اتنی تاخیر نہ ہو کہ روزہ میں شک ہونے لگے۔

(۸۵/۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَضَّلَ مَا بَيْنَ صِيَامًا وَصِيَامٍ أَهْلِي الْكِتَابِ أَكَلَهُ السَّحْرِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں ایک سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ)

فائدہ:..... بہت سی احادیث میں سحری کھانے کی فضیلت اور اجر کا ذکر ہے، علامہ عینی نے سترہ صحابہ سے اس کی فضیلت کی احادیث نقل کی ہیں اور اس کے مستحب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۴۸۶/۳) وَعَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَرَكَةُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْجُمُعَةِ، وَالْثَّوْبِ، وَالشُّحُورِ۔ رواه الطبرانی في الكبير۔

ترجمہ:..... حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے، جماعت میں، شہد میں، اور سحری میں (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... حدیث میں جماعت سے عام مراد ہے نماز کی جماعت، اور ہر وہ کام جس کو مسلمانوں کی جماعت مل کر کرے کہ اللہ کی مدد اس کے ساتھ فرمائی گئی ہے۔

(۴۸۷/۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ۔ رواه الطبرانی في الاوسط، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (طبرانی فی الاوسط صحیح ابن حبان)

(۴۸۸/۵) وَعَنِ الْوَيْهَاقِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا نِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الشُّحُورِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ، رواه ابوداؤد والنسائي، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما۔

ترجمہ:..... حضرت وہاق بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان المبارک میں سحری کرنے کے لیے بلایا (ان الفاظ میں) ارشاد فرمایا: ہلہم الی الغداء المبارک۔ اور برکت کا کھانا کھا لو۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۴۸۹/۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَعْبِدُوا بِطَعَامِ الشُّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ، وَالْقِيلُولِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ۔ رواه ابن ماجه وابن خزيمة في صحيحه، والبيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دن کے روزہ پر سحری کھا کر اور آخر شب کے اٹھنے پر دن کے قیلول (دوپہر کے سونے) سے قوت حاصل کرو۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ، بیہقی)

(۴۹۰/۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَغْطَاكُمْ اللَّهُ بِهَا فَلَا تَدْعُوهُ رواه النسائي۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن حارثؓ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گیا آپ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ برکت کی چیز ہے جو اللہ نے تم کو عطا کی ہے لہذا اس کو مت چھوڑنا۔ (نسائی)

(۴۹۱/۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّحُورُ كُلُّهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدْعُوهُ وَلَوْ لَافْتِ بَخْرَةٍ أَحَدُكُمْ جَزَعَهُ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ، رواه احمد۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سحری کا کھانا سراسر برکت ہی برکت ہے، اس لیے

اس کو چھوڑا نہ کرو خواہ (زیادہ بھی نہ سہی تو) پانی کا ایک گھونٹ ہی لے لو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (مسند احمد)

(۴۹۳/۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ الشُّمْرُ. رواه ابوداؤد وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور مؤمن کے لیے کیا ہی عمدہ سحری ہے۔ (صحیح ابن حبان)

افطار میں جلدی اور سحری میں دیر کرنے کی ترغیب

(۴۹۳/۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ. رواه البخاری ومسلم والترمذی

ترجمہ:..... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک برابر خیر پر رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۴۹۳/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُلتِي مَا لَمْ تَكُنْ تَفْطِرْ بِفِطْرِيهَا الشُّجُومَ. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:..... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت اس وقت تک برابر میری سنت (میرے طریقے) پر قائم رہے گی جب تک کہ اپنے افطار کے لیے تارے چمک آنے کا انتظار نہ کرے گی۔ (صحیح ابن حبان)

(۴۹۵/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ أَنْ عَجَلْتُمْ فِطْرًا. رواه احمد والترمذی وحسنه، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو (غروب آفتاب کے بعد) سب سے جلدی افطار کر لے۔ (احمد، ترمذی، صحیح ابن خزيمة، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... جلد افطار کرنے والے کو اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہونے کی فضیلت اس لیے حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنے اس عمل کے ذریعہ جہاں سنت کی اتباع کر رہا ہے وہاں اہل کتاب اور روافض کی بھی مخالفت کر رہا ہے۔

(۴۹۶/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ. رواه ابوداؤد، وابن ماجه، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما، وعند ابن ماجه: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دین اس وقت تک برابر غالب (واقائم) رہے گا جب کہ لوگ افطار جلد کرتے رہیں گے کیوں کہ یہود و نصاریٰ (افطار کرنے میں) دیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن خزيمة، صحیح ابن حبان)

اور ابن ماجہ کی روایت میں ”لوگ اس وقت تک خیر اور بھلائی کے ساتھ رہیں گے“ کے الفاظ ہیں۔

(۴۹۷/۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلَى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ. رواه ابو يعلى وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما.

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے افطار سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی ہو چاہے ایک گھونٹ پانی سے ہی افطار کیا ہو۔ (مسند ابویعلیٰ، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

کھجور سے افطار کرنے کی ترغیب اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے

(۱/۴۹۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّمْعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَفْطَرْتَ أَخَذْتُكَ فَلَْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءَ. فَإِنَّهُ طَهُورٌ. رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ: حضرت سلمان بن عامر الصمعیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہیے کیوں کہ اس میں برکت ہے، اگر وہ نہ ہو تو پھر پانی سے کیوں کہ وہ (بھی) پاک کرنے والی چیز ہے۔ (سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۲/۴۹۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتَمْرَاتٌ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ تَمْرٍ - رواه أبو داود والترمذي.

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مغرب کی) نماز سے پہلے چند (رطب) تازہ کھجوروں سے افطار کیا کرتے تھے، اگر تازہ کھجوریں دستیاب نہ ہوتیں تو (تمر) کچھ دن کی رکھی ہوئی کھجوریں استعمال فرما لیتے اور اگر (بروقت) وہ بھی نہ ملتیں تو دو چار گھونٹ پانی ہی پی لیتے۔ (سنن ابوداؤد، ترمذی)

(۳/۴۹۹) وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُفْطِرَ عَلَى ثَلَاثِ تَمْرَاتٍ، أَوْ ثَمَرَةٍ لَمْ تُصْبَهُ النَّارُ.

ترجمہ: ایک روایت میں ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے تھے کہ تین کھجوروں سے افطار کریں یا پھر کسی ایسی چیز سے جسے آج نہ پختی ہو۔ (ابویعلیٰ)

فائدہ: شریعت کی طرف سے افطار کے لیے کوئی خاص چیز ضروری نہیں ہے البتہ حلال کی کمائی سے افطار کیا جائے، اور بہتر یہ ہے کہ جو چیزیں ان حدیثوں میں ارشاد ہوئی ہیں ان کی رعایت رکھی جائے: ①..... کھجور درخت کی پکی ہوئی اور تازہ ٹوٹی ہوئی ہو، ورنہ پھر عام کھجوریں۔ ②..... پانی اور اسی کی طرح شربت لسی کو بھی سمجھنا چاہیے۔ ③..... ہر وہ چیز جو آگ پر نہ پکی ہو، اس میں تمام پھل اور ہر قسم کے تر و خشک میوہ جات شامل ہیں۔

کسی روزہ دار کو افطار کرانے کی ترغیب اور تفصیلت

(۱/۸۰۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ. رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنیؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کراتا ہے اس کو اس روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔ (سنن ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ: اور ابن خزیمہ و نسائی کی روایت میں ہے کہ جو کسی غازی یا حاجی کا سامان درست کرتا ہے یا اس کے گھروالوں کا اس کے پیچھے خیال رکھتا ہے یا روزہ دار کو افطار کراتا ہے تو اس کو اسی کے جیسا ثواب ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔

لوگوں کا روزہ دار کے سامنے کھانے پینے سے روزہ دار کی فضیلت

(۸۰۱/۱) عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْانصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلِّي فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّائِمَ تَصِلُنَّ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ شَيْءًا حَتَّى يَفْرُغُوا، وَرُبَّمَا قَالَ: حَتَّى يَتَبَخَّرُوا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِمَا - وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَ النَّفَاطِطِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ -

ترجمہ:..... حضرت ام عمارہ انصاریہؓ کے متعلق روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا (آپ جب کھانے بیٹھے) تو آپ نے ان سے فرمایا کہ پھر تم بھی کھاؤ انہوں نے جواب دیا کہ میرا روزہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے (اس پر توقف فرمایا اور ان کے لیے) ارشاد فرمایا: روزہ دار کے پاس جب لوگ کھانا کھاتے ہیں تو جب تک فارغ نہیں ہو جاتے (آپ نے یہ فرمایا) یا شکم سیر نہیں ہو جاتے برابر فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمرہ، صحیح ابن حبان)

روزہ کی حالت میں غیبت، جھوٹ، بہتان اور بے ہودہ باتوں پر روزہ دار کے لیے وعید

(۸۰۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَذَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ، وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَذَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَاجَةَ -

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (روزہ رکھ کر) بے ہودہ باتیں اور بے ہودہ حرکتیں نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۸۰۲/۲) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجِيَامُ جُنَّةٌ عَائِلَةٌ يُخْرِقُهَا - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ - وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَقَالَ: قِيلَ وَبِهِمْ يُخْرِقُهَا؟ قَالَ: بَلْ كَذِبٌ، أَوْ غِيْبَةٌ -

ترجمہ:..... حضرت ابو عبیدہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو پھانڈ ڈالے (نسائی صحیح ابن خزیمرہ، نسائی)۔ اور طبرانی کی روایت میں ہے کسی شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! روزہ کسی چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔

فائدہ:..... اس کی پوری تشریح و توضیح ”باب الصوم“ (روزہ کے باب) کی حدیث نمبر ۱ میں گزری چکی ہے، وہاں ملاحظہ کر لی جائے۔

(۸۰۲/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْجِيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ، إِنَّمَا الْجِيَامُ مِنَ اللَّعْنِ وَالزُّهْمِ، فَإِنْ سَابَقَتْ أَحَدٌ، أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ -

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں ہے، روزے میں (اصل) پرہیز اور بچاؤ، بے ہودہ اور فضول باتوں سے ہوتا ہے۔ لہذا اگر کوئی (دوسرا بھی) تم سے جھگڑا کرے اور بدتمیزی سے پیش آئے تو اس سے کہہ دو میرا روزہ ہے، میرا روزہ ہے۔ (ابن خزیمرہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

ایک دوسری روایت میں اخیر میں یہ بھی ہے کہ اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔

(۶/۸۰۵) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّعْرُ۔ رواه ابن ماجه واللفظ له، والسنن وابن خزيمة في صحيحه، والمحاكم۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے ایسے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔ (ابن ماجہ، سنن ابی خزیمہ، حاکم، بیہقی)

فائدہ:..... علماء کے اس حدیث شریف کی شرح میں چند اقوال ہیں:

اول یہ کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو دن بھر روزہ رکھ کر مال حرام سے افطار کرتا ہے کہ جتنا ثواب روزہ کا ہوا تھا اس سے زیادہ گناہ حرام مال کھانے کا ہو گیا۔ اور دن بھر بھوکا رہنے کے سوا کچھ نہ ملا۔..... دوسرے یہ کہ وہ شخص مراد ہے جو روزہ رکھتا ہے لیکن غیبت میں بھی مبتلا رہتا ہے۔..... تیسرا قول یہ ہے کہ روزہ کے اندر گناہ وغیرہ سے احتراز نہیں کرتا۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات جامع ہوتے ہیں، یہ سب صورتیں اس میں داخل ہیں اور ان کے علاوہ بھی، اسی طرح جاگنے کا حال ہے کہ رات بھر شب بیداری کی، مگر تفریحاً تھوڑی سی غیبت یا کوئی اور حماقت بھی کر لی تو وہ سارا جاگنا بے کار ہو گیا مثلاً صبح کی نماز قضا کر دی، یا محض ریاء اور شہرت کے لیے جاگا تو وہ بے کار ہے۔ (فضائل رمضان ص ۲۶)

(۸/۸۰۶) وَعَنْ عُثَيْبِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ صَامَتَا، وَأَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَاهُنَا امْرَأَتَيْنِ قَدْ صَامَتَا، وَأَهُمَا قَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا مِنَ الْعَطَشِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، أَوْسَكْتَ، ثُمَّ عَادَ، وَأَرَاهُ قَالَ: يَا لَهَا جَرَّةٌ قَالَ: يَا لَيْتَ اللَّهُ إِهْمَا، وَاللَّهِ قَدْ بَاءَتَا، أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا؟ قَالَ: أَدْعُهُمَا، قَالَ: فَجَاءَتَا، قَالَ: فَجِئَا بِقَدَحٍ أَوْ عَيْنٍ، فَقَالَ لِيَا خَدَاهُمَا: قَبِّلْنِي فَقَاءَ ثَقِيحًا وَدَمًا وَصِدِيدًا وَلَحْمًا حَتَّى مَلَأَتْ نِصْفَ الْقَدَحِ، ثُمَّ قَالَ لِيَا خَيْرِي، قَبِّلْنِي فَقَاءَتْ مِنْ قَيْحٍ وَدَمٍ وَصِدِيدٍ وَلَحْمٍ غَبِيظٍ وَغَيْرِهِ حَتَّى مَلَأَتْ الْقَدَحَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا عَمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُمَا، وَأَفْطَرْنَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا جَلَسَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَتَا تَأْكُلَانِ مِنَ لَحْمٍ النَّاسِ۔ رواه احمد واللفظ له وابن ابی الدنيا، وابو يعلى كلهم عن رجل لم يسم عن عبيد، ورواه ابو داود الطيالسي وابن ابی الدنيا في ذم الغيبة والبيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت عبيدؓ سے روایت ہے کہ (نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں) دو عورتوں نے روزہ رکھا، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا ہے اور روزہ میں (بھوک و) پیاس اس شدت سے لگی ہے کہ ناقابل برداشت ہو گئی اور وہ دونوں ہلاکت کے قریب پہنچ گئی ہیں، آپ ﷺ نے اعراض فرمایا، سکوت اختیار فرمایا، اس شخص نے دوبارہ عرض کیا: اللہ کے نبی اودہ تو مر گئیں یا مرنے کے قریب ہو گئیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اچھا) ان کو بلاؤ، وہ دونوں آئیں، ایک پیالہ لایا گیا، آپ نے ان میں سے ایک سے فرمایا کہ تے کرو، اس نے تے کی تو اس میں گوشت کے ٹکڑے اور خون و پیپ وغیرہ نکلا حتیٰ کہ آدھا پیالہ اس سے بھر گیا پھر آپ ﷺ نے دوسری عورت کو تے کرنے کو فرمایا، اس میں تازہ گوشت کے ٹکڑے اور خون و پیپ وغیرہ نکلا حتیٰ کہ اس سے پورا پیالہ بھر گیا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے حق تعالیٰ شانہ کی حلال روزی سے تو روزہ رکھا اور حرام چیزوں کو کھایا کہ دونوں عورتیں آپس میں پیٹھ کر (غیبت کر کے) لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں۔ (مسند احمد، ابن ابی الدنيا، ابو داود، علی، ابو داؤد، غیاثی، بیہقی)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر آدمی یہ چاہے کہ روزہ نہ لگے تو اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ گناہوں سے احتراز کرے، بالخصوص غیبت سے، ان عورتوں کو غیبت کی وجہ سے روزہ اتنا سخت لگا کہ ہلاکت کے قریب ہو گئیں اور تجربہ اس کی تائید کرتا ہے کہ روزہ میں اکثر متقی لوگوں پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا۔

اعتکاف کی ترغیب اور فضیلت

(۸۰۷/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ مُعْتَكِفًا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا فَالَانُ أَرَأَيْتَ مُعْتَكِفًا حَزِينًا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ، لِمُفْلَانٍ عَلَى حَقٍّ وَلَا، وَحُزْمَةٍ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ۔ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: أَفَلَا أَكَلِمَةً فِينِكَ فَقَالَ: إِنْ أَحْبَبْتُ؟ قَالَ: فَأَتَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أُنْسِيكَ مَا كُنْتُ فِيهِ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَهْدُ بِهِ قَرِيبٌ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ، وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ مَعِيَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، وَبَدَلَتْ فِيهَا كَارَ حَيُّوْهُ إِنَّهُ مِنْ اِعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِينَ، وَمَنْ اِعْتَكَفَ يَوْمًا اِئْتَمَاءً وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ شَلَاكَ خَنَازِقَ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے ایک مرتبہ مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں معتکف تھے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے (چپ چاپ) بیٹھ گیا، حضرت ابن عباسؓ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں غمزہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے؟ اس نے کہا: اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے! میں بے شک پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے اور (نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ) اس قبر والے کی عزت کی قسم میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اچھا، کیا میں اس سے تیری سفارش کروں، اس نے عرض کیا کہ جیسے آپ مناسب سمجھیں، ابن عباسؓ یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے، اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا بھولا نہیں ہوں، بلکہ میں نے اس قبر والے (نبی کریم ﷺ) سے سنا ہے اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا تھا (یہ لفظ کہتے ہوئے) ابن عباسؓ کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے۔ (آپ ﷺ فرما رہے تھے) کہ جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے پھرے اور کوشش کرے، یہ اس کے لیے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے، اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (اور جب ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو دس برس کے اعتکاف کی کیا کچھ مقدار ہوگی)۔ (طبرانی فی الاوسط، بیہقی، حاکم)

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے دو مضمون معلوم ہوئے:

[۱]..... اول یہ کہ ایک دن کے اعتکاف کا ثواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل فرما دیتے ہیں اور ہر خندق اتنی بڑی ہے کہ جتنا سارا جہان، علامہ شعرانی نے کشف الغمہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص رمضان کا اعتکاف کرے اس کو دو حج اور دو عمروں کا اجر ہے، اور جو شخص رمضان کا اعتکاف کرے کہ نماز، قرآن کے علاوہ کسی سے بات نہ کرے حق تعالیٰ شانہ اس کے لیے جنت میں ایک محل بناتا ہے۔ اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لیے نیکیاں اتنی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لیے بہت سے نیک اعمال، جیسا کہ جنازہ کی شرکت اور عیادت مریض ایسے امور ہیں کہ اعتکاف میں بیٹھنے کی وجہ سے معتکف ان کو نہیں کر سکتا، اس لیے اعتکاف کی وجہ سے جن اعمال خیر سے رکاوٹ رہا ان کا اجر بغیر کیے بھی ملتا رہے گا۔

[۲]..... دوسرا مضمون اس حدیث پاک میں یہ ہے کہ مسلمانوں کی حاجت روائی کو دس برس کے اعتکاف سے افضل فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے ابن عباسؓ نے اپنے اعتکاف کی پروانہ کی کہ اس کی تلافی پھر بھی ہو سکتی ہے اور اس کی قضاء ممکن ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کا یہ نفلی اعتکاف ہو اس صورت میں کوئی اشکال نہیں۔

اعتکاف کی فضیلت میں اس حدیث کو ذکر فرما کر حافظ زکی الدین عبد العظیم منذریؒ فرماتے ہیں اس سلسلے میں صحاح کی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کے معمولات معروف و مشہور ہیں مگر چوں کہ وہ ہمارے شرائط کے مطابق نہیں ہیں اس لیے ہم ان کو ذکر نہیں کرتے۔ اور وہ شرائط جن کی طرف مصنفؒ نے اشارہ کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مصنفؒ نے اپنی کتاب میں اس کا التزام کیا ہے کہ احادیث میں سے نبی کریم ﷺ کے صرف ارشادات و اقوال ذکر کریں اور ان میں سے بھی وہ جن میں صریح ترغیب یا ترہیب کا مضمون پایا جاتا ہو، اور مصنفؒ نے جہاں کہیں آپ ﷺ کے معمولات و افعال کا ذکر کیا ہے وہ سب ایسے ہیں کہ ان میں کوئی نہ کوئی ترغیبی پہلو نکلتا ہے اور ایسی روایات کی تعداد بہت کم ہے۔

صدقہ فطر کی ترغیب و فضیلت اور اس کی تاکید کا بیان

(۸۰۸/۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَتَرَضَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ طَلْعَتَا لَيْلَتَانِ مِنَ اللَّحْمِ وَالرَّقِيقِ وَطَلْعَتَا اللَّمَسَاكِينِ، فَمَنْ أَذَاهَا قَبْلَ الشَّلَاقِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَذَاهَا بَعْدَ الشَّلَاقِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي حَازِمٍ.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر لازم کیا ہے، روزہ دار کو فضول اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مساکین کو کھلانے کے لیے جس نے نماز (عید) سے پہلے ادا کر دیا تو (قاعدے کے مطابق) صدقہ مقبولہ (صدقہ فطر) ہے، اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو عام صدقات کی طرح یہ بھی ایک صدقہ ہو گیا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم) فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ صدقہ فطر کو اس لیے واجب کیا گیا ہے تاکہ تقصیرات و کوتاہی اور گناہوں کی وجہ سے روزوں میں جو غفلت واقع ہو جائے وہ اس کی وجہ سے جاتا رہے، اور مساکین و غرباء عید کے دن لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بچ جائیں اور وہ صدقہ لے کر عید کی مسرتوں و خوشیوں میں دوسرے مسلمانوں کیساتھ شریک ہو جائیں۔

حضرت امام شافعی و امام احمد رحمہما کے نزدیک صدقہ فطر فرض ہے، حضرت امام مالکؒ کے ہاں سنت موکدہ ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ہر اس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے جو اپنے لیے اور ان لوگوں کے لیے جن کی طرف سے صدقہ فطر دینا اس کے ذمہ ہے، ایک دن کا سامان خوراک رکھتا ہو اور وہ بقدر صدقہ اس کی ضرورت سے بھی زائد ہو۔ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقہ فطر اس شخص پر واجب ہوگا جو غنی ہو، یعنی وہ اپنی ضرورت اصلیہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر اسباب وغیرہ کا مالک ہو، یا اسی کے بقدر سونا یا چاندی اپنی ملکیت میں رکھتا ہو، اور وہ قرض سے محفوظ ہو۔ صدقہ فطر نماز سے پہلے ہی ادا کرنا مستحب ہے، اگر کوئی شخص اس سے بھی پہلے خواہ ایک مہینہ یا ایک مہینہ سے زیادہ پہلے دیدے تو جائز ہے، نماز عید کے بعد زیادہ تاخیر سے صدقہ فطر ساقط نہیں ہوتا۔ بہر صورت دینا ضروری ہوتا ہے۔

(۸۰۹/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَاءٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ صَخْنٍ أَوْ كَيْسٍ خُبَّرٍ أَوْ عَيْدٍ ذَكْرٍ أَوْ أُلْطَى، غَنِيٌّ أَوْ فَقِيرٌ، أَهْلًا غَيْرُكُمْ فَمِنْ غَيْرِكُمْ، وَأَهْلًا فَقِيرٌ كُمْ فَقِيرٌ، اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلَى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا حضرت ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیرؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (صدقہ فطر واجب ہے) گیہوں میں سے ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے (کہ ہر ایک کی طرف سے نصف صاع ہوگا) خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں، یا غلام، مرد ہو یا عورت۔ غنی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو (صدقہ فطر دینے سے) اسے پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ اور فقیر کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا اس نے (صدقہ فطر کے طور پر) دیا۔ (ابوداؤد، احمد)

فائدہ:..... ہر آدمی کی طرف سے گندم کا نصف صاع صدقہ فطر میں ادا کرنا واجب ہے، ہمارے موجودہ قول سے یہ پونے دو سیر یا ایک کلو چھ سو تینتیس ۶۳۳ گرام ہوتا ہے۔

حدیث پاک کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ غنی بھی صدقہ فطر ادا کرے اور فقیر بھی، ان دونوں کے بارے میں بشارت دی ہے کہ غنی کے صدقہ فطر سے اللہ تعالیٰ اس کو پاکیزہ بنا دیتا ہے اور فقیر کو اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا اس نے صدقہ فطر دیا، یہ بشارت اگر چہ غنی کے لیے بھی ہے مگر اس بشارت کو فقیر کے ساتھ مخصوص اس لیے کیا تاکہ اس کی اہمیت افزائی ہو اور وہ صدقہ فطر دینے میں پیچھے نہ رہے۔

(۸۱۰/۳) وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَلَا يُزَقُّ إِلَّا بِزَكَاةِ الْفِطْرِ۔ رواه أبو حفص بن شاہین فی فضائل رمضان۔

ترجمہ:..... حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں اور بغیر صدقہ فطر کے اوپر نہیں اٹھائے جاتے۔ (ابو حفص بن شاہین فی فضائل رمضان)

کتاب العیدین والأصحیة

عیدین اور قدر بانی کا بیان

عیدین کی راتوں میں عبادت کی ترغیب

(۸۱/۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ مُحْتَئِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَشْؤُثُ الْقُلُوبُ۔ رواه ابن ماجه

ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عیدین کی دونوں راتوں میں خالص اجر و ثواب کی امید پر عبادت کی اس کا دل (قیامت کے) اس (بولناک) دن میں مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل (خوف و درہشت سے) مردہ ہوں گے۔ (منہن ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث شریف کے دو مطلب علماء نے بیان فرمائے ہیں:

① قیامت کے بولناک دن میں اتنی سخت پریشانی ہوگی کہ آدمی زندگی پر موت کو ترجیح دے گا لیکن جو لوگ ان دو مبارک راتوں میں اللہ کی عبادت کریں گے قیامت کے دن ان کو امن و امان نصیب ہوگا۔

② دوسرا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ اس شخص کا دل دنیا کی محبت میں دیوانہ نہ ہوگا جو حقیقت میں دلوں کی موت ہے اور یہ شخص بری موت سے محفوظ رہے گا۔ (فیض القدر للمناوی ج ۶ ص ۱۹۱)

عیدین میں تکبیر کی ترغیب اور فضیلت

(۸۲/۱) رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَدُّنَا أَعْيَادَكُمْ بِالشُّكْرِ۔ رواه الطبرانی في الصغير والوسط۔ وفيه نكارة۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی عیدوں کو تکبیر سے بارونق بناؤ۔ (طبرانی فی الصغیر والوسط)

فائدہ: عید کے دن سنت یہ ہے کہ نماز کے لیے سب پیدل جائیں اور تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا إله إلا الله واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد کہتے ہوئے جائیں اسی کو حدیث پاک میں ارشاد فرمایا یہ عیدوں کی رونق و زینت ہے اور اس میں اسلامی شان و شوکت کا اظہار بھی ہے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں میں یہ تکبیر کسی قدر بلند آواز سے کہنی چاہیے اور بعض نے کہا ہے کہ عید الفطر میں آہستہ کہی جائے اور عید الاضحیٰ میں ذرا آواز سے۔

(۸۲/۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِ الْفِطْرِ وَقَسَمْتَ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الطُّرُقِ فَنَادُوا: أَعْدُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَوْمُ يَوْمُ بِالْخَيْرِ ثُمَّ يَنْتَبِهُ عَلَيْكَ الْجَنَزِيلُ لَقَدْ أَمَرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَكُفُّمْ، وَأَمَرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَكُفُّمْ، وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبَلُوا جَوَارِكُكُمْ، فَإِذَا صَلُّوا نَادَى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ عَفَرَ لَكُمْ قَازِجُمُوا رَاغِبِينَ إِلَى رَحَائِكُمْ فَهَوُوا

اس حدیث کو حافظ منذری نے روی کے لفظ سے ذکر کیا ہے جو شدید ضعف کی طرف اشارہ ہے لیکن دوسری کتب حدیث میں ہے۔ الترغیب و مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۹۷ و فیض القدر ج ۳ ص ۲۹۹ قال العزیزی فی شرح الجامعہ الصغیرہ ص ۲۰۱ قال الشیخ حدیث حسن۔

۱۔

يَوْمُ الْجَانَّةِ، وَيُسْخَى لَذِئِكَ الْيَوْمِ فِي السَّمَاءِ يَوْمُ الْجَانَّةِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ۔

ترجمہ:..... حضرت سعد بن اوس انصاریؓ اپنے والد اوسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں کہ مسلمانو! آؤ اپنے کریم رب کی بارگاہ میں جو اپنے کرم و احسان سے (بندوں کو) نیکیوں کی توفیق دیتا ہے اور اس پر اجر عظیم عطا فرماتا ہے، تمہیں رات کی عبادت کا حکم ہوا تم نے وہ پورا کیا، تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا تم نے وہ بھی پورا کیا اور اپنے رب کی فرمانبرداری کر کے دکھائی، اب اپنے انعامات لے جاؤ، پھر جب وہ نماز (عید) سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے، لوگو! یقیناً تمہارے پروردگار نے تم سب کو بخش دیا، لہذا جاؤ تم کامیاب و بامراد اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، اس طرح یہ دن ”یوم الجانۃ“ (انعام کا دن) ہے اور علماء اعلیٰ (آسمان) میں بھی اس دن کا نام ”یوم الجانۃ“ ہی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

قربانی کی ترغیب اور قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنے کا

اور قربانی کے جانوروں کے کھال فروخت کرنے کا بیان

(۸۱۵/۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيُّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ تَوْمِ الشَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، وَإِنَّهُ لَتَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي فَرْشِهِ يَفْرُوشُهَا وَأَشْعَارُهَا وَأَظْلَافُهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَالْحَاكِمُ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْأَصَاحِي؟ قَالَ: شَيْءٌ أَيْبَكُ الْإِبْرَاجِيَّةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَكُلُّ شَعْرَةً مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةً۔ قَالُوا: فَالْصُّوفُ قَالَ: يَكُلُّ شَعْرَةً مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةً، وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوم النحر (بقر عید کے دن) میں آدمی کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ پیارا ہو، اور بلاشبہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت (زندہ ہو کر صحیح و سالم) حاضر ہوگا، اور یقیناً یہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص مقام (اور درجہ قبولیت) پا چکا ہوتا ہے اس لیے بہت خوش دلی اور شوق سے قربانی کیا کرو۔ (ابن ماجہ ترمذی، حاکم)

فائدہ:..... ترمذی کی روایت میں ہے کہ قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے قربانی کرنے والے کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، دریافت کیا: یا رسول اللہ! اس پر ہمیں کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہر بال کے بدلے نیکی۔ (حاکم)

(۸۱۵/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ أَصْحَى: مَا عَمِلَ آدَمِيُّ فِي هَذَا الْيَوْمِ أَفْضَلَ مِنْ دَمٍ يُهْرَاقُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجْمًا مُوَصَّلًا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن ارشاد فرمایا: آج کے دن کوئی آدمی خون بہانے سے زیادہ افضل کوئی کام نہیں کر سکتا، ہاں! کسی رشتہ دار کے ساتھ حسن سلوک اس سے بھی بڑھ کر ہو تو ہو۔ (طبرانی فی الکبیر) ۲۔

۱۔ اس حدیث کے دوسرے شواہد بھی ہیں اور دوسری کتب حدیث احمد، بزار، ترمذی، ابوداؤد وغیرہ میں بھی ہیں۔

۲۔ وفیہ بھی بن حسن الحسنی قال البیہقی وهو ضعیف وقد روثقہ جماعة (الترغیب ومجملہ الزوائد ج ۳ ص ۱۵)

(۸۱۶/۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا قَاطِعَةُ قُومٍ إِلَى أَصْحَابِيَّتِهَا، قَلْبٌ لَكَ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا أَوْ يُخْفَرُ لَكَ عَاسُكَفٌ مِنْ دُلُوبِكَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا خَاصَّةٌ أَهْلُ الْبَيْتِ، أَوْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ: بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ، رَوَاهُ الْبُزَارُ، وَابُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّابٍ، وَرَوَاهُ ابُو الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ عَلِيٍّ وَلَفْظُهُ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا قَاطِعَةُ قُومٍ قَاشَهْدِي أَصْحَابِيَّتِكَ، قَلْبٌ لَكَ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا عَافِيَةٌ لِكُلِّ ذَنْبٍ، أَمَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِلَحْمِهَا وَدَمِهَا تُوصَفُ فِي مِيزَانِكَ سَبْعِينَ ضِعْفًا.

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت فاطمہؓ سے) فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیوں کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے، حضرت فاطمہؓ نے سوال کیا: اللہ کے رسول! یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لیے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لیے بھی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی۔ (بزار، ابوشیخ بن حبان)

اور ایک روایت میں یہ فضیلت بھی ہے کہ یہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے گوشت و خون کے ساتھ لایا جائے گا اور تمہارے ترازو میں ستر گنا (زیادہ کر کے) رکھا جائے گا۔

فائدہ:..... مستحب اور افضل یہ ہے کہ قربانی کرنے والا خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، چنانچہ حضرت ابو موسیٰؓ کی صاحبزادی کے متعلق سنن بیہقی میں نقل کیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرتی تھیں۔ (ج ۹ ص ۲۸۳)

جو شخص خود ذبح نہ کر سکے تو کم از کم ذبح ہوتے وقت وہاں موجود رہے تاکہ اپنے جانور کو ذبح ہوتے اور اس کا خون بہتے اپنی آنکھ سے دیکھے، خود ذبح کرنے میں یا دوسرے درجہ میں اپنی موجودگی میں کسی سے ذبح کرانے میں جو شوق و خلوص ہوتا ہے اور قربانی کے مقصد کی تکمیل ہوتی ہے وہ کہیں دور اپنی نگاہوں سے اوجھل کر کے قربانی کرانے میں نہیں ہے۔

(۸۱۷/۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الْأَصْحَابِيَّةِ الْكَبِشُ، وَخَيْرُ الْكَبِشِ الْخُلْتُ. رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بہترین قربانی (کا جانور) مینڈھا ہے اور بہترین کفن پورا جوڑا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... لغت میں ”کبش“ مینڈھے کو کہتے ہیں جب کہ دو سال کا ہو جائے اور بقول بعض چار سال کا۔ (مسباح اللغات)

(۸۱۸/۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ سَعَةً لِأَنْ يُصْخَبَ فَلَمْ يُصْخَبْ: فَلَا يَخْضُرُ مُصَلَّاتًا، رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس گنجائش ہو اور اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ (حاکم)

(۸۱۹/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاءَ جِلْدَ أَصْحَابِيَّةٍ فَلَا أَصْحَابِيَّةَ لَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی قربانی کی کھال بیچ لی اس کی قربانی (کچھ)

حبانور کو تکلیف و عذاب دینے اور بغیر کسی مقصد کے مارنے پر وعید

اور حبانوروں کو خوبی و نرمی کے ساتھ ذبح کرنے کا بیان

(۸۲۰/۱) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ اللَّهُ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْيُوا الْقَتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْيُوا الذَّبْحَةَ، وَلْيُحْدَا أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيَكْرِمْ ذَبِيحَتَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت شداد بن اوسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کو لازم کیا ہے (یعنی حق تعالیٰ کی طرف سے ہر کام کو حسن و خوبی اور نرمی کے ساتھ انجام دینے کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ بطور سزا کسی کو قتل کرنے یا جانوروں کو ذبح کرنے میں بھی مہربانی و نرم دلی اور خوبی و نرمی کا طریقہ اختیار کرنا لازم ہے، لہذا جب تم (کسی شخص کو قصاص یا حد کے طور پر) قتل کرو تو اس کو نرمی و خوبی کے ساتھ قتل کرو (تاکہ اس کو ایذا نہ ہو مثلاً تیز تلوار استعمال کرو اور قتل کرنے میں جلدی کرو) اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو خوبی و نرمی کے ساتھ ذبح کرو، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو (جو جانور کو ذبح کرنا چاہتا ہو) اپنی چھری (خوب) تیز کر لینا چاہیے تاکہ ذبح کیے جانے والے جانور کو آرام دے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... ”آرام دے“ کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کرنے کے بعد اس جانور کو چھوڑ دے تاکہ اس کا دم نکل جائے اور وہ ٹھنڈا ہو جائے، یا اوپر کی عبارت اور جملہ اصل میں ”ذبح کرنے میں احسان کرنے“ کی توضیح ہے کہ خوبی و نرمی کے ساتھ ذبح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جانور کو تیز چھری سے ذبح کرے اور جلدی ذبح کر ڈالے نیز ذبح کے بعد اس کو اچھی طرح ٹھنڈا ہو جانے دے۔

علمائے حنفیہ فرماتے ہیں کہ ذبح کیے ہوئے جانور کی کھال اتارنا اس وقت تک مکروہ ہے جب تک کہ وہ اچھی طرح ٹھنڈا نہ ہو جائے، اور مستحب یہ ہے کہ جس جانور کو ذبح کیا جانے والا ہے اس کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے۔ اگر ایک سے زائد جانور ذبح کیے جانے والے ہیں تو ان کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح نہ کیا جائے اور ذبح کیے جانے والے جانوروں کو پاؤں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے ذبح کی جگہ نہ لے جایا جائے، یہ سب امور حدیث پاک کے مضمون میں شامل ہیں۔

(۸۲۱/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: هَمَزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَاضِعٍ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَةِ شَاةٍ، وَهُوَ لِحْدٌ شَفْرَتُهُ، وَهِيَ تَلْحُظُ إِلَيْهِ بِبَصَرِهَا قَالَ: أَفَلَا قَبِلَ هَذَا؟ أَوْ تُرِيدُ أَنْ تُبَيِّنَ هَاتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:

أَتُرِيدُ أَنْ تُبَيِّنَ هَاتَيْنِ؟ هَذَا أَخَذْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ أَنْ تُضَجَّعَهَا

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا ایک شخص کے پاس سے گزر رہا جو (ذبح کرنے کے لیے) بکری کی گردن پر پاؤں رکھے ہوا تھا، اور اسی حال میں وہ چھری تیز کر رہا تھا اور بکری اس کی طرف نظر کیے دیکھ رہی تھی آپؐ نے (اس شخص سے) فرمایا: تم نے (یہ کام) اب سے پہلے ہی نہ کر لیا؟ تم چاہتے ہو کہ اسے دو موتیں مارو۔ (طبرانی فی الکبیر والاسط، حاکم) حاکم کی روایت میں ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اس کو کئی موتیں مارو؟ اس کو لانے سے پہلے چھری کو تیز کیوں نہ کر لیا تھا؟

(۸۲۲/۲) وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشِّقَارِ وَأَنْ تُؤَاذَى عَنْ

النَّبَاهَةِ. وَقَالَ: إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ. رواه ابن ماجه.

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چھریاں تیز کرنے کا حکم فرمایا ہے اور یہ کہ جانوروں سے ان کو چھپا کے رکھا جائے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو پھر قی سے ذبح کر کے اس کا جلدی سے کام تمام کر دے۔ (ابن ماجہ) ط

(۸۴۳/۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَفْتُلُ عُضْوًا، فَمَا قَوْفَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: أَنْ يَذْبَحَهَا قِيًّا لَهَا. وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا وَيَرْجِي بِهَا. رواه النسائي والحاكم وصححه.

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر کوئی شخص کسی چیز یا اس سے بڑے کسی اور (جانور پرندہ) کو ناحق مار ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس (ناحق مارنے) کے بارے میں باز پرس کرے گا۔“ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اور اس (چیز یا وغیرہ) کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ کہ اس کو ذبح کیا جائے (کسی اور طرح اس کی جان نہ ماری جائے) اور پھر اس کو کھایا جائے، یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے۔“ (سنن نسائی، حاکم)

فائدہ:..... ابن ملکؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی جانور کو کھانے کے مقصد کے علاوہ ذبح کرنا یا کسی اور طرح اس کی جان نکالنا مکروہ ہے، لیکن دوسرے علماء لکھتے ہیں کہ یہ کراہت بھی تحریمی ہے، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے ان جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو کھائے نہیں جاتے یا جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔

علامہ طیبیؒ کہتے ہیں کہ کسی جانور کا حق، اس سے منتفع ہونے سے عبارت ہے، جس طرح کہ بلا مقصد اس کا سر کاٹ کر پھینک دینا، اس کا حق ضائع کرنے سے عبارت ہے، لہذا کہا جائے گا کہ حدیث کہ یہ الفاظ: وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فِیْهِ بَہَا“ پہلے مضمون کی عبارت کی گویا تاکید و توثیق کے طور پر ہے۔ (مظاہر حق ص ۴۶)

(۸۴۴/۵) وَعَنِ الشَّيْزِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَتَلَ عُضْوًا عَبَثًا عَمَّ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّ قُلْدًا قَتَلَنِي عَبَثًا وَلَمْ يَفْتُلْنِي مَنَفَعَةً. رواه النسائي وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت شریذؒ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا جو کسی چیز یا کو بے فائدہ مارے گا قیامت کے دن اللہ کے دربار میں شور مچا کر کہے گی: ”اے میرے رب! فلاں نے مجھے عبث اور بے فائدہ مارا تھا اور مجھے کسی فائدہ کے لینے (کھانے وغیرہ) کے لیے نہیں مارا تھا۔“ (سنن نسائی، صحیح ابن حبان)

(۸۴۵/۶) وَعَنِ ابْنِ يَسْرِينَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَجُلًا يَسْحَبُ شَاةً بِرِجْلِهَا لِيَذْبَحَهَا. فَقَالَ لَهُ: وَيَلَدْتَ قُدَّهَا إِلَى السُّوْتِ قُوْدًا جَبِيلًا. رواه عبد الرزاق.

ترجمہ:..... امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک بکری کی (پچھلی) ٹانگ پکڑ کر ذبح کرنے کے لیے کھینچنے لگا رہا ہے، حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا: تیرا براہو! اسے موت کے لیے اچھے انداز سے لے جا۔ (عبد الرزاق)

(۸۴۶/۷) وَذَوَاهُ أَيْضًا مَرْفُوعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الْوَضِيِّ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّ جَزَأًا قَتَمَ بَابًا عَلَى شَاةٍ لِيَذْبَحَهَا فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ حَتَّى جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهَا فَأَخَذَهَا يَسْحَبُهَا بِرِجْلِهَا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِصْبِرْ بِنِي لَا تَحْمِلِ اللَّهُ، وَأَنْتَ يَا جَزَارُ فَتُشْهَرُ نَسُوقًا رَفِيقًا۔

ترجمہ:..... دوسری روایت میں وضین بن عطاء کا بیان ہے کہ ایک قصائی نے ایک بکری ذبح کرنے کے لیے (ریوڑے کا) دروازہ کھولا وہ اس سے چھوٹ کر بھاگ نکلی اور نبی پاک ﷺ کے پاس آگئی، قصائی اس کے پیچھے پیچھے آیا اور اس کی (پچھلی) ٹانگ پکڑ کر گھسیٹنے لگا، نبی کریم ﷺ نے (اس بکری سے) فرمایا: اللہ کے حکم پر صبر کر، اور اے قصاب! تو اسے نرمی سے ہانک کر لے جا۔ (عبدالرزاق)

(۸/۸۴) وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ الْمُنْتَفِعِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ ابْنُ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَقَلَ بِذِي رُوحٍ، ثُمَّ لَعَنَ يَثُوبَ مَقَلَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

ترجمہ:..... ایک صحابی جن کو حضرت ابن عمرؓ نے دیکھا ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو کسی ذی روح جانور کو تکلیف پہنچائے گا یا اس کے ہاتھ کان وغیرہ کاٹے پھر توبہ نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سخت عذاب دے گا۔ (احمد)

(۹/۸۴۸) وَعَنْ هَالِثِ بْنِ تَمْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تُلْتِمُ إِبْلَ قَوْمِكَ صَحَابًا فَتَغْنِيكَ إِلَى الْمَوْتِ فَتَقْطَعُ أَذَاهَا، وَتَشُقُّ جُلُودَهَا وَتَقُولُ هَذِهِ صُرْمٌ فَتَحْرِيْمُهَا عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكُلْ مَا أَتَاكَ اللَّهُ جَلًّا، سَاعِدِ اللَّهَ أَتَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ، وَمَوْسَى اللَّهُ أَتَدُّ مِنْ مَوْسَاكَ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت مالک بن تملہؓ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے (زمانہ جاہلیت کی ایک رسم کے متعلق) دریافت فرمایا اور وہ یہ کہ تمہاری قوم کی اونٹنیاں صحیح و سالم بچے جنتی ہیں پھر تم استرالے کر ان اونٹنیوں کے بچوں کے کانوں کو کاٹتے ہو اور کانوں کو چیرتے ہو اور پھر کہتے ہو یہ کن کتا ہے پھر تم اس کو اپنے اوپر اور گھروالوں پر حرام کر لیتے ہو (کیا ایسا ہوتا ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ اللہ نے آپ کو دیا ہے وہ حلال ہے (یعنی یہ فعل کر کے اس کو حرام قرار دینا صحیح نہیں) اللہ کی کلائی تیری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے اور اللہ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ سخت ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کو تجھ پر زیادہ قدرت ہے نسبت تیری قدرت کے اس جانور پر)۔ (صحیح ابن حبان)

کتاب الحج

حج کا بیان

حج اور عمرے کی ترغیب اور حج و عمرے کی نیت سے گھر سے نکلا اور مر گیا اس کی فضیلت کا بیان

(۸۳۹/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلَ؟ قَالَ: إِيَّاهُ! وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْحَيْهَاتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجُّهُ مَبْرُورٌ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّابٍ فِي صَحِيحِهِ، وَلَقَطَهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى إِيَّاهُ! لَا شَيْءَ فِيهِ، وَغَزَوُ لَا غُلُولَ فِيهِ، وَحَجُّهُ مَبْرُورٌ۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَجُّهُ مَبْرُورٌ؟ تُكْفِّرُ خَطَايَا سَنَةٍ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا بہترین عمل کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پوچھا گیا کہ پھر کونسا عمل؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پوچھا گیا کہ پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔ (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔ (بخاری، مسلم)۔ اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں کوئی شک نہ ہو، اور ایسا غزوہ جس میں کوئی چوری یا خیانت (مال غنیمت میں) نہ ہو، اور ایسا حج جو مقبول ہو، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مقبول حج ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ: افضل اعمال کے سلسلے میں مختلف احادیث منقول ہیں، کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا گیا ہے اور کسی میں کسی کو، ان سب میں مطابقت و موافقت یوں پیدا کی جاتی ہے کہ یہ اختلاف بیان سائلین کے احوال، حیثیات، اور مقامات کے فرق و تفاوت کی بناء پر ہے۔ جو پہلے بھی کئی جگہ ذکر کیا جا چکا ہے۔

(۸۴۰/۲) وَغَنَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْشُرْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ الْإِسْنَانِيُّ، وَغَفَرَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اور (حج کے دوران) نہ کوئی فحش بات چیت کرے اور نہ فسق اور گناہ میں مبتلا ہو تو وہ اس طرح (بے گناہ ہو کر) واپس آتا ہے۔ جیسے کہ (اس دن بے گناہ تھا) جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)۔ البتہ ترمذی کی روایت میں ہے کہ اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

فائدہ: اللہ کے لیے حج کا مطلب یہ ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اس کی رضا و خوشنودی ہی مقصود ہو، حاجی کہلانا، ریاء و شہرت مقصود نہ ہو، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ جو شخص حج اور تجارت یا مال وغیرہ لانے، دونوں کے قصد سے حج کو جائے گا تو اسے ثواب کم ملے گا نسبت اس شخص کے جو صرف حج کے لیے جائے گا کہ اسے ثواب زیادہ ملے گا۔

”رفث“ کے معنی ہیں جماع کرنا فحش گوئی میں مبتلا ہونا اور عورتوں کے ساتھ ایسی باتیں کرنا جو جماع کا داعیہ اور پیش خیمہ بنتی ہیں علماء نے لکھا ہے کہ یہ ایک ایسا جامع کلمہ ہے جس میں ہر قسم کے لغو اور بے ہودہ بات داخل ہے حتیٰ کہ بیوی کے ساتھ صحبت کا ذکر کرنا بھی داخل ہے

(۸۳۳/۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَى الْمَجَاهِدَ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ أَفَلَا تُجَاهِدُ؟ فَقَالَ: لَكِنَّ أَفْضَلَ الْمَجَاهِدِ حَجُّ مَبْرُورٍ۔ رواه البخاری وغیره وابن خزيمة في صحيحه، ولفظه قالت:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ عَلَى النِّسَاءِ مِنْ جِهَادٍ؟ قَالَ: عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالٌ فِيهِ الْحُجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم (عورتیں) جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد میں شریک نہ ہو جایا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بے شک جہاد سب سے افضل عمل ہے مگر تمہارے لیے) بہترین جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری وغیرہ) اور ابن خزیمہؒ کی روایت کے الفاظ یوں ہیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذمے ایسا جہاد ہے جس میں قتل و قتل نہیں ہے، وہ حج و عمرہ ہے۔

(۸۳۵/۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جِهَادُ الْكُفْرِ وَالصَّغِيرِ وَالسَّرَّاقِ الْحُجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ رواه النسائي بإسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے، کمزور، عورت کا جہاد، حج اور عمرہ ہے۔ (سنن نسائی)

(۸۳۶/۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُؤَالِ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِثْنَاءَ عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ تُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتُحَجَّ وَتُعْتَمِرَ، وَتُعْتَمِلَ مِنَ الْمُنَابِقَةِ، وَأَنْ تُتِرَ الْوُضُوءَ، وَتُصَوِّمَ رَمَضَانَ۔ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ کا وہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو جبرائیل علیہ السلام کے حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرنے پر ہوا، پوچھا: اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور حج و عمرہ کرو، اور جنابت کا غسل کرو، اور وضو کو اچھے طریقہ سے پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، پوچھا: جب میں (یہ سب اعمال) کروں تو میں مسلمان ہوں؟ فرمایا: جی ہاں! کہا: آپ نے حج فرمایا۔ (صحیح ابن خزیمہ)

(۸۳۷/۱۰) وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ يُسَلِّتَ لِلَّهِ قُلُوبَكَ، وَأَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ، قَالَ: فَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ۔ قَالَ: وَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَتَبْتَغِيَ بَعْدَ التَّوْبَةِ۔ قَالَ: فَأَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْهِجْرَةُ۔ قَالَ: وَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: أَنْ تُهْجَرَ الشُّوْءَ۔ قَالَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَجَاهِدُ۔ قَالَ: وَمَا الْمَجَاهِدُ؟ قَالَ: أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقِيتَهُمْ قَالَ: فَأَيُّ الْمَجَاهِدِ أَفْضَلُ؟ قَالَ مَنْ عَجَزَ جَوَادُهُ وَأَهْرَقَ دَمَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُفَرِّ عَمَلًا مِنْهُمَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِوَحْيِهِمَا: حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ أَوْ عُمْرَةٌ مَبْرُورَةٌ۔

رواہ احمد بإسناد صحیح، ورواہ صحیح بہر فی الصحیح والطبرانی وغیرہ، ورواہ البیہقی۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (اسلام یہ ہے) کہ تمہارا دل اللہ کے لیے جھک جائے اور یہ کہ تمہاری زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ پوچھا: کونسا اسلام افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ایمان۔ دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (ایمان یہ ہے کہ) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین رکھو۔ دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت، دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: برائی کو چھوڑ دینا۔ دریافت کیا: پھر کونسی ہجرت افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جہاد۔ دریافت کیا: جہاد کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب کفار سے

مذہب ہو تو ان سے مقابلہ کرنا۔ دریافت کیا: کونسا جہاد افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس میں گھوڑے کے پیر کاٹ دیے جائیں اور خون بہا دیا جائے (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے (یہ) ارشاد فرمایا: پھر دو عمل ایسے ہیں جو سارے اعمال سے افضل ہیں، سوائے اس کے جو ان جیسے عمل کرے، مقبول حج یا مقبول عمرہ۔ (احمد، طبرانی، بیہقی)

(۸۳۸/۱۱) وَعَنْ مَعْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحَدِّهِ، ثُمَّ الْحِقَادُ، ثُمَّ حَجَّةُ بَرَّةٍ تَفُضُّ سَائِرَ الْأَعْمَالِ كَمَا تَبَيَّنَ مَطْلَعُ الشَّمْسِ إِلَى مَغْرِبِهَا، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَطَبْرَانِي۔

ترجمہ:..... حضرت ماعقل نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: اکیلے اللہ کی ذات

عالی پر ایمان لانا پھر جہاد، پھر مقبول حج، اور دوسرے تمام اعمال میں فضیلت کے اعتبار سے اتنا ہی فرق ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان۔ (مسند احمد، طبرانی)

(۸۳۹/۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَقُّ الْمُبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ قِيلَ: وَمَا بِرَّه؟ قَالَ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَطَيِّبُ الْكَلَامِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَطَبْرَانِي فِي الْأَوْسَطِ بِلِسَانِ حَسَنٍ، وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حج مبرور کا انعام جنت کے سوا کچھ نہیں، کسی نے پوچھا حج کی عمدگی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کھانا کھانا، نرم گفتگو کرنا۔ اور ایک روایت میں ہے کھانا کھانا، اور کثرت سے سلام کرنا۔ (احمد، طبرانی، صحیح ابن خزیمہ، بیہقی، حاکم)

فائدہ:..... حدیث شریف میں حج کی تین نیکیاں ارشاد فرمائی ہیں:

- ①..... کھانا کھانا، ایک قوم والے دوسری قوموں کو، ایک ملک زبان والے دوسرے ملک و زبان والوں کو کھانے کھلائیں۔
 - ②..... نرم گفتگو کرنا، اس لیے کہ حج کے سفر میں مشقت ہوتی ہے، اسکو اللہ کے لیے برداشت کرنا اور ساتھیوں کے ساتھ بات میں نرمی اختیار کرنا۔
 - ③..... کثرت سے سلام کرنا، خواہ جاننے والے ہوں یا نہ جاننے والے ہوں، اسلام کی نسبت پر ہر ایک کو سلام کرنا۔
- اور اگر غور کیا جائے تو حج سے مقصود جو مسلمانوں کی اجتماعیت، اتحاد و اتفاق ہے وہ انہی نیکیوں کے کرنے سے ابھرتا ہے اور باقی رہتا ہے مسلمانوں کی اجتماعیت اسی سے ظاہر ہوتی ہے اور جب مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد و اتفاق ہو تو کوئی باطل قوت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(۸۴۰/۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ، يُعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْعَمْرِ، فَإِنَّمَا يَنْفَتَابُ الْفَقْرُ وَالذُّلُوبُ، كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ حَبْثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمُبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حَبَّابٍ فِي صَحِيحِهِمَا، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پے درپے (یکے بعد دیگرے) حج اور عمرے کرتے رہا کرو، کیوں کہ یہ دونوں تنگ دستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے لوہا یا سنا کر کی بجھی، لوہے اور سونے چاندی کے میل پکیل کو دور کر دیتی ہے، اور حج مبرور کی جزاء تو جنت کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔ (سنن ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ:..... ”پے درپے حج اور عمرے کرتے رہا کرو“ کا مطلب یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں ساتھ کرو جسے قرآن کہتے ہیں اور یہ سب سے افضل حج ہے، یا پھر اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے عمرہ کیا ہے تو پھر حج بھی کرو، اور حج کر لیا ہے تو پھر عمرہ بھی کرو۔

”فقر“ سے مراد ظاہری فقر بھی ہو سکتا ہے اور باطنی فقر بھی یعنی حج و عمرہ کرنے سے اللہ تعالیٰ مال و دولت کی نعمت سے نوازتا ہے یا یہ کہ دل غنی ہو جاتا ہے۔

اور حدیث پاک کا آخری جملہ ”جج مبرور کی جزاء تو جنت کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں“ میں ”جج مبرور“ کا معنی نیکی والا جج ہے اور نیکی والے جج کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی معصیت نہ ہو، اسی واسطے اکثر حضرات اس کا ترجمہ جج مقبول کرتے ہیں کہ جب آداب و شرائط کی رعایت ہوگی کوئی لغزش اس میں نہ ہوگی تو وہ جج ان شاء اللہ مقبول ہی ہوگا۔

(۸۳۱/۱۵) وَعَنْ أَبِي مُؤَسَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَزْوَاجِ مَائَتَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، أَوْ قَالَ: مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَيُخْرِجُ مِنْ دُلُوبِهِ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَكَدَّةُ أَهْلِهِ - رواه البزار -

ترجمہ:..... حضرت ابو موسیٰؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حاجی اپنے گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کی یا چار سو گھرانوں کی شفاعت کرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہوا۔ (مسند بزار)

(۸۳۲/۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا تَزْفَعُ إِلَّا إِلَى الْحَاجِّ رَجُلًا، وَلَا تَقْصُرُ يَدًا إِلَّا لَكَسْبِ اللَّهِ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ أَوْ مَخَاعَنَةُ سَيِّئَةٍ أَوْ رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً - رواه البيهقي وابن حبان في صحيحه -

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: حاجی کا اونٹ (یعنی اس کی سواری کا ہر جانور) جو بھی قدم رکھتا ہے ہر ایک کے بدلے اللہ تعالیٰ اس حاجی کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے، یا اس کا ایک گناہ معاف فرماتا ہے، یا اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ (سنن بیہقی، صحیح ابن حبان)

(۸۳۳/۱۸) وَعَنْ زَاذَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّصًا شَدِيدًا، فَدَعَا وَلَدَهُ فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَقَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَكَّةَ كَسَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً، كُلُّ حَسَنَةٍ مِائَةٌ أَلْفِ حَسَنَةٍ - رواه ابن خزيمة في صحيحه والحاكم كلاهما من رواية عيسى بن سواد - وقال الحاكم -

ترجمہ:..... حضرت زاذانؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ (ایک مرتبہ) سخت بیمار ہوئے تو اپنی اولاد کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص مکہ سے پیدل حج کو جائے، یہاں تک کہ مکہ کی طرف لوٹے اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کے لیے سات سو نیکیاں لکھتا ہے، ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے، پوچھا گیا حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا ہر نیکی کے بدلہ ایک لاکھ نیکی۔ (صحیح ابن خزيمة، حاکم)

(۸۳۴/۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى الْبَيْتَ أَلْفَ أُتْبَةٍ لَمْ يَزُغْ قَطُّ فِينَهُنَّ مِنَ الْهَيْدِ عَلَى رَجُلَيْهِ، رواه ابن خزيمة -

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان سے پیدل چل کر بیت اللہ ایک ہزار بار تشریف لائے اور کبھی سفر میں سواری پر سوار نہ ہوئے۔ (صحیح ابن خزيمة)

(۸۳۵/۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَجَّاجُ وَالْعُمَرَاءُ وَفَدُ اللَّهِ، إِذَا دَعَوْهُ أَجَابَتْهُمْ، وَإِنْ اسْتَعْفَرُوهُ عَفَّرَ لَهُمْ - رواه النسائي وابن ماجه، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهم -

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد (مہمان) ہیں، اگر دعا کرتے ہیں تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اگر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں تو ان کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزيمة، صحیح ابن حبان)

(۸۳۶/۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْفَرُ لِلْحَاجِّ، وَلَوْ اسْتَعْفَرَهُ الْحَاجُّ - رواه البزار والطبرانی في الصغير، وابن خزيمة في صحيحه والحاكم، ولفظهما قال: أَلْتُهُمَّ الْغُفْرَ لِلْحَاجِّ، وَلَوْ اسْتَعْفَرَهُ الْحَاجُّ -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں حاجی کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کی بھی جس کے لیے حاجی مغفرت مانگے۔ (بزار، طبرانی، فی الصغیر)۔ اور صحیح ابن خزیمرہ و حاکم کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما اور اس کی بھی جس کے لیے حاجی مغفرت مانگے۔“

(۴۴۷/۲۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَشْفِعُوا بِهَذَا الْبَيْتِ فَقَدْ هَدَيْتُمْ مَرَّتَيْنِ. وَيُزَفُّ فِي الْقَائِلَةِ. رَوَاهُ الْبِزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِمُ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بیت اللہ (کعبہ شریف) سے جتنا فائدہ اٹھا سکو اٹھا لو، یہ پہلے دو بار توڑھے چکا ہے، اور تیسری بار میں (یعنی تیسری بار ڈھائے جانے کے بعد) اٹھا لیا جائے گا۔

(بزار، طبرانی فی الکبیر، صحیح ابن خزیمرہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ: جن تین مرتبہ بیت اللہ کے منہدم ہونے کا حدیث شریف میں ذکر ہے ان میں پہلی بار تو ملوفان نوح کے موقع پر ہوا، جو عرصہ تک یوں ہی بے نشان پڑا رہا، اس کے بعد اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو بنیادوں سے تعمیر کیا، جس کا ذکر اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: **وَاذْكُرْ فَعَلَهُمْ الْفَعْلَ اَعَدَّ مِنَ الْبَيْتِ وَاسْتَفْعِلُ** (اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب کہ بلند کر رہے تھے ابراہیمؑ کعبہ شریف کی دیواریں اور اسماعیلؑ) مسجد حرام میں اکثر سیلاب کا پانی گھس آتا تھا، اور یہی وجہ تھی کہ عربوں نے کعبہ کا دروازہ اونچا کر رکھا تھا (اگرچہ روایات میں اس کے متعلق یہ خیال بھی ملتا ہے کہ عربوں نے کعبہ کا دروازہ اس لیے اونچا کیا تھا کہ جس کو چاہیں اندر جانے کی اجازت دیں اور جسے چاہیں روک دیں) چنانچہ قریش کے دور میں ایک مرتبہ زوردار سیلاب سے کعبۃ اللہ کی عمارت منہدم ہو گئی تھی، یہ دوسرا موقع تھا جس کو قریش نے تعمیر کیا تھا، اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ یہ نبوت سے چند سال پہلے کی بات ہے۔

اور تیسرے منہدم ہونے کی پیشین گوئی دی گئی ہے وہ اخیر زمانہ میں بالکل قیامت کے قریب ہوگا، اس لیے یہ خبر ان آیات و احادیث کے منافی نہیں ہے جن میں کعبۃ اللہ کی قدرتی نگہبانی کا بیان ہے، جب قدرت کو یہی منظور ہوگا کہ یہ عالم درہم و برہم ہو تو بیت اللہ کی قدرتی نگہبانی کا بیان ہے، جب قدرت کو یہی منظور ہوگا کہ یہ عالم درہم و برہم ہو تو بیت اللہ کے ڈھسے جانے سے نظام عالم خود ختم ہو جائے گا۔ جس کی طرف اللہ نے قرآن شریف میں اشارہ فرمایا ہے: **جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِبْلَةً لِلنَّاسِ** (مائدہ ع ۱۳)

ترجمہ: ”حق تعالیٰ شانہ نے کعبہ کو جو محترم گھر ہے لوگوں کو قائم رہنے کا سبب بنادیا۔“

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے قائم رہنے کا سبب ان کے دین کا رہنا اور نشانات حج کا قائم رہنا یہ ہے کہ جو لوگ اس میں پیش قدمی جائیں وہ مامون ہو جائیں، حسن بصریؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ لوگ اپنے دین پر قائم رہیں گے جب تک کہ اس گھر کا حج کرتے رہیں اور نماز میں اس طرف منہ کرتے رہیں۔ (تفسیر درمنثور)

امامات قیامت کی روایات میں قیامت کے قریب کعبہ کا منہدم ہونا کثرت سے وارد ہوا ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ جیسی گویا میری نظر کے سامنے ہے جو کعبہ شریف کو ایک ایک پتھر اس کا گرا کر منہدم کر دے گا، ایک حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک حجر اسود اور مقام ابراہیم نہ اٹھالیے جائیں، ایک حدیث میں ہے کہ لوگ کعبہ پر چڑھائی کریں گے اور وہ اتنا بڑا لشکر ہوگا کہ اس کا لگا حصہ حجر اسود کے پاس ہوگا اور پچھلا حصہ جدہ میں سمندر کے قریب اور کعبہ شریف کو ایک ایک پتھر گرا کر توڑیں گے۔ (اتحاف)

(۴۴۸/۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَهْبَطَ اللَّهُ آذَنَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: إِنِّي مُنْهَظٌّ مَعَكُمْ بَيْتًا. أَوْ مَنَازِلًا يُطْلَفُ حَوْلَهُ كَمَا يُطْلَفُ حَوْلَ عِزِّي. وَيُصَلَّى عَنْدهُ كَمَا يُصَلَّى عَنْ عِزِّي. فَلَمَّا كَانَ زَهْنُ الطُّلُوقِ

وَقَالَ الْأَكْبِيَاءُ يُحْجَوْنَ، وَلَا يَنْعَلُونَ مَكَانَهُ فَبَيَّاهُ لَا يَزَاهِيَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَبَنَاهُ مِنْ خَمْسَةِ أَجْبَلٍ: جَزَاءً، وَتَبَاتٍ، وَجَبَلٍ الطُّورِ، وَجَبَلٍ الْخَيْرِ، فَتَمَتَّعُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعُوا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا تو ارشاد فرمایا: میں تمہارے ساتھ اپنا گھرا تارنا ہوں جس کا ایسا ہی طواف کیا جائے گا جیسا کہ میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے، اور اس کی طرف ایسے ہی نماز پڑھی جائے گی جیسا کہ میرے عرش کی طرف پڑھی جاتی ہے جب طوفان (نوح) آیا تھا تو اس مکان کو اٹھالیا گیا تھا، اس کے بعد انبیاء علیہم السلام اس جگہ کا طواف کرتے تھے اور متعین مکان نہ تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ جل شانہ نے اس جگہ مکان بنانے کا حکم فرمایا اور جگہ کی تعین خود فرمادی، اس کو ابراہیم علیہ السلام نے پانچ پہاڑوں سے بنایا تھا، حراء، شہیر، لبنان، جبل طور، جبل خیر، لہذا جتنا ہو سکے اس بیت اللہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۸۴۹/۲۶) وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ يَغْنِي الْقَرِيبَةَ۔ قَالَ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْرِضُ لَكَ۔ رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فریضہ حج ادا کرنے میں جلدی کرو، کچھ خبر نہیں کیا رکاوٹ پیش آجائے۔ (اور آدمی مجبور ہو کر رہ جائے)۔ (ابو القاسم الاصہبانی)

(۸۵۰/۲۲) وَرَوَى ابْنُ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدٍ مِنِّي، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَرَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، فَسَلَّمَا ثُمَّ قَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْنَا نَسْأَلُكَ، فَقَالَ: إِنَّ شَيْئًا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا جِئْتُمَا نَسْأَلَانِي عَنْهُ فَعَلْتُ، وَإِنْ شِئْتُمَا أَنْ أُمِيتَ وَتَسْأَلَانِي فَعَلْتُ؟ فَقَالَا: أَخْبَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ الثَّقَفِيُّ لِلْأَنْصَارِيِّ: سَلْ، فَقَالَ: أَخْبَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: جِئْتَنِي تَسْأَلْنِي عَنْ مُحَرَّجَةٍ مِنْ بَنِيكَ تَوُفُّرُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ، وَمَالِكَ فِيهِ، وَعَنْ رَكْعَتَيْكَ بَعْدَ الطُّوَافِ وَمَالِكَ فِيهِمَا، وَعَنْ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ وَقُوفِكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ رَمِيكَ الْجِمَارِ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ نُحْرِكَ وَمَالِكَ فِيهِ مَعَ الْإِقَاصَةِ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَعَنَ هَذَا جِئْتُ أَسْأَلُكَ۔ قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا حَرَّجْتَ مِنْ بَنِيكَ تَوُفُّرُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ لَا تَقْصُرْ نَافِلَتِكَ حَقًّا، وَلَا تَرْفَعُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ بِهَا حَسَنَةً، وَمَا رَكْعَتَاكَ بَعْدَ الطُّوَافِ كُفَيْتَ رَقَبَةً مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كُفَيْتَ سَبْعِينَ رَقَبَةً، وَأَمَّا وَقُوفُكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَهْطِلُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَبْهِنُ بِكُمْ السَّلاَئِكَ يَقُولُ: عِبَادِي جَاؤُونِي شُعْقًا مِنْ كُلِّ قَبْضٍ عَوْبِي يَرْجُوْنَ جَنَّتِي، فَلَوْ كَانَتْ دُنُوبُكُمْ كَعَدَدِ الرَّمْلِ أَوْ كَقَطْرِ السَّمَاءِ أَوْ كَرَبْدِ الْبَحْرِ لَعَفَرْتُكُمْ، أَفِيضُوا عِبَادِي مَعْفُورًا لَكُمْ، وَلِمَنْ شَفَعْتُمْ لَهُ، وَأَمَّا رَمِيكَ الْجِمَارِ فَلَنْتَ بِحُجَّتِكَ خَصَاةَ رَهْمَتِي تَكْفِيرُ كَبِيرَةٍ مِنَ الْمُؤْثِقَاتِ، وَأَمَّا نُحْرُكَ فَمَذْخُورٌ لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ، وَأَمَّا جَلَا فُكْتُ رَأْسِكَ فَلَنْتَ بِحُجَّتِكَ شَعْرَةً خَلَقْتُهَا حَسَنَةً، وَنُحْنِي عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِنَّكَ تَطُوفُ وَلَا ذَنْبَ لَكَ، يَأْتِي مَذْكَ حَتَّى يَنْصَرِفَ يَذِيبُ بَيْنَ كَتِفَيْكَ فَيَقُولُ: اِغْمَلْ فِيمَا تَشْتَقِي فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَغْفِي رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَزَارِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں منیٰ کی مسجد میں حاضر تھا کہ دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حاضر خدمت ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کچھ دریافت کرنے آئے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دل چاہے تو تم دریافت کر لو اور تم کہو تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمادیں، ثقفی شخص نے انصاری کو کہا تم پوچھو، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیے (کیا دریافت کرنا چاہتا ہوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے، اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے کا کیا فائدہ، اور صفا مروہ کے درمیان

طس روایت کو الترغیب میں زوی کے ساتھ ذکر کیا ہے البتہ دوسری بہت سی صحیح روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے اس لیے اس کو یہاں ذکر کیا۔

دوڑنے کا کیا ثواب ہے اور عرفات پر ٹھہرنے اور شیطان کے کنکریاں مارنے کا اور قربانی کرنے کا اور طواف زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اس پاک ذات کی قسم! جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یہی سوالات ہمارے ذہن میں تھے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) اونٹنی جو ایک قدم رکھتی ہے یا اٹھاتی ہے وہ تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ ایک عربی غلام کو آزاد کیا ہو، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور عرفات کے میدان میں وقوف (کا ثواب یہ ہے کہ) حق تعالیٰ شانہ دنیا کے آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ میرے بندے دو درود سے پرانگندہ ہل آئے ہوئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطرؤں کے برابر ہوں، یا سمندر کے تہاگ کے برابر ہوں تب بھی میں نے عاف کر دیے۔ میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ، تمہارے بھی گناہ معاف ہیں اور جن کی تم سفارش کرو ان کے بھی گناہ معاف ہیں، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطانوں کے کنکریاں مارنے کا حال یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ ایک بڑا گناہ جو ہلاک کر دینے والا ہو عاف ہوتا ہے اور قربانی کا بدلہ اللہ کے یہاں تمہارے لیے ذخیرہ ہے اور (احرام کے کھولنے کے وقت) سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اس کے بعد آدمی جب طواف زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا، اور ایک فرشتہ سوئذ حوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کر تیرے پچھلے سب گناہ تو معاف ہو چکے۔ (امروانی فی التہذیب والادب)

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے کے بعد اس کے اور اس کی سواری کے ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور کنکریوں کے مارنے کا ثواب تو اتنا ہے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کوئی نہیں جانتا کہ اللہ نے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کچھ سامان چھپا رکھا ہے، یہ بدلہ ہوگا ان کے اعمال کا، اور سر منڈوانے میں ہر بال جو زمین پر گرے قیامت کے دن نور ہوگا۔

(۸۵۱/۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَصَاتَ كُتَيْبَ لَدَ أَخْبَرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَصَاتَ كُتَيْبَ لَدَ أَخْبَرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَصَاتَ كُتَيْبَ لَدَ أَخْبَرُ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ رواه أبو يعلى۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو حج کے لیے نکلا اور راستہ میں وفات پا گیا اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب ملتا رہے گا اور جو عمرہ کرنے کے لیے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا اس کے لیے (بھی) قیامت تک عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا اور جو اللہ کی راہ میں غزوہ (جہاد) کرنے کے لیے نکلا اور راستہ میں ہی وفات پا گیا اسے قیامت تک مجاہد کا ثواب ملتا رہے گا۔ (ابو یعلیٰ)

(۸۵۲/۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَقَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَغَرَّطُ إِذَا وَقَفَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَاقْصَعَتْهُ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُغْلِسُوهُ بِمَاءٍ وَيَسْطِ، وَكَقِفُوهُ بِمُؤْتِيَةٍ، وَلَا تَخْطُطُوا، فَإِنَّهُ يُنْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائِيًا، رواه البخاری ومسلم۔ وابن خزيمة۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک صاحب عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے اچانک وہ اپنی سواری سے گرتے ہی انتقال فرما گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو پانی سے اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور انہی کے دونوں کپڑوں میں انہیں دفن دو، اور ان کا نہ سر ڈھکو اور نہ ان کو خوشبو لگاؤ، کیوں کہ انہیں قیامت کے دن (اسی حالت) تلبیہ (لیک لیک) کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ (صحیح بخاری، مسلم ابن حنبل)

حج اور عمرہ میں (دل کھول کر) خرچ کرنے کی ترغیب اور مال حرام سے خرچ کرنے کا بیان

(۱/۸۵۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا: (إِنَّ لَكَ مِنَ الْأَجْرِ عَلَى قَدْرِ نَصِيكَ وَتَقَاتِلِكَ رِوَاهُ الْحَاكِمُ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے میرے عمرے کے متعلق فرمایا تمہیں اجر تمہاری محنت و مشقت اور خرچ کے بقدر ملے گا۔ (حاکم)

فائدہ:..... اس لیے حج کے سفر میں جو بھی مشقت آئے اس کو خوش دلی سے برداشت کیا جائے اور یقین ہو کہ جتنی مشقت، تھکاوٹ ہو اسی کے بقدر اللہ کی طرف سے اجر بھی ہوگا اور اسی طرح خرچ کرنے میں بھی بخل سے بچا جائے اور فراغ دل سے خرچ کیا جائے، راستہ میں کسی کو ضرورت مند دیکھے اسے دے، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے محتاجوں اور حاجت مندوں پر خرچ کرے، قربانی کا جانور بہتر سے بہتر خریدے، لیکن آج کل جو مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے اعزاء واقارب کے لیے تحفے تحائف لانے کا رواج ہے یہ خرچ بالکل ہی فضول اور دین و دنیا دونوں لحاظ سے نقصان دینے والا ہے اور ریاء و نمود کی کوشش سے عمل کا اجر و ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

(۲/۸۵۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الثَّقَلُ فِي الْحَجِّ كَالثَّقَلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَسْبُعُ مِائَةَ ضَعْفٍ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَإِسْنَادُ أَحَدٍ حَسَنٌ۔

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں حج میں خرچ کرنا (اجر و ثواب کے لحاظ سے) اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی طرح سے ایک (روپیہ) کا بدلہ سات سو (روپیہ) ہے۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط، بیہقی)

فائدہ:..... مشائخ نے حج کے آداب میں خرچ کرنے میں تنگی نہ کرنا خاص طور پر ذکر کیا ہے، مشائخ کا ارشاد ہے کہ اگر کھانے پینے کی چیزوں میں بھی وہاں کے تاجروں کی اعانت کا ارادہ کرے تو یہ بھی اپنی ذات پر خرچ کے بجائے وہاں اہل ضرورت پر خرچ بن جاتا ہے، حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ بہترین حاجی وہ ہے جس کی نیت میں اخلاص ہو نفقہ بہتر ہو اور اللہ کے ساتھ یقین کامل ہو۔

(۶/۸۵۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ: مَا أَمَعَرَ حَاجٌّ قَطُّ - قِيلَ لِمَا يَجِبُ؟ مَا الْإِمْعَارُ؟ قَالَ: مَا أَفْتَقَرَ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْبَزَارُ

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حاجی فقیر ہرگز نہیں ہو سکتا، (روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حاجی کبھی امعار میں مبتلا نہیں ہوتا) کسی نے حضرت جابرؓ سے پوچھا ”امعار“ کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: تنگ دستی۔ (طبرانی فی الاوسط و البزار)

(۶/۸۵۶) وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ حَاجًّا بِثَقَلَةٍ ظَلِيمَةٍ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرَبِ فَنَادَى: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ - نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، رَأَيْتَ خَلْدًا، وَرَأَيْتَ خَلْدًا، وَحَجَّكَ مَبْرُورٌ غَيْرُ مَأْذُورٍ، وَإِذَا خَرَجَ بِالثَّقَلَةِ الْخَبِيثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرَبِ، فَنَادَى: لَبَّيْكَ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ رَأَيْتَ خَلْدًا، وَحَجَّكَ حَرَامًا، وَتَقَفْتُكَ حَرَامًا، وَحَجَّكَ مَبْرُورًا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حاجی حلال مال کے ساتھ حج کو نکلتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر کہتا ہے: لبیک اللہم لبیک تو فرشتہ آسمان سے (اس کی تائید و تقویت میں) لبیک و سعدیک کہتا ہے (یعنی تیرا لبیک کہنا مقبول ہے) وہ فرشتہ کہتا ہے تیرا تو شہ بھی حلال ہے، تیری سواری بھی حلال ہے (کہ حلال مال سے حاصل ہوئے) اور تیرا حج مبرور ہے اور کوئی وبال تجھ پر نہیں اور جب آدمی حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے کہ نہ لبیک نہ سعدیک، یعنی

تیری بلیک غیر مقبول ہے تیرا تو شرعاً حرام ہے، تیرا خرچہ حرام ہے تیرا حج معصیت ہے، یہ حج مبرور نہیں۔ (طبرانی فی الاوسط، اصہبانی) ط

رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت اور ترغیب

(۸۵۴/۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لِرَوْحِهَا: أَخْجِنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عِنْدِي مَا أُحْجِجُكَ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: أَخْجِنِي عَلَى جَمَلِكَ فَلَدَبَ؟ قَالَ: ذَلِكَ خَيْبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي تَفَرُّ أَعَيْنَتِ السَّلَامَةِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ، وَإِنَّمَا سَأَلْتَنِي الْحَجَّ مَعَكَ، فَقُلْتُ: مَا عِنْدِي مَا أُحْجِجُكَ عَلَيْهِ، قَالَتْ أَخْجِنِي عَلَى جَمَلِكَ فَلَدَبَ، فَقُلْتُ: ذَلِكَ خَيْبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ: وَإِنَّمَا أَمَرْتَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَمْدُدُ حَجَّكَ مَعَكَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْرَبُهَا السَّلَامَةِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّكَ مَعِيَ عُمَرَةُ فِي رَمَضَانَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ خَرِيزَةَ فِي صَحِيحِهِ كَلَامَهَا بِالْقَصَةِ، وَاللَّفْظُ لَأَبِي دَاوُدَ، وَآخِرُهُ عِنْدَهَا سَوَاءٌ

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حج کو تشریف لے جانے لگے تو ایک صحابی عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرا دو۔ انہوں نے فرمایا: میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے جس پر میں تمہیں حج کراؤں، بیوی نے کہا کہ تمہارا فلاں اونٹ ہے، خاوند نے کہا کہ وہ تو میں نے اللہ کی راستہ میں وقف کر چکا ہوں (مجبوراً وہ بیچاری رہ گئیں)، جب رسول اللہ ﷺ حج سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو ان کے خاوند رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی آپ کو سلام کہتی ہیں اور انہوں نے آپ کے ساتھ حج کرنے کا مطالبہ کیا تھا تو میں نے کہہ دیا تھا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے انہوں نے کہا تھا کہ تمہارا فلاں اونٹ ہے، اس پر میں نے کہا کہ وہ تو میں اللہ کے راستہ میں وقف کر چکا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس پران کو حج کرا دیتے تو یہ بھی اللہ کے راستہ میں تھا، (پھر) انہوں نے عرض کیا کہ بیوی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں کہ کونسا عمل آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے، (تاکہ وہ عمل کروں اور آپ کے ساتھ حج کرنے کا ثواب لے لوں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی کو میرا سلام کہنا اور ان کو بتلادینا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... اسی قسم کا قصہ حضرت ام سنانؓ کے ساتھ بھی پیش آیا اور ام معقلؓ اور ام سلیمؓ کے ساتھ بھی (جیسا کہ اگلی روایات میں ان واقعات کا ذکر ہے لیکن سب کا حاصل ایک ہے اس لیے ان احادیث کا ترجمہ نہیں کیا جاتا) کہ یہ سب حج کا ارادہ فرماتی رہیں لیکن کسی نہ کسی عذر کی وجہ سے نہ جاسکیں تو نبی کریم ﷺ نے ہر ایک سے یہی ارشاد فرمایا کہ ماہ مبارک کا عمرہ حج کے برابر ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ان کی روایات ذکر فرمائی ہیں کہ عمرہ کا حج کے برابر ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اس عمرہ سے حج فرض پورا ہو جائے گا، یہ اجماعی مسئلہ ہے اس میں کسی کو بھی خلاف نہیں کہ حج فرض اس سے ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ عمرہ کے ساتھ رمضان المبارک کی فضیلت مل جانے کی وجہ سے حج کے ثواب کے برابر ہو جاتا ہے، ابن جوزیؒ کہتے ہیں کہ بسا اوقات وقت کی فضیلت کی وجہ سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے جیسا کہ خلوص نیت اور اخلاص کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے۔ (فتح الباری)

انبیاء علیہم السلام کی اقتداء میں حج میں تواضع و انکساری اور سامان و لباس میں سادگی کی ترغیب

(۸۵۸/۱) رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَكَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ رِبًّا وَقَطِيفَةً خَلِيفَةً تُسَاوِي أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، أَوْ لَا تُسَاوِي، ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَبِّجْهُ لَا رِبَاءَ فِيهَا وَلَا سَمْعَةَ

رواہ الترمذی فی الشمائل، وابن ماجہ والاصباحی الا انه قال: لا تساوی اربعة دراهم، رواه الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن عباس ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی کاٹھی ایسے پرانے بوسیدہ کھیس پر حج کیا جو صرف چار درہم کی قیمت کا تھا بلکہ شاید چار درہم کا بھی نہ تھا اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: اے اللہ! اس حج کو دکھا دے اور نام و نمود سے پاک کر دے۔ (ترمذی فی شمائل، ابن ماجہ، اصباحی، طبرانی فی الاوسط)

(۸۵۹/۲) وَغَنِ ثَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَكَّمَ أَنَسٌ عَلَى رَجُلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَّمَ عَلَى رَجُلٍ، وَكَانَتْ رَأْسُهُ رَاغِبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ترجمہ:..... (حضرت انسؓ کے پوتے) ثمامہؓ کا بیان ہے کہ حضرت انسؓ نے کاٹھی پر حج کیا حالانکہ وہ کنبوس آدمی نہ تھے (بلکہ انہوں نے ایسا صرف تواضع و انکساری میں کیا) اور انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بھی کوئی پر تکلف اور شاندار سواری اختیار نہ کی تھی بلکہ کاٹھی پر ہی حج کیا تھا اور وہی (سواری کا اونٹ) آپ کا بار بردار بھی تھا۔ (بخاری)

فائدہ:..... عموماً سامان دلانے والا اونٹ سواری کے اونٹ کے مقابلے میں نسبتاً کم قیمت ہوتا ہے اور وہ سواری کے اونٹ کے علاوہ ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے سواری ہی کے معمولی سے اونٹ پر سامان بھی لا دلیا تھا۔ (از انتخاب)

(۸۶۰/۳) وَعَنْ قُذَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرَى الْجُمُوعَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَا صُرْبَ، وَلَا ظُرْدَ، وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه وغيره۔

ترجمہ:..... حضرت قدامہ بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نحر والے دن رمی جمار کرتے (کنکریاں مارتے) ہوئے مجھ سے رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے۔ نہ مار دھتکار، نہ ہٹو بچو تھی۔ (صحیح ابن خزيمة وغیرہ)

(۸۶۱/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ قَالُوا: وَادِي الْأُرْدَقِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَذَكَرْتُ مِنْ طُولِ شَعْرِهِ شَيْئًا، لَا يَخْفُظُهُ دَاوُدُ وَاصْطَاعَ إِصْبَعُهُ فِي أُذُنِهِ لَمَّا جَوَّازًا إِلَى اللَّهِ بِالنَّاسِ بِتِلْكَ مَاءًا بِهَذَا الْوَادِي۔ قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى قَيْسِيَّةَ، فَقَالَ: أَيُّ قَيْسِيَّةَ هَذِهِ؟ قَالُوا: قَيْسِيَّةَ هَذِهِ، أَوْ لَقِيتْ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حُمْرَاءَ عَلَيْهِ جَبَّةٌ صُوفٌ وَخَطَامٌ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ۔ مَاءًا بِهَذَا الْوَادِي مُلْكِيَّةً۔ رواه ابن ماجه بإسناد صحيح، وابن خزيمة، واللفظ لهما۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بار نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ منظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چلے جا رہے تھے، ہمارا گزرا ایک وادی سے ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کنسی وادی ہے؟ ساتھیوں نے جواب دیا، وادی ”ازرق“ ہے، فرمایا میرے سامنے اس وقت وہ منظر ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جگہ پر حج کے لیے گزر رہے تھے، آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بالوں کی لمبائی کے متعلق بھی کچھ فرمایا تھا جو حدیث کے راوی داؤد بن ابی العالیہ کے ذہن میں نہ رہا، اور فرمایا کہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کانوں میں انگلیاں دے کر زور سے لبیک پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے آہ زاری اور فریاد و پکار کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے تھے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پھر ہم کچھ اور چلے اور ایک گھائی میں پہنچے آپ ﷺ نے پوچھا یہ کنسی گھائی ہے؟ ہم نے ”ہرشی“ یا ”لفت“ بتائی، آپ ﷺ نے فرمایا میں گویا آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ حضرت یونس علیہ السلام اونی چنچہ پہنے اونٹنی پر سوار ہیں جس کی مہار بھی درخت کی چھال سے بٹی ہوئی ہے، تبلیہ

کہتے ہوئے اس وادی سے گزرے چلے جا رہے ہیں۔ (سنسن ابن ماجہ وابن خزیمہ)

(٦/ ٨٦٣) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نِيْلًا. مِنْهُمْ: مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلِّي أَنْظُرِي إِلَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِبَاءُ ثَابٍ قَطْلُوا بَيْتَانِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى تَجْمِيرٍ مِنْ إِبِلِ شُوءَاءٍ مَحْضُومٍ بِحَيْثُ لَا يَنْفِ، لَهُ صَفِيرٌ ثَابٍ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (منیٰ کی مشہور مسجد) مسجد خیف میں (اپنے اپنے زمانوں میں) ستر نبیوں نے نماز پڑھی ہے، جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں، میں گویا ان کو اب آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ دو ”قطوانی“ چادریں لپیٹے احرام باندھے ہوئے ایک شہنشاہ کے اوٹ پر سوار ہیں جس کی مہار درخت کی چھال کی بنی ہوئی ہے، آپ کے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے) بالوں کی دو میٹھیاں بنی ہوئی تھیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

(٨٣/٤) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي عُثْفَانَ جِئْنِي حَتَّى- قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَيْ وَادٍ هَذَا؟ قَالَ: وَادِي عُثْفَانَ قَالَ: لَقَدْ مَرَّ بِهِ هُوَذَا وَصَالِحٌ عَلَى بَكَرَاتٍ خُطْمُهَا اللَّيْفُ، أُرِدُّهُمْ الْعَبَاءَ، وَأُرِدُّهُمْ الرِّمَارَ يَحْجُونَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حج کے سفر میں جب رسول اللہ ﷺ کا گزر وادی ”عسفان“ سے ہوا تو پوچھا: ابو بکر! یہ کونسی وادی ہے؟ عرض کیا: وادی عسفان ہے۔ فرمایا: یہاں سے حضرت ہود و صالحؑ (علیہ السلام) بھی حج کا تہ بند باندھے دھاری دار چادر اوڑھے حج بیت اللہ کے لیے سرخ اونٹنیوں پر سوار گزرے ہیں جن کی مہاریں درخت کی چھال سے بٹی ہوئی تھیں۔ (مسند احمد و بیہقی)

(٨ / ٨٦٣) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقٌّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ثَوْبٍ أَحْمَرٍ عَلَيْهِ عِبَاءٌ قَمَلَةٌ أَيْتُهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ -

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک سرخ بتل پر سوار ہو کر حج کیا اور آپ ایک قطوانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ (طبرانی)

(٩/ ٨٦٥) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ عَزَّ بِالزُّوْجَاءِ سَبْمُؤَرٌ نَبِيًّا فِيهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَقًّا عَلَيْهِمُ الْعِبَادَةُ يَوْمُؤَرٌ بَيْنَ اللَّهِ الْعَتِيقِ، رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِ.

ترجمہ:..... حضرت ابو موسیٰؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مقام ”روحاء“ پر حج بیت اللہ کے لیے ستر انبیائے کرام علیہم السلام کا پیدل گزر رہا ہے جو چادر اوڑھتے ہوئے تھے، ان میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ (ابو یعلیٰ، طبرانی)

(١١/ ٨٦٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَرَبَ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْحَاجُّ؟ قَالَ: الثَّوْبُ الثَّقِيلُ - قَالَ: فَأَيُّ الْحِجَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْعَمَمُ وَالنَّجْجُ - قَالَ: وَمَا السَّيْبِيلُ؟ قَالَ: الرِّاءُ، وَالرَّحَالَةُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ -

7. **جواب:**..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حاجی کی کیا شان ہونی چاہیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بکھرے ہوئے بالوں والا میلہ پکھلا ہو، پھر پوچھا: حج کو نسا فضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس میں خوب (لبیک کے ساتھ) چلانا ہو، اور (قربانی) کا خون بہانا ہو، پوچھا: (اللہ نے جو فرمایا ہے: **مَنْ اسْتَظَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا**۔ یعنی جو وہاں تک پہنچنے کی سبیل (راہ) پاسکے اس پر حج فرض ہے تو اس) سبیل سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سامان سفر، اور سواری۔ (ابن ماجہ)

۱۔ قلعہ ان کوفہ میں ایک مقام ہے جہاں کی چادریں مشہور تھیں۔

بُخِّرَ۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِالْحُجَّةِ؟ قَالَ: لَعَنَ۔ رَوَاهُ الْمُبَرِّقِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْإِلَهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَهْلٌ مُهَلٌّ قَطُّ إِلَّا أَهْبَ الشَّمْسُ بِذُلُوبِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی تلبیہ کہنے والا بلند آواز سے تلبیہ پکارتا ہے یا تکبیر کہنے والا بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے، ضرور اس کو بشارت و خوش خبری دی جاتی ہے، کسی نے پوچھا اللہ کے رسول! جنت کی؟ فرمایا ہاں! (طبہ فی النبی ص ۱۰۸) اور نبیؐ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بھی تلبیہ کہنے والا بلند آواز سے تلبیہ پکارتا ہے سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہو جاتا ہے۔

بیت المقدس سے احرام باندھ کر آنے کی ترغیب اور فضیلت

(۸۷۱/۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَهْلٌ بِمُعْتَمَرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ غُفِرَ لَهُ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَهْلٌ بِمُعْتَمَرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلُهَا مِنَ الذُّنُوبِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ أَنِّي مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِمُعْتَمَرَةٍ۔

ترجمہ:..... ام حکیم نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بیت المقدس سے احرام باندھ کر آیا اس کی بخشش ہوگئی (سنن ابن ماجہ)۔ اور ایک روایت میں ہے جو مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے عمرے کا احرام باندھ کر آیا اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیے گئے، راوی کا بیان ہے کہ (اس خوشخبری کی وجہ سے) ام حکیم بیت المقدس کا سفر کر کے گئیں اور پھر وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر آئیں۔ اور ابو داؤد و ترمذی کی روایت میں ہے کہ جو شخص مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرے کا احرام باندھ کر مسجد حرام (کعبۃ اللہ) آیا اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے گئے، یا یہ فرمایا: اس کے لیے جنت لازمی ہوگئی، (راوی کو ان دونوں جملوں میں شک ہے)۔

طواف اور حجر اسود و رکن یمانی کے استلام کی ترغیب

اور حجر اسود و رکن یمانی و مقام ابراہیم کی فضیلت

(۸۷۲/۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرَّكْنَيْنِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِي؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ أَفْعَلَ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اسْتِلَامَهُمَا يَحْطُ الْخَطَايَا۔ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ طَافَ أَسْبُوعًا يُحْيِيهِ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ كَعَمَلٍ رَقِيبَةٍ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَرَقَةً رَجُلٍ قَدَّمَا وَلَا وَصَعَهَا إِلَّا كَتَبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَهَذَا الْفُطْلَةُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَهَذَا الْفُطْلَةُ:

إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَنْصَرُ قَدَمًا، وَلَا يَنْزِفُ أَخْرَى إِلَّا حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَتُهُ، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ۔

ترجمہ:..... حضرت عبید بن عمیرؓ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا: کہ یہ کیا بات ہے کہ میں دیکھتا ہوں آپ ہمیشہ انہی دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں حجر اسود اور رکن یمانی؟ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اس میں تعجب کی کون سی بات ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ان دونوں کا استلام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور (حضرت ابن عمرؓ نے) فرمایا کہ

میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ جو شخص طواف کے سات چکر پورے کرے اور (ہر طواف کے بعد جس کے سات شوط یعنی سات چکر ہوتے ہیں) دو رکعت نماز ادا کرے تو (یہ عمل) ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اور یہ (حضرت ابن عمرؓ نے) فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ (حج کے اعمال و ارکان ادا کرتے ہوئے) آدمی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اس کے لیے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔ (مسند احمد، ترمذی)

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان دونوں (حجر اسود اور رکن یمانی) پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ (حاجی) جو بھی قدم اٹھاتا یا رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک خطا (گناہ) مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

(۸۴۳/۲) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَطَاكَ بِالنَّيْتِ أَسْبَغُوا عَلَيْهِ ثَلَاثًا لَا يَلْغُو فِيهِ غَائِبٌ كَحَيْلٍ رَقَبَةٍ يَتَعَقُّهَا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ۔

ترجمہ:..... محمد بن المثنیٰ نے اپنے والد مثنیٰؓ (بن عبد اللہ بن حمیص) سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے طواف کے سات چکر پورے کیے اور اس دوران کوئی فضول حرکت نہیں کی تو گویا اس نے ایک جان آزاد کر دی۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۸۴۳/۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُكْفَى اللَّهُ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى حُجَّاجِهِ بَيْنِيَوِ الْمُخَرَّارِ عَشْرِينَ وَمِائَةً رَحْمَةً: سِتِّينَ لِلْمُطْلَقِينَ وَأَرْبَعِينَ لِلْمُصَلِّينَ وَعَشْرِينَ لِلْمُتَطَهِّرِينَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس رحمتیں روزانہ اس گھر (بیت اللہ) پر نازل ہوتی ہیں، جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر اور چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہیں۔ (بیہقی)

فائدہ:..... بیت اللہ شریف کو صرف دیکھنا بھی عبادت ہے، حضرت سعید بن المسیب تابعیؓ فرماتے ہیں کہ جو ایمان و تصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے وہ خطاؤں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا آج ہی پیدا ہوا، حضرت عطاءؓ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنے والا ایسا ہے جیسا کہ رات کو جاگنے والا دن میں روزہ رکھنے والا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا، اور حضرت عطاءؓ ہی سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ بیت اللہ کو دیکھنا ایک سال کی نفل عبادت کے برابر ہے، اور طواف کرنے والوں پر جس قدر نعمتیں نازل ہوتی ہیں وہ اس حدیث سے ظاہر ہیں۔

(۸۴۵/۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَطَوُافُ حَوْلِ النَّيْتِ صَلَاحٌ إِلَّا أَلَا تُكْفَرُ تَعَلُّمُورٌ فِيهِ، فَمَنْ تَعَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِحَقِّهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کعبۃ اللہ کے گرد طواف کرنا (بھی گویا) نماز ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ تم اس میں بات چیت کر لیتے ہو، لہذا جو بات کرنا ہی چاہے تو سوائے بھلائی کے کوئی اور بات نہ کرے۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... طواف کے دوران افضل یہی ہے کہ بات نہ کی جائے، لیکن اگر ضرورت سے کوئی بات کرنی بھی ہو تو اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ بھلی باتوں کے علاوہ کچھ نہ ہو۔

(۸۴۶/۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ: وَاللَّهِ لَيُبْعَثَنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَذَّابَيْنِ يُبْعَثُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطَلِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَسْلَمَهُ بِحَقِّهِ۔

رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ حجر اسود کو اللہ جل شانہ قیامت کے دن ایسے حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔ (سنن ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... حق کے ساتھ بوسہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان اور تصدیق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔

(۱۳/۸۷۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي الرُّكْنُ الْيَمَانِيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْتَطَرًا مِنْ أَبِي قُبَيْسٍ لَهْ لِسَانًا بَشَرًا وَشَقَاتًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَسَنٍ، وَطَبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَأَى: يَشْهَدُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ بِالْحَقِّ، وَهُوَ يَمِينُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن رکن یمنی (یعنی حجر اسود) ابوقبیس پر از سے بھی بڑا ہو کر آئے گا، اس کے ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، جن لوگوں نے اس کا صدق دل سے استلام کیا ہوگا ان کے حق میں گواہی دے گا اور یہ حجر اسود (یوں سمجھو کہ) اللہ کا ہاتھ ہے جس سے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... اس جگہ اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ حجر اسود اور رکن یمنی کا استلام ایسی طرح ہونا چاہیے جس میں دوسروں کو اذیت نہ پہنچے، کیوں کہ یہ فعل مستحب ہے اور مسلمان کو ایذا پہنچانا حرام ہے۔

(۱۴/۸۷۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجر اسود جب جنت سے دنیا میں اتارا گیا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا آدمیوں کی خطاؤں نے اس کو کالا کر دیا۔ (سنن ترمذی، صحیح ابن خزیمہ)

(۱۵/۸۷۹) وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَلَقَطَهُ قَالَ: الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْأَرْضُ مِنَ الْجَنَّةِ عَذْرَاءٌ، وَكَانَتْ أُنْثَى كَالْمَاءِ، وَلَوْلَا مَاءُهَا مِنْ رَجَسِ الْجَاهِلِيَّةِ مَاءُهَا دُفِعَتْ إِلَى الْبَرَاءِ.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے اور اس کے علاوہ کوئی چیز جنت کی زمین پر نہیں ہے، یہ جس وقت اتر اٹھا، بلور کی طرح سفید و شفاف تھا، اگر اس کو دور جاہلیت کی پلیدیوں نے نہ چھوا ہوتا تو کوئی بھی آفت رسید اور بیمار سے ہاتھ لگا تا شفا یاب ہو جاتا۔ (طبرانی فی الاوسط والکبیر)

(۲۱/۸۸۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَأْتُوْنَتَانِ مِنَ يَوَاقِيتِ الْجَنَّةِ، وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى ظَلَمَسَ نُورَهُمَا لَأَصَابَتَا مَاءَيْنِ الشَّرِيقِ وَالْمَغْرِبِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا، جب کہ آپ کعبہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، حجر اسود اور مقام (ابراہیم) جنت کے یا قوتوں میں سے یا قوت ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو نہ مٹاتا تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کو روشن کر دیتے۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۲۳/۸۸۱) وَعَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ وَصَّهَ شَقَاتِيَّوْ عَلَيْهِ يَبْكِي ظُلُمًا، ثُمَّ انْفَتَحَ فَإِذَا هُوَ بِمَنْزَرِ بْنِ الْخَطَّابِ يَبْكِي فَقَالَ: يَا عَمْرُو هَذَا سَكَبُ الْعَبْرَاتِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ

خزیمۃ فی صحیحہ، والحاکم وصحہ، من طریقہ البیہقی۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے سامنے تشریف لے گئے پھر اپنے دونوں ہونٹ مبارک اس پر رکھ کر دیر تک روتے رہے، پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو حضرت عمر فاروقؓ بھی کھڑے رو رہے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر! (ہاں) یہ وہی مقام ہے جہاں آنسو بہانے چاہئیں۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ، حاکم، بیہقی)

(۸۸۲/۲۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَدَخَلْنَا مَعَهُ ارْتِقَاءَ الشَّحَى قَائِي، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِدِ قَائِمًا رَاجِلًا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَبَدَأَ بِالْحَجْرِ فَاسْتَلَمَهُ، وَقَاصَّتْ عَيْنَاهُ بِالْبُكَاءِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: وَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَتَمَثَّى ارْتِبَاعًا حَتَّى فَزَعَهُ فَلَمَّا فَزَعَهُ قَبْلَ الْحَجَرِ، وَوَصَّعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔
رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ، واللفظہ لہ، والحاکم۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں چاشت کے وقت داخل ہوئے، نبی کریم ﷺ مسجد کے دروازہ پر تشریف لائے، اپنی سواری کو بٹھایا پھر مسجد میں داخل ہوئے، پہلے حجر اسود کے پاس جا کر اس کا استلام کیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، آگے پوری تفصیل ہے، جس میں یہ ہے کہ آپ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں چلے، طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے اوپر رکھ دیے پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیے۔ (صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

(۸۸۳/۲۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ حَسَنَةً، وَخَرَجَ مِنْ سَبْعَةِ مَحْطُورَاتٍ لَدَ۔
ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بیت اللہ میں داخل ہوا وہ ایک نیکی میں داخل ہوا، اور بخشش بخشش یا برائی سے نکل آیا۔ (صحیح ابن خزیمہ)

عشرہ ذی الحجہ میں نیک اعمال کی ترغیب اور اس کی فضیلت

(۸۸۴/۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابُودَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّطَبُّرِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ جَدِيدٍ، وَلَفْظُهُ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَغْظَرَ عِنْدَ اللَّهِ، وَلَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ الْعَمَلُ فِيْهِمْ مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوا فِيْهِمْ مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّكْبِيرِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک عمل اللہ تعالیٰ کو جتنا ان (ذی الحجہ کے) دس دنوں میں محبوب ہے اتنا اور کسی بھی زمانہ میں نہیں، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (دوسرے دنوں میں) خواہ اللہ کی راہ میں اپنی جان بھی لے کر نکلا اور مال بھی اور ان میں سے کوئی سی چیز بھی لے کر واپس نہ لو! (یعنی صرف یہ شخص اس کی برابری کر سکتا ہے)۔
ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ: اللہ کے نزدیک نیک عمل جتنا با عظمت اور محبوب ان دس دنوں میں ہے اور کسی زمانہ میں نہیں اس لیے تم ان دنوں میں کثرت سے سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، کا ورد رکھو۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ و طبرانی فی الکبیر)

(۸۸۵/۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ يُقَالُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ بِكُلِّ يَوْمٍ أَلْفُ يَوْمٍ وَيَوْمٌ عَشْرَةُ عَشْرَةٍ أَلْفِ يَوْمٍ۔ قَالَ يَعْنِي فِي الْفَضْلِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْإِسْبَاهَانِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ دور نبوت میں (شروع ماہ ذی الحجہ کے) دس دنوں کے متعلق یہ بات مشہور تھی کہ ان میں کا ہر دن ہزار دنوں کے برابر اور عرفہ کا دن دس ہزار دنوں کے برابر ہے، فرماتے ہیں: یعنی فضیلت میں ان ایام کا یہ مرتبہ ہے۔ (تبیقی، اصہبانی)

(۸/۸۸۶) وَعَنِ الْأَوْزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْعَمَلَ فِي الْيَوْمِ مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ كَعَمَلِ عَزْرَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُصَامُ نَحْوَهَا، وَيُحْرَسُ لَيْلُهَا إِلَّا أَنَّ يَخْتَصُّ أَمْرًا بِشَهَادَةٍ. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي بِهِ هَذَا الْحَدِيثَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ:..... امام اوزاعیؒ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ذی الحجہ کے شروع کے دس دنوں میں سے ہر دن کا عمل اللہ کی راہ میں غزوہ کے برابر ہے جس کے دن میں روزہ رکھا گیا اور رات کو پہرہ دیا گیا ہو، البتہ کسی شخص کو اللہ شہادت کے مرتبہ کے ساتھ خاص کر دیں (تو یہ افضل ہوگا) اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ بنی مخزوم کے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے یہ روایت مجھ سے بیان کی۔ (تبیقی)

فائدہ:..... ذوالحجہ کے دس دن میں خوب نیکیوں کے کرنے کی ترغیب آئی ہے اور ان دنوں میں ہر نیکی کی قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ان دس دنوں میں ہر ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور اس کی ہر رات کی عبادت شب قدر کی رات کی عبادت کے برابر ہے۔ (سنن ترمذی، ابن ماجہ، تبیقی)

اور ایک روایت میں ہے کہ ان دنوں میں ہر نیکی کا ثواب سات سو گناہ تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ (الترغیب)

عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کی ترغیب اور عرفہ کے دن کی فضیلت

(۱/۸۸۷) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ عِنْدَ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ: قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُنَّ أَفْضَلُ أَمْ مِنْ عِدَّتَيْنِ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: هُنَّ أَفْضَلُ مِنْ عِدَّتَيْنِ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا مِنْ يَوْمٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَايِعُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَقُولُ: انظُرُوا إِلَى عِبَادِي جَائِئِينَ شُعْعًا غُبْرًا صَاحِبِينَ جَائِئِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَنْزُجُونَ رَحْمَتِي وَلَمْ يَتَرَوْا عَذَابِي، فَلَمْ يُرَ يَوْمٌ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، رَوَاهُ أَبُو يَعْنَى وَابْنُ خَزِيمَةَ، وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لِمَوْلَاهِ الْبَيْهَقِيِّ، وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُبَايِعُ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ: انظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْعًا غُبْرًا صَاحِبِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: إِنَّ فِيهِمْ قُلُوبًا مُرْهَقًا وَقُلُوبًا. قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ.

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی سے ایام بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک (شروع) ذی الحجہ کے دس دنوں سے افضل نہیں ہیں، کسی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! یہ دن افضل ہیں یا انہی کے بقدر جو دن اللہ کی راہ میں جہاد میں لگائے جائیں؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے اتنے دنوں سے بھی یہ دن افضل ہے اور (خاص طور پر) عرفہ کے دن سے بڑھ کر تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن ہے ہی نہیں، اس دن اللہ تعالیٰ سب سے نیچے کے آسمان پر اتر کر آسمان والوں (فرشتوں) سے زمین والوں کا ذکر کر کے فخر کے طور پر فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس ایسی حالت میں آئے ہیں کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، بدن اور کپڑوں پر سفر کی وجہ سے غبار پڑا ہوا ہے، دھوپ میں سکتے ہوئے ہیں، یہ دور دراز راستوں سے میری رحمت کی امید لے کر آئے ہیں حالاں کہ انہوں نے (نہ میری رحمت دیکھی ہے اور نہ) میرا عذاب دیکھا ہے (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) کوئی دن ایسا نہیں دیکھا گیا جس میں یوم عرفہ کے

برابر لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہوں (ابو یعلیٰ، بزار، ابن ماجہ، مسیح ابن حبان)۔ اور تہقیق کی روایت میں اس کا اضافہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان (سب) کی مغفرت کر دی، فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ان میں فلاں نہایت درجے کا بدی و برائی کرنے والا اور فلاں (دوسرے ایسے دیے) لوگ بھی تھے؟ ارشاد ہوتا ہے ان کو بھی بخش دیا۔

(۸۸۸/۲) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَاذَ وَلِيُّ الشَّقِطَاتِ يَوْمَها هُوَ فِيهِ أَصْعَرُ، وَلَا أَذْخَرُ، وَلَا أَحْقَرُ، وَلَا أَغْطِطُ مِنْهُ فِي يَوْمٍ عَزَقَهُ، وَمَا ذَلِكَ إِلَّا لَأَسْأَلِي فِيهِ مِنْ تَقْذِيلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوِزِ اللَّهِ عَنِ الذُّلُوبِ الْوُطْأِ إِلَّا مَا تَرَأَى يَوْمَ بَدِي، فَإِنَّهُ رَأَى جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْزُقُ الْمَلَائِكَةَ، رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ترجمہ:..... حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریم (تابعی) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے اس کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو۔ بہت راندہ پھر رہا ہو، بہت حقیر ہو رہا ہو، بہت زیادہ غصہ میں بھر رہا ہو، اور یہ سب کچھ اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن میں اللہ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے ہاں اس طرح کا منظر اس نے بدر کے دن تو دیکھا تھا کہ حضرت جبرائیل فرشتوں کو آگے پیچھے ہٹا کر ان کی صفیں درست کر رہے تھے۔ (موطا امام مالک، تہقیق) فائدہ:..... شیطان کو اس دن جتنا بھی غصہ ہو جتنا بھی اس پر رنج و ملال کا اثر ہو جتنا بھی وہ پریشان حال ہو قرین قیاس ہے کیوں کہ اس کی عمر بھی کی محنت کہ بڑی مشقتوں اور محنتوں سے اس نے لوگوں سے گناہ کرائے وہ آج ایک رحمت کے جھونکے میں سب صاف ہو گئے، اس پر جتنا بھی اس کو غصہ اور رنج ہو وہ ظاہر ہے۔

(۸۸۹/۵) وَعَنْ عُبَّائِينَ بْنِ مِرَّةٍ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَأَقْتَبَهُ عِيشَةَ عَزَقَهُ، فَأُجِيبَتْ أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا النُّظَالَيَةَ، فَإِنِّي أَخَذْتُ لِلْمُظْلُومِ مِنْهُ قَالَ: أَنَّى رَبِّ إِيَّاهُ شِئْتَ أَغْطِيتَ الْمُظْلُومَ الْحُجَّةَ، وَعَفَرْتُ لِلظَّالِمِ، فَلَمْ يُجِبْ عِيشَةَ عَزَقَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمِرَّةِ لِقَاءَ أَغَاةِ الدُّعَاءِ، فَأُجِيبَتْ إِلَى مَا سَأَلَ، قَالَ: فَصَحَّحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ تَبَسَّرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا أَبْنَى أَنتَ وَأَقْبَى إِيَّاهُ هَذِهِ لَسَاعَةً مَا كُنْتَ تُصَحِّحُ فِيهَا، فَمَا الَّذِي أَصَحَّحْتَ؟ أَصَحَّحْتَ اللَّهُ سَبْكَتَ، قَالَ: إِيَّاهُ عَدُوُّ اللَّهِ إِبْلِيسُ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي، وَعَفَّرَ لَأَقْتَبِي أَخَذَ الثَّرَابَ فَجَعَلَ يَخْفُوهُ عَلَى رَأْسِهِ، وَيَدْعُو بِالنَّوِيلِ وَالنُّبُورِ فَأَصَحَّحَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَرَّعِهِ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثَّانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مَرْدَاسِ بْنِ أَبِيهِ خَيْرُهُ عَنْ أَبِيهِ.

ترجمہ:..... حضرت عباس بن مرداس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا مانگی، جو قبول کی گئی اور (حق تعالیٰ نے فرمایا کہ) میں نے آپ کی امت کو بخش دیا علاوہ بندوں کے حقوق کے کہ میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا، نبی کریم ﷺ نے عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو (اس حق کے بدلہ میں کہ جو ظالم نے لیا ہے) جنت کی نعمتیں عطا فرما دے اور ظالم کو بھی بخش دے، مگر عرفہ کی شام یہ دعا قبول نہیں کی گئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے پھر وہی دعا کی اور آپ نے جو چیز مانگی وہ عطا فرمادی گئی، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یار اوی نے کہا کہ آپ مسکرائے (یہ دیکھ کر) حضرت ابو بکر و عمرؓ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ ایسا وقت ہے جس میں آپ ہنستے نہیں تھے (یعنی وقت ہنسنے کا تو ہے ہی نہیں) پھر کس چیز نے آپ کو ہنسایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے دانتوں کو ہنستا رکھے (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو اس نے مٹی لی اور اسے اپنے سر پر ڈالنے لگا اور واہلا کرنے اور چیخنے چلانے لگا چنانچہ اس کی بدحواسی اضطراب نے مجھے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ (ابن ماجہ، تہقیق)

(۸۹۰/۷) وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَاقَاتٍ، وَقَدْ كَادَتْ الشَّمْسُ أَنْ تَوُوبَ، فَقَالَ: يَا بِلَالُ أَلَيْسَتْ لِيَ النَّاسُ، فَقَامَ بِلَالٌ فَقَالَ: أَلَيْسُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَتَ النَّاسُ فَقَالَ: مَعَشَرَ النَّاسِ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ آيُنَا فَأَقَرُّ أَنِّي مِنْ رَبِّي السَّلَامَ، وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَفَرَ لَاهِلَ عَرَاقَاتٍ، وَأَهْلَ الْمُشْعَرِ، وَصَوْنَهُمْ التَّيْبَعَاتِ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذَا لَنَا خَاصَّةٌ؟ قَالَ: هَذَا لَكُمْ، وَلَيْسَ أَتَى مِنْ بَعْدِكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُفِّرَ خَيْرُ اللَّهِ، وَطَابَ.

ترجمہ:..... حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عَرَاقَات میں وقوف فرمایا، سورج غروب ہونے کے قریب تھا ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ۔ حضرت بلالؓ کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سننے کے لیے خاموش ہو جاؤ۔ سب لوگ خاموش ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے پاس ابھی جبرائیلؑ آئے تھے میرے رب کا سلام مجھے کہہ گئے اور فرما گئے کہ اللہ تعالیٰ نے عَرَاقَات اور مشعر حرام (مزدلفہ) والوں کی مغفرت کر دی اور ان کی طرف سے حقوق کی ادائیگی کی ضمانت لے لی، حضرت عمر بن خطابؓ نے اٹھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لیے خاص ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہارے لیے بھی اور قیامت تک جو تمہارے بعد آئیں گے ان سب کے لیے ہے تو حضرت عمرؓ بولے اللہ کی مہربانی اور خیر بہت زیادہ ہو گئی اور بہت اچھی ہو گئی۔ (ابن مبارک)

(۸۹۱/۱۱) وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قُلَيْسٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَتْ فُلَانٌ رَدَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْقَتْنَى يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُنَّ أَيْمَنَ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ مِنْ مَمْلَكَتِكَ فِيهِ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَلِسَانُهُ عُفِرَ لَهُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ، وَابْنُ خَرِيزَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ، وَعِنْدَهُمْ.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک نو عمر لڑکے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھے ان کی نظر عورتوں پر پڑ گئی اور ان کو دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نتیجہ ایہ ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن اپنے کان آنکھ اور زبان کی حفاظت رکھے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (احمد، طبرانی، ابن ابی الدنیا صحیح، ابن خزیمہ، بیہقی، وعندہم)

فائدہ:..... اس سفر میں چوں کہ جمع ہوتا ہے، ہر قسم کے مرد عورت ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اس لیے بہت اہتمام سے اس دن اپنی حفاظت رکھنا ضروری ہے، ایسا نہ ہو کہ بد نظری سے یا نامحرم کی آواز لذت سے سننے سے یا کسی ناجائز لفظ کے زبان سے نکالنے سے نیکی برباد گناہ لازم ہو جائے اسی لیے قرآن پاک میں بھی اس کو اہتمام سے ذکر کیا گیا ہے: **فَمَنْ قَرَضَ فِيهِمْ الْحُجَّ فَلَا رَقَمَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحُجَّةِ**، یہ چیزیں حج میں نہیں ہونی چاہئیں۔

اور حدیث پاک میں کان آنکھ وغیرہ کی حفاظت کو فرمایا ہے وہ نامحرموں کی بات سننے یا دیکھنے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ کسی کی غیبت، چغل خوری وغیرہ سننا یا زبان سے ادا کرنا سب ہی اس میں داخل ہے، اسی طرح ہر قسم کی ناجائز چیز لہو و لعب کو دیکھنا بھی اس میں شامل ہے۔ (فضائل حج)

(۸۹۲/۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقِفُ عَرَفَةَ بِالتَّوَقُّفِ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مائةً مَرَّةً، ثُمَّ يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مائةً مَرَّةً، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيُّدٌ مُجِيدٌ، وَعَلَيْنَا مَعَهُ مائةً مَرَّةً، إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا مَعْزِلُ كَيْفَ مَا جَزَاءُ عَبْدِي هَذَا سَبَّحَنِي وَكَبَّرَنِي، وَعَظَّمَنِي، وَعَزَّفَنِي، وَأَثْنَى عَلَيَّ، وَصَلَّى عَلَيَّ نَبِيٍّ، أَشْهَدُوا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ

لَهُ، وَتَقَعُّهُ فِي نَفْسِهِ، وَلَوْ سَأَلْنِي عَبْدِي هَذَا لَشَقَقْتُ فِي أَهْلِ الْمُتَوَقِّفِ۔ رواه البيهقي۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمان بھی عرفہ کی شام کو عرفہ میں کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ یہ پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيُفُ وَيُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (پوری سورت) پھر سو مرتبہ یہ (درود شریف) پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ غِنَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيُّ مُجِيبٌ، وَعَلَيْنَا مَعْلُومٌ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے بندے کو کیا بدلہ دیا جائے، اس نے میری تسبیح و تہلیل بیان کی اور میری عظمت و بڑائی بیان کی اور مجھ کو پہچانا اور میری تعریف کی اور میرے نبی پر درود شریف بھیجا، اے میرے فرشتو! گواہ رہو میں نے ان کی مغفرت کی اور میں نے اس کی اپنے حق میں سفارش قبول کر لی اور اگر یہ میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو سارے عرفہ والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کروں۔ (تبیہی)

(۸۹۳/۱۶) وَعَنْ أَبِي سَلِيحٍ الدَّارَانِيِّ قَالَ: سُئِلَ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُكُوفِ بِالْحَبْتِلِ، وَلِمَ كَثُرَ يَكُنْ فِي الْحُزْمِ۔ قَالَ: لِأَنَّ الْكُفْبَةَ يَتَّبِعُ اللَّهُ، وَالْحُزْمَ تَابَ اللَّهُ، فَلَمَّا قَصَدُوهُ وَافِدِينَ أَوْفَقَهُمُ بِالْأَبَابِ يَتَضَرَّعُونَ۔ قِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالُوا قُوفُ بِالْمَشْجَرِ الْحُزْمِ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ لَمَّا أُذِيتَ لَهُمُ بِاللَّدْخُولِ إِلَيْهِ وَقَفَهُمُ بِالْحَبَابِ الْقَانِي، وَهُوَ الْمُرْدَلَةُ، فَلَمَّا أَرَبَ طَالَ تَضَرَّعَهُمْ أُذِيتَ لَهُمُ بِتَضَرُّعِ بَيْتِي فَلَمَّا أَرَبَ قَصَّوْا تَقَفَهُمُ، وَقَرَّبُوا قُرْبَانَهُمْ فَتَطَلَّعُوا بِهَا مِنَ الدُّنُوبِ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ أُذِيتَ لَهُمُ بِالزِّيَارَةِ إِلَيْهِ عَلَى الظُّهَارِ۔ قِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَمِنْ أَيْنَ حُزْمَ الْقِيَامِ أَتَاكَ الشَّرِيقُ؟ قَالَ: لِأَنَّ الْقَوْمَ رُؤَاةَ اللَّهِ، وَهُمْ فِي ضِيَاقِهِ، وَلَا يَجُوزُ لِلنَّصِيفِ أَنْ يَطُوعَ دُورَ الدَّارِ مَنْ أَصَافَهُ فَتَعَلَّقَى الرَّجُلُ بِأَنْتَارِ الْكُفْبَةِ لِأَنِّي مَعْنَى هُوَ؟ قَالَ: هُوَ مِثْلُ الرَّجُلِ بَيْتُهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ جَنَائِدُهُ فَيَتَعَلَّقُ بِغُيُوبِهِ، وَيَتَنَقَّلُ إِلَيْهِ، وَيَتَحَدَّثُ لَهُ لِيَنْهَبَ لَهُ جَنَائِدَهُ۔ رواه البيهقي۔

ترجمہ: حضرت ابوسلیمان دارانی کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے جبل (رحمت) پر (عرفہ کے دن) وقف کے متعلق پوچھا گیا باوجودیکہ وہ حرم میں نہیں ہے، ارشاد فرمایا: اس لیے (کھڑا ہوا جاتا ہے) کہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور حرم اللہ کا دروازہ ہے جب لوگ اللہ کے گھر کا قصد کر کے آتے ہیں تو ان کو (پہلے) دروازہ پر کھڑا کرتا ہے کہ وہ چپکے چپکے عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہوئے قریب آئیں، پوچھا گیا اے امیر المؤمنین (مزدلفہ میں) مشعر حرام کے پاس وقوف کیوں کیا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا جب اللہ لوگوں کو اپنے گھر میں داخلہ کی اجازت دیتا ہے تو ان کو دوسرے پردہ (دروازہ) پر کھڑا کرتا ہے وہ مزدلفہ ہے، جب لوگوں کی تڑپ و آہ زاری زیادہ ہو جاتی ہے تو ان کو منیٰ میں قربانی کر کے اپنے سے نزدیکی و قرب کی اجازت دیتا ہے جب وہ قربانی کر کے میل پھیل صاف کر کے اور سارے گناہوں سے پاک و صاف ہو چکے ہیں تو ان کو (اپنے گھر میں) ملاقات و زیارت کی اجازت دیتا ہے جب پوچھا گیا اے امیر المؤمنین! ایام تشریق میں روزہ رکھنا کیوں ممنوع ہے؟ ارشاد فرمایا کہ لوگ اللہ کی زیارت کو آئے ہیں اللہ کی مہمانی میں ہیں اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ میزبان کی اجازت کے بغیر روزے رکھے۔ پوچھا گیا اے امیر المؤمنین! کعبہ اللہ کے پردوں کو پکڑنے کا کیا مقصد؟ ارشاد فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس سے کسی پر زیادتی و ظلم ہو گیا ہو تو وہ اس شخص کے دامن کو پکڑوں کو پکڑ کر لجاجت و عاجزی کے ساتھ اس سے معافی مانگتا ہے تاکہ وہ اس کی زیادتی و ظلم کو معاف کر دے۔ (تبیہی)

کسکریاں مارنے کی ترغیب اور کسکریوں کے اٹھ جانے کا بیان

(۸۹۳/۱۷) قَالَ الْحَافِظُ: تَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْقَحِيجِ: وَإِذَا رَهَى الْحِمَارَ لَا يَذِيرُ أَخَذَهَا حَتَّى يَتَوَقَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ وَلَفْظُ الْبَزَارِ: وَأَمَّا مِثْلُ الْحِمَارِ فَلَمْ يَكُنْ حَصَاةً رَمَيْتُهَا تَكْفِيذٌ كَمِيزَةٍ مِنَ الْمُؤْبَقَاتِ۔

وَقَدْ تَمَّ فِي حَدِيثِ لُجْدَةَ بْنِ الْقَامِتِ: وَأَمَّا زَيْدُ الْجَمَارِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسَ مَا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السجدة: ۱۷)۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک طویل حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب حاجی جمرات کی رمی کرتا ہے (کنکریاں مارتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے جو اجر و انعام اس کو ملنے والا ہے تم اس کا ادراک اور صحیح اندازہ اس وقت تک کر ہی نہیں سکتے جب تک کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو پورا پورا عطا نہ فرمادے اور تم اسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لو۔ (صحیح ابن حبان) اور بزار کی روایت میں ہے کہ تمہارے کنکریاں مارنے پر ہر کنکری کے بدلے ایک ہلاکت خیز بڑا گناہ معاف ہوتا ہے۔

اور حضرت عبادہ بن صامتؓ کی طویل حدیث میں ہے کہ کنکریاں مارنے کے ثواب کے بارے میں وہی ہے جو اللہ جل شانہ نے بیان فرمایا: ترجمہ ”کوئی نہیں جان سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا ثواب چھپا رکھا ہے۔ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔“

(۱/۸۹۵) وَعَنِ ابْنِ عُصَمَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَفِي الْجَمَارِ مَا لَنَا فِيهِ؟ فَسَمِعَهُ يَقُولُ: تَحْمِلُ ذَلِكَ عِنْدَ رَبِّكَ أَخْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ مِنْ رِوَايَةِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاقٍ۔

وَقَدْ تَمَّ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَمَّا زَيْدُ الْجَمَارِ، فَإِنَّهُ مَذْخُورٌ لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ أَخْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ رمی جمرات پر ہمیں کیا ملنے والا ہے؟ ارشاد ہوا: تم (آخرت میں) دیکھو گے کہ تمہارے رب کے پاس یہ ایسی چیز (پہنچی ہوئی) ہے جس کی تمہیں بہت زیادہ ضرورت تھی۔ (طبرانی فی الاوسط و الکبیر)

اور دوسری روایت میں حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمہارا یہ کنکریاں مارنا تمہارے پروردگار کے یہاں ایسا قیمتی ذخیرہ ہے کہ جس کی تمہیں سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

(۲/۸۹۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنَا أَنَّى إِبْرَاهِيمُ خَبِيلُ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ الثَّنَائِيكَ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ جُمُرَةِ الْعَقَبَةِ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاعَ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الثَّانِيَةِ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاعَ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الثَّالثَةِ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاعَ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الرَّابِعَةِ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاعَ فِي الْأَرْضِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الشَّيْطَانُ تَرَجَّمُوتَ، وَمِلَّةُ أَبِيكَ إِبْرَاهِيمَ تَتَبَعُوتَ۔ رَوَاهُ ابْنُ خَرِيزَةَ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ ٹھیل اٹھ کر اس کے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا پھر دوسرے جمرہ کی جگہ ظاہر ہوا آپ نے پھر اس کے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ (پھر) زمین میں دھنس گیا، پھر تیسرے جمرہ کی جگہ سامنے آیا تو حضرت ابراہیمؑ نے پھر سات کنکریاں ماریں اور اسے زمین میں اتار دیا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تم (کنکریاں مار کر) شیطان کو سنگسار کرتے ہو اور اپنے باپ (اپنے ملی جد اعلیٰ) حضرت ابراہیمؑ کی پیروی کرتے ہو۔ (صحیح ابن خریزہ، حاکم)

(۳/۸۹۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَمَيْتَ الْجَمَارَ كَانَ لَكَ نُورٌ أَوْ نَوْرٌ الْقِيَامَةِ۔ رَوَاهُ الْبُزَارُ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ تمہارا یہ کنکریاں مارنا قیامت کے دن نور کا باعث ہوگا۔ (بزار)

(۴/۸۹۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ الْجَمَارُ الَّتِي تُرْفَى كُلُّ سَنَةٍ فَتَحْبِبُ أَهْلُهَا

تَنْفُصُ قَالَ: مَا تُفْعَلُ مِنْهَا رُفْعًا، وَلَوْ لَا ذَلِكَ رَأَيْتُمُوهَا مِثْلَ الْحَبَالِ۔ رواه الطبرانی في الأوسط والمحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں، ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ کنکریاں جو ہر سال (اتنی کثیر تعداد میں) ماری جاتی ہیں، ہم تو یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ (ہر سال اکٹھی ہونے کے بعد پھر) کم ہو جاتی ہیں (تو آخر یہ کہاں چلی جاتی ہیں؟) ارشاد ہوا: ان میں سے جو مقبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں، ورنہ اگر ایسا نہ ہوتا تو تم دیکھتے کہ یہاں پہاڑوں کی طرح ڈھیر لگ جاتے۔ (طبرانی فی الاوسط والمحاکم)

فائدہ:..... ہر سال فی کس ستر کنکریاں وہاں پڑتی ہیں گو یا ہر سال جتنی تعداد میں حاجی جمع ہوتے ہیں اس سے ستر گنا زیادہ کنکریاں وہاں پڑتی ہیں اگر عقل ظاہر میں ان کے اٹھالیے جانے پر مطمئن نہ ہو تو بتائیے کہ ان کے وہاں موجود نہ رہنے کی کیا عقلی توجیہ ممکن ہے؟

منی میں سر کے بال منڈانے کی فضیلت

(۱/۸۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخَلَّقِينَ۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُتَّقِينَ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخَلَّقِينَ۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُتَّقِينَ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخَلَّقِينَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُتَّقِينَ؟ قَالَ: وَالْمُتَّقِينَ؟ رواه البخاری ومسلم، وغيرهما۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) دعا کی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے پھر کہا: اور اے اللہ کے رسول! بال کتر دانے والوں کی بھی۔ آپ نے پھر دعا کی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے پھر کہا: اور اے اللہ کے رسول! بال کتر دانے والوں کی بھی۔ آپ نے پھر دعا کی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے (پھر تیسری بار بھی) کہا: اور اے اللہ کے رسول! بال کتر دانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے (چوتھی بار) فرمایا اور بال کتر دانے والوں کی بھی۔

(صحیح بخاری، مسلم وغیرہما)

(۲/۹۰۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخَلَّقِينَ۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخَلَّقِينَ۔ قَالَ: يَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَالْمُتَّقِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُخَلَّقِينَ، ثُمَّ قَالَ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْلُوفُ الرَّأْسِ فَمَا يَسُرُّنِي بَخْلِي رَأْسِي حُمْرُ النَّعِيرِ۔ رواه احمد والطبرانی في الأوسط يسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت مالک بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا کہ اے اللہ! حج سے فراغت پر (سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا) اے اللہ کے رسول! بال ترشوانے والوں کی بھی تو رسول اللہ ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا: اور بال ترشوانے والوں کی بھی، مالک بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میرا اس روز سر منڈا ہوا تھا مجھے اپنے اس حال پر اتنی خوشی تھی کہ اگر سر منڈانے کے بجائے میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے تو اس سے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط)

فائدہ:..... شریعت کی نظر میں اصل پسندیدہ طریقہ تو یہی ہے کہ حج سے فارغ ہوتے ہی سراسرے سے بالکل صاف کر دیا جائے، چنانچہ بار بار دعائیں بھی منڈانے والوں کے لیے ہیں لیکن اس کی بھی اجازت ہے کہ قبضی سے بالوں کے سرے اس طرح لیے جائیں کہ تمام بال یا اکثر بال ایک ڈیڑھ انگل کے بقدر کٹ جائیں۔

اور یہ حکم منڈانے کا صرف مردوں کے لیے ہے عورتیں اپنی چوٹی کے اخیر سے صرف ایک انگل بال کاٹ لیں۔

اور سر کے منڈانے کی فضیلت پہلے گزر چکی ہے کہ سر کے بال منڈانے میں ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ اور ہر بال جو زمین پر گرتا ہے، وہ قیامت کے دن نور ہوگا۔

زمزم کا پانی پینے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

(۹۰۱/۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَذِرُوا مَاءَ الْأَرْضِ مَاءَ زَمْزَمَ فِيهِ طَعَامُ الطُّغَمَاءِ، وَشِقَاءُ السُّقَمَاءِ، وَشَرُّ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، مَاءُ بَوَادِي بَرَهْمُوتَ بِقُبَّةِ بَحْصَرِ مَوْتِ كَرِجَلِ الْخَزَائِدِ نَفْسِهِمْ تَشْدَقُ وَتُفْسِدُ لَا يَلَاكُ فِيهَا۔ رواه الطبرانی في الكبير ورواه ثقات۔ وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین کا بہترین پانی زمزم کا پانی ہے، یہ بھوکے کا کھانا بھی ہے اور بیمار کے لیے دوا بھی، اور روئے زمین کے بدترین پانی ”حضرموت“ کی وادی ”برہموت“ کے ایک گنبد میں (ایک کنویں کا ہے) نڈی دل کی طرح ”ایک دم آتا ہے“ صبح دیکھتے تو فوراً چھوٹ رہے ہیں اور شام ہوتے ہوتے ذراتی کا نشان تک بھی نہیں۔ (طبرانی فی الکبیر، صحیح ابن حبان) فائدہ:..... اللہ تعالیٰ نے زمزم کے پانی میں فوائد اور خصوصیات رکھی ہیں بھوکے کے لیے غذا بھی اور بیمار کے لیے دوا بھی، حضرت ابوذر غفاریؓ جب شروع میں مکہ مکرمہ آئے تو بیان فرماتے ہیں ایک مہینہ تک میں مکہ مکرمہ میں رہا، میرا کھانا سوائے زمزم کے کچھ نہ تھا اور میں مونا ہو گیا اور میرے پیٹ میں مونا پے کی وجہ سے سلوٹیں پڑ گئیں۔ (صحیح بخاری و مسلم عن ابی ذر)

جزیرہ عرب کے جنوب میں سعودی مملکت یمن، عدن اور بحر عرب کے درمیان ”حضرموت“ کا علاقہ ہے جس کی ایک وادی کا نام برہموت ہے اور اسی نام سے وہاں ایک بہت گہرا کنواں بھی ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صالحؑ اپنے چار ہزار ساتھیوں کو لے کر یہاں آکر مقیم ہوئے تھے اور ان کی وفات کے بعد وہ لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے، ایک اور نبی ان کے پاس آئے انہوں نے ان کو قتل کر ڈالا، اس پر عذاب الہی آیا وہ سب تباہ ہو گئے اس کنویں پر اسی عذاب کے آثار ہیں۔ نڈی دل کی تشبیہ بظاہر اس لیے ہے کہ جب آتی ہے تو ایک دم دل بادل آتے ہیں اور جب گئی تو تمام کی تمام صاف ہو گئی۔ اس طرح وہ پانی بھی تیزی سے ایک دم آتا ہے اور جب تیزی ختم ہوئی تو ایک دم ساتھ کی ساتھ تمام خشک ہو گیا۔

(۹۰۲/۲) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كُنَّا نُسَيِّمُهَا شَبَاعَةً يَعْنِي زَمْزَمَ، وَكُنَّا نَحْمِلُهَا نَحْمَ الْعَوْبِ عَلَى الْوَيْتَالِ۔ رواه الطبرانی في الكبير۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ زمزم ہم لوگوں کے لیے عیال داری کا ایک بڑا اچھا سہارا تھا اور ہم لوگ اسے ”شباع“ (سیر ہونے کے بعد بچارہ جانے والا) کہا کرتے تھے۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۹۰۳/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاءُ زَمْزَمَ لَنَا شَرِبْ لَهُ، إِنَّ شَرِبْتَهُ تَشْتَفِي شَفَاكَ اللَّهُ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لَتَبْعَكَ أَتْبَعَكَ اللَّهُ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لَقَطَعْتَ ظِمْمَكَ قَطَعَهُ اللَّهُ، وَهِيَ: هَزْمَةُ جَبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشُقْيَا اللَّهِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، رواه الدارقطني والحاكم۔

وزاد: وَإِنْ شَرِبْتَهُ مُشْتَبِعًا أَفَادَكَ اللَّهُ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ: أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَلِمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ زمزم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے اسی میں مفید ہے تم اسے اگر (بیماری سے) شفا یابی کے لیے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے گا اور اگر تم اسے (بھوک سے) سیری کے لیے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا اور اگر پیاس بجھانے کے لیے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس کو بجھا دے گا، یہ حضرت جبرائیلؑ کی ٹھوکر اور حضرت اسماعیلؑ

صالح کے لیے سیرابی کا انتظام تھا۔ (دارقطنی، حاکم)

اور ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے اور اگر تم کسی بھی چیز سے (اللہ کی) پناہ لینے کی غرض سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گا، حضرت ابن عباسؓ اجب زمزم پیتے تو یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عَلٰمًا نَّافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نفع بخش علم کا اور فراخ روزی کا اور ہر دکھ و بیماری سے شفاء کا۔

فائدہ: جب حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو بے آب و گیاہ وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر گئے اور اسماعیلؑ بھوک و پیاس کی وجہ سے تڑپ رہے تھے اور حضرت ہاجرہؑ مضطربانہ کیفیت کے ساتھ صفا و مروہ کے درمیان دوڑ رہیں تھیں، حضرت جبرائیلؑ نے اپنا بازو یا ٹھوکرا کر اللہ کے حکم سے زمین سے یہ چشمہ جاری کر دیا، اسی کو حدیث بالا میں بیان فرمایا ہے اور زمزم پیتے وقت جو ابن عباسؓ دعا پڑھتے تھے یہ درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے جو ابن عباسؓ پڑھتے تھے۔

(۹۰۴/۵) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَکِ يَسْجُدُ أَمَّا عَاءُ زَمْرَمَ وَأَسْتَسْقِي مِنْهُ شَرِبَةً، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْكُفَّةَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عَلٰمًا نَّافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ۔ وَهَذَا اَشْرَبُهُ لِعَطَشٍ يَتَوَدَّ الْفِتْيَانَةُ، ثُمَّ شَرِبَ. رواه احمد بن حنبل، والبيهقي، والترمذی، وصححه. ترجمہ: حضرت سويد بن سعيد (راوی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں عبد اللہ بن مبارکؓ کو دیکھا کہ آب زمزم کے پاس آئے اور ایک کنواں پانی طلب کیا اور قبلہ رو ہو کر کہا اے اللہ! مجھ سے ابن ابی الموالی نے اور ان سے محمد بن المنکدر نے اور ان سے حضرت جابرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آب زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے اسی کے لیے مفید ہے، اور یہ میں قیامت کے دن کی پیاس کے لیے پی رہا ہوں اور یہ کہہ کر پی گئے۔ (احمد، بیہقی، ابن ماجہ)

فائدہ: اس قسم کا واقعہ ابن عیینہؒ نے حضرت عمرؓ کا بھی نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمزم کا پانی پیتے ہوئے کہا: یا اللہ! میں قیامت کے دن کی پیاس بجھانے کے لیے پیتا ہوں۔ (کنز و اتحاف)

نچ پر قدرت کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید اور عورت کے لیے فریضہ حج ادا کرنے کے بعد گھر بیٹھنے کا بیان

(۹۰۵/۲) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أَمَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَحْجْ حَاجَةً فَلَا حَرَجَ، أَوْ عَمْرَضَ حَاجِسًا، أَوْ سَلَطَانَ حَاجِسًا، وَلَمْ يَحْجْ فَلَيْسَتْ لَهُ شَاءَ يَهُودِيًّا، وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔ ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کے لیے واقعی کوئی مجبوری حج سے مانع نہ ہو، ظالم بادشاہ کی طرف سے روک نہ ہو یا ایسا شدید مرض نہ ہو جو حج سے روک دے، پھر وہ بغیر حج کیے مر جائے تو اس کو اختیار ہے چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی مرے۔ (بیہقی)

فائدہ: امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ یہ کتنی اہم عبادت ہے کہ اس کا چھوڑنے والا گمراہی میں یہود و نصاریٰ کے برابر شمار ہوتا ہے، حضرت عمرؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے تین دفعہ فرمایا کہ ایسا شخص چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی مرے، حضرت عمرؓ کا یہ ارشاد ممکن ہے کہ ان کی یہی تحقیق ہو ورنہ علمائے کے نزدیک حج نہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا انکار سے کافر ہوتا ہے، اور حضرت عمرؓ سے یہ بھی نقل کیا گیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام شہروں میں اعلان کرادوں کہ جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے اس پر جزیہ مقرر کر دیا جائے یہ مسلمان نہیں مسلمان نہیں۔ (کنز و اتحاف)

(۹۰۶/۲) وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ خَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِسْلَامُ قَنَائِيَةٌ أَرْبَعَةٌ: الْإِسْلَامُ سَهْمٌ، وَالْقِسْلَةُ سَهْمٌ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ، وَحَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَهْمٌ، وَقُلُوبُ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ - رواه البزار -

ترجمہ:..... حضرت خدیفہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں: اسلام (شہادتین کا اقرار) ایک حصہ ہے، نماز (دوسرا) حصہ ہے، زکوٰۃ (تیسرا) حصہ ہے، اور حج (چوتھا) حصہ ہے، بھلائی کا حکم کرنا (پانچواں) حصہ ہے، برائی سے روکنا (چھٹا) حصہ ہے، جہاد فی سبیل اللہ (ساتواں) حصہ ہے، اور جس کا کوئی حصہ نہ ہو وہ یقیناً ناکام نامراد ہوا۔ (بزار)

(۹۰۷/۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهُ جَسَدَهُ، وَوَسَّغْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ تَمْنِيَةً غَيْرَ تَحْمُسَةٍ أَغْوَامٍ لَا يَفِيضُ إِلَّا بِسَخَرُوفٍ، رواه ابن حبان في صحيحه والبيهقي -

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو صحت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں وسعت دے رکھی ہو اور اس کے اوپر پانچ سال ایسے گزر جائیں کہ وہ میرے دربار میں حاضر نہ ہو وہ ضرور محروم ہے۔ (صحیح ابن حبان، بیہقی)

فائدہ:..... اس حدیث پاک کا تقاضا یہ تھا کہ ہر صاحب ثروت پر اگر اس میں حج کی طاقت ہو تو ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ حج فرض ہوتا ہے لیکن چونکہ دوسری احادیث میں نبی کریم ﷺ سے صاف لفظوں میں یہ ثابت ہو گیا کہ حج عمر بھر میں ایک مرتبہ ہی فرض ہے اس لیے اس حدیث کو فرض پر تو حمل نہیں کیا جاسکتا لیکن خیر و برکت کی محرومی سے کیا انکار ہے جب کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد بھی ہے اور اس کی عطاء کی ہوئی صحت اور رزق کی وسعت بھی ہے، ایسی حالت میں اگر کوئی دوسری دینی ضرورت مقدم نہ ہو تو پھر حاضر ہونا ہی چاہیے البتہ اگر کوئی دوسری دینی ضرورت رائج ہو تو وہ مقدم ہوگی اور اسی طرح اگر فقر کی کثرت ہو تو صدقہ حج نفل سے افضل ہوگا، حسن بن حنیئؓ اس حدیث کی بناء پر فرماتے تھے کہ مستحب اور افضل یہی ہے کہ صاحب ثروت پانچ سال میں ایک بار حج کر لیا کرے۔ (الترغیب)

(۹۰۸/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنَاتِهِ عَامَةَ حَجَّةِ الْوُدَاعِ: هَذِهِ، ثُمَّ طَلَّهُوهُنَّ الْخُضِرَ، قَالَ: وَكُنَّ كُلُّهُنَّ يَخْجُجْنَ إِلَّا زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، وَسُودَةَ بِنْتُ رَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ، وَكَانَتَا تَقُولَانِ: وَاللَّهِ لَا نُحْجِرُكُنَا ذَابَّةً بَعْدَ إِذَا سَبَعْنَا ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ إِسْحَاكُ فِي حَدِيثِهِ قَالَتَا: وَاللَّهِ لَا نُحْجِرُكُنَا ذَابَّةً بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ، ثُمَّ طَلَّهُوهُنَّ الْخُضِرَ - رواه احمد وابو يعلى -

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ ”بس یہ حج ہو گیا، اس کے بعد اپنے گھروں میں (چٹائی کے فرشوں کی ہو رہنا) ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ (اس کے بعد) سب حج کو جاتی تھیں سوائے زینبؓ بنت جحش اور سودہ بنت زمعہؓ کے کہ یہ دونوں کہا کرتی تھیں اللہ کی قسم! ہماری سواری ہمیں کہیں نہیں لیجا سکتی جب کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد سن لیا۔ (احمد، ابویعلیٰ)

فائدہ:..... مطلب حدیث کا یہ ہے کہ تمہارا نکلا صرف حج کے لیے ہو چکا اس کے بعد اپنے گھر کے بوریوں کو لازم پکڑو ان سے نہ نکلو۔ حضرت سودہ بنت زمعہ اور زینب بنت جحشؓ نے اس حدیث کا مفہوم یہ قرار دیا کہ تمہارا خروج صرف اسی حجۃ الوداع کے لیے جائز تھا آگے جائز کہ نہ رہا، باقی ازواج مطہرات جس میں عائشہ صدیقہؓ جیسی فقیہ بھی داخل تھیں سب نے اس مفہوم یہ قرار دیا کہ جس طرح

کا یہ سفر تھا کہ ایک شرعی عبادت کی ادائیگی کے لیے ہو بس اسی طرح کا خروج جائز ہے ورنہ اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے۔

اور اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد بھی حضرت سودہ بنت زمعہ اور زینب بنت جحشؓ کے علاوہ سب ازواج مطہرات کا حج و عمرہ کے لیے جانا ثابت ہے، جس پر صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے نکیر نہیں کیا، بلکہ فاروق اعظمؓ نے اپنے عہد خلافت میں ازواج مطہرات کو خود اپنے اہتمام سے حج کے لیے بھیجا، اور حضرت عثمان غنیؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ کو ان کے ساتھ نگرانی و انتظام کے لیے بھیجا۔

(معارف القرآن ج ۷ ص ۹۱۳۴)

مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس اور مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی ترغیب اور فضیلت

(۹۰۹/۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ۔ رواه احمد وابن ماجه۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد یعنی مدینہ منورہ کی مسجد نبویؐ میں ایک نماز دوسری (عام) مساجد میں پڑھی جانے والی نمازوں کے مقابلے میں ہزار درجہ افضل ہے، علاوہ مسجد حرام کے، اور مسجد حرام (کعبۃ اللہ کی مسجد) کی ایک نماز دوسری (عام) مسجدوں میں پڑھی جانے والی نمازوں سے ایک لاکھ درجہ افضل ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

فائدہ:..... بعض روایات میں نماز کے ساتھ رمضان کے روزوں اور نماز جمعہ کی بھی ان مقامات پر یہی فضیلت بیان کی گئی ہے اور امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ ہر نیک عمل کی قیمت ان مقامات پر اسی تناسب سے بڑھ جاتی ہے۔

(۹۱۰/۵) وَرَوَى الْبُزَّارُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَمَسْجِدِي خَيْرُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ۔ أَحَقُّ الْمَسَاجِدِ أَنْ يُزَارَ، وَتُحْتَفَظَ إِلَيْهِ الرِّجَالُ وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَمَسْجِدِي، وَصَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خاتم الانبیاء (آخری نبی) ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے، زیارت کرنے اور اس کی خاطر (دور دراز سے) سفر کر کے آنے کی سب سے زیادہ مستحق مسجد حرام اور میری مسجد ہی ہے، میری مسجد کی ایک نماز دوسری (عام) مسجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے علاوہ مسجد حرام کے۔ (مسند بزار)

فائدہ:..... متعدد صحیح روایات میں مسجد اقصیٰ کا بھی ذکر ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف، ایک مسجد حرام، دوسری مسجد بیت المقدس، تیسری میری یہ مسجد۔ (مشکوٰۃ شریف)

مطلب یہ ہے کہ ان تینوں مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کے ارادہ سے سفر نہ کرے اس لیے کہ یہ تین مساجد تو بہت اہمیت رکھتی ہیں اس کے علاوہ اور مساجد میں کوئی خاص خصوصیت نہیں، جیسا کہ ہمارے زمانے کا دستور ہے کہ خاص خاص شہروں کی مساجد کی نیت کر کے سفر کرتے ہیں کہ فلاں شہر کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھیں گے۔

بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ ”میری مسجد سے مراد مسجد نبویؐ کا بس اتنا ہی حصہ ہے جو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھا، اور اس میں شک نہیں کہ وہ حصہ بعد کے بڑھائے ہوئے حصے سے یقیناً افضل ہے اس لیے کوشش کر کے اسی قدیم حصے میں نماز پڑھنا بہتر ہے، لیکن یہ بھی واقعہ ہوا ہے کہ بعد کے بڑھے ہوئے حصے کے بھی وہی تمام فضائل ہیں جو پرانی مسجد نبویؐ کے ہیں، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ میری مسجد کو بڑھاتے بڑھاتے اگر صفائے یمن تک بھی پہنچا دیا جائے تب بھی وہ میری مسجد ہی ہوگی، یعنی اس کی فضیلت یہی رہے گی، حضرت عمر بن خطابؓ نے

مسجد نبوی میں کچھ اضافہ کیا اور فرمایا: اگر ہم اسے بڑھاتے بڑھاتے جنگل تک بھی لے جائیں، تب بھی یہ مسجد رسول اللہ ﷺ ہی ہے۔

(۹۱۱/۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا تَقُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، وَتَبَرُّعٌ مِنَ الْإِثْمِ.

رواہ احمد، ورواہ رواۃ رواۃ الصحیح، والطبرانی فی الاوسط، وهو عند الترمذی بغير هذا اللفظ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری مسجد (مسجد نبوی) میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھ لیں کہ (درمیان میں) کوئی نماز نہیں چھوٹی نہیں تو اس کے لیے جہنم سے آزادی اور (دوسرے مختلف قسم کے) عذاب سے آزادی لکھ دی جائے جاتی ہے، اور (اس پابندی سے) منافقت سے بری قرار پاتا ہے۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط، ترمذی)

فائدہ:..... یہ چالیس نمازیں آٹھ دن میں پوری ہوتی ہیں اس لیے مدینہ منورہ میں آٹھ دن قیام کر کے اس فضیلت کو بھی ضرور حاصل کر لینا چاہیے

(۹۱۲/۴) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِ الْقُبَايِلِ بِخَمْسِينَ، وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ بِخَمْسِينَ، وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِ الْاَقْصَى بِخَمْسِينَ، وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِ الْحِزْرِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ. رواه ابن ماجه

ترجمہ:..... حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنے پر (بس) ایک نماز کا ثواب ہے اور قبیلہ کی مسجد (محلہ کی مسجد) میں نماز پڑھنے پر پچیس نمازوں کا ثواب ہے اور جامع مسجد (جس میں جمعہ ہوتا ہو) میں نماز پڑھنے پر پانچ سو (۵۰۰) نمازوں کا ثواب ہے اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں ایک نماز پڑھنے پر پچاس ہزار نمازوں کا ثواب اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

فائدہ:..... پہلی روایت میں مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے برابر آیا ہے، اور یہی متعدد صحیح روایات میں ہے البتہ ابن ماجہ کی حدیث بالا میں مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر آیا ہے، اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں جس کو جتنا چاہے دے، اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔

(۹۱۳/۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَلَفَ رِجَالٌ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُتِيَ عَلَى الثَّقُفَى. فَقَالَ أَخَذُوهَا: هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ، وَقَالَ الْآخَرُ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ مَسْجِدِي هَذَا. رواه ابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں میں اس بات پر اختلاف ہوا کہ (قرآن مجید میں) جس مسجد (کا ذکر ہے کہ اس) کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ کون سی مسجد ہے۔ ایک کہتا تھا کہ مسجد مدینہ (مسجد نبوی) ہے، اور دوسرے کی رائے یہ تھی کہ یہ مسجد قباء ہے، یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور معاملہ رکھا) آپ نے فرمایا کہ اس سے میری یہی مسجد مراد ہے۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... درحقیقت قرآن میں جس مسجد کا ذکر ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس کی تعین میں اختلاف کی وجہ ایک واقعہ بنا، وہ یہ کہ منافقین نے اسلام کے خلاف سازشیں کرنے کے لیے ایک جگہ مسجد کے نام سے عمارت تعمیر کی تاکہ مسلمانوں کو اعتراض نہ ہو، اور پھر رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ یہاں آکر ایک بار نماز پڑھ لیں تو ہمارے لیے باعث برکت ہوگا، نبی کریم ﷺ اس وقت تبوک کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو واپسی پر ایسا ہو جائے گا، جب آپ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے ہی تھے، حق تعالیٰ شانہ نے ان ظالمین کی خفیہ سازشوں کو وحی کے ذریعہ آپ پر کھول دیا اور حکم فرمایا کہ آپ ہرگز وہاں نماز نہ پڑھیں

آپ کی نماز کے لیے وہی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔

متعدد صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسجد قباء کے بارے میں نازل ہوئی تھی مگر یہ سمجھنا بہر حال صحیح نہ تھا کہ یہ صفت تقویٰ قباء ہی میں ہے، کیوں کہ جو خوبی مسجد قباء میں ہے وہی کچھ اضافہ کے ساتھ مسجد نبوی میں بھی موجود ہے، رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا منشاء بالظاہر یہی ہے کہ اس خوبی کو صرف مسجد قباء کی خصوصیت نہ سمجھ لیا جائے اور اس کی وجہ سے اس کو مسجد نبوی سے افضل نہ قرار دیا جائے (از انتخاب)

(۹۱۳/۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ فَتَرْتُ سَلْتَيْنِ عَنِ السَّلَامَةِ مِنْ بَنَاءِ بَيْتِ الْمُتَّقِينَ سَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَدَا أَرْبَ يُؤْتِيَهُ حُكْمًا يُصَادَفُ حُكْمُهُ. وَمَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ. وَأَلَّهُ لَا يَأْتِي هَذَا التَّسْجِدَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ دُئُوبِهِ كَيْفَ يَخْرُجُ وَلَدَفُّهُ أَفْهَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا ائْتَيْنِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا. وَأَرْجَوَاتِ يَكُونُ قَدْ أُعْطِيَ الثَّاقِلَةُ۔

رواہ احمد و النسائی، وابن ماجہ، واللفظ له، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما۔
ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام جب بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو اللہ عزوجل سے (یہ) تین چیزیں مانگیں: ①..... اللہ تعالیٰ ان کو ایسا فیصلہ کرنے کی (صلاحیت و سمجھ) دے جو اللہ کے فیصلہ کے موافق ہو۔ ②..... ایسا ملک دے کہ ان کے بعد کسی کو ایسا ملک نہ ملے اور ③..... جو بھی اس مسجد (بیت المقدس) میں صرف نماز پڑھنے کے ارادے سے آئے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو کر نکلے جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پہلی دو چیزیں ان کو دے دی گئیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بھی دے دی گئی ہوگی)۔ (مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزيمة، صحیح ابن حبان)

(۹۱۵/۱۳) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِ الْمُتَّقِينَ أَفْضَلُ أَوْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ فِيهِ. وَلَيَعْمُرُ الْمُحَلِّي. هُوَ أَرْضُ الْمُخْشَرِ وَالْمُتَشَرِّ. وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، وَلَيَقْبُذَ سَوْطٌ، أَوْ قَالَ: قَوْسُ الرَّجُلِ حَيْثُ يَزِي وَمِنْهُ بَيْتُ الْمُتَّقِينَ خَيْرٌ لَهُ أَوْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا۔ رواه البيهقي

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ بیت المقدس میں نماز پڑھنا افضل ہے یا رسول اللہ کی مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا بیت المقدس میں چار نمازوں کے پڑھنے سے افضل ہے اور بیت المقدس اور کئی اچھی نماز کی جگہ ہے، وہ محشر کی زمین کا ٹکڑا ہے اور قبروں سے اٹھا کر وہاں جمع ہونے کی جگہ ہے اور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کوڑے یا کمان کے برابر زمین جہاں سے اس کو بیت المقدس نظر آئے اس کے لیے بہتر ہوگا یا فرمایا: اس کو ساری دنیا سے زیادہ پسند ہوگا۔

(۹۱۶/۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا التَّسْجِدَ الْحَرَامَ. وَالْجُمُعَةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا التَّسْجِدَ الْحَرَامَ. وَشَهْرُ رَمَضَانَ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ رَمَضَانَ إِلَّا التَّسْجِدَ الْحَرَامَ۔ رواه البيهقي
ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری تمام مساجد میں پڑھی جانے والی نمازوں کے مقابلے میں ہزار درجہ افضل ہے علاوہ مسجد حرام کے، اور میری اس مسجد میں ایک جمعہ کی نماز پڑھنا دوسری تمام مساجد میں جمعہ کے مقابلے میں ہزار درجہ افضل ہے علاوہ مسجد حرام کے۔ اور میری اس مسجد میں رمضان کے روزے دوسری تمام

مساجد میں روزوں کے مقابلے میں ہزار درجہ افضل ہیں علاوہ مسجد حرام کے۔ (بخاری)
فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ہر نیک عمل کا ثواب مسجد نبوی میں دوسری مسجد کے مقابلے میں ہزار درجہ افضل اور مسجد حرام میں دوسری مسجد کے مقابلے میں ایک لاکھ درجہ افضل ہے۔

(۹۱۷/۱۶) وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ - رواه الترمذی، وابن ماجه، والبيهقی
قال الحافظ: ولا نعرف لأبيد حديثاً صحيحاً غير هذا، والله أعلم۔

ترجمہ:..... حضرت اُسید بن ظہیر الانصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء کی ایک نماز (اجر و ثواب میں) ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بخاری)

(۹۱۸/۱۷) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ، رواه احمد والنسائي، وابن ماجه، والحاكم، والبيهقی۔
ترجمہ:..... حضرت سہل بن حنظلؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص گھر سے وضو کر کے نکلا پھر مسجد قباء آیا اور اس میں نماز پڑھی تو اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے۔ (مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، بخاری)

(۹۱۹/۱۸) وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَكْنِيِّ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ، ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَتَزَكَّى فِيهِ أَوْ بَعَثَ رُكْعَاتٍ كَانَتْ عِدْلَ رُقْبَةٍ۔
ترجمہ:..... طبرانی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد قباء میں داخل ہوا اور اس میں چار رکعت نماز پڑھی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (طبرانی)

(۹۲۰/۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ قُبَاءَ، أَوْ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔ زَادَ فِي رَوَايَةِ: فَيُصَلِّي فِيهِ رُكْعَتَيْنِ۔ رواه البخاري ومسلم۔
ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کبھی پیدل اور کبھی سوار مسجد قباء تشریف لاتے تھے۔ اور ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ ”اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے“۔ (صحیح بخاری و مسلم)

(۹۲۱/۲۲) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ سَعْدِ أَبَاهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَأَنْ أَصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ۔ رواه الحاكم۔
ترجمہ:..... حضرت عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد رحمہم اللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے تھے کہ میں مسجد قباء میں نماز پڑھوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں۔ (حاکم)

(۹۲۲/۲۳) وَعَنْ جَابِرٍ، يَغْنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِي مَسْجِدِ الْفُجَجِ ثَلَاثًا: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَاسْتَجِبَ لَهُ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَعُرِفَ الْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ۔ قَالَ جَابِرٌ: فَلَمْ يَلَوْ بِأَمْرٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ إِلَّا تَوَخَّيْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَأَدْعُو فِيهَا فَأَعْرِفُ الْإِجَابَةَ رواه احمد والبخاري وغيرهما وإسناده احمد جيد
ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد فوج میں تین دن دعا کی، پیر، منگل اور بدھ، اور آخر بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان آپ کی دعا قبول ہوئی اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے مسرت و بشارت کے اثرات ظاہر ہوئے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ (اس کے

بعد سے) جب بھی مجھے کوئی سخت اور اہم معاملہ پیش آتا اسی وقت کی رعایت کر کے دعا کرتا ہوں اور مجھے قبولیت صاف محسوس ہوتی ہے۔

(احمد، بزار، وغیرہما)

فائدہ:..... یہ مسجد مدینہ منورہ کی سلع نامی پہاڑی کے ایک حصہ میں پیچتم کی طرف واقع ہے اسی مقام پر غزوہ احزاب پیش آیا تھا، جہاں اسی وقت یہ مسجد اسی جگہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے لیے فتح کی دعا کی تھی اسی لیے اس مسجد کا نام فتح رکھا گیا۔

دونمازوں سے مراد عصر اور مغرب ہو سکتی ہیں۔ واللہ اعلم۔ بدھ کا دن بھی اس مسجد میں دعا کرنے کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ علامہ سمہودئی نے وفاء الوفاء ج ۳ ص ۸۳۴ میں علاوہ حدیث مذکور کے علمائے سلف کا معمول بھی بدھ کے دن یہاں حاضر ہو کر دعا کرنے کا نقل کیا ہے۔

مدینہ میں موت تک رہنے اور بننے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

اور اُحد پہاڑ اور وادی عقیق کی فضیلت

(۱/۹۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّةِهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَوْ شَهِيدًا۔ رواه مسلم، والترمذی وغیرہما۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو بھی شخص مدینہ میں سختی و بھوک پر اور وہاں کی کسی بھی تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (مسلم، ترمذی وغیرہما)

(۲/۹۲۳) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي أَخَرْتُ عَائِشَةَ لَأَيَّتِي الْمَدِينَةِ أَرَأَيْتَ لِيَقْطَعَ عَصَاهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَكُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلُ اللَّهُ فِيهَا عَنْهُ خَيْرٌ مِنْهُ، وَلَا يُبْطَلُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ وَزَادَ فِي رَوَايَةٍ: وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ، أَوْ ذُوبَ الْبَلَجِ فِي النَّارِ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ دونوں جانب جو کنکر پٹی زمین ہے اس کے درمیانی حصہ کو میں اس لحاظ سے حرام قرار دیتا ہوں کہ اس کے خاردار درخت کاٹے جائیں یا اس میں شکار کیا جائے اور آپ ﷺ نے (یہ بھی ارشاد) فرمایا کہ مدینہ مؤمنین کے قیام کے لیے بہترین جگہ ہے اگر وہ اس کی خوبیوں کو جانیں (تو یہاں کا قیام نہ چھوڑیں) اور جو شخص یہاں کے قیام کو اس سے بدول ہو کر چھوڑے گا اللہ جل شانہ اس کا نعم البدل یہاں بھیج دے گا اور جو شخص مدینہ منورہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفر شری یا گواہ بنوں گا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو بھی مدینہ والوں کے لیے برائی کی سوچے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلا دے گا جس طرح سیرہ پگھل جاتا ہے، یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (مسلم)

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں کئی مضمون بیان ہوئے ہیں، اور ہر مضمون بہت سی مختلف روایات میں وارد ہوا ہے:

اول یہ کہ مدینہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔ مدینہ منورہ کی دونوں جانب پتھر پٹی زمین ہے ان دونوں کے درمیانی حصہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ جگہ محترم اور قابل احترام ہے اور حرم کے حکم میں ہے، نہ اس جگہ شکار کیا جائے، نہ خود روگھاس، درخت وغیرہ کو کاٹا جائے۔

دوسرا مضمون مدینہ منورہ میں قیام کے متعلق ہے یہ مضمون بھی بہت سی روایات میں آیا ہے جن میں سے کچھ روایات آگے آرہی ہیں۔

تیسرا مضمون یہ ہے کہ جو شخص مدینہ کے قیام کو اس سے اعراض کر کے اور بدول ہو کر چھوڑے گا حق تعالیٰ شانہ اس کا نعم البدل یہاں تجویز کرنے کا، حافظ ابن عبد البر قاضی عیاض وغیرہ نے اس کو نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے ساتھ خاص بتایا ہے لیکن امام نووی اور علامہ

ابی مالکؓ کہتے ہیں کہ یہ بات ان حضرات کے لیے ہے جو وہاں کے باشندے ہیں وہاں مستقل رہنے والے ہیں اور جو حضرات دوسری جگہ کے باشندے محض زیارت کے لیے آئے ہوں وہ اس میں داخل نہیں ہیں۔

لیکن یہ اشکال ہوتا ہے کہ بعض حضرات صحابہ کرامؓ نے بھی مدینہ طیبہ کے قیام کو ترک کر کے دوسری جگہ کو وطن بنایا ہے لیکن حقیقت میں اشکال نہیں ہے اس لیے کہ ان حضرات کا ترک وطن درحقیقت ایک بڑا مجاہدہ اور ایثار تھا اگر یہ حضرات اپنی ذاتی اغراض اور اپنی ذات کے نفع کو مقدم رکھتے تو آج پوری دنیا میں اسلام کیسے پھیلتا، یہ انہیں حضرات کی قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ دنیا کے ہر خطہ میں اسلام کی روشنی کیسے پھیلی ہوئی ہے، یہ خود نبی کریم ﷺ کی خوشنودی کے واسطے اپنی دل بستگی کو چھوڑنا تھا۔

فَاتَرَكْتُ مَا أُرِيدُ لِمَا يُرِيدُ

أُرِيدُ وَصَالَهُ وَيُرِيدُ هَجْرِي

ترجمہ: "میں محبوب کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے ہدائی پسند کرتا ہے اس لیے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی پر قربان کرتا ہوں۔"

ان حضرات صحابہ کرامؓ کے مدینہ پاک کو چھوڑنے پر وہاں کی برکات سے وہاں کی نمازوں میں اجر و ثواب کی زیادتی سے جو نقصان واقع ہوا اس سے ان شاء اللہ کروڑوں درجہ زیادہ ثواب ان کو ملتا رہے گا جو ان کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیلنے سے ان کے حصہ میں آیا اور قیامت تک آثار ہے گا، اسی وجہ سے اکابر تعلیم و تبلیغ پر بہت زور دے رہے ہیں کہ آدمی اگر خود نیک عمل کرے تو اس کا ثواب اپنی زندگی تک ہے لیکن دوسروں کو نیک عمل پر لگایا جائے تو ان سب کے اعمال کا ثواب اس شخص کو ملتا رہے گا جس کی سعی اور کوشش سے دوسرے لوگوں نے کوئی نیک عمل کیا ہو مفت کا ثواب ہے اور گویا ایک سرمایہ ہے جو کسی تجارت میں لگا دیا گیا اور ہمیشہ اس کا نفع ملتا رہے گا۔ (خلاصہ از فضائل حج)

(۹۳۵/۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ زَمَانٌ يَنْظِلُ فِي النَّاسِ مِنْهَا إِلَى الْأَذْيَافِ يَلْتَمِسُونَ الرِّخَاءَ فَيَجِدُونَ رِخَاءً، ثُمَّ يَأْتُونَ فَيَحْتَمِلُونَ بِأَهْلِهِمْ إِلَى الرِّخَاءِ. وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ رواه احمد والبخاري

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ والوں پر ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ یہاں سے لوگ خوشحال زندگی کی تلاش میں سرسبز و شاداب مقامات پر جائیں گی اور (اپنی مطلوبہ) خوشحالی وہ پا بھی لیں گے، پھر آئیں گی اور اپنے بال بچوں کو لاد کر اس خوشحالی کی طرف لے جائیں گے، حالاں کہ مدینہ ہی ان کے حق میں بہتر ہے اگر وہ سمجھ سے کام لیں گے۔ (مسند احمد، بزار)

(۹۳۶/۵) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي رُحَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُفْتَتَمُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ بِأَهْلِيهِمْ، وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَتَمُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ بِأَهْلِيهِمْ، وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَتَمُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ بِأَهْلِيهِمْ، وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، رواه البخاري ومسلم

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابی زہیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یمن فتح ہوگا بعض لوگ اس کے حالات کے تحقیق کریں گے پھر اپنے اہل و عیال کو اور جو لوگ ان کے کہنے میں آجائیں گے ان کو لے کر وہاں چلے جائیں گے اور حالاں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش وہ یہاں کی برکات کو جانتے، اور شام فتح ہوگا لوگ وہاں کے حالات کی خبریں سن کر اپنے اہل کو اور جو ان کے کہنے میں آجائیں گے ان کو لے کر وہاں منتقل ہو جائیں گے حالاں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا، کاش وہ اس کو جانتے اور عراق فتح ہوگا اور لوگ وہاں کے حالات معلوم کر کے وہاں اپنے اہل و عیال کو اور جو ان کے کہنے میں آجائیں گے ان کو لے کر وہاں منتقل ہو جائیں گے حالاں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش وہ اس کو جانتے۔ (بخاری و مسلم)

مَنْ اسْتَغْطَاءَ وَتَكْتُمُ أَنْ يَشْهَدَ بِأَلَيْسَ بِمَا هُوَ - فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ هُوَ -

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، چاہیے کہ وہی مرے اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مسند ابی حنبلہ، نسائی)
اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔

فائدہ:..... علماء نے لکھا ہے کہ شفاعت سے مراد خاص قسم کی شفاعت ہے ورنہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت تو سارے ہی مسلمانوں کے لیے ہوگی۔ اور طاقت رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی کوشش کرے کہ وہاں آخر تک رہے۔ علامہ زرقانی کہتے ہیں کہ یہ ترغیب ہے وہاں سے باہر نہ جانے کی، مرنے تک وہیں رہے، ابن الحاج کہتے ہیں کہ اس کو طاقت رکھنے سے تعبیر کیا گیا اشارہ ہے اس طرف کہ اس کی انتہائی کوشش کرے۔ حضرت عمرؓ کی دعا تو مشہور ہے: اَللّٰهُمَّ اِزْدُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدٍ رَّسُوْلُكَ "اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطا فرما" بظاہر دونوں چیزوں کا جمع ہونا مشکل تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرمائے تو اس کو اس کے اسباب پیدا کرنے کیا مشکل ہیں، خاص مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ کے بڑے مجمع کے درمیان عین نماز کی حالت میں ابولولو کافر کے ہاتھوں شہادت نصیب ہوئی۔

(۹۳۰/۱۶) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ زَارَ قَبْرِي، أَوْ قَالَ: مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ هَمَّ بِأَحَدِ الْخَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي الْأَمْنَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ
ترجمہ:..... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی یا ارشاد فرمایا جس نے میری زیارت کی، میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی یا گواہ ہوں گا اور جو حرم یا حرم مدینہ میں مرجائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن والوں میں اٹھائے گا۔ (نسائی وغیرہ)

(۹۳۱/۱۸) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعْدٍ بِأَرْضِ الْخَزَرَةِ عِنْدَ بَيْتِ الشُّقْيَا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَكَ وَعَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ بِهِ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ لِمَكَّةَ، كَذَعُوْكَ اَنْ تُبَارِكَ لَكُمْ فِيْ صَاعِيْهِمْ وَمَذِيْهِمْ وَنَسَارِيْهِمْ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ، وَاجْعَلْ مَا بَيْنَهَا مِنْ وَبَاءٍ يَحْتَرِقُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ خَرَمْتُ مَا بَيْنَهُمَا لَا يَبْتَنِيْهَا كَمَا خَرَمْتُ عَلَى لِسَانِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَزَرَةَ، رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرِجَالُ اِسْنَادِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ
ترجمہ:..... حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) وضو کیا اور قصبہ سقیاء کے قریب حضرت سعدؓ کی ایک پتھر ملی زمین میں نماز پڑھی اور اس کے بعد یہ دعا مانگی: اے اللہ! تیرے پیارے، تیرے بندے اور تیرے نبی ابراہیمؑ نے تجھ سے مکہ والوں کے لیے دعا مانگی، اور میں تیرا بندہ اور تیرا رسول محمدؐ تجھ سے مدینہ والوں کے لیے ویسی ہی دعا مانگتا ہوں جیسی ابراہیمؑ نے مکہ کے لیے تجھ سے مانگی تھی، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ان کے ناپ تول کے پیمانوں اور ان کے پھلوں میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی بھی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت پیدا کی ہے اور اس کی وباغیں خم میں بھیج دے، اے اللہ! میں مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے درمیان کے کل حصے کو حرم (یعنی مقام حرم) قرار دیتا ہوں جس طرح تو نے ابراہیمؑ کی زبانی حرم (مکہ) کو محترم اور با حفاظت قرار دیا ہے۔ (احمد)

فائدہ:..... اہل مدینہ کے ناپ تول کے پیمانوں کو دعاء دینا دراصل یہاں کے غلوں اور دیگر سامان میں برکت کی دعا کرنا ہے، آپ کی یہ دعا قبول ہوتے ہوئے مشاہدہ میں ہے بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی چیزیں یہاں والوں کو میسر ہیں، حضور ﷺ کی ہجرت اور تشریف آوری سے قبل مدینہ کی آب و ہوا اچھی نہ تھی یہاں کا بخار مشہور تھا لیکن آپ کی دعا کی برکت ہے کہ اب وہاں اس طرح کی وباء کا نام و نشان بھی نہیں ہے اور مقام ”خم“ جہاں مدینہ کی وباء بھیجنے کی دعا فرمائی تھی وہاں کی آب و ہوا گو پہلے سے اچھی نہ تھی اور وہاں کے چشمے اور تالاب کے متعلق مشہور تھا کہ جو اس کا پانی پیتا ہے اسے بخار ہو جاتا ہے مگر اب اس کا حال یہ ہے کہ وہاں پیدا ہونے والا کوئی بچہ اگر جوان ہونے سے پہلے پہلے کہیں اور نہ بھیج دیا جائے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا، ایک روایت میں ”خم“ کی جگہ جحفہ کا نام ہے، یہ دونوں پاس پاس ہی ہیں، مراد یہ علاقہ ہے۔

(۹۳۲/۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الْقَمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي قَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُهْنِنَا. اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّ دَعَاكَ لِسُكَّتِهِ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِوَسْطِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِسُكَّتِهِ وَمُحِبِّهِ هَهُنَا، قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَضْعَفَ نَدْوَةٍ يَزَاهَا فِيمَا يَدْعُو ذَلِكَ الْقَمَرُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کا معمول یہ تھا کہ جب موسم میں کوئی پھل آتا تو سب سے پہلا پھل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا، رسول اللہ ﷺ اس کو لے کر یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، اور ہمارے شہر میں برکت عطا فرما، اور ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! حضرت ابراہیمؑ تیرے بندے تھے تیرے خلیل تھے تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ ہوں اور تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی میں ویسی ہی مدینہ طیبہ کے لیے دعا کرتا ہوں اور اس سے دو چند دعا کرتا ہوں، اس کے بعد کسی چھوٹے بچہ کو وہ پھل مرحمت فرما دیتے۔ (صحیح مسلم وغیرہ)

فائدہ:..... جو حضرات مدینہ طیبہ کو مکہ مکرمہ سے افضل بتاتے ہیں وہ اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں اور جو حضرات مکہ مکرمہ کو افضل بتاتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں برکت سے مراد خاص طور سے روزی میں برکت مراد ہے یعنی روزی میں فراخی مراد ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس دعا کا قبول ہونا مشاہدہ میں آتا ہے کہ جو مقدار کھانے کی مدینہ طیبہ میں کافی ہو جاتی ہے اتنی مقدار کھانے کی مدینہ سے باہر کافی نہیں ہوتی، وہاں رہنے میں اس کا تجربہ ہوتا ہے۔ (فتح)

اور جو حضرات مدینہ طیبہ کی افضلیت کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ برکت کے معنی خیر میں زیادتی کے ہیں جو دین اور دنیا دونوں کی خیر کو شامل ہے اس لیے ہر نوع کی خیر میں مکہ مکرمہ سے دو چند کی دعا ہے۔ (فتح)

(۹۳۲/۲۱) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ الشُّغْبَا أَلْبَنِ كَانَتْ لِسَعْدٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ، وَأَنَا مُخَوِّفٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُهْنِهِمْ بِمِثْلِ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ. رَوَاهُ طبرانی في الاوسط، بإسناد جيد قوي۔

ترجمہ:..... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے جب مدینہ سے باہر حرہ میں سقیار پر پہنچے (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کی آبادی سے باہر) تو نبی کریم ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! حضرت ابراہیمؑ تیرے بندے تھے، تیرے خلیل تھے، انہوں نے مکہ والوں کے لیے برکت کی دعا کی اور میں محمد ہوں، تیرا بندہ ہوں، تیرا رسول ہوں، میں تجھ سے مدینہ والوں کے لیے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے مد میں اور ان کے صاع میں ایسی ہی برکت کر جیسی کہ تو نے اہل مکہ کے لیے کی اور اس کے ساتھ دو چند برکتیں زیادہ کر۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۹۳۳/۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ الْمَدِينَةِ شَيْءٍ وَلَا شَعْبٍ وَلَا نَفْسٍ إِلَّا عَلَيَّ مَلَكَابٌ يَحْضُرُونَهَا. رواه مسلم في حديث.

ترجمہ:..... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! ہمارے شہر مدینہ میں برکت دے، اے اللہ برکت کے ساتھ دوسری برکت عطا فرما (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اس پاک ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مدینہ کی کوئی چیز، کوئی گھائی، کوئی راستہ ایسا نہیں جس کی حفاظت کے لیے دو فرشتے متعین نہ ہوں۔ (صحیح مسلم)

(۹۳۵/۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَيْتِنَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيُّ اللَّهِ وَعِزَّاقْنَا؟ قَالَ: إِيَّاهَا قُرْتُ الشَّيْطَانِ، وَتَحْيِيَّتُ الْفِتَنِ، وَإِيَّاهَا الْجُفَاءُ بِالْمَشْرِقِ. رواه الطبرانی في الكبير.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور ہمارے شام اور ہمارے یمن میں ہمیں برکت عطا فرما (بیٹھے ہوئے) لوگوں میں سے ایک صاحب بولے: اللہ کے نبی! اور ہمارے عراق کے لیے بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: وہاں تو شیطان اور فتنوں کا زور ہے اور بدسلوکی اور بد مزاجی بھی مشرق ہی میں ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے ارد گرد علاقوں کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائی ہے اور آپ عراق کے لیے بھی دعا کر دیتے لیکن اس حدیث شریف میں آئندہ آنے والے فتنوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے، چنانچہ خلافت کے اخیر دور میں اور اس کے بعد بھی جتنے فتنے اٹھے وہ تمام یا اکثر انہی علاقوں سے اٹھے جس کے اثرات صدیوں تک دور دور پھیلے۔

(۹۳۶/۲۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ الْمَرْأَةَ سَوْدَاءَ ثَابِتَةً الرَّأْسِ خَرَجَتْ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ، وَهِيَ: الْجُحْفَةُ، فَأَوَّلَتْ أَرْبَ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقْلٌ إِلَى الْجُحْفَةِ. رواه الطبرانی في الاوسط.

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بھکرے ہوئے بالوں والی سیاہ فام عورت (مدینہ سے) نکلی اور مہیجہ میں، جسے جحفہ کہتے ہیں، آکھڑی ہوئی میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وباء جحفہ پہنچادی گئی۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۹۳۷/۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ قُبَّةُ الْإِسْلَامِ، وَذَاوُ الْأَيْتَابِ، وَأَرْضُ الْهَجْرَةِ، وَمَعْقَدُ الْحُلَالِ وَالْحَتَرِ. رواه الطبرانی في الاوسط بإسناد لا بأس به.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ اسلام کا مرکز، ایمان کا گھر، ہجرت کی جگہ اور حلال و حرام کی پہچان کا ٹھکانہ ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۹۳۸/۲۸) وَعَنْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَنَا رَجَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثُبُوكَ تَلَقَّاهُ رَجُلَانِ مِنَ الْمُشَلِّفَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَاوَا غُبَارًا فَخَمَّرَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَةً، فَأَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَقَامَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِيَّاهُ فِي غُبَارِهَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، قَالَ: وَأَرَأَيْتَ ذَكَرَ، وَمِنْ الْجَذَاوِ، وَالْبَرْصِ. ذكره رزين العبدري في جامعه، ولم اراه في الاصول.

ترجمہ:..... حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (غزوہ) تبوک سے واپس لوٹے تو جو مسلمان مدینہ منورہ میں ٹھہر گئے تھے آپ ﷺ کو لینے کے لیے (شہر سے باہر) پہنچے، ان کے قدموں سے جو غبار اٹھا اس کی وجہ سے آپ کے ساتھ والے کچھ لوگوں نے ناک پر کپڑا

رکھ لیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرہ انور سے کپڑا ہٹا دیا اور ارشاد فرمایا: اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ کی خاک میں ہر بیماری کی شفاء ہے (یہاں تک کہ) راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے غالباً یہ بھی فرمایا تھا کہ کوڑھ اور برص کی بھی۔ (رزین العبدی فی جامعہ)

(۹۲۹/۲۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ظَلْحَةَ: إِنَّمَا لِي غُلَاظَةٌ مِنْ غُلَامَائِكُمْ يَخْدُمُونِي، فَخَرَجَ أَبُو ظَلْحَةَ يُزِدُونِي وَزَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ. قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَهُ أَحَدٌ قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُجِبُّنَا وَنُجْبَةُ فَلَمَّا أَتَرَفَ عَلَى الصَّيْفَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحْزِمُ مَا بَيْنَ جَبَتَيْهَا وَمِثْلَ مَا حَزَمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهْمُ فِي مَدِينَتِهِمْ وَصَاعِيهِمْ. رواه البخاري ومسلم.

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوظلمہؓ سے ارشاد فرمایا: میری خدمت کے لیے کوئی لڑکا تلاش کرو، حضرت ابوظلمہؓ مجھے اپنے پیچھے سوار کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے، رسول اللہ ﷺ جب بھی کہیں قیام فرماتے میں آپ کی خدمت کرتا تھا، پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے چلے، جب احد پہاڑ سامنے آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یوں دعا مانگی: اے اللہ! جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کو محترم اور باحفاظت قرار دیا ہے میں مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کے حصے کو محترم قرار دیتا ہوں، پھر یہ دعا فرمائی اے اللہ! ان کے مداور صاع میں برکت دے۔ (بخاری و مسلم)

(۹۳۰/۳۳) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْحَوِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَزِي الْأَوْحَشَ وَأَصِيدُهَا وَأَهْدِي لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا لَوْ كُنْتَ تَصِيدُهَا بِالْعَقِيقِ لَتَقَبَّلْتُكَ إِذَا ذَهَبْتَ وَتَلَقَّيْتُكَ إِذَا جِئْتَ فَإِنِّي أُحِبُّ الْعَقِيقَ. رواه الطبرانی في الكبير بإسناد حسن.

ترجمہ:..... حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ میں وحشی جانوروں کو شکار کیا کرتا تھا اور ان کا گوشت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا کرتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم عقیق (وادی کا نام ہے) میں شکار کرتے تو میں تم کو (اس وقت) رخصت کرتا جب تم جاتے اور جب تم آتے تو میں تمہارا استقبال کرتا اس لیے کہ مجھے وادی (عقیق) سے محبت ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۹۳۱/۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي آتٍ وَأَنَا بِالْعَقِيقِ فَقَالَ: إِنَّكَ بِوَادِي مُبَارَكٍ. رواه البزار بإسناد جيد قوي.

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کوئی (یعنی فرشتہ) آیا، میں اس وقت وادی عقیق میں تھا اس نے کہا کہ آپ ایک بابرکت وادی میں ہیں۔ (بزار)

(۹۳۲/۳۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي النَّبِيَّةُ آتٍ مِنْ رَبِّي، وَأَنَا بِالْعَقِيقِ، أَرَأَيْتَ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ. رواه ابن خزيمة في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے فرمایا: میرے پاس وادی عقیق میں کوئی (یعنی فرشتہ) آیا اور میرے رب کا پیغام لایا کہ اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیے۔ (صحیح ابن خزيمة)

مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو ڈرانے یا ان کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھنے پر وعید

(۹۳۳/۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَكُونُ أَهْلُ الصَّيْفَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْتَاءَ غَمًّا يُشَاءُ الْيَوْمَ فِي النَّاءِ. رواه البخاري ومسلم.

ترجمہ:..... حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ

مکر کرے گا وہ ایسا کھل جائے گا جیسا پانی میں نمک کھل جاتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

(۲/۹۳۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِّسُلَيْمٍ: وَلَا يُرِيدُ أَحَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ سُوءَ إِلَّا أَذَاهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذَوْبُ الرِّضَاصِ، أَوْ ذَوْبُ الْوَلَجِ فِي الْمَاءِ۔ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي الصَّحَاحِ وَغَيْرِهِمَا۔

ترجمہ:..... مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے گا حق تعالیٰ شانہ اس کو آگ میں اس طرح پگھلا دیں گے جس طرح سیر پگھلتا ہے یا پانی میں نمک کھل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم وغیرہ)

(۳/۹۳۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أَهْلِ الْفِثْنَةِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصُرُ جَابِرٍ، فَقِيلَ لَجَابِرٍ: لَوْ تَسَخَّيْتَ عَنْهُ فَخَرَجَ يَمِينُ ابْنَيْهِ فَأَلْكَسْتَ، فَقَالَ: تَجَسَّ مِنْ أَخَافَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا: يَا أَبَتَاهُ وَكَيْفَ أَخَافَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَمِيَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَقَدْ أَخَافَ عَمَانَيْنِ جُنْحَيْنِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ۔

ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ فتنے والے امیروں میں سے ایک امیر مدینہ آیا، اس وقت جابرؓ کی بینائی جاتی رہی تھی، کسی نے حضرت جابرؓ کو مشورہ دیا: اچھا ہے کہ آپ اس (امیر کے راستے) سے کہیں ایک طرف چلے جائیں (خواہ مخواہ پریشان نہ کرے) حضرت جابرؓ اپنے دو لڑکوں کے درمیان چل دیے (راستہ میں) ایک جگہ لڑکھڑائے تو فرمایا: برباد ہو جائے وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو ڈراتا ہے، ان کے صاحبزادے نے پوچھا: ابا جان! نبی کریم ﷺ کا تو وصال ہو چکا ہے رسول اللہ کو کوئی شخص کیسے ڈرا سکتا ہے؟ تو حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ اس چیز کو ڈراتا ہے جو میرے پہلو کے درمیان ہے۔ (یعنی میرے دل کو)۔ (احمد)

(۳/۹۳۶) وَرَوَاهُ ابْنُ خُبَّاتٍ فِي صَحِيحِهِ مُخْتَصَرًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخَافَهُ اللَّهُ تَرَجَمَ:..... نَبِيُّ كَرِيمٍ ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص مدینہ والوں کو ڈرائے اللہ جل شانہ اس کو ڈرائے۔ (صحیح ابن حبان)

(۵/۹۳۷) وَعَنْ عُثْبَانَ بْنِ الْقَاصِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اللَّهُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ فَأَخِفْهُ، وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ لِتَادِجِدٍ۔

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اے اللہ! جو شخص مدینہ والوں پر ظلم کرے یا ان کو ڈرائے تو اس کو ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت، نہ اس کی فرض عبادت مقبول، نہ نفل عبادت مقبول۔ (طبرانی فی الاوسط والكبیر)

فائدہ:..... یہ مضمون بہت سی احادیث میں مختلف عنوانات سے نقل کیا گیا ہے اس لیے جو لوگ زیارت کے واسطے وہاں حاضر ہوں وہ اس بات کا بہت زیادہ خیال اور اہتمام رکھیں کہ نہ وہاں لوگوں کو اذیت پہنچائیں نہ خرید و فروخت میں ان سے کسی قسم کی چال بازی اور مکر کریں، یہاں رہتے ہوئے بھی وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ کسی قسم کی دغا بازی کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے، اس کا بہت لحاظ رکھیں جو معاملہ ان کے ساتھ کریں وہ نہایت صفائی کا ہونا چاہیے، کسی قسم کا دغا اور فریب ان لوگوں کے ساتھ کرنے سے بہت زیادہ احتراز کریں۔

(ازفضائل حج)



کِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کا بیان

اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی ترغیب اور فضیلت

(۹۳۸/۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِبَاظُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعٌ سَوَاطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرْوَحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ الْعَدُوَّةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمْ۔

ترجمہ:..... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت کرنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کوڑے کے برابر جگہ (جو تمہیں ملنے والی ہے) دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے اور اللہ کے راستہ میں صرف ایک بار کا جانا اور ایک بار کا آنا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ (بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہم)

(۹۳۹/۲) وَعَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رِبَاظُ يَوْمٍ وَثَلَاثَةِ خَيْرٍ مِنْ صِيَامٍ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنَّ مَاتَ فِيهِ جَزَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، وَأُجْرَتِي عَلَيْهِ بِرُزْقِهِ، وَأَمِنْ مِنَ الْقَتْلِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ، وَزَادَ: وَبُيْعَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْئًا۔

ترجمہ:..... حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: ایک دن رات سرحد کی حفاظت میں رہنا ایک مہینہ کے روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر وہ اسی کے دوران مرجائے تو اس کے تمام وہ اعمال جاری رہتے ہیں جو وہ اپنی زندگی میں کیا کرتا تھا (یعنی ان اعمال کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کا رزق بھی جاری رہتا ہے اور وہ فتنہ اٹھانے والے کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

(مسلم ترمذی نسائی ابی ہریرہ)

فائدہ:..... رزق جاری رہنے سے مراد اس کی روح کو جنت سے روزی ملتی رہتی ہے، اور فتنہ اٹھانے والے سے شیطان مراد ہے جو موت کے وقت طرح طرح کے وسوسے دل میں ڈالتا ہے، بعض شارحین حدیث کی رائے ہے کہ منکر نکیر کے سوال جواب کا وقت مراد ہے کہ ان منزلوں سے وہ کامیابی سے گزر جائے گا۔

(۹۴۰/۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِبَاظُ شَهْرٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ دَهْرٍ، وَمَنْ مَاتَ مُتَرَابِعًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمِنْ مِنَ الْقَرْعِ الْأَكْبَرِ، وَغُلْدِيٍّ عَلَيْهِ بِرُزْقِهِ، وَرِيحٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَنَجْوَى عَلَيْهِ أَجْرُ التَّرَابِطِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ، وَزَادَ: وَبُيْعَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْئًا۔

ترجمہ:..... حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مہینہ سرحد کی حفاظت کرنا لگا تار پورے سال کے روزے رکھنے سے بہتر ہے، اور جو شخص سرحد کی حفاظت ہی میں مر گیا وہ قیامت کے دن کی بہت بڑی گھبراہٹ اور پریشانی سے محفوظ ہو گیا، اور اسے اس کی (روح کو) روزی بھی بھیجی جاتی رہے گی، اور جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں اسے پہنچتی رہے گی اور جب تک اللہ اس کو حشر میں اٹھائے برابر اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والے کا اجر اس کو ملتا رہے گا۔ (بخاری)

(۹۵۱/۶) وَعَنْ أَمْرِ الدُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ: مَنْ رَابَطَ فِي لَيْلٍ مِنْ سَوَاحِلِ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَجْزَأَتْ عَنْهُ رِبَاطَةُ سَنَةٍ - رواه أحمد

ترجمہ:..... حضرت امّ درداءؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کی کسی ساحلی سرحد پر تین دن خدمت انجام دی اس کے لیے اس خدمت پر سال بھر کی حفاظت کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مسند احمد)

(۹۵۲/۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَخِيهِ الرِّبَاطِ فَقَالَ: مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً خَارِجًا مِنْ زَوَاةِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ لَهُ أَجْرُ مَنْ خَلَقَهُ مِنْ صَافٍ وَصَلَّى - رواه الطبرانی في الأوسط بإسناد جيد -

ترجمہ:..... حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سرحد کی حفاظت کا اجر و ثواب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: جس نے اسلامی سرحد پر رات ایک بھی مسلمانوں کی حفاظت کی اسے ان سب لوگوں کی نمازوں اور ان کے روزوں کے برابر اجر ملے گا جو اس سے پیچھے (یعنی اپنے گھروں پر) رہ گئے ہیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۹۵۳/۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَابَطَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَاقٍ كُلُّ خَنَاقٍ مِثْلُ سَبْعِ سَلَوَاتٍ، وَسَبْعِ أَرْضِينَ، رواه الطبرانی في الاوسط -

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جس نے ایک دن اللہ کی رضا کے لیے سرحد کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں آفرمادیتا ہے اور ہر خندق ساتوں آسمان و زمین کے برابر ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۹۵۴/۱۲) وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِي الرِّبَاطِ فَقَفَزَ عَوَى السَّاحِلِ، ثُمَّ قِيلَ: لَا تَأْسَ فَإِنَّ صَرْفَ النَّاسِ وَوَقْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَمَرَّ بِهِ إِنْسَانٌ فَقَالَ: مَا يُوقِفُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَوْقِفٌ سَاعِدَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ الْقُدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، رواه ابن حبان في صحيحه والبيهقي وغيرهما -

ترجمہ:..... حضرت مجاہدؓ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ سرحد کی حفاظت کے لیے پہرہ پر تھے لوگ پریشان ہو کر ساحل کی طرف بھاگے پھر کہا گیا۔ کوئی گھبرانے اور پریشان ہونے کی بات نہیں، لوگ لوٹ کر پھر آ گئے، (لیکن) ابو ہریرہؓ اپنی جگہ ہی کھڑے رہے ایک شخص کا ان پر گزر رہا اس نے کہا: اے ابو ہریرہؓ! تم (اب تک) یہاں کیوں کھڑے ہو؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں تھوڑی دیر کا کھڑا ہو جانا شب قدر میں حجر اسود کے سامنے ساری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

(صحیح ابن حبان، بیہقی وغیرہما)

(۹۵۵/۱۳) وَعَنْ عُفْفَانَ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيهَا سَوَاءٌ مِنَ الْمَنَازِلِ - رواه النسائي والترمذی -

ترجمہ:..... حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا ہزار دن اپنے گھروں پر رہ کر (عبادت کرنے سے) افضل ہے۔ (سنن نسائی، ترمذی)

(۹۵۶/۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَعَسَّ عَبْدُ الدِّهْنِ، وَعَبْدُ الدِّهْنِ هِمٌّ، وَعَبْدُ الْحَبِيبَةِ - زاد في رواية: وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ، إِنَّ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ، تَعَسَّ وَالتَّعَسَّ، وَإِذَا شَيْئَكَ فَلَا تَنْتَقِشْ، طُوبَى لِعَبْدٍ أَخَذَ بِعَنْتَابِ قُرَيْبٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُعْبَرَةً قَدَمَاهُ - إِنَّ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَإِنْ شَفَعَهُ لَمْ يُشَفَّعْ - رواه البخاری -

ترجمہ الترغیب والترہیب

(۹۵۵/۲۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلِيَ مَعَاشِ النَّاسِ لَهْمَ رَجُلٍ يُهْلِكُ بَعَثَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطْلُبُ عَلَى مَثْنِهِ، كُلَّمَا سَجَعَتْ هَيْعَةً أَوْ فَرَعَةً طَارَ عَلَى مَثْنِهِ يَبْشَعِي الْقَتْلَ، أَوْ الْمَوْتَ عَطْلَانَهُ. وَرَجُلٌ فِي غَيْبَةٍ فِي شَعْفَةِ مِنْ هَذِهِ الشَّعْفَاءِ، وَبَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ۔ رواه مسلم والنسائي۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی معاشرے کی بہترین زندگی کے لیے ایک چیز یہ بھی ضروری ہے کہ ان میں ایک شخص ایسا موجود ہو جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ کی راہ میں ہر دم اڑ جانے کو تیار رہتا ہے، جہاں کوئی خوف، یا گھبراہٹ کی بات سنی فوراً اس کی پیٹھ پر سوار اڑ چلا گیا، وہ موت کو اور قتل ہو جانے کو موت کے ٹھکانوں سے تلاش کرتا پھرتا ہے، اور ایک ایسا آدمی بھی ہو جو کچھ بکریوں کا ریوڑ لیے کسی پہاڑی کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے نماز کی پابندی کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور (اس طرح) موت تک اپنے رب کی عبادت میں لگا رہتا ہے، لوگوں سے اس کو سوائے بھلائی کے کوئی واسطہ نہیں۔ (صحیح مسلم، سنن نسائی)

اللہ کے راستہ میں پہرہ داری کی ترغیب اور فضیلت

(۹۵۸/۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: غَيْبَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ. غَيْبٌ بَغَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَغَيْبٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ رواه الترمذی، وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا "دو آنکھیں ایسی ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ان کو چھو بھی نہیں سکتی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو اور ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہوئی رات گزارتی ہے۔ (سنن ترمذی)

(۹۵۹/۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكُمْ لَيْلَةً أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، خَارِشٌ فِي أَرْضِ خَوْفٍ لَعَلَّهُ أَنْ لَا تَزِجَ إِلَى أَهْلِهِ، رواه الحاكم، وقال: صحيح على شرط البخاري۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی رات کی خبر نہ دوں جو شب قدر سے بھی افضل ہے۔ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا وہ رات وہ ہے جس میں) ایک پہرہ دینے والے نے کسی ایسے خطرے والے مقام پر پہرہ دیا کہ اندیشہ تھا وہاں سے یا اپنے بال بچوں میں واپس لوٹ کر نہ آ سکے گا۔ (حاکم)

(۹۶۱/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ أَغْنَيْنِ لَأَمْسُهُمَا النَّارُ: غَيْبٌ فُقِئَتْ

فی سبیل اللہ. وَعَنِیْ حَزَنَتْ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ. وَعَنِیْ بَکَتْ مِنْ حَشِیۃِ اللّٰهِ. رواہ الحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں تین آنکھیں ایسی ہیں جن کو جہنم کی آگ نہیں چھوتی ایک آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پھوٹ گئی ہو، اور ایک وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دے، اور ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو۔ (حاکم)

(۹۱۲/۱۱) وَعَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَقْبَلْنَا ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى شَرَفٍ فَبَيَّنَّا عَلَيْهِ فَأَصَابَنَا بَرْدٌ شَدِيدٌ حَتَّى رَأَيْتُ مِنْ يَحْضَرُ فِي الْأَرْضِ حَفْرَةً يَدْخُلُ فِيهَا، وَيُلْقَى عَلَيْهِ الْحَجَفَةُ يَمْنَى الْكُرْسِيِّ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ قَالَ: مَنْ يَحْضَرُنَا اللَّيْلَةَ، وَأَدْخُلُوهُ بِدَعَاوِ يَكُونُ فِيهِ قُصْلٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَدُلُّهُ فَدَنَا، فَقَالَ: مَنْ أَتَى؟ فَتَسْتَبِي لَهُ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ فَأَكْفَرُونَهُ. قَالَ أَبُو رِيْحَانَةَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: أَنَا رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: أَدُلُّهُ فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: مَنْ أَتَى؟ قُلْتُ: أَبُو رِيْحَانَةَ فَدَعَانِي بِدَعَاوِ وَمُتَوَدُّوْنَ مَا دَعَا لِلْأَنْصَارِيِّ: ثُمَّ قَالَ: حُزِمَتْ النَّارُ عَلَى عَيْنِي دَمْعَتْ، أَوْ بَكَتْ مِنْ حَشِیۃِ اللّٰهِ. وَحُزِمَتْ النَّارُ عَلَى عَيْنِي سَهَرَتْ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَالَ: حُزِمَتْ النَّارُ عَلَى عَيْنِي أُخْرَى ثَالِثَةً لَمْ يَسْمَعْهَا مُحَمَّدٌ بْنُ سُمَيْعٍ. رواہ احمد للنسائی بیحضره والطبرانی فی الکبیر۔ والاوسط والحاکم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ریحانہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے ایک روز ایک ٹیلہ پر رات بسر ہوئی، سردی بہت سخت تھی یہاں تک کہ بعض لوگ تو گڑھے کو دھوکھو کر اندر چھپتے اور اوپر سے اپنی ڈھال ڈھکتے تھے، آپ ﷺ نے جب لوگوں کا یہ حال دیکھا تو فرمایا: ہے کوئی جو آج کی رات پہرہ دے؟ اور میں اسے ایسی دعا دوں جس میں بڑی بھلائی ہو انصار میں سے ایک شخص بڑھا کہ اللہ کے رسول! میں تیار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک آؤ وہ نزدیک آگیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انصاری نے اپنا نام بتایا، نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے دعا شروع کی اور بہت دیر تک دعا فرماتے رہے، ابو ریحانہ کہتے ہیں کہ میں نے جب آپ کی دعا سنی تو میں نے بھی کہا کہ (یا رسول اللہ!) ایک دوسرا میں بھی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: پاس آؤ میں آپ ﷺ کے پاس ہوا آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابو ریحانہ۔ آپ نے میرے لیے بھی دعا کی، یہ دعا انصاری والی دعا سے کم تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم کی آگ حرام ہے اس آنکھ پر جو اللہ کے خوف میں آنسو بھرائی یا (یہ فرمایا کہ) روئی ہو، اور جہنم کی آگ حرام ہے اس آنکھ پر جو اللہ عزوجل کی راہ میں جاگی ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم کی آگ حرام ہے اس آنکھ پر: آپ نے ایک تیسری آنکھ کے بارے میں بیان فرمایا تھا جسے (صحابی ابو ریحانہ نے سنا اور بیان کیا ہوگا مگر حدیث کے راوی) محمد بن شمیر نہیں سن سکے۔ (احمد، نسائی، طبرانی فی الکبیر واللاوسط، حاکم)

فائدہ:..... دوسری حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وہ تیسری آنکھ جس پر جہنم کی آگ حرام ہو وہ ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے دیکھنے سے باز رہی۔

(۹۱۳/۱۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَقْبَلُوا الشَّيْخَ حَتَّى كَانَ عِيشَةً، فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ قَارِشٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى التَّلَاقِ بَيْنَ أُبَيْدِكَ حَتَّى تَطْلُعَ عَلَى جَبَلٍ عَمْدًا وَعَمْدًا، فَلَمَّا أَكْبَهُوا زَبَدَ عَلَى بَكْرَةٍ أُبَيْدَهُ يَطْلُعُ مِنْهَا نَارٌ وَنَارُهُمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تِلْكَ غَرِيبَةُ الْمُسْلِمِينَ كُنَّا إِذْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْضَرُنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ أَلَسَ بِي أَبِي مَرْوِدٍ الْعَتَوِيُّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أُرْكَبُ فَتَرْكَبُ فَتَرْتَا لَدِي، وَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَظْهِلْ

هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونُ فِي أَهْلِهِ، وَلَا تُعْرِضَ مِنْ قِبَلِكَ الْيَلَّةُ. فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَصَلَاةٍ فَرَكِبَهُ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَحْسَنْتُمْ قَارِئُكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنْتُمْ أَفْعُوبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّقُ، وَهُوَ يُلْقِيهِ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبَشِّرُوا فَقَدْ جَاءَ قَارِئُكُمْ، فَجَعَلْنَا نَبْطُلُ إِلَى جَدَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَتَلَقْتُكَ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَلَقْتُ الشَّعْبَيْنِ بِأَلْهَمَا فَتَنَظَّرْتُ فَلَمْ أَرَأِ أَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَزَلْتُ الْيَلَّةَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِي حَاجَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَوْجَبْتُ فَلَا عَيْتَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔ رواه النسائي، وأبو داود۔

ترجمہ:..... حضرت سہل بن حفصؓ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین کے موقع پر اسلامی لشکر رسول اللہ ﷺ کی سرکردگی میں روانہ ہوا اور یہ لوگ خوب ہی چلے یہاں تک کہ شام ہوگئی (اگلے دن) میں ظہر کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ ایک گھوڑا سوار آیا اور کہنے لگا کہ اللہ کے رسول! میں آپ لوگوں کے آگے آگے گیا اور میں جب فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنی ہودج نشین خواتین اور اپنے اونٹوں اور بکریوں سمیت ان کا بھہ جھڑ جھڑ کے مقام حنین میں آکر جمع ہو گیا ہے، رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: آج رات کو ہمارے لشکر کا کون پہرہ دے گا؟ انس بن ابی مرثد غنویؓ فوراً اٹھے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں، آپ ﷺ نے فرمایا: (جاؤ) سوار ہو کر آؤ، وہ گئے اور اپنے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دیکھو) اس گھائی کا رخ کرو اور اس کے بالکل اوپر پہنچ جاؤ اور (دیکھو) آج رات بھر اپنی سمت سے غافل نہ ہو جانا (یہ اس جگہ پر پہنچ گئے) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نماز کی جگہ پر تشریف لائے اور فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کی پھر پوچھا: کیا تم نے اپنے گھوڑے سوار (پہرے دار) کی کچھ (آہٹ) محسوس کی؟ صحابہؓ بولے کہ اللہ کے رسول! ہم نے تو کچھ محسوس نہیں کیا، اتنے میں اقامت ہوئی (اور فجر کی جماعت کھڑی ہوگئی) رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے جاتے تھے اور گھائی کی طرف دیکھتے جاتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر لیا تو فرمایا لو خوش ہو جاؤ تمہارا گھوڑا سوار وہ آ رہا ہے، ہم لوگ درختوں کے بیچ سے گھائی میں دیکھنے لگے وہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے بیان کیا کہ میں (کل یہاں سے) گیا اور اس گھائی کے بالکل اوپر جہاں کا مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا پہنچا (اور رات بھر پہرہ دیتا رہا) جب صبح ہوگئی تو میں دونوں گھائیوں کے اوپر گیا اور ہر طرف نظر دوڑائی مجھے تو کوئی نظر آیا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم رات میں (اپنی سواری سے) اترے؟ عرض کیا کہ نماز اور بشری ضرورت کے علاوہ کسی وقت نہیں اترتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بس تم نے اپنے اوپر واجب کر لیا (یعنی جنت کو) اب اس کے بعد اگر تم کوئی بھی عمل نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ (نسائی، ابوداؤد)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مجاہدین کو تیار کرنے اور ان کے اہل و عیال کی خیر خبر رکھنے کی ترغیب اور فضیلت

(۱/۹۶۴) عَنْ خُرَيْبِ بْنِ خَاتِيطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَتَقَى نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُنْتُ بِتِثْ بِسَبْعِمِائَةٍ ضَعْفٍ۔ رواه النسائي والترمذي، وقال: حديث حسن، وابن حبان في صحيحه والحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت خُرَیْم بن خاتیطؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا وہ سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے (سنن نسائی، ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۲/۹۶۵) وَرَوَى الْبُزَارِيُّ حَدِيثَ الْأَسْرَاءِ مِنْ طَرِيقِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَالِيَةِ، أَوْ عَنِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِقَتْرٍ يَجْعَلُ كُلَّ خَطْوٍ مِنْهُ أَقْلَى بَصَرَهُ فَسَارَ وَسَارَ مَعَ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَلَى عَلَى قَوْمٍ يَزْرَعُونَ فِي يَوْمٍ وَيَحْصِدُونَ فِي يَوْمٍ كُلَّمَا حَصَدُوا غَادَ كَمَا كَانُوا فَقَالَ: يَا جَبْرِئِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُضَاعِفُ لَهُمُ الْحَسَنَةَ سَبْعِينَ مِائَةً ضِعْفًا وَمَا أَتَّفَقُوا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يَخْلِفُهُ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ (معراج کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسا گھوڑا آیا گیا کہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی وہاں اس کا پیر پڑتا، نبی کریم ﷺ کے ساتھ جبریلؑ چلے یہاں تک کہ ایسی قوم پر گزر رہا جو ایک دن میں کھیت اگاتے اور ایک دن میں کھیت کٹائی کرتے، کٹائی کرتے ہی فوراً کھیت اگ جاتا، پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ اللہ کے راستہ کے مجاہدین ہیں، جن کی ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے، اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کا بدلہ ان کو مل جاتا ہے۔ (بزار)

(۹۶۶/۳) وَعَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ سَنِيَّةً سَنَابِلَ فِي كُلِّ صُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (البقرة: ۲۶۱) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ زِدْنَاهُمْ قِيَمًا فَكَذَلِكَ: (إِنَّمَا يُؤْتَى الضَّيُّونَ أَجْرُهُمْ بِقِيَمٍ حِسَابٍ) (الزمر: ۱۰)

رواہ ابن حبان فی صحیحہ والبیہقی۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ سے اخیر تک۔ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں کی مثل ایسی ہے جیسے ایک دانہ ہو جس سے (مثال کے طور پر) سات ہائیں جمیں، ہر ہال میں سودانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اور بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے، رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے میرے رب! میری امت کے لیے اور اضافہ فرما۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: إِنَّمَا يُؤْتَى الضَّيُّونَ أَجْرُهُمْ بِقِيَمٍ حِسَابٍ یعنی صبر و استقامت والوں کو بے شمار اجر دیا جائے گا۔ (صحیح ابن حبان بیہقی)

(۹۶۷/۳) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ ظَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَعْمَةَ الْبَاهِلِيِّ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعُمَرَاءُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، كُتِبَتْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَرْسَلَ تَفَقُّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَقَامَهُ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دُرْهَمٍ سَبْعِينَ مِائَةً وَرُحْمًا، وَمَنْ عَزَّاهُ بِتَفَقُّةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَتَّفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دُرْهَمٍ سَبْعِينَ مِائَةً أَلْفَ وَرُحْمًا۔ ثُمَّ تَلَاهُ فِيهِ الْآيَةَ: "وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ" (البقرة: ۲۶۱)۔ رواہ ابن ماجہ ورواہ ابن ابی حاتم۔

ترجمہ:..... حضرت حسن بصریؒ نے آٹھ صحابہ کرامؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جس نے اللہ کی راہ میں خرچ بھیج دیا اور خود اپنے گھر میں رہا اسے ایک درہم کے بدلہ سات سو درہم ملیں گے اور جو خود بھی جہاد میں شریک ہوا اور اس میں مال بھی خرچ کیا اسے ہر درہم کے بدلہ سات لاکھ درہم ملیں گے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ یعنی اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، ابن ابی حاتم)

(۹۶۸/۵) وَعَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طُلُوبِي لِمَنْ أَكْثَرَ فِي الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔ فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِنْهَا عَشْرَةُ أَصْعَافٍ مِمَّا الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ التَّزْيِيدِ۔ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: التَّفَقُّةُ؟ قَالَ: التَّفَقُّةُ عَلَى قَدَرِ ذَلِكَ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ لِمُعَاذٍ: إِنَّمَا التَّفَقُّةُ سَبْعٌ مِائَةً ضِعْفًا، فَقَالَ مُعَاذٌ: قُلْ فَهْمُكَ، إِنَّمَا ذَلِكَ أَلْفُ مِائَةٍ وَهِيَ مُقِيمَةٌ فِي أَهْلِهَا عَزْرًا، فَلَمَّا عَزَّرُوا وَاتَّفَقُوا، حَرَّمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ مَا يَنْقُضُهُ عَنْهُ عِلْمُ الْعِبَادِ وَصَفَتُهُمْ فَأُولَئِكَ جَزَبَ اللَّهُ وَجْزَهُ

اللَّهُ هُوَ الْخَالِئُ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ۔

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش نصیبی ہے اس شخص کے لیے جو اللہ کی راہ میں اللہ کا خوب ذکر کرے اس لیے کہ اس کے لیے ہر لفظ کے بدلہ ستر ہزار نیکیاں ہیں جن میں کی ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے، (جو کہ سات لاکھ نیکیاں ہوئیں) اور ساتھ ہی وہ اجر و ثواب بھی ہے جو اللہ کے یہاں مزید ہوگا۔ کسی نے پوچھا: اللہ کے رسول! خرچہ (کا کیا درجہ ہے؟) فرمایا: خرچہ بھی اسی کے برابر ہے (حدیث کے راوی) عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذؓ سے (کچھ کے لیے) کہا کہ خرچہ تو سات سو گنا ہوتا ہے (جیسا کہ اوپر حدیث میں اور آیت قرآنی میں ہے) حضرت معاذؓ نے جواب دیا کہ تم پوری بات سمجھے نہیں، یہ (سات سو گنا) تو اس وقت ہے جب کہ وہ گھر پر مقیم رہ کر خرچہ دیں، جہاد میں شریک نہ ہوں، لیکن جب وہ خود جہاد میں شریک بھی ہوں اور خرچہ بھی کریں تو ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے وہ خزانے چھپا کر رکھے کہ ان کو نہ بندے جان سکتے ہیں اور نہ بیان کر سکتے ہیں، یہی اللہ کی جماعت اور اللہ ہی کی جماعت کو غلبہ ہو کر رہنا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر) فائدہ:..... البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ ہر نیکی کا اجر و ثواب نیکی کرنے والے کے اخلاص کے بقدر ہے۔

(۶/۶۶۹) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْجَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَرَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ يَخْتَارُ فَقَدْ غَرَا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ:..... حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مجاہد کو اللہ کے لیے سامان فراہم کیا اس نے (گویا) غزوہ کیا، اور جس نے کسی غازی کے پیچھے اس کے اہل و عیال کی خیر خبر رکھی اس نے (گویا) غزوہ ہی کر لیا (یعنی اسے غزوہ کرنے کا اجر و ثواب ہوگا)۔ (بخاری و مسلم، و ابو داؤد، ترمذی و نسائی)

(۸/۹۴۰) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَاهَدَ غَازِيًا حَتَّى يَسْتَقِيلَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ حَتَّى يَمُوتَ، أَوْ يَرْجِعَ

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جس نے کسی غازی کو سامان فراہم کیا یہاں تک وہ محاذ پر روانہ ہو گیا تو اسے مسلسل اس غازی کے برابر اجر ملتا رہیگا یہاں تک وہ غازی یا شہید ہو جائے یا واپس لوٹ آئے۔ (ابن ماجہ)

(۱۱/۹۴۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَهْلًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ أَوْ مُكَايِمًا فِي رَقَبَتِهِ أَظْلَمَ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن سہلؓ اپنے والد حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مدد کی کسی غازی کی جہاد میں، یا کسی قرض داری اس کی تنگی میں، یا مکاتب (مال دے کر آزاد ہو سکنے والے کسی غلام) کی اس کے آزاد کرانے میں، تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں اس کو ایسے دن جگہ دے گا جب کہ اس کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (مسند احمد، سنن بیہقی)

(۱۳/۹۴۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ مُسْتَطَابٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمِنْهُ خَادِمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرَوْقَةٌ فَخِلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (رواه الترمذی)

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بہترین صدقہ اللہ کی راہ میں خیمہ کا سایہ فراہم کرنا، اور اللہ کی راہ میں کام دینے والا خادم دینا اور نو جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا ہے۔ (سنن ترمذی)

جہاد کے لیے گھوڑے پالنے کی ترغیب اور فضیلت بشرطیکہ ریاکاری و شہرت کے لیے نہ ہو
اور گھوڑے کی پیشانی کے بال کاٹنی کی ممانعت کا بیان کہ اس میں خیر و برکت ہوتی ہے

(۱/ ۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اخْتَبَسَ قَرْنًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ فَلَيْسَ شِبَعًا وَرَيْثًا. وَيُوَلِّدُهُ فِي مِثْرَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَمْنَى حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گھوڑے اللہ کی راہ میں باندھے، اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے تو ان کا کھانا پلانا ان کی لید اور پیشاب (تک سب کچھ) قیامت کے دن (اعمال کی) ترازو میں نیکیاں بن کر (پیش) ہوگا۔ (بخاری و نسائی وغیرہما)

فائدہ:..... چوں کہ جہاد اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے کہ اس سے دین عالم میں زندہ ہوتا ہے اور اس سے باطل اور غلط طریقے مٹتے ہیں، اس لیے جن چیزوں کی نسبت اس جہاد کی طرف ہے وہ بھی اللہ کے نزدیک محبوب ہو گئیں، یہ گھوڑے چوں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے باندھے گئے ہیں اس لیے ان کی لید اور پیشاب تک سب نیکیوں کے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔

(۵/ ۴۴) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ مَعْقُودًا أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَمَنْ ارْتَبَطَهَا عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَتَقَى عَلَيْهَا إِحْسَانًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَلَيْسَ شِبَعًا وَجُوعًا وَرَيْثًا وَظَلَمًا وَأَرْوَائَهَا وَأَبْوَالَهَا فَلَاخًا فِي مَوَازِينِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ ارْتَبَطَهَا رِيَاءً وَشُمُوعًا وَمَرْحًا وَفَرَحًا، فَلَيْسَ شِبَعًا وَجُوعًا وَرَيْثًا وَظَلَمًا، وَأَرْوَائَهَا وَأَبْوَالَهَا خُسْرًا. فِي مَوَازِينِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ
ترجمہ:..... حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ ہمیشہ قیامت تک کے لیے خیر و خوبی وابستہ کر دی گئی ہے جو انہیں اللہ کی راہ کی تیاری میں باندھے رکھے گا اور ان پر اللہ ہی کی خوشنودی کی خاطر خرچ کرتا رہے گا تو تو ان کا کھانا پینا اور بھوکا و پیاسا رہنا، ان کی لید اور پیشاب سب قیامت کے دن اس شخص (کے اعمال) کی ترازو میں کامیابی و کامرانی (بن کر) پیش) ہوگا اور جس نے گھوڑے دکھاوے، ناموری، فخر و غرور کے لیے باندھے ہوں گے تو ان کا کھانا پینا، بھوکا رہنا اور پیاسا رہنا لید اور پیشاب سب قیامت کے دن اس کے (اعمال کی) ترازو میں کمی اور نقصان کا سبب ہوں گے۔ (مسند احمد)

(۷/ ۴۵) وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: قَرْنٌ يَرْتَبِطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَمُّهُ أَجْرٌ، وَرُكُوبُهُ أَجْرٌ وَغَارِيَّتُهُ أَجْرٌ. وَقَرْنٌ يُعَالِي عَلَى الرَّجُلِ وَيُزَاهِنُ فَصَمُّهُ وَرُكُوبُهُ وَرُكُوبُهُ وَقَرْنٌ يَلْبِطُ لِقَةٍ، فَعَلَى أَنْ يَكُونَ سَدَاذًا مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَجَالَهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ
ترجمہ:..... ایک انصاری صحابیؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ گھوڑے (اپنے مالکوں کے مقصد کے اعتبار سے) تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ گھوڑا ہے جسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے باندھا گیا ہے، اس کی قیمت بھی اجر، اس پر خود سوار ہونا بھی اجر، اور کسی کو عاریت کے طور پر دینا بھی اجر و ثواب ہے، اور ایک گھوڑا وہ ہے جس پر آدمی دوڑ لگاتا اور ریس کھیلتا ہے تو اس کی (ہار جیت میں لگنے والی جوئے کی صورت میں) رقم بھی گناہ ہے اور اس کا سوار ہونا بھی گناہ ہے ایک (تیسری قسم) وہ ہے جو نسل کشی کے لیے پالے جائیں (اس شخص کے لیے) ہو سکتا ہے اللہ چاہے تو یہ تنگ دستی دور کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ (مسند احمد)

فائدہ:..... دوسری قسم کا گھوڑا جس پر آدمی دوڑ لگاتا اور ریس کھیلتا ہے اس کی رقم، اس کا سوار ہونا سب گناہ فرمایا گیا۔ اس لیے کہ اس میں مقصود

نہ گھوڑوں کی مشق ہے نہ اپنی، بلکہ نقد یا کسی چیز کی شرط باندھ کر ہار جیت طے ہو تو یہ جوئے کی ایک شکل ہے جس کی شریعت میں ممانعت ہے۔
ہاں اگر ایک طرف سے دینا طے ہو یا مقابلہ کرنے والوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص جیتنے والے کو دے تو جائز ہے یہ انعام ہوگا۔ (از: انتخاب)

(۹۷۶/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِتَوَاصِي الْحَيْلِ إِلَى نِيَّورِ الْقِيَامَةِ، وَمَعْلُ الْمُشْفِقِ عَلَيْهَا كَالْمُسْكِنِ بِاللَّدَقَةِ. رَوَاهُ أَبُو بَعْلٍ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَجَالَهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارِ النِّفَقَةِ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ ہمیشہ کے لیے خیر و خوبی وابستہ کر دی گئی ہے (جہاں کے خاطر باندھے ہوئے) گھوڑوں پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے صدقہ کرنے کے لیے مال اپنی ہتھیلی پر لیے پھرنا۔
(ابو بعلی، طبرانی فی الاوسط)

(۹۷۷/۱۰) وَرَوَى ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ شُعْبَةُ الْأَخْبَرِ قَالَ: مَعْلُ الْمُشْفِقِ عَلَى الْحَيْلِ كَالْمُسْكِنِ بِاللَّدَقَةِ، فَقُلْتُ لِمَ تَرَى: مَا الْمُسْكِنُ بِاللَّدَقَةِ؟ قَالَ: الَّذِي يُعْطَى بِغَيْبِهِ.

ترجمہ:..... صحیح ابن حبان کی روایت میں اخیر کے اندر یہ بھی ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ حدیث (بالا) میں جس متکلف بالصدقہ کا ذکر ہے اس سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا جو (صدقہ کرنے کے لیے) مال اپنی ہتھیلی پر لیے پھرتا ہے۔ (جو کتنا یہ ہے کثرت جو دو سخاوت سے جس کی مزید توضیح مندرجہ ذیل حدیث میں ہے)۔

(۹۷۸/۱۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَهُوَ سَهْلُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُشْفِقُ عَلَى الْحَيْلِ كَالْبُتَيْطِ يَذُوهُ بِاللَّدَقَةِ لَا يَقْبَلُهَا، رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ.

ترجمہ:..... حضرت سہل بن حنظلہ، یعنی سہل بن ربیع بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جہاد کے خاطر باندھے ہوئے) گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ خیرات کے لیے اپنا ہاتھ کھلا رکھنے والا کہ کبھی بند ہی نہ کرتا ہو۔ (سنن ابوداؤد)

(۹۷۹/۱۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، وَلَفْظُهُ: لَمْ يَكُنْ مَنِيٌّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَدَّ الْبُشَاءَ مِنَ الْحَيْلِ.

ترجمہ:..... حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو عورتوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کوئی چیز نہ تھی۔ (سنن نسائی)

(۹۸۰/۲۰) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤَدَّبُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِحِلْمَاتٍ يَنْدَعُو بِهِنَّ اللَّهُمَّ حَوْلَتْنِي مِنْ حَوْلَتْنِي مِنْ بَنِي آدَمَ، وَجَعَلَتْنِي لَهُ قَاجَعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَعَالِهِ، أَوْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَعَالِهِ إِلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی عربی (نسل کا) گھوڑا ہو اس کو رات کے اخیر حصہ میں اجازت دی جاتی ہے کہ وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے، اے اللہ تو نے انسانوں کو میرا مالک بنایا اور مجھے ان کا خدمتگار بنایا، تو مجھے ان کے اہل و عیال و مال سے زیادہ محبوب بنا دے (تاکہ وہ میرا خیال رکھیں اور تیرے دین کے لیے مجھے استعمال کریں اور میں تیرے دین کی مدد میں کام آسکوں)۔ (سنن نسائی)

(۹۸۱/۲۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَزْجَةُ فِي تَوَاصِي الْحَيْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمسند ترجمہ:..... حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

(۹۸۲/۲۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الشَّامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْشُرُوا تَوَاصِي الْحَيْلِ.

وَلَا مَعَارِفَهَا، وَلَا أَذْنَابَهَا، فَلَيْسَ أَذْنَابُهَا مَذَائِبُهَا وَمَعَارِفُهَا فُحُوهَا وَتَوَاصِيهَا مَعْفُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ۔ رواہ ابو داؤد۔

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی نہ پیشانیوں کے بال کاٹے جائیں نہ گردن کے اور نہ دم کے اس لیے کہ دم (کے بال) ان کے مورچھل ہیں اور ان کی گردن کے بال گرمی پانے کا ذریعہ ہیں اور ان کی پیشانیوں سے خیر و فلاح وابستہ ہے۔ (سنن ابوداؤد)

(۹۸۳/۲۳) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَخَدَّه، وَلَقَطَ التِّرْمِذِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَفْرَحُ الْأَزْهَمُ، ثُمَّ الْأَفْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَدِ الْيُمْنَى، فَلَيْسَ لَهُ يَكُنْ أَدْهَمُ فَكَمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین گھوڑا مشکلی ہے (جس کا تمام رنگ سیاہ ہو) مگر ماتھے پر چھوٹا سفید ٹیکہ اور اوپر کے ہونٹ میں سفیدی ہو، پھر وہ گھوڑا ہے کہ پورا بدن سیاہ ہونے کے ساتھ ہی (اس کے ماتھے پر سفید ٹیکہ ہو) (تین) ٹانگیں (نیچے سے گٹوں تک) سفید ہوں، بس داہنا ہاتھ سفید نہ ہو (یہ تو سیاہ کی دو قسمیں ہوئیں) لیکن اگر سیاہ نہ ملے تو سرخ و سیاہ ملا جلا رنگ ہو، انہی (مذکورہ) نشانات اور دھبوں کے مطابق۔ (ترمذی و حاکم، وابن ماجہ)

فائدہ:..... یہ کل چار قسمیں ہو گئیں دو ادھم، یعنی سیاہ رنگ میں اور دو کمیت یعنی سرخ و سیاہ رنگ والے ہیں، ”محجل“ پازیب کو کہتے ہیں، اسی سے لفظ ”محجل“ بنا ہے یعنی وہ گھوڑا جس کی ٹانگوں میں پازیب کی جگہ سفید ہو۔ محجل وہ گھوڑا کہلاتا ہے جس کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں، ان میں اگر ایک یا دو سفید نہ ہوں تو اسے ”طلق“ کہتے ہیں، جیسے: محجل طلق الیمنی کا مطلب ہے، علاوہ داہنے کے تینوں ہاتھ پاؤں سفید ہو۔ (۹۸۳/۲۵) وَعَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِضَ فَاشْتَرِ فَرَسًا أَغْرَ مُحَجَّلًا مُطْلَقَ الْيُمْنَى، فَإِنَّكَ تَعْتَمُرُ وَتَسْلَمُ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْنَدٍ۔

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم غزوہ کرنے کا ارادہ کرو تو ایک (سیاہ) بیچ کلیاں گھوڑا خریدو جس کی پیشانی اور علاوہ داہنے کے باقی، تین ٹانگیں سفید ہوں، (پھر دیکھو) تمہیں مال غنیمت بھی حاصل ہوگا اور تم خود بھی صحیح سالم لوٹ کر آؤ گے۔ (حاکم)

(۹۸۵/۲۶) وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ مِنَ الْخَيْلِ بِكُلِّ كَمَيْتٍ أَغْرَ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَشَقَرَّ أَغْرَ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَدْهَمَ أَغْرَ مُحَجَّلٍ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالنَّسَائِيُّ اطْوَلُ مِنْ هَذَا۔

ترجمہ:..... حضرت ابو وہبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں میں خاص طور پر تم اس جانور کو چھانٹو جو ①۔ سرخ و سیاہ رنگ، سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر والا ہو۔ ②۔ یا سرخ رنگ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر والا ہو۔ ③۔ یا سیاہ رنگ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر والا ہو۔ (سنن ابوداؤد، نسائی)

(۹۸۶/۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی اصل خوبی اور خیر و برکت سرخ رنگ والوں میں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

مجاہد اور سرحد کی حفاظت کے پہرہ دار کو نیک اعمال روزہ، نماز، اللہ کے ذکر وغیرہ کی کثرت کرنے کی ترغیب

(۹۸۷/۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَوَّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمَ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بھی بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے وجہ سے اس کو جہنم سے ستر برس دور کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی)

(۹۸۸/۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ رواه الطبرانی في الاوسط بإسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابودرداءؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرے ہیں کہ جس نے ایک دن اللہ کے راستہ میں روزہ رکھا اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنی بڑی خندق آڑ کر دیتا ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

(۹۸۹/۶) وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَبَّسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بُعِثَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيرَةً مِائَةِ عَامٍ۔ رواه الطبرانی في الكبير والاعوسط۔

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عبسہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے ایک دن اللہ کے راستہ میں روزہ رکھا اسے جہنم سے سو سال تیز رفتار گھوڑے کی مسافت دور کر دیا جاتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر والاعوسط)

(۹۹۰/۷) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَرَبَ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالزَّكَاةَ يُصَاعَفَ عَلَى الثَّقَلَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِينَ مِائَةً ضِعْفًا۔ رواه ابو داود من طريق زباب عنه۔

ترجمہ:..... حضرت معاذؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلاشبہ نماز اور روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (سنن ابوداؤد)

(۹۹۱/۱۰) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ آيَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبَتْهُ اللَّهُ تَعَالَى النَّبِيَّ وَالصِّدِّيقَ وَالشَّهَدَاءَ وَالصَّالِحِينَ۔ رواه الحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں ہزار آیتیں تلاوت کی اللہ تعالیٰ اسے انبیاءؑ اور صدیقینؑ و شہداء اور نیک لوگوں کے ساتھ لکھ دے گا۔ (حاکم)

(۹۹۲/۱۲) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَرَبَ صَلَاةَ التَّوَابِطِ تَعْدِلُ خُمْسَ صَلَاةِ الْبَيْتِ وَالزَّكَاةِ وَالزَّهْرِ مِنْهُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ مِائَةً دِينَارٍ يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِهِ۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سرحد کی حفاظت کرنے والے پہرہ دار کی نماز پانچ سو (۵۰۰) نمازوں کے برابر ہے اور اس کا ایک دینار و درہم خرچ کرنا دوسری جگہ سات سو دینار کے خرچ سے افضل ہے۔ (سنن بیہقی)

اللہ کے راستہ میں صبح و شام لگانے کی ترغیب اور اللہ کے راستہ میں چلنے اور گردوغبار لگنے کی فضیلت

(۹۹۳/۲) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَدَوَْةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا تَلَعَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ۔ رواه مسلم والنسائي۔

ترجمہ: حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام نکلتا اس تمام مخلوق سے بہتر ہے جس پر سورج نکلتا اور ڈوبتا ہے۔ (صحیح مسلم، نسائی)

(۹۹۳/۵) وَعَنِ ابْنِ حُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَاذِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَائِلِينَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَالْمُعْتَمِرِينَ وَفُلْهُمُ اللَّهُ. دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ مَاجَةَ. وَابْنُ خَرِيزَةَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے راستہ کا مجاہد اور حاجی اور عمرہ والا یہ سب اللہ کے وفد ہیں جو دعا کریں قبول ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، بیہقی، نسائی، صحیح ابن خریزمہ)

(۹۹۵/۶) وَعَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَعَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِحِجَّةٍ أَوْ لِمَنْ يَرْسُلُ قَهْوًا صَائِمًا أَنْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. أَوْ أَرْجَعَهُ إِلَى عَذَابِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرِ. أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا كَلَّمَهُ يُكَلِّمُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَهَيَّبَتِهِ يَوْمَ كُنْزِهِ لَوْ كُنْزُ دِمْرٍ. وَرَيْحُهُ رِيحُ مِسْكٍ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ جِلْدًا سَرِيَّةً تُعْرَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا. وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً. وَيُشَقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَكَلَّفُوا عَمَلًا. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ دِدْتُ أَنْ أَغْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلَ، ثُمَّ أَغْرُو فَأَقْتُلَ، ثُمَّ أَغْرُو فَأَقْتُلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَرِيزَةَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَرِيزَةَ وَابْنُ خَرِيزَةَ وَابْنُ خَرِيزَةَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ ضامن ہو گیا اس شخص کا جو اللہ کی راہ میں اس کی رضا کے لیے جہاد کے لیے نکلے اس کو (جہاد کے لیے) مجھ پر اس کے ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے علاوہ اور کسی نے نہیں نکالا۔ (یعنی اس کا جہاد میں جانا دکھاوے سنانے کے لیے یا دنیا کی کسی طلب و خواہش کے پیش نظر نہیں بلکہ وہ محض میری رضا و خوشنودی طلب کرنے کے لیے نکلا ہے) تو میں اس کو (یا تو بغیر غنیمت کے محض) آخرت کے اجر و ثواب کے ساتھ یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا اور یا (اگر شہید ہو گیا تو) میں اس کو (بغیر حساب و عذاب کے سب سے پہلے جنت میں جانے والوں کے ساتھ) جنت میں داخل کروں گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اور جو زخم اللہ کے راستہ میں پہنچا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا جیسا کہ وہ دنیا میں تھا (یعنی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا وہ زخم زیادہ تازہ حالت میں ہوگا) اور اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی بوشمک جیسی ہوگی۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانوں کے اوپر مجھے مشقت میں پڑ جانے کا خوف نہ ہوتا تو اللہ کی راہ میں نکلنے والے کسی سر (جماعت) سے میں پیچھے نہ رہتا۔ لیکن میں (بعض مسلمانوں کے لیے) اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان کو سواری دوں اور ان کے اپنے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے اور (میں ہر جماعت کے ساتھ نکلوں اور وہ نہ نکل سکیں) تو ان پر یہ بات شاق گزرے گی کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کے راستہ میں نکلوں اور شہید ہو جاؤں پھر (نکلوں) غزوہ کروں شہید کروں یا جاؤں پھر غزوہ کے لیے نکلوں شہید کروں یا جاؤں۔ (صحیح مسلم، مالک، بخاری، نسائی)

(۹۹۶/۷) وَعَنِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ أَوْ قُبِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ. أَوْ وَقَعَتْ قَرْصُهُ. أَوْ بَعِثَتْهُ. أَوْ لَدَعَتْهُ هَامَةً. أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاسِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ مَاتَ فَهُوَ شَهِيدٌ. قَوْلًا لَهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ (یعنی جہاد

جیسے مقاصد میں (گھر سے) نکلا (اور زخمی ہو جانے کی وجہ سے) مر گیا یا اس کو جان سے مار ڈالا گیا یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اس کو کچل ڈالا یا کسی زہریلے جانور (جیسے سانپ وغیرہ) نے اس کو ڈس لیا اور یا (کسی بیماری کی وجہ سے یا چانک یوں ہی) اللہ کی مرضی سے اپنے بستر پر مر گیا تو وہ (ہر صورت میں) شہید ہے (یعنی یا تو وہ حقیقی شہید ہے یا شہید کے حکم میں ہے) اور اس کے لیے جنت ہے (یعنی وہ ابتداء ہی میں شہداء و صالحین کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا)۔ (سنن ابوداؤد)

(۴/۴۹۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَهَدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُمَيْسٍ مِنْ فَعَلٍ وَاجِدًا وَمُنْهَرًا كَانَتْ صَاوِنًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَادَةِ مَرِيضًا، أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ، أَوْ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ تَحَلَّى عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِشَرِّكَ تَعَزُّزَهُ وَتَوْقِيْرَهُ، أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ وَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ.

رواہ احمد، واللفظ له والبخاری والطبرانی وابن خزيمة وابن حبان فی صحیحہما۔

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ کاموں کے بارے میں ہم سے عہد فرمایا تھا کہ جو ان میں سے کسی کام کو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہوگا، ①..... جو بیمار کی عیادت کو جائے۔ ②..... یا جنازہ کے ساتھ (دفنانے کے لیے) جائے۔ ③..... اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے جائے۔ ④..... یا اپنے امام (حاکم) کے پاس جائے اور اس کا مقصود اس کی مدد کرنا اور تعظیم و احترام کرنا ہو (اگر حق پر ہو)۔ ⑤..... یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے اس طور پر کہ وہ لوگوں کی تکلیف سے بچا رہا اور لوگ اس کی تکلیف سے بچ رہے۔ (احمد، بزار، طبرانی، صحیح ابن خزيمة، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... بعض روایات میں مسجد کی طرف جانے والے اور گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہونے والے کا بھی ذکر ہے کہ یہ بھی اللہ کی ضمانت میں ہیں۔

(۱۱/۴۹۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلِيْلُ النَّاسُ رَجُلًا بَنَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ اللَّيْلُ فِي الْقَبْرِ، وَلَا يَحْتَسِبُ عُقْبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ الْأَئِمَّةُ قَالُوا: وَلَا يَحْتَسِبُ عُقْبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَشْخَرَتِ مُسْلِمٍ أَتَدَا۔ وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جو اللہ کے خوف سے رویا ہو یہاں تک کہ دو دھتھنوں میں واپس نہ چلا جائے اور کسی بندے میں اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں یکجا نہیں ہو سکتے۔ (سنن ترمذی) اور نسائی و حاکم و بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ”اور کسی مسلمان (کی ناک) کے دونوں نشتوں میں اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں کبھی بھی ایک جا نہیں ہو سکتے۔“

(۱۲/۴۹۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِمَّا الْفُتُّ قَدْ مَاءُ عُبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَّتْهُ النَّارُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ورواه النسائي والترمذی فی حدیث ولفظہ: مِمَّا الْفُتُّ قَدْ مَاءُ عُبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَّتْهُ النَّارُ۔

ترجمہ:..... حضرت (ابو رحیم) عبد الرحمن بن جبر (انصاری) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے (بخاری)۔ جس بندے کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے وہ جہنم کے اوپر حرام ہیں۔ (سنن نسائی و ترمذی)

(۱۵/۱۰۰۰) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَوْفِ عَبْدٍ غُبَارًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانًا جَعَثَةً، وَمَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ مِنْهُ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِيزَةً أَلْفَ عَامٍ الْمَرَّاكِبِ الْمُتَعَجِّلِ، وَمَنْ جَرَعَ جِرَاحَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خُتِرَ لَهُ بِجَائِرِ الشُّهَدَاءِ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَوْنُهَا مِثْلُ نُورِ الرَّعْرَعَاتِ، وَرِيحُهَا مِثْلُ رِيحِ الْيُسْبَلِ يَغْرِفُهُ بِهَا الْأَكْوَابُ وَالْأَجْرُوتُ يَقُولُونَ: فُلَانٌ؟ عَلَيْهِ صَلَواتُ الشُّهَدَاءِ، وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوتَا نَاقَةٍ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ - رواه احمد

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کسی بندے کے پیٹ میں جہنم کا دھواں اور اللہ کی راہ کا غبار جمع نہیں کرے گا، اور جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے تیز رفتار سوار کی ایک ہزار سال کی مسافت دور فرما دے گا اور جو زخم اللہ کی راہ میں آیا ہو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے، وہ قیامت کے دن نور ہوگا اور اس کا رنگ تو زعفران کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی، اس خوشبو سے اولین و آخرین سب پہچان لیں گے، کہیں گے فلاں پر شہداء کی مہر ہے، اور جو اللہ کے راستہ میں ایک اونٹنی کے دودھ دہنے کی مقدار (بھی) لڑا اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ (مسند احمد)

(۱۰۰۱ / ۱۷) وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ زِيَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَيَّنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ إِذَا هُوَ بِمُكَلَّمٍ مِنْ قُرَيْشٍ مُعْتَزِلٍ مِنَ الطَّرِيقِ يَسِيرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ ذَلِكَ فُلَانٌ؟ قَالُوا بَلَى! قَالَ فَادْعُوهُ، فَدَعَوْهُ قَالَ مَا بَالُكَ اغْتَرَلْتَ الطَّرِيقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرِهْتَ الْغُبَارَ، قَالَ: فَكَلَّغْتَنِي لَهُ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنَّهُ لَذَرِيْرَةٌ الْجَنَّةِ، رواه أبو داود في مراسيله.

ترجمہ:..... حضرت ربیع بن زیادؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک لشکر کے ساتھ) چلے جا رہے تھے، آپ نے دیکھا قریش کا ایک نوخیز لڑکا راستہ سے کچھ ہٹا ہوا چل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے (اس کا نام لے کر) فرمایا کہ کیا یہ فلاں لڑکا نہیں ہے؟ ساتھیوں نے عرض کیا: جی ہاں! وہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلاؤ، چنانچہ بلایا گیا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیوں میاں کیا بات ہے تم راستہ سے بچے ہوئے چل رہے ہو؟ عرض کیا: اللہ کے رسول میں دھول مٹی سے بچ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بچومت، اس ذات باری کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے یہ تو جنت کی خوشبو (خوشبودار پاؤ ڈر) ہے۔ (سنن ابوداؤد)

(۱۰۰۲ / ۱۸) وَعَنْ أَبِي النُّصَيْبِ الشُّقْرَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيَّنَّمَا نَحْنُ نَسِيرُ بِأَرْضِ الرُّومِ فِي طَائِفَةٍ عَلَيْهِمَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُثْعَمِيُّ إِذْ مَرَّ مَالِكُ بْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَقُولُ تَعْلَلَاهُ، فَقَالَ لَهُ مَالِكُ: أَيْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ فَقَدْ حَمَلْتَ اللَّهَ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: أَصْلِحْ دَابَّتِي وَأَسْتَعْنِي عَنْ قَوْمِي، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ حَيْثُ يُسْمَعُ الصَّوْتُ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ فَقَدْ حَمَلْتَ اللَّهَ، فَعَرَفَ جَابِرُ الَّذِي يُرِيدُ، فَقَالَ: أَصْلِحْ دَابَّتِي وَأَسْتَعْنِي عَنْ قَوْمِي، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، فَتَوَأَّبَ النَّاسُ عَنْ ذَوَائِبِهِمْ، فَسَارَ أَيُّهُمْ تَوْأَمًا أَكْثَرَ مَا يَتَابَعُهُمْ - رواه ابن حبان في صحيحه - واللفظ له.

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ روم کے علاقے میں مالک بن عبد اللہ خثعمی کی زیر امارت ایک جماعت میں چل رہے تھے کہ (امیر جماعت) مالک بن عبد اللہ کا گزر حضرت جابر بن عبد اللہ صحابی کے پاس سے ہوا تو دیکھا کہ وہ اپنے خچر کی لگام تھامے آگے آگے (پیدل) چل رہے ہیں مالکؓ نے کہا: ابو عبد اللہ (جابر) اللہ نے آپ کو سواری دی ہے، اس پر سوار ہو جائیے، حضرت جابرؓ نے فرمایا: میں اپنی سواری کو آرام دے رہا ہوں اور اپنے ساتھیوں سے بے نیاز رہنا چاہتا ہوں (مسلل سوار ہونے کی صورت میں ممکن ہے مجھے اپنے سواری سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں اور دوسروں پر میرا بار پڑے) اور (دوسری وجہ پیدل چلنے کی) یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس

کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دیتا ہے، پھر (مالک بن عبد اللہ) چلتے رہے، یہاں تک کہ جب اتنا فاصلہ رہ گیا کہ آواز پہنچ سکے تو (مالک نے) پھر بلند آواز سے پکار کر کہا کہ اے ابو عبد اللہ: (جابرؓ) سوار ہو جائیے اللہ نے آپ کو سواری دی ہے، حضرت جابرؓ مالکؓ کا مقصد سمجھ گئے (کہ یہ ارشاد نبوی کو تمام جماعت کو سنوانا چاہتے ہیں) انہوں نے جواب دیا کہ اپنی سواری کو آرام دے رہا ہوں اور اپنے ساتھیوں سے بے نیاز رہنا چاہتا ہوں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دیتا ہے، بس (یہ سننا تھا کہ) تمام لوگوں نے اپنی اپنی سواریوں سے چھٹا گئیں لگا دیں اور پیدل چلنے لگے (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے اس دن سے زیادہ پیدل چلنے والوں کی تعداد کبھی نہیں دیکھی تھی۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۰۰۳/۲۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ رَهْطٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا خَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ، رواه احمد

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس شخص کے دل میں اللہ کی راہ میں کسی خطرے اور خوف کا گزر رہو گیا اسے اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ:..... چوں کہ اس نے دین کے خاطر اپنے اوپر خطرات لے لیے اس لیے اللہ تعالیٰ اسے آخرت کے تمام خطرات سے آزاد کر دیتا ہے۔

اللہ کی راہ میں شہادت کی طلب صادق اور اس کو اللہ سے مانگنے کی ترغیب

(۱۰۰۴/۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ۔ رواه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه

ترجمہ:..... حضرت سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل (یعنی طلب صادق کے جذبے سے) اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجہ پر پہنچاتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے، (یعنی وہ صدق نیت اور طلب صادق کی وجہ سے شہیدوں جیسا ثواب پاتا ہے)۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

اللہ کی راہ میں تیر اندازی اور اس کے سیکھنے کی ترغیب

اور سیکھنے کے بعد اس سے بد دل ہو کر چھوڑنے پر وعید

(۱۰۰۵/۲) عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: "وَأَعِدُّوا لَكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ" (الانفال: ۱۶۰) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّفْعَ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّفْعَ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّفْعَ۔ رواه مسلم وغيره

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر سے یہ فرماتے سنا ہے کہ (قرآن مجید میں جو حکم ہے) تیار کرو دشمن کے مقابلہ کے لیے جو کچھ بھی قوت و طاقت کر سکتے ہو (آپ ﷺ نے فرمایا: سنو) (یہ) قوت تیر اندازی ہے، سنو (یہ) قوت تیر اندازی ہے سنو (یہ) قوت تیر اندازی ہے۔ (مسلم وغیرہ)

(۱۰۰۶/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالشَّهْرِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَخْتَصِبُ فِي صُنْعِهِ الْقِتْلَ، وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ، وَالرَّمَا وَارْتَكِبُوا، وَأَنْ تَرْكَبُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا

وَمَنْ تَرَكَ الرِّفْعَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نَفْسٌ تَرْكَهَا أَوْ قَالَ: كَفَرَتْهَا، رواه ابوداؤد، والنسائی، والحاكم والبيهقي

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک تیری وجہ سے تین شخصوں کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ ①..... اس کا بنانے والا جو ثواب اور خیر و بھلائی کی نیت سے بنائے، ②..... اور تیر اندازی کرنے والا، ③..... اور تیر، تیر انداز کر (ترکش سے نکال کر یا زمین سے اٹھا کر) دینے والا، تیر اندازی کیا کرو اور شہسواری کیا کرو، اور شہسواری سے بہتر تیر اندازی کرنا میرے نزدیک پسندیدہ ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے بد دل ہو کر چھوڑ دی تو وہ ایک (اللہ کی) بڑی نعمت تھی جس کو اس نے چھوڑ دیا فرمایا ایک بڑی نعمت کی ناشکری کی۔ (سنن ابوداؤد، نسائی، حاکم، بیہقی)

(۱۰۰۴/۳) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ يَتَنَصَّلُونَ، فَقَالَ: اذْمُؤُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ قَلِيلًا أَبَاكُمْ كَأَن زَاوِيًا، اذْمُؤُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي هُلَاقٍ، فَأَمْسَكَ أَخَذَ الْقَوْمُ يَقِينٌ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونِي؟ قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْمُؤُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ وَالِدَارِ قَطْنِي، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ:

اِذْمُؤُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي الْأَذْرَعِ، فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ، وَقَالُوا: مَنْ كُنْتَ مَعَهُ فَأَنَّى يُعْلَبُ؟ قَالَ: اذْمُؤُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ، فَزَعَمُوا عَاقِبَةُ يَوْمِهِمْ فَلَمْ يَفْضَلْ أَحَدُهُمُ الْآخَرَ، أَوْ قَالَ: فَلَمْ يَسْبِقْ أَحَدُهُمُ الْآخَرَ، أَوْ كَمَا قَالَ۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک بار کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو آپس میں تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے (آپ ﷺ دیکھ کر خوش ہوئے اور ہمت بڑھانے کے لیے) آپ نے فرمایا: (ہاں) اولاد اسماعیل تیر چلاؤ اس لیے کہ تمہارے باپ (حضرت اسماعیلؑ) بھی تیر انداز تھے (چلو) تیر چلاؤ اور میں فلاں لوگوں کی طرف ہوتا ہوں، اس پر دوسری طرف والوں نے ہاتھ روک لیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ کھیلنے کیوں نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ کھیلیں کیسے؟ آپ ﷺ تو ان کے ساتھ ہیں (کھیل ہی سہی مگر ہم آپ پر تیر برسا کیں؟ ہماری یہ مجال؟ اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا: (اچھا) تم کھیلو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کھیلو اور ادرع والوں کے ساتھ ہوتا ہوں اس پر دوسرے کھلاڑی رک گئے اور کہنے لگے کہ جن کے ساتھ آپ ہوں گے وہ ہار کہاں سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کھیلو میں تم سب کے ساتھ ہوں اس کے بعد وہ دن کے اکثر حصے میں کھیلے رہے مگر کوئی کسی سے جیت نہ سکا۔ (صحیح بخاری، دارقطنی)

(۱۰۰۸/۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: عَلَيَّكُمْ بِالرَّهْيِ فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَّهَوِكُمْ۔

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وقال: فانه من خیر لعبکم ولسانہما جید قوی۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تیر اندازی کا اہتمام کرو کیوں کہ یہ تمہارا سب سے بہترین کھیل ہے یا یہ فرمایا کہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ایک ہے۔ (بزار، طبرانی فی الاوسط)

(۱۰۰۹/۷) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَجَابِرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَرْتَمِيَانِ، فَمَلَّ أَحَدُهُمَا فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ الْآخَرُ: كَيْسَلَتْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ لَهْوٌ، أَوْ سَهْوٌ إِلَّا أَرْبَعَةً خِصَالٍ: مَثَى الرَّجُلِ فِي بَيْنِ الْعَرَضَيْنِ، وَتَأْوِيلُهُ فَرَسُهُ، وَمَلَأَ بَيْتَهُ أَهْلًا، وَتَعْلِيمُهُ الشَّبَاحَةَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

ترجمہ: عطاء بن ابی رباحؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا جابر بن عبد اللہ اور جابر بن عمیر انصاریؓ آپس میں تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے، ایک ان میں سے اکتا کر بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا: تھک گئے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کی یاد

کے سوا جو کچھ ہے وہ سب جی کا بہلاوا اور بھول ہے علاوہ چار چیزوں کے، آدمی کا دودھوں کے درمیان چلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے جی بہلانا، اور تیراکی کی تعلیم (اس کا سیکھنا سکھانا)۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک کے مطابق چار چیزیں بھول اور غفلت میں شامل نہیں، اس لیے کہ تین تو ان میں سے اللہ کے بہت بڑے حکم جہاد کی تیار کے واسطے ہیں اور چوتھی چیز میاں بیوی کے حقوق کا ادا کرنا یہ بھی شریعت ہی کی تعلیم ہے، دودھوں سے مراد جس کا حدیث بالا میں ذکر ہے یہ ہے کہ وہ دو نشانات جو دوڑ کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں کہ یہاں سے چل کر فلاں نشان تک پہنچنا ہے اور اس میں مقابلہ ہو کہ کون پہلے پہنچتا ہے، اسی طرح تیر چلانے کے لیے نشانہ مقرر کرنا اور تیر مارنے کے بعد اس کو اٹھا کر لانے کے لیے چلنا پڑا تو یہ دوڑنا اور چلنا سب نیکی ہے، اس لیے کہ یہ عظیم مقصد جہاد کی تیاری میں شامل ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو دودھوں (نشانوں) کے درمیان چلا اس کے لیے ہر قدم پر ایک نیکی ہے اور حضرت جابرؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میری محبت اس کے لیے یقینی ہے جو دودھوں کے درمیان دوڑا، اور مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ دودھوں کے درمیان دوڑتے تھے اور کہتے تھے میں اب پہنچا۔ (طبرانی فی الکبیر، وستی، طبرانی)

(۱۰۱۰/۸) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَقَطَتْ عَلَيَّكَ أَرْصُوفٌ، وَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ فَلَا تَعْجِزْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، عنقریب تم پر ملکوں کی فتوحات ہوں گی اور اللہ تمہاری کفایت کرے گا لہذا تم میں سے کوئی تیر اندازی سے عاجز نہ بنے (مسلم وغیرہ)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ ملکوں کی فتوحات اور اسباب دنیا کی وسعت تمہیں تنعم و خوش عیشی میں نہ ڈال دے کہ تم آرام پرستی میں پر کر جفاکشی اور بہادری جیسے قیمتی جواہرات کو کھو بیٹھو، بلکہ بہادری اور جفاکشی کو باقی رکھنے کے لیے مستقل تیر اندازی وغیرہ کی مشق کرتے رہو۔

(۱۰۱۱/۹) وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَدَّلَ بِسَهْمِهِ، فَهُوَ لَدَى رَجُلٍ فِي الْحَيَّةِ، فَبَلَغَتْ يَوْمَئِذٍ سَهْمًا عَشَرَ سَهْمًا، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس کا تیر نشانہ پر پہنچ گیا تو اس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہے، حضرت عمروؓ کہتے ہیں کہ (اس حدیث کو سن کر) میں نے سولہ تیر نشانہ پر مارے۔ (نسائی)

(۱۰۱۲/۱۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ دَلَّى بِسَهْمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ لَدَى عَذَى مُحَرَّرٍ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثٍ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ کی راہ میں تیر پھینکے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (سنن ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

(۱۰۱۳/۱۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ سَهْمِيَّةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ دَلَّى بِسَهْمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَلَغَ بِهِ الْعَدُوَّ، أَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَيْفِيَّةٌ رَقِيبَةٍ، وَمَنْ اغْتَنَّقَ رَقِيبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ غُصْوًا بِغُصْوٍ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَافْرَدَ التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ ذَكَرَ النَّسِيبِ، وَابُو دَاوُدَ ذَكَرَ الْعَتَقَ، وَابْنُ مَاجَةَ ذَكَرَ الرَّمِيَّ

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن عبسہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمایا سنا: جو اسلام میں بوڑھا ہو تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن نور ہوگا اور جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی وہ تیر دشمن کو لگایا نہ لگا اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جس

نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا تو آزاد کرنے والے کا جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ کے بدلے جہنم سے آزاد ہوگا۔ (نسائی، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
(۱۰۱۳/۱۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللَّهُ لَهُ دَرَجَةً فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّكَّارِ: وَمَا الدَّرَجَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَمَّا إِنَّهَا لَكَيْتُ بِعَتَبَةِ أُولَى مَا يَبْنِيَنَّ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةً عَامٍ، رَوَاهُ التَّيَّانِيُّ وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت کعب بن مرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس کا تیر دشمن کو لگا اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے، حضرت عبدالرحمن بن لُحَامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ درجہ (جو بلند ہوگا) کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ تمہاری ماں کا چوکھٹ نہیں ہوگا، (معمولی چیز نہیں ہوگا) (اتنا بڑا درجہ ہوگا کہ) دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہوگی جتنی سو (۱۰۰) سال کی مسافت ہو۔ (نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱۰۱۵/۱۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَقَاتِلُوا۔ قَالَ فَرَفَى رَجُلٌ بِسَهْمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْجِبَ هَذَا، رَوَاهُ أَحْمَدُ۔
ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عبد سلمیؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (کسی غزوہ میں) اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اٹھو اور دشمن سے لڑو، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے تیر پھینکا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے (اپنے اوپر) جنت کو واجب کر لیا۔ (مسند احمد)

(۱۰۱۶/۱۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَهَى رَهْنَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَسَّرَ أَوْ بَدَّلَ كَاتِبَ لَهُ مِثْلُ أُخْرٍ أَرْبَعَةَ أَكْثَابٍ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ أَعْتَقَهُمْ رَوَاهُ الْبَزَارُ۔
ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی وہ نشانہ پر لگے یا نہ لگے اس کو اولاد اسماعیل میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (مسند بزار)

(۱۰۱۷/۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَهَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَاتِبَ لَهُ ثَوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ الْبَزَارُ۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی وہ قیامت کے دن نور ہوگی (بزار)

(۱۰۱۸/۲۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَلِمَ الرَّجُلُ ثَمَرَةً تَرَكَهُ فَلَيْسَ بِمُتَأَمِّلٍ وَلَا فَحَّصٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقہ پر یا ہمارے مکمل دین پر نہیں ہے یا صلحاء میں سے نہیں ہے) یا یہ ارشاد فرمایا: اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ (مسلم و ابن ماجہ)

اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور جہاد میں زخموں کی فضیلت

اور صف میں کھڑے ہونے اور قتال کے وقت دعا کا بیان

(۱۰۱۹/۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيْتِمَارُ بِاللَّهِ، وَالْجُهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْحَدِيثُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان اور اللہ کی راہ میں جہاد۔ (صحیح بخاری و مسلم)

(۱۰۲۰/۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَبِمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ وَيَتَذَكَّرُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِمْ. رواه البخاري ومسلم، وابوداؤد، الترمذی والنسائی والحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: سب سے اچھا آدمی کون ہے؟ فرمایا: وہ مؤمن جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو، پوچھا: پھر کون؟ ارشاد ہوا، پھر وہ مؤمن جو کسی گھاتی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر و فساد سے بچائے ہوئے ہے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم)

(۱۰۲۱/۵) وَعَنْ سُبْرَةَ بْنِ الْقَاصِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعْدٌ لِأَنْبِيَاءِ آدَمَ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: تُسَلِّمُ وَتَذَرُ وَدَيْنَ آبَائِكَ فَعَصَاهُ فَلَسَكَ فَعُفِرَ لَهُ، فَقَعْدٌ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ لَهُ: تَهَاجِرُ وَتَذَرُ دَارَكَ وَأَرْضَكَ وَسَاءَ لَكَ فَعَصَاهُ، فَهَاجَرَ فَقَعْدٌ بِطَرِيقِ الْهِجَاوِ، فَقَالَ: تُجَاهِدُ وَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَرُ الْمَرْأَةُ، وَيُقَسَّرُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَمَاتَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ غُرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ وَقَعَتْهُ دَابَّةٌ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. رواه النسائي، وابن حبان في صحيحه، والبيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت سبرہ بن قاسمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان اولاد آدم کی اسلام کی راہ میں (روڑا بن کر) بیٹھا (تاکہ انہیں بہلا پھسلا کر گمراہ کرے) اور کہنے لگا تم اسلام قبول کرتے اور اپنے باپ دادوں کا مذہب چھوڑتے ہو مگر اولاد آدم نے اس کی ایک بات نہ مانی اور اسلام قبول کر لیا اور ان کی بخشش ہو گئی، پھر وہ ہجرت کے راستہ میں بیٹھا اور کہنے لگا: تم ہجرت کرتے ہو اپنا گھر بار اور اپنے زمین و آسمان (اپنا وطن) چھوڑتے ہو، مگر انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی اور ہجرت کر گئے، پھر وہ جہاد کے راستہ میں بیٹھا اور بولا تم جہاد کرتے ہو اور جہاد کرنا اپنی جان اور اپنے مال کو مشقت میں ڈالنا ہے، تم جنگ کرو گے اور قتل ہو جاؤ گے تمہاری بیوی سے کوئی دوسرا شادی کر لے گا اور مال تقسیم کر دیا جائے گا، مگر اولاد آدم اس کے بہکاوے میں نہ آئی اور جہاد بھی کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ سب کیا اور مر گیا تو اللہ کے ذمے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس بندے کو جنت میں داخل کر کے رہے، اور اگر وہ کہیں پانی میں ڈوب کر مر جائے تب بھی اللہ کے ذمے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس بندے کو جنت میں داخل کر کے رہے اور اگر اسے کوئی جانور حملہ کر کے مار ڈالے تب بھی اللہ کے ذمے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کر کے رہے۔ (نسائی صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۱۰۲۲/۶) وَعَنْ فَصَّالَةَ بِنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا رَعِيَّةٌ وَالرَّعِيَّةُ الْحَوِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِي، وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بَيْتِي فِي رَبِيعِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتِي فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ، وَأَنَا رَعِيَّةٌ لِمَنْ آمَنَ بِي، وَأَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَيْتِي فِي رَبِيعِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتِي فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتِي فِي أَعْلَى عُزْرِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَدْخُلِ الْخُلُقُ عَقْلًا وَلَا مِنْ الشَّرِّ مَهْرًا يَأْتِي مَوْتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ. رواه النسائي، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت فصالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لائے اور تابعدار اختیار کرے اور ہجرت کرے، جنت کی کیاری میں ایک محل کی ذمہ داری لیتا ہوں اور ایک محل کی ذمہ داری لیتا ہوں جنت کے بیچ میں اور میں ذمہ داری لیتا ہوں اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لائے اور تابعدار اختیار کرے اور اللہ کی راستے میں جہاد کرے، ایک محل کی جنت کی کیاری میں اور ایک محل جنت کے بیچ میں اور ایک محل جنت کے بالا خانوں میں، جس نے یہ کام کر لیے (یعنی ایمان لانا، ہر حکم کی بجا آوری کرنا، ہجرت کرنا اور جہاد کرنا) اس نے ہر قسم کی بھلائی حاصل کر لی اور ہر قسم کی برائی سے بچاؤ کا انتظام کر لیا اب جہاں اس کا

مرنے کا جی چاہے مر جائے (یعنی اب اسے جنت ملے گی) (نسائی، ابن حبان)

(۱۰۳۳/۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّرَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُعْبٍ فِيهِ عَيْتَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْبَجَتْهُ، فَقَالَ: لَوْ اعْتَرَلْتُ النَّاسَ فَأَقُمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ، وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَشْأُرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ أَعَزُّوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُتُوقًا نَاقَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالحَاكِمُ، وَرواهُ أَحْمَدُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے ایک پہاڑی راستہ سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ شیریں پانی کا ایک چھوٹا چشمہ بہہ رہا ہے یہ منظر ان کے دل کو بہت بھایا اور انہوں نے سوچا کہ کیسا اچھا رہے کہ میں لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اس گھاٹی میں ٹھہر جاؤں، لیکن میں یہ کام رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر ہرگز نہ کروں گا، چنانچہ اس خیال کا ذکر انہوں نے آپؐ کے سامنے کیا، آپؐ نے فرمایا: ایسا نہ کرنا۔ تمہارا اللہ کی راہ میں تھوڑی دیر کھڑا ہونا اپنے گھر پر رہ کر ستر برس۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے اور تمہیں جنت میں داخل کر دے؟ (مسلمانو!) اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس نے اتنی دیر بھی اللہ کی راہ میں قتال کیا جتنی دیر ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے میں لگتی ہے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (سنن ترمذی، حاکم، احمد)

[اور ایک روایت میں ہے کہ ساٹھ برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے]

(۱۰۳۴/۸) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الْقَبْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ بِسِتِينَ سَنَةً. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

ترجمہ: حضرت عمران بن حصینؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ کے اندر صرف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (ماہم)

(۱۰۳۵/۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُعَدُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا تَسْتَطِيعُونَ، فَاتَّقُوا عَيْنَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا تَسْتَطِيعُونَ، ثُمَّ قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الْقَائِمِ الْقَائِمِ الْقَائِمِ الْقَائِمِ الْقَائِمِ لَا يَفُتُّ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَا صِيَامِهِ، حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (رواه البخاری ومسلم واللفظ له)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کے برابر کیا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے دو یا تین بار پھر وہی سوال دہرایا آپ ﷺ ہر مرتبہ کے دریافت کرنے پر ارشاد فرماتے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ کے مجاہد کی مثال اس عبادت گزار کی سی ہے جو مسلسل روزہ رکھ رہا ہو، اور نماز پڑھ رہا ہو (یعنی اس کو اتنا ثواب ملتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ یا تو اجر و ثواب یا مال غنیمت لے کر اپنے گھر لوٹ آئے یا اللہ تعالیٰ اپنے پاس بلا کر اس کو جنت میں داخل کر دے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۳۶/۱۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ کے مجاہدین کے لیے تیار کیے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کی دوری کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری)

(۱۰۳۷/۱۳) وَعَنْ أَبِي انْشَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فُلَانًا

هَلَكْتُ فَصَلَّى عَلَيْهِ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ فَاجِرٌ فَلَا تُصَلِّ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ اللَّيْلَةَ الَّتِي صَبَحْتُ فِيهَا فِي الْحَرَسِ. فَإِنَّهُ كَانَ فِيهِمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ تَبِعَهُ حَتَّى جَاءَ قَبْرَهُ فَعَدَّ حَتَّى إِذَا فُرِغَ مِنْهُ حَتَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَتِيَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: يُثْنِي عَلَيْكَ النَّاسُ شَرًّا، وَأُنْبِي عَلَيْكَ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْنَا وَنُتِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، عَنْ جَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ رواه الطبرانی

ترجمہ: حضرت ابوالمندثر واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! فلاں شخص مر گیا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجیے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا وہ شخص تو بد عمل تھا آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیے، وہ (خبر لانے والا) شخص بولا: اللہ کے رسول! آپ کو یاد ہو گا فلاں رات جو صبح تک پہرہ دیا گیا تھا یہ شخص ان پہرہ داروں میں شامل تھا (یہ سنتے ہی) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر جنازہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے گئے اور تدفین سے فارغ ہونے تک وہیں بیٹھے رہے اور تین لپ مٹی کے بھی ڈالے اور پھر (قبر کی طرف رخ کر کے) فرمایا: لوگ تو تیری برائیوں کا ذکر کرتے ہیں مگر میں تیری خوبی کی تعریف کرتا ہوں، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا اللہ کے رسول! وہ خوبی کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے چھوڑو بھی! جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (طبرانی)

فائدہ: بعض اعمال ایسے ہوتے ہیں کہ زندگی بھر کی بد عملیوں اور گناہوں کو دھو ڈالتے ہیں جہاد ایمان کا سب سے اونچا عمل ہے، اس واقعہ میں حضرت عمرؓ کی معلومات اس مرنے والے شخص کے بارے میں غلط نہ تھیں، اسی لیے بلانے والے شخص نے بھی حضرت عمرؓ کی تردید نہیں کی بلکہ ایک واقعہ یاد دلایا۔

(۱۸/۱۰۲۸) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: وَأَهْوَرُ عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ: إِطْعَامُ الطَّلَعِ، وَلِبْسُ الْكَلَامِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ: وَأَهْوَرُ عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ لَا تَشْهَرِ اللَّهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَضَاهُ عَلَيْهِ۔ رواه احمد والطبرانی۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا، ایک شخص آیا اور اس نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد اور نیکیوں والا حج، جب یہ شخص اٹھ کر چلنے لگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے اس سے آسان ہے کھانا کھانا، اور نرم بات کرنا، اور خوش اخلاقی برتنا، جب یہ شخص اٹھ کر چل دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے مقدر کر دی ہے۔ (یعنی مصیبت میں اللہ کا شکوہ و شکایت نہ کرو)۔ (احمد و طبرانی)

فائدہ: جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ اعمال کے درجات لوگوں کے حالات اور حال کے تقاضوں کے مطابق بدلتے رہتے ہیں، اس لیے مسائل کے حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق مختلف احادیث میں مختلف اعمال کا ذکر ہے۔

(۱۹/۱۰۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْإِدَاءَ، وَالنَّائِكُ الَّذِي يُرِيدُ الْعُقَافَ۔ رواه الترمذی، وابن حبان، في صحيحه، والحاكم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کی مدد اللہ کے ذمہ ہے: ① ایک اللہ کی راہ کا مجاہد، ② دوسرا وہ غلام جو بدل کتاب ادا کر کے (آزاد ہونا چاہتا ہو)، ③ اور تیسرا وہ شخص جو نکاح کر کے عفت اور پاکدامنی چاہتا ہو۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں تین شخصوں کی مدد کا وعدہ ہے ایک اللہ کے راستہ کا مجاہد جو دین کے احیاء اور اللہ کے کلمہ کے بلند کرنے کے لیے اپنے گھر بار و دیوی خواہشات اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر نکلا ہو، اللہ کے ذمہ ہے اس کی مدد کرنا، یہ اللہ کے دین کی مدد میں لگا رہے اللہ اس کی مدد میں ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَاللَّهُ يَنْصُرْكُمْ** (آلہ) اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جس کی مدد اللہ کی ذمہ ہے مکاتب غلام ہے، اس کے آقا اور مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ اتنے پیسے ادا کر کے تو آزاد ہے، اللہ ایسے غلام کی مدد کرتا ہے اور غیب سے ہی اس کے لیے بدل کتاب مہیا کرتا ہے، اور تیسرا وہ شخص جو نکاح اور شادی کر کے پاکدامن اور عقیف بنا چاہتا ہو کہ ناجائز طور پر خواہشات کے پورا کرنے سے رکا رہے لیکن اس کے پاس مہر اور بیوی بچوں کے لیے نان و نفقہ کا انتظام نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو غنی کرتا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالطَّالِقِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ ۖ وَإِمَابِكُمْ ۖ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ (سورہ نور)

(جو بے نکاح ہوں) (آزاد لوگوں میں سے) تم ان کا نکاح کر دیا کرو اور (اسی طرح) تمہارے غلام لونڈیوں میں جو اس (نکاح) کے لائق ہوں (یعنی حقوق نکاح ادا کر سکتے ہوں) ان کا بھی (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ لوگ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو غنی کر دے گا۔

(۱۰۲۰/۲۰) وَعَنْ مَكْحُولٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُفِّرَ الْمُسْتَأْذِنُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَيَّةِ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَزْوَةٌ لِمَنْ حَتَمَ أَقْصُلُ مِنْ أَرْبَعِينَ حَبَّةً. رواه ابو داود۔

ترجمہ:..... حضرت مکحولؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر بہت سے لوگ (مجاہدین) رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر حج کے لیے جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حج فرض (ادا کر چکا ہے اس کے لیے ایک غزوہ چالیس حج سے افضل ہے۔) (سنن ابو داود)

(۱۰۲۱/۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَبَّةٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِينَ غَزْوَةً خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِينَ حَبَّةً يَقُولُ: إِذَا حَتَمَ الرَّجُلُ حَبَّةً الْإِسْلَامِ، فَعَزْوَةٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعِينَ حَبَّةً، وَحَبَّةٌ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعِينَ غَزْوَةً. رواه البزار۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک حج چالیس غزووں سے بہتر ہے، اور ایک غزوہ چالیس حجوں سے افضل ہے پھر آپ ﷺ نے تفصیل بتائی کہ جب آدمی فرض حج کر چکا ہو تو اس کے لیے ایک غزوہ چالیس حج سے افضل ہے (اور اس کے علاوہ جس پر حج فرض ہے اس کے لیے) حج فرض چالیس غزووں سے افضل ہے۔ (مسند بزار)

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں جانا چالیس نفلی حجوں سے افضل ہے البتہ اگر حج فرض ادا نہ کیا ہو تو ایسے موقع پر حج فرض چالیس غزووں سے افضل ہے۔

(۱۰۲۲/۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَبَّةٌ لِمَنْ لَمْ يَحْتَمِ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ، وَغَزْوَةٌ لِمَنْ قَدَحَتْ حَبَّةً خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ حَبَبٍ. الحديث رواه الطبرانی والبيهقي

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج (فرض) نہ کیا ہو تو اس کا ایک حج دس غزووں سے افضل ہے اور جو حج (فرض) ادا کر چکا ہو تو اس کا ایک غزوہ دس حجوں سے افضل ہے۔ (طبرانی و بیہقی)

(۱۰۲۳/۲۳) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَبْوَابُ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الشَّيْثِ، فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! أَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَهُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ السَّلَامَةَ ثُمَّ كَسَرَ

جَعْنٌ سَيْفُهُ فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَصَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ۔ رواه مسلم والترمذی وغیرہما

ترجمہ:..... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے صاحبزادے ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا جب کہ وہ دشمن کے سامنے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے تلواروں کے چھاؤں تلے ہیں (یہ سن کر) فوراً ہی ایک بھدی سی حالت کا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے ابو موسیٰ! تم نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے جواب دیا کہ ہاں یہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا میرا تم سب کو سلام، پھر اپنی تلوار کا نیام توڑ کر پھینکا اور تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم، ترمذی وغیرہما)

(۱۰۳۳/۲۳) وَعَنِ الْكِبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَتَّنَةٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْ أَوْ أَسْلِمْ؟ قَالَ: أَسْلِمْتُ ثُمَّ قَاتِلْ فَاسْلَمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَقَاتِلْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمِلَ قَلِيلًا، وَأُجِرَ كَثِيرًا۔ رواه البخاری واللفظ له ومسلم

ترجمہ:..... حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص لوہے میں ڈھپا ہوا (سر پر خود رکھے ہوئے ہتھیار بندھے ہوئے) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں لڑوں یا مسلمان ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا (پہلے) مسلمان ہو پھر لڑو، چنانچہ اس نے کلمہ پڑھا پھر لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے عمل تھوڑا کیا اور بہت زیادہ اجر حاصل کیا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... اس شخص کو نہ نماز پڑھنے نہ روزہ رکھنے نہ زکوٰۃ دینے نہ حج کرنے کا موقع ملا لیکن اسلام قبول کرتے ہی اپنی جان اللہ کے سپرد کر کے جام شہادت نوش کر لیا، اور ہمیشہ کے لیے کامیاب ہو کر دنیا سے گیا، عمل تھوڑا کیا اور اجر بہت حاصل کیا، بڑے نفع کی تجارت کی۔

(۱۰۳۵/۲۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَقَدَّمُ مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ إِلَى حَيٍّ حَتَّى أَكُونَ أَكُوًّا وَأَكُوًّا قَدْ نَا الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى جَنَّةِ عَرْصِهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَنَّةُ عَرْصِهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: بَيْخُ بَيْخٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَخِيْلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَيْخُ بَيْخٍ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا، فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَكْلَ حَبِيبٍ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي هَذِهِ لَأَتَّخِذَ نَفْسِي نَذْرًا فَرَفِي بِمَا كَانَتْ تَعْدُ مِنَ الشُّمْرِ۔ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ رواه مسلم

ترجمہ:..... حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ بدر میں) رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ چلے اور مشرکین سے پہلے مقام بدر پہنچے پھر مشرکین بھی پہنچ گئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی بھی کام میں اتنا آگے نہ بڑھے کہ میں بھی اس سے پیچھے رہ جاؤں، اب مشرکین نزدیک آئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اٹھو ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے، حضرت عمیر بن حمامؓ نے کہا: اللہ کے رسول زمین و آسمان کے برابر لمبی چوڑی جنت؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں وہ کہنے لگے: واہ واہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واہ واہ کیوں کہتے ہو؟ عرض کیا: اللہ کی قسم: اللہ کے رسول: صرف اس تمنائیں کہ کاش میں بھی اس جنت کے حق داروں میں ہوتا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس جنت کے حق داروں میں ہو، حضرت عمیر بن حمامؓ نے اپنے ترکش میں پڑی ہوئی کچھ کھجوریں نکالیں اور پھر کھانے لگے پھر فرمایا: اگر میں ان کھجوروں کے ختم تک زندہ رہا تو یہ بڑی لمبی عمر ہے (کون انتظار کرتا رہے) اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ (مسلم)

(۱۰۳۶/۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْتَصِمُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا

رواہ مسلم و ابوداؤد، ورواہ النسائی و الحاکم اطول منه، ورواہ ابن حبان فی صحیحہ من حدیث معاذ بن جبل
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی کافر (دشمن اسلام) اور (میدان جہاد میں) اس کا قتل
کرنے والا (مؤمن) جہنم میں کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ (یعنی مجاہد کبھی جہنم میں نہیں جاسکتا)۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، حاکم، صحیح ابن حبان)
(۱۰۳۷/۲۸) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْقُوزُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:
الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هُوَ عَلَى صَاحِبِ إِبْرَاقٍ قُبُصُهُ أَوْ رُفَّتُهُ الْجَنَّةُ، وَإِنْ رَجَعَتْهُ، رَجَعَتْهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَيْرِهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَهُوَ
فِي الصَّحِيحِينَ

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ میری راہ میں جہاد
کرنے والا میری ذمہ داری میں ہے، اگر میں اس کو اپنے پاس بلاؤں گا (موت دے دوں گا) تو اسے جنت کا مالک بناؤں گا، اور اگر اسے
(میدان جہاد سے گھر) واپس کروں گا تو اسے اجر یا (اس کے ساتھ) مال غنیمت (بھی) دے کر بھیجوں گا۔ (ترمذی، صحیحین)

(۱۰۳۸/۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ الْخُفَّعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيْ الْأَعْمَالِ
أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ لَا شَكَّ فِيهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُوبَ فِيهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ، قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ
الْمُقِلِّ، قِيلَ: فَأَيُّ الْمُهْجَرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ - قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ
بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: مَنْ أَهْرَيْقَ دَمَهُ وَغَقِرَ جَوَادُهُ - (رواہ ابوداؤد، والنسائی واللفظ له وهو اتفق)
ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن حبشیؓ سے پوچھا گیا سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس
میں شک نہ ہو، اور ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور ایسا حج جو نیکیوں والا ہو، عرض کیا گیا کونسا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ناداری کے باوجود
جو صدقہ ہو، پوچھا گیا کہ کون سی ہجرت افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو چھوڑنا پوچھا گیا کونسا جہاد افضل ہے؟ ارشاد فرمایا
جو مشرکین کے ساتھ جان و مال کے ساتھ جہاد ہو، پوچھا گیا کہ کونسا قتل اوچے درجہ کا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس میں خون بہا دیا جائے اور گھوڑے
کے پیر کاٹ دیے گئے ہوں۔ (سنن ابوداؤد و نسائی)

(۱۰۳۹/۳۱) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَلَيْسَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُنْتَجَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَرَمِ وَالْعَمَرِ -

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط والحاکم

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرو اللہ کی راہ کا جہاد جنت کے
دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ رنج و غم سے نجات دلاتا ہے۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر والاوسط، حاکم)

(۱۰۴۰/۳۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
انْطَلَقْتُ رَوْحِي غَارِيًا، وَكُنْتُ أَقْتَدِي بِصَلَاتِهِ إِذَا صَلَّى وَبِفِعْلِهِ كُلِّهِ فَأَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُبَلِّغُنِي عَمَلَهُ حَتَّى يَرْجِعَهُ قَالَ لَهَا:
أَنْتِ تَطْعَمِينَ أَوْ تَقْوِمِينَ وَلَا تَقْعُدِينَ، وَتَصُومِينَ وَلَا تُفْطِرِينَ، وَتَذْكُرِينَ اللَّهَ تَعَالَى وَلَا تَنْفَرِينَ حَتَّى يَرْجِعَهُ؟ قَالَتْ: مَا
أُطِيقُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَطَقْتِهِ مَا تَلَعْتُ الْمُشُورَ مِنْ عَمَلِهِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ -

[العشور - جمع عشرة وهو الواحد من عشرة اجزاء] -

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ!

میرے شوہر جہاد کے لیے نکلے ہوئے ہیں اور جب وہ نماز پڑھتے تھے میں (بھی) ان کی نماز کی اقتداء کرتی تھی اور جیسے جو عمل وہ کرتے تھے میں بھی کرتی تھی، اب مجھے ایسا عمل بتلا دیں جو ان کے جہاد سے لوٹنے تک میں کرتی رہوں اور وہ عمل مجھے ان کے عمل تک (جہاد تک) پہنچا دے، آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس کی طاقت رکھتی ہو کہ اس وقت تک (نماز میں) کھڑی رہو بیٹھو نہیں، اور روزہ رکھتی رہو اور افطار نہ کرو اور اللہ کا ذکر کرتی رہو ذکر چھوڑو نہیں جب تک وہ لوٹ کر نہ آجائے، اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی تو میں طاقت نہیں رکھتی، ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم اس کی طاقت بھی رکھتیں تب بھی اس کے (جہاد کے) عمل کے دسویں حصہ (کے ثواب) تک بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ (احمد)

(۱۰۳۱/۳۹) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَمَلٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ. قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ مُتْرَاكِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَاتِّكَافُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَثَرُ فِي قَدِيقَةٍ مِنْ فَرَاغِ النَّفْسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ کو کوئی چیز اتنی محبوب اور پسندیدہ نہیں جتنے دو قطرے اور دو نشان ہیں (قطروں میں) ایک وہ آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے ٹپک جائے اور ایک وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہہ جائے، اور نشانوں میں اللہ کی راہ کا کوئی نشان اور ایک وہ نشان جو اللہ کے کسی فریضہ کی ادائیگی میں ہو گیا ہو۔ (سنن ترمذی)

فائدہ:..... نشانات سے مراد یا تو اللہ کی راہ کے زخم کے نشانات ہیں یا اللہ کی راہ میں مجاہدین کی خدمت کی وجہ سے یا سامان اٹھانے کی وجہ سے پڑ جائیں اور اللہ کے فریضے کی ادائیگی کے نشانوں میں مانتے پر نماز کا گناہوں پر نماز میں بیٹھنے کا نشان یا سفر حج وغیرہ کا کوئی نشان ہیں، اور ایک معنی نشانات کے یہ بھی بیان کیے گئے ہیں کہ اس سے نماز یا اللہ کے کسی فریضے کی ادائیگی کے لیے چل کر جانے والے نشانات قدم مراد ہیں ایسے ہی حلال کمائی میں شریعت کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے جو جسم پر نشانات پڑ جائیں وہ بھی اللہ کو پیارے ہوں گے کیوں کہ فرانس اسلام کے بعد حلال کمائی بھی ایک اہم فریضہ ہے۔ (از انتخاب و ملاحظہ حق)

(۱۰۳۲/۴۰) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَقَلَمًا تُرَدُّ عَلَى دَاغٍ دَعْوَتُهُ عِنْدَ حُضُورِ الْبُزْءِ وَالْقَبْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَفِي لَفْظٍ: ثَلَاثَانِ لَا تُرَدُّ آثَرُ أَوْ قَالَ مَا تُرَدُّ آثَرُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبُزْءِ، وَعِنْدَ الْبُزْءِ حِينَ يُلْجِئُ بَعْضُ بَعْضًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو گھڑیاں ایسی ہیں جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم کسی مانگنے والے کی دعا رد ہوتی ہے اذان کے وقت اللہ کی راہ کی صف میں، اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جو واپس نہیں لوٹائی جاتیں اذان کے وقت کی دعا اور عین لڑائی کے وقت کی دعا جب گھمسان کی لڑائی میں ایک دوسرے سے کٹم کٹھا ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دو وقت ایسے ہیں جن میں کسی مانگنے والے کی دعا واپس نہیں لوٹائی جاتی جب نماز کھڑی ہو رہی ہو، اور اللہ کی راہ کی صف میں۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

جہاد کی نیت میں اخلاص و رضائے الہی کی نیت کی ترغیب اور غنیمت حاصل نہ ہونے پر مجاہدین کی فضیلت اس باب کی اکثر احادیث "الترغیب والترہیب" کی جلد اول میں اخلاص کے بیان میں گزر چکی ہیں لہذا ان کا اعادہ نہیں کیا جائے گا

البشر وہ احادیث جو پہلے نہیں گزریں، ان کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

(۱۰۳۳/۸) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَزُورُ غُرَوَاتٍ - فَأَمَّا مَنْ ابْتَدَأَ وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَتَى الْكُرَيْمَةَ وَيَأْتِيَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ، فَإِنَّ كُوعَهُ وَثَلْبَتَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ عَزَا فَحُزْرًا وَرِيَاءً، وَسُمِعَهُ وَعَقَى الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَنْ يَزُجَرَ بِالْكَفَافِ - رواه أبو داود وغيره.

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غزوے دو قسم کے ہوتے ہیں: ①..... جس غزوہ میں غازی نے اللہ کی خوشنودی کو مقصود بنایا، امیر (حاکم) کی بات مانی، اپنی قیمتی دولت و متاع خرچ کیا، اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور ہر طرح کے فتنہ و فساد سے پرہیز کیا تو اس کا سونا جاگنا سب اجر و ثواب ہے۔ ②..... اور جس نے فخر اور دکھاوے، اور لوگوں میں اپنے چرچے کرانے کے لیے جہاد کیا اور امیر کی بات نہ مانی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ برابر سرا پر بھی ہرگز نہیں چھوٹے گا۔ (سنن ابوداؤد، وغیرہ)

(۱۰۳۳/۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَتَوَلَّ إِلَّا عَقْلًا فَلَهُ مَعَالِي، رواه النسائي وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور صرف ایک (اونٹ کے پیر کو باندھنے والی) رسی کی نیت کی (کہ وہ مال غنیمت میں مل جائے یعنی کسی بہت ہی معمولی سی چیز کو مقصود بنایا) تو اسے وہی چیز ملے گی جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔ (سنن نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱۰۳۵/۱۳) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَحَاجُّ مَعَكَ فَأَوْضِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزَاؤُهُ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَرَ وَقَسَرَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَاقَسَرَهُ لَهُ، وَكَانَ يَزْعِي ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: قَسَرَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَسَرَهُ لَكَ قَالَ: مَا عَلَى هَذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلَكِنْ اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنَّ أَزِيحَ إِلَى هَاهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى خَلْقِهِ بِسَهْمٍ - فَأَمُوتَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: إِنَّ تُصَدِّقَ اللَّهُ يُصَدِّقَكَ فَلْيُؤْمَرُوا قَلِيلًا، ثُمَّ هَضَمُوا إِلَى قِتَالِ الْعَدُوِّ، فَأَتَى بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ لَقِيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْوَمُو؟ قَالُوا: نَعَمْ - قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ فَصَدَّقْهُ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّتِهِ الَّتِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ، اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ، فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكَ - رواه النسائي

ترجمہ:..... حضرت شداد بن ہادؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص دیہات کا رہنے والا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ پر ایمان لایا اور آپ کا اتباع کر کے (رہتا رہا) پھر اس نے کہا میں ہجرت کر کے آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے اسے اپنے ایک صحابی کے سپرد کر کے (اس کی خبر رکھنے کی) ہدایت کر دی، پھر آپ ﷺ کو ایک غزوہ پیش آیا اور اس میں مال غنیمت حاصل ہوا تو نبی کریم ﷺ نے وہ مال اپنے ساتھیوں میں تقسیم فرمایا اور اس دیہاتی شخص کا بھی حصہ مقرر کیا، یہ مجاہدین کے اونٹ چرایا کرتا تھا، (اس لیے اس وقت مجلس میں حاضر نہ تھا) آپ ﷺ نے اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا (کہ وہ اسے پہنچا دیں) جب وہ آیا تو ساتھیوں نے وہ حصہ اسے دیا، اس نے کہا یہ کیا ہے؟ ساتھیوں نے کہا: تمہارا حصہ ہے، نبی کریم ﷺ نے تمہیں دیا ہے، وہ اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارا حصہ دیا ہے، اس نے عرض کیا: میں نے اس کے لیے آپ کا اتباع قبول نہیں کیا تھا، میں نے

آپ کا اتباع اس لیے قبول کیا ہے کہ میرے (اپنے خلق کی طرف اشارہ کر کے) یہاں تیر لگے اور میں دم توڑ دوں اور جنت میں پہنچ جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو سچ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تیری یہ آرزو پوری کر کے رہے گا، کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک غزوہ پیش آیا (یہ شخص بھی شریک تھا جنگ ختم ہونے کے بعد) یہ شخص (میدان جہاد سے) اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس حال میں لایا گیا کہ اس کے ٹھیک اسی جگہ تیر لگا ہوا تھا جہاں اس نے اشارہ کر کے بتایا تھا، نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ یہ وہی شخص ہے؟ عرض کیا گیا جی ہاں آپ نے فرمایا: اس نے اللہ سے سچ کہا تھا اللہ نے بھی اس کی تمنا کو پوری کر کے دکھایا، پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے خاص اس جہد میں کفن دیا جو آپ پہنے ہوئے تھے پھر اسے سامنے رکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ کی اس نماز (کی دعا) میں سے جو کچھ ظاہر ہوا (یعنی سنا جاسکا) وہ یہ تھا: اے اللہ! یہ تیرا بندو ہے تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہید ہو کر مرا میں ان باتوں کا گواہ ہوں۔ (نسائی)

(۱۰۳۶/۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِمَّا مِنْ غَايَةِ، أَوْ سِرِّيَّةٍ تُعْرَفُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَسْلُمُونَ وَيُصِيبُونَ إِلَّا تَعَبَلُوا ثُلُثِي أَجْرِهِمْ وَمِمَّا مِنْ غَايَةِ أَوْ سِرِّيَّةٍ تُخْفَى وَتُصَابُ إِلَّا تَرَأَى أَجْرُهُمْ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: مِمَّا مِنْ غَايَةِ أَوْ سِرِّيَّةٍ تُعْرَفُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَصِيبُونَ الْغَنِيْمَةَ إِلَّا تَعَبَلُوا ثُلُثِي أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ، وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا الْغَنِيْمَةَ تَرَأَى لَهُمْ أَجْرُهُمْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ الْثَانِي

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی لشکر یا فوجی دستہ اللہ کی راہ میں جہاد کر کے صحیح و سالم لوٹ آئے اور مال غنیمت بھی حاصل کر لائے وہ اپنا دو تہائی اجر حاصل کر لیتا ہے اور جو لشکر یا فوجی دستہ فتح یاب نہ ہو سکے اور مال غنیمت حاصل نہ کر سکے بلکہ اسے مصائب و خوف کا سامنا کرنا پڑے تو ان کا اجر مکمل ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ جو لشکر یا فوجی دستہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور مال غنیمت حاصل کر لیتا ہے وہ اپنے آخرت کے اجر و ثواب کا دو تہائی (دنیا ہی میں) حاصل کر لیتا ہے اور اس کا ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے اور اگر وہ مال غنیمت نہ پائیں تو ان کا اجر پورا ہو جاتا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... اس سے معلوم ہوا انسان اللہ کی رضا کے لیے محنت کا مکلف ہے نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے فتح اور غنیمت و کامیابی کی صورت میں دو تہائی اجر اور غنیمت کے نہ ملنے کی صورت میں دنیا میں کچھ نہ ملنے کی وجہ سے پورا کا پورا اجر ذخیرہ آخرت بن گیا۔

میدان جہاد سے بھاگنے پر وعید

(۱۰۳۷/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا السُّبَّةَ الْمُؤَيَّدَاتِ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: الْإِسْرَاقُ بِاللَّهِ، وَالسَّخَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤَمَّنَاتِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلفظه:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكِبَانُزُ سَبَّةٌ أَوْ لَا هُنَّ: الْإِسْرَاقُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقِّهَا، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالْفِرَارُ يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ، وَالْإِثْقَالُ إِلَى الْأَعْرَابِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات تباہیوں سے بچتے رہو، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی اور چیز، کسی اور ہستی کو شریک کرنا، جادو کرنا، اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور جہاد کے دن بھاگ نکلنا، بے خبر پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (صحیح بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی)

اور بزار کی روایت میں ہے کہ بڑے بڑے گناہ سات ہیں ان میں ایک گناہ ہجرت کرنے کے بعد غیر مسلم گناہوں میں جا ملنا بھی ہے۔

(۱۰۳۸/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَأَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ طَلِبَةً بِهَا نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا، وَسَمِعَ وَأَطَاعَ هَذِهِ الْجَنَّةُ، أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَخَشِيَ لَيْسَ لَهُمْ عَذَابٌ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ بِعَمَلٍ حَقٍّ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخْفِ، وَتَيْنِينَ صَابِرَةً تَقْتُلُهُمَا مَا لَا يَحْتَرِ حَقٌّ، رَوَاهُ أَحْمَدُ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور خوش دلی کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کے لیے زکوٰۃ دیتا رہا، اور (اللہ کے حکموں کو) سنا اور مانا تو اس کے لیے جنت ہے یا یہ فرمایا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے: ①۔ اللہ کے ساتھ شرک، ②۔ ناحق قتل، ③۔ کسی مؤمن پر بہتان، ④۔ میدان جہاد سے فرار، ⑤۔ اور کسی کے مال پر ناحق قبضہ کرنے کے لیے مجبوری قسم۔ (احمد)

(۱۰۳۹/۶) وَعَنْ عُثَيْبِ بْنِ عُثْمَانَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِذَا أَوْبَاءُ اللَّهِ الْمُضَلُّونَ، وَمَنْ يُقِيمُ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ الَّتِي كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَيُصُومُ رَمَضَانَ، وَيَخْتِيبُ صُومَةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ مُحْتَسِبًا طَلِبَةً بِهَا نَفْسُهُ، وَيَحْتَسِبُ الْكِبَائِرَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ الْكِبَائِرُ؟ قَالَ: تَسْعُ أَكْظَمُهُنَّ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِعَمَلٍ حَقٍّ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّخْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالسِّحْرُ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قَبْلَ تَكْمُلِ أَحْيَاءٍ وَأَمْوَالًا، لَا يَمُوتُ رَجُلٌ لَمْ يَفْعَلْ هَؤُلَاءِ الْكِبَائِرَ. وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ إِلَّا رَافَقَ مُحْتَسِبًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لُحُوبِهِ جَنَّةٌ أَبْوَابُهَا مَصَارِفُ الذَّهَبِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

ترجمہ:..... حضرت عبید بن عمیر لیشیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ کے ولی (دوست) کے لیے نمازی ہیں اور جو پانچوں نمازوں کو جن کو اللہ نے فرض کیا ہے اہتمام سے ادا کرتا رہے اور رمضان کے روزے رکھے اور روزہ میں ثواب کی امید رکھے اور ثواب کی امید پر خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور ان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے جس سے اللہ نے اس کو روکا ہے (درمیان میں) ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ بڑے گناہ کتنے ہیں؟ ارشاد فرمایا وہ نو ہیں: ①۔ جن میں سب سے بڑا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ②۔ اور مؤمن کا ناحق قتل کرنا، ③۔ اور میدان جہاد سے بھاگنا، ④۔ اور پاک دامن عورت پر بہتان لگانا، ⑤۔ اور جادو کرنا، ⑥۔ یتیم کا مال کھانا، ⑦۔ اور سود کھانا، ⑧۔ اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، ⑨۔ اور بیت اللہ شریف کی حرمت و عزت کو پامال کرنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔ جو کوئی شخص بھی اس حال میں مرا کہ ان بڑے گناہوں سے بچتا رہا اور نماز کو قائم کرتا رہا اور زکوٰۃ ادا کرتا رہا وہ جنت کے بیچ میں ہمارے ساتھ ہوگا جس کے دروازوں کی چوٹیں سونے کی ہوں گی۔ (طبرانی)

فائدہ:..... احادیث مذکورہ میں میدان جہاد سے بھاگنے کو کبائر میں شمار فرمایا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ شروع میں یہی حکم عام تھا کہ خواہ کتنی ہی بڑی تعداد سے مقابلہ ہو جائے اور اپنی تعداد سے ان کو کوئی نسبت نہ ہو پھر بھی پشت پھیرنا، اور میدان چھوڑنا جائز نہیں تھا، میدان بدر میں یہی صورت تھی کہ تین سو تیرہ کا مقابلہ تکی تعداد یعنی ایک ہزار سے ہو رہا تھا، اور اسی وقت یہ آیتیں نازل ہوئی تھیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُولُوهُمُ الْآخِذِينَ ۖ وَمَنْ يُؤْلِهِمْ يَوْمَئِذٍ ذُؤْبَرَةٌ إِلَّا الْمُتَحَرِّفَ فَإِلْقَانِي إِلَى فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ (سورۃ انفال)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم کافروں سے (جہاد میں) دو ہدو مقابل ہو جاؤ تو ان سے پشت مت پھیرنا (یعنی جہاد سے مت بھاگنا) اور جو شخص ان سے اس موقع پر (یعنی مقابلہ کے وقت) پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لیے پیٹرا بدلنا ہو یا جو اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہے وہ مستثنیٰ ہے باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا، اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

بعد میں تخفیف کے احکام سورہ انفال کی آیت (۶۵) اور (۶۶) میں نازل ہوئے آیت (۶۵) میں بیس مسلمانوں کو دو سو کافروں کے اور سو مسلمانوں کو ایک ہزار کافروں کے مقابلے میں جہاد کرنے کا حکم ہے، اور آیت (۶۶) میں مزید تخفیف کا یہ قانون نازل ہو گیا:

الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ مَّحَارِبًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْهُمْ مِائَةٌ مَّحَارِبًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ مَّحَارِبًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ مَّحَارِبًا

ترجمہ: یعنی "اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے آسانی کر دی، اور تمہارے ضعف کے پیش نظر یہ قانون جاری کر دیا کہ اگر مسلمان سو آدمی ثابت قدم ہوں تو دو سو کفار پر غالب آسکیں گے"

اس میں اشارہ کر دیا کہ اپنے سے دو گنی تعداد تک تو مسلمانوں ہی کے غالب رہنے کی توقع ہے اس لیے پشت پھیرنا جائز نہیں ہاں فریق مخالف کی تعداد گنی سے بھی زیادہ ہو جائے تو ایسی حالت میں میدان چھوڑ دینا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جو شخص اکیلا تین آدمیوں کے مقابلہ سے بھاگا وہ بھاگنا نہیں، ہاں جو دو آدمیوں کے مقابلہ سے بھاگا وہ بھاگنے والا ہے، یعنی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اب یہی حکم قیامت تک کے لیے باقی ہے۔ جمہور امت اور ائمہ اربعہ کے نزدیک حکم روح البیان شرعی یہی ہے کہ جب تک فریق مخالف کی تعداد دو گنی سے زائد نہ ہو اس وقت تک میدان جنگ سے بھاگنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ (از معارف القرآن ج ۴ ص ۲۰۰)

سمندری غزوہ کی ترغیب اور اس کا بری و فحشی کے دس غرواات سے افضل ہونے کا بیان

(۱/۱۰۵۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِسِتٍّ وَمَلْحَاتٍ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةِ بَنِي النَّضَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْعِمَتْهُ، ثُمَّ جَلَسَتْ تُطْعِمُ رَأْسَهُ، فَتَأَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُصَحِّكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُصَحِّكُ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أَقْبَتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غُرَاقًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُزَكِّيُونَ فَبِهِمْ هَذَا الْبُخْرُ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْرِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلَنِي مِنْهُمْ قَدْ عَالَهَا، ثُمَّ وَصَّ رَأْسَهُ فَتَأَمَّرَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُصَحِّكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُصَحِّكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَقْبَتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غُرَاقًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَزَكَيْتِ أُمُّ حَرَامٍ بِسِتٍّ وَمَلْحَاتٍ الْبُخْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصَرَّعَتْ عَنْ دَائِبَتِهَا جِبِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبُخْرِ فَهَلَكَتْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔ رواه البخاری ومسلم واللفظ له

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (جب قبا جاتے تو میری خالہ) ام حرام کے ہاں بھی جایا کرتے تھے اور وہ آپ کی خاطر تواضع کیا کرتی تھیں، یہ ام حرام حضرت عبادہ بن صامتؓ کے گھر میں تھیں، ایک بار نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور انہوں نے (حسب عادت) آپ کو کھانا کھلایا پھر (آپ ﷺ) تولیٹ گئے اور یہ (آپ کے) بال کاڑھنے (اور) جو میں دیکھنے بیٹھ گئیں، نبی کریم ﷺ سوئے ہوئے تھے کہ مسکراتے ہوئے اٹھے ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس بات پر آپ مسکرا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھلائے گئے جو سمندر پر لڑائی کے ارادہ سے اس طرح سوار ہوئے جیسے تختوں پر بادشاہ بیٹھے ہوں، ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دعا فرمادیجیے کہ حق تعالیٰ شانہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادیں، آپ نے دعا

فرمادی، اس کے بعد پھر نبی کریم ﷺ نے آرام فرمایا اور پھر مسکراتے ہوئے اٹھے، ام حرامؓ نے پھر مسکرانے کا سبب پوچھا، آپ ﷺ نے پھر اسی طرح ارشاد فرمایا، ام حرامؓ نے پھر وہی درخواست کی یا رسول اللہ! آپ دعا فرمادیں کہ میں بھی ان میں ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلی جماعت میں ہوگی، چنانچہ (راوی کا بیان ہے کہ) ام حرامؓ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں (اپنے شوہر کے ساتھ جہاد کے لیے) سمندری سفر پر روانہ ہوئیں اور جب سمندر سے نکلنے لگیں تو اپنی سواری (فخر) سے گریں اور جاں بحق ہو گئیں۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عمرؓ کے سامنے جب سمندر کا سفر کر کے قبرس کے غزوے کی تجویز رکھی تو وہ تیار نہ ہوئے، انہوں نے کئی بار توجہ دلائی تو حضرت عمرؓ نے حالات معلوم کرائے اور آخر نہ جانے کا فیصلہ ہوا۔ دور عثمانی میں حضرت امیر معاویہؓ نے پھر تحریک شروع کی اور کئی بار پیش کش کی، آخر حضرت عثمانؓ نے سن ۲۸ ہجری میں اجازت دی اس وقت امیر معاویہؓ شام کے امیر تھے وہ اپنا جانشین مقرر کر کے اور جماعت تیار کر کے روانہ ہو گئے، اسلام میں یہ پہلا سمندری غزوہ ہے، اس میں شرکت کرنے والوں کے لیے نبی کریم ﷺ پہلے ہی جنت کی خوشخبری دے چکے تھے۔ قبرس بحر متوسط میں واقع روم کا ایک بڑا جزیرہ ہے شام سے مغرب کی جانب اور ترکی سے جنوب کی سمت میں ہے، امیر معاویہؓ نے ایک بڑی جماعت کے ساتھ اس کو فتح کیا تھا حضرت ام حرامؓ اپنے شوہر عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ اس لشکر میں شریک تھیں قبرس سے لوٹتے ہوئے وہیں ان کا انتقال ہو گیا تھا قبرس ہی میں دفن ہوئیں، ان کی قبر اب بھی مشہور و متعارف ہے۔ اس روایت میں کسی راوی کی طرف سے دو جگہ تعبیر و بیان میں کوتاہی ہوئی ہے:

①..... یہ غزوہ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں ہونا بیان کیا ہے یہی روایت خود بخاری میں ہے وہاں یہ غلطی نہیں ہے اور تہا اسی مقام کو سامنے رکھنے اور دوسرے مقامات پر توجہ نہ ہونے کے نتیجے میں متعدد محدثین و علمائے تاریخ کو دھوکہ لگا ہے، ہمارے حافظ زکی الدین منذری بھی یہاں چوک گئے کہ قبرس روانہ کیا تھا۔ ②..... راوی کو دوسری غلطی کے بیان کرنے میں یہ ہوئی ہے، کہ اس نے حضرت ام حرامؓ کا حادثہ و موت سمندر سے نکلنے وقت بیان کیا ہے حالانکہ وہ غزوہ سے فارغ ہو کر قبرس سے لوٹتے ہوئے فوت ہوئی تھیں۔ جیسا کہ بخاری کی اسی روایت میں دوسری جگہ صحیح واقعہ موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سر میں حضرت ام حرامؓ کے جوں دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سے ان کا کوئی محرمانہ رشتہ تھا لیکن وہ رشتہ کیا تھا؟ اہل علم کے درمیان اختلاف ہے، حافظ ابن عبد البر اندلسیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ام حرامؓ کی بہن ام سلمہؓ نبی کریم ﷺ کی رضاعی ماں ہیں اس طرح ام حرامؓ دودھ کے رشتہ سے خالہ ہوئیں۔ (از انتخاب)

(۱۰۵۱/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَبَشَةُ لَيْسَ لَهَا حَيْضٌ مِنْ عَشْرِ عَزَوَاتٍ، وَعَزْوَةٌ لَيْسَ قَدْ حَبَشَ حَيْضٌ مِنْ عَشْرِ حَبَشٍ، وَعَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ حَيْضٌ مِنْ عَشْرِ عَزَوَاتٍ فِي الْبَحْرِ، وَمَنْ أَجَارَ الْبَحْرَ فَكُلُّهَا أَجَارَ الْأَوْدِيَةَ كُلَّهَا، وَالْمَائِدُ فِيهِ كَالْمَيْسِطِ فِي دُومَةٍ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج نہ کیا ہو اس کے لیے ایک حج دس غزوات سے بہتر ہے اور جو حج کر چکا ہو اس کے لیے ایک غزوہ کرنا دس حج کرنے سے بہتر ہے، اور سمندر کا ایک غزوہ خشکی کے دس غزوات سے افضل ہے اور جس نے سمندر پار کر لیا (سفر جہاد میں) اس نے گویا (اللہ کے راستے میں سفر کرتے ہوئے) تمام گھائیاں (دشوار گزار راہیں) طے کر لیں اور جسے سمندر میں چکر آئیں دوران سر ہو (اور متلی آئے) وہ اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو۔ (طبرانی فی الکبیر و حاکم)

(۱۰۵۲/۳) وَعَنْ أُمِّ حَزْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْفَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْعَرِيْقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ۔ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ

ترجمہ: حضرت ام حرامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر میں جسے چکر آئیں دوران سر ہو اور متلی آئے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ہے اور جو سمندر میں ڈوب جائے اس کو ایک شہید کا ثواب ہے۔ (سنن ابوداؤد)

مال غنیمت میں خیانت اور غبن کرنے پر سخت وعید اور خیانت کرنے والے کی خیانت چھپانے پر وعید

(۱/۱۰۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عَلَى ثَقَلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: كَزْكَرَةُ فَمَاتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي النَّارِ قَدْ هَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءً قَدْ غُلَّتْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامان سفر کی دیکھ بھال پر ایک ”کرکرہ“ نامی شخص مقرر تھا اس کا انتقال ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں ہے لوگ (یہ سن کر) اسے (یعنی اس کا ساز و سامان) دیکھنے گئے (تاکہ اس کے حالات کا اندازہ ہو اور لوگوں کو عبرت ہو) ایک چوڑھا جو اس نے غبن کر لیا تھا۔ (صحیح بخاری)

فائدہ: جو مال غنیمت کا حکم ہے وہی حکم تمام ان مالوں کا ہے جو اجتماعی ہوں اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے مسجدیں، مدرسے، یتیم خانے، اصلاحی تنظیمیں اور تمام اجتماعی فنڈ سب اسی حکم میں ہیں۔

(۲/۱۰۵۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدِ النَّجَّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أُنْشِئْهُ مَوْلَاكَ. أَوْ قَالَ: غُلَامُكَ فُلَانٌ قَالَ: بَلْ يُجْزِي إِلَى النَّارِ فِي عَبَاءٍ قَدْ غُلَّتْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ وادی قریٰ میں تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے خبر دی کہ آپ کا فلاں آزاد کردہ غلام شہید ہو گیا آپ نے فرمایا بلکہ وہ جہنم کی آگ کی طرف کھینچا جا رہا ہے ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے مال غنیمت میں سے چھپا کر رکھ لی تھی۔ (مسند احمد)

فائدہ: یہی روایت آگے جا کر حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور یہ خیر کا واقعہ ہے اور یہ غلام رفاعہ بن یزید نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔ (بحوالہ الترغیب ص ۳۰۹)

(۳/۱۰۵۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى فِي يَوْمٍ خَيْرٍ، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَتَعَيَّرَتْ وَجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَعَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقُلْنَا مَتَاعًا، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَزَرٍ يَهُودَ لَا يُسَاقُونَ دَرَاهِمِينَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

ترجمہ: حضرت زید بن خالدؓ فرماتے ہیں کہ خیر کے دن نبی کریم ﷺ کے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا لوگوں نے اس کا تذکرہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز (خود) پڑھ لو، (گویا آپ ﷺ شریک نہ ہوں گے) یہ سنتے ہی لوگوں کے چہرے فق ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں غبن کیا ہے (راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے اس کے سامان کی تلاش کی تو اس میں یہودیوں کے ہاروں میں سے ایک ہار ملا جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔ (مالک، احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۴/۱۰۵۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَنَا ثَلَاثُ يَوْمٍ خَيْرٍ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا إِنَّ رَأْيَهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غُلَّتْهَا، أَوْ عَبَاءٍ قَدْ غُلَّتْهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ۔ رواه مسلم والترمذی وغيرهم۔
ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ جب غزوہ خیبر کا دن تھا، کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آکر بتلانے لگے کہ فلاں شہید ہوا اور فلاں فلاں شہید ہوئے یہاں تک کہ ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ (بھی) شہید ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں میں نے تو اس کو جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے غبن کر لی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے خطاب کے بیٹے! لوگوں میں جا کر اعلان کرو کہ جنت میں (خالص) ایمان دار ہی داخل ہوں گے۔ (مسلم و ترمذی وغیرہ)

(۱۰۵۷/۵) وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تُكَلِّمْ أَقْرَبِي لَمْ يَكُنْ لَكَ عَدُوٌّ أَبَدًا۔ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: هَلْ يَثْبُتُ لَكُمْ الْعَدُوُّ حَلَبًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَدْ لَتَ بَيْنَا وَغُرَّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: عَلَّلْتُمْ، وَرَبُّ الْكُفَّةِ۔ رواه الطبرانی في الأوسط۔

ترجمہ:..... حضرت حبیب بن مسلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ذرؓ کو نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر میری امت غبن و خیانت کو چھوڑ دے تو کوئی دشمن ان کے سامنے ٹھہر نہ سکے (پھر) ابو ذرؓ نے حبیب بن مسلمہ سے پوچھا کیا (آج کل) دشمن تمہارے سامنے ایک بکری کا دودھ دوہنے کی مقدار ٹھہرتا ہے، انہوں نے کہا (بلکہ) تین بکریوں کے دودھ دوہنے کی مقدار ٹھہرتا ہے، ابو ذرؓ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم: تم نے مال غنیمت میں غبن و خیانت کی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ اگر مجاہدین مال غنیمت میں خیانت و غبن کرنے سے بچتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کے دلوں میں ایسا رعب قائم کر دے گا کہ کوئی دشمن مقابلے میں ٹھہر نہیں سکے گا فوراً شکست کھا جائے گا، جب حبیب بن مسلمہ نے بتلایا کہ آج کل ہمارا دشمن تین بکریوں کے دودھ دوہنے کی مقدار میں سامنے رہتا ہے تو ابو ذرؓ نے نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے بموجب فرمایا رب کعبہ کی قسم: مال غنیمت میں اب خیانت شروع ہو گئی ورنہ دشمن کی مجال نہ تھی کہ تھوڑی دیر تک سکے۔ (فالی اللہ المشتکی)

(۱۰۵۸/۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْ غَلِيْمَةٌ أَهْرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِئُونَ بِمَنَاقِمِهِمْ فَيُحْمِسُهُ وَيُشْمِسُهُ، فَبَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ الْبَدَاءِ بِزِعْمَارٍ مِنْ شَعْبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَتْ فِيْمَا أَصْبَنَاهُ مِنَ الْغَلِيْمَةِ فَقَالَ: أَسَمِعْتَ بِلَالًا يَنَادِي ثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِيَ بِهِ، فَأَعْتَذَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كُنْ أَنْتَ تَحْجِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ۔ رواه ابو داود، وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کہیں (کسی جنگ میں) مال غنیمت حاصل ہوتا تو (اس کی تقسیم کا یہ طریقہ اختیار کیا جاتا تھا کہ) آپ ﷺ حضرت بلالؓ کو حکم فرماتے وہ لوگوں میں اعلان کر دیتے اور لوگ اپنا حاصل کیا ہوا مال غنیمت لے کر جمع ہو جاتے آپ ﷺ اس کے پانچ حصے کرتے اور تقسیم فرماتے، ایک دن ایک شخص آواز لگنے کے (کافی دیر) بعد ایک اونی لگام لے کر آیا، اور آ کر عرض کیا اے اللہ کے رسول: غنیمت کا جو سامان ہاتھ لگا تھا، اس میں یہ بھی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے بلالؓ کو تین بار آواز لگاتے سنا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں: فرمایا پھر کیوں تم لے کر (فورا) نہ آئے؟ وہ شخص معذرت کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو! اسے قیامت کے دن لے کر آنا (اب) میں تم سے اس کو ہرگز نہ لوں گا۔ (ابوداؤد، صحیح، ابن حبان)

فائدہ:..... مال غنیمت کے پانچ حصے تقسیم ہونے کے بعد اب اس لگام کی تقسیم کیسے ہوتی، اور دیر کرنے کی وجہ بدینتی ہوگی یا لا پرواہی ہوگی، اور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد اور عمل تنبیہ کرنے اور دوسروں کو سبق سکھانے کے لیے تھا۔

(۱۰۵۹/۹) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي

عَبْدُ الْأَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَتَحَدَّرَ لِلْمَغْرِبِ۔ قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَبَيَّنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ إِلَى الْمَغْرِبِ مَرْرًا بِالْبَيْتِ، فَقَالَ: أَفَ لَكَ، أَفَ لَكَ، أَفَ لَكَ، قَالَ: فَكَبَّرَ ذَلِكَ فِي دَرْجِعٍ، فَأَسْأَلُكَ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَمْشِ۔ قُلْتُ: وَحَدَّثَ حَدَّثَ؟ فَقَالَ: مَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: أَفَقُتَ فِي۔ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ هَذَا فُلَانٌ يَبْعَثُهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانٍ۔ فَعَلَّ نَوْمًا، فَدَرَّ وَمَلَّهَا مِنْ تَارٍ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت ابو رافعؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر قبیلہ بنو عبد اشہل کے ہاں تشریف لے جاتے اور مغرب کے قریب تک ان کے پاس گفتگو فرماتے رہتے، ابو رافع کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ تیزی سے مغرب کی نماز کے لیے تشریف لائے ہم بھیچ پر سے گزرے، ارشاد فرمایا: افسوس، افسوس، افسوس تم پر، مجھے یہ بات بڑی بھاری لگی، میں پیچھے کو ہوا اور سمجھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے یاد فرما رہے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ چلو، میں نے کہا ایک نئی بات پیش آئی، آپ نے فرمایا وہ کیا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے مجھ پر افسوس کا اظہار فرمایا، ارشاد فرمایا: تم پر نہیں بلکہ اس فلاں شخص کو (جو قبر میں مدفون ہے) فلاں قبیلہ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تھا اس نے ایک چادر چرائی تھی تو اس کی وجہ سے اس چادر کی طرح آگ کی چادر اس کو پہنچا دی گئی۔ (نسائی، صحیح ابن خزیمہ)

(۱۰۶۰/۱۰) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرِيئًا مِنْ فُلَانٍ فَخَلَّ الْحَبْلَ: الْكَبِيرَ، وَالْعُلُولَ، وَالذَّيْنَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْحَاكِمُ۔

ترجمہ:..... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جو شخص تین باتوں سے بری (اور محفوظ) پہنچا وہ جنت میں داخل ہو گیا: ① کبر ② غبن (خیانت) اور ③ قرض۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۰۶۱/۱۱) وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَنِيهِ مِنَ الْعَيْشَةِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذَا لَكَ تَسْتَظِلُّ بِهِ مِنَ الشَّمْسِ؟ قَالَ: أَتُحْيُونَ أَمْ تَسْتَظِلُّونَ بِبَنِيهِ مِنْ تَارٍ؟۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي مَرَاتِلِهِ، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

ترجمہ:..... حضرت ابو حازم انصاریؓ فرماتے ہیں کہ (کسی غزوہ میں سے تقسیم سے پہلے) مال غنیمت میں سے ایک بڑا سا چمڑہ آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول! یہ لیجیے اس سے دھوپ کا بچاؤ کر لیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ بات پسند کرو گے کہ تمہارا نبی آگ سے سایہ حاصل کرے؟ (ابوداؤد، طبرانی فی الاوسط)

(۱۰۶۲/۱۲) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ عَثَبَ إِلَى أَهْلِ الْبُشَيْرَةِ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ۔ أَمَّا بَعْدُ، فَلَمَّا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُهَامًا مِنْ شَعْرٍ مِنْ مَعْنَبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلْتَنِي زُهَامًا مِنْ تَارٍ لَمْ يَكُنْ لَكَ أَمْ تَسْأَلُنِي وَلَمْ يَكُنْ لِي أَمْ أَنْعَيْتَنِي، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاتِلِ

ترجمہ:..... حضرت یزید بن معاویہؓ نے اہل بصرہ کو خط لکھا جس میں تھا: السلام علیکم: اما بعد: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک ادنیٰ (رشی کی) لگام مانگی (تھی) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھ سے آگ کی لگام مانگی ہے حالانکہ تم کو یہ جائز تھا کہ تم مجھ سے یہ مانگتے اور نہ مجھے یہ حق تھا کہ میں دوں۔ (ابوداؤد فی المراتیل)

فائدہ:..... مال غنیمت کی ہر چیز میں جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے ہر ہر غازی کا حصہ ہوتا ہے، ایک نبی بھلا یہ کیسے کر سکتا ہے کہ سب کی حق تلفی کر کے کسی ایک کو دے دے۔

(۱۰۶۳/۱۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَخْشَى

ترجمہ:..... حضرت انسؓ (خادم رسول اللہ ﷺ) فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے اس لیے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! جو آپ نے مشرکین سے پہلی لڑائی لڑی ہے میں اس میں حاضر نہ ہو سکا، اب اگر اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑائی میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ بھی دیکھ لے گا میں کیا کچھ کر کے دکھاتا ہوں، پھر جب احد کا دن آیا اور مسلمانوں کے پیر (کچھ دیر کے لیے) اکھڑ گئے تو انس بن نضر نے کہا اے اللہ میرے ساتھیوں نے جو کچھ کیا ہے اس سے میں معذرت خواہ ہوں اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا ہے اس سے میں برأت اور بے تعلقی کا اظہار کرتا ہوں پھر وہ آگے بڑھے تو سامنے سے حضرت سعد بن معاذؓ آگئے، ان سے فرمایا: دیکھو اے سعد: یہ جنت، نضر کے رب کی قسم: مجھے احد پہاڑ کے پیچھے سے اس کی خوشبو آ رہی ہے، حضرت سعدؓ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ جو دلیری اور بہادری انس بن نضر نے دکھائی وہ مجھ سے نہ ہو سکی۔ حضرت انسؓ (خادم رسول اللہ ﷺ) فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر ۸۰ تلواریں اور نیزوں اور تیروں کے دیکھے، جس وقت وہ ہمیں ملے شہید ہو چکے تھے اور مشرکین نے ان کی صورت بگاڑ دی تھی ہم میں سے کوئی انہیں پہچان نہ سکا تھا صرف ان کی بہن (ربیع بنت نضرؓ) نے انگلی کے پوروں سے پہچانا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کے خیال (اس زمانے میں عام طور پر) یہ تھا کہ یہ آیت ان کے اور انہی جیسے مؤمنوں کے بارے میں اتری ہے: (وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) جس کا ترجمہ یہ ہے، اہل ایمان میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جس بات کا عہد لیا تھا اسے پورا کر دکھایا ان میں کچھ وہ ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو انتظار میں ہیں اور انہوں نے (اپنے عہد و پیمان میں) ذرا بھی رد و بدل نہیں کیا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

(۱۰۶۸/۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّةَ رَجُلَيْنِ أَتَيْنِي فَصَحَّحَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَزِفْطُ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا لِي: أَلَمْأَ هَذِهِ قَدَارُ الشُّهَدَاءِ۔
رواه البخاری فی حدیث طویل تقدم

ترجمہ:..... حضرت سرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے رات دو شخصوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک درخت پر لے گئے پھر ایسے محل میں داخل کیا کہ ایسا خوبصورت محل میں نے کبھی نہ دیکھا تھا، ان فرشتوں نے مجھے بتلایا یہ شہداء کا محل ہے۔ (بخاری)

(۱۰۶۹/۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِئْتُ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ مُقِلَ بِهِ قَوْصُفٌ مِثْنُ يَدَيْهِ فَذَهَبَتْ أَكْثُفُ عَنْ وَجْهِهِ فَتَهَانِي قَوْمٌ فَسَمِعْتُ صَوْتَ صَالِحَةٍ، فَقِيلَ: ابْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو؟ فَقَالَ: لِمَ تَسْأَلُنِي؟ أَوْ لَا تَسْأَلُنِي، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظَلُّهُ بِأَجْنِحَتَيْهَا۔ رواه البخاری ومسلم

ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ (غزوہ احد کے موقع پر) نبی کریم ﷺ کے پاس میرے والد (عبد اللہ بن عمرو بن حرامؓ) کا جنازہ اس حالت میں لایا گیا کہ ان کی صورت بگاڑی جا چکی تھی اور وہ آپ کے سامنے رکھ دیا گیا، میں ان کا چہرہ کھولنے چلا تو مجھے میری قوم کے لوگوں نے روک دیا، اتنے میں کسی چیخنے والی عورت کی آواز سنائی دی بتایا گیا کہ یہ (شہید کے والد) عمرو کی بیٹی یا (یہ کہا کہ) عمرو کی بہن ہیں (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہیں) آپ ﷺ نے ان کو (سمجھایا) اور فرمایا: روتی کیوں ہو؟ یا یہ فرمایا کہ رو نہیں اس وقت سے برابر فرشتے اپنے پروں سے ان کے اوپر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۷۰/۱۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ لِأَبْنِكَ؟ قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَكَلَّمَ أَبَاكَ كَقَلْبَا، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ تَمَسَّ عَلَى أُعْطَلَتْ، قَالَ: يَا رَبِّ! مُخَيِّبُنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَابِتَةً، قَالَ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَكْثَرُ إِلَيْهَا

لَا تَزْجَعُونَ، قَالَ: يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُ الْآيَةَ: ”وَلَا تَحْشَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ“ (آل عمران: ۱۶۹) الایہ کلہا۔ رواہ الترمذی وحسنہ۔ وابن ماجہ یلسناد حسن وابن ماجہ یلسناد حسن ایضاً، والحاکم، وقال: صحیح الإسناد

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب (میرے والد) عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جابر! میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ نے تمہارے والد سے فرمائی ہے میں نے عرض کیا ضرور بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی بات کی ہے پردہ کے پیچھے سے کی ہے مگر تمہارے والد سے بغیر کسی پردے کے آئے سانسے بات کی ہے اور ارشاد فرمایا: عبداللہ! کوئی تمنا کرو میں پوری کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! مجھے (دوبارہ) زندہ فرماتا کہ میں پھر دوسری بار تیری راہ میں شہید کیا جاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تو میں پہلے فیصلہ کر چکا ہوں کہ لوگ (مرنے کے بعد) دنیا کی طرف نہیں لوٹیں گے، انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! پھر (یہ میرے جذبات اور بات چیت) میرے بعد والوں کو بھی پہنچا دے۔ (یہ بات منظور ہو گئی) اور یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا تَحْشَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ”جو اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں، تم انہیں مردہ نہ سمجھو“ (آخر آیت تک)۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۱/۱۰۷۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَأَيْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَلَكًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ ذَاتًا خَيْرَ مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ مَقْصُودَةً قَوَامُهُ بِاللَّهْمَاءِ، رواه الطبرانی يلسناد احدهما حسن ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جعفر بن ابی طالبؓ کو دیکھا کہ فرشتہ بنے جنت میں اڑتے پھر رہے ہیں، ان کے دو بازو ہیں جن سے اڑ کر وہ جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں اور ان کے بازوؤں کے اگلے حصے خون میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ (طبرانی) اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت زیدؓ ان کے سامنے ہیں (وہ بھی اسی غزوہ میں شہید ہوئے تھے)۔

فائدہ:..... غزوہ موتہ جو سن ۸ ہجری میں (ملک شام) کے اندر ہوا تھا جس میں دشمن کی تعداد کئی گنا زیادہ تھی اس میں لڑائی کرتے ہوئے حضرت جعفرؓ کا پہلے ایک ہاتھ کٹا وہی جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے انہوں نے کٹے ہوئے ہاتھ میں دبایا اور دوسرے ہاتھ سے تلوار چلانے لگے جب دوسرا بھی کٹ گیا تو دونوں ہاتھ اور منہ کی مدد سے جھنڈا سنبھالے رہے آخر پیچھے سے حملہ ہوا اور دو ٹکڑے ہو کر گر پڑے اس انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں دو بازوؤں کا انعام دیا اسی وجہ سے ان کو ”جعفر طیار“ کہتے ہیں یعنی اڑنے والے۔

(۱۲/۱۰۷۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَنِيئًا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَبُوكَ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ، رواه الطبرانی يلسناد حسن ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان سے) ارشاد فرمایا: مبارک ہو اے عبداللہ! تمہارے والد آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں۔ (طبرانی)

(۱۳/۱۰۷۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ قَالَ: فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلِ فَوَجَدْنَا بِمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ بَضْعًا وَتِسْعِينَ بَيْنَ صَرْبَةٍ وَرَهْمَةٍ وَطَلْعَةٍ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَعَدَدْنَا بِهِ تَحْسِينَ طَلْعَةً وَصَرْبَةً لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ۔ رواه البخاری

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ غزوہ موتہ میں شریک تھے فرماتے ہیں (ہم لڑائی ختم ہو جانے کے بعد) جعفر بن ابی طالبؓ کی تلاش میں نکلے تو وہ شہیدوں میں ملے، ہم نے دیکھا تو ان کے جسم کے اگلے حصہ میں تلواروں، تیروں اور نیزوں کے نوے سے اوپر زخم تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے ان کے جسم، نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم شمار کیے جن میں سے ایک بھی جسم کے پچھلے حصے میں نہ تھا (یعنی آگے ہی

بڑھتے ہوئے شہید ہوئے پیچھے نہیں دکھائی۔ (صحیح بخاری)

(۱۵/۱۰۷۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَدَقَقَ الرَّايَةَ إِلَى زَيْدٍ فَأَصَابُوا جَمِيعًا، قَالَ أَنَسٌ: فَتَعَاهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الْحَبَشُ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ، فَأَصِيبُ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ، خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، وَعَيْنَاهُ تَذَرِ قَابَ - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: وَمَا يَسْرُهُمْ أَكْثَرُ عِنْدَنَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید اور حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کو (موت کی طرف) بھیجا اور جنہذا حضرت زیدؓ کے حوالہ فرمایا یہ سب ہی جہاد میں شہید ہو گئے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ان سب کی شہادت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے وہاں اطلاع پہنچنے سے پہلے ہی دیدی تھی، اور نبی کریم ﷺ نے بتا دیا تھا کہ اب جنہذا زیدؓ نے لے لیا ہے وہ شہید ہو گئے ہیں پھر جعفرؓ نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر عبد اللہ بن رواحہؓ نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس جنہذا کو سنبالا ہے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ باتیں فرما رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان (میں سے کسی) کو یہ تمنا نہیں ہے کہ وہ ہمارے پاس ہوتے (یعنی کسی کو زندہ رہنے کی تمنا نہ تھی)۔ (بخاری وغیرہ)

(۱۴/۱۰۷۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَعِيشِ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَعِيشِ الْقَرْصَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ حِبَانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ شہید کو قتل ہونے کی صرف اتنی تکلیف محسوس ہوتی جیسے تم چنگی لینے کی تکلیف محسوس کرتے ہو۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۸/۱۰۷۶) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي أَجْوَافِ ظُلُمٍ خُصْفٍ تَعْلَقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ، أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہیدوں کی روہیں سبز پرندوں کے جسموں میں جنت کے درختوں اور پھلوں میں چرتی چلتی رہتی ہیں۔ (سنن ترمذی)

(۱۹/۱۰۷۷) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الشَّهِيدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ - رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شہید اپنے گھر کے ستر آدمیوں کی سفارش کر سکے گا۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

(۲۰/۱۰۷۸) وَعَنْ عُثْبَةَ بْنِ عُمَيْرٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْقَيْتُ قَلْبًا: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ، وَقَاتَلَهُمْ حَتَّى يُقْتَلَ، فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُتَمَحِّدُ فِي جَنَّةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّ إِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَرَجُلٌ فَرَّقَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ مُتَمَصِّصَةٌ مَحْتِ ذُنُوبِهِ وَخَطَايَاهُ، إِنَّ الشَّيْءَ مَحْتًا لِلْخَطَايَا، وَأَجَلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، فَلَيْسَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، وَلِيَجْتَنِبَ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ، وَبَعْضُهَا أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَرَجُلٌ مُتَأَفِّقٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ فِي النَّارِ، إِنَّ الشَّيْءَ لَا يَتَحَوَّلُ إِلَّا فِي صَحِيحِهِ، وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَهْقِي

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عبد سلمیٰؓ جو ایک صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شخص تو مؤمن ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے نکلا جب دشمن سے ٹکرایا ہو تو تارباہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ شخص ہے جو اطمینان قلب کے ساتھ اللہ کی خوشنودی کے لیے شہید ہوا ہے، انبیاء علیہم السلام صرف نبوت کی وجہ سے اس سے ایک درجہ نبوت افضل ہوں گے۔ اور ایک شخص وہ ہے جو اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کی وجہ سے بہت ڈرا اور سہا ہوا ہے، اپنی جان و مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا یہاں تک کہ دشمن سے مقابلہ ہوا لڑتے لڑتے شہید ہو گیا، یہ شہادت (بھی) خالص ہے جو اس کے گناہوں اور غلطیوں کو مٹا دے گی، بلاشبہ تلوار (شہادت) گناہوں کو مٹا دینے والی چیز ہے، اور یہ شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو سکے گا کیوں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں اور (جنت کے) بعض دروازے دوسرے دروازوں سے افضل ہیں۔ اور ایک شخص منافق (دوغلا) ایک آدمی ہے، یہ بھی اپنی جان و مال لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا یہاں تک کہ جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لڑ کر قتل ہو گیا، یہ شخص جہنمی ہے بلاشبہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔ (احمد، طبرانی، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۱۰۵۲/۲۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْجَنَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِي سُيُوفِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ تَقْطُرُ دَمًا، فَأَرَادُوا أَنْ يَنْتَفِخُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ لَهُمْ هَلْ أَوْلَاءُ؟ قِيلَ: الشُّهَدَاءُ كَانُوا أَهْلًا مَرْرُوقِينَ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب بندے حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ گردنوں میں تلواریں لٹکائے ہوئے آئیں گے جن سے خون ٹپک رہا ہوگا، اور جنت کے دروازے پر ان کا رش لگ جائے گا، پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا یہ (اللہ کی راہ کے) شہید ہیں جو زندہ تھے اور ان کو (شہادت کے بعد بھی) روزی دی جاتی تھی۔ (طبرانی)

(۱۰۱۰/۲۳) وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الَّذِينَ إِذَا يُلْقَوْنَ فِي السَّيْفِ لَا يَلْفِشُونَ وَجُوهَهُمْ حَتَّى يُمُتُّوا أُولَئِكَ يَنْطَلِقُونَ فِي الْخُرُوفِ الْمَلَأَ مِنَ الْجَنَّةِ. وَيُصَلِّحُ إِلَيْهِمْ رُفُفُهُمْ. وَإِذَا صَلَّحَتْ رُفُفُكَ إِلَى عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى، وَرَوَاهُمَا ثِقَات

ترجمہ: حضرت نعیم بن ہمارؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شہیدوں میں سب سے افضل کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ جن سے اگر صف میں مقابلہ ہو تو وہ اپنا منہ نہ پھیریں۔ یہاں تک کہ شہید ہو جائیں یہی ہوں گے جو جنت کے بالا خانوں میں ٹہکتے ہوں گے ان لوگوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ ہنستا (اور خوش ہوتا) ہے اور جس بندے کو دنیا میں دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوا اس پر پھر کوئی حساب نہیں۔ (احمد، ابویعلیٰ)

(۱۰۱۱/۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ - الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُكْفَى بِهِمُ الْمَكَارِهِ، إِذَا أُمِرُوا سَمِعُوا وَأَطَاعُوا، وَإِذَا كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ حَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ لَمْ تُقْصَ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ، وَهِيَ فِي صَدْرِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْعُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: بِزُخْرُفِهَا وَزِينَتِهَا فَيَقُولُ: أَيْنَ عِبَادِي الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِي وَفُتِلُوا، وَأَوْدُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِي؟ أَدْخَلُوا الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُونَهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فَيَسْجُدُونَ، فَيَقُولُونَ رَبَّنَا لَخَنَّ نُسُجُجُ بِحَمْدِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَنُقَلِّدُ لَكَ، عَنْ هَلْ أَوْلَاءُ الَّذِينَ أَثَرُهُمْ عَلَيْنَا؟ فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ أَوْلَاءُ عِبَادِي الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِي، وَأَوْدُوا فِي سَبِيلِي فَيَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ كُلِّ بَابٍ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، لَكِنْ مَتْنُهُ غَرِيبٌ

۱۔ کتاب میں ہمار ہے، بحاشیہ پر یہ عبارت ہے: فی ۳ والانتقاء: عمار وهو تصحیف نعیم بن ہمار، ويقال ابن ہمار ويقال ابن ہمداد ويقال ابن ہمار، ويقال ابن ہمداد، قال الحافظ ابن حجر واما اصم (الاصابہ ۶۳، ص ۶۴)

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا پہلی قسم ان تین میں سے جو پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ فقراء و مہاجرین ہیں جن کی وجہ سے برائی سے بچا جاتا ہے (جن کی وجہ سے شرور ہوتا تھا) جب (ان کے امیر کی طرف سے) ان کو کسی بات کا حکم کیا جاتا تو فوراً اس کو قبول کر کے اطاعت کرتے اور اگر ان میں سے کسی کی ضرورت حاکم (کے پورا کرنے) سے متعلق ہوتی تو وہ پوری نہ کی جاتی یہاں تک کہ وہ اس حاجت و ضرورت کو سینہ میں دبائے دنیا سے رخصت ہو جاتا، اور اللہ عزوجل قیامت کے دن جنت کو بلائے گا وہ جنت اپنی زیب و زینت کے ساتھ آئے گی اطع و جل کہے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میرے راستہ میں قتال کیا اور شہید ہو گئے اور ان کو تکلیفیں دی گئیں اور میرے راستہ میں جہاد کیا؟ (ان سے کہا جائے گا) جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور (پھر) فرشتے آئیں گے اور سجدہ کریں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب: ہم دن رات آپ کی تسبیح و تہلیل بیان کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جن کو آپ نے ہم پر ترجیح دی۔ اللہ عزوجل کہے گا یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے راستہ میں قتال کیا اور میرے راستہ میں تکلیفیں اٹھائیں (یہ سن کر) فرشتے (جنت کے) ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے ان کے پاس آئیں گے **سَلِّمَ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَّحْتُمْ فَبِغْضِ غَفِی الدَّارِ** ”تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلام ہو، بہت ہی اچھا گھر ہے“، (جس میں تم آئے ہو)۔ (اسہانی)

(۱۰۸۲/۲۷) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ قَبْلِهِ، وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْشَهِيدَ بَعْدَ اللَّهِ سَبْعَ خصال: أَلَا يُحْفَرُ لَكَ فِي أَوَّلِي دَفْعَةً مِنْ دَمِهِ، وَيَبْرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحْلَى حُلَّةً الْأَيْمَانِ، وَيُجَارَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْتِيَنَّ مِنَ الْقَبْرِ الْأَكْبَرِ، وَيُوصَّصَ عَلَى رِسْمِ تَابِ التَّوْقَارِ، أَيْ تَأْتِيَتْهُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُرْوَجَّ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رُوحَةً مِنَ الْخَوَارِ الْعَيْنِ، وَيَشْفَى فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِ

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ کے ہاں شہید کے لیے سات خصالتیں (یعنی سات امتیازی انعامات) ہیں: ①۔ اس کے خون کا قطرہ گرتے ہی بخشش کر دی جاتی ہے، ②۔ اس کو (جان نکلتے وقت) جنت میں اپنا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، ③۔ اور ایمان کا جورا پہنا دیا جاتا ہے، ④۔ اور عذاب قبر سے بچالیا جاتا ہے، ⑤۔ وہ بری گھبراہٹ (آگ کے عذاب سے) مامون رہے گا اور اس کے سر پر عظمت و وقار کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یا قوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے قیمتی ہوگا، ⑥۔ اس کی زوجیت میں بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ رحوں دی جائیں گی، ⑦۔ اور اس کے عزیز و اقرباء میں سے ستر آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (احمد و طبرانی)

(۱۰۸۳/۳۰) وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ، وَكَانَ يَزِيدُ بْنُ شَجَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ يُصَدِّقُ قَوْلَهُ فَعَلَهُ خَلِيبًا فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ مَا أَحْسَنَ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ تُرَى مِنْ بَيْنِ أَيْدِيكُمْ وَأَخْتَرُ وَأَصْفَرُ وَفِي النَّجَالِ مَا فِيهَا وَكَانَ يَقُولُ: إِذَا صَفَّ النَّاسُ لِلْمَلَاةِ، وَصَفُّوا لِلْقِتَالِ فَتُحْتَأَبِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ، وَرُؤُوسُ الْخَوَارِ الْعَيْنِ وَأَطْلَعْنَ، فَإِذَا أَقْبَلَ الرَّجُلُ قُلْنَ: اللَّهُمَّ انْصُرْهُ، وَإِذَا أَدْبَرَ خَسِبْ مِنْهُ وَقُلْنَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، فَاتَّخَذُوا وَجُوهَ الْقَوْرِ فِدَى لَكُمْ أَبِي وَأُمِّي، وَلَا تَخْشَوْا الْخَوَارِ الْعَيْنِ، فَإِنَّ أَوَّلَ قَطْرَةٍ تَنْصُصُ مِنْ دَمِهِ تُكَفِّرُ عَنْهُ كُلَّ حَنْءٍ عَمِلَهُ، وَيَأْتِي لَأَنَّهُ رُوحَتَانِ مِنَ الْخَوَارِ الْعَيْنِ يَنْتَحَبِ الثُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولَانِ: فِدَانَا لَكَ وَيَقُولُ: فِدَانَا لَكُمْ، ثُمَّ يُكْسَى مَاءً حُلَّةً مِنْ نَسِجِ بَنِي آدَمَ، وَلَكِنْ مِنْ لُبِّ الْجَنَّةِ لَوْ وَضَعْنَ بَيْنَ أَصْبُعَيْنِ لَوَسِعْنَ، وَكَانَ يَقُولُ: لُبُّكَ أَبَ الشُّيُوفِ مَقَاتِلُ الْجَنَّةِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِ مِنْ طَرِيقَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدَةٌ صَحِيحَةٌ وَالْآخَرُ

ترجمہ:..... حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ یزید بن شجرہؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور یزید بن شجرہؓ ان نیک لوگوں میں سے ہے جس کا عمل ان کے قول کی تصدیق

کرتا ہے (جن کی عملی زندگی تھی اور ان کے قول و فعل میں تضاد نہ تھا) (خطبہ میں) ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کی اس نعمت کو جو اس نے تم پر کی ہے یاد کرو کتنی اچھی نعمت ہے جو اللہ نے تم پر کی ہے۔ اور وہ ارشاد فرماتے جب لوگ نماز کے لیے صف باندھتے ہیں یا قتال کے لیے صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں تو آسمانوں کے اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور موتی موتی آنکھوں والی حوروں کو مزین کیا جاتا ہے وہ جھانکتی ہیں اور جب آدمی (لڑائی کے لیے) آگے بڑھتا ہے تو کہتی ہیں: اے اللہ! اس کی مدد فرما، اور جب پیچھے کو بھاگتا ہے تو اس سے چھپ جاتی ہیں اور کہتی ہیں اے اللہ! اس کو معاف فرما، لہذا اپنی پوری محنت اور قربانی کر ڈالو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں اور حور عین کو رسوا نہ کرو، (مجاہد کے) خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور حور عین میں سے دو بیویاں اس کے پاس اترتی ہیں اور اس کے چہرہ سے مٹی کو صاف کرتی ہیں اور کہتی ہیں ہم تجھ پر قربان ہیں اور وہ کہتا ہے میں تم پر قربان ہوں، پھر اس کو ایسے سو ۱۰۰ جوڑے پہنا دیے جاتے ہیں جو جنت کی اگی ہوئی کپاس سے بنے ہوتے ہیں اور ایسے نرم ہوتے ہیں کہ دو انگلیوں کے درمیان رکھے جائیں تو (سو جوڑے انگلیوں میں) آجائیں، اور یزید کہتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ملکواریں جنت کی چابیاں ہیں۔ (طبرانی و تہذیبی)

(۱۰۸۳/۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دُكِرَ الشَّهِيدُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَحْجُفُ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْشِيرَهُ رَوْحُهَا، فَكُلُّهَا ظِلٌّ رَابٍ أَظْلَمْنَا فَمِيتَاهُمَا فِي بَرَاكِ مِنَ الْأَرْضِ وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ رواه ابن ماجه

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے شہید کا ذکر کیا گیا تو ارشاد فرمایا: شہید کے خون سے زمین خشک ہونے سے پہلے اس کی دو (جنت کی) بیویاں دوڑی ہوئی اس کے پاس ایسی آتی ہیں اور اس کو ایسے لیتی ہیں جیسا کہ دودھ پلانے والی اونٹنی اپنے دودھ پیتے بچوں کو (محبت و پیار کے ساتھ) کھلے میدان میں دودھ پلاتی ہیں، اور دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایسا جوڑا ہوتا ہے جو دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے قیمتی ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۱۰۸۵/۳۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جُنِدَ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ الَّذِي يُزْفَقُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَغْنَتْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا، وَرَفَقَهُ رَأْسُهُ حَتَّى وَقَعَتْ فَلَنَسُوهُ فَلَا أَذْرَى فَلَنَسُوهُ عُمَرَ أَرَادَ أَمْرَ فَلَنَسُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جُنِدَ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكُلُّهَا صُغِرَتْ جِلْدُهُ بِسُوءَاتٍ ظَلَمَ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ عَزَبَتْ فَكَلَّتْهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا، وَآخَرَ شَيْئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَشْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الْأُولَى۔ رواه الترمذی والبيهقي

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا شہداء کی چار قسم ہیں ایک وہ مؤمن شخص جو ایمان کا اچھا (خالص ہو) دشمن سے مدبھیڑ ہوئی تو اس نے اللہ کو سچ کر دکھایا، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اٹھیں گی (یہ کہہ کر) انہوں نے اپنا سر اٹھایا کہ ان کی ٹوپی گر پڑی (راوی کہتے ہیں) مجھے معلوم نہیں کہ عمرؓ کی ٹوپی مراد تھی یا نبی کریم ﷺ کی ٹوپی مراد تھی، دوسرا وہ شخص جو مؤمن ہو ایمان کا اچھا ہو، اس کی دشمن سے مدبھیڑ ہوئی تو وہ اپنی بزدلی کی وجہ سے ایسا نظر آنے لگا جیسے اس کے بدن میں خاردار درخت کے کانٹے ہوں اور پھر تیرا کر اس کو لگا جس کا چلانے والا معلوم نہیں تھا، اور تیسرے موت کی آغوش میں پہنچا دیا، یہ شخص دوسرے درجہ کا ہے اور تیسرا وہ شخص جو مؤمن ہے اور جس کے اعمال اچھے برے ہر قسم کے ہیں اس کی دشمن سے مدبھیڑ ہوئی اس نے اللہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا، یہ شخص تیسرے درجہ کا ہے اور ایک شخص وہ مسلمان ہے جس نے اپنی جان پر بہت اسراف کیا تھا (یعنی جس نے بہت زیادہ گناہ کیے تھے) اور جب دشمن سے اس کی مدبھیڑ ہوئی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو سچ کر دکھایا یہاں

تک کہ لڑتے لڑتے مارا گیا تو یہ شخص چوتھے درجہ کا ہے۔ (ترمذی و تہقیق)

(۱۰۸۵/۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقٍ يُخْرِجُ بَابَ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خُصَرَاءَ يُخْرِجُهُمْ مِنْهَا رُفُفُهُمْ رُفُفُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعِشِيًّا۔ رواه أحمد وأبو حنبل في صحيحه، والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہداء ایک صاف شفاف چمکدار نہر پر جو جنت کے دروازہ پر ہے بزرگہ میں ہوتے ہیں جن کے پاس روزی جنت سے صبح و شام آتی ہے۔ (احمد، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۰۸۶/۲۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنَا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ ظَنَبٍ خُصِرَ ثَرْدُ أَكْثَارِ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْبَ مَا أَكَلُوهُمُ وَهَشَرِيَهُمْ وَهَقِيلَهُمْ۔ قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَلَا أَخِيَاءُ فِي الْجَنَّةِ نُزِرَ لِي نَسَلًا يَرْهَدُوا فِي الْمَجَادِ، وَلَا يَنْكَلُوا عَنِ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَاتَّزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَحْزَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا) (آل عمران: ۱۶۹)۔ الى اخر الآية رواه ابو داود والحاكم

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی جب شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی روحیں سبز پرندوں کے جسموں میں ڈال دیتا ہے وہ جنت کی نہروں کے پاس آیا کرتے ہیں وہاں کے میوے اور پھل چگتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکے ہوئے سونے کے قندیلوں میں پہنچ جاتے ہیں، اس طرح جب انہوں نے (وہاں) اپنے کھانے پینے کا اچھا انتظام پایا تو سوچا کہ کوئی ہوتا جو ہمارے (مسلمان) بھائیوں کو ہمارے حالات بتا دیتا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں تاکہ وہ جہاد سے بے توجہ نہ رہیں اور کم ہمتی نہ دکھائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری باتیں ان تک پہنچا دوں گا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تَوَلَّاهُ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا۔ تا آخر آیت۔ (ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس اور ان کو رزق بھی ملتا ہے، وہ خوش ہیں اس چیز سے جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے اور جو لوگ ان کے پاس نہیں پہنچے ان سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کی بھی اس حالت پر وہ خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی کسی قسم کا خوف واقع ہونے والا نہیں ہے، اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کے فضل اور نعمت سے اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔) (ابوداؤد، حاکم)

(۱۰۸۷/۲۵) وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَجُلًا قَالَ: يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ مَا تَبَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ أَلَا الشَّهِيدُ؟ قَالَ: كُنِّي بِبَارِقَةِ الشُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فَيُتَنَّى۔ رواه النسائي ترجمہ:..... حضرت راشد بن سعد ایک صحابی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول: یہ کیا بات ہے کہ قبر میں تمام مؤمنین کی تو جانچ پڑتال ہوتی ہے (یعنی ان سے سوال و جواب ہوتا ہے) مگر شہید سے یہ کچھ نہیں ہوتا؟ آپ ﷺ فرمایا: ان کے سروں پر تلواروں کی چمک ہی ان کے امتحان کے لیے کافی ہے۔ (سنن نسائی)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ میدان جہاد میں اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر شہادت کے جذبہ سے مقابلہ کرنا ہی ان کے امتحان میں کامیابی کی نشانی ہے، اور یہ جذبہ سوائے اللہ و رسول پر یقین اور آخرت پر یقین کے پیدا ہونا مشکل ہے۔

وَلَا تَحْزَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا۔ بَلْ أَعْيَا وَعِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَكُّونَ فَهُمْ يَمُنُّونَ بِمَا أَنَّهُمْ مُقْتَلُونَ اللَّهُ مِنْ قُتْلِهِمْ وَلَا يَحْزَنُونَ (سورۃ قل عمران: ۱۰۴)

(۱۰۸۹/۳۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَلْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْوَدُ، مُثْنِي الرِّيحَ، فَيَبِيحُ الْوُجْهَ لَا مَالَ لِي، فَلَبَّ أَنَا قَاتِلُكَ هُوَ لَا حَتَّى أَقْتُلَ فَأَيُّنَ أَنَا؟ قَالَ: فِي الْحَبَشَةِ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قَدْ بَيَّضَ اللَّهُ وَجْهَكَ، وَطَيَّبَ رِيحَكَ وَأَكْثَرَ مَالَكَ، وَقَالَ لِهَذَا أَوْ لغيرِهِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ

رُوحَتَهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ نَارَ عَتَّةٍ جُبَّةً لَهُ مِنْ صُوفٍ تَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جُبَّتِهِ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رنگ کا کالا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایک کالا کلوٹا، بدبودار جسم والا، بد شکل اور (فقیر آدمی ہوں) میرے پاس کوئی مال نہیں اگر میں ان بے ایمانوں سے لڑوں یہاں تک کہ شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں، وہ (یہ سن کر میدان جہاد میں جا کر) لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا، نبی کریم ﷺ اس کی (لاش کے) پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یقیناً تمہارے چہرے کو گورا کر دیا، اور تمہاری بدبو بھی خوشبو سے بدل دی اور تمہیں مال و دولت بھی بہت سادے دیا، آپ ﷺ نے ان کو یا کسی اور کو فرمایا میں نے اس کی بیوی و حور عین کو دیکھا کہ وہ اس کے اونی جبہ میں اس کے اندر گھس رہی ہے۔ (حاکم)

(۱۰۹۰/۳۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَيَاءٍ أَغْرَابٍ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ يُرِيدُونَ الْعَرَوَ، فَزَفَعَهُ الْأَغْرَابُ نَاحِيَةً مِنَ الْحَبَشَةِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقِيلَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابُهُ يُرِيدُونَ الْعَرَوَ، فَقَالَ: هَلْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا يُصِيبُونَ؟ قِيلَ لَهُ: نَعَمْ يُصِيبُونَ الْحَنَائِمَ، ثُمَّ تَقَسَّمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَمِدَ إِلَى بَكْرِ لَهُ فَاعْتَقَلَهُ وَسَارَ مَعَهُمْ، فَجَعَلَ يَذَلُّو بِخَيْرِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَذُوذُونَ بِكَرِهِ عَنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا لِي النَّجْدِي قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَكِنْ مَلُوكَ الْحَبَشَةِ۔ قَالَ: فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَاسْتُشْهِدَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رِجَمٍ مُسْتَبِيرًا، أَوْ قَالَ: مَسْرُورًا يَضْحَكُ، ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَاكَ مُسْتَبِيرًا تَضْحَكُ، ثُمَّ أَعْرَضْتَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَنَا مَارِئِيئُ مَنِ اسْتَبْشَرَنِي أَوْ قَالَ: سُورِي، فَلَمَّا رَأَيْتُ مِنْ كَرَامَةِ رُوحِهِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا إِنْ غَرَضِي عَنْهُ، فَلَبَّ رُوحَتَهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ الْأَرْبَعُ عَشَرَ رَأْسًا۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (کسی جہاد میں جاتے ہوئے) نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کا گزرا ایک دیہاتی کے خیمہ کے پاس سے ہوا اس نے (جماعت کو جاتا ہوا محسوس کر کے) خیمہ کا ایک کونہ اٹھایا، اور پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھی ہیں۔ غزوہ کرنے جا رہے ہیں پوچھا: کیا ان کو دنیا کا کچھ ساز و سامان بھی ہاتھ لگے گا؟ بتایا کہ ہاں غنیمت کا مال ہاتھ آتا ہے پھر وہ مال عام مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، یہ فوراً اپنے ایک جوان اونٹ کی طرف بڑھا اور (اس کی ٹانگ میں) رسی باندھی اور ان کے ساتھ چل پڑا اور اپنا اونٹ رسول اللہ ﷺ کے قریب کرنے کی کوشش کرنے لگا اور آپ کے ساتھی اس کے اونٹ کو آپ کے رخ سے ہٹانے لگے (کہ کوئی جو شبلی حرکت نہ کر بیٹھے) مگر آپ ﷺ نے فرمایا: اس مجدی کو میرے پاس آنے دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ تو جنت کے بادشاہوں میں سے ہے، (راوی کہتے ہیں) دشمن سے مقابلہ ہوا اور اس شخص کو شہادت نصیب ہو گئی، نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی آپ اس (کی لاش) کے پاس تشریف لائے، آپ بہت خوش ہو کر مسکراتے ہوئے اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے پھر ادھر سے رخ مبارک پھیر لیا، (آپ کے ساتھی کہتے ہیں کہ) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ خوش خوش مسکرا رہے تھے پھر آپ نے رخ پھیر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جو میری مسرت و مسکراہٹ دیکھی تو وہ اللہ کے یہاں اس کی روح کا اعزاز و اکرام دیکھ کر تھی اور میرا ادھر سے رخ پھیرنا اس لیے تھا کہ اس کی (جنتی) بیوی خوبصورت آنکھوں والی اس کے سر کے قریب بیٹھی ہے (حیاء کی وجہ سے رخ پھیر لیا)۔ (بیہقی)

(٣٨/ ١٠٩١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيْعَةَ بِنْتَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنْتُ سُرَّاقَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَتْ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَتْ كَانَتْ فِي الْجَنَّةِ صَبْرًا، وَإِنَّ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ بِإِبْنَاءِ فَقَالَ: يَا أُمُّ حَارِثَةَ: إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَتِ أَصَابَ الْفُزَرْدُوسِ الْأَعْلَى، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن سراقہؓ کی ماں (اور میری پھوپھی) حضرت ربیعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں حضرت حارثہؓ غزوہ بدر میں شہید ہو چکے تھے کہنے لگیں اے اللہ کے رسول! مجھے حارثہؓ کے متعلق تو بتلائیے اگر جنت میں ہے تو صبر کروں اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور بات ہو تو میں جی بھر کر روؤں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حارثہؓ کی ماں جنتیں تو بہت سی ہیں اور تمہارا بیٹا تو فردوسِ اعلیٰ میں پہنچا ہوا ہے (جو سب سے اعلیٰ درجہ کی جنت ہے)۔ (صحیح بخاری)

(٣١ / ١٠٩٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَنَسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَجُلًا يَحْتَمِلُونَ الْقُرْآنَ وَالشُّعْرَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَحْمِلُونَ بِالنَّاءِ، فَيَضُمُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَمِلُونَ فَيَضُمُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الضُّفَّةِ وَالْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَّضُوا لَهُمْ، فَقَبِلُوهُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا النِّكَارَ، فَقَالُوا: اللَّهُمَّ أَبْلِغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنْنَا. قَالَ: وَأَنْتَ رَجُلٌ حَرَامٌ خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمَحٍ حَتَّى أَلْقَاهُ فَقَالَ حَرَامٌ: قُرْتُ، وَرَبِّ الْكُفْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا، وَإِنَّهُمْ قَالُوا: اللَّهُمَّ أَبْلِغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ ہمارے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھیج دیں جو ہمیں قرآن کریم اور سنت نبویؐ کی تعلیم دیں، آپ ﷺ نے انصار میں سے ستر آدمی بھیج دیے جو قاری کہلاتے تھے، انہی میں میرے ماموں حضرت حرامؓ بھی تھے یہ لوگ قرآن کریم پڑھتے تھے، رات کو اس پڑھتے اور سیکھتے تھے اور دن میں مسجد میں پانی بھرتے تھے اور لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور انہیں بیچ کر صف والوں اور نادار لوگوں کے لیے کھانی پینے کا سامان خریدتے تھے، نبی کریم ﷺ نے ان حضرات کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا اور ان لوگوں اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ان کا مقابلہ کر کے سب کو شہید کر ڈالا، ان حضرات نے شہید ہوتے ہوئے دعا کی ”اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے خوش“ (راوی بیان کرتے ہیں) کہ (وہیں مقابلہ کے دوران) ایک شخص انسؓ کے ماموں حضرت حرامؓ کے پیچھے سے آیا اور ان کے ایسا نیزہ مارا کہ پار ہوتا چلا گیا حضرت حرامؓ نے فوراً فرمایا: فزت ورب الکعبة ”رب کعبہ کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا“ (ادھر) نبی کریم ﷺ نے اطلاع دی کہ بلاشبہ تمہارے ساتھی شہید کیے جا چکے ہیں اور انہوں نے یہ دعا کی ہے ”اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم تجھ سے آملے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے خوش“ (بخاری و مسلم)

(٢٣ / ١٠٩٣) وفي رواية للبُخاري قال أنس رضي الله عنه قال: أنزل في الذين قتلوا يسر عمونة قرآن: قرأناه، ثم نسي بعد، بلعوا قومنا أنا قد لقينا ربنا، فرضى عنا، ورضينا عنه.

ترجمہ:.....حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ جو بصر معونہ میں شہید ہوئے تھے ان کے بارے میں قرآن اترا جس کو ہم نے پڑھا (کچھ دن) پھر وہ منسوخ ہو گیا، جس کا ترجمہ یہ ہے ”ہماری قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب سے ایسے حال میں ملے ہیں کہ وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔“ (صحیح بخاری)

(۱۰۹۳/۳۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ) (الزمر: ۶۸) مَنِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَرَأَيْتَ يَصْعَقُهَا؟ قَالَ: هُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا: اَوْنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ؟ (جس کا ترجمہ یہ ہے) (قیامت کے دن) صور میں پھونک مار دی جائے گی لہذا تمام آسمان اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان (کچھ لوگوں) کے جنہیں اللہ تعالیٰ (اس سے محفوظ) رکھنا چاہے۔ (اس سے کیا مراد ہے) یہ وہ کون لوگ ہیں جنہیں بے ہوش کرنا اللہ تعالیٰ نہ چاہے گا، حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ یہ اللہ کے لیے شہید ہونے والے ہیں۔ (حاکم)

(۱۰۹۵/۳۵) وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ أَطْلَوْنَ مِنْهُ، وَقَالَ فِينَا: هُمْ الشُّهَدَاءُ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ مَتَّقِلِدِينَ أَسْيَافَهُمْ حَوَولَ عَرْشِهِ فَأَتَانَهُمْ مَلَائِكُهُ مِنَ الْمُحْشَرِّ بِتَجَافُوتٍ مِنْ تَأْفُوتٍ أَرْعَشَهَا الدُّرُ الْأَكْبَاضُ بِرِجَالِ الذَّهَبِ أَعْنَتَهَا السُّنْدُسُ وَالْإِسْتَبْرَقُ، وَتَمَارِقُهَا الْكَيْنُ مِنَ الْحَرِيرِ مَدَّحَظَاهَا مَدَّ أَبْصَارِ الرِّجَالِ يَسِيرُونَ فِي الْجَنَّةِ عَلَى خُيُولٍ يَتَوَلَّوْنَ عِنْدَ طُولِ الْكُرْهَةِ انْظَلِقُوا بِنَا نَنْظُرُ كَيْفَ يَفْهَى اللَّهُ بَيْنَ خَلْقِهِ يَصْحَكَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ، وَإِذَا صَحِكَ اللَّهُ إِلَى عَبْدٍ فِي مَوْطِنٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ

ترجمہ:..... یہ شہداء قیامت کے دن اس حال میں اللہ ان کو اٹھائے گا کہ اللہ کے عرش کے ارد گرد کمواریں لٹکائے کھڑے ہوں گے، میدان حشر سے فرشتے ان کے لیے یا قوت کے رنگ کی خوبصورت اونٹنیاں لے کر آئیں گے، جن کی لگا میں سفید موتیوں کی ہوں گی جن کے کجاوے سونے کے ہوں گے اور ان کی لگاموں کی رسیاں گاڑھے اور پتلے ریشم کی ہوں گی، ان کے گدے ریشم سے زیادہ نرم ہوں گے، آدمی کی نگاہ جہاں پڑے وہاں ان کا قدم پڑے گا، جنت میں گھوڑوں پر بہت دیر تک لمبی سیر و تفریح کرنے کے بعد کہیں گے ہمیں (میدان حشر کی طرف) لے چلو ہم دیکھیں اللہ تعالیٰ کیسے مخلوق کا حساب لے رہا ہے، (جب میدان حشر میں آئیں گے) اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ کر خوش ہوگا، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دیکھ کر اس جگہ خوش ہوا اس پر کوئی حساب نہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۰۹۶/۳۶) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَقَالَ جِبْرَائِيلُ النَّبِيُّ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَفْضَلُ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: مَنِ الْمُشْكِلُ آتِنَا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِذَا يُعْفَرُ جَوَاذُكَ وَتَشْتَهَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ، رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھ رہے تھے وہ شخص جب صف کے پاس پہنچا تو دعا کی: اے اللہ! مجھے وہ دے جو تو بہتر سے بہتر چیز اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ابھی کون بول رہا تھا؟ اس شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تھا۔ فرمایا: بس تو تمہارا گھوڑا زخمی ہوگا اور اللہ کے راستہ میں تم شہید ہو گے۔ (ابو یعلیٰ، بزار، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا اللہ کے نزدیک سب سے بہتر چیز شہادت ہے جب تم نے سب سے بہتر چیز اللہ سے مانگی ہے تو اللہ وہ دے گا یعنی شہادت۔

جہاد کی بغیر اور جہاد کی نیت کے بغیر مرنے پر وعید اور شہادت کی مختلف قسمیں اور طاعون سے بھاگ کر جانے پر وعید

(۱/ ۱۰۹۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِمَدِينَةِ الرُّومِ قَائِمَةً صَفَا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمِنْهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَصَالَةُ بْنُ عُثَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ بَيْنَهُمْ، فَصَاعَ النَّاسِ، وَقَالُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَلْقَى بِهِ إِلَى الشَّهْلَكَةِ، فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ أَيْهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأْكُلُونَ هَذَا الثَّأْوِيلَ، وَإِنَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَيُنَا مَعْتَصِرَةَ الْأَنْصَارِ لَنَا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ صَاعَتْ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ، وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَقُوا أَقْمَتَنَا فِي أَمْوَالِنَا، وَأَصْلَحْنَا مَعَاصِرَ وَمَنْهَا، فَالْتَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا، وَلِلْفُقَرَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: (وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى الشَّهْلَكَةِ) (البقرة: ۱۹۶) وَكَانَتْ الشَّهْلَكَةُ الْإِقَامَةُ عَلَى الْأَمْوَالِ وَاصْلَاحُهَا، وَتَرْكُهَا الْغَرَوُ، فَعَادَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو عمران بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ (جماعت کے ساتھ) روم کے شہر (استنبول) میں تھے دشمن کی فوج نے ہماری طرف ایک بڑا دستہ بھیجا، جواب میں مسلمانوں کی طرف سے بھی اتنی ہی بڑی یا اس سے بھی بڑی تعداد مقابلہ کو نکلی، مصری جماعتوں کے امیر حضرت عقبہ بن عامر اور پوری فوج کے سپہ سالار حضرت فضالہ بن عبیدؓ تھے، ایک مجاہد نے تنہا رومیوں کی صف پر حملہ کیا اور ان میں جا بچنے والے مسلمانوں نے چیخ و پکار کی، اور کہا: سبحان اللہ! اس شخص نے اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈال دیا؟ (جب کہ اللہ نے قرآن میں ممانعت فرمائی ہے: وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى الشَّهْلَكَةِ) ”اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو“ (یہ بات سن کر) حضرت ابوایوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اے لوگو تم (اس آیت کا) یہ مطلب لے رہے ہو؟ حالاں کہ یہ آیت ہم انصار کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی (واقعہ یوں ہوا تھا کہ) اللہ تعالیٰ نے جب اسلام کو عزت و اقتدار دے دیا اور اس کے مددگار بہت سے پیدا ہو گئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے آپس میں چپکے سے رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلے بغیر یہ بات چیت کی کہ ہم لوگوں کا مال و اسباب سب ضائع ہو چکا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دیدی ہے اور اس کے مددگار بہت سے ہو گئے ہیں (اب ہماری قربانیوں کی زیادہ ضرورت نہیں رہی) تو کیا اچھا ہو کہ ہم اپنے مالوں میں ٹھہر کر اس کے نقصان کو پورا کر لیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیتیں اتاریں: وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى الشَّهْلَكَةِ جس میں ہماری گنتگو کی تردید تھی، اور فقراء و مساکین کے حقوق کی رعایت بھی، اور ہلاکت (اپنی جان کو جہاد میں جھونک دینا نہیں بلکہ) اسباب میں ٹھہر کر اس کی اصلاح کرنا اور غزوہ کو ترک کر دینا تھا، اسی لیے حضرت ابوایوب انصاریؓ عمر بھر اللہ کے راستہ میں شہر و شہر پھرتے رہے یہاں تک کہ سرزمین روم میں دفن ہوئے۔ (ترمذی)

فائدہ: حضرت ابوایوب انصاریؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب میں مرجاؤں تو جہاں تک ممکن ہو میرا جنازہ بھی جماعت کے ساتھ لے جایا جائے اور یہی کیا گیا تھا۔ (الاصابح ۲ ص ۹۰)

(۲/ ۱۰۹۸) وَعَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْمِثْقَةِ، وَ أَحَذَّثُمْ أَذْنَابَ الْبَقْرِ، وَ رَضِيتُمْ بِالرُّزْرِ، وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَكُونُ غَدَا حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ، رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ خرید و فروخت و کاروبار میں مشغول ہو جاؤ گے اور بیلوں کے دم پکڑنے لگ جاؤ گے اور کھیتی باڑی پر خوش ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت کو مسلط کرے گا جو کبھی تم سے دور نہ کرے گا جب تک کہ تم اپنے (دینی امور کے اہتمام کی طرف) نہ لوٹ جاؤ گے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

(۱۰۹۹/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ، وَلَمْ يَغُزْ وَلَمْ يُجَاهِدْ بِه نَفْسِهِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ الْفَقَاقِ۔ رواه مسلم، وابوداؤد، والنسائي

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ (عمر بھر) نہ اس نے غزوہ کیا اور نہ کبھی اپنے بارے میں اس کو سوچا تو یہ شخص منافقت کے ایک حصہ پر مراد۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(۱۱۰۰/۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغُزْ أَوْ لَمْ يُجَاهِدْ غَايِبًا، أَوْ يَخْلُفْ غَايِبًا فِي أَهْلِهِ يَخْتَرُ أَصَابَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ رواه ابوداؤد، وابن ماجه عن القاسم عن أبي امامة

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے نہ کبھی خود غزوہ کیا نہ کسی غازی کو سامان جہاد دیا اور نہ کسی غازی کے (جہاد میں جانے کے بعد اس کے) گھروالوں کی خبر رکھی تو قیامت سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس پر کوئی نہ کوئی آفت بھیجے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۱۱۰۱/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثُلُمَةٌ۔ رواه الترمذی وابن ماجه

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس پر جہاد کا کوئی اثر نہ ہوگا تو وہ (گویا) اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا دین ناقص ہوگا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

فائدہ:..... ”اثر“ سے مراد ”علامت و نشان“ ہے، حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں اس دنیا سے رخصت ہوگا کہ نہ تو اس کے جسم پر جہاد کی کوئی علامت ہوگی جیسے زخم یا غبارِ راہ، یا کسی اور جسمانی تکلیف کا کوئی نشان اور نہ اس کے نامہ اعمال میں شرکت جہاد کا کوئی ثبوت ہوگا جیسے جہاد اور مجاہدین کی ضرورت میں اپنا مال خرچ کرنا یا مجاہدین کو سامان جہاد مہیا کرنا تو وہ گویا اس حالت پر مرے گا کہ اس کے دین میں رخنہ ہوگا، ہو سکتا ہے کہ اس حدیث کا تعلق اس شخص سے ہو جس پر جہاد فرض ہوا اور وہ نہ صرف یہ کہ اس فرض کی ادائیگی سے عملی طور پر محروم رہا ہو بلکہ اس نے جہاد میں شریک ہونے اور مستعد رہنے کا ارادہ بھی نہ کیا ہو۔ حضرت طہیؓ کہتے ہیں کہ یہاں جس ”جہاد“ کا ذکر کیا گیا ہے اس سے کفار کے مقابلہ پر لڑی جانے والی جنگ بھی مراد ہے، اور اپنے نفس و شیطان سے لڑنا بھی مراد ہے، جس کو مجاہدہ کہتے ہیں چنانچہ اس کی تائید حضرت امامہؓ کی روایت سے ہوتی ہے (جو گزر چکی ہے) جس میں ہے کہ اللہ کے نزدیک دو نشانوں سے زیادہ کوئی نشان محبوب نہیں ایک نشان تو جو اللہ کی راہ میں قائم ہوا ہو اور دوسرا وہ نشان ہے جو اللہ کے کسی فرض کی ادائیگی میں لگا ہو۔ (ازمظاہر حق)

(۱۱۰۲/۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِالْعَذَابِ۔ رواه الطبرانی بإسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی جہاد کو چھوڑ بیٹھتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر کوئی ایسی آفت بھیج دیتا ہے جو ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ (طبرانی)

(۱۱۰۳/۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعَذَّرَ الشُّهَدَاءُ فِيكُمْ؟ قَالُوا: يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ مِنْ قِتْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔ قَالَ: إِنْ شُهِدَ أَحَدٌ إِذَا لَقِيَ قَالُوا: فَمَنْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ قُتِلَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّلَاعُوتِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ مِنَ الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔ قَالَ ابْنُ مَقْسَرٍ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ، يَمْنِي أَبَا صَالِحٍ أَنَّهُ قَالَ: وَالْعَرِيقُ شَهِيدٌ۔ رواه مسلم

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہؓ) سے پوچھا کہ تم اپنے آپ میں سے کس کو شہید شمار کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں میری امت کے اندر شہیدوں کی تعداد کم ہو جائے گی، جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ تو (حقیقی) شہید ہے (لیکن) جو شخص اللہ کی راہ میں (بغیر قتل و قتال کے اپنی موت سے) مرجائے وہ بھی شہید ہے جو شخص دبا میں مرے، وہ بھی شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی بیماری (یعنی استسقاء اور اسہال وغیرہ) میں مرے وہ بھی شہید ہے اور پانی میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے (یعنی یہ سب بھی حقیقی شہداء کے درجات و ثواب میں ہیں نہ یہ کہ ان کے جمع احکام میں)۔ (مسلم)

(۱۱۰۳/۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ لَعُوذُهُ، فَأُلْغِيْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: رَجَعْتَ اللَّهُ إِيَّاكَ لَنَجِبُ أَنْ تَمُوتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا وَإِنْ كُنَّا لَنَرُجُو لَكَ الشَّهَادَةَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ هَذَا، فَقَالَ: وَفِيمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ؟ فَأَرَمَ الْقَوْمُ وَتَحَرَّكَ عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَ: أَلَا تُحْيِيُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَجَابَهُ هُوَ، فَقَالَ تَعُدُّ الشَّهَادَةَ فِي الْقَتْلِ، فَقَالَ: إِيَّا شَهْدَاءَ أُغْنِي إِذَا لَقِيتُ، إِيَّا فِي الْقَتْلِ شَهَادَةُ وَفِي الطَّلَاعُوتِ الشَّهَادَةُ وَفِي الْبَطْنِ شَهَادَةُ وَفِي الْعَرَقِ شَهَادَةُ، وَفِي النُّقْصَاءِ يَفُتْلُهَا وَلَدَهَا جَمْعًا شَهَادَةُ، رواه احمد والطبرانی

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن رواحہؓ کی عیادت کے لیے گئے ان پر غشی طاری ہو گئی، ہم نے عرض کیا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے ہم تو یہ پسند کرتے تھے کہ آپ اپنی طبعی موت مرنے کے بجائے (اللہ کی راہ میں) شہادت حاصل کرتے، اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ہم یہ تذکرہ کر رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شہادت کس چیز کو سمجھتے ہو؟ سب لوگ ڈر کی وجہ سے خاموش ہو گئے، حضرت عبد اللہ کو حرکت ہوئی (پھر ہوش میں آ گیا) تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب کیوں نہیں دیتے، پھر خود ہی جواب دیا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے کو ہم شہادت سمجھتے ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے شہداء تو اس صورت میں بہت کم ہو جائیں گے، قتل ہو جانا بھی بلا شہ (حقیقی) شہادت ہے اور طاعون میں (مر جانا) بھی شہادت ہے اور ڈوب کر مرجانا بھی اور پیٹ کی بیماری میں مرجانا بھی شہادت ہے اور حاملہ عورت کا حمل کی وجہ سے مرجانا بھی شہادت ہے۔ (مسند احمد و طبرانی)

فائدہ:..... اسی طرح کا واقعہ حضرت جبر انصاری اور عبادہ بن صامت اور عبد اللہ بن ثابتؓ کے ساتھ بھی پیش آیا ان کی موت کے وقت بھی نبی کریم ﷺ نے یہی بات ارشاد فرمائی۔ اور حدیث بالا میں عبد اللہ بن رواحہؓ کے جس واقعہ کا ذکر ہے اس میں ان کی موت واقع نہیں ہوئی بلکہ وہ تو غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہوئے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

(۱۱۰۵/۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّلَاعُوتِ؟ فَقَالَ: كَانَتْ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ كَانَتْ قُبْلَكُمْ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِمُؤْمِنِينَ، هَامِضٌ عَبْدٌ يَكُونُ فِي بَلَدٍ فَيَكُونُ فِيهِ قَيْمُكَ لَا يَخْرُجُ صَافِيًا مُخْتَبِرًا يَغْلُمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَسَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَتْ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ، رواه البخاری

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ تم سے پہلی امتوں پر بھیجا کرتا تھا، اب اس کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لیے رحمت بنا دیا ہے، جو بھی کوئی بندہ کسی شہر (یا بستی) میں ہو اور وہاں یہ (طاعون) پھیل جائے اور یہ بندہ وہاں سے نکلے نہیں بلکہ صبر کرتے ہوئے اور اجر و ثواب کی امید پر وہیں ٹھہر جائے اور یہ یقین کر لے کہ ہونا وہی ہے جو اللہ نے لکھ دیا ہے (اور پھر وہ بھی طاعون کا شکار ہو کر مرجائے) تو شہید کا اجر پائے گا۔ (صحیح بخاری)

قائدہ:..... جہاں طاعون پھیلا ہو وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نہ نکلنا چاہیے، اور باہر والوں کو وہاں جانا نہ چاہیے۔

(۱۱۰۶/۱۶) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي جَبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَقِّ وَالطَّاعُونَ قَامَتْكَ الْحَقُّ بِالْمَدِينَةِ وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَّامِ. فَالطَّاعُونَ شَهَادَةُ لَا تُقْبَلُ. وَرَجَزَ عَلَى الْكَافِرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

ترجمہ:..... حضرت ابوعبیدؓ رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام ہیں، رسول اللہؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ بخار اور طاعون کو لے کر آئے، بخار کو تو میں نے مدینہ ہی میں روک لیا اور طاعون کو میں نے شام بھیج دیا، یہ طاعون میری امت کے لیے شہادت ہے اور کافروں کے لیے عذاب ہے۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

(۱۱۰۷/۱۷) وَعَنْ أَبِي مُثَنَّبٍ الْأَخْطَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ الطَّاعُونَ. فَقَالَ: إِنَّهَا رَحْمَةٌ بِكُمْ. وَدَعْوَةٌ لِيَكُمْ. وَقَبَضَ الشَّاهِدِينَ قَبْلَكُمْ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ عَلَى آلِ مُعَاذٍ نَصِيْبَهُمْ مِنْ هَذِهِ الرَّحْمَةِ. ثُمَّ نَزَلَ عَنْ مُعَاذِهِ ذَلِكَ. فَدَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: (الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تُكْفِرُونَ مِنَ الْمُعْتَرِفِينَ) (البقرة: ۱۳۷) فَقَالَ مُعَاذٌ: (تَسْجِدُ لِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ) (الصافات: ۱۰۳) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ترجمہ:..... حضرت ابومثنب احدبؓ کہتے ہیں کہ معاذؓ نے شام میں خطبہ دیا اور اس میں طاعون کا ذکر کیا اور اس میں ارشاد فرمایا: یہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے، اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت اس سے آئی ہے، اے اللہ: آل معاذ کو اس رحمت میں سے (طاعون میں سے) حصہ نصیب فرما اور (خطبہ سے فارغ ہو کر) منبر سے اتر آئے، اور عبدالرحمن بن معاذؓ کے پاس آئے، عبدالرحمنؓ نے کہا، حق آپ کے رب کی طرف سے ہے اس میں آپ شک نہ کریں، حضرت معاذؓ نے فرمایا انشاء اللہ مجھے صابریں میں سے پائیں گے۔

(۱۱۰۸/۱۸) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَبْرَائِيلَ إِلَى الشَّامِ فَفُتِّتُمْ لَكُمْ. وَيَكُونُ فِيكُمْ دَاءٌ كَالذَّلْقَلِ. أَوْ كَالْحَزَّةِ يَأْخُذُ بِمِزَاقِ الرَّجُلِ يَنْعَشُهُ اللَّهُ بِهِ أَلْفُ مِائَةٍ وَيُزَيِّنُ بِهِ أَعْمَالَهُمْ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مُعَاذًا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلِيهِمْ. وَأَهْلَ بَيْتِهِ الْمَطْلُ الْأَوْفَرِ مِنْهُ فَأَصَابَهُمُ الطَّاعُونَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَطْلَيْنِ فِي أَصْبَحِهِ السَّابَةِ وَكَانَ يَقُولُ: مَا يَشْرِي أَرْكَ لِي بِهَا حُمْرُ الثَّعْمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو ارشاد فرماتے سنا ہے تم شام کی طرف ہجرت کرو گے وہ شام تمہارے لیے فتح ہوگا اور تم میں ایک بیماری ہوگی پھوڑے پھنسی کی طرح۔ اے اللہ: اگر آپ جانتے ہیں کہ معاذؓ نے نبی کریمؐ سے سنا ہے تو اس کو اور اس کے گھر والوں کو اس میں سے بھرپور حصہ نصیب فرما، (اس دعا کے بعد) ان کو طاعون لگ گیا، اور گھر والوں میں سے کوئی نہ بچا اور حضرت معاذؓ کی انگلی میں طاعون کا دانہ نکل آیا، حضرت معاذؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اس طاعون کے بدلے مجھے قیمتی سرخ اونٹ مل جائیں۔ (احمد)

(۱۱۰۹/۲۰) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دُكِرَ الطَّاعُونَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: سَأَلْنَا عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَخُزْ أَعْدَائَكُمْ الْحَقَّ. وَهُوَ لَكُمْ شَهَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. فَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ:..... حضرت ابوموسیؓ کے بیٹے ابوبکر کہتے ہیں کہ (میرے والد) ابوموسیؓ کے ہمارے طاعون کا ذکر ہوا تو فرمایا ہم نے رسول اللہؐ سے ان کے متعلق پوچھا ارشاد فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کا چھوٹا ہے اور تمہارے لیے شہادت ہے۔ (حاکم)

(۱۱۱۰/۲۱) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِتْنَةً أَكْبَرَى قِتْلًا فِي سَبِيلِكَ بِالطَّاعِنِينَ وَالطَّاغُوتِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:..... حضرت ابو بردہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ: میری امت کا فتنہ اپنے راستہ میں شہادت اور طاعون کے ذریعے سے کر دے۔ (احمد، طبرانی، حاکم)

(۱۱۱۱/۲۲) وَعَنِ الْحَزْبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْتَصِمُ الشَّهْدَاءُ وَالْمُسَوَّقُونَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ فِي الطَّاعُونَ، فَيَقُولُ الشَّهْدَاءُ: قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُسَوَّقُونَ عَلَى فُرُشِهِمْ: إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مَاتْنَا، فَيَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أُنْظِرُوا إِلَى جَزَائِهِمْ، فَإِنَّ أَشْبَهَتْ جَزَاءَ الْمُسَوَّقِينَ، فَلَا تُهْمُ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ، فَإِذَا جَزَا حُكْمُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جَزَاءَهُمْ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ:..... حضرت عرباض بن ساریہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ شہداء اور وہ لوگ جو اپنے بستروں پر (طبعی) موت مرے ہوں گے ان لوگوں کے بارے میں جو طاعون میں مرے ہوں گے جھگڑا کریں گے، شہداء کہیں گے (یہ شہید ہیں) جیسے ہم قتل کیے گئے یہ قتل کیے گئے اور جو اپنے بستروں پر مرے ہوں گے وہ کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جو اپنے بستروں پر ایسے مرے جیسے ہم مرے، پھر ہمارا رب کہے گا ان کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں (جب یہ دیکھا جائے گا تو) ان کے زخم شہداء کے زخموں کی طرح ہوں گے۔ (سنن نسائی)

(۱۱۱۲/۲۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الطَّاعُونَ: الْقَاتِلُ مِنْهُ كَالْقَاتِلِ مِنَ الرَّحْفِ، وَمَنْ صَبَرَ فِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا طاعون سے بھاگ کر جانے والا ایسا ہے جیسا کہ میدان جہاد سے بھاگنے والا ہے اور جو اس میں صبر کرے گا اس کو شہید کا ثواب ہے۔ (احمد، بزار، طبرانی)

(۱۱۱۳/۲۷) وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَيْدٍ لِحَالِدِ بْنِ عُرْقُطَةَ، أَوْ حَالِدِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَتَلَ بَطْلَانًا لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: نَعَمْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابو اسحاق شیبانیؓ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ کو یا خالد بن سلیمانؓ سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہیں سنا تھا جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرجائے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا؟ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: جی ہاں (ساتھ) (ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۱۱۱۴/۲۸) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِيهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ

ترجمہ:..... حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا جو ①۔ اپنے مال کے پیچھے (یعنی اس کی حفاظت کرنے میں) مارا جائے وہ شہید ہے، ②۔ اور جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے، ③۔ اور جو اپنے دین کے پیچھے مارا

جائے وہ شہید ہے، (۴)۔ اور جو اپنے بال بچوں کے پیچھے مارا جائے وہ شہید ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی و ابن ماجہ)

(۱۱۱۵/۲۱) وَعَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ عَظْمَيْهِ

فَهُوَ شَهِيدٌ. رواه النسائي

ترجمہ:..... حضرت سوید بن مقرنؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو اپنے اوپر سے کسی ظلم کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے وہ (بھی) شہید ہے۔ (سنن نسائی)

(۱۱۱۶/۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخَذَ مَالِي؟ قَالَ: فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: قَاتِلْهُ. قَالَ: أَرَأَيْتَ

إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: فَأَنْتَ شَهِيدٌ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ. رواه مسلم والنسائي

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص

مجھ سے میرا مال (زبردستی) لینا چاہے تو کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: اپنا مال مت دو اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑائی کرنے لگ جائے؟ ارشاد

فرمایا تم بھی اس سے مقابلہ کرو، اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر ڈالے؟ ارشاد فرمایا: پھر تم شہید ہو گے، اس نے عرض کیا اگر میں اس کو قتل

کر ڈالوں؟ ارشاد فرمایا وہ جہنم میں جائے گا۔ (مسلم و نسائی)

کتاب قراءۃ القرآن

قرآن پاک کی تلاوت کا بیان

نماز میں اور نماز کے علاوہ تلاوت قرآن کی ترغیب اور قرآن کریم کے سیکھنے کی فضیلت اور سجدہ تلاوت کی ترغیب

(۱/۱۱۱۷) عَنْ عُقْمَانَ بْنِ عَقْفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمْ

ترجمہ:..... حضرت عثمانؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، و نسائی، وابن ماجہ وغیرہ)

فائدہ:..... اکثر کتب میں یہ روایت واؤ کے ساتھ ہے جس کا ترجمہ لکھا گیا ہے، اس صورت میں فضیلت اس شخص کے لیے ہے جو کلام پاک سیکھے اور اس کے بعد دوسروں کو سکھائے، لیکن بعض کتب میں روایت او کے ساتھ وارد ہوئی ہے اس صورت میں بہتری اور فضیلت عام ہوگی کہ خود سیکھے یا دوسروں کو سکھائے دونوں کے لیے مستقل خیر و برکت ہے۔ قرآن کریم کے سیکھنے سکھانے میں کمال درجہ یہ ہے کہ مطالب و مقاصد سمیت سیکھے اور سکھائے اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے۔ (فضائل قرآن شریف)

(۲/۱۱۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ التَّحْقِيفَ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلاَمٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سارا "الح" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف، میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

فائدہ:..... مقصود یہ ہے کہ جیسے اور جملہ اعمال میں پورا ایک عمل شمار ہوتا ہے کلام پاک میں ایسا نہیں بلکہ اجزائے عمل بھی پورے عمل شمار ہوتے ہیں اس لیے تلاوت کلام پاک میں ہر حرف پر ایک نیکی شمار ہوتی ہے اور ہر نیکی پر حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا "جو ایک نیکی لائے اس کو دس نیکی کے برابر اجر ملتا ہے" دس حصہ اجر کا وعدہ ہے اور یہ اقل درجہ ہے، وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ "حق تعالیٰ شانہ جس کے لیے چاہتے ہیں اجر زیادہ فرماتے ہیں" ہر حرف کو مستقل نیکی شمار کرنے کی مثال نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمادی کہ اللہ پورا ایک حرف شمار نہیں ہوگا بلکہ الف، لام، میم علیحدہ علیحدہ حروف شمار کیے جائیں گے اور اس طرح "الح" کے مجموعہ پر تیس نیکیاں ہوں گی۔

(۳/۱۱۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ سُورَتَهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَعَشِيَتْ لَهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحُفَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذُكِّرَتْ لَهُمُ اللَّهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُمَا

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا دور نہیں کرتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ

ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ (مسلم، ابوداؤد وغیرہ)

فائدہ:..... سکینہ کا نازل ہونا متعدد روایات میں وارد ہوا ہے پہلے کسی موقع پر اس کی تفصیل گزر چکی ہے، ملائکہ کا ڈھانکنا بھی متعدد روایات میں وارد ہوا ہے، اسید بن حضیرؓ کا مفصل قصہ کتب حدیث میں آتا ہے کہ انہوں نے تلاوت کلام کرتے ہوئے اپنے اوپر ایک ابرسا چھایا ہوا محسوس کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ملائکہ تھے جو قرآن شریف سننے کے لیے آئے تھے ملائکہ کے ازدحام کی وجہ سے ابرسا محسوس معلوم ہوتے تھے۔

(۱۱۲۰/۲) وَعَنْ عُثْبَةَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي السُّقَّةِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ كُلُّ يَوْمٍ إِلَى بَطْحَانَ، أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ قَيْلًا، مِنْهُ بِنَاتَيْنِ كَوْعَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْلِيَعَةٍ رَجِيمَةٍ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا لِحُبِّ ذَلِكَ. قَالَ: أَفَلَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَسْتَعْلَمَ، أَوْ فَيَقْتَرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ نَاتَيْنِ، وَتَلَاوِثٍ وَأَرْبَعٍ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَفْعَادِهِنَّ مِنَ الْأَيْلِ۔ (رواہ مسلم و ابوداؤد)

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہم لوگ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص یہ پسند کرتا ہے کہ علی الصبح بازار بطحان یا عقیق میں جائے اور دو اونٹنیاں عمدہ سے عمدہ بلا کسی قسم کے گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں سے اور تین آیات کا تین اونٹنیوں سے اسی طرح چار چار سے اور ان کے بقدر اونٹوں سے افضل ہے۔ (مسلم و ابوداؤد)

فائدہ:..... بطحان اور عقیق مدینہ طیبہ کے پاس دو جگہ ہیں جہاں اونٹوں کا بازار لگتا تھا عرب کے نزدیک اونٹ نہایت پسندیدہ چیز تھی بالخصوص وہ جس کا کوہان فرہ ہو۔ بغیر گناہ کا مطلب یہ ہے کہ بے محنت چیز اکثر چھین کر کسی سے لے لی جاتی ہے یا یہ کہ کسی کی میراث وغیرہ میں کسی رشتہ دار کے مال پر قبضہ کر کے یا کسی کا مال چرا کے اس لیے نبی کریم ﷺ نے ان سب کی نفی فرمادی کہ بالکل بلا مشقت اور بغیر کسی گناہ کے حاصل کر لینا جس قدر پسندیدہ ہے اس سے زیادہ بہتر و افضل ہے چند آیات کا حاصل کر لینا۔ حدیث بالا کے اخیر جملہ ”اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے“ تین مطالب کا متحمل ہے، پہلا مطلب یہ کہ چار کے عدد تک ارشاد فرمایا اور اس سے زیادہ کو، جمالا ذکر فرمادیا کہ جس قدر آیات کوئی شخص حاصل کرے گا اس کے بقدر اونٹنیوں سے افضل ہے اس صورت میں اونٹنیوں سے جنس مراد ہے خواہ اونٹ ہوں یا اونٹنیاں اور بیان ہے چار سے زیادہ کا اس لیے کہ چار تک کا ذکر خود صراحتہ مذکور ہو چکا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ انہیں اعداد کا ذکر ہے جو پہلے مذکور ہو چکے اور مطلب یہ ہے کہ رغبات مختلف ہوا کرتی ہیں کسی کو اونٹ پسند ہے تو کوئی اونٹنی کا گرویدہ ہے اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس لفظ سے ارشاد فرمایا کہ ہر آیت ایک اونٹنی سے بھی افضل ہے اور اگر کوئی شخص اونٹ سے محبت کرتا ہو تو ایک آیت ایک اونٹ سے بھی افضل ہے۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ یہ بیان انہی اعداد کا ہے جو پہلے ذکر کیے گئے چار سے زائد کا نہیں ہے مگر مجموعہ مراد ہے کہ ایک آیت ایک اونٹ اور ایک اونٹنی دونوں کے مجموعہ سے افضل ہے اس طرح ہر آیت اپنے موافق عدد اونٹنی اور اونٹ دونوں کے مجموعہ سے افضل ہے تو گویا فی آیت کا مقابلہ ایک جوڑے سے ہوا۔ اور مقصود فضیلت کی زیادتی ہے اگرچہ یہ مراد نہیں کہ ایک آیت کا اجر ایک اونٹ یا دو اونٹ کا مقابلہ کر سکتا ہے، یہ صرف تنبیہ اور تمثیل ہے ورنہ ایک آیت جس کا ثواب دائمی ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے ہفت اقلیم کی بادشاہت سے جو فنا ہو جانے والی ہے افضل اور بہتر ہے۔ (ماخوذ فضائل قرآن)

(۱۰۲۱/۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ سَعَلَ الشُّرَارَ عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ، وَقَفْصُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَقَفْصِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ. رواه الترمذی

ترجمہ:..... حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق سبحانہ و تقدس کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن کی

وَأَمَرَ بِهِ قَوْمًا وَهُوَ بِهِ رَاضٍ وَدَاعٍ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِينَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ، وَفِينَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَالصَّغِيرِ يَسْنَادُ لَا بِاسْمِهِ - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ، وَزَادَ فِي أَوَّلِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ كُنْتُ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً وَهُرَّةً حَتَّى عَدَّ سَبْعَةَ مَرَّاتٍ لَمَّا حَدَّثْتُ بِهِ -

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا، اتنے مخلوق اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہوں وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے، ایک وہ شخص جس نے اللہ کے واسطے قرآن شریف پڑھا اور امامت کی اس طرح پر کہ مقتدی اس سے راضی رہے، دوسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز کے لیے بلاتا ہو صرف اللہ کے واسطے، تیسرا وہ شخص جو اپنے مالک سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور ماتحتوں سے بھی۔ (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

مجم کبیر میں اس حدیث شریف کے شروع میں روایت کرنے والے صحابی عبد اللہ بن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ اگر میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ غرض سات مرتبہ یہ لفظ کہا یعنی اگر سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو کبھی نقل نہ کرتا۔

(۱۱۳۰/۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُوَ ذُو وَعْدٍ فَاسْتَفْرَأَهُمْ فَاسْتَفْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَغْنِي مَاعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ رِثًا، فَقَالَ: مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا، وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ: أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ: وَاللَّهِ مَا مَعْنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً أَلَّا أَقُومَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَافْتَرَوْهُ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَخْخُوعٍ مِثْلًا يَفُوقُ رِجْلَهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَنَزَّ قَدْ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ فَتَعَلَّمَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ أَوْكِيٍّ عَلَى وَشَلٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت (اللہ کی راہ میں) بھیجی تھی اور وہ بڑی تعداد میں تھی، نبی کریم ﷺ نے جماعت کے ہر فرد سے جتنا اس کو قرآن پاک یاد تھا سنا پھر اس جماعت میں جو سب سے کم عمر تھا اس سے دریافت فرمایا: اے فلاں! تمہیں قرآن پاک یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا: مجھے یہ یہ سورتیں یاد ہیں اور سورہ بقرہ، ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں سورہ بقرہ یاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جاؤ تم اس جماعت کے امیر ہو، ان کے بڑوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے سورہ بقرہ اس لیے یاد نہیں کی کہ مجھے ڈرتا کہ اس کو رات کو نہ پڑھ سکوں گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف کو سیکھو، پھر اس کو پڑھو، اس لیے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور (تہجد میں) اس کو پڑھتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلی ہے اور جس شخص نے سیکھا اور پھر سو گیا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی سی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ (ترمذی ابن ماجہ ابن حبان)

فائدہ: جس شخص نے قرآن مجید کو نمازوں میں پڑھا اس کی مثال اس مشک دان کی سی ہے جو کھلا ہوا ہو اور اس کی خوشبو تمام مکان کو معطر کر رہی ہو اسی طرح اس حافظ کی تلاوت سے تمام مکان انوار و برکات سے معمور رہتا ہے اور اگر وہ حافظ سو جائے یا غفلت کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تب بھی اس کے قلب میں جو کلام پاک ہے وہ تو بہر حال مشک ہی ہے اس غفلت سے اتنا نقصان ہوا کہ دوسرے لوگ اس کی برکات سے محروم رہے لیکن اس کا قلب تو بہر حال مشک کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ (ازفضائل قرآن)

(۱۱۳۱/۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ تَيْنَ جَنَبَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُؤْخَى إِلَيْهِ لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَجِدَ مَهْمًا مِنْ وَجَدٍ، وَلَا يَجْهَلَ مَعًا

عن جہل، وفي جوفه كلام الله، رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی، حامل قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ غصہ والوں کے ساتھ غصہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے حالانکہ اس کے پیٹ (یعنی سینہ) میں اللہ کا کلام ہے۔ (حاکم)

فائدہ:..... اس حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ حافظ قرآن چوں کہ علوم نبوت اپنے سینہ میں لیے ہوئے ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس کے مناسب اخلاق اپنے اندر پیدا کرے اور برے اخلاق سے احتراز کرے۔

(۱۱۳۲/۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَسِيدَ بْنِ خَصْبٍ بَيَّنَّمَا هُوَ فِي لَيْلَةٍ يَقْرَأُ فِي مِرْبَدٍ إِذْ جَاءَتْ قَرْبَهُ فَقَرَأَتْ جَاءَتْ أُخْرَى أَيْضًا قَالَ أَسِيدٌ: فَحَسِبْتُ أَنَّ تَطَلُّاَ يَحْتَجِي فَحَسِبْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ قَوْفًا رَأَيْتُ فِيهَا أَمْعَالَ الشُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحُجُوحِ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ: فَعَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيَّنَّمَا أَنَا الْبَارِحَةَ فِي جُوفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي إِذَا جَاءَتْ قَرْبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِفْرَأْ ابْنُ خَصْبٍ، قَالَ: فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِفْرَأْ ابْنُ خَصْبٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَارَتْ يَحْتَجِي قَرِيبًا مِنْهَا حَسِبْتُ أَنَّ تَطَلُّاَ، فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْعَالَ الشُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحُجُوحِ حَتَّى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ تَسْمَعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَبِيرُ مِنْهُمْ۔

رواه البخاری، ومسلم، واللفظ له۔ ورواه الحاكم اما انتك لومفیت لرأیت العجائب

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ اُسید بن خبیرؓ اپنے گھر میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے آواز ان کی بہت اچھی تھی اتنے میں ان کی ایک گھوڑی بدکنے لگی، انہوں نے پھر پڑھا گھوڑی پھر بدکنی، انہوں نے پھر پڑھا گھوڑی پھر بدکنے لگی، اُسید کہتے ہیں کہ میں ڈرا کہیں میرے بچے کی گوجو ہیں سویا ہوا ہے روند نہ ڈالے، میں اس کی طرف کواٹھا تو دیکھتا ہوں میرے سر کے اوپر ایک بدلی سی ہے جس میں چراغ روشن ہیں وہ آسمان کی طرف اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئی، کہتے ہیں کہ میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گزشتہ رات اپنے گھر میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا اتنے میں میری گھوڑی بدکنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن خبیر! پڑھتے رہو، کہتے ہیں۔ میں پڑھنے لگا، وہ گھوڑی پھر بدکنی، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابن خبیر! پڑھتے رہو۔ کہتے ہیں: میں پڑھتا رہا۔ آپ نے پھر فرمایا: ابن خبیر! پڑھتے رہو میں اس کے بعد اٹھ کر چلا میرا لڑکا بھی اس کے قریب ہی تھا میں ڈرا کہ کہیں وہ گھوڑی اسے روند نہ ڈالے۔ میں نے دیکھا کہ ایک بدلی سی ہے اور اس میں چراغ سے روشن ہیں وہ آسمان کی طرف اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ مجھے نظر آنا بند ہو گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہاری قرأت سننے آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ صبح تک رہتے لوگ ان کو دیکھتے اور وہ ان سے چھپ نہ سکتے تھے۔ (بخاری و مسلم) اور حاکم کی روایت کے اخیر میں یہ بھی ہے کہ اگر تلاوت قرآن پاک جاری رکھتے تو تم عجائبات کا مشاہدہ کرتے۔ (حاکم)

(۱۱۳۲/۲۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْكُمْ لَا تَرُجِعُونَ إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْكُمْ خَيْرٌ مِنْهُ يَغْنِي الْقُرْآنَ، رواه الحاكم وصححه، ورواه ابوداؤد

ترجمہ:..... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ جل شانہ کی طرف رجوع اور اس کے یہاں تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود حق سبحانہ سے نکلی ہے یعنی کلام پاک۔ (حاکم ابوداؤد)

فائدہ:..... اس حدیث پاک کی شرح پہلے گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ کر لی جائے۔

(۱۱۳۳/۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَا دُتِبَ اللَّهُ فَاقْبَلُوا مَا دُتِبَتْ مَا اسْتَطَعْتُمْ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللَّهِ، وَالنُّورُ الْمُبِينُ، وَالشِّقَاءُ النَّافِعُ بِحَسَنَةِ لِسْنٍ تَمَسَّكَ بِهِ وَتَجَاوَزَ لِسَانَ اتَّبَعَهُ، لَا يَزِيدُهُ فَيُتَعَتَّبُ، وَلَا يَنْقُصُهُ فَيُقْتَوَمُ، وَلَا تَنْقُصُ عِبَادِيهِ، وَلَا يَخْلُقُ مِنْ كُفْرَةِ الرِّبِّ أَثْلُوهُ قَلِيلٌ اللَّهُ يَجْزِيكُمْ عَلَى تِلَاوَتِهِ كُلَّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ التَّ حَرْفٌ وَلَكِنَّ أَلِفَ حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن کریم اللہ کا دسترخوان ہے اس میں سے جتنا تم سے ہو سکے لے لو، یہ قرآن اللہ کی رسی ہے (اس کو پکڑ کر اللہ تک پہنچا جاسکتا ہے) یہ صاف روشنی ہے، یہ نفع بخش شفاء ہے، جس نے اسے تمام لیا اس کے لیے حفاظت کا سامان ہے، جس نے اس کی پیروی کی اس کے لیے ذریعہ نجات ہے، یہ گمراہ نہیں کرتا کہ سزا کا مستحق بنائے، آڑا تر چھا نہیں ہے کہ اسے سیدھا کرنے کی ضرورت پڑے، اس کے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ بار بار کے پڑھنے سے پرانا ہوگا (ہر دور کے حالات میں اس میں غور و فکر کرنے سے رہبری ملتی رہے گی) اس کی تلاوت کرتے رہو اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت پر تمہیں اجر عطا کرتا ہے، ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں دیکھو میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (حاکم)

(۱۱۳۵/۲۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ - قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ شانہ کے لیے لوگوں میں سے بعض لوگ خاص گھر کے لوگ ہیں صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف والے کہ وہ اللہ کے اہل ہیں اور خواص۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۱۳۶/۲۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ قَارِئًا يَقْرَأُ، ثُمَّ سَأَلَ فَأَسْتَرْجَعَهُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ أَلِ اللَّهِ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَشْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترجمہ:..... حضرت عمران بن حصینؓ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو قرآن مجید پڑھ رہا تھا اس نے پڑھنے کے بعد لوگوں سے کچھ سوال کیا حضرت عمرانؓ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون پھر فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے جو قرآن مجید پڑھے وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

(۱۱۳۷/۲۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَ وَعَمِلَ بِهِ أَلَسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ صَوُّهُ وَمِثْلُ صَوِّهِ الشَّمْسُ، وَيُكْتَسَى وَالِدَاهُ خُلَّتَيْنِ لَا يَقْضُوهُمَا لَهَا الدُّنْيَا، فَيَقُولَانِ بِمَا كُنِينَا هَذَا؟ فَيَقَالُ: بِأَخْذِكُمَا الْقُرْآنَ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت بریدہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو قرآن شریف پڑھے اور اس کو سیکھ کر عمل کرے اس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوا ہوگا اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ یہ جوڑے کس صلہ میں ہیں تو ارشاد ہوگا کہ تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض ہیں۔ (حاکم)

(۱۱۳۸/۲۹) وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ

الْقُرْآنَ فَاسْتَظْلَمَهُ فَأَحْلَلَ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَقَّعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ

فَدَوَّجَتْ لَهُمُ النَّارُ، رواه ابن ماجه والترمذی، واللفظ له، وقال: حديث غريب

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ: حافظ قرآن کے لیے جنت کے داخلہ کی بشارت سے مراد ابتداء دخول کے اعتبار سے ہے اور وہ دس شخص جن کے بارے میں شفاعت قبول فرمائی گئی وہ فساق و فجار ہیں جو مرتکب کبائر کے ہیں جن کے گناہوں کی وجہ سے ان کا جہنم میں داخل ہونا ضروری ہو چکا ہو، اس لیے آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اگر وہ حافظ نہیں اور خود حفظ نہیں کر سکتا تو کم از کم اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو ہی حافظ بنادیں کہ اس کے طفیل یہ بھی اپنی بد اعمالیوں کی سزا سے محفوظ رہ سکے گا۔

(۱۱۳۹/۲۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُزِدْ إِلَى أَوَّلِ الْعُمُرِ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ثُمَّ

رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا (التين: ۶: ۵) قَالَ: الَّذِينَ قَرَأُوا الْقُرْآنَ، رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس نے قرآن مجید پڑھا وہ عمر کے ذلیل اور نکلے حصے میں نہیں پھینکا جائے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچے سے نیچے ان لوگوں کے جو ایمان لائے“ پھر فرمایا یہ وہ ہیں جو قرآن مجید پڑھتے تھے۔ (حاکم)

فائدہ: آیت مبارکہ سے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا استنباط تھا کہ ایمان والوں سے مراد قرآن پڑھنے والے ہیں، ان لوگوں کے ہوش و حواس عمر کے ناقص ترین حصے یعنی بڑھاپے میں بھی قائم رہیں گے۔

(۱۱۴۰/۲۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَتَعَدَّوْا فَتَعْلَمَ آيَةُ مِنْ

كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَا تَتَعَدَّوْا فَتَعْلَمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُعَمَلَ بِهِ خَيْرٌ مِنْ

أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ، رواه ابن ماجه بلسان حسن

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعت سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے خواہ اس وقت وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

(۱۱۴۱/۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ

يُكْتَبْ مِنَ الْخَافِلِينَ، رواه الحاكم، وقال صحيح على شرط مسلم

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا۔ (صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

(۱۱۴۲/۲۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَاقَطَ عَلَى هَوْلَاءِ الصَّلَوَاتِ

الْمَكْتُوباتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْخَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ، رواه ابن خزيمة في صحيحه والحاكم

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان پانچوں فرض نمازوں پر مداومت کرے وہ غافلین

میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص سو آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں قائمین میں سے لکھا جائے گا۔ (صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

(۱۱۴۳/۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ

فَسَجَدَ. اِعْتَرَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ... وَفِي رِوَايَةٍ: يَا وَيْلَى اَدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ
وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَلَمَّ النَّارُ۔ رواہ مسلم وابن ماجہ، ورواہ البزار

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی سجدہ (کی آیت) پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا وہاں سے ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے میری بد نصیبی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (وہ کہتا ہے) ہائے، میں کس قدر بد نصیب ہوں، آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم ہوا تو وہ سجدہ کر رہا ہے اور جنت کا حقدار بن رہا ہے اور (اس سے پہلے) مجھے سجدہ کا حکم ہوا تھا اور میں انکار کر رہا تھا اور جہنمی قرار پایا۔ (مسلم، ابن ماجہ، بزار)

(۱۱۳۳/۲۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رُؤْيَا، أَنَّهُ يَكْشُبُ ضَ قَلَمًا بَلَعًا إِلَى سَجْدَتِنَا قَالَ: رَأَى الدَّوَاءَ وَالْقَلَمَ وَكُلَّ شَيْءٍ يَخْضَرُهُ انْقَلَبَ سَاجِدًا۔ قَالَ فَقَعَضْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّ يَنْزِلُ يَسْجُدُ بِهَا۔ رواہ احمد، ورواہ رواۃ الصحيح

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ سورہ ”ص“ لکھ رہے ہیں جب سجدہ کی آیت پر پہنچے تو دیکھا کہ دوات قلم اور جو کچھ بھی وہاں پر موجود تھا سب سجدہ میں گر گئے، کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا یہ خواب نبی کریم ﷺ کے سامنے بیان کیا، آپ اس کے بعد سے اس آیت پر سجدہ کرنے لگے۔ (مسند احمد)

فائدہ:..... سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت کی آیت سے مراد ”فَاسْتَغْفِرْ رَبِّكَ وَخَرَّ رَاكِعًا وَابْتَغِ الْوَسِيلَةَ“ ہے۔

(۱۱۳۵/۲۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِيمَا يَتَرَى النَّاسُ كَأَنِّي أَصْلَى حَلْفَ شَجَرَةٍ فَرَأَيْتُ كَأَنِّي قَرَأْتُ سَجْدَةً، فَرَأَيْتُ الشَّجَرَةَ كَأَنَّمَا تَسْجُدُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ، وَهِيَ تَقُولُ: أَللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ دُخْرًا، وَصَلِّ عَنِّي بِهَا وَرُزًّا، وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا تَقْبَلُكَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ السَّجْدَةَ، فَسَمِعْتُهَا، وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ، رواہ الترمذی، وابن ماجہ، وابن حبان فی صحیحہ

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دیکھا گویا میں نے سجدہ کی آیت پڑھی میرے سجدہ کرنے کی وجہ سے درخت نے بھی گویا سجدہ کیا اور درخت بھی سجدہ کی حالت میں یہ دعا کر رہا تھا: اَللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ دُخْرًا، وَصَلِّ عَنِّي بِهَا وَرُزًّا، وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا تَقْبَلُكَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ (ترجمہ): اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے اپنے پاس میرے لیے اجر لکھ دے اور اس کو اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنادے اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو معاف کر دے اور اس سجدہ کو میرے طرف سے ایسا قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد کی طرف سے قبول کیا تھا، ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کی حالت میں وہی دعا پڑھی جو اس شخص نے درخت کی دعا بتلائی تھی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... دوسری روایت میں اس شخص کا نام بھی ذکر ہے وہ ابو سعید خدریؓ ہیں جنہوں نے یہ خواب دیکھا تھا اور سورہ ”ص“ پڑھنے کا ذکر ہے۔

(۱۱۳۶/۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَتْ عِنْدَهُ سُورَةُ الشُّجْرِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ سَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ، وَسَجَدَتِ الدَّوَاءُ وَالْقَلَمُ، رواہ البزار بیسناد جید

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ کر کسی نے سورۃ النجم لکھی جب لکھنے والا سجدہ کی آیت پر پہنچا تو نبی کریم ﷺ نے بھی سجدہ کیا اور آپ کے پاس بیٹھنے والوں نے بھی اور قلم دوات نے بھی۔ (بزار)

فائدہ:..... قرآن پاک میں سجدہ تلاوت کی آیات میں یا تو سجدہ کا حکم ہوتا ہے یا سجدہ کرنے والوں کی تعریف ہوتی ہے یا اس انداز کا مضمون ہوتا ہے کہ فلاں قوم کو ہم نے سجدہ کا حکم دیا انہوں نے نافرمانی کی اس کو پڑھتے ہی ایمان والا فوراً اس حکم کی تعمیل کرتا ہے اور اللہ کے سامنے سجدہ میں گر جاتا ہے اس لیے سجدہ کی آیت پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کیا جاتا ہے، اگر کوئی اس وقت سجدہ نہ کرے بعد میں کسی دوسرے وقت کرے یا بہت سے سجدے ایک ساتھ کر لے تب بھی سجدے تو ادا ہو جائیں گے مگر اصل منشاء کے خلاف ہوگا۔

قرآن مجید سیکھنے کے بعد بھلا دینے پر وعید اور جس کے دل میں کچھ بھی قرآن کریم نہ ہو اس کا بیان

(۱۱۳۷/۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَلْذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَانَتْ الْحَرِيبُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَهَذَا

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ بمنزلہ ویران گھر کے ہے۔ (ترمذی و حاکم)

فائدہ:..... یعنی جو قلب کلام پاک سے خالی ہوتا ہے شیاطین کا اس پر تسلط زیادہ ہوتا ہے، اس حدیث میں حفظ قرآن کی کس قدر تاکید فرمائی ہے کہ اس دل کے لیے ویران گھر کا جملہ ارشاد ہوا ہے جس میں کلام پاک محفوظ نہ ہو۔ (از فضائل قرآن)

(۱۱۳۸/۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ أَصْغَرَ الْبُيُوتِ بَيْتٌ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ كِتَابِ اللَّهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے اور بعض لوگ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ خالی گھر وہی ہے جس میں تلاوت قرآن شریف نہ ہوتی ہو۔ (حاکم)

(۱۱۳۹/۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرِصَتْ عَلَى أَجُورِ أَهْلِ حَتَّى الْقَدَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعَرِصَتْ عَلَى ذُنُوبِ أَهْلِ قَلْبٍ أَرْدَلْنَا أَغْطَلَمَ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ، أَوْ آيَةٍ أَوْ تَبَعِهَا رَجُلٌ ثُمَّ لَيْسَ بِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے سامنے میری امت کے اجر و انعام رکھے گئے یہاں تک کہ اگر ایک شخص مسجد سے کوئی مٹی کوڑا بھی اٹھا کر پھینک دیتا ہے (وہ بھی دکھا دیا گیا اسی طرح) میری امت کے گناہ بھی مجھے دکھائے گئے مجھے (ان میں) کوئی گناہ اس سے بڑا محسوس نہ ہوا کہ ایک شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت سیکھنے کی توفیق ملی تھی اور اس نے (اپنی غفلت) سے اس کو بھلا دیا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:..... یہاں بھولنے سے مراد غفلت و بے پروائی کی وجہ سے بھول جانا ہے۔ (فتح الباری)

(۱۱۴۰/۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَمْرٍ يُفْقَرُ الْقُرْآنُ، ثُمَّ يَنْشَأُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ أَجْذَمًا رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ

ترجمہ:..... حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ہاتھ کٹے ہوں گے۔ (سنن ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث کی شرح میں علامہ خطابی کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد ظاہری معنی ہے کہ ہاتھ کئے ہوئے اللہ کے دربار میں پیش ہوگا۔ ابن اعرابی رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ خیر و بھلائی سے خالی ہوں گے اور بعض شراح نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی حجت و دلیل نہ ہوگی۔

قرآن پاک کے حفظ اور یاد کرنے کے لیے دعا کی ترغیب

(۱/۱۱۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا نُفْلٍ أَنْتَ تَمْلِكُ هَذَا الْقُرْآنَ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا الْحُسَيْنِ! أَفَلَا أَعَلِمْتَ كَلِمَاتٍ يَفْعَلُكَ اللَّهُ بِهِنَّ، وَيَنْقُضُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ، وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ؟ قَالَ: أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِمَنِي - قَالَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا اسْتَطَلَّتْكَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودٌ، وَالِدُعَاءِ فِيهَا مُسْتَجَابٌ فَقَدْ قَالَ أَحَدٌ يَغْفُوبُ لِيَبْنِي: "سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي" (يوسف: ۹۸) يَقُومُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ قُمْ فِي وَسْطِهَا، فَإِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ قُمْ فِي أَوَّلِهَا، فَصَلِّ أَرْبَعَةَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِقَاضِيَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةَ يَس، وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقَاضِيَةِ الْكِتَابِ وَحَمْدَ النَّحَابِ، وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِقَاضِيَةِ الْكِتَابِ وَآلِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ، وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِقَاضِيَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفْضِلُ، فَإِذَا قَرَعْتَ مِنَ التَّهْنِيدِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ - وَصَلِّ عَلَى وَاحِدٍ، وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ، وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْأَخْوَانِ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ، ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ، االلَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِثَوَلِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي، وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْبَغِي، وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي، االلَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ، وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَبَدًا أَتْلُوهُ عَلَى النَّاسِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي االلَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصِيرَتِي، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلْبِي وَأَنْ تُشَرِّعَ بِهِ صَدْرِي، وَأَنْ تُسَمِّعَ بِهِ بَدَنِي، فَإِنَّهُ لَا يَعْينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ، وَلَا تُؤْتِينِيهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَعَلِّي الْعَظِيمِ، يَا أَبَا الْحُسَيْنِ تَفْعَلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ لَجَمَعٍ أَوْ حَمْسًا، أَوْ سَبْعًا مُجَابٍ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُ مُؤَمِّنًا قَطُّ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَوْلَ اللَّهِ مَا لَيْتَ عَلَيَّ إِلَّا حَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ السَّجْدِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَلَا أَخَذُ إِلَّا أَرْبَعَةَ آيَاتٍ وَخَوَّهَا، فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَقَلَّتْ، وَأَنَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَخَوَّهَا، فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ، فَإِذَا رَدَدْتُهُ تَقَلَّتْ، وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْآحَادِيثَ، فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْصِرْ مِنْهَا حَرْفًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِنْدَ ذَلِكَ: مُؤَمِّنٌ وَرَبُّ الْكُفَّةِ، يَا أَبَا الْحُسَيْنِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت علیؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن! میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لیے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے، حضرت علیؓ نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجیے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر یہ ہو سکتا ہو کہ

رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھ جاؤ (تو بہت ہی اچھا ہے) کیوں کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اس وقت کے انتظار میں حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ **سَوْفَ اسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي** عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، (یعنی جمعہ کی رات میں) اگر اس وقت جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یسین شریف پڑھو، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ المجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو اور جب التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو اول حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد و ثناء کرو اس کے بعد مجھ پر درود و سلام بھیجو اس کے بعد تمام انبیاء پر درود بھیجو اس کے بعد تمام مؤمنین کے لیے اور ان تمام مسلمان بھائیوں کے لیے جو مجھ سے پہلے مر چکے ہیں استغفار کرو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔

ضروری فائدہ:..... دعا آگے آرہی ہے اس کے ذکر سے قبل مناسب ہے کہ حمد و ثناء اور درود و استغفار جس کا نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا ہے اس کی مختصر طور پر معتبر کتابوں سے ایک دعا نقل کر دی جائے تاکہ جو لوگ اپنے طور سے نہیں پڑھ سکتے وہ اس کو پڑھیں اور جو حضرات خود پڑھ سکتے ہوں وہ اس پر قناعت نہ کریں بلکہ حمد و ثناء اور صلاۃ و استغفار کو اچھی طرح سے مبالغہ سے پڑھیں، دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَدَدُ خَلْقِہٖ وَرَحْمٰتِہٖ عَرَشِہٖ وَوِیْدَادِ کَلِمَاتِہٖ اَللّٰہُمَّ لَا اَحْضِیْ ثَنَاءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنٰتِ عَلٰی نَفْسِکَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاٰخِی الْہَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ الْبَرَرۃِ الْکَرَامِہِ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْمَلَائِکَۃِ وَ الْمُقَرَّبِیْنَ رَزَقْنَا غَفُوْرًا لَّنَا وَ لَا تُخَوِّدْنَا اَللّٰہُمَّ سَبِّحُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَزَقْنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِیِّ الدِّیْنِ وَ لِحَمِیْمِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ حَمِیْمٌ الدَّعَوَاتِ

ترجمہ:..... تمام تعریف جہانوں کے پروردگار کے لیے ہے ایسی تعریف جو کسی مخلوق کے اعداد کے برابر ہو، اس کی مرضی کے موافق ہو، اس کے عرش کے وزن کے برابر ہو، اس کے کلمات کے برابر ہو، اے اللہ میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف خود بیان کی ہے، اے اللہ ہمارے سردار نبی امی اور ہاشمی پر درود و سلام اور برکات نازل فرما اور اس کی آل پر اور اس کے پاکیزہ و مکرم تمام اصحاب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، اور تمام نبیوں، رسولوں اور ملائکہ مقررین پر بھی درود و سلام اور برکات نازل فرما، اے ہمارے رب ہماری اور ہم سے پہلے مسلمانوں کی مغفرت فرما اور ہمارے دلوں میں مؤمنین کی طرف سے کینہ پیدا نہ ہونے دے، اے ہمارے رب بے شک تو مہربان اور رحیم ہے، اے رب العالمین: میری اور میرے والدین کی اور تمام مؤمنین کی اور مسلمانوں کی مغفرت فرما بے شک تو دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

اس کے بعد وہ دعا پڑھے جو نبی کریم ﷺ نے حدیث بالا میں حضرت علیؑ کو تعلیم فرمائی ہے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰہُمَّ اِزْخِنِیْ بِتَزْلِیْلِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ، وَ اِزْخِنِیْ اَنْ اَنْکَلِفَ مَا لَا یُعِیْنِیْ، وَ اِزْخِنِیْ حَسْنَ النَّظْرِ فِیْ مَا یُزِیْدُکَ عِلْمًا، اَللّٰہُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ، وَ الْعِزَّةِ الْاَلِیِّ لَا تُزَامُ اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰہُ تَاَزَحْمُنْ بِجَلَالِکَ، وَ نُورِ وَ جْہِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ اِزْخِنِیْ اَنْ اَتْلُوْہُ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُزِیْدُکَ عِلْمًا، اَللّٰہُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ، وَ الْعِزَّةِ الْاَلِیِّ لَا تُزَامُ، اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰہُ تَاَزَحْمُنْ بِجَلَالِکَ وَ نُورِ وَ جْہِکَ اَنْ تُنَوِّزَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ، وَ اَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَ اَنْ تُفْرِجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَ اَنْ تُنَوِّحَ بِہٖ صَدْرِیْ، وَ اَنْ تَسْتَعْمِلَ بِہٖ ہَدِیْیَ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ، وَ لَا تُؤْتِیْنِیْہٖ اِلَّا اَنْتَ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ:..... اے اللہ العالمین! مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ ہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں

میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما، اے اللہ: اے زمین و آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے: اے عظمت اور بزرگی والے! اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ، اے رحمن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے کلام پاک مجھے سکھلا دیا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کر دے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے، اے اللہ! زمین اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے، اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے اے اللہ! اے رحمن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور فرما اور میری زبان کو اس پر جاری کر دے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور کر دے اور میرے سینے کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھو دے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی نہیں پوری کر سکتا اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی مگر اللہ برتر بزرگی والے کی مدد سے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کر، انشاء اللہ وغرض قبول کی جائے گی، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مؤمن سے بھی قبولیت دعانہ چو کے گی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو پانچ یا سات ہی جمعہ گزرے ہوں گے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہ ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی ازبر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن شریف میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہے اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اس کو دوبارہ کہتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث سنتا ہوں (اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں) تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم: تو (پکے) ایمان والا ہے، اے ابوالحسن۔ (حضرت علیؓ کی کنیت ہے) (ترمذی و حاکم)

قرآن پاک کی خبر گیری اور اس کی تلاوت اچھی آواز سے کرنے کی فضیلت

(۱/ ۱۱۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْأَبْلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ: وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَحَقَّرَ أَدْبَالَ الْبَيْتِ وَالنَّهَارِ وَذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقْضِ بِهِ نَيْبَهُ تَرْجَمَ:..... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن والے (یعنی حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹوں (والے) کی سی ہے اگر ان پر نگاہ رکھے گا تو حفاظت کر سکے گا اور اگر انہیں کھول دیا تو بھاگ جائیں گے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے کہ حافظ قرآن اگر اسے کھڑا ہو کر (نماز میں) پڑھے گا دن کو بھی اور رات کو بھی تو یاد رکھ سکے گا اور اگر یہ نہ کیا تو بھول جائے گا۔

فائدہ:..... یعنی آدمی اگر جانور کی حفاظت سے غافل ہو جائے اور وہ رسی سے نکل جائے تو بھاگ جائے گا اسی طرح اگر کلام پاک کی حفاظت نہ کی جائے گی تو وہ بھی یاد نہ رہے گا بھول جائے گا۔ جانوروں میں سے اونٹ کی مثال خاص طور پر دینے کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے چارے کے لیے گائے بھینس کی طرح مالک کا زیادہ محتاج نہیں ہوتا ہے، بلکہ جہاں اس کی ٹانگ کا بند کھلا وہ اپنے کھانے دانے کی تلاش میں نکلا۔

(۲/ ۱۱۵۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ مَا لَا حِدِيدَهُ يَقُولُ: نَيْبُ آيَةٍ كَيْتٌ وَكَيْتٌ، بَلْ هُوَ نَيْبٌ، اسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْقِيحًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعِيمِ

بَعَثَ لَهَا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هَكَذَا، وَمُسْلِمٌ مَوْقُوفًا

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں نے فلاں فلاں آیت بھلا دی (اس نے وہ بھلائی نہیں) بلکہ وہ بھول گیا قرآن مجید کو یاد رکھنے کی کوشش کرو وہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی کہیں زیادہ تیزی سے نکل جانے والا ہے جتنا اونٹ اپنی بندشوں سے نکل بھاگنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں قرآن مجید کو محفوظ رکھنے کی تاکید کے علاوہ ایک خاص بات یہ ارشاد فرمائی ہے کہ اگر کوئی خدا نخواستہ قرآن کی کوئی آیت یا سورت بھول گیا تو اس کو اس طرح ذکر نہ کرے کہ گویا بالقصد اس کو بے پروائی کر کے بھلا دیا ہے اس میں ایک طرح کی بے باکی پائی جاتی ہے بلکہ اس کا ذکر اس طرح کیا جائے کہ گویا غیر اختیار طور پر فلاں سورت یا آیت مجھے یاد نہ رہی جس پر اسے خود بھی افسوس و ندامت ہے۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بے باکی سے یہ کہنا کہ میں نے فلاں آیت یا سورت بھلا دی مکروہ ہے۔

(۱۱۵۳/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَذْرَبَ اللَّهُ لِعَيْنِي وَغَضِبَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ بِالنُّزْأَةِ بِالنُّزْأَةِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ حق سبحانہ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس خوش الحان نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الہی خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز سے پڑھتا ہو۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی)

فائدہ:..... حضرات انبیاء علیہم السلام چونکہ آداب کی تلاوت کو بکمال ادا کرتے ہیں اس لیے ان کی طرف اور زیادہ توجہ ہونا ظاہر ہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل فالافضل حسب حیثیت پڑھنے والے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔

(۱۱۵۵/۶) وَرَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَّابٍ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ فُضَّالَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلَّهِ أَشَدُّ أَذْنَا لِلرَّجُلِ الْحَسَنِ الْقَوْتِ، بِالنُّزْأَةِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْئَةِ إِلَى قَيْئِهِ

ترجمہ:..... حضرت فضالہ بن عبیدؓ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ حق سبحانہ قاری کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ کان لگاتے ہیں جو اپنی گانے والی باندی کا گانہ سن رہا ہو۔ (حاکم، احمد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، بیہقی)

فائدہ:..... البتہ کلام پاک میں یہ ضروری ہے کہ اس کو گانے کی آواز میں نہ پڑھا جائے حدیث بالا میں مثال دینے سے مقصود صرف اتنا ہے کہ جیسے گانے کی آواز کی طرف فطرۃ اور طبعاً توجہ ہوتی ہے ایسے ہی اللہ جل شانہ اس شخص سے زیادہ قاری کی آواز کی طرف کان لگاتے ہیں جو اپنی گانے والی باندی کا گانہ سن رہا ہو۔ گانے کی آواز میں قرآن کریم کو پڑھنے کی ممانعت آئی ہے ایک حدیث میں ہے کہ اباسم و لحون اهل العشق یعنی اس سے بچو کہ جس طرح عاشق موسیقی کے قوانین پر پڑھتے ہیں غزل کو بنانا کر اس طرح مت پڑھو۔

(۱۱۵۶/۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

ترجمہ:..... حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف کو اپنی آوازوں سے خوشنما بناؤ۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... ایک حدیث میں آیا ہے کہ اچھی آواز سے کلام اللہ شریف کا حسن دو بالا ہو جاتا ہے طائوسؓ کہتے ہیں کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اچھی آواز سے پڑھنے والا کون شخص ہے، ارشاد فرمایا کہ جب تو اس کو تلاوت کرتے دیکھے تو محسوس کرے کہ اس پر اللہ کا خوف ہے یعنی اس کی آواز سے مرعوب ہونا محسوس ہوتا ہو۔

(۱۱۵۷/۱۰) وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَرَرْنَا أَبُو بَلْبَاهُ فَأَتَيْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَجُلٌ رَثٌ الْهَيْئَةُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ مَعًا مَنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِالْقُرْآنِ. قَالَ: فَقُلْتُ لَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الْقُوتِ؟ قَالَ: يُحِبُّهُ مَا اسْتَطَاعَ۔ رواه ابوداؤد

ترجمہ:..... حضرت ابن ابی ملیکہ عبید اللہ بن ابی یزید سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہؓ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا، ہم بھی ان کے ساتھ ہو لیے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں گئے اور (اجازت لے کر) ان کے ساتھ ہم بھی داخل ہو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک معمولی رہن کہن والے سادہ مزاج انسان ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو قرآن کریم خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا کہ اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو؟ فرمایا کہ جہاں تک ہو سکے آواز کو سنوار کر پڑھے۔ (سنن ابوداؤد)

سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اس کے پڑھنے کی ترغیب

(۱۱۵۸/۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي بِالْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي، فَقَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى: "إِسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ" (الانفال: ۲۳) ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَعْلَمُ أَنَّكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ يَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا عِلْمَ لَكَ أَكْبَرُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمُبَارَكُ، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ، رواه البخاری، وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید بن معلیؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی، میں (نماز کی وجہ سے) جواب نہ دے سکا جب (نماز سے فارغ ہو کر) حاضر خدمت ہوا تو عرض کیا: اللہ کے رسول میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف کی آیت میں نہیں پڑھا: **اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ** اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلائیں پھر ارشاد فرمایا کہ تم کو قرآن شریف کی سب سے بڑی سورت یعنی سب سے افضل بتلاؤں گا تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے، پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلنے لگے) جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا: میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظیم الشان سورت بتلاؤں گا (اب فرمائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** (وہ) سبع مثانی (سات آیتیں مکرر) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو نماز کی حالت میں جواب دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی جیسا کہ نماز میں آپ ﷺ کو خطاب کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ سورۃ فاتحہ کو "ایک بہت بڑی سورت" اس لیے فرمایا کہ وہ اللہ رب العزت کے نزدیک بڑی قدر رکھتی ہے اور الفاظ کے اختصار کے باوجود اس کے فوائد و معانی بہت زیادہ ہیں اس لیے کہا جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے صرف ایک جزء کے تحت دین و دنیا کے تمام مقاصد آجاتے ہیں۔ "وہ سات آیتیں ہیں" جن سے مراد دراصل قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: **وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمُبَارَكِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ** یعنی "اے محمد! ہم نے آپ کو وہ سات آیتیں عطا کی ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں (یا یہ کہ ان سات آیتوں کی ثناء کی گئی ہے فصاحت اور اعجاز کے ساتھ اور ان سات آیتوں سے مراد سورۃ فاتحہ ہے) اور ریا ہے ہم نے آپ کو قرآن عظیم" یہاں "قرآن عظیم" سے بھی سورۃ فاتحہ مراد ہے کیوں کہ سورۃ فاتحہ باعتبار معانی و فوائد کے قرآن کا جزو اعظم ہے اس لیے مبالغہ فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہے۔

(۱۱۵۹/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَقْبَى بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ: يَا أَقْبَى وَهَلْ يُصَلِّي، قَالَتْكَ أَقْبَى فَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلَّى أَقْبَى فَحَقَّقَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَلَسَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا عَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا مَنَعَكَ يَا أَقْبَى أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: فَلَمْ تُجِبْ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْكَ؟ (أَبَى اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ؟) قَالَ: بَلَى، وَلَا أَعُوذُ إِلَّا بِشَاءِ اللَّهِ، قَالَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَعْلِمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي الشُّرَاةِ، وَلَا فِي الْأَنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ وَمِثْلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَرَأْتُ الْفُرْقَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي لَفِي يَدِهِ مَا أَتَزَلَّ اللَّهُ فِي الشُّرَاةِ وَلَا فِي الْأَنْجِيلِ، وَلَا فِي الزَّبُورِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ وَمِثْلُهَا، وَإِنَّمَا سَبَّحُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْعَظِيمِ الَّذِي أُعْطِيَتهُ۔

رواه الترمذی، ورواه ابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما، والحاكم باختصار عن أبي هريرة عن أبي، وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک بار) ابی ابن کعبؓ کے پاس تشریف لائے اور آواز دی اے ابی: وہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابی متوجہ تو ہوئے (لیکن) جواب نہ دیا اور نماز مختصر کر کے حاضر خدمت ہوئے اور سلام کیا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اور ارشاد فرمایا: اے ابی: کس وجہ سے تم نے میری آواز کا جواب نہ دیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے اللہ کا یہ ارشاد نہ پڑھا ”اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلائیں“۔ عرض کیا ضرور پڑھا ہے، اب آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو یہ پسند ہے کہ تم کو ایسی سورۃ سکھاؤں جس کی طرح کی کوئی سورۃ نہ تورات میں ہے نہ انجیل میں نہ زبور اور نہ قرآن پاک میں ہے؟ عرض کیا: ضرور سکھائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں تم کس طرح (یعنی کیا) پڑھتے ہو؟ انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ: قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس جیسی سورت نہ تورات میں ہے نہ انجیل اور زبور میں اتاری گئی ہے اور نہ ہی قرآن میں نازل کی گئی ہے سورہ فاتحہ سبع مثانی (یعنی سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں) اور یہ ”قرآن عظیم“ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ (ترمذی صحیح ابن خزيمة، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۱۶۰/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَقْصَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَسْأَلٍ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: قَسَمْتُهَا لِي وَلِعَبْدِي لَعْبْدِي فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ اللَّهُ: حَمْدِي عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) قَالَ: أَتُنِي عَلَى عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: (هَالِكٌ يَوْمَ الدِّينِ) قَالَ: مَجْدِي عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: (إِنَّا لَنَعْبُدُ وَإِنَّا لَنَسْتَعِينُ) قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَسْأَلٍ، فَإِذَا قَالَ: (إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ: هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَسْأَلٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کر دیا ہے اور اپنے بندے کو وہ دوں گا جو مانگے گا، جب بندہ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﷻ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (جواب میں) فرماتا ہے: حمدنی عبدی۔ ”میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے“ جب بندہ: الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﷻ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے: انی علی عبدی۔ ”میرے بندے نے میری ثناء کی“ جب بندہ: هَالِكٌ يَوْمَ الدِّينِ ﷻ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے: حمدنی عبدی۔ ”میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی“ جب بندہ پڑھتا ہے: إِنَّا لَنَعْبُدُ وَإِنَّا لَنَسْتَعِينُ ﷻ اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے: ”یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے جو بندہ مانگے گا دیا جائے گا“ جب بندہ پڑھتا ہے: إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﷻ صِرَاطَ

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَوِيَ الْمُغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا تَتْلُوا الْقُرْآنَ عَلَيْهِمْ (۱۱۶۱/۵) ”یہ میرے بندے کے لیے ہے اور جو مانگا دیا گیا“۔ (مسلم)

(۱۱۶۱/۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقِيصًا مِنْ فَوْقِهِ فَتَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَحَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَكُنْزٌ مِنْهُ مَعْلُوكٌ، فَقَالَ: هَذَا مَعْلُوكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبَشِرْ بِتُورَيْنِ أَوْ تَيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تُقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيََتْهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک بار جبریلؑ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں اوپر (آسمان) سے کچھ کھڑکائی دیا انہوں نے اوپر کو سر اٹھایا اور پھر کہا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے۔ (نورانی ایک فرشتہ موجود ہوا) حضرت جبریلؑ نے فرمایا: یہ فرشتہ ہے جو (اس دروازے سے) زمین پر آیا ہے یہ بھی آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا، اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا: (اللہ کے رسول) خوش خبری ہو آپ کو دو نور دیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے تھے ایک سورۃ فاتحہ دوسرے سورہ بقرہ کی آخری (دو) آیات، ان کا جو ایک حرف بھی آپ پڑھیں گے وہ آپ کو ملے گا۔ (مسلم، نسائی، حاکم)

(۱۱۶۲/۶) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُعْطِيْتُ مَعْلَاةَ التَّوْرَةِ الشَّعْبَ، وَأُعْطِيْتُ مَعْلَاةَ الزَّبُورِ الْيَهُودَ، وَأُعْطِيْتُ مَعْلَاةَ الْإِنْجِيلِ النِّسْيَانِيَّةَ، وَفُضِّلْتُ بِالنَّبِيِّ وَالْقُرْآنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

ترجمہ:..... حضرت وائلہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے تورات کے بدلہ میں سبع طول ملی ہے اور زبور کے بدلہ میں ”مسمین“ اور انجیل کے بدلہ میں مثنیٰ اور مفصل مخصوص ہیں میرے ساتھ۔ (احمد)

فائدہ:..... کلام پاک کی اول سات سورتیں ”طوال“ کہلاتی ہیں، اس کے بعد کی گیارہ سورتیں مسمین اور اس کے بعد کی بیس سورتیں ”مثنیٰ“ کہلاتی ہیں اور ان کے بعد ختم قرآن تک ”مفصل“۔ یہ مشہور قول ہے مقصد یہ ہے کہ جس قدر کتب مشہورہ ساویہ پہلے نازل ہوئی ہیں ان سب کی نظیر قرآن پاک میں موجود ہے، ان کے علاوہ مفصل اس کلام پاک میں مخصوص ہیں جس کی مثال پہلی کتابوں میں نہیں ملتی۔

سورۃ بقرہ و آل عمران کی تلاوت کی فضیلت اور سورۃ آل عمران کی آخری آیات پڑھ کر اس میں غور و فکر نہ کرنے کا بیان

(۱۱۶۳/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجْعَلُوا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ عَقَابِ إِبْلِيسَ الشَّيْطَانِ يَفْزُقُ مِنَ النَّبِيِّ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ (یا درکھو) شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم، نسائی، ترمذی)

فائدہ:..... ”مقبرے نہ بناؤ“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مقبرے ذکر اللہ عبادت اور تلاوت قرآن سے خالی ہوتے ہیں اس طرح اپنے گھروں کو ان چیزوں سے خالی نہ رکھو کہ ان میں مردوں کی مانند پڑے رہو اور ذکر اللہ وغیرہ نہ کرو بلکہ اپنے گھروں میں نماز بھی پڑھو اور ذکر اللہ میں مشغول رہو اور تلاوت قرآن بھی کرتے رہو اور ذکر و شغل میں افضل اور گھر والوں کے لیے بہت فائدہ مند وہ تلاوت قرآن ہے۔ فرمایا: ”شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے“ اس کا مطلب یہی ہے کہ تلاوت قرآن کریم خصوصاً سورۃ بقرہ کی تلاوت نہ صرف یہ کہ گھر میں رحمت و برکت کے دروازے کھلنے کا باعث ہے بلکہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ایسا گھر شیطان کی نفوس اور اس کے مکر فریب کے سایہ سے محفوظ رہتا ہے ویسے تو عمومی طور پر تلاوت قرآن کریم باعث رحمت و برکت ہے مگر اس موقع پر

سورہ بقرہ کو خاص طور پر اس لیے ذکر فرمایا کہ اس سورت میں اللہ رب العزت کے اسماء اور احکام بہت مذکور ہیں۔

(۱۱۶۳/۲) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَقْرَةُ سِتْرُ الْقُرْآنِ وَذُوْنُهُ نَزَلَ مَعَهُ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا كَمَا تَوَلَّى مَلَكَهَا وَاسْتُخْرِجَتْ: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرہ: ۲۵۵) مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ قُوِّصَلَتْ بِهَا أَوْ قُوِّصَلَتْ بِسُورَةِ الْبَقْرَةِ وَتَسِ قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَفْتَرُوهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهُ وَالذَّارِ الْأَخْرَجَةُ إِلَّا عُفِرَتْ لَهُ. رواه احمد

ترجمہ:..... حضرت معقل بن یسارؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سورہ بقرہ قرآن پاک کا کوہان اور چوٹی ہے اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی فرشتے اترتے ہیں، اور آل عمران عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے پھر اس کو سورہ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور یس قرآن کا دل ہے جو اس کو پڑھے گا اور وہ اللہ کو اور آخرت کو چاہتا ہو تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (احمد)

(۱۱۶۵/۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَ أَوْ زَيْنَ الْبَقْرَةِ. وَسُورَةُ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَاتَانِ. أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ ظِلْمٍ صَوَافٍ تَخَاجَبُ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ، فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ. وَلَا تُسْطَلِقُهَا الْبَطَلَةُ. قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ. رواه مسلم

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید پڑھو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ (خاص طور پر) دوروشن (سورتیں) پڑھو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن یہ دونوں سورتیں اس طرح آئیں گی جیسے دو بدلیاں ہوں، جیسے قطار باندھے پرندوں کے دوغول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والے کی حمایت کر رہی ہوں گی (اور خصوصیت سے) سورہ بقرہ پڑھو، اس کا حاصل کرنا (یعنی) اسے پڑھنا یاد کرنا اور سمجھنا، برکات کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت و محرومی ہے اور اس سورت کو غلط قسم کے لوگ پڑھ اور سیکھ ہی نہیں سکتے معاویہ بن سلام کہتے ہیں غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں۔ (صحیح مسلم)

(۱۱۶۶/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ شَيْءٍ سِتْرٌ، وَإِنَّ سِتْرَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سِتْرَةُ آيِ الْقُرْآنِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ أَيْضًا، وَلَفْظُهُ: سُورَةُ الْبَقْرَةِ فِيهَا آيَةٌ سِتْرَةُ آيِ الْقُرْآنِ لَا تُفْتَرُ فِي نَيْتٍ وَفِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ، وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن مجید کا کوہان سورہ بقرہ ہے اس میں ایک آیت ایسی ہے کہ جو قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ (ترمذی)

اور حاکم کی روایت میں ہے کہ سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے، وہ (آیت) جس گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان (اور شیطانی اثرات) ہوں تو وہ دور ہو جائیں گے وہ آیت آیت الکرسی ہے۔ (حاکم)

(۱۱۶۷/۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سِتْرًا، وَإِنَّ سِتْرَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي بَيْتِهِ لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ، وَمَنْ قَرَأَهَا تَحْتَ الْكُرْسِيِّ لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک کوہان (یعنی چوٹی اور نشان امتیاز و رفعت) ہوتا ہے قرآن مجید کا کوہان سورہ بقرہ ہے، جس نے اسے اپنے گھر میں رات کو پڑھ لیا شیطان تین رات اس کے گھر میں داخل نہ ہوگا اور جس

نے اسے دن میں پڑھ لیا تین روز تک شیطان اس کے گھر میں نہ آ سکے گا۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۱۶۸/۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَأُ فِيهِ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔ رواه الحاكم

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: سورہ بقرہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو، اس لیے کہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (حاکم)

(۱۱۶۹/۹) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ، وَكَسْرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَفْئَالٍ مَا تَسْبِيهُنَّ بَعْدُ قَالَ: كَانَهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلُمَتَانِ سَوْدَوَاتِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَلْقٍ صَوَافٍ يُخَاجِبَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا، رواه مسلم والترمذی

ترجمہ:..... حضرت نواس بن سمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن مجید لایا جائے گا اور لوگ بھی لائے جائیں گے جو دنیا میں اس پر عمل کیا کرتے تھے قرآن مجید کے آگے آگے سورہ بقرہ اور آل عمران چل رہی ہوں گی (حضرت نواسؓ صحابی فرماتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کی جو مثال دی تھی میں اسے آج تک نہیں بھولا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تھا: وہ اس طرح چلی آ رہی ہوں گی جیسے دو سیاہ بدلیاں یا دو سائبان ہوں اور ان کے درمیان روشن شکاف ہو، یا جیسے قطار باندھے ہوئے پرندوں کے غول ہوں یا اپنے پڑھنے والوں کی حمایت کر رہی ہوں گی۔ (مسلم و ترمذی)

(۱۱۷۰/۱۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اللَّهُ خَشِعَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بِأَيِّتَيْنِ أُعْطَانِيهِمَا مِنْ كُنُوزِ الدُّنْيَا نَحْتِ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ فَأَنْتُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَفُرَاؤُكُمْ وَدُعَاؤُكُمْ، رواه الحاكم

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو دو آیتوں (یعنی آمن الرسول سے آخر تک) پر ختم فرمایا ہے یہ دو آیتیں مجھے اپنے اس خزانے سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے، لہذا ان آیتوں کو تم سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ کیوں کہ وہ آیتیں رحمت ہیں اور قرآن میں ہیں اور تمام دینی و دنیوی بھلائیوں کے حصول کے لیے دعائیں۔ (حاکم)

(۱۱۷۱/۱۳) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَخْبِرْنِي بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فَسَكَّتْ، ثُمَّ قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مِنَ اللَّيَالِي، قَالَ يَا عَائِشَةُ: ذَرِينِي أَتَعْبُدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي۔ قُلْتُ: وَاللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ فُرْجَكَ، وَأُحِبُّ مَا يُسْرُكُ۔ قَالَ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَتْ: فَلَمَّا نَزَلَ يَبْكِي حَتَّى بَلَ حَجْرَهُ، قَالَتْ: وَكَانَ جَالِسًا فَلَمَّا نَزَلَ يَبْكِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَ حَجْرَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ الْأَرْضَ فَجَاءَ بِإِلَّالٍ يُؤْوِيهِ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَاهُ يَبْكِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْكِي، وَقَدْ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأْخُرُ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔ لَقَدْ تَرَكْتُ عَلَى اللَّيْلَةِ آيَةً: وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا: (إِنْ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) (البقرة: ۱۷۳) الْآيَةُ كُلُّهَا، رواه ابن حبان في صحيحه وغيره

ترجمہ:..... حضرت عبید بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ آپ نے رسول پاک ﷺ کی جو سب سے عجیب بات دیکھی ہو وہ بتائیے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہیں پھر ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک رات فرمایا: عائشہ مجھے چھوڑو، آج کی رات اپنے رب کی عبادت کروں، میں (یعنی حضرت عائشہؓ نے) کہا (اللہ کے رسول) مجھے آپ کے پاس رہنا بھی پسند ہے اور جس میں آپ خوش ہوں میں اس

میں بھی خوش ہوں، چنانچہ آپ ﷺ اٹھے وضو کیا اور نماز پڑھنے کمرے ہو گئے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مسلسل رونا شروع کیا، یہاں تک کہ اپنی گود (آنسوؤں سے) تر کر لی، کہتی ہیں، آپ ﷺ (نماز میں) بیٹھے ہوئے روتے رہے یہاں تک کہ اپنی ڈاڑھی تر کر لی، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر آپ برابر روتے رہے یہاں تک کہ زمین بھی تر کر لی، اتنے میں حضرت بلالؓ کو (عجری) نماز کے لیے بلانے آگئے انہوں نے جب آپ کو روتے دیکھا تو عرض کیا اللہ کے رسول: آپ روتے ہیں؟ آپ کے تو اللہ نے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمادیے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا میں ایک شکر گزار بندہ نہ ہوں، آج ہی کی رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے براہے اس کے لیے جو اسے پڑھے اور اس پر غور و فکر نہ کرے، (وہ آیت یہ ہے) ﴿فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾۔ اخیر آیت تک جس نے اس کو پڑھا اور اس میں غور و فکر نہ کیا تو اس کے لیے ہلاکت ہے۔ (صحیح ابن حبان وغیرہ)

[اور ابن ابی دنیا کی روایت میں ہے کہ جس نے آل عمران کا آخری حصہ پڑھا اور اس میں غور و فکر نہ کیا تو اس کے لیے ہلاکت ہے اور اپنی انگلیوں سے دس بار کا اشارہ کیا۔ (یعنی بہت ہی خسارہ اور محرومی ہے)۔]

آیت الکرسی پڑھنے کی ترغیب اور اس کی تفصیل

(۱۱۴۲/۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَقْرَأُ. وَكَانَتْ تُحِبُّهُ الْمَوَلُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ قَالَتْ: فَتَقْذِفُكَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ أَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: فَأَخَذَهَا فَحَلَقَتْ أُبْ لَا تَعْمُدُ فَأَرْسَلَهَا. فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ أَيْبُوتُ؟ قَالَ: حَلَقْتُ أُبْ لَا تَعْمُدُ قَالَ: كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ. قَالَ: فَأَخَذَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَحَلَقَتْ أُبْ لَا تَعْمُدُ فَأَرْسَلَهَا. فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ أَيْبُوتُ؟ قَالَ: حَلَقْتُ أُبْ لَا تَعْمُدُ فَقَالَ: كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ. فَقَالَ: مَا أَتَا بِشَارِكِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي ذَا كِبَرَةٍ لَكَ شَيْئًا آيَةُ الْكُزْبِيِّ إِفْرَافُ فِي بَيْتِكَ فَلَا يَفْزُقُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ. فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ أَيْبُوتُ؟ قَالَ: فَأَخَذْتُهَا بِمَا قَالَتْ: صَدَقْتَ وَهِيَ كَذُوبٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابوایوب انصاریؓ کی ایک الماری میں کچھ کھجوریں رکھی ہوئیں تھیں، ایک چھلوا (جن کی ایک قسم) آتا اور اس میں (کھجوریں) اٹھا کر لے جاتا تھا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی، آپ نے فرمایا: جاؤ اور اب جب تم اسے دیکھو تو اس سے کہنا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا ہے (اگلے دن) انہوں نے اسے پکڑ لیا، اس نے قسم کھائی کہ آئندہ نہیں آئے گا، انہوں نے چھوڑ دیا نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ عرض کیا کہ اس نے قسم کھائی ہے کہ آئندہ نہیں آئے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے اور اپنے جھوٹ کی وجہ سے پھر آئے گا، راوی کہتے ہیں کہ (وہ پھر آیا اور) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اسے پھر پکڑا اس نے پھر قسم کھائی کہ اب نہیں آئے گا انہوں نے چھوڑ دیا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارے قیدی کا کیا رہا؟ عرض کیا: اس نے پھر قسم کھائی ہے کہ آئندہ نہیں آئے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا اور وہ اپنے جھوٹ کی وجہ سے پھر آئے گا (پھر وہ آیا) حضرت ابوایوب انصاریؓ نے اسے پکڑ لیا اور فرمایا کہ آج میں تجھے چھوڑنے والا نہیں جب تک نبی کریم ﷺ کے پاس نہ لے جاؤں، اس نے کہا: (اچھا) میں تمہیں ایک (بڑی اچھی) بات بتاتا ہوں (اسے میرا معاوضہ سمجھ لو اور مجھے چھوڑ دو پھر اس نے بتایا) تم اپنے گھر میں آئیے الکرسی پڑھ لیا کرو تمہارے پاس نہ شیطان آئے گا نہ کچھ اور (بھوت بلانہ کوئی آفت) حضرت ابوایوب انصاریؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو (روزانہ کی طرح آج بھی) آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی کا کیا رہا؟ انہوں نے اس

کی بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہے تو وہ جھوٹا ہی مگر بات سچی کہہ گیا۔ (ترمذی)
فائدہ: اس انداز کا واقعہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ بھی پیش آیا۔

(۱۱۳/۲) وَعَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا الْمُثَنِّبِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَكْثَرُ؟ قَالَ: قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْثَرُ. قَالَ: يَا أَبَا الْمُثَنِّبِ! أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَكْثَرُ؟ قُلْتُ: لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرة: ۲۵۵) قَالَ: فَصَرَفَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: لِيُعْلَمَنَّ أَنَّكَ أَمَّا الْمُثَنِّبِ (رواه مسلم وابوداؤد)۔۔۔ ورواه احمد وابن ابی شيبه في كتابه بإسناد مسلم. وزاد: وَالَّذِي تَطْمِئِنُّ بِهِ إِسْرَافُ لِهَذِهِ الْآيَةِ لِسَانًا

وَصَفَتَيْنِ تَقْدُسُ الثَّلَاثُ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوالمثنذر! (یہ حضرت ابی بن کعبؓ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت سب سے عظیم ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں (کہ وہ کونسی آیت ہے) نبی کریم ﷺ نے (پھر) پوچھا کہ ابوالمثنذر تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت سب سے عظیم ہے؟ میں نے کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (یعنی پوری آیت انکری) حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا کہ ابوالمثنذر! اللہ کرے تمہارا علم خوشگوار ہو۔ (مسلم وابوداؤد)۔
 اور احمد وابن ابی شيبه کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس آیت کی ایک زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس تسبیح و تہلیل کرتی ہے۔

سورہ کہف کے پڑھنے کی ترغیب یا شروع کی دس آیات یا آخری دس آیات پڑھنے کی ترغیب

(۱۱۴/۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَجِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْكَافُرِ حُصِرَ مِنَ الدَّجَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَعِنْدَهُمَا: حُصِرَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی دس آیاتیں یاد کرے تو وہ دجال کے شر سے بچا یا جائے گا۔ (مسلم وابوداؤد و نسائی)۔ نیز صحیح مسلم شریف وابوداؤد کی روایت میں ہے کہ سورہ کہف کی آخری دس آیات۔ اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ سورہ کہف کی شروع کی تین آیات جو پڑھے گا دجال کے فتنے سے بچا یا جائے گا۔

فائدہ: دجال سے مراد یا تو وہ دجال ہے جو آخری زمانہ میں قیامت کے قریب پیدا ہوگا اور لوگوں کو اپنے مکر و فریب میں پھانسنے کا یا پھر ہر وہ جھوٹا اور فریبی مراد ہے جو اپنے جھوٹ و فریب سے لوگوں کو پریشان کرتا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں سورہ کہف کی شروع کی تین آیات پڑھنے پر دجال کے فتنے سے بچاؤ کی بشارت ہے بعض حضرات نے ان دونوں روایتوں میں یہ مطابقت پیدا کی ہے کہ جو شخص دس آیاتیں یاد کرے تو وہ دجال کے شر سے بچا یا جائے گا اگر وہ اس سے ملے، اور جو شخص تین آیاتیں پڑھے گا تو وہ دجال کے فتنے سے بچا یا جائے گا اگر وہ اس سے نہ ملے گا، حاصل یہ کہ دجال کا فتنہ اس کی ملاقات کی صورت میں زیادہ سخت ہوگا نسبت اس فتنے کے جو عدم ملاقات کی صورت میں ہوگا لہذا جو شخص دس آیاتیں یاد کرے گا تو وہ فتنہ ملاقات سے محفوظ رہے گا اور جو شخص تین آیاتیں پڑھے گا تو وہ اس فتنے سے محفوظ رہے گا جس میں لوگ دجال سے ملے بغیر گرفتار ہوں گے، اور دوسری مطابقت کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلے تو دس آیاتوں کے یاد کرنے پر مذکورہ بالا خاصیت و برکت کی بشارت دی گئی ہو پھر بعد میں ازراہ وسعت و فضل تین آیاتوں کے پڑھنے ہی پر یہ بشارت عطا فرمائی گئی۔ (از مظاہر حق)

(۱۱۴۵/۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْكَهْفَ عَمَّا أَنْزَلَتْ كَانَتْ لَهُ نَوَازِلُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَكِهِ - وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا تُمَحَّرَجَ الدَّجَالُ لَمْ يُسَلْطَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَوَصَّاهُ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كُتِبَ فِي رَقِيٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ قَالَ الْحَافِظُ: وَتَقَدَّرَ بَابُ فِي فَصْلِ قِرَاءَتِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتِلْكَ الْجُمُعَةُ فِي كِتَابِ الْجُمُعَةِ

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو سورہ کہف کو اس طرح پڑھے جیسے نازل کی گئی ہے یہ سورہ قیامت کے دن اس کے کھڑے ہونے کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگی۔ اور جس نے اس سورہ کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو وہ اس پر مسلط نہ ہو سکے گا اور جس نے وضو کے بعد یہ پڑھا: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ تو ایک کانڈ پر لکھ کر اس پر ایک مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک توڑی نہ جائے گی۔ (حاکم)

فائدہ:..... حافظ منذریؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات سورہ کہف پڑھنے کی فضیلت جمعہ کے بیان میں پہلے مزر پکی ہے۔

سورہ یسین کے پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

(۱۱۴۶/۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلُوبُ الْقُرْآنِ يَسُ لَا يَفْتَرُؤُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهَ وَالْآخِرَةَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ، إِفْرُؤُوهَا عَلَى مَوَاقِفٍ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَهٍ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ:..... حضرت معقل بن یسارؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قرآن کریم کا دل سورہ یسین ہے جو کوئی بھی اللہ کو خوش کرنے اور اپنی آخرت (سنوارنے) کی غرض سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا (اور فرمایا کہ) اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:..... گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کہ وہ اس سورت کی برکت سے بخش دیے جاتے ہیں اسی طرح کبیرہ گناہ بھی بخش دیے جاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معاف کر دے۔ ”مردوں“ سے مراد قریب المرگ ہیں، مطلب یہ ہے کہ جو شخص قریب المرگ ہو اس کے سامنے سورہ یسین پڑھنی چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں اس کو سننے اور اس کے معافی کی طرف اس کی توجہ ہو اس طرح اس کا سننا اس کے پڑھنے کے حکم میں ہو جائے گا جو اس کی مغفرت و بخشش کا ذریعہ ہوگا۔ (از مظاہر حق)

(۱۱۴۷/۳) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ يَسَ فِي لَيْلَةِ إِبْتِغَاءِ وَجْهِ اللَّهِ غُفِرَ لَهُ، رَوَاهُ مَالِكٌ، وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سورہ یسین کو رات میں اللہ کی رضا کے لیے پڑھے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (مالک، ابن السنی، صحیح ابن حبان)

سورہ ملک (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) پڑھنے کی ترغیب

(۱۱۴۸/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ -

رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و اللفظ له، و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان في صحيحه و الحاكم

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن شریف میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی ہی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرادے وہ سورہ تبارک الذی ہے۔ (ابوداؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ صحیح بن حبان، حاکم)

(۱۱۶۸/۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ: يَخْفَى تَبَارَكَ الَّذِي يَتَذَكَّرُ بِهِ الْمَلِكُ. رواه الحاكم

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت ہر مؤمن کے دل میں ہو یعنی تَبَارَكَ الَّذِي يَتَذَكَّرُ بِهِ الْمَلِكُ۔ (حاکم)

(۱۱۶۹/۳) وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَتُؤْتَى بِرَجُلَانِ، فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَيَّ مَا قَبِلْتُمَا سَبِيلًا كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْمُلْتِ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قَبْلِ صَدِيقِهِ أَوْ قَالَ: بِظَنِيهِ. فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَيَّ مَا قَبِلْتُمَا سَبِيلًا كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْمُلْتِ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ. فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَيَّ مَا قَبِلْتُمَا سَبِيلًا كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْمُلْتِ، فَهِيَ الْمُنَافِعَةُ تَمْسُكُ عَذَابَ الْقَبْرِ. وَهِيَ فِي السُّورَةِ سُورَةُ الْمُلْتِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْيَبَ. رواه الحاكم

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قبر میں آدمی پر عذاب آتا ہے پیروں کی طرف سے یہ سورت کہتی ہے کہ میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں (کیوں کہ) وہ سورہ ملک پڑھتا تھا، پھر وہ سینے کی طرف سے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو یہ سورہ کہتی ہے میری طرف سے تیرے لیے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے (کیوں کہ) وہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر سر کی طرف سے آتا ہے تو یہ کہتی ہے کہ تیرے لیے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے (کیوں کہ) وہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا، یہ سورت مانعہ۔ ہے قبر کے عذاب کو روکتی ہے، تو ریت میں اس کا نام سورہ ملک ہے جس نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت اچھا کام کیا اور بہت ثواب کمایا۔ (حاکم)

سورة اذا الشمس كورت، اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت کے پڑھنے کے ترغیب

(۱۱۸۰/۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى الْعَيْنِ فَلْيَقْرَأْ: (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) وَ (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) وَ (إِذَا السَّمَاءُ انشقت). رواه الترمذی وغیره

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو وہ سورہ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ اور سورہ إِذَا السَّمَاءُ انشقت پڑھے۔ (ترمذی، وحاکم وغیرہ)

فائدہ:..... ان سورتوں کو پڑھا جائے تو قیامت کا منظر خاصی تفصیل سے دکھایا گیا ہے، اگر ترجمہ و مطلب سمجھتے ہوئے ان سورتوں کو پڑھا جائے تو قیامت قائم ہونے اور دنیا کے فنا ہونے کا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔

سورة إِذَا زُلْزِلَتْ، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کے پڑھنے کے ترغیب

(۱۱۸۱/۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِذَا زُلْزِلَتْ) تَعْدِيلُ نَصَفِ الْقُرْآنِ، وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) تَعْدِيلُ ثُلُثِ الْقُرْآنِ، وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) تَعْدِيلُ رُبُعِ الْقُرْآنِ۔

رواہ الترمذی والحاکم

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ اذا زلزلت (اجر و ثواب میں) آدھے قرآن کے برابر، اور سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے اور سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی و حاکم)

(۱۱۸۲/۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانٌ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا عِنْدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ: (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ؟) قَالَ: بَلَى. قَالَ: ثُمُّ الْفُرَاتِيبُ. قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ؟) قَالَ: بَلَى. قَالَ: رُبِعُ الْفُرَاتِيبُ. قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ: (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ؟) قَالَ: بَلَى. قَالَ: رُبِعُ الْفُرَاتِيبُ. قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ: (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ؟) قَالَ: بَلَى. قَالَ: رُبِعُ الْفُرَاتِيبُ تَزَوَّجْتَ تَزَوَّجْتَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں شخص! کیا تم نے شادی کر لی؟ اس نے عرض کیا: نہیں اللہ کے رسول اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کر سکوں۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ نہیں؟ (یعنی قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تمہیں یاد نہیں) عرض کیا: جی ہے، ارشاد فرمایا: یہ تمہاری قرآن کے برابر ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ نہیں؟ عرض کیا جی ہے، ارشاد فرمایا یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی ہے، ارشاد فرمایا: چوتھائی قرآن کے برابر ہے، کیا تمہیں إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا جی ہے، ارشاد فرمایا: چوتھائی قرآن کے برابر ہے شادی کر شادی کر (گویا یہ سورتیں مہربیں)۔ (ترمذی)

سورة الهکم التکاثر کے پڑھنے کی ترغیب

(۱۱۸۲/۱) عَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُلَّ يَوْمٍ؟ قَالُوا: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ: (أَلْهَكُمُ الشَّكَاوُءُ) رَوَاهُ الْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ہزار آیت پڑھے؟ صحابہ نے عرض کیا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ اَلْهَكُمُ الشَّكَاوُءُ پڑھ لے۔ (حاکم)

فائدہ:..... یعنی اس کا اجر و ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے۔

سورة قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنے کی ترغیب

(۱۱۸۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، اللَّهُ الْقَدَمُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجِبَتْ، فَسَأَلْتُهُ مَاذَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: الْحُجَّةُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرَّجُلِ فَأَبْتَسَرَهُ، ثُمَّ فَرِيقْتُ أَنْ يَفُوتَنِي الْعَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. رَوَاهُ

مَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَنَسَائِي وَالْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آ رہا تھا آپ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: لازم ہوگئی، میں نے پوچھا کیا لازم ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے چاہا اس شخص کے پاس جا کر اس کو یہ خوشخبری دوں، پھر مجھے یہ ڈر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو پہر کا کھانا نہ نکل جائے پھر میں اس شخص کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ نکل چکا تھا۔ (مالک، ترمذی، نسائی، حاکم)

(۲/۱۱۸۵) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحْسِنُوا قِلَابِي سَأَقْرَأَ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. فَحَدَّثَ عَنْ حَدَّثٍ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ: (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) ثُمَّ دَخَلَ. فَقَالَ بَعْضُ الْبَعْضِ: إِنَّا نَرَى هَذَا خَبَرًا جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَلِكَ الَّذِي أَخْبَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ إِلَّا إِنَّمَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. رواه مسلم والترمذی

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب جمع ہو جاؤ (میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا) لوگ جمع ہو گئے پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرمائی، پھر (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے ہم آپس میں بات کرنے لگے کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ پر کوئی وحی آنے والی ہے جس کی وجہ سے آپ تشریف لے گئے، پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ (میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا) یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم و ترمذی)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تین حصوں پر تقسیم کیا ہے، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لکھو قرآن پاک کا ایک حصہ بنایا۔ (مسلم)

(۳/۱۱۸۶) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْعِجْرُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. عَنْ قَرَأَ: اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهْدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن

ترجمہ:..... حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں قرآن کا تہائی حصہ پڑھ لے؟ جس نے سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھ لی تو گویا اس نے قرآن کا تہائی حصہ پڑھ لیا۔ (ترمذی)

(۵/۱۱۸۷) وَعَنْ أَبِي سَجِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) يُرْوِدُهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَّقَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا تَكْعِدُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. رواه مالك والبخاری، وابوداؤد والنسائی

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی شخص کو بار بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی سورت پڑھتے ہوئے سنا، صبح کو یہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا گویا کہ اس پڑھنے کو کم سمجھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مالک، ابو داؤد، بخاری، نسائی)

فائدہ:..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو بار بار پڑھنے والے حضرت ابو سعید خدریؓ کے ماں شریک بھائی قتادہ بن نعمانؓ تھے۔

(۸/۱۱۸۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيُحْتَمِرُ (يَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: سَلُوهُ لَأَنِّي سَمِعْتُ ذَلِكَ؟ فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: لَأَنَّمَا صَفَهُ الرَّحْمَنُ، وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ مُجَبِّدٌ. رواه البخاری ومسلم والنسائی

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرتے تھے اور ہر قرأت کے ختم پر سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ضرور پڑھتے تھے، یہ لوگ جب واپس لوٹے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورۃ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اور مجھے اس کا پڑھنا پسند ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

(۹/۱۱۸۹) وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ أَبِي أُطْوَلٍ مِنْهُ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ الْخَبِيرَ، فَقَالَ: يَا قُلُلَاتِ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هَذِهِ الشُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: بخاری اور ترمذی کی روایت کے اخیر میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ان کے پاس آئے تو لوگوں نے یہ بات بتلائی، آپ ﷺ نے پوچھا: اے فلاں شخص! تمہیں کیا چیز مانع ہے اس سے کہ جیسے تمہارے ساتھی کہہ رہے ہیں ویسے کرو۔ اس سورت (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) کو لازم پکڑنے پر کس چیز نے تمہیں آمادہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا: مجھے یہ سورت پسند ہے۔ ارشاد فرمایا: اس سورت کے ساتھ محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔

معزوتین (یعنی قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلٰحِ ۝۱، قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱) پڑھنے کی ترغیب

(١/ ١١٩٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ إِلَيْنَا لَمْ يُرْ مِثْلُهُنَّ: "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقُلُوبِ" وَ "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ"، رواه مسلم والترمذي والنسائي وأبو داود.

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے وہ آیتیں نہیں دیکھی جو آج ہی رات نازل ہوئیں ہیں، ان جیسی آیتیں دیکھنے میں نہیں آئیں (وہ ہیں) قُلْ أَغْوَدُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ قُلْ أَغْوَدُ بِرَبِّ النَّاسِ ○۔ (مسلم و ترمذی، و نسائی، و ابوداؤد)

(٢/ ١١٩) وفي رواية لأبي داود قال: بَيَّنَّمَا أَنَا أَبِيرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ عَشِيَّتَنَا رِيحٌ وَظُلُمَةٌ شَدِيدَتَانِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّدُ بِأَعْوُدٍ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَأَعْوُدُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ: يَا عَقْبَةُ تَعَوَّدُ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّدُ مُتَعَوِّدٌ بِمِثْلِهِمَا. قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يُؤَمِّنُنَا بِهِمَا فِي السَّلَاةِ

ترجمہ:..... ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ اور ایواء (جو مکہ اور مدینہ کے راستے میں دو مقام ہیں) کے درمیان چلا جا رہا تھا کہ اچانک سخت آندھی اور اندھیرے نے ہمیں آگھیرا، رسول اللہ ﷺ نے **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَائِمِ** کے ذریعے پناہ مانگنی شروع کی (یعنی یہ دو سورتیں پڑھنے لگے) اور مجھ سے بھی فرمایا کہ اے عقبہ: ان دونوں سورتوں کے ذریعے پناہ چاہو، جان لو کہ کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں (سورتوں) کی مانند کسی چیز کے ذریعے پناہ نہیں چاہی ہے (کیوں کہ آفات اور بلاؤں کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنے کے سلسلے میں یہ دونوں سورتیں سب سے افضل ہیں) اور حضرت عقبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو امانت کرتے ہوئے دونوں سورتیں پڑھتے میں نے سنا ہے۔ (سنن ابو داؤد)

(r / 119) وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّابٍ فِي صَحِيحِهِ، وَلَقَطَهُ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَقْرَبَنِي آيَاتِ مِنْ سُورَةِ هُودٍ، وَإِنَّمَا مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاغُفُّهُ بَنِي عَامِرٍ، إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةً أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ، وَلَا أَكْبَلَ عِنْدَهُ مِنْ أَنْ تَقْرَأَ: (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُقَوِّتَكَ فِي الصَّلَاةِ قَافِعًا، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ.

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ: کیا میں (پناہ چاہنے اور شر و برائی کے دفعیہ کے لیے) سورہ ہود کی آیتیں یا سورہ یوسف کی آیتیں پڑھ لیا کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! تم اللہ کے نزدیک **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** سے زیادہ بہتر کوئی چیز (یعنی کوئی سورت یا آیت) ہرگز نہیں پڑھ سکتے، اگر تم سے ہو سکے کہ کسی نماز میں یہ تم سے نہ چھوٹنے پائے تو اس کو ہر نماز میں پڑھا کرو۔ (حاکم)

فائدہ:..... حدیث پاک کے جملہ: لَنْ تَقْرَأَ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ، وَلَا أَوْلَىٰ عِنْدَهُ۔ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب اور پسندیدہ یہ سورت ہے اور دوسرے یہ کہ آفات و بلاؤں اور برائیوں سے پناہ چاہنے کے سلسلے میں اس سورت یعنی **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** سے زیادہ کامل اور بہتر دوسری کوئی سورت نہیں ہے، کیوں کہ یہ سب سے زیادہ کامل ہے جس میں ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے: **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** (آپ کہیے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے)۔

حضرت علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پناہ چاہنے کے سلسلے میں دونوں سورتیں یعنی **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** سے زیادہ کامل اور کوئی سورت نہیں ہے۔ حضرت ابن مالکؒ کہتے ہیں کہ اس جملہ سے مقصود ان دونوں سورتوں کے ذریعہ پناہ طلب کرنے کی رغبت دلانا ہے، گویا علامہ طیبیؒ اور ابن مالکؒ دونوں کے قول کا حاصل یہ ہے کہ اس ارشاد گرامی میں صرف ایک سورت یعنی **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** ذکر کی گئی ہے اور چوں کہ قرینہ سے دوسری سورت یعنی **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** بھی مفہوم ہوتی ہے اس لیے یہاں دونوں سورتیں مراد ہیں۔ (مظاہر حق)

(۱۱۹۳/۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْرَأُ يَا جَابِرُ، فَقُلْتُ: وَمَا أَقْرَأُ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُنْجِي؟ قَالَ: (قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) فَقَرَأْتُهُمَا، فَقَالَ: إِقْرَأُ بِهِمَا، وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! پڑھو، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ**، میں نے دونوں سورتیں پڑھیں، ارشاد فرمایا ان دونوں سورتوں کو پڑھتے رہنا اس لیے کہ ان جیسی سورتیں نہیں پڑھ سکتے (یعنی افضلیت میں ان دونوں سورتوں کی طرح کوئی سورت نہیں) (نسائی، صحیح ابن حبان)



کتاب الذکر والدعاء / ذکر اور دعا کا بیان

اللہ ﷻ کا ذکر آہستہ اور بلند آواز میں کثرت سے کرنے کی اور اس پر مداومت

اور ہمیشگی کرنے کی ترغیب اور جو اللہ کا ذکر کثرت سے نہ کرے اس کا بیان

(۱/۱۱۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَلَمَّا ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَةٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَةٍ خَلْقٍ مِنْهُمْ، وَإِنِ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنِ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنِ أَتَانِي تَيْمِثٌ أَكْبِثُهُ هَرُونَ. رواه البخاري ومسلم، والترمذي والنسائي وابن ماجه

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنی ذات میں یاد کرتا ہوں (یعنی نہ صرف اس کو پوشیدہ طور پر ثواب دیتا ہوں بلکہ اس کو از خود ثواب دیتا ہوں ثواب دینے کا کام کسی اور کے سپرد نہیں کرتا) اگر وہ مجھے جماعت میں (یعنی ظاہری طور پر) یاد کرتا ہے تو میں اس کا ذکر جماعت میں کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔ (بخاری ومسلم وترمذی و نسائی وابن ماجہ)

فائدہ:..... ”بندہ کے ساتھ اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ میرا بندہ میری نسبت جو گمان و خیال رکھتا ہے میں اس کے لیے ایسا ہی ہوں اور اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جس کی وجہ سے مجھ سے توقع رکھتا ہے، اگر وہ مجھ سے غفور و معافی کی امید رکھتا ہے تو اس کو معافی دیتا ہوں اور اگر وہ میرے عذاب کا گمان رکھتا ہے تو پھر عذاب دیتا ہوں۔ اس ارشاد کے ذریعہ گویا ترغیب و بیجا رہی ہے کہ اللہ کی رحمت کی امید اور اس کے فضل و کرم کی امید اس کے عذاب کے خوف پر غالب ہونی چاہیے، اور اس کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے کہ وہ اپنی الامداد و رحمت سے نوازے گا، امید کا مطلب یہ ہے کہ عمل کیا جائے اور پھر بخشش و مغفرت کا امیدوار رہے لیکن اللہ جل شانہ کے ساتھ حسن ظن اور چیز ہے اور اللہ پر گھمنڈ دوسری چیز ہے اس سے روکا گیا ہے، اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: وَلَا يَغُرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ یعنی شیطان تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے کہ گناہ کیے جاؤ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے، اور ایک جگہ ارشاد ہے:

أَقْلَعُ الْغَيْبِ أَمْرًا تَخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۖ كَلَّا ۚ (کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا یا اللہ تعالیٰ سے اس نے عہد کر لیا ہے، ایسا ہرگز نہیں)۔

دوسری بات جو حدیث پاک میں ارشاد فرمائی ”جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو شخص میری یاد میں مشغول رہتا ہے تو میں اسے مزید نیکیوں اور بھلائیوں کی توفیق دیتا ہوں اس پر رحمت نازل کرتا ہوں اور اس کی مدد و حفاظت کرتا ہوں، اور میری خاص توجہ اس پر رہتی ہے۔

اور تیسری بات ”میں فرشتوں کے جمع میں ذکر کرتا ہوں“ یعنی تقاخر کے طور پر ان کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

اور چوتھی بات جو اس حدیث میں ارشاد فرمائی گئی یہ ہے کہ بندہ جس درجہ میں اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس سے زیادہ توجہ اور

لطف اللہ جل شانہ کی طرف سے اس بندہ پر ہوتا ہے یہی مطلب ہے قریب ہونے اور دوڑ کر چلنے کا کہ میرا لطف اور میری رحمت تیری کے ساتھ اس کی طرف چلتی ہے، اب ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس قدر رحمت و لطف الہی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے اتنی ہی اپنی توجہ اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف بڑھائے۔

پانچویں بات اس حدیث شریف میں یہ ہے کہ اس میں فرشتوں کی جماعت کو بہتر بتایا ہے ذکر کرنے والے شخص سے حالاں کہ یہ مشہور امر ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ایک خاص حیثیت سے افضلیت مراد ہے کہ وہ معصوم ہیں ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ باعتبار اکثر افراد کے ہے کہ اکثر افراد فرشتوں کے اکثر آدمیوں بلکہ اکثر مؤمنوں سے افضل ہیں گو خاص مؤمن جیسے انبیاء علیہم السلام سارے ہی فرشتوں سے افضل ہیں۔

(۱۱۹۵/۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا عَبْدٌ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي، وَتَحَرَّكَتُ فِي شَفَائِهِ. رواه ابن ماجه واللفظ له. وابن حبان في صحيحه ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے بندہ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک ہونٹ میری یاد میں حرکت کرتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۱۹۶/۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّائِي الْأَسْلَامَ قَدْ كُفِّرْتُ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَقَبَّلُ بِهِ؟ قَالَ: لَا تَبْزُلْ لِسَانَكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ. رواه الترمذی ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں ہی، مجھے ایک چیز کوئی ایسی بتا دیجیے جس کو میں اپنا دستور اور مشغلہ بنالوں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے تو ہر وقت رطب اللسان رہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ: رطب اللسان کا مطلب اکثر علماء نے کثرت کا لکھا ہے اور یہ عام محاورہ ہے ہمارے عرف میں بھی جو شخص کسی کی تعریف یا تذکرہ کثرت سے کرتا ہے تو یہ بولا جاتا ہے کہ فلاں کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس لذت سے اللہ پاک کا نام لیا جائے کہ مزہ آجائے، یا پھر یہ کہ یہاں ”زبان کی تری“ اس بات سے کنایہ ہے کہ مرتے دم تک ذکر پر مداومت ہو اس طور پر کہ اللہ کے ذکر سے زبان خشک نہ ہونے پائے کہ جان لگے۔

(۱۱۹۷/۶) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَكَهُ: إِنَّ آخِرَ تَجْلَاهِ فَأَذَقْتُ عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ: أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ. رواه ابن أبي الدنيا والطبرانی واللفظ له. والبخاری

ترجمہ: حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ جدائی کے وقت آخری گفتگو جو رسول اللہ ﷺ سے ہوئی وہ یہ تھی، میں نے دریافت کیا کہ سب اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس حال میں تیری موت آئے کہ اللہ کے ذکر میں رطب اللسان ہو۔ (ابن ابی الدنیا، الطبرانی، صحیح ابن حبان)

(۱۱۹۸/۷) عَنْ أَبِي السَّخَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِي فِي بَرْجَلٍ مُعَيَّبٍ فِي نُورِ الْعَرْشِ - قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ أَهَذَا مَلَكَ؟ قِيلَ: لَا، قُلْتُ: نَبِيٌّ؟ قِيلَ: لَا قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ رَطْبًا فِي ذِكْرِ اللَّهِ، وَقَلْبُهُ مَعْلَقًا بِالسَّاجِدِ، وَلَمْ يَسْتَسْبِ لَوْلَا ذَلِكَ. رواه ابن أبي الدنيا هكذا مرسلًا

ترجمہ: حضرت ابو الخارقؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں ایک ایسے شخص پر سے گزرا جو عرش کے نور میں چھپا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا نہیں، میں نے کہا: کیا یہ نبی ہے؟ کہا گیا: نہیں، میں نے پوچھا (پھر) کون ہے، بتایا یہ وہ شخص ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر میں تروتازہ رہتی تھی، اور اس کا دل مسجد میں انگار ہوتا تھا اور اپنے والدین کو نہ کبھی برا بھلا کہتا تھا نہ ان کی نافرمانی کرتا تھا۔ (ابن ابی الدینا)

(۱۱۹۹/۶) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ رَجُلًا اخْتَلَى مَائَةً نَسَمَةٍ قَالَ: إِنَّ مَائَةً نَسَمَةٍ مِنْ هَالِكٍ رَجُلٍ لَكَيْفِيٍّ، وَأَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ إِيمَانٌ مَلَكُورٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنْ لَا يَزَالَ إِسَارٌ أَحَدِكُمْ رُطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ، رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ترجمہ: حضرت سالم بن ابی جعدؓ فرماتے ہیں کہ ابو الدرداءؓ کو بتایا گیا کہ ایک شخص نے سو غلام آزاد کیے، ارشاد فرمایا: ایک شخص کے مال سے سو غلام کی آزادی بہت زیادہ ہے اور اس سے بھی افضل عمل وہ ایمان ہے جو دن رات (دل میں) پیوست رہے اور یہ کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہے۔ (ابن ابی الدینا)

(۱۲۰۰/۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُتْبِعُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ عِلِيِّكُمْ، وَأَزْكَاهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ مِنْ إِنْتَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَذُوكُمْ فَتَنْصَرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَنْصَرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى! قَالَ: ذُكِّرَ اللَّهُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا شَيْءٌ أَكْبَى مِنَ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

رواہ احمد یسناد حسن، وابن ابی الدینا والترمذی، وابن ماجہ والحاکم والبیہقی

ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والی اور سونے و چاندی کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے اور (جہاد میں) تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھی ہوئی؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتادیں آپ نے فرمایا اللہ کا ذکر۔ (احمد ابن ابی الدینا، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی)

فائدہ: یہ عام حالت اور ہر وقت کے اعتبار سے ارشاد فرمایا ہے ورنہ وقتی ضرورت کے اعتبار سے صدقہ جہاد وغیرہ امور سب سے افضل ہو جاتے ہیں اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ذکر سے مراد وہ ذکر ہے جو زبان اور دل دونوں سے ہو، حضرت سلمانؓ سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑا عمل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم نے قرآن مجید پڑھا، قرآن مجید میں ہے: وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ کوئی چیز اللہ کے ذکر سے افضل نہیں۔ صدقہ، جہاد، وغیرہ جو وقتی چیزیں ہیں وقتی ضرورت کے اعتبار سے ان کی فضیلت بہت زیادہ ہو جاتی ہے، لہذا ان احادیث میں کوئی اشکال نہیں جن میں ان چیزوں کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے جیسے کہ وارد ہے کہ اللہ کے راستہ میں تھوڑی دیر کا کھڑا ہونا اپنے گھر پر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے حالاں کہ نماز بالاتفاق افضل ترین عبادت ہے لیکن کفار کے ہجوم کے وقت جہاد اس سے بھی بہت زیادہ افضل ہو جاتا ہے۔ (فضائل ذکر و مظاہر حق)

(۱۲۰۱/۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَتْ يَقُولُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ صَفَاتًا، وَإِنَّ صَفَاتَةَ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَكْبَى مِنَ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ، قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَوْ أَنَّ يَنْصَرِبَ بِسَيْفِهِ خَشْيٌ يَنْقَطِعُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَابْنُ أَبِي

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ ہر چیز کے لیے کوئی صاف کرنے والی اور میل پکیل دور کرنے

والی چیز ہوتی ہے (مثلاً کپڑے اور بدن کے لیے صابن، لوہے کے لیے آگ کی بھٹی وغیرہ) دلوں کی صفائی کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے اور کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی اللہ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا اگرچہ جہاد میں وہ تلوار سے اتار لانے کے تلوار ٹوٹ جائے۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(۱۳/۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ التَّيْلِ أَوْ يُلَاقِيَهُ، وَجَبْنَ بِالنَّاسِ أَوْ يُنْفِقَهُ، وَجَبْنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَوْ يُجَاهِدَهُ فَلَيْسَ بِمُحِبٍّ لِلَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَارُ وَاللَّفْظُ لَهُ. فِي سَنَةِ أُمِّهِ الْفَتَا، بَقِيَتْ مَحْتَجَّةٌ بِهِ فِي الصَّحِيحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقَةٍ أُخْرَى

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے عاجز ہو راتوں کو محنت کرنے سے اور بخشش کی وجہ سے مال بھی نہ خرچ کیا جاتا ہو (یعنی نفلی صدقات میں) اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ کر سکتا ہو اس کو چاہیے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔ (طبرانی، بزار، بیہقی)

(۱۵/۱۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (التوبة: ۳۴) قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْقَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ؟ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ النَّاسَ حَيْثُ فَتَنُجُهُمْ، فَقَالَ: أَفْضَلُهُ لِنَاسٍ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَرُوحَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ آئی تو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں اس وقت ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے (یہ آیت سن کر) بعض صحابہؓ نے کہا کہ سونے و چاندی کے بارے میں تو یہ آیت نازل ہوگئی اور ہمیں ان چیزوں کا حکم اور ان کی مذمت معلوم ہوئی کاش ہمیں یہ معلوم ہو جائے (کہ سونے اور چاندی کے علاوہ) اور کون سا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے جمع کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور مسلمان بیوی جو اپنے شوہر کے ایمان کی مددگار ہو، بہترین مال ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

قائد: بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ نے ظاہری مال ہی کی قسم سے کسی چیز کی تعیین کی خواہش کا اظہار کیا تھا لیکن حقیقت میں ان کی مراد یہی تھی کہ آپ ﷺ کوئی ایسی چیز بتا دیجیے جو ظاہری مال کے علاوہ ہو مگر ایسا سرمایہ جو ہماری پیش آنے والی حاجتوں میں نفع بخش ثابت ہو، اس لیے آپ ﷺ نے ان کی حقیقی مراد کے پیش نظر وہ چیزیں بتائیں جو مفید ہیں اور جن کے بہترین سرمایہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور جو اپنے شوہر کے ایمان کی مددگار ہو، کا مطلب یہ ہے کہ اپنے شوہر کے دینی امور اور دینی فرائض کی ادائیگی میں معاون و مددگار ہو۔

(۱۶/۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ مَنْ أُعْطِيََهُمْ، فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ سِيَرِ النَّاسِ وَالْآخِرَةِ: قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَرُوحَةً لَا تَبْغِيهِ حَوْبًا فِي نَفْسِهَا وَعَالِيهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ دے دی گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی خیریں دے دی گئیں، ایک شکر کرنے والا دل، دوسرے ذکر کرنے والی زبان، تیسرے مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن، چوتھے ایسی بیوی جو اپنے نفس میں یا شوہر کے مال میں خیانت کر کے گناہ کی مرتکب نہ بنے (مراد نیک و صالح بیوی ہے)۔ (طبرانی)

لہذا: نفس میں خیانت یہ ہے کہ کسی قسم کی گندگی میں مبتلا ہو جائے۔

(۱۷/۱۳۰۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَذْكُرَنَّ اللَّهُ أَقْوَامًا فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُهَذَّذَةِ يُذْخِلُهُمُ الذَّرَجَاتِ الْعُلَى، رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ اللہ کے لیے دنیا میں جتنی مشقت برداشت کر دی جائے گی اتنے ہی جنت کے درجات بلند ہوں گے لیکن اللہ کے نام کی ایسی برکت ہے کہ راحت و آرام سے نرم بستروں پر بیٹھ کر بھی کیا جائے تب بھی رفع درجات کا سبب ہوتا ہے۔

(۱۸/۱۳۰۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْلُ الذِّبْنِ يَذْكُرُ رَبَّهُ، وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ اللَّهَ، مَقْلُ الْحَنِي وَالْمَوْتِ، رواه البخاری ومسلم الا انه قال: مقل البيت الذي يذكر الله فيه

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی سی ہے (کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے)۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ زندہ بھی مردے کے حکم میں ہے اس کی زندگی بھی بیکار ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے: یہ دل کی حالت کا بیان ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا دل زندہ رہتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا ہے اس کا دل مر جاتا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ تشبیہ نفع اور نقصان کے اعتبار سے ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے والے شخص کو جو ستائے وہ ایسا ہے جیسا کہ زندہ کو ستائے کہ اس سے انتقام لیا جائے گا اور وہ اپنے کیے کو بھگتے گا اور غیر ذکر کو ستانے والا ایسا ہے جیسا مردہ کو ستانے والا کہ وہ خود انتقام نہیں لے سکتا۔

(۱۹/۱۳۰۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكْثَرُوْا ذِكْرَ اللَّهِ حَتَّى يَقُولُوا مَجْثُورٌ، رواه احمد وابو يعلى وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال: صحيح الإسناد

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ مجنون کہنے لگیں۔ (احمد، ابویعلیٰ، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ منافقوں یا بیوقوفوں کے ریاکار کہنے یا مجنون کہنے سے ایسی بڑی دولت کو نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ ایسی کثرت اور اہتمام سے کرنا چاہیے کہ یہ لوگ تمہیں پاگل سمجھ کر تمہارا پیچھا چھوڑ دیں۔

(۲۱/۱۳۰۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ، فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جَمْدَانٌ، فَقَالَ: سِيرُوا هَذَا جَمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ، قَالُوا: وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا، رواه مسلم واللفظ له، والترمذی، ولفظه: يَذْكُرُونَ اللَّهَ، وَمَا الْمُفْرَدُونَ؟ قَالَ:

الْمُسْتَعْمِرُونَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ نَصْرًا لِيَتَقَالَهُمْ فَيَأْتُوا اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں چل رہے تھے آپ کا گزرا ایک پہاڑ پر ہوا جسے 'جمد ان' کہا جاتا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس 'جمد ان' پر چلو، مفرذ لوگ بہت آگے بڑھ گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: مفرذ لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے ہوں (مسلم)۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ پوچھا: یا رسول اللہ! مفرذ لوگ کون

ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ کے ذکر میں والہانہ طریقہ پر مشغول ہیں۔ اللہ کا ذکر ان سے (گناہوں کے) بوجھ کو ہلکا کر دے گا قیامت کے دن اللہ کے پاس اس حال میں آئیں گے کہ ہلکے پھلکے ہوں گے۔

(۱۳۵۹/۲۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْنُ رَجُلًا فِي حَجَرِهِ كَزَاهِرٍ يَفْسِيهَا، وَآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلَّهِ أَفْضَلُ... وَفِي رَوَايَةٍ: مَا صَدَقَهُ أَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُمَا حَدِيثُهُمْ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی صدقہ اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔ (طبرانی)

(۱۳۶۰/۳۶) وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي قَالَ: أَهْجُرِي الْمَعَاصِيَ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهَجْرَةِ، وَحَافِظِي عَلَى الْقَرَائِضِ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَكْثَرِي مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ لِكُلِّ ثَلَاثِينَ اللَّهُ يَتَى أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ترجمہ: حضرت ام انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دو یہ سب سے افضل ہجرت ہے اور فرائض کو پابندی سے ادا کرتی رہو، یہ سب سے افضل جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتی رہو، اس لیے کہ اللہ کے پاس اس کے ذکر کی کثرت سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ چیز لے کر نہیں جاسکتیں۔ (طبرانی)

اور ایک روایت میں ہے، اللہ کا ذکر کثرت سے کرتی رہو اس لیے کہ یہ اعمال میں سب سے محبوب عمل ہے جس کو لے کر اللہ سے ملاقات کرو۔ (۱۳۶۱/۴۵) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ يَشْكُرُ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيِّ، وَلَا يَحْضُرُنِي فِيهِ جَرَحٌ وَلَا عَدَالَةٌ. وَبَقِيَّةُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ مَعْرُوفُونَ. وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ أَحَدُهَا جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق اور افسوس نہ ہوگا بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ جل شانہ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہو۔ (طبرانی، بیہقی)

ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے اور اللہ کے ذکر کے لیے جمع ہونے کی ترغیب

(۱۳۶۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَكُمْ مَلَائِكَةٌ يَطْلُقُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ فَيُحْفَوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يَسْأَلُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُسَبِّحُونَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْنَاكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْنَاكَ كَأَنَّا أَشَدَّكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّكَ تَسْبِيحًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا. قَالَ: فَيَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْنَاهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْنَاهَا. قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنَاهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْنَاهَا كَأَنَّا أَشَدَّ عَلَيْهَا جُرْعًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ: فَيَقُولُ: يَسْأَلُونَكَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: نَسْأَلُكَ مِنَ النَّارِ. قَالَ: فَيَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْنَاهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْنَاهَا. قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنَاهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْنَاهَا

كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً۔ قَالَ: فَيَقُولُ: أَتُحَدِّثُكُمْ أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ: يَقُولُ مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ:

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کتنے ہی فرشتے مسلمانوں کے راستے پر بھرتے ہیں اور

ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں (تا کہ ان سے بیس اور ان کا ذکر سنیں) جب وہ ان لوگوں کو پالیتے ہیں جو ذکر الہی میں مشغول رہتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف (یعنی اہل ذکر سے ملاقات اور ان کا ذکر سننے کے لیے) جلدی آؤ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ان فرشتوں سے ان کا رب ان لوگوں کے بارے میں پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں حالانکہ ان کا رب ان فرشتوں سے کہیں زیادہ ان لوگوں کے بارے میں جانتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری پاکی کی تسبیح کرتے ہیں تجھے یاد کرتے ہیں، تیری بڑائی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے ہیں اور بزرگی اور عظمت کے ساتھ تجھے یاد کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جواب میں فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اللہ کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے کہتا ہے کہ اچھا اگر وہ مجھے دیکھتے تو پھر ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھتے تو پھر وہ تیری عبادت بہت ہی کرتے، بزرگی و عظمت کے ساتھ تجھے بہت ہی یاد کرتے، اور تیری تسبیح بہت ہی کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ وہ بندے مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اے ہمارے رب: اللہ کی قسم انہوں نے جنت کو دیکھا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ اچھا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو جنت کے لیے ان کی حرص کہیں زیادہ ہوتی، اس کے لیے ان کی خواہش و طلب کہیں زیادہ ہوتی اور اس کی طرف ان کی رغبت کہیں زیادہ ہوتی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اچھا وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اللہ کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے دوزخ کو دیکھ لیا ہوتا تو وہ اس سے بہت ہی بھاگتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (یہ سن کر) ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ذکر کرنے والوں میں وہ فلاں شخص ذکر کرنے والا نہیں ہے کیوں کہ وہ اپنے کسی کام سے آیا تھا (پھر وہ وہیں ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھ گیا، اس لیے وہ تو اس مغفرت کی بشارت کا مستحق نہیں) اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ اہل ذکر ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲/۲) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا أَجَلَسُكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنْ يُو عَلَيْنَا۔ قَالَ: اللَّهُ مَا أَجَلَسُكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ قَالُوا: اللَّهُ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمُ أَسْخَلِفُكُمْ هُتَمَةً لَكُمْ، وَلِيَكُنَّ أَتَانِي جِبْرِائِيلُ فَأَخْبِرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاحِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ صحابہؓ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ کس بات نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا ہے، عرض کیا کہ اللہ جل شانہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد و ثناء کر رہے ہیں کہ اس نے ہم

لوگوں کو اسلام کی دولت سے نوازا یہ اللہ کا بڑا ہی احسان ہم پر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! صرف اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! صرف اس وجہ سے بیٹھے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بدگمانی کی وجہ سے میں نے تم لوگوں کو قسم نہیں دی تھی بلکہ جبرئیل میرے پاس ابھی آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے ہیں کہ اللہ جل شانہ تم لوگوں کی وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہے ہیں۔ (مسلم و ترمذی و ابن ماجہ)

فائدہ:..... یعنی ”میں نے قسم دے کر پوچھا“ اس سے مقصود اہتمام اور تاکید تھی ممکن ہے کہ کوئی اور خاص بات بھی اس کے علاوہ ہو اور وہ بات اللہ جل شانہ کے فخر کا سبب ہو۔ حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ فخر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ لوگ باوجود نفس و شیطان ان کے ساتھ ہے شہوتیں بھی ان میں موجود ہیں، دنیا کی ضرورتیں ان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں ان سب کے باوجود میرے ذکر سے نہیں ہٹتے تمہارا ذکر وسیع اس لحاظ سے کہ تمہارے لیے کوئی مانع بھی ان میں سے نہیں ہے ان کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۲۱۳/۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ أَهْلُ الْكُفْرِ، فَقِيلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكُفْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الدُّعَى۔ رواه

احمد و ابویعلیٰ و ابن حبان فی صحیحہ و البیہقی وغیرہم
ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ عز و جل فرمائے گا: آج جنت والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم والے کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کرم والے کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجالس والے۔ (احمد، ابویعلیٰ، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۱۲۱۵/۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَالَى تَوْفِي بَرِّئْنَا سَاعَةً، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ فَخَضِبَ الرَّجُلُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلا تُلْزِمُنِي إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ يَزْعُبُ عَنِ إِيْمَانِكَ إِلَى إِيْمَانِ سَاعَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَزْعُبُ اللَّهُ بَيْنَ رَوَاحَةَ إِنَّهُ لِحُبِّ الْمَجَالِسِ الَّتِي تَتَّبَعُ بِهَا الْمَلَائِكَةُ۔ رواه احمد و ابیہدی و حسن

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن رواحہؓ کو کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ملا تو ارشاد فرماتے: آؤ ہم اپنے رب پر ایمان تھوڑی دیر (تازہ) کر لیں، ایک دن ایک شخص کو ایسے ہی فرمایا وہ شخص ناراض ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ گیا عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ابن رواحہؓ کو نہیں دیکھتے کہ وہ آپ پر ایمان لانے سے اعراض کر کے تھوڑی دیر کا ایمان چاہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ، ابن رواحہؓ پر رحم فرمائے، یہ ان مجالس کو پسند کرتا ہے جن پر فرشتوں کے سامنے فخر ہوتا ہے۔ (احمد)

فائدہ:..... یعنی عبد اللہ بن رواحہؓ نے تو ان صاحب کو بیٹھ کر ایمان تازہ کرنے کی ترغیب دی، اور وہ صاحب یہ سمجھ کر کہ یہ تو پچھلا ایمان چھڑوا کر تھوڑی دیر کے ایمان کی دعوت دے رہے ہیں نبی کریم ﷺ کے پاس یہ شکایت لے گئے، نبی کریم ﷺ نے ابن رواحہؓ کے اس عمل کی تائید فرمائی کہ ابن رواحہؓ کا مقصود تو ایمان کو تازہ کرنے کے لیے مجلس قائم کرنا تھا۔

(۱۲۱۶/۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَزِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَعْفُورًا لَكُمْ قَدْ بَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ، رواه احمد و رواه بہر فی الصحیح الامیوت المرانی، و ابویعلیٰ و البزار و الطبرانی، و رواه البیہقی من حدیث عبد اللہ بن مغفل۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو لوگ بھی اللہ عز و جل کے لیے جمع ہوتے ہیں اور ان کا مقصود

اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ آواز دیتا ہے (اس مجلس سے) اس حال میں اٹھو کہ تم بخش دیے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ (احمد، ابویعلیٰ، بزار، طبرانی، بیہقی)

(۱۲۱۷/۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ. رواه احمد يلسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ذکر کی مجالس کا کیا اجر و بدلہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ذکر کی مجالس کا اجر و بدلہ جنت ہے۔ (احمد)

(۱۲۱۸/۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَرَّمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلَّهِ سِرَاتًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحُلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْأَرْضِ فَأَرْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ، قَالُوا، وَأَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فَالْعُدُّوا، أَوْ رُوْحُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ، وَذَكِّرُوا أَنْفُسَكُمْ، مَنْ كَانَ يَجِبُ أَنْ يَتَعَلَّمَ مَعْلُومَةً عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَتَلَّزَمْ عِلْمَ اللَّهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ الْعِبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ. رواه ابن أبي الدنيا، وابويعلى البزار، والطبرانی والحاكم والبيهقي

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ نے فرشتوں کی جماعتیں مقرر کی ہوئی ہیں جو زمین میں ذکر کی مجالس میں اترتی ہیں اور ٹھہرتی ہیں، لہذا جنت کے باغوں میں چرا کرو، عرض کیا وہ جنت کے باغ کہاں ہیں؟ ارشاد فرمایا ذکر کی مجلسیں ہیں اللہ کے ذکر (کی مجلسوں) میں صبح و شام آیا جایا کرو اور اپنے آپ کو (ہر وقت) اللہ کے ذکر میں لگائے رکھو جو یہ چاہتا ہو کہ اپنا مقام اللہ کے ہاں معلوم کر لے تو (اپنے آپ کو) دیکھے کہ اس کی نگاہ میں اللہ کا کیا مقام ہے، اللہ رب العزت بندہ کو وہی مقام دیتا ہے جو بندہ اللہ کو دیتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابویعلیٰ، بزار، طبرانی، حاکم، بیہقی)

فائدہ:..... حدیث پاک کے اخیر جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر بندہ کے دل میں اللہ جل جلالہ کی عظمت ہے اور اللہ کی عظمت و کبریائی و خوف سے اس کا دل دبا ہوا ہے اسی لیے اللہ کے ہر حکم کی عظمت اس کے دل میں ہے تو اللہ جل جلالہ بھی اس بندہ کو اپنا محبوب و مقرب بناتا ہے، اور اگر خدا نخواستہ بندہ کے دل میں اللہ کی عظمت و خوف نہیں اس لیے اللہ کے حکم کو توڑتا ہے یہ بندہ اللہ کی نگاہ سے بھی گر جاتا ہے اور اللہ کو بھی پھر اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی کہ کس وادی میں جا کر ہلاک ہو۔

(۱۲۱۹/۱۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكَيْبَعَتَيْنِ اللَّهُ أَفْوَاهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهُمَا النَّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ النُّوْرِ يَنْبِطُهُمَا النَّاسُ لِيُسَوَّيَا بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا شُعَدَاءَ قَالَ: فَجَعَلَا أَعْرَافًا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّعْهُمَا لَنَا نَعْرِفَهُمَا؟ قَالَ: هُمُ الْمُشْكَاوُونَ فِي اللَّهِ مِنْ قَبَائِلِ شَعْيٍ، وَبِلَادِ شَعْيٍ يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَذْكُرُونَ، رواه الطبرانی يلسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بعض قوموں کا حشر اس طرح فرمائے گا کہ ان کے چہروں میں نور چمکتا ہوا ہوگا وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے، ایک دیہاتی گھنٹوں کے بل بیٹھ گیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجیے کہ ہم ان کو پہچان لیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آ کر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ (طبرانی)

(۱۳/ ۱۳۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهما شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَشْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَقَّقَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَعَشَّيْتَهُمُ الرَّحْمَةُ، وَذَكَرْتُ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ، وَذَكَرْتُ لَهُمُ اللَّهَ فَيَمْنَعُنَّ عَنَّهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ و ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بھی اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔ (مسلم ترمذی ابن ماجہ)

(۱۳/ ۱۳۲۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَرَرْتُكُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَمَوْا- قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَّاتُ الدُّنْيَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا گزر رجن کے باغات پر ہوا کرے تو اس میں خوب چرا کرو، عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔ (سنن ترمذی)

ایسی مجلس میں شرکت پر وعید جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے

(۱۳/ ۱۳۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَامِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مَقِيلٍ جَنَفَةً حَمَارٍ، وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ ابوداؤد والحاكم، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو (محمدؐ پر درود نہ ہو) اس مجلس والے ایسے ہیں جیسے مرے ہوئے گدھے پر سے اٹھے ہوں، اور وہ مجلس قیامت کے دن ان پر حسرت ہوگی۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط وبتقی)

(۱۳/ ۱۳۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَامِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَتَشَرَّفُوا وَلَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ، إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْأَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيِّ، وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مُحْتَمٍ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن معقلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی قوم ایسی مجلس سے اٹھے جس میں اللہ پاک کا ذکر نہ ہو تو یہ مجلس قیامت کے دن حسرت و افسوس کا سبب ہوگی۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط وبتقی)

مجلس کے کفارہ کی دعائی ترغیب

(۱۳/ ۱۳۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَعْنُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ- رَوَاهُ ابوداؤد والترمذی واللفظ له والنسائی، وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں بے کار باتیں بہت ہوں ہوں پھر وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ اس مجلس میں جو غلطیاں ہو گئی ہوں گی معاف کر دی جائیں گی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۳/ ۱۳۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا، أَوْصَلَ

تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ، فَقَالَ: إِنَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ كَانَتْ ظَلَامًا عَلَيْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، رواه ابن أبي الدنيا والنسائي واللفظ لهما، والحاكم والبيهقي

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات پڑھتے، حضرت عائشہؓ نے ان کلمات کے متعلق دریافت کیا ارشاد فرمایا اگر کوئی خیر کی بات (مجلس میں) کی ہو تو (ان کلمات کے پڑھنے سے) قیامت تک اس پر مہر لگ جائے گی اگر غلط بات کی ہو تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے (معافی کا سبب) ہوں گے (وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (ابن ابی الدنیا، حاکم، بیہقی)

فائدہ:..... ایک روایت میں ان کے ساتھ اس کا بھی اضافہ ہے: عملت سوء وظلمت نفسي فأغفر لي الله لا يغفر الذنوب الا الله.

کلمہ طیبہ پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

(۱/۱۲۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ بِنَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لَمَّا رَأَيْتُ مِنْ جُرْئِيَّتِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قُلُوبِهِ أَوْ لِسَانِهِ، رواه البخاري

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا قیامت کے دن کون شخص ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے احادیث پر تمہاری حرص دیکھ کر یہی گمان تھا کہ اس بات کو تم سے پہلے کوئی دوسرا نہ پوچھے گا، (پھر نبی کریم ﷺ نے سوال کا جواب ارشاد فرمایا کہ) سب سے زیادہ سعادت مند اور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا جو دل کے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے۔ (بخاری)

فائدہ:..... سعادت کہتے ہیں آدمی کو خیر کی طرف پہنچانے کے لیے توفیق الہی کے شامل ہونے کو، ادب و اخلاص سے کلمہ طیبہ پڑھنے والے کے سب سے زیادہ مستحق شفاعت ہونے کے وہ مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ اس حدیث سے وہ شخص مراد ہے جو اخلاص سے مسلمان ہے اور کوئی نیک عمل سوائے کلمہ طیبہ پڑھنے کے اس کے پاس نہ ہو، اس صورت میں ظاہر ہے کہ سب سے زیادہ سعادت اس کو شفاعت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے کہ اپنے پاس تو کوئی عمل نہیں ہے، اس مطلب کے موافق یہ حدیث ان احادیث کے قریب قریب ہوگی جن میں ارشاد ہے کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے کہ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے لیکن کلمہ طیبہ کی برکت سے نبی کریم ﷺ کی شفاعت ان کو نصیب ہوگی۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس کے مصداق وہ لوگ ہیں جو اخلاص سے اس کلمہ کا ورد رکھیں اور نیک اعمال والے ہوں، ان کے سب سے زیادہ سعادت مند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ نفع نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے ان کو پہنچے گا کہ ترقی درجات کا سبب بنے گی۔ اور مخلصہ شفاعت کے اقسام کے ایک قسم شفاعت کی یہ بھی ہے۔ (از فضائل ذکر)

(۲/۱۲۲۷) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَجِلَّيْنَاهُ أَلْقَاهَا إِلَى عَمْرِيَّةَ، وَرُوِّحَ مِنْهُ، وَالْحُجَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْحُجَّةَ عَلَى مَا كَانَتْ مِنْ عَمَلٍ - رَأَى عِبَادَةً: مِنْ أَبْوَابِ الْحُجَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيْهَا شَاءَ - رواه البخاري، واللفظ له، ومسلم

ترجمہ:..... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دے (یعنی زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ محمد ابلاشبہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور (اس بات کی بھی شہادت دے کہ) عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم کی جانب ڈالا تھا اور اللہ کی بھیجی ہوئی روح ہیں اور یہ کہ جنت و دوزخ حق (اور واقعی چیزیں) ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں یہ زیادتی ہے کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں بنیادی امور کے اعتقاد کا ذکر ہے، جن میں بنیادی اور پہلی چیز ایمان اور توحید ہے، دوسری چیز رسالت کا اقرار ہے، اور رسالت میں نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان اور تمام رسولوں کی رسالت کا ایمان رکھنا بھی نجات کے لیے ضروری ہے۔ اور حدیث بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر علامت کے طور پر بھی ہے اور خاص وجہ سے بھی، چوں کہ ان کے بارے میں عیسائیوں کے ایک فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، اس غلط عقیدہ کی تردید کے لیے ان کا ذکر کیا گیا اور وضاحت کر دی گئی کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ اللہ کے بیٹے اور نہ اللہ ان کے اندر حلول کیے ہوئے ہیں بلکہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو اللہ نے حضرت مریمؑ کے پیٹ سے پیدا کیا، اس لیے ان کو کلمہ اللہ کہا جاتا ہے کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ کے کلمہ "کن" سے ہوئی ہے، "روح اللہ" ان کو اس لیے نہیں کہا گیا کہ ان کے اندر اللہ کا کوئی جزء یا اللہ کی روح شامل ہے، بلکہ "روح اللہ" آپ کا لقب اس لیے قرار دیا گیا کہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے اور مٹی کی چڑیا بنا کر اور ان میں جان ڈال کر اللہ کے حکم سے اڑا دیا کرتے تھے۔ اور توحید و رسالت کے بعد تیسری چیز جس کا اعتقاد ضروری ہے وہ آخرت ہے یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ اٹھنا اور پھر اپنے کیے کی جزاء یا سزا کا جنت یا دوزخ کی صورت میں ملنا۔ ان عقائد کے مان لینے کے بعد اگر اعمال بھی اچھے کیے تو بغیر سزا و عذاب کے اسے جنت میں داخل کیا جائے گا ورنہ برے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد اسے بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (از مظاہر حق)

(۱۲۲۸/۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِّسُلَيْمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

ترجمہ:..... حضرت عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر جہنم کو حرام قرار دے گا۔ (مسلم و ترمذی)

(۱۲۲۹/۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّادٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: يَا عَمَّادُ بْنُ جَبَلٍ؟ قَالَ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا. قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: إِذَا يَشْكُلُوا، وَأَخْبَرَ بِهَا عَمَّادٌ عِنْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اس وقت جبکہ (سفر کے دوران) سواری پر تھے اور آپ کے پیچھے عمادؓ بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: "اے عماد: انہوں نے کہا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! نبی کریم ﷺ نے اسی طرح تین مرتبہ عمادؓ کو مخاطب کرنے کے بعد فرمایا: اللہ کا جو بندہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں تو اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے (یہ سن کر) عمادؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (خوشخبری) سے لوگوں کو آگاہ کر دوں تاکہ وہ اس بشارت کو سن کر خوش ہو جائیں آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے" (حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آخر کار عمادؓ نے اس خوف

سے کہ (حدیث چھپانے کا) گناہ نہ ہو اپنی وفات کے وقت اس حدیث کو بیان کر دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ:..... اس جیسی احادیث سے مراد یہ ہے کہ توحید و رسالت پر ایمان و یقین رکھنے والوں کو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کے لیے نہیں ڈالا جائے گا ان میں سے جس شخص نے شریعت پر عمل نہ کیا ہوگا اور فرائض و واجبات کو پورا نہ کیا ہوگا اس کو اس عرصہ کے لیے جو اللہ چاہے گا دوزخ میں ڈالا جائے گا اور جب وہ اپنی سزا پوری کر لے گا تو پھر اس کو ہمیشہ کے لیے جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

(۱۳۲۰/۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَظَلَّ مُخْلِصًا، إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى يُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَبَيْتِ الْكُتُبُ كُلُّهَا. رواه الترمذی، وقال: حديث حسن غريب ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ ”لا الہ الا اللہ“ کہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (ترمذی)

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ کلمہ براہ راست عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے اور یہ بھی کہ اگر کبیرہ گناہوں کے ساتھ بھی کہا جائے تو نفع سے اس وقت بھی خالی نہیں۔ حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ کبار سے بچنے کی شرط قبول کی جلدی اور آسمان کے سب دروازے کھلنے کے اعتبار سے ہے ورنہ ثواب اور قبول سے کبار کے ساتھ بھی خالی نہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ ایسے شخص کے واسطے مرنے کے بعد اس کی روح کے اعزاز میں آسمان کے سب دروازے کھل جائیں گے۔

(۱۳۲۱/۸) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَفَعَتْهُ يَوْمَ مَا مِنْ دَهْرِهِمْ يُصِيبُهُ قَبْلُ ذَلِكَ مَا أَصَابَهُ. رواه البزار والطبرانی، ورواه رواية الصحيح ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اس کو یہ کلمہ ایک نہ ایک دن (ضرور) نفع دے گا اس سے پہلے خواہ اس پر حالات آئیں۔ (بزار، طبرانی)

(۱۳۲۲/۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ، وَأَذْغُوكَ بِهِ؟ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ: إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تُخَفِّضُنِي بِهِ؟ قَالَ: يَا مُوسَى كُنْ أَوَّلَ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعِ فِي حَقِّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي حَقِّهِ مَا لَتْ بِهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. رواه النسائي وابن حبان في صحيحه والحاكم

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ جل جلالہ کی پاک بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجیے جس سے میں آپ کو یاد کروں اور آپ کو پکارا کروں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ ”لا الہ الا اللہ“ کہا کرو، انہوں نے عرض کیا اے میرے رب: یہ تو ساری دنیا کہتی ہے ارشاد ہوا کہ ”لا الہ الا اللہ“ کہا کرو۔ عرض کیا: میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز چاہتا ہوں جو مجھ ہی کو عطا ہو۔ ارشاد فرمایا: ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف ”لا الہ الا اللہ“ کو رکھ دیا جائے تو ”لا الہ الا اللہ“ والا پلڑا جھک جائے گا۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۳۲۳/۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ. رواه ابن ماجه، والنسائي وابن حبان في صحيحه، والحاكم

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سب سے افضل ذکر ”لا الہ الا اللہ“ ہے اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔ (ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۱/۱۲۳۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ، يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ؟ قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَمَرَ بِخَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ: ازْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بَعَفْتَنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَأَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ، ثُمَّ قَالَ: أَبَشِّرُوا قَلِيلًا اللَّهُ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ۔ رواه احمد بن حنبل، الطبرانی وغيرهما

ترجمہ:..... حضرت شدادؓ فرماتے ہیں، جس کی حضرت عبادہ بن صامتؓ تصدیق کرتے ہیں کہ وہ خود اس وقت موجود تھے، ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں، ہم نے عرض کیا کوئی نہیں، ارشاد فرمایا: کواڑ بند کرو اس کے بعد ارشاد فرمایا: ہاتھ اٹھاؤ اور کہو ”لا الہ الا اللہ“ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر فرمایا الحمد للہ، اے اللہ تو نے یہ کلمہ دے کر مجھے بھیجا اور اس (کلمہ کی تبلیغ) کا مجھے حکم فرمایا ہے، اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلاف نہیں ہے، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ، اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (احمد، طبرانی)

(۱۲/۱۲۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَدُّوا لِإِثْنَائِكُمْ۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ لِحَدِّثِ إِثْنَانًا؟ قَالَ: أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ رواه احمد والطبرانی

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہے کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو یعنی تازہ کرتے رہا کرو، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ ارشاد فرمایا کہ ”لا الہ الا اللہ“ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔ (احمد، طبرانی)

(۱۳/۱۲۳۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ؟ قَالَ مَنْ جَاءَ بِمَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ؟ قَالَ: مَنْ جَاءَ بِالشِّرْكِ، رواه الحاكم

ترجمہ:..... حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ من جاء بالحسنۃ (جو ایک نیکی لے کر آیا) سے مراد یہ ہے کہ جو ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار لے کر آئے اور من جاء بالسئیۃ (جو برائی لے کر آیا) سے مراد یہ ہے کہ جو شرک لے کر آیا۔ (حاکم)

(۱۴/۱۲۳۷) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا حُرِمَ عَلَى النَّارِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، رواه الحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جو کوئی بندہ اس کو سچے دل سے کہتا ہے پھر اسی پر مرتا ہے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی جاتی ہے، وہ کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ ہے۔ (حاکم)

(۱۵/۱۲۳۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا، رواه ابو يعلى بسند جيد قوى

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو اس سے پہلے کہ تم اس کو (موت یا بیماری کی وجہ سے) نہ پڑھ سکو۔ (ابو یعلیٰ)

(۱۶/۱۲۳۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُورِهِمْ، وَلَا مَنَشَرٌ هُمْ، وَكُلُّي أُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ يَنْفُصُونَ الثُّرَابَ عَنْ رُؤُوسِهِمْ يَقُولُونَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَلَا عِنْدَ الْقَبْرِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَالسَّيْفِيُّ
ترجمہ:..... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لا الہ الا اللہ“ والوں پر نہ قبر میں وحشت ہے نہ
میدان حشر میں، اس وقت گویا وہ منظر میرے سامنے ہے کہ جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے (قبروں سے) اٹھیں گے اور
کہیں گے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے ہمیشہ کے لیے رنج و غم کو دور کر دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ”لا الہ الا اللہ“
والوں کو نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر کے پاس۔ (طبرانی بیہقی)

الْحِجَلَاتِ، وَتَقْلَدُ الْخَطَافَةَ فَلَا يَشْفُلُ مَعَ اسْرِ اللّٰهِ شَيْءٌ۔ رواه الترمذی، وقال: حديث حسن غريب، وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه، والحاكم والبيهقي، وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اس کے سامنے ننانوے دفتر اعمال کے کھول دیں گے، ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ منہائے نظر تک (یعنی جہاں تک نگاہ جاسکے وہاں تک) پھیلا ہوا ہوگا، اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کر سکتا ہے، میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ (کہ کوئی گناہ بغیر کیے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہو) وہ عرض کرے گا نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا کہ تیرے پاس (ان بد اعمالیوں کا) عذر ہے؟ تو وہ عرض کرے گا کہ کوئی عذر نہیں اے میرے رب: اللہ ارشاد فرمائے گا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہے، پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اُشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اُشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، لکھا ہوا ہوگا کہ جا اس کو تلو الے، وہ عرض کرے گا کہ اتنے دفتروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا کام دے گا، ارشاد ہوگا کہ آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا، پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور دوسری جانب وہ پرزہ ہوگا، تو دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا اس پرزہ کے وزن کے مقابلے میں، پس بات یہ ہے کہ اللہ کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم، بیہقی)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ پڑھنے کی ترغیب

(۱/۱۲۳۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَلْفَيْنِ مِنْ وَلَدٍ اِسْلَمِيْنَ، رواه البخارى ومسلم والترمذى والنسائى

ترجمہ:..... حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس مرتبہ پڑھا اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کے چار غلام آزاد کر دیے ہوں (بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی)۔ اور احمد و طبرانی کی روایت میں ہے کہ اس کا ثواب ایسا ہے جیسے دس غلام آزاد کر دیے ہوں۔

(۲/۱۲۳۳) وَعَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُّخْلِصًا بِهَا رُوْحَهُ، مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبَهُ، نَاطِقًا بِهَا لِسَانَهُ اِلَّا فَتَقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّمَاءُ فَتَقًا حَتَّى يَنْظُرَ اِلَى قَائِلِهَا مِنَ الْاَرْضِ، وَحَقٌّ لِعَبْدٍ لَّنْظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ يُعْطِيَهُ سُوْلَةً، رواه النسائى

ترجمہ:..... حضرت یعقوب بن عاصمؓ دو صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو کوئی بندہ یہ کلمات: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس طور پر پڑھے کہ اس کے اندر اخلاص ہو دل اس کی تصدیق کرتا ہو، زبان اس کا اقرار کرتی ہو، تو اللہ عزوجل آسمان کو اس کے لیے چیر کر اس کے پڑھنے والے کو (نظر رحمت سے) دیکھتا ہے اور جس بندہ پر اللہ کی نظر رحمت پڑ جائے تو اس کے لیے یہ لائق ہے کہ بندہ اس سے جو سوال کرے اس کو دے۔ (نسائی)

(۵/۱۲۳۵) وَعَنْ أَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَمْ يَسْبِقْهَا عَمَلٌ وَلَمْ يَبْقَ مَعَهَا سَيِّئَةٌ، رواه الطبرانى

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو یہ کلمات پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس سے کوئی عمل آگے نہیں بڑھے گا (ثواب میں) اور اس کے ساتھ کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔ (طبرانی)
(۱۲۳۶/۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. رواه الترمذی

ترجمہ:..... حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی ہے اور سب سے بہتر جو میں نے اور انبیاء علیہم السلام نے کہا: وہ یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (ترمذی)

(۱۲۳۷/۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ يَبْدُوَ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا يَرِيدُ بِهَا إِلَّا وَجْهَ اللَّهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا جَنَّاتٍ النَّعِيمِ۔ رواه الطبرانی من رواية يحيى بن عبد الله الباهلي
ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو کوئی کلمات محض اللہ کی رضا کے لیے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (وہ کلمات یہ ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ يَبْدُوَ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (طبرانی)

سبحان الله، الحمد لله، لا اله الا الله، الله اكبر پڑھنے کی ترغیب

(۱۲۳۸/۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِكَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ عَلَى الْبَشَرِ، ثَقِيلَاتٍ فِي الْمِيزَانِ، حَقِيقَاتٍ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔

رواه البخاری ومسلم، والترمذی والنسائی وابن ماجہ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے اور ترازو میں بہت وزنی ہیں اللہ کو بہت محبوب ہیں وہ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ہیں۔ (بخاری ومسلم وترمذی و نسائی، وابن ماجہ)

(۱۲۳۹/۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُخْبِرُنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ: إِيَّاهُ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ. رواه مسلم والنسائی والترمذی

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتاؤں جو اللہ کے نزدیک سب سے محبوب ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے وہ کلام جو اللہ کے نزدیک سب سے محبوب ہے، ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔ (مسلم و نسائی، و ترمذی)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل کلام کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے یا اپنے بندوں کے لیے اختیار فرمایا ہے وہی افضل ترین ہے اور وہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔

(۱۲۵۰/۵) وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، وَلَقَطْلُهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةً أَلْفٍ حَسَنَةٍ وَأَرْبَعًا وَعِشْرِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا لَا يَهْلِكُ مِنَّا أَحَدٌ؟ قَالَ: بَلَى، إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَجِيءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلَى جَبَلٍ أَثْقَلَتْهُ، ثُمَّ تَجَحَّى، التَّعَمُّ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ، ثُمَّ يَسْطَاوِلُ التُّرْبُ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَحْمَتِهِ، قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:..... حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی حالت میں تو کوئی بھی (قیامت میں) ہلاک نہیں ہو سکتا (کہ نیکیاں غالب ہی رہیں گی) نبی کریم ﷺ نے فرمایا (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے اور کیوں نہ ہوں) بعض آدمی اتنی نیکیاں لے کر آئیں گے کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو دب جائیں لیکن اللہ کی نعمتوں کے مقابلے میں کالعدم ہو جائیں گی، البتہ اللہ جل شانہ پھر اپنی رحمت اور فضل سے دستگیری فرمائیں گے۔ (حاکم)

فائدہ:..... اللہ کی نعمتوں کے مقابلے میں دب جانے اور کالعدم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت میں جہاں نیکیاں اور برائیاں تولی جائیں گی وہاں اس چیز کا بھی مطالبہ اور محاسبہ ہوگا کہ اللہ جل شانہ نے جو نعمتیں عطا فرمائی تھیں ان کا کیا حق ادا کیا اور کیا شکر ادا کیا۔

(۱۲۵۱/۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِيسَتْ لَهُ نُحْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، رَوَاهُ الْبُزَارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہے اس کے لیے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (بزار)

(۱۲۵۲/۸) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَوْ يُكَادِيهِ أَوْ يَجَلُّ بِالنَّهْلِ أَوْ يُنْفِقُ، أَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَوْ يُقَاتِلُهُ فَلْيَكْثُرْ مِنْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ جَبَلٍ ذَهَبٍ يُنْفِقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَرَّ وَجَلَّ، رَوَاهُ الْفَرِيَابِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کی مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو (کہ راتوں کو جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے سے قاصر ہو) یا بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو اس کو چاہیے کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ کے نزدیک یہ کام پہاڑ کے بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (فریابی، طبرانی)

فائدہ:..... اللہ رب العزت کے فضل و رحمت کے دروازے ہر ایک کے لیے کھلے ہوئے ہیں راتوں کو جاگا نہیں جاتا، کنجوسی سے پیسہ خرچ نہیں ہوتا، بزدلی اور کم ہمتی کی وجہ سے جہاد جیسا مبارک عمل نہیں ہوتا لیکن وہ آخرت بنانا چاہتا ہے تو اس کے لیے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

(۱۲۵۳/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ رَبْدِ الْبُخْرِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ فِي آخِرِ حَدِيثِ يَأْتِي ابْنُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ حَقَّ اللَّهُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ - وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ رَبْدِ الْبُخْرِ، لَمْ يَقُلْ فِي هَذِهِ فِي يَوْمٍ، وَلَمْ يَقُلْ مِائَةً مَرَّةً

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ایک دن میں سو مرتبہ پڑھے

(۱۲۵۹/۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرُسُ غَرْسًا، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا الَّذِي تَغْرُسُ؟ قُلْتُ غَرْسًا. قَالَ: أَلَا أَوَّلُكَ عَلَى غَرَائِبِ خَيْرٍ مِنْ هَذَا؟ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، تَغْرُسُ لَكَ بِحُلٍّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ. رواه ابن ماجه بإسناد حسن، واللفظ له، والحاكم وقال: صحيح الإسناد.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے، ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں، دریافت فرمایا کیا پورے ہو، انہوں نے عرض کیا درخت لگا رہا ہوں، ارشاد فرمایا میں بتاؤں بہترین پودے جو لگائے جائیں وہ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** ہیں ہر لکھ کے بدلے ایک درخت جنت میں لگتا ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم)

(۱۲۶۰/۱۷) وَبِعْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ: أَفَرَأَيْتَ أَتَمَّكَ مِنِّي السَّلَامُ، وَأَخْبِرْهُمُ أَنَّ الْجَنَّةَ طَلَبَةُ التَّوْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيَمَانٌ، وَأَنَّ غَرَاسِمَهَا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، رواه الترمذی والطبرانی فی الصغیر والوسط وزاد: ولا حول ولا قوة الا بالله

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب معراج میں جب میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا اور کہنا کہ جنت کی نہایت عمدہ پاکیزہ مٹی ہے اور بہترین پانی ہے لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے (درخت) **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** ہیں (جتنے دل چاہے درخت لگا لے)۔ اور ایک روایت میں اس کے بعد ولا حول ولا قوة الا بالله بھی ہے۔ (ترمذی، طبرانی)

(۱۲۶۱/۱۸) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ هَلَكَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَسَبَّحَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَكَبَّرَ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُغْتَقُهَا، وَسِتٍّ بَدَنَاتٍ يَسْحَرُهُنَّ.

وفی رواية: وَسَبَّحَ بَدَنَاتٍ، رواه ابن ابی الدنیا عن سلمة بن وردان عنه، وهو إسناد متصل.

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سو مرتبہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھا یہ دس غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے اور چھ اونٹ اور ایک روایت میں سات اونٹ قربانی میں ذبح کرنے سے بہتر ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۲۶۲/۲۰) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ كَبُرَتْ سِنِّي، وَصُعُفْتُ، أَوْ كَمَا قَالَتْ: فَمُرَّنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَأَنَا جَائِسٌ؟ قَالَ سَبِّحِ اللَّهَ مِائَةَ ثَلَاثِينَ، فَإِنَّهَا تُعْدِلُ لَكَ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُحَرِّقُهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاحْمَدِي اللَّهَ مِائَةَ ثَلَاثِينَ فَإِنَّهَا تُعْدِلُ لَكَ مِائَةَ فَرَسٍ مُسَرَّجَةٍ مُلْجَمَةٍ تُحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَتَبِي اللَّهَ مِائَةَ ثَلَاثِينَ، فَإِنَّهَا تُعْدِلُ لَكَ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَهَلَبِي اللَّهَ مِائَةَ ثَلَاثِينَ، قَالَ أَبُو خَلِيفٍ: أَحَبُّهُ قَالَ: تَسْلَا مَائَتَيْنِ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، وَلَا يُزْفَقُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ أَفْضَلَ مِمَّا يُزْفَقُ لَكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلٍ مَا أَتَيْتَ، رواه احمد بإسناد حسن، واللفظ له، والنسائي، والبيهقي بتمامه.

ولا حول ولا قوة الا بالله لا تكثر ذنبا، ولا يشبهها عمل

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی ایسا عمل بتا دیجیے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو عرب غلام آزاد کیے اور الحمد للہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان لگام

شریک ہیں لیکن) یہ اپنے زائد مال کا صدقہ کرتے ہیں (یہ ہم نہیں کر سکتے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے بھی صدقہ کی صورت بنائی ہے، ہر سچان اللہ کے بدلے صدقہ کا ثواب ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے (کوئی بیوی سے ہمستری کر کے) اپنی شہوت کو پورا کرے اس میں بھی اجر ہے؟ ارشاد فرمایا اگر وہ اپنی شہوت حرام راستے سے پوری کرتا ہے تو اس کو گناہ ہوتا اسی طرح جب حلال راستے سے اس نے اپنی شہوت کو پورا کیا اس کے لیے اجر ہے۔ (مسلم، ابن ماجہ)

(١٣٦٦/٢٦) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَخَّ بَخَّ يَحْمِسُ مَا أَتَقَلَّبُونَ فِي الْجِزَارِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ. وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَقَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَجِبُ بِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَصَحِيحُهُ وَرَوَاهُ الْبُزَارُ بِلَفْظِهِ مِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ. وَحَسَنُ إِسْنَادِهِ. وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ سَفِينَةَ

ترجمہ:..... حضرت ابوسلمیؓ جو رسول اللہ ﷺ کے جانور چرایا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا وہ واہ: پانچ کلمات ہیں، اعمال کے ترازو میں کتنا ہی ان کا وزن بھاری ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدْنَا أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُ أَكْبَرُ. مسلمان کا وہ نیک لڑکا جو انتقال کر جائے اور وہ ثواب کی امید رکھے۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم، بزار، طبرانی فی الاوسط)

(١٣٦٤ / ٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ تَيْنٍ آدَمُ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثٍ مِائَةٍ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَثُرَ اللَّهُ، وَحَمَّدَ اللَّهَ، وَهَمَلَ اللَّهَ، وَسَبَّحَ اللَّهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ كَفَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ ثَلَاثِ السِّتِينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ، فَإِنَّهُ يُبْنَى يَوْمَئِذٍ، وَقَدْ زَحَرَخَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ:..... حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی میں تین سوساٹھ جوڑ ہیں جو اللہ اُکثروا لِحَمْدِہٖ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ۔ پڑھے اور مسلمانوں کے راستہ پر سے پتھریا کاٹنا یا ہڈی ہٹا دے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے یہ تین سوساٹھ کے برابر ہے (یعنی ان کا صدقہ ہے) اور وہ اس دن اس حال میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے دور کر دیا ہوگا۔ (صحیح مسلم و نسائی)

(١٢٦٨ / ٢٨) وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَغْرَابِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ الْقُرْآنَ، فَلَمْ أَسْطِعْهُ فَعَلَيْتَنِي شَيْئًا يُجِيرُنِي مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَهَا وَأَمْسَكَهَا بِأَصَابِعِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِرَبِّي فَمَالِي؟ قَالَ: تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَأَحْبِبْهُ قَالَ: وَاهْدِنِيْ، وَمَتْنِي الْأَغْرَابِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْأَغْرَابِي وَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ خَيْرًا، رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ الْحُجَّاجِ بْنِ ارطاة عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْهُ، وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مُخْتَصَرًا، وَزَادَ فِيهِ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ

ترجمہ:..... حضرت ابن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قرآن (کے سیکھنے) میں مشقت اٹھائی بس میں نہ سیکھ سکا مجھے ایسی کوئی چیز سکھا دیں جو قرآن کے برابر ثواب دلائے ارشاد فرمایا یہ پڑھو: **بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ**۔ نبی کریم ﷺ نے انگلیوں کو پکڑ کر ان کلمات کو پڑھا، اس دیہاتی نے عرض کیا یہ کلمات تو میرے پروردگار کے ذکر کے لیے ہیں میرے لیے وہ کون سے کلمات ہیں (جن کے ذریعہ میں اپنے لیے دعا مانگوں) آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مانگو: **اَللّٰهُمَّ اغْنِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْحَمْنِيْ** (اے میرے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے اور (مال حلال سے) مجھے روزی دے اور

مجھے عافیت بخش دے اور مجھے ہدایت دے، راوی کو لفظ اھدئی کے بارے میں شک ہے کہ (آیا روایت میں یہ لفظ بھی ہے یا نہیں) پھر وہ اعرابی چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے دونوں ہاتھ خیر و بھلائی سے بھر کر گیا ہے۔ (ابن ابی الدنیا، تہذیبی) اور تہذیبی کی روایت میں وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی بھی زیادتی ہے۔

(۱۳۶۹/۲۹) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلَّمَنِي كَلَامًا أَقُولُهُ. قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔ قَالَ: هُوَ لَا يَرْتِنِي فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، وَزَادَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ: وَعَافِيْنِي۔ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْ هُوَ لَا يَخْتَصُّكَ لَكَ ذُنُوبُكَ وَآخِرُكَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہات کار بنے والا شخص آیا اور اس نے عرض کیا مجھے کوئی ایسا ذکر بتا دیجیے جس کو میں اپنا ورد بنالوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھ لیا کرو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے بہت تعریف ہے اور پاکی ہے اللہ کے لیے جو تمام عالم کا پالنہار ہے، گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے جو غالب حکمت والا ہے) اس دیہاتی نے عرض کیا یہ کلمات تو میرے رب کے ذکر کے لیے ہیں، میرے لیے وہ کونسے کلمات ہیں جن کے ذریعہ میں اپنے لیے دعا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مانگو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، (اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی دے، مجھے عافیت دے)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا: یہ کلمات تیرے لیے دنیا اور آخرت (کی بھلائی) کو جمع کر دیں گے۔ (صحیح مسلم)

(۱۳۷۰/۳۱) وَعَنْ سَلْمَى أُمِّ بَيْتِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: قُولِي: اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي، وَقُولِي: سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي، وَقُولِي: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، يَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ، فَتَقُولِينَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، وَيَقُولُ قَدْ فَعَلْتُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَرَوَاهُ مُحْتَمٌ بِهِ فِي الصَّحِيحِ

ترجمہ:..... حضرت سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ: مجھے چند کلمات بتا دیں، بہت زیادہ نہ بتائیں (کہ میں ان کو نہ پڑھ سکوں) ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے اور دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو، اللہ فرمائے گا یہ میرے لیے ہے اور اللہم اغفر لی کہو، اللہ فرمائے گا میں نے معاف کیا دس مرتبہ یہ کہو تو اللہ کہے گا میں نے تمہاری دعا کو قبول کیا۔ (طبرانی)

(۱۳۷۱/۳۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِشْكُرُوا مِنَ الْبَاقِيَّاتِ الصَّالِحَاتِ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الشُّكْرُ وَالْتِمَانُ، وَالْتِمَانٌ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالسَّائِي، وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقیات صالحات کو کثرت سے پڑھا کرو کسی نے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر) تلمیل (لا الہ الا اللہ کہنا) تسبیح (سبحان اللہ کہنا) تحمید (الحمد للہ کہنا) اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ (احمد، ابویعلیٰ، نسائی صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۲۴۲/۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُذُوا جُنُكُمُ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَذُّوْ حَصْرًا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ جُنُكُمُ مِنَ النَّارِ - قُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَجْبِيَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ، وَهِنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھو اپنی حفاظت کا انتظام کر لو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کسی دشمن کے حملہ سے جو درپیش ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جہنم کی آگ سے حفاظت کا انتظام کرو اور وہ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، پڑھنا ہے یہ قیامت کے دن آگے بڑھنے والے کلمے ہیں (کہ سفارش کریں یا آگے بڑھانے والے ہیں کہ پڑھنے والے کو جنت کی طرف بڑھاتے ہیں) اور پیچھے رہنے والے ہیں (کہ حفاظت کریں) اور یہ باقیات صالحات ہیں (وہ نیک اعمال جو ہمیشہ رہنے والا ہے ہیں) (نسائی، حاکم، بیہقی)

(۱۲۴۳/۲۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ، وَهِنَّ يَحْطِطْنَ الْخَطِيئَاتِ كَمَا تَحْطِطُ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا، وَهِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

ترجمہ:..... حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرو، یہ باقیات صالحات ہیں اور گناہوں کو ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور یہ جنت کے خزانے سے نازل ہوئے ہیں۔ (طبرانی، ابن ماجہ)

(۱۲۴۴/۲۴) وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ: التَّسْبِيحُ، وَالتَّهْلِيلُ، وَالتَّحْمِيدُ، يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهْفًا كَدَوِيٍّ كَدَوِيٍّ التَّحْلِي تَذْكُرُ بِصَاحِبِهَا، أَمَّا لِيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونُ لَهُ أَوْ لَا يَزَالُ لَهُ مَنْ يَذْكُرُ بِهِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہو، یعنی سبحان اللہ الحمد للہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھتے ہو تو یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گشت لگاتے ہیں کہ ان کے لیے ہلکی سی آواز (بمجنناہٹ) ہوتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی تمہارا تذکرہ کرنے والا اللہ کے پاس موجود ہو جو تمہارا ذکر خیر کرتا رہے؟۔ (ابن ابی الدنیا، ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:..... اللہ جل جلالہ کے عرش پر تذکرہ، مالک الملک کے حضور میں تذکرہ ایسی پاک ذات کے یہاں اپنا ذکر خیر ہو کوئی دنیا کیا اس کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ کوئی دنیاوی عزت خواہ کتنی ہی بڑی ہو اس کی برابری کر سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں اور اس کے مقابلے میں دنیا کی کسی عزت کو اگر موقع سمجھا جائے تو کیا اپنے اوپر ظلم نہیں ہے۔

(۱۲۴۵/۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيثٍ أَتَيْنَاكُمْ بِصَدِيقٍ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَتَبَارَكَ اللَّهُ فَبُضْ عَلَيْهِمْ مَلَكَ فَصَّهَهُمْ تَحْتَ جَنَاحِهِ، وَصَعِدَ بِهِمْ لَا يُزِيلُهُمْ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوا لِغَائِلِهِمْ حَتَّى يُجَيِّبَهُمْ وَجْهَ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَلَا عَبْدُ اللَّهِ: "إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ"، رَوَاهُ الْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم تمہیں کوئی حدیث سناتے ہیں تو قرآن شریف سے اس کی سند اور تائید بتا دیتے

ہیں، مسلمان جب سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، وتبارک اللہ کہتا ہے فرشتے اپنے پروں میں (نہایت احتیاط کے ساتھ) ان کلموں کو آسمان پر لے جاتا ہے اور جس آسمان پر گزرتا ہے اس کے فرشتے اس پڑھنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ کے پاس پہنچاتا ہے پھر حضرت عبداللہؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **اَللّٰہُ یَضَعُ اَلکَلِمَۃَ الطَّیِّبَۃَ وَالعَمَلَ الصَّالِحَ یَرَفَعُہٗ**۔ (اس کی طرف اچھے کلمے پہنچتے ہیں اور نیک عمل ان کو پہنچاتا ہے)۔ (حاکم)

(۱۲۷۶/۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كَفَّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ رَجْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ، وَزَادَ: وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ (وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَاتِمٌ ثِقَةٌ، وَزِيَادَتُهُ مَقْبُولَةٌ، يَعْنِي حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ)

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جو کوئی: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھتا ہے، اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (نسائی، ترمذی، ابن ابی الدنیا، حاکم) اور حاکم کی روایت میں ان کلمات کے ساتھ سبحان اللہ والحمد للہ کی بھی زیادتی ہے۔

(۱۲۷۷/۲۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عُصَاةً فَتَقَفَ قَلَمٌ يَنْتَفِضُ، ثُمَّ تَقَفَ قَلَمٌ يَنْتَفِضُ، ثُمَّ تَقَفَ قَلَمٌ يَنْتَفِضُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَنْفِضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفِضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَجَّاهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک ایسے درخت پر سے ہوا جس کے پتے سوکھے ہوئے تھے، اس پر لاٹھی ماری پھر اس کے پتے جھاڑے تو وہ نہ جھڑے، پھر ماری پھر اس کے پتے جھاڑے تو وہ نہ جھڑے، پھر ماری تو اس کے پتے جھڑے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ یہ کلمات بندے کے گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔ (احمد و ترمذی)

(۱۲۷۸/۲۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيرَةَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَلِمَتَانِ إِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نَاهِيَةٌ دُونَ الْعَرْشِ، وَالْأُخْرَى تَمْلَأُ عَيْنَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو لَابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ ذَلِكَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَبَكَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَتَّى اخْتَضَبَتْ بِلَحْيَتِهِ دُمُوعُهُ، وَقَالَ: هُمَا كَلِمَتَانِ لَعَلَّهُمَا وَتَأَلَّفَهُمَا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں ایسی مجلس میں تھا جس میں عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن جعفرؓ، عبداللہ بن ابی عمیرہؓ تھے۔ ابن ابی عمیرہؓ نے کہا میں نے معاذ بن جبلؓ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا، دو کلمے ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کے عرش تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور دوسرا کلمہ زمین و آسمان کے درمیان کو (ثواب سے) بھر دیتا ہے وہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ میں، ابن عمرؓ نے ابن عمیرہؓ سے پوچھا: کیا تم نے خود ان کو یہ فرماتے سنا؟ ابن عمیرہؓ نے فرمایا: جی ہاں! عبداللہ بن عمرؓ رو پڑے یہاں تک کہ روتے روتے ڈاڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی، اور پھر فرمایا تو ہم ان دو کلموں سے چسپے رہیں گے اور ان سے محبت کریں گے۔ (طبرانی)

(۱۲۷۹/۳۱) وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَسْتَوِيَانِ

أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَعَمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدٍ عَمَلًا؟ قَالُوا: يَأْتِسُّوَلُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَعَمَلَ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلًا مِثْلَ أَحَدٍ، قَالَ: كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهُ قَالُوا: يَأْتِسُّوَلُ اللَّهُ مَاذَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ۔ رواه ابن أبي الدنيا والنسائي والطبرانی والبيهقي

ترجمہ:..... حضرت عمران بن حصینؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کیا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ روزانہ احد (جو مدینہ منورہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے) کے برابر عمل کر لیا کرے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے (کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص طاقت رکھتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا: اس کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا کہ سبحان اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے: لا الہ الا اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے الحمد للہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے اللہ اکبر کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا، نسائی، طبرانی، بیہقی)

(۱۳۸۰/۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَوْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ يُؤْتِي النَّاسَ مِنْ لِحْظٍ وَمَنْ لَا يَحِبُّ، وَلَا يُؤْتِي الْإِيمَانَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الْإِيمَانَ، فَمَنْ صَنَعَ بِالنَّاسِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَهَابَ الْعُدُوَّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، وَاللَّيْلَ أَنْ يُكَابِدَهُ، فَلْيَكْثِرْ مِنْ قَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، رواه الطبرانی

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو ایسا ہی تقسیم کیا جیسے تمہارے رزق کو تقسیم کیا ہے، اللہ تعالیٰ مال اس کو بھی دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اور اس کو بھی جس سے محبت نہیں کرتا (لیکن) ایمان اسی کو دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے، لہذا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو ایمان دیتا ہے۔ جو شخص بغل کی وجہ سے مال خرچ نہ کر سکتا ہو اور رات کو مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو (راتوں کو جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے سے قاصر ہو) اور دشمن سے ڈر و خوف کی وجہ سے جہاد نہ کر سکتا ہو اس کو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ کثرت سے پڑھا کرے۔ (طبرانی)

(۱۳۸۱/۲۲) وَعَنْ أَبِي الشَّوْزِ بِالنَّهْجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِمْنِي أَفْضَلَ الْكَلَامِ؟ قَالَ: يَا أَبَا الشَّوْزِ! قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَرَّةً فِي كُلِّ يَوْمٍ فَلْيَلِكْ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلَ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ، وَأَكْثَرَ مِنْ قَوْلٍ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا سِتْرُ الْإِسْتِغْفَارِ، وَإِنَّهَا مَمْحَاةٌ لِلْخَطَايَا، أَحَبُّهُ قَالَ: مُوَجِبَةٌ لِلْجَنَّةِ، رواه البيهقي

ترجمہ:..... حضرت ابو الشوہز جہنیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے سب سے افضل کلام (ذکر) سکھا دیجیے۔ ارشاد فرمایا: اے ابو شوہز! یہ روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ جس دن تم نے سو مرتبہ اس کو پڑھا اس دن تم سب سے افضل عمل کرنے والے ہو گے سوائے اس شخص کے جس نے تمہاری طرح یہ سو مرتبہ پڑھا ہو اور سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ یہ سید الاستغفار ہے اور گناہوں کو مٹانے والا ہے (راوی کہتا ہے) میرا یہ بھی گمان ہے کہ یہ بھی ارشاد فرمایا جنت کو واجب کرنے والا ہے۔ (بیہقی)

(۱۳۸۲/۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، رواه ابن أبي الدنيا

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سبحان اللہ والحمد للہ ولا إله إلا اللہ واللہ اکبر، کہا، اس کے لیے ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۲۸۳/۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ - قَالَ اللَّهُ أَشَدَّ عَبْدِي وَأَسْتَسْلَمَ. رواه الحاكم ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، جس نے سبحان اللہ والحمد للہ ولا إله إلا اللہ واللہ اکبر، ولا حول ولا قوة إلا باللہ العلی العظیم۔ پڑھا تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری اطاعت کی اور اپنے کو میرے سپرد کر دیا۔ (حاکم)

(۱۲۸۳/۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَرْتُ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: التَّسَاجُدُ - قُلْتُ: وَمَا الرَّثْعَةُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. رواه الترمذی وقال: حديث غريب ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم جنت کے باغیچوں پر سے گزرو تو خوب چرا کرو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مسجدیں، میں نے پوچھا: اس کا چرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا إله إلا اللہ واللہ اکبر، (ترمذی)

(۱۲۸۵/۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَنْ يُدْخَلُ إِلَى الْجَنَّةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّرَّاءِ وَالْقَرَّاءِ. رواه ابن أبي الدنيا والبيهقي في الثلاثة بإسناد أحسن. والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جنت کی طرف جن لوگوں کو پہلے بلایا جائے گا ان میں وہ ہوں گے جو خوشی کے وقت بھی اور سختی کے وقت بھی اللہ کی تعریف کرتے ہیں (یعنی دونوں صورتوں میں راضی برضا مولیٰ رہتے ہیں)۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، حاکم)

(۱۲۸۶/۲۸) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الثَّانِي مِنَ اللَّهِ وَالْعَبْدَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مَعَاذِيرَ مِنَ اللَّهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْحَمْدِ، رواه أبو يعلى، ورجالہ رجال الصَّحیح ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلم و وقار اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے، اور اللہ سے بڑھ کر معذرت قبول کرنے والا ہر بار کوئی نہیں ہے اور اللہ کو اس کی حمد سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ (ابویعلیٰ)

(۱۲۸۷/۲۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ، إِلَّا أَذْنِي شُكِّرَهَا، فَإِنَّ قَالَهَا ثَانِيًا جَدَّدَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَهَا، فَإِنَّ قَالَهَا ثَالِثَةً عَقَّرَ اللَّهُ لَهُ دُمُوبَةً. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندہ کو اللہ نے کوئی نعمت دی اس نے اس پر الحمد للہ کہا اس نے نعمت کا شکر ادا کر لیا، پھر اگر دوسری مرتبہ الحمد للہ کہا، اللہ اس کے ثواب کو دوبارہ تازہ کرتا ہے اور اگر تیسری بار کہا تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (حاکم)

(۱۲۸۸/۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ فَهُوَ أَجْدَمُ. رواه أبو داود، واللفظ له، وابن ماجه، والنسائي، وابن حبان في صحيحه
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ کلام جو "الحمد لله" سے شروع نہ کیا جائے وہ ادھورا ہوگا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... یعنی اول تو وہ کام پورا ہی نہ ہو سکے گا اگر پورا بھی ہو گیا تو خیر و برکت کے لحاظ سے وہ ناقص ہی رہے گا اور صرف الحمد للہ ہی کہنا ضروری نہیں بلکہ کسی طرح بھی اللہ کا نام لے لینا کافی ہے، علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے خطوط جو بادشاہوں کے نام لکھے تھے جمع کیے اور ان کو دیکھا تو کوئی بھی الحمد للہ سے شروع نہیں کیا گیا تھا، اس سے میں یہ سمجھا ہوں کہ حدیث کا مقصود ہر کام میں اللہ کا نام لینا ہے خواہ وہ کسی طرح بھی لیا جائے۔

تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر کی ترغیب

(۱۲۸۹/۱) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْلَى وَجِئَ جَالِسَةً، فَقَالَتْ: مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الْبُيُوتِ فَارْتُلْتُ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتَ بَعْدَ أَنْ رَجَعْتَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزِنْتَ بِمَا قُلْتَ مِنْهُ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَّةَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِيزَانَ كُلِّ شَيْءٍ. رواه مسلم، وأبو داود، والنسائي، وابن ماجه، والترمذی
ترجمہ:..... حضرت ام المؤمنین حضرت جویریہؓ یہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لیے تشریف لے گئے اور یہ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی (تسبیح میں مشغول تھیں) نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز کے بعد (دوپہر کے قریب) تشریف لائے تو اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں، نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا، عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ پڑھے، اگر ان کو اس سب کے مقابلے میں تو لا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو غالب ہو جائیں گے وہ کلمے ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَّةَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِيزَانَ كُلِّ شَيْءٍ. (اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اور بقدر اس کی مخلوقات کے عدد کے اور بقدر اس کی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار کے موافق)۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

(۱۲۹۰/۱) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ بِنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوِي، أَوْحَصَى تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَتْ: أَخْبِرْكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا، أَوْ أَفْضَلُ؟ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِنْ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَمِثْلُ ذَلِكَ. رواه أبو داود، والترمذی، والنسائي، وابن حبان في صحيحه، والحاكم وقال: صحيح الإسناد
ترجمہ:..... حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک صحابی عورت کے پاس تشریف لے گئے، ان کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے سہل ہو (یعنی کنکریوں پر گٹھن سے سہل ہو) یا (یہ ارشاد فرمایا) اس سے افضل ہو۔ اور وہ یہ ہے: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِنْ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَمِثْلُ ذَلِكَ.

جو زمین میں ہیں اللہ کے لیے پاکی ہے ان تمام مخلوقات کے بقدر جو زمین و آسمان میں ہیں، اللہ کے لیے پاکی ہے ان چیزوں کے برابر جو اس کی کتاب نے شمار کی ہیں، اللہ کے لیے پاکی ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں تمام مخلوقات کے برابر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اس کے برابر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ان تمام چیزوں اور مخلوقات کے برابر جو آسمان و زمین میں ہیں اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ان تمام چیزوں اور مخلوقات کے برابر جو آسمان و زمین میں ہیں اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں تمام چیزوں کی تعداد کے برابر۔ (احمد، ابن ابی الدنیا، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۱/ ۱۲۹۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِلْجَلَالِ وَجْهِكَ، وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ فَقَعَصْتُ بِالسَّكِينِ فَلَمْ يَذَرِيَا غَيْفَ يَكْتُبَانِيَا فَصَحَدَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَا: يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا تَذَرِي غَيْفَ تَكْتُبَانِيَا؟ قَالَ اللَّهُ: وَهُوَ أَغْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ، مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَا: يَا رَبِّ إِنَّكَ قَدْ قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِلْجَلَالِ وَجْهِكَ، وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، فَقَالَ اللَّهُ لَهُمَا: اكْتُبَانِيَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى يَلْقَانِي فَأُجْزِيَهُمَا، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ایک بندہ نے یہ پڑھا: یا رب! لک الحمد کما ینبغی للجلال و وجہک، ولعظیم سلطانک، فقعصت بالسکین فلم یذریا غیف ینکتبانی فصحدا الی السماء فقالا: یا ربنا انک قد قال مقالة لا تذری غیف تکتبانی؟ قال اللہ: وهو اغلما بما قال عبدہ، ماذا قال عبدی؟ قالوا: یا رب! انک قد قال: یا رب! لک الحمد کما ینبغی للجلال و وجہک، ولعظیم سلطانک، فقال اللہ لہما: اکتبانی کما قال عبدی حتی یلقانی فأجزیہما، رواہ احمد و ابن ماجہ

(۱/ ۱۲۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ كَعْبٍ: لَا تَخْلُصَ الْمَسْجِدَ فَلَا صَلَاتِي وَلَا حَمْدَكَ اللَّهُ بِمَا مَدَّ لَكَ بِحَمْدِهِ بِهَا أَحَدٌ، فَلَمَّا صَلَّى وَجَلَسَ لِيَحْمَدَ اللَّهَ وَيُثْنِيَ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ بِصَوْتٍ عَالٍ مِنْ خَلْفِهِ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ، وَبِعِدَّتِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ، وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ لَكَ الْحَمْدُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، إِنْغِزْنِي مَا مَطَعِي مِنْ دُنُوِي، وَأَغْصِنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي، وَارْزُقْنِي أَعْمَالًا رَازِكَةً تَرْضَى بِهَا عَنِّي، وَتُبْ عَلَيَّ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَصَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ذَلِكَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، رَوَاهُ ابْنُ الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ، وَلَمْ يَسْمَعْ تَابِعِيهِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعبؓ نے فرمایا آج میں ضرور مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھوں گا پھر اللہ کی ایسی تعریف کروں گا کہ اس سے پہلے کبھی کسی نے ایسی تعریف نہ کی ہو۔ جب وہ نماز پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ اللہ کی تعریف و ثناء کرنا شروع کی تو اچانک پیچھے سے کسی کی آواز آئی کہ وہ یہ پڑھ رہا ہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ، وَبِعِدَّتِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ، وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ لَكَ الْحَمْدُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، إِنْغِزْنِي مَا مَطَعِي مِنْ دُنُوِي، وَأَغْصِنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي، وَارْزُقْنِي أَعْمَالًا رَازِكَةً تَرْضَى بِهَا عَنِّي، وَتُبْ عَلَيَّ۔ (ترجمہ: اے میرے رب سب کی سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، حکومت تمام تیری ہی ہے، ہر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، ہر معاملہ کیا ظاہر اور کیا پوشیدہ تیری طرف ہی لوٹتا ہے، تعریف کا حق دار تو ہی ہے، تو ہی ہر چیز پر قادر ہے، میرے گزشتہ

منا ہوں کو بخش دے اور میری باقی عمر میں میری حفاظت فرما، اور مجھے ایسے اعمال نصیب فرما جن سے تو مجھ سے راضی ہو جائے، اور تیری طرف تو میری طرف توجہ فرما) حضرت ابی ابن کعبؓ (یہ کلمات سن کر) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سارا واقعہ سنایا آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۲۹۵/۲) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءَ لَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يَنْقُصَنِي بِهِ۔ قَالَ قُلْ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
ترجمہ:..... حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھا دیں تاکہ اللہ مجھے اس سے نفع دے، ارشاد فرمایا: یہ دعا کرو: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ، (ترجمہ: اے اللہ سب تعریفیں آپ ہی کے لیے ہیں اور سب امور آپ ہی کی طرف لوٹتے ہیں)۔ (بیہقی)

(۱۲۹۶/۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَمْدًا كَوْنًا وَطَبَا مُبَارَكًا فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ، وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ هَجَعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ يَكْتَرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُوَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ إِلَّا صَوَابًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا قُلْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَتَنَادَوْنَ بِحَمْدِكَ، أَلَيْسَ يَرْجِعُهَا إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْبَيْهَقِيُّ
ترجمہ:..... حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ کے پاس یہ کہا: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَمْدًا كَوْنًا وَطَبَا مُبَارَكًا فِيهِ (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں بہت بہت اور اچھی سے اچھی جن میں زیادتی ہوتی ہی رہے) رسول اللہ ﷺ نے سن کر ارشاد فرمایا: یہ دعا کس نے پڑھی؟ صحابیؓ خاموش ہو گئے اس خیال سے کہ کہیں نبی کریم ﷺ کو یہ ناگوار نہ گزرا ہو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون شخص ہے (جس نے دعا پڑھی) اس نے بالکل ٹھیک دعا پڑھی، ان صحابیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے یہ دعا پڑھی تھی اس سے خیر کی امید رکھتا ہوں، ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے دیکھا تیرے فرشتوں کو جو تمہارے اس کلمہ کو لینے کے لیے دوڑے ہوئے آئے ہر ایک چاہتا تھا کہ وہ پہلے اس کو اللہ کے دربار میں لے کر پہنچے۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، بیہقی)

(۱۲۹۷/۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْحُلُقَةِ إِجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَعَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَمْدًا كَوْنًا وَطَبَا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا لِحَبِّ رُبَّنَا أَنْ يَحْمَدَ وَيُثَنِّي، لَه، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَزَعَّ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا عَشْرَةُ أَمَلَاتٍ كُلُّهُنَّ حَرِيصٌ عَلَى أَنْ يَكْتُبُهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا حَتَّى رَفَعُوَهَا إِلَى ذِي الْجَرْوَةِ، فَقَالَ: أَكْتُبُونَهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ، وَالسَّامِيُّ وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا، اس نے نبی کریم ﷺ کو اور لوگوں کو سلام کیا: السلام علیکم ورحمة اللہ۔ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ، پھر جو وہ آکر بیٹھا تو اس نے یہ کہا: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَمْدًا كَوْنًا وَطَبَا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا لِحَبِّ رُبَّنَا أَنْ يَحْمَدَ وَيُثَنِّي، لَه، (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت بہت اور اچھی سے اچھی جس میں زیادتی اور بڑھوتری ہی ہوتی رہے جیسے ہمارا رب اپنی تعریف پسند کرتا ہو اور جو تعریف اس کی شایان شان ہو)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کیسے کہا؟ تو اس نے دوبارہ یہ کلمات دہرائے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری

جان ہے دس فرشتے دوڑے ہوئے آئے ہر ایک اس پر حریص تھا کہ وہ اس کا ثواب لکھے لیکن ان کو معلوم نہ ہو سکا کہ کیسے لکھیں، یہاں تک کہ اللہ کے دربار میں لے کر پہنچے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اس کو ویسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے پڑھا۔ (احمد، نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱/ ۱۳۹۸) وَعَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا فَأَعْظَمَهَا

السَّلَامُ أَرَأَيْتَ يَكْتُوبُهَا فَرَجَعَهَا فِيهَا رَقْدٌ عَزُوزٌ جَلٌّ، فَقَالَ: أَكْتُوبُهَا كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيهِ لَظْمٌ -

ترجمہ:..... حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کہا: الحمد لله کثیروں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت بہت، فرشتہ نے اس کے ثواب کو بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے نہ لکھا، اللہ کے پاس اس کلمے کو لے گیا اللہ نے فرمایا: میرے بندے نے جیسے کہا، ویسے لکھ لے (میں خود اس کا بدلہ دوں گا)۔ (طبرانی)

(۲/ ۱۳۹۹) وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ، وَابْنُ حَبَابٍ مِنْ طَرِيقِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَرْفُوعًا أَيْضًا: إِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا -

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَكْتُوبُ الْعَبْدَ رَحْمَتِي كَثِيرًا -

ترجمہ:..... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کہتا ہے: الحمد لله کثیروں، تو اللہ کہتا ہے میرے بندے کے لیے بہت زیادہ رحمت لکھ دو۔ (ابو الشیخ، ابن حبان)

(۱/ ۱۳۰۰) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ

إِذَا سَرَّكَ أَرَأَيْتَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِهِ، أَوْ يَوْمًا، فَقُلِي: أَلَلَّهُمْ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ، وَلَكَ

الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا

آخِرَ لِقَائِهِ إِلَّا بِرِضَاكَ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

ترجمہ:..... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جبرائیل تشریف لائے اور عرض کیا۔ اے محمد! جب آپ کا دل چاہے کہ

کسی دن یا کسی رات اللہ کی ایسی عبادت کریں جیسے اس کی عبادت کرنے کا حق ہے تو یہ کہا کریں: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا خَالِدًا مَعَ

خُلُودِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا آخِرَ لِقَائِهِ إِلَّا بِرِضَاكَ.

(اے اللہ ہر تعریف تیرے ہی لیے ہے، بہت زیادہ، ایسی تعریف جو تیری ہمتی کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے اور ہر تعریف تیرے ہی لیے ہے، ایسی تعریف جو ہمیشہ رہے جس کی کوئی حد تیری مرضی سے پہلے کہیں نہ ہو) یعنی اتنی مقدار میں جتنی کہ تو چاہے اور ہر تعریف تیرے ہی لیے ہے، ایسی تعریف کہ جس کا خاتمہ نہ ہو اور اس کے کرنے والے کے لیے تیری رضا کے علاوہ کچھ نہ ہو۔ (بیہقی)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھنے کی ترغیب

(۱/ ۱۳۰۱) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ،

فَلَمَّا كُنُوا مِنَ الْجَنَّةِ، رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَابُودَاؤُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ -

ترجمہ:..... حضرت موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرو، کیوں کہ یہ جنت

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۲/ ۱۳۰۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرُ مِنْ قَوْلِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، فَلَمَّا كُنَا مِنَ الْجَنَّةِ - قَالَ مَكْحُولٌ: قَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا

إِلَيْهِ، كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ النَّارِ أَذْنَا هُنَّ الْقُقُورُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ:

صحیح ولا علة له، ولفظه: أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَوَّلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَيَقُولُ اللَّهُ: أَسَلَّمَ عَبْدِي وَأَسْتَسَلَّمَ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، کثرت سے پڑھا کرو کیوں کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حضرت مکیول فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مُلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ (ضرر و نقصان کو دفع کرنے کی) قدرت اور (نفع حاصل کرنے کی) طاقت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی قدرت کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات اسی (کی رضا و رحمت کی توجہ) پر منحصر ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ضرر و نقصان کی ستر قسمیں دور کر دیتا ہے جس میں ادنیٰ قسم فقر و (محتاجی) ہے۔ (ترمذی، نسائی، بزار)

اور حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایک کلمہ ایسا نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے بہشت کے خزانے سے اترے اور وہ یہ ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جب کوئی بندہ یہ کلمہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ تابعدار اور بہت فرمانبردار ہوا۔ (حاکم)

فائدہ:..... ”جنت کا خزانہ ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جنت کا ایک ذخیرہ ہے، جس سے کہ اس کو پڑھنے والا اس دن (یعنی قیامت کے دن) نفع و فائدہ حاصل کرے گا، جس دن نہ دنیا کا کوئی خزانہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد اور نہ دوسرے عزیز و اقارب نفع پہنچائیں گے۔

فقر (محتاجی) سے مراد دل کا فقر اور قلب کی تنگی ہے جس کے متعلق ایک حدیث یوں ہے۔ فرمایا: کاد الفقر ان یکون کفراً۔ فقر کفر کے قریب پہنچا دیتا ہے، لہذا جو شخص ان کلمات کو پڑھتا ہے تو اس کی برکت سے دل کی محتاجی دور ہوتی ہے، کیوں کہ جب وہ ان کلمات کو زبان سے ادا کرتا ہے اور پھر ان کلمات کے معنی و مفہوم کا تصور کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ یقین و اعتماد پیدا ہو جاتا ہے کہ ہر امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے، ہر چیز اسی کے قبضہ قدرت کے زیر اثر ہے لہذا وہ بلاء و مصیبت پر صبر کرتا ہے نعمت و راحت پر شکر کرتا ہے، اپنے تمام امور اللہ ہی کے سپرد کرتا ہے اور اس طرح قضاء الہی پر راضی ہو کر اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ اور دوست بن جاتا ہے۔ (از مظاہر حق)

(۱۳۰۳/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَانَ دَوَاءً

مِنْ تَشَعُّعٍ وَتَشَعُّعٍ ذَاءً أَسْرَهَا اللَّهُ. رواه الطبرانی في الأوسط، والحاكم.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھے یہ ننانوے (دنیاوی و اخروی)

بیماریوں کی دوا ہے جن سے ادنیٰ بیماری (دنیاوی و اخروی) غم ہے۔ (طبرانی فی الاوسط، حاکم)

(۱۳۰۴/۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَوَّلُكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ

الْجَنَّةِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. رواه أحمد والطبرانی.

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کا دروازہ نہ بتلاؤں؟ عرض کیا وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہے۔ (طبرانی، احمد)

(۱۳۰۵/۶) وَعَنْ أَبِي الْيُؤُوبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ مَرَّ عَلَى

الْبَرَاهِيقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ مَعَكَ يَا جَبْرَائِيلُ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدٌ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَالسَّلَامُ: يَا مُحَمَّدُ مَرَّ أَمْسَكَتَ فَلْيَكْثِرُوا مِنْ غَرَاسِ الْجَنَّةِ، فَإِنَّ ثَرِبَتَهَا طَلِبَةٌ، وَأَرْضُهَا وَاسِعَةٌ. قَالَ: وَمَا

غَرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. رواه أحمد بإسناد حسن، وابن أبي الدنيا، وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت ابویوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ معراج کی رات حضرت ابراہیمؑ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے دریافت فرمایا اے جبریل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ محمدؐ ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو کہو کہ وہ جنت کے درخت زیادہ سے زیادہ لگائیں، اس لیے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کی زمین بہت وسیع ہے، پوچھا جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (احمد، ابن ابی الدنیا، صحیح ابن حبان)

(۱۳۰۶/۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عَالِيتُ الْأَشْجَعِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَسِرَّ إِلَيَّ عَوْفٌ، فَقَالَ: أُرْسِلْ إِلَيْهِ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُكْثِرَ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَأَتَاكَ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهُ فَأَكْبَتْ عَوْفٌ يَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَكَانُوا قَدْ شَدُّوهُ بِالْقِدْ فَسَقَطَ الْقِدُّ عَنْهُ فَخَرَجَ، فَإِذَا هُوَ بِنَاقَةِ لَهْمٍ فَزَكَّيْهَا فَأَقْبَلَ، فَإِذَا هُوَ بِسُرْحِ الْقَوْمِ فَصَاعَ بِهِمْ، فَأَتْبَعَهُ أَجْرُهَا أَوْلَاهَا، فَلَمْ يَفْعَلْ أَبَوِيهِ إِلَّا وَهُوَ يُتَادَى بِالنَّبَابِ، فَقَالَ أَبُوهُ: عَوْفُ وَرَبِّ السُّعْبَةِ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: وَأَسَوَّ أَتَاكَ وَعَوْفٌ كَيْفَ بِأَلَمٍ مَا فِيهِ مِنَ الْقِدِّ فَاسْتَبَقَى الْأَبَ وَالْحَادِمُ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَوْفٌ قَدْ مَلَأَ الْفَنَاءَ إِبِلًا فَقَطَّصَ عَلَى أَبِيهِ أَمْرَهُ وَأَمَرَ الْإِبِلَ۔ فَأَتَى أَبُوهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِ عَوْفٍ وَخَبَرِ الْإِبِلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعْ بِهِمَا مَا أَحْبَبْتَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا بِأَبِيكَ۔ وَكَرَّرَ: (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ) (الطلاق: ۲) رواه آدم بن أبي إياس في تفسيره۔

ترجمہ:..... حضرت محمد ابن اسحاقؓ سے روایت ہے کہ حضرت مالک اشجعیؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرا بیٹا عوف کافروں کی طرف سے قید کر دیا گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے پاس یہ کہلا بھیجو کہ وہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھیں یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام ہے۔ چنانچہ قاصد نے آکر یہ پیغام ان کو سنایا، حضرت عوفؓ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پوری لگن کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، کافروں نے ان کو چمڑے کے تسموں سے خوب مضبوط جکڑ رکھا تھا، خود بخود ایک دن وہ تسمے ٹوٹ گئے، یہ ان کی قید سے چھوٹ کر باہر نکلے تو دیکھا ایک اونٹنی کھڑی ہے اس پر سوار ہو کر آنے لگے تو دیکھا کہ ان لوگوں کے جانور (اونٹ وغیرہ) موجود ہیں آواز لگائی تو وہ سب ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے، دروازے پر آواز دی تو ان کے والد نے (آواز کو پہچان کر) کہا کہ رب کعبہ کی قسم! عوف! ان کی ماں نے کہا ہائے! عوف (کیسے آسکتا ہے) وہ تو قید میں جکڑا ہوا مصیبت میں گرفتار ہے، چنانچہ ان کے والد اور خادم دروازہ کی طرف گئے تو دیکھا کہ گھر کے باہر کا سارا صحن اونٹوں سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے اپنا اور ان اونٹوں کے ساتھ لانے کا سارا واقعہ ذکر کیا، ان کے والد مالکؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عوف کے آنے کی اور اونٹوں کو ساتھ ہنکا کر لانے کی ساری تفصیل بتائی، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: ان اونٹوں سے جیسے چاہو فائدہ اٹھاؤ۔ اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ (جو اللہ سے ڈرتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کے لیے راستے کھول دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے اس کو روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہو جاتے ہیں) (آدم بن ابی ایاس)

فائدہ:..... ان صحابی کو کیا گمان ہو سکتا تھا کہ یہی کافر جو اس قدر سخت ظلم پر اترے ہوئے ہیں، انہی کے مال سے ان کی روزی مقدر ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو ان کی قید کی اطلاع ملی تو فرمایا کہ ان کے پاس یہ کہلا بھیجو کہ اللہ سے ڈرتے رہیں (تقویٰ اختیار کریں) اور اسی پر توکل کریں اور صبح و شام یہ آیت شریفہ: لَقَدْ جَاءَكَ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (توبہ: ۱۲۹) پڑھا کریں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو بادشاہ کے ظلم کا خوف ہو یا کسی درندہ کا یا دریا میں ڈوب جانے کا ڈر ہو اور اس آیت شریفہ کو تلاوت کرے تو ان شاء اللہ کوئی مضرت اس کو نہ پہنچے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو مختلف پریشانیوں میں مختلف اعمال ارشاد فرمائے ہیں تاکہ امت کو اعمال کے ذریعہ اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے اور اپنی پریشانیوں کے دور کرنے کی علمی مشق ہو، اور ان اعمال کے ذریعہ نہ صرف دنیا کی ضرورتوں کے پورا ہونے اور دنیاوی پریشانیوں کے دور ہونے کا راستہ کھلے بلکہ اخروی ہمیشہ کی ضرورتیں پورا ہونے اور وہاں کے ابدی مصائب سے بھی چھٹکارا ملنے کی صورت بنے، اور یہ وہ خصوصی راستہ ہے جو عام اسباب سے ہٹ کر ہے، اس راستے میں جس درجہ اعمال سے ضرورتوں کے پورا ہونے اور پریشانیوں کے دور ہونے کا ارشاد خداوندی اور ارشاد نبویؐ کی بنیاد پر یقین بڑھتا جاتا ہے اسی درجہ دنیا و آخرت کے کاموں کے بننے کے راستے اللہ جل جلالہ کی طرف سے کھلتے چلے جاتے ہیں، یہ راستہ عمومی طور پر آج امت میں مفقود ہو چکا ہے، اس لیے عام طور پر سمجھ میں نہیں آتا جبکہ سینکڑوں آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کی نصوص اور سینکڑوں انبیاء کرامؑ اور اولیاء کرام کے واقعات موجود ہیں، بس یقین کر کے عملاً مشق کی ضرورت ہے۔

دن رات کے اذکار کی ترغیب

(۱/۱۳۰۷) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَاتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كُفَّتْ أَمْرُهُ. رواه البخاری و مسلم، وابوداؤد، والترمذی والنسائی، وابن ماجہ، وابن خزيمة۔

ترجمہ:..... حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رات میں سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے اس کے لیے کفایت کر جائیں گی۔ (بخاری و مسلم، وابوداؤد، و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزيمة)

فائدہ:..... اس حدیث پاک کے مطلب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی عبادت کے لیے کافی ہے، بعض نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اس رات کی آفات و مصائب سے کفایت کر جائیں گی، بعض نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ اس رات شیطان سے کفایت کر جائیں گی شیطان اس آدمی کے قریب نہ آئے گا، بعض نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ اجر کے اعتبار سے آدمی کے لیے اس رات کافی ہوں گی یعنی بہت اجر ملے گا وغیرہ ذلک۔ (الترغیب، والترہیب)

(۲/۱۳۰۸) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَتِي فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ عَفِرَ لَدِي. رواه ابن السني، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... حضرت جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کسی رات سورۃ یسین پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (ابن سنی، صحیح ابن حبان)

(۳/۱۳۰۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتِبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، رواه ابن خزيمة في صحيحه، والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی رات دس آیتوں کو پڑھ لے وہ غافلین میں سے اس رات شمار نہ ہوگا۔ (صحیح ابن خزيمة، حاکم)

(۴/۱۳۱۰) وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتِبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُتُوبٌ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ، وَمَنْ قَرَأَ

فرض نمازوں کے بعد آیات اور اذکار کی ترغیب

(۱/۱۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالسَّعِيرِ الْمُقَبَّرِ قَالَ: وَمَا ذَٰلِكَ؟ قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيُصُومُونَ كَمَا نُصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَتَصَدَّقُ، وَيَتَغَيُّثُونَ وَلَا تَغَيُّثُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَلَا أَعَلَيْكُمْ شَيْئًا تُذَكِّرُونَ بِهِ مِنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مِنْ بَعْدَكُمْ. وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مِنْ صَنَعَةٍ وَمِثْلُهَا مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ قَلِيلًا وَقَلِيلًا مَرَّةً. قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعْنَا فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: سَمِعْنَا إِخْوَانَنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا قَطَعُوا بِغَلَدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. قَالَ سُحَيْبٌ: فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِ بَيْتِ الْخُدَيْبِ. فَقَالَ: وَهَيْتَ، إِنَّمَا قَالَ لَكَ: تَسْبِيحٌ قَلِيلًا وَقَلِيلَيْنِ، وَتُحْمِيدٌ قَلِيلًا وَقَلِيلَيْنِ، وَتُكْبِيرٌ أَرْبَعًا وَقَلِيلَيْنِ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ، فَقُلْتُ لَهُ ذَٰلِكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَبُحَارَاتُ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَبُحَارَاتُ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. حَتَّى يَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِمْ قَلِيلًا وَقَلِيلَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین جمع ہو کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مال دار سارے بلند درجے لے اڑے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں انہی کے حصے میں آگئیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ عرض کیا کہ نماز، روزہ میں تو یہ ہمارے شریک ہیں کہ ہم بھی کرتے ہیں، یہ بھی کرتے ہیں (اور مال دار ہونے کی وجہ سے) یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں غلام آزاد کرتے ہیں ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے پہلوں کو پڑ لو اور بعد والوں سے بھی آگے بڑھے رہو، اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک ان اعمال کو نہ کرے، صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتا دیجیے، ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو، (ان حضرات نے شروع کر دیا مگر اس زمانہ کے مال دار بھی اسی نمونہ کے تھے انہوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا) فقراء مہاجرین دوبارہ حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے مال دار بھائیوں نے بھی سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے، اس کو کون روک سکتا ہے۔ (بخاری و مسلم)۔

(۲/۱۳۱) وَفِي رِوَايَةٍ لِإِسْلِيمٍ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ قَلِيلًا وَقَلِيلَيْنِ، وَحَمِدَ اللَّهَ قَلِيلًا وَقَلِيلَيْنِ، وَكَبَّرَ اللَّهَ قَلِيلًا وَقَلِيلَيْنِ، قَبِلَتْ سَعَةً وَيَسْمُوعُ، ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْيَاثَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ: مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے یہ ۹۹ مرتبہ ہوا۔ پھر ۹۹ مرتبہ پڑھنے کے بعد پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (مالک، صحیح ابن خزيمة)۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَعْقِبَاتُ لَا يَحْضِبُ قَائِلُهُنَّ، أَوْ فاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: قَلَاتٌ وَقَلَاتُونَ تَسْبِيحَةً، وَقَلَاتٌ وَقَلَاتُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعَةٌ وَقَلَاتُونَ تَكْبِيرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

ترجمہ:..... حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چند پیچھے آنے والے (کلمات) ایسے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں ہوتا، وہ یہ ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر۔ (مسلم، ترمذی، نسائی)
 فائدہ:..... حدیث بالا میں ان کلمات کو پیچھے آنے والے یا تو اس وجہ سے فرمایا کہ یہ نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ گناہوں کے بعد پڑھنے سے ان کو دھونے اور مٹانے والے ہیں یا اس وجہ سے کہ یہ کلمات ایک دوسرے کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ (ازفضائل ذکر)

(۱۳۱۶/۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَوَّجَهُ فَاطِمَةُ بَعَثَتْ مَعَهَا خَاصِمَةً، وَوَسَادَةً مِنْ أَدَمَ حَشَوْهَا لَيْثًا، وَرَحِيئِينَ، وَسِقَاءً، وَجَرَّتَيْنِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَاتَ يَوْمٍ: وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اسْتَكَيْتُ صَدْرِي، وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ أَبَاكَ بِسَيِّئٍ فَأَذْهَبِي فَأَسْتَحْدِمْ بِهِ، فَقَالَتْ: وَأَنَا وَاللَّهِ لَقَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ أَيْ بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: جِئْتُ لَا سَلَامَ عَلَيْكَ، وَاسْتَحْيَيْتُ أَبَاكَ تَسَالَةً وَرَجَعْتُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا فَعَلْتِ؟ قَالَتْ: اسْتَحْيَيْتُ أَبَاكَ تَسَالَةً، فَأَتَيْتُ جَمِيعًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اسْتَكَيْتُ صَدْرِي، وَقَالَتْ فَاطِمَةُ: قَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، وَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِسَيِّئٍ وَسَعَةٍ فَأَخْذِمْنَا، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَذْهَبُ أَهْلَ الشُّفَّةِ تُطْلَوْنَ بِطُؤُنِهِمْ مِنَ الْجُبَّةِ لَا أَحَدٌ أَلْفِقَ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَبِئْمُهُمْ وَأَنْفِقَ عَلَيْهِمْ أَتْمَانَهُمْ، فَرَجَعَا فَأَتَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَخَلَّافَا فِي قُطَيْفَتَيْهِمَا إِذَا غَطَّتْ رُؤُوسُهُمَا تَكَشَّفَتْ أَقْدَامُهُمَا، وَإِذَا غَطَّتْ أَقْدَامُهُمَا تَكَشَّفَتْ رُؤُوسُهُمَا فَقَارَا، فَقَالَ: مَكَانُكُمْ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ قَالَا: بَلَى! قَالَ: كَلِمَاتٍ عَلَّمْتُهُنَّ جِبْرَائِيلُ فَقَالَ: تُسَبِّحُكَ اللَّهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتُحَمِّدُكَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُكَ عَشْرًا، فَإِذَا لَوَّيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ۔ قَالَ عَلِيٌّ (كَبِّرُوا اللَّهَ وَجْهَهُ) فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكُوَا: وَلَا لَيْلَةَ صَفِيٍّ، فَقَالَ: فَأَتَلْتُكُمْ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْجَزَاقِ، وَلَا لَيْلَةَ صَفِيٍّ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی شادی حضرت فاطمہؓ سے کر دی تو حضرت فاطمہؓ کے ساتھ (جہیز میں) ایک چادر اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور دو چکیاں اور ایک مشکیزہ اور دو مکے بھیجے ایک دن حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا اللہ کی قسم! کنویں سے پانی بھر بھر کر لانے میں میرے سینے میں درد ہو گیا آپ کے والد صاحب کے پاس کچھ قیدی اللہ نے بھیجے ہیں، ان کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لو، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: میرے بھی چکی چلاتے چلاتے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹی! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: سلام کرنے آئی تھی اور حیا کی وجہ سے اپنی غرض ظاہر نہ کر سکیں اور ایسے ہی لوٹ گئیں، حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے سوال کرنے سے حیا آئی، پھر دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کنویں سے پانی کھینچ کھینچ کر میرے سینہ میں درد ہونے لگا، اور حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا: چکی چلا چلا کر میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے، اللہ نے آپ کو کشادگی دی ہے اور غلام دیے ہیں ہمیں کوئی خادم دے دیجیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تم کو کیسے دوں؟ صفہ والوں کو ایسے حال میں جبکہ ان کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے بل پڑے ہوئے ہیں ایسے ہی چھوڑ دوں؟ میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے، میں ان قیدیوں کو بیچ کر ان کی قیمت کو صفہ والوں پر خرچ کروں گا، یہ سن کر دونوں (حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ) واپس ہو گئے، پھر نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے دونوں چادر میں گھس کر آرام کا ارادہ کر رہے تھے اور چادر کا یہ حال تھا کہ سر کو ڈھانکتے تو پیر کھل جاتے پیروں کو

ترجمہ الترغیب والترہیب

ڈھانکتے تو سر کھل جاتا (نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر) یہ دونوں جلدی سے اٹھے ارشاد فرمایا اپنی جگہ رہو، پھر ارشاد فرمایا کہ کیا تم دونوں کو وہ چیز نہ بتاؤں جو تم نے مانگا اس سے بھی بہتر ہو؟ انہوں نے عرض کیا ضرور بتلائیے، ارشاد فرمایا: چند کلمات ہیں جو جبرئیلؑ نے مجھے سکھائے ہیں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ دس مرتبہ اللہ اکبر اور جب بہتر پر (سونے کے لیے) لیو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو، حضرت علیؑ فرماتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ان کلمات کو پڑھنا کبھی نہ چھوڑا، ابن الکواء نے حضرت علیؑ سے پوچھا جنگ صفین کی رات بھی نہ چھوڑا (جبکہ اس رات میں مشغولیت اور ذہنی بوجھ وغیرہ تھا) حضرت علیؑ نے فرمایا: اے عرق والو! اللہ تمہیں سمجھے نہ صفین کی رات چھوڑا۔ (احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:..... حدیث بالا میں نبی کریم ﷺ نے دنیوی مشقتوں اور تکلیفوں کے مقابلے میں ان تسبیحات کی تلقین فرمایا، اس کی ظاہری وجہ تو ظاہر ہے کہ مسلمان کے لیے ظاہری و دنیوی تکلیف قابل التفات نہیں، اس کو ہر وقت آخرت اور مرنے کے بعد کی راحت و آرام کی فکر ہونی چاہیے لیکن اعمال صالحہ میں اخروی منافع کے ساتھ دنیوی نفع بھی اللہ نے رکھے ہیں، اس لیے حافظ ابن تیمیہؒ نے اس حدیث سے یہ استنباط کیا ہے کہ جو شخص ان پر مداومت کرے، اس کو مشقت کے کاموں میں ٹکان اور تعب نہ ہوگا حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر معمولی تعب بھی ہوا تب بھی مضرت نہ ہوگی۔

ملا علی قارئی نے لکھا ہے یہ عمل مجرب ہے یعنی تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ان تسبیحات کا سوتے وقت پڑھنا از الہ ٹکان اور زیادتی قوت کا سبب ہوتا ہے علامہ سیوطیؒ نے بھی مرقات الصعود میں استنباط لکھا ہے۔

(۵/۱۳۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَصَلْتَابِ لَا يَخْصِيهِمَا عَبْدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرُ، وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللَّهَ أَحَدُكُمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا فَتِلْكَ مِائَةٌ وَخَمْسُونَ بِالنَّاسِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسِمِائَةٌ فِي الْوَيْزَانِ - إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ بِالنَّاسِ، وَأَلْفٌ فِي الْوَيْزَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةِ سَبْعَةٍ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَبِطُ بِيَدِهِ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لَا يَخْصِيهِمَا؟ قَالَ: يَا أَيُّ أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَذْكَرُ غَدًا، أَذْكَرُ غَدًا، وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَمَاتِهِ فَيَقُولُ لَهُ: رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وقال: حديث حسن صحيح والنسائي، وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه، واللفظ له۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو ان پر عمل کرے وہ جنت میں داخل ہو اور وہ دونوں بہت سہل ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں اول یہ کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھے: سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر، کہ یہ (دس مرتبہ پانچ نمازوں کے بعد) پڑھنے میں ایک سو پچاس ہوئیں لیکن اعمال کی ترازو میں پندرہ سو ہوں گی، دوسرے یہ کہ سوتے وقت سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے کہ یہ پڑھنے میں سو مرتبہ ہوئیں اور ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار مرتبہ ہوئیں، حضرت عبداللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کر کے آپ نے فرمایا تم میں سے دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کون کرتا ہوگا؟ (یعنی اتنے گناہ نہیں ہوتے اور دو ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں) کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان پر ہم عمل نہیں کرتے (اور جو کرتے ہیں وہ بہت تھوڑے ہیں) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے وقت شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ضرورت ہے اور فلاں کام ہے اور جب سونے کا وقت ہوتا ہے تو (تھکی دے کر) سلا دیتا

ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۳۱۸/۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبَّرَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَسْتَلْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ۔ رواه النسائي والطبرانی۔

ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ (نسائی، طبرانی، ابن حبان)

اور طبرانی کی روایت میں اس کے ساتھ سورہ ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔

(۱۳۱۹/۷) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ التَّكْوِينِيَّةِ كَانَتْ فِي ذِكْرِهِ اللَّهُ إِلَى الصَّلَاةِ الْآخِرَى، رواه الطبرانی بإسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۳۲۰/۸) وَعَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى نَجِيٍّ هَاشِمِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ الْغَفَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنِمَاتٌ مَنْ ذَكَرَهُنَّ مِائَةَ مَرَّةٍ دُبَّرَ كُلِّ صَلَاةٍ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ وَمِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ لَسَكَنَتْهُنَّ، رواه احمد وهو موقوف۔

ترجمہ:..... رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ان چند کلمات یعنی: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، کو سو مرتبہ پڑھ لے گا پھر اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف ہو جائیں گے۔ (احمد)

(۱۳۲۱/۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ دُبَّرَ الصَّلَاةِ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَيَحْمَدُهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَامَ مَغْفُورًا لَهُ، رواه البزار۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کے بعد یہ پڑھ لے: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَيَحْمَدُهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (بزار)

(۱۳۲۲/۱۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمَها، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ،

وَاللَّهُ إِنْ لَا جِبْتُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ: يَا أَبَا أُنْتِ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنَا وَاللَّهُ أَجِبْتُكَ، قَالَ: أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنَّ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، وَأَوْصِي بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِيحِيُّ، وَأَوْصِي

بِهَا الصَّنَابِيحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَوْصِي بِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَفِيَّةُ بْنُ مُسْلِمٍ، رواه ابوداؤد والنسائي، واللفظ له، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما، والهاكم وقال: صحيح على شرط الشيخين۔

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اے معاذ! میں تم

سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا نہ چھوڑنا۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ

وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (اے اللہ تیری اچھی طرح عبادت کرنے اور تیرا ذکر اور تیرا شکر کرنے میں تو میری مدد فرما) پھر حضرت معاذؓ نے یہ وصیت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتُ بِهَا۔ رواه ابن ماجه۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یوں دعا) فرماتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الظَّاهِرِ الْكَاتِبِ الْمُبَارَكِ الْاَحْمَدِ الَّذِي اِذَا دُعِيتَ بِهِ اُجِبْتَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطَيْتَ، وَاِذَا اسْتُزِمْتَ بِهِ رَجَعْتَ، وَاِذَا اسْتُغْفِرَ بِهِ فَغُفِرَ جُتَ۔ (اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے پاکیزہ مبارک آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام کے طفیل کہ جب آپ سے کوئی اس نام کا واسطہ دیکر سوال کرے تو آپ (سوال) قبول کرتے ہیں اور جب کوئی مانگے تو آپ دیتے ہیں اور جب اس کے طفیل کوئی رحم کی درخواست کرے تو آپ رحم کرتے ہیں اور جب اس کے ذریعہ سے کوئی پریشانی دور کرنے کی درخواست کرے تو آپ دور کرتے ہیں اس کی پریشانی کو۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نام (اپنے اسماء حسنیٰ میں سے) بتلایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو قبول کرتا ہے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے (بھی) وہ سکھادیں، ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تمہارے لیے وہ مناسب نہیں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں ایک طرف ہو کر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئی، پھر کھڑی ہو کر آپ ﷺ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ سکھادیں، آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ میں تم کو سکھاؤں، اور یہ مناسب نہیں کہ اس کے ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگو، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اٹھ کر وضو کیا پھر دو رکعت پڑھی پھر میں نے یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوكَ الرَّحْمٰنَ، وَاَدْعُوكَ الْوَكِيْلَ الرَّحِيْمَ، وَاَدْعُوكَ بِاسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ۔ (اے اللہ میں آپ کو اللہ، الرحمن البر الرحیم اور آپ کے تمام ان اچھے ناموں کے ساتھ پکارتی ہوں جن کو میں جانتی ہوں اور جن کو نہیں جانتی تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما)۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ یہ سن کر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور ارشاد فرمایا: وہ اسم (اعظم) انہی ناموں (اسماء حسنیٰ) میں ہے جس کے ذریعہ تم نے (ابھی) دعا کی ہے۔ (ابن ماجہ)

(۱۳۷۵/۹) وَعَنْ قُصَايَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَلْتَ اَيْهَا الْمُصَلِّي، اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعْدْتَ فَاَحْتَمَدَ اللَّهُ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلَّى عَلَيَّ، ثُمَّ اَدْعُدْ قَالَ: صَلَّيْ رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْهَا الْمُصَلِّي اُدْعُ لِحُجَّتِ۔

رواه احمد، وابوداؤد والترمذی واللفظ له، وقال: حديث حسن، والنسائی وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما۔ ترجمہ:..... حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا اور نماز پڑھی، (نماز کے بعد دعائیں) یہ کہا: اللھم اغفر لی وارحمی (اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی (اطمینان سے) نماز کے بعد بیٹھتا پھر اللہ کے شایان شان تعریف کرتا اور مجھ پر درود شریف پڑھتا، پھر دعا کرتا، کہتے ہیں، پھر دوسرے شخص نے نماز پڑھی، اس نے (پہلے) اللہ کی تعریف کی نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! اب دعا کر قبول ہوگی۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۱۳۷۶/۱۰) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِي التَّوْبِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحَوْبِ: (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) (الانبياء: ۸۷)، فَإِنَّهُ لَمَّا يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِي حَيٍّ قَطْلًا إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ، رواه الترمذی واللفظ له، والنسائی والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔ وزاد في طريقه عنده، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كَانَتْ لِيُؤْتَى خَاصَّةٌ أَمْرٌ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَتَجِئْتَهُ مِنَ الْعَمَرِ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْمُؤْمِنِينَ) (الانبياء: ۸۸)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مچھلی والے (یونسؑ) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُجَاهِدَكَ إِلَيَّ كُنْتُ مِنَ الْغَالِيَةِ (آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کی ذات پاک ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں) کوئی بھی مسلمان کسی بھی ضرورت میں اس کے ذریعہ سے دعا کرے گا اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول کرے گا۔ (ترمذی، حاکم، نسائی) اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دعا (کی قبولیت) یونسؑ کے ساتھ خاص ہے یا سب مؤمنین کے لیے عام ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ عزوجل کے اس ارشاد کو نہیں سنتے: وَلَقَدْ نُنْجِيهِ مِنَ الْغَيْمِ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (ہم نے ان کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں) (جس سے معلوم ہوا کہ سب ایمان والوں کے لیے عام ہے۔)

سجدہ میں، فرض نمازوں کے بعد رات کے اخیر حصے میں دعائی ترغیب

(۱/۱۳۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ رواه مسلم وابوداؤد والنسائي۔
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے لہذا (سجدہ میں) دعا خوب کیا کرو۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(۲/۱۳۷۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفِي ثُلُثَ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي، فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي، فَأُغْفِرَ لَهُ؟ رواه مالك والبخاري ومسلم والترمذی وغيرهم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب ہر رات میں جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اس نزدیک والے آسمان پر (اپنی شان کے مطابق) نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی مجھ سے بخشش چاہنے والا میں اسے بخشش دوں؟ اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جب آدھی رات گزر جاتی ہے یا دو تہائی گزر جاتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی (شان کے مطابق) نازل ہوتا ہے۔ (مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، وغیرہم)
فائدہ: سورج غروب ہونے سے صبح صادق ہونے تک کا نام رات ہے اندازے سے اس کے تین حصے کر کے آخر کا تہائی حصہ تہجد اور دعا وغیرہ کا خاص وقت ہے دوسری روایت کی رو سے آدھی رات سے ہی وقت شروع ہو جاتا ہے مگر زیادہ بہتر وقت آخری تہائی رات ہے۔

(۳/۱۳۷۹) وَعَنْ عُمَرَو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمْعَةَ النَّخَعِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَلَيْبِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ۔

رواه ابوداؤد والترمذی واللفظ له۔ وقال: حديث حسن صحيح، والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم۔
ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب درمیان رات میں ہوتا ہے اگر تم سے ہو سکے کہ اس وقت تم اللہ کا ذکر کرو تو کیا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

(۴/۱۳۸۰) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ، وَدُبُرُ السُّلُوباتِ السُّكُوباتِ، رواه الترمذی، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا (کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟) فرمایا: رات کے آخری حصہ میں

اور فرص نمازوں کے بعد۔ (سنن ترمذی)

دعاء کی قبولیت کے لیے بے صبری اور اس کہنے پر کہ ”میں نے دعا کی تھی قبول نہیں ہوئی“ پر وعید

(۱/ ۱۳۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا كُنَّ يَدْعُو بِهٖ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا مِائَةَ مَرَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي دَعْوَتِهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِبُخَارِيٍّ وَالتِّرْمِذِيِّ: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِمَنْ دَعَا بِهَا مِائَةَ مَرَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي دَعْوَتِهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ. وَقَدْ دَعَا بِهَا مِائَةَ مَرَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي دَعْوَتِهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ. قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَا بِهَا مِائَةَ مَرَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي دَعْوَتِهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ بے صبری ظاہر نہ کرے (بے صبری یہ ہے کہ دعا کے ظاہر ہونے میں دیر لگے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی تھی قبول نہیں ہوئی)۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

اور مسلم و ترمذی کی روایت میں ہے کہ بندے کی دعا برابر قبول ہوتی رہتی ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا کسی رشتہ دار کی حق تلفی کی دعا نہ ہو جب تک کہ وہ بے صبری نہ دکھانے لگے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! بے صبری کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: آدمی یہ کہنے لگے کہ میں دعا کرتا رہا مگر مجھے تو کچھ قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور پھر اس چیز سے اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔ (مسلم، ترمذی)

نماز کی حالت میں دعا کے لیے آسمان کی طرف سر اٹھانے اور غفلت کے ساتھ دعا کرنے پر وعید

(۱/ ۱۳۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تِلْكَ تِلْكَ أَقْوَامٌ عَنْ رُفْعِهِمْ أَبْصَارُهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ، أَوْ لِيُخَلِّفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمْ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی اچانک سلب کر لے گا۔ (صحیح مسلم و نسائی وغیرہما)

(۲/ ۱۳۸۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقُلُوبُ أَوْ عَيْنٌ، وَبَعْضُهَا أَوْغَى مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِأَيِّهَا النَّاسُ، قَابَسُكُوهُ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ لِعَبْدٍ دَعَاةً عَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لوگوں کے) دلوں برتن ہیں اور ان میں سے بعض بعض سے زیادہ گہرے اور وسیع ہوتے ہیں، اس لیے اے لوگو! جب تم اللہ تعالیٰ سے (کسی چیز کا) سوال کیا کرو تو قبولیت کے پورے یقین کے ساتھ سوال کیا کرو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل (اور بے پرواہ) دل سے اس سے دعا کرے۔ (احمد)

اپنے لیے بدعا کرنے اور اپنے بچوں، نوکروں، اپنی دھن دولت کو کوسنے پر وعید

(۱/ ۱۳۸۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى سَاعَةِ يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَغَيْرُهُمْ.

ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے لیے بددعا نہ کیا کرو، نہ اپنے بچوں کو کوسا کرو، نہ اپنے نوکروں ملازموں کو کوسا کرو، نہ اپنے دھن دولت کو کوسا کرو، ایسا نہ ہو کہ اللہ کی طرف سے کوئی ایسی (قبولیت کی) گھڑی ہو کہ اس میں کوئی چیز مانگ لی جائے اور وہ تمہارے حق میں قبول ہو جائے۔ (مسلم، ابوداؤد، صحیح ابن خزمہ وغیرہم)

(۱۳۸۵/۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُسْتَجَابُ فِي إِبْطَائِهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ ایک مظلوم کی بددعا، دوسرے مسافر کی بددعا اور والد کی بددعا اپنی اولاد کے حق میں۔ (ترمذی)

(۱۳۸۶/۲) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْطِنُ إِلَى الْحِجَابِ۔

ترجمہ:..... حضرت ام حکیمؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ والد کی دعا سیدھے اللہ تک پہنچتی ہے اس میں کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ) فائدہ:..... عام طور پر کوسنا غصہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے جب اولاد کی نافرمانی پر غصہ آئے تو خود کو ذرا سنبھالیے یا اسے مناسب سزا دیجیے یا اس سے بات چیت چھوڑ دیجیے بچہ اس سے ضرور اثر لے گا۔ مگر کوسنے نہیں، ورنہ غصہ دور ہونے کے بعد یہی شخص یہ بددعا اپنی اولاد کے لیے کبھی پسند نہ کرے گا۔

نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی ترغیب

اور نبی کریم ﷺ پر آپ کے نام نامی کے ذکر کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

(۱۳۸۷/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۱۳۸۸/۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا۔ وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَيُحْطَطُ عَنْهُ بِهَا عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ، وَالْحَاكِمُ۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا، اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (احمد، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۳۸۹/۲) وَالْخَلِيزَانِيُّ فِي الشَّخِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَلَقَطْلَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كُتِبَ اللَّهُ لِيَنِي عِتْقُهُ بِرَاءَةً مِنَ النَّفَاقِ، وَبِرَاءَةً مِنَ النَّارِ، وَأَنْسَكَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ۔

ترجمہ:..... طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر

دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر ”براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار“ لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ (طبرانی، فی الصغیر والاوسط)

(۱۳۹۰/۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَبَعْتُهُ حَتَّى كَخَلْ تَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خَفَّتْ، أَوْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونُ اللَّهُ قَدْ تَوَفَّاهُ أَوْ قَبَضَهُ. قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَهُ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَكَ. قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي: أَلَا أَبْشُرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ.

زَادَ فِي رِوَايَةٍ: فَسَجَدْتُ لِلَّهِ سُكْرًا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کسی باغ میں) تشریف لے گئے، میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا، مجھے اندیشہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی روح پرواز کر گئی، نبی کریم ﷺ (کے قریب جا کر) آپ کو دیکھنے لگا، نبی کریم ﷺ نے سجدہ سے سر مبارک اٹھا کر دریافت فرمایا: عبدالرحمن کیا بات ہے؟ میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور فرمایا تھا کہ آپ کو خوشخبری سناؤں، اللہ عزوجل فرماتا ہے جو آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اس پر میں نے بطور شکر یہ سجدہ کیا۔ (احمد، حاکم)

فائدہ:..... اور ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانے میں اتنا طویل سجدہ کیا، وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۳۹۱/۶) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً غَسَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عَشْرَ رِقَابٍ، رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ۔

ترجمہ:..... حضرت براء بن عازبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا۔ (ابن ابی عاصم)

(۱۳۹۲/۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَمَلًا نَكَّيْتُهِ سَبْعِينَ صَلَاقًا، رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ (مسند احمد)

فائدہ:..... یہاں ایک بات سمجھ لینی چاہیے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی یا زیادتی ہو جیسا ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ کے احسانات امت محمدیہؐ پر روز افزوں ہوئے ہیں، اس لیے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اولاً حق تعالیٰ شانہ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماء نے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش فرمایا ہے۔

ملا علی قارئی نے ستر والی روایت کے متعلق لکھا ہے کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اس لیے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

(۱۰۰/۱۳۹۳) وَعَنْ أَبِي صَالِحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ظَنِبَ النَّفْسِ يُزِي فِي وَجْهِهِ الْبُشْرُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْبَحْتَ الْيَوْمَ ظَنِبَ النَّفْسِ يُزِي فِي وَجْهِكَ الْبُشْرُ؟ قَالَ: أَجَلُ: أَكُنْ آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ. وَمَعَاذُهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ. وَرَفَعَهُ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ:

قَالَ: تَخَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَارِيرُ وَجْهِهِ تَبْرُؤُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ أَظْيَبَ نَفْسًا. وَلَا أَظْهَرَ بُشْرًا مِنْ يَوْمِكَ هَذَا. قَالَ: وَمَا لِي لَا أَظْيَبُ نَفْسِينَ، وَيُظْهِرُ بُشْرِي؟ وَإِنَّمَا هَاتِرُكُنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدًا مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أَقْبَتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَعَاذُهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ وَمَنْ قَالَ لَكَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! وَمَا ذَلِكَ الْمَلَكُ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَكُلَّ مَلَكٍ مِنْ لَدُنْ خَلْقِكَ إِلَى أَنْ يَبْعَثَكَ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أَقْبَتِكَ إِلَّا قَالَ: وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ. ترجمہ:..... حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ بہت ہی بشارت تشریف لائے، چہرہ انور پر بشارت کے اثرات تھے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشارت ظاہر ہو رہی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صحیح ہے میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ آپ پر درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس سے مٹا دے گا اور دس درجے اس کے بلند کر دے گا۔ (احمد، نسائی)

طبرانی کی روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور بشارت سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبریلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو شخص، آپ پر ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبریلؑ نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لیے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لیے واثق صلی اللہ علیہ کی دعا کرے۔

فائدہ:..... علامہ سخاویؒ نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت **مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا** کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی؟ حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں کہ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل جلالہ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل انعام ہے، اور خود علامہ سخاویؒ نے اس کا جواب نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گنے ثواب سے کہیں زیادہ ہے، اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند ہونا، دس گناہ کا معاف کرنا، دس نیکیوں کا اس کے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید بڑا ہے۔ (از فضائل درود شریف)

(۱۱۳/۱۳۹۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يَتَّبِعُونِي عَنْ أَقْبَتِي السَّلَامَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَابٍ فِي صَحِيحِهِ.

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱۴/۱۳۹۵) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلِيقَتَا كَلْبُكُمَا فَصَلُّوا عَلَيْهِ- فَلَيْتَ صَلَّاتُكُمْ تَبْلُغُنِي- رواه النسائي وابن حبان في صحيحه-

ترجمہ:..... حضرت حسن بن علیؓ سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو، بے شک! تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۱۵/۱۳۹۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بَلَعْتُ مِنْ صَلَاتِهِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ ذَلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ- رواه الطبرانی في الأوسط بإسناد لا بأس به-

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۱۶/۱۳۹۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ مَلَكٍ مَلَائِكَةٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَهْلَعَنِي بِاسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ: هَذَا فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ، رواه البزار وأبو الشيخ ابن حبان، ولفظه:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكَ أَعْطَاهُ أَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِي إِذَا مَلَكَ فَلَيْتَ أَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا قَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى عَلَيْكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ: فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا، رواه الطبرانی في الكبير بنحوه-

ترجمہ:..... حضرت عمار بن یاسرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے، لہذا جو شخص مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ (بزار)

اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ (طبرانی، فی الکبیر وغیرہ)

(۱۸/۱۳۹۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاتًا- رواه الترمذی، وابن حبان في صحيحه-

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلا شک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اس لیے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں محدثین سے مراد اس موقع میں ائمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے

عربی میں ہوں یا اردو میں۔

(۱۳۹۹/۲۰) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ رُبْعُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ، جَاءَتْ الرَّاحِقَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِقَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، قَالَ: مَا شِئْتُ قَالَ: قُلْتُ: الرَّبُّ قَالَ: مَا شِئْتُ، وَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَفُلُكَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتُ، فَلَيْتَ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: الْيُسُفُ؟ قَالَ: مَا شِئْتُ، وَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: إِذَا يُكْفَى هَمُّكَ، وَيُخْفَرُكَ لَكَ دُئِبْتُكَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَحَدُّ غَلَّةً: قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِي كُلَّهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: إِذَا يُكْفِيكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے، کہ اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو (یعنی بار بار فرماتے) (راجفہ آگنی اور رادفہ آری ہے، اس کو بھی دوسرے فرماتے) (راجفہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورۃ والنازعات میں ہے اس کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے: **يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِقَةُ قُلُوبٌ بِلْوٍ مِّنْ دُونِهَا فَاصْطَلْهَا خَالِقُ خَلْقِهَا**۔ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قیامت ضرور آئے گی جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالے گی اس سے مراد پہلا تصور ہے، اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی اس سے مراد دوسرا تصور ہے، بہت سے دل اس دن خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔ (بیان القرآن مع زیادۃ) حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک چوتھائی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے، میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے، میں نے عرض کیا تو آدھا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے، میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ (احمد، ترمذی، حاکم)

اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لیے مقرر کر دوں تو کیسا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ (ترمذی، صحیح، ابن حبان)

فائدہ:..... مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لیے دعاؤں کو مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھوں تو اپنے اس معین وقت میں درود شریف کے لیے کتنا وقت تجویز کروں۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ”کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو بظاہر اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف سب اور ادو وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے، لیکن اول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لیے دعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا، اس میں سے درود شریف کے لیے مقرر کرنے

کا ارادہ فرما رہے تھے، دوسری بات یہ ہے کہ لوگوں کے حالات کے اعتبار سے یہ چیز مختلف ہوا کرتی ہے جیسے ذکر کے باب میں بعض روایات میں الحمد للہ کو افضل الدعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعا کہا گیا ہے مختلف کو مختلف احادیث میں سب سے افضل قرار دیا گیا ہے، یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے۔ (از فضل درود شریف مع تفسیر بصر)

(۱۳۰۰/۲۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا رَجُلِي مُسْلِمٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيُطْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا رَكَاتٌ. وَقَالَ: لَا يَثْبُتُ مُؤْمِنٌ حَتَّى يَكُونَ لِمُسْلِمَةٍ الْجَنَّةُ. رواه ابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ،

(اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر)۔ یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ یعنی صدقہ کے قائم مقام ہے اور مؤمن کا پیٹ کبھی کسی خیر سے نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا نبی کریم ﷺ پر درود، بعض علماء نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اس لیے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں۔

اور حدیث پاک کا آخری ٹکرا کہ ”مؤمن کا پیٹ کبھی کسی خیر سے نہیں بھرتا“ اس خیر سے کیا مراد ہے؟ بعض علماء نے فرمایا کہ خیر سے مراد علم ہے جیسا کہ صاحب مشکوٰۃ نے اس کو فضائل علم میں ذکر کیا ہے اور صاحب مرقاۃ وغیرہ نے بھی خیر سے مراد علم لیا ہے اور ایسے ہی صاحب مظاہر حق نے بھی خیر سے علم ہی مراد لیا ہے، اس لیے کہ وہ تحریر فرماتے ہیں ”ہرگز نہیں سیر ہوتا مؤمن خیر سے یعنی علم سے، یعنی اخیر عمر تک طلب علم میں رہتا ہے اور اس کی برکت سے جنت میں پہنچ جاتا ہے“، لیکن بعض علماء کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مؤمن کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا، وہ ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہو جائے۔

(۱۳۱۰/۲۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ كُلِّ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنْ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَى إِلَّا عُرِضَتْ عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى يَفُتَّرَ مِنْهَا، قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ التَّوْبَةِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. رواه ابن ماجه بلسان جيد.

ترجمہ:..... حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود پڑھنے والے کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے انتقال کے بعد بھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:..... اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے۔

(۱۳۰۲/۲۷) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَفْضَلَ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النُّفُخَةُ، وَفِيهِ الصَّفْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ

عَلَيْكَ۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ، وَقَدْ أُرْسِلْتَ بِمَعْنَى لَيْسَ؟ فَقَالَ: إِنْ أَلَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَزْمًا عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ رواه احمد وابوداؤد وابن ماجه وابن حبان في صحيحه، والحاكم وصححه۔

ترجمہ:..... حضرت اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نوحؑ (پہلا صور) اور اسی میں صفحہ (دوسرا صور) ہوگا، لہذا اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل جلالہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۴۰۳/۲۰) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَنْزِلْهُ التَّقَعُّدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔ رواه البزار والطبرانی في الكبير والوسط، وبعضه اسنيد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت روفیع بن ثابت انصاریؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس طرح کہے: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ التَّقَعُّدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (بزار، طبرانی، فی الکبیر والوسط)

فائدہ:..... درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے ”اے اللہ! آپ محمدؐ پر درود بھیجیے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو“ ”مقعد مقرب“ یعنی مقرب ٹھکانے سے کیا مراد ہے؟ اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں جو مختصر مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا قول:..... ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ ”مقعد مقرب“ سے مراد مقام محمود ہے اس لیے کہ روایت میں ”یوم القیامۃ“ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایات میں ”المقرب عنده فی الجنة“ کا جملہ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانہ جو جنت میں مقرب ہو اس بناء پر اس سے مراد وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

دوسرا قول:..... اس سے مراد وسیلہ ہے۔

تیسرا قول:..... آپ ﷺ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ کا وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ حذر الثمین میں لکھا ہے کہ مقعد مقرب کے ساتھ اس لیے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا ہے۔

(۱۴۰۳/۲۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَسْتُ الصَّلَاةَ فَلَيْسَ لَكَ لَعْلُ ذَلِكَ يُعَرِّضُ عَلَيْكَ قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: فَعَلِمْنَا، قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْبَدُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَغَايَةِ الْخَيْرِ، اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْبَدُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَغَايَةِ الْخَيْرِ، اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْبَدُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَغَايَةِ الْخَيْرِ، اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْبَدُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ۔ رواه ابن ماجه موقوفا بلسان حسن۔

ترجمہ:..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو تو خوب اچھی طرح بھیجا کرو (یعنی اچھے الفاظ میں اور پوری توجہ سے درود بھیجا کرو) تمہیں کیا خبر شاید وہ آپ کے سامنے پیش ہوتا ہو، راوی بیان کرتا ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے عرض کیا آپ ہمیں سکھا دیجیے (کس طرح درود بھیجا کریں)، آپؓ اس پر یہ الفاظ تعلیم فرمائے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، أَمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اللَّهُمَّ الْبَعْثْهُ مَقَامًا تَعْمُدُكَ يَغِيظُهُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ عَمِيدٌ، اللَّهُمَّ تَبَارَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ عَمِيدٌ.

ترجمہ: اے اللہ! نازل فرما اپنے بہت سے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں، رسولوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے امام اور نبیوں پر مہر لگا دینے والے آخری نبی حضرت محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں ہر بھلائی کے امام اور ہر خوبی کے رہبر و قائد اور نبی رحمت ہیں، اے اللہ! آپ ﷺ کو سرفراز فرما اس مقام محمود پر جہاں آپ ﷺ پر پہلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی رشک آئے، اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل پر، بے شک! تو مستحق تعریف اور عظمت والا ہے، اے اللہ! برکتیں نازل فرما محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر، بے شک! تو مستحق تعریف اور عظمت والا ہے (ابن ماجہ)

(۱۳۰۵/۲۲) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوثٌ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. ترجمہ: حضرت علیؑ فرماتے ہیں ہر دعا (قبولیت سے) رکی رہتی ہے جب تک کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) پر درود شریف نہ بھیجا جائے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۱۳۰۶/۲۳) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي فُرْقَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَوْفُوًّا قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ عَوْفُوًّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلَّى عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں بلاشبہ دعائیں زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہیں، اس کا کوئی حصہ اوپر نہیں پہنچتا جب تک کہ تم اپنے نبیؐ پر درود نہ بھیجو۔ (ترمذی)

(۱۳۰۷/۲۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْضَرُوا الشَّيْبَ، فَخَضَرْنَا، فَلَمَّا أُرْتُقِيَ دَرَجَةٌ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا أُرْتُقِيَ الدَّرَجَةُ الثَّانِيَةُ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا أُرْتُقِيَ الدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَرَّضَ لِي فَقَالَ: بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُخَفَّرْكَ فَلَمْ تُخَفَّرْكَ، قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعْدَ مَنْ دُكِرَتْ عَنْْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكَبِيرَيْنِ عَنْْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: آمِينَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ ﷺ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت جبریلؑ میرے پاس تشریف لائے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا) ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین، پھر جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین، جب تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائے

اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا آمین۔ (حاکم)

فائدہ:..... پہلا شخص جس کے بددعا کا ذکر ہے، ”جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہوئی ہو“ رمضان المبارک میں مغفرت کی صورت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے کام ہیں یعنی روزہ، تراویح ان کو اہتمام سے ادا کرنے کے بعد ہر وقت کثرت کے ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کرے۔ اور دوسرا شخص ”جس کے سامنے نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ پڑھے“، بعض علماء کے نزدیک جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک ہو تو سننے والوں پر درود شریف پڑھنا واجب ہے، فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بھر میں درود شریف کا پڑھنا عملاً فرض ہے اس پر علماء مذہب کا اتفاق ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک ہو تو ہر مرتبہ درود شریف کا پڑھنا واجب ہے کہ نہیں؟ بعض علماء کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب۔ تیسرا وہ شخص جس کو بوڑھے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، مباح امور میں والدین کی اطاعت واجب ہے۔

(۱۳۰۸/۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغَعَ أَنْفَ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَرَغَعَ أَنْفَ رَجُلٍ فَخَلَّ عَلَيْهِ رَعَصَاتٌ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ، وَرَغَعَ أَنْفَ رَجُلٍ أَذْرَكَ عَنْدهُ أَبَوَاهُ الْكَبِيرَ، فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ رواه الترمذی، وقال: حديث حسن غریب۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذلیل و خوار ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا، ذلیل و خوار ہو وہ شخص جسے ماہ مبارک آیا اور اس کے گناہوں کی بخشش سے پہلے گزرا اور ذلیل و خوار ہو وہ شخص جس کے پاس اس کے والدین (یا ان میں سے کسی ایک) کو بڑھاپا آیا اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکے۔ (یعنی یہ ان کی خدمت کر کے اور ان کو خوش کر کے جنت کا حقدار نہ بن سکا)۔ (ترمذی)

(۱۳۰۹/۴۰) وَعَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذُكِرَتْ عَنْدهُ فَخْطِلَ الصَّلَاةُ عَلَى فَخْطِلِ طَرِيقِ الْجَنَّةِ۔ رواه الطبرانی۔

ترجمہ:..... حضرت حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنے سے چوک گیا وہ جنت کے راستہ سے بہک گیا۔ (طبرانی)

فائدہ:..... چوک جانے سے مراد بے پرواہی اور بے توجہی سے ٹال دینا ہے بھول جانا مراد نہیں اس لیے کہ وہ تو معاف ہے۔

(۱۳۱۰/۴۱) وَعَنْ حُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔ رواه النسائي، وابن حبان في صحيحه، والحاكم وصححه الترمذی۔

ترجمہ:..... حضرت حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (رواد النسائی، وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم وصححہ الترمذی)۔

(۱۳۱۱/۴۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْجَلِ النَّاسِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَنْ ذُكِرَتْ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَذَلِكَ أَفْجَلُ النَّاسِ۔ رواه ابن أبي عاصم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتلاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔ (ابن ابی عاصم)

کِتَابُ الْبُیُوعِ وَغَيْرِهَا

خرید و فروخت کا بیان

حلال کسائی کی ترغیب اور فضیلت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مدنی الطبع بنایا ہے یعنی انسانوں کی فطری ساخت ایسی ہے کہ وہ اپنی اس زندگی میں باہمی تعاون اور معاملاتی لین دین کے محتاج ہیں، ہر فرد اور طبقہ کی ضرورت دوسرے سے وابستہ ہے۔ مثلاً ایک مزدور جس کی زندگی کی ضرورتیں بہت مختصر ہیں جو صبح سے شام تک محنت مزدوری کر کے بس گزارہ کے پیسے حاصل کرتا ہے اسے بھی ضرورت ہے اس آدمی کی جس سے وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے کے لیے غلہ وغیرہ خرید سکے اور غلہ پیدا کرنے والے کاشتکار کو ضرورت ہے اس مزدور کی جس سے وہ اپنے کھیتی باڑی کے کاموں میں مدد لے سکے، اسی طرح مزدور اور کاشتکار دونوں کو ضرورت ہے اس آدمی کی جو ان کے لباس کی ضرورت کو پوری کرنے کے لیے کپڑا تیار کرے اور یہ اس سے بلا واسطہ یا بالواسطہ کپڑا خرید سکیں اور کپڑا تیار کرنے والے کو ضرورت ہے اس آدمی یا اس انجینیئر کی جس سے وہ سوت یا ریشم اور کپڑے کی صنعت کی دوسری ضروریات نقد یا قرض ادھار خرید سکے پھر ان میں سے کسی کو رہنے کے لیے مکان تعمیر کرانا ہو تو اس کی ضرورت ہوگی کسی سے اینٹ سیمنٹ وغیرہ تعمیری ضروریات خریدنے کی اور اس کے بنوانے کے لیے معماروں و مزدوروں کی، پھر خدا نخواستہ ان میں سے کوئی بیمار پڑ جائے تو ضرورت ہوگی ڈاکٹر سے رجوع کرنے کی اور دکان سے دواؤں کے خریدنے کی، الغرض اشیاء کی خرید و فروخت اور تجارتی مبادلہ اور محنت، مزدوری اور صنعت (حرف) اور زراعت، قرض و عاریت وغیرہ معاشی معاملات اس دنیا میں انسانی زندگی کے لوازم ہیں، یہ ہم سب کا روزمرہ مشاہدہ اور تجربہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور بالخصوص خاتم الانبیاء سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ جس طرح ایمان اور توحید اور صحیح عقائد کی تعلیم دی اور جس طرح بندگی کا طریقہ عبادات کی صورت میں سکھایا، اسی طرح خرید و فروخت، صنعت، حرفت، تجارت و زراعت، محنت مزدوری وغیرہ ان معاشی معاملات کے بارہ میں بھی جو بظاہر انسانوں کی خالص دنیوی ضرورتیں ہیں ان اصولوں اور طریقوں کی ہدایت فرمائی جن میں انسانوں کی دنیوی اخروی فلاح ہے، تو گویا ایمانیات اور عقائد اور عبادات جس طرح دین کے اہم شعبوں میں سے ہے ایسے بھی معاملات اور معاشی زندگی کے جو اصول اور طریقے ہدایت کیے گئے ہیں دین کے اہم شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے بلکہ انسان کے باطنی حالات و کیفیات میں اور اس کی روح پرور عبادات کے اثرات مرتب ہونے میں اس کی روزی کو بہت بڑا دخل ہے روزی جتنی پاک صاف اور ہر قسم کی شک شبہ سے جس قدر محفوظ ہوگی نیکی و صلاح کا بیج اس کے باطن میں اسی قدر پھلے پھولے گا اور معاشی زندگی کے متعلق خداوندی ہدایت اور اس شعبہ سے متعلق شریعت محمدی کا اتباع کرتے ہوئے ان کاموں کا کرنا اب دنیا نہیں بلکہ عین دین ہے اور ایک معنی کی عبادت ہے اور جس طرح نماز، روزہ اور ذکر و تلاوت وغیرہ عبادات اور اچھے اخلاق پر اور دین کی دعوت اور اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی پر اجر و ثواب اور جنت کے درجات عالیہ کا وعدہ اور بشارت ہے اسی طرح معاش کے متعلق احکامات کی پابندی پر بھی اجر و ثواب اور جنت کے درجات عالیہ کی بشارتیں ہیں۔

مظاہر حق میں لکھا ہے کہ کسب یعنی کمانا فرض بھی ہے اور مستحب بھی اسی طرح مباح بھی ہے اور حرام بھی، چنانچہ اتنا کمانا فرض ہے کہ جو کمانے والے اور اس کے اہل و عیال کی معاشی ضروریات کے لیے اور اگر اس کے ذمہ قرض ہو تو اس کی ادائیگی کے لیے کافی ہو جائے، اس سے زیادہ کمانا مستحب ہے بشرطیکہ اس نیت کے ساتھ زیادہ کمائے کہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت سے جو کچھ بچے گا وہ فقراء اور مساکین اور اپنے دوسرے مستحق اقرباء پر خرچ کروں گا، اس طرح ضروریات زندگی سے زیادہ کمانا اس صورت میں مباح ہے جب کہ نیت

اپنی شان و شوکت اور اپنے وقار و تمکنت کی حفاظت ہو، البتہ محض مال و دولت جمع کر کے فخر و تکبر کے اظہار کے لیے زیادہ کماتا حرام ہے اگرچہ حلال ذرائع ہی سے کیوں نہ کمایا جائے۔

کمانے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی کمائی کو اپنی ذات پر اور اپنے اہل و عیال پر اس طرح خرچ کرے کہ نہ تو اسراف میں مبتلا ہو اور نہ بخل و تنگی کرے جو شخص کمانے اور اپنی روزی خود فراہم کرنے پر قادر ہو اس پر لازم ہے کہ وہ کمائے اور جس طرح بھی ہو سکے حلال ذرائع سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی آبرو مند اندہ زندگی کے تحفظ کے لیے معاشی ضروریات خود فراہم کر کے دوسروں پر بار نہ بنے، ہاں جو شخص کسی بھی مجبوری اور عذر کی وجہ سے کسب و کمائی پر قادر نہ ہو تو پھر اس کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ دوسروں سے سوال کر کے اپنی زندگی کی حفاظت کرے اگر اس صورت میں کوئی شخص محض اس وجہ سے کہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلا نا اس کی غیرت کو گوارا نہیں اس نے کسی سے سوال نہیں کیا یہاں تک کہ بھوک و افلاس نے ان کی زندگی کے چراغ کو گل کر دیا تو نہ صرف یہ کہ وہ اپنی موت کا خود ذمہ دار ہوگا بلکہ ایک گنہ گاری کی موت مرے گا، نیز جو شخص خود کم کر پیٹ بھرنے سے عاجز ہو تو اس کا حال جاننے والے پر یہ فرض ہے کہ وہ اس معذور شخص کی خبر گیری کرے یا اس طور کہ اس کا پیٹ بھرے یا وہ خود اس انسانی فریضہ کی ادائیگی پر قادر نہ ہو تو کسی ایسے شخص سے اس کی مدد کی سفارش کرے جو اس کی مدد کرنے پر قادر ہو۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے اس آیت کریمہ: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ** (اے مومنو! تم صرف وہی حلال و پاکیزہ رزق کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ سب سے بہتر کسب جہاد ہے بشرطیکہ جہاد کے ارادہ کے وقت مال غنیمت کے حصول کا قطعاً خیال نہ ہو بلکہ نیت میں اخلاص ہو اس کے بعد تجارت کا درجہ ہے خاص طور پر وہ تجارت جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں مسلمانوں کی ضروریات خاص کی چیزوں کو لانے لے جانے کا ذریعہ ہو، اس قسم کی تجارت کرنے والا شخص اگر حصول منفعت کے ساتھ مسلمانوں کی خدمت اور ان کی حاجت روائی کی نیت بھی رکھے تو اس کی تجارت عبادت کی بھی ایک صورت بن جائے گی تجارت کے بعد زراعت کا درجہ ہے، زراعت کا پیشہ بھی دنیاوی منفعت کے علاوہ اجر و ثواب کا ایک بڑا ذریعہ بن جاتا ہے جبکہ اس میں مخلوق خدا یعنی انسانوں اور جانوروں کی غذائی ضروریات کی فراہمی کی نیت خیر اور اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد ہو، ان تینوں پیشوں کے علاوہ اور پیشے آپس میں کوئی فضیلت نہیں رکھتے، البتہ کتابت کا پیشہ بہتر درجہ ضرور رکھتا ہے کیوں کہ اس پیشہ میں نہ صرف یہ کہ علم کی خدمت ہوتی ہے بلکہ دینی علوم، شرعی احکام انبیاء اور بزرگوں کے احوال بھی یاد ہو جاتے ہیں۔

مفتی الطاہر میں لکھا ہے کہ کسب اور کسب کرنے والے کی فضیلت احادیث میں بہت منقول ہیں اسی طرح جو شخص کسب پر قادر ہونے کے باوجود ازراہ کسل و سستی کسب نہ کرے بلکہ اپنی گزراوقات کے لیے دوسروں سے مانگتا پھرے اس کے حق میں بڑی وعید بیان کی گئی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی رزاقی پر اعتماد و بھروسہ کرتے ہوئے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے اور اپنی دینی مصروفیات و عبادت و اذکار میں خلل پڑنے کی وجہ سے کسب چھوڑ دے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں بشرطیکہ اپنی امداد کے لیے دوسرے لوگوں کی طرف نہ تو اس کا دل متوجہ ہو اور نہ وہ کسی سے اپنی امداد و خدمت کی توقع رکھتا ہو کیوں کہ اسے سوال دلی کہتے ہیں جو سوال زبانی سے کہیں بدتر چیز ہے۔

جو شخص اتنا مال و زر رکھتا ہو جو اس کی معاشی ضروریات کے لیے کافی ہو یا اوقاف وغیرہ سے اسے بقدر ضروریات اور روپیہ پیسہ مل جاتا ہو (مطلب یہ ہے کہ گھر بیٹھنے سے کسی بھی جائز وسیلہ سے بقدر ضرورت آمدنی ہو جاتی ہو) تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اسی طرح دینی علوم کی تعلیم دینے والے مفتی، قاضی اور اس زمرہ کے دوسرے لوگوں کے لیے بھی یہی حکم ہے، اگر یہ لوگ بقدر کفایت ضروریات آمدنی رکھتے ہوں تو ان کو اپنے امور میں مصروف رہنا چاہیے کسب وغیرہ میں مصروف نہ ہوں۔

جو شخص کسی کسب مثلاً تجارت وغیرہ کا پیشہ اختیار کرے تو اس پر فرض ہے کہ وہ صرف جائز اور حلال مال کمائے، حرام سے کلیۃً اجتناب

کرے اور اپنے پیشے و ہنر میں احکام شرعیہ کی رعایت بہر صورت ملحوظ رکھے، نیز اپنے پیشے میں تمام تر محنت و جدوجہد کے باوجود صرف اللہ کی ذات پر اعتماد رکھے کہ رزاق مطلق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کسب محض ایک ظاہری وسیلہ کے درجہ کی چیز ہے، اپنا پیشہ کسب کو رزاق ہرگز نہ سمجھے کیوں کہ یہ شرک خفی ہے، حرام کسب کے ذریعہ حاصل ہونے والے مال و زرے مکمل پرہیز کرے۔ (از مظاہر حق ج ۳ ص ۹۲، ص ۳۰)

(۱/ ۱۳۱۳) عَنْ الْمُشَدَّادِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا فَلَمْ يَخَيْرْهُ مِنْ أَثَرِ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِلَى اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَأَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ وَابْنُ مَاجَهٍ وَلَفْظُهُ قَالَ: مَا كَسَبَ الرَّجُلُ غَنِيًّا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَمَا أَتَقَى الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخَادِمِهِ فَهُوَ صَدَقَ.

ترجمہ:..... حضرت مقدم بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نے کوئی کھانا کبھی اس سے بہتر نہیں کھایا کہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کما کے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کھاتے تھے۔ (صحیح بخاری وغیرہ)

ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی آمدنی نہیں حاصل کی اور آدمی جو کچھ اپنی ذات پر اپنے گھر والوں پر اور اپنی اولاد پر اور اپنے نوکر چاکروں پر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ تحصیل معاش کی صورتوں میں بہت اچھی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے کوئی ایسا کام کرے جس سے کھانے پینے وغیرہ کی ضروریات پوری ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کی سنت بھی ہے، ان کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی حکومت میں لوگوں سے اپنے بارے میں تجسس کرتے رہتے تھے، چنانچہ جو شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا اس سے وہ دریافت کرتے کہ بتاؤ داؤد کیسا ہے؟ لوگوں میں اس کی سیرت و عادت کس درجہ کی ہے؟ اور اس کے بارے میں تمہارا تاثر کیا ہے؟ ایک دن ایسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کو آدمی کی صورت میں ان کے پاس بھیجا انہوں نے اس سے بھی اس قسم کے سوال کیے، اس نے کہا: داؤد ہیں تو اچھے آدمی، مگر اتنی بات ضرور ہے کہ وہ بیت المال سے روزی کھاتے ہیں، بس یہ سننا تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل و دماغ میں ایک بجلی سی کوند کر گئی، فوراً اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ تو مجھے بیت المال سے مستغنی کر دے اور مجھے کوئی ایسا ہنر عطا کر دے کہ جس سے میں اپنی روزی کما سکوں، چنانچہ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں زرہ بنانے کا ہنر عطا کیا اور اللہ تعالیٰ نے لوہے کو ان کے لیے نرم بنا دیا کہ ان کے ہاتھوں میں پہنچتے ہی موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا جس سے وہ زرہ بناتے اور پھر وہ چار چار ہزار درہم میں فروخت ہوتی، بلکہ بعض علماء نے تو یہ لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ہر روز ایک زرہ بناتے اور اس کو چھ ہزار درہم میں فروخت کرتے، پھر اس چھ ہزار درہم کو اس طرح خرچ کرتے کہ دو ہزار تو اپنی ذات پر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے اور چار ہزار بنی اسرائیل کے فقراء و مساکین میں بطور صدقہ و خیرات تقسیم کر دیتے۔

حدیث بالا میں ترغیب ہے کہ دستکاری اور ذاتی محنت کی کمائی سب سے بہتر کمائی ہے اور اس میں بڑے بڑے فائدے ہیں مثلاً جو شخص اپنی محنت و حُرمت سے کماتا ہے نہ صرف یہ کہ خود اس سے منافع حاصل ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس صنعت و حُرمت سے فائدہ پہنچتا ہے، پھر یہ کہ ایسا شخص اپنے پیشے میں مصروف رہنے کی وجہ سے بری باتوں اور لہو و لعب سے محفوظ رہتا ہے نیز چوں کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی وجہ سے کس نفسی بھی پیدا ہوتی ہے اس لیے وہ اپنے نفس کی سرکشی سے بچتا ہے اور پھر سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایسا شخص کسی کا محتاج نہیں رہتا، کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتا، کسی کے آگے جھکتا نہیں اور اسے ایک آبرو مند و زندہ نگاہ حاصل رہتی ہے۔

(۲/ ۱۳۱۳) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّازِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رِبَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ أَحَبُّهُ، فَيَأْتِي بِحُرْمَةٍ مِنْ حَتْلِبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَكْفِ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَن يَسْأَلَ النَّاسَ

أَخْطَوْهُ أَمْرًا مَعْنُوًّا، رواه البخاری۔

ترجمہ:..... حضرت زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی رسیوں سے لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر سر پر لا کر لائے اور نیچے اور اس طرح وہ اپنے چہرے کو (دنیا میں بھیک کی ذلت سے اور آخرت میں داغدار چہرے کی رسوائی سے) بچالے یہ بہتر ہے لوگوں سے بھیک مانگنے سے وہ دے دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

(۱۳۱۴/۵) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بَيْنَهُ وَكُلُّ كَسْبٍ مُبْذُورٌ۔ رواه الحاكم: ورواه البيهقي عن سعيد بن عمرو مرسلاً

ترجمہ:..... حضرت سعید بن عمیر اپنے چچا (حضرت براءؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت! کون سی کمائی زیادہ پاک اور اچھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر وہ کمائی جو پاکبازی کے ساتھ ہو۔ (حاکم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ سب سے افضل کمائی تو اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی ہے اور اس تجارت کی کمائی بھی پاکیزہ ہے جو شرعی احکامات کے مطابق اور دیانت داری کے ساتھ ہو۔ کل کسب مبرور کا یہی مطلب ہے۔

(۱۳۱۵/۹) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَرَأَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلْدِهِ وَنَشَاطِهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنَّا هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَأَبَ خَرَجَ يَسْنَى عَلَى وَلَدِهِ صَغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنَّ كَأَبَ يَسْنَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنَّ كَأَبَ خَرَجَ يَسْنَى عَلَى نَفْسِهِ يُعْمَلُهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنَّ كَأَبَ خَرَجَ يَسْنَى رِيَاءً وَمُقَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ۔ رواه الطبرانی

ترجمہ:..... حضرت کعب بن عجرہؓ بیان کرتے ہیں کہ (ہم سب لوگ دربار نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے) کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزرا، نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں نے (جب) اس کی تندرستی اور چہرہ پر اپن دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا۔ (یعنی اس کی یہ چستی اور تندرستی جہاد میں کام آتی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے ماں، باپ کے لیے کمانے نکلا تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ خود اپنے لیے کمانے نکلا ہے تاکہ پاک دامن اور باعزت رہ سکے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے (ہاں) اگر یہ شخص فخر و یا اور شان و شوکت کی خاطر کمانے نکلا ہے تو یہ راہ شیطان میں ہے۔ (طبرانی)

فائدہ:..... ”فی سبیل اللہ“ کا لفظ اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے ہر اس کام کو شامل ہے جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے ہو، اس کے لیے ہر نیکی اور اچھا کام ”فی سبیل اللہ“ ہے۔

تلاش معاش میں صبح سویرے نکلنا اور صبح سویرے سونے کی بے برکتی

(۱۳۱۶/۱) عَنْ صَحْرَبْنِ وَدَاعَةَ الْعَامِدِيِّ الصَّخَاوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا، وَكَأَبَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً، أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَأَبَ صَحْرًا تَاجِرًا فَكَأَبَ يَبْعَثُ حِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَتَلْزَمُ وَكَثُرَ مَالُهُ۔ رواه ابو داؤد الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحيحہ

ترجمہ:..... حضرت صخر بن وداعہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میری امت کے لیے دن کے اول وقت میں

برکت عطا فرما، نبی کریم ﷺ کو جب کوئی لشکر یا فوجی بھیجنا ہوتا تو آپ اسے صبح اول وقت ہی بھیجا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت صفحہ تاجر تھے وہ بھی اپنا مال تجارت صبح اول وقت ہی بھیجا کرتے تھے (راوی کا بیان ہے کہ اس کی وجہ سے) وہ صاحب ثروت ہو گئے اور مال میں خوب ترقی ہوئی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... صبح سویرے کا وقت برکت کا ہوتا ہے اسی لیے کئی حدیثوں میں صبح کے وقت سونے کی بھی ممانعت آئی ہے، صبح کے وقت سونا بے برکتی اور محرومی کا سبب ہے، چنانچہ اسی باب میں ذکر ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ صبح بہت سویرے حضرت فاطمہؓ کے یہاں تشریف لائے، آپ سوئی ہوئی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے ہلایا اور فرمایا: بیٹی! اٹھو اپنے رب سے روزی لینے کے لیے پہنچ جاؤ، غافل اور مست نہ بنو، اللہ تعالیٰ صبح صادق سے سورج نکلنے تک روزی تقسیم فرماتا ہے۔ (بخاری)

اور حضرت علیؓ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سونے کو منع کیا ہے۔ (ابن ماجہ)

اور حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کا سونا روزی کو روکتا ہے۔ (احمد، بخاری)

اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح سویرے روزی کی تلاش میں نکلا کرو اس لیے کہ صبح سویرے نکلتا برکت اور کامیابی ہے (بزار، طبرانی فی الاوسط)

یہ سب روایات الترغیب کے اسی باب میں ہیں لیکن سند کے ضعف کی وجہ سے باقاعدہ سلسلہ دار احادیث کے ذیل میں نہیں نقل کیا گیا۔

بازار اور غفلت کے مقامات پر اللہ کے ذکر کی ترغیب

(۱/۱۴۱۷) عَنْ حُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَخَلَّى الشُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَسَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَا عَنْهُ أَلْفُ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَهُ اللَّهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ۔ رواه الترمذی وقال: حديث غريب

ترجمہ:..... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور اس نے کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں) (ہر جگہ) اسی کی بادشاہت ہے اور ہر تعریف اسی کو زیبا ہے، وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا ہر بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسے ہر چیز پر قدرت ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لاکھ دے گا اور (اس کے نام اعمال میں ہے) اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دے گا اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دے گا۔ (ترمذی)

(۲/۱۴۱۸) وَعَنْ أَبِي قَلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّمَا رَجُلَانِ فِي الشُّوقِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ، تَعَالَ تَسْتَغْفِرَ اللَّهَ فِي غَفْلَتِهِ النَّاسِ فَقَعَلَ قَعَاتٍ أَحَدُهُمَا فَلَقِيَهُ الْآخَرُ فِي الثُّورِ فَقَالَ: عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لَنَا غَفِيرَةً فِي الشُّوقِ۔ رواه ابی الدنیا وغیرہ

ترجمہ:..... حضرت ابو قلابہؓ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک شام) بازار میں دو آدمیوں کی آپس میں ملاقات ہو گئی ایک نے دوسرے سے کہا: آؤ لوگوں کی غفلت کے وقت میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں، چنانچہ انہوں نے توبہ و استغفار کیا پھر ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کی اس سے خواب میں ملاقات ہوئی تو مرنے والے نے بتلایا کہ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ہماری اس روز بازار میں شام کی ملاقات میں مغفرت فرمادی ہے۔ (ابن ابی الدنیا وغیرہ)

(۱۳۱۹/۳) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْعَافِيَةِ كَالْمُعَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِسِ، وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْعَافِيَةِ كَالْمُعَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِسِ، وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ الْيَابِسِ، وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْعَافِيَةِ مَقْلٌ وَمُسْتَبَاحٌ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ، وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْعَافِيَةِ يُرِيهِ اللَّهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْعَافِيَةِ يُعَقِّرُ لَهُ بِعَدُوِّ كُلِّ قَوْمٍ وَأَعْمَجَةٍ۔

ترجمہ:..... حضرت مالک کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غافلوں کے درمیان اللہ کو یاد کرنے والا اس (غازی) کے درجہ میں ہے جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں کے پیچھے (جم کر) رہا ہو اور غافلوں کے درمیان اللہ کو یاد کرنے والا ایسا ہے جیسے کسی سوکھے ہوئے درخت میں ایک ہری ٹہنی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کو یاد کرنے والا ایسا ہے جیسے سوکھے درختوں کے بیچ میں ایک سبز ہرا بھرا درخت، اور غافلوں میں اللہ کو یاد کرنے والا ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں ایک چراغ اور غافلوں کے درمیان اللہ کو یاد کرنے والے کو اللہ جنت کا ٹھکانہ اس کی زندگی میں دکھلا دیتا ہے اور غافلوں میں اللہ کو یاد کرنے والے کے گناہ تمام انسانوں اور جانوروں کی تعداد کے بقدر معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (موطا، بیہقی)

تلاش معاش میں میانہ روی اور خوبی اختیار کرنا (یعنی گناہوں سے پاک ہو

اور اتنی مشغولیت نہ ہو کہ دینی امور سے صحت جسمانی اور تقاضائے ایمان

سے غافل کر دے) اور لالچ اور مال کی محنت کی مذمت اور برائی کا بیان

(۱۳۲۰/۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّمْتُ الْحَسَنُ، وَالشُّؤْدُ، وَالْإِفْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ الشُّؤْدِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاؤُدُ وَدِينَقُوهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَ: مِنْ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی چال ڈھال نرم مزاجی اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ نبوت کا پچیسواں حصہ ہیں۔ (ترمذی، مالک، ابوداؤد)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جن بلند انسانوں کو نبوت کی امانت سپرد کی جاتی ہے وہ انسانی کمالات اور فطری عادات و اخلاق میں سے ہیں، جو لوگ درمیانہ روی سے چلتے ہیں وہ کبھی پریشان نہیں ہوتے خود حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۖ

ترجمہ:..... اور نہ رکھ اپنا ہاتھ بندھا ہوا اپنی گردن کے ساتھ اور نہ کھول دے اس کو بالکل کھول دینا پھر تو بیٹھ رہے الزام کھایا ہوا ہو۔ یعنی سب الزام دیں کہ کنجوس کبھی چوس ہے یا یہ کہ اتنا کیوں دیا کہ آپ محتاج رہ گیا، ہر معاملہ میں تو وسط اعتدال مرعی رکھنا چاہیے، نہ ہاتھ استوار کھینچے کہ گردن سے لگ جائے اور نہ طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنے میں ایسی کشادہ دستی دکھلائے کہ پھر بھیک مانگنی پڑے۔

(۱۳۲۱/۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْتَبِطُوا الرِّزْقَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَبْدًا يَمُوتُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَجَرَ رِزْقِهِ هُوَ لَهُ، فَأَجْمِلُوا، فِي الطَّلَبِ: أَخْذَ الْحَلَالِ، وَتَرْكُ الْخَبَرِ۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ والمذاکر۔

ترجمہ الترغیب والترہیب

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزی کے دیر میں آنے سے پریشان نہ ہو کوئی بندہ اس وقت تک مرنے نہیں سکتا جب تک کہ اپنے جیسے کا آخری رزق اسے مل جائے اس لیے اس کے حاصل کرنے میں خوش اسلوبی سے کام لو، حلال کو حاصل کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔ (صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۳۲۲/۳) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ مُيَسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ وَالْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: فَإِنَّ كُلَّ مُيَسَّرٍ لِمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا۔ وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا

ترجمہ:..... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کے تلاش کرنے میں خوش اسلوبی سے کام لو اس لیے کہ ہر شخص کے لیے اسی چیز کا حاصل کرنا آسانی بنایا جاتا ہے جو اس کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شخص کے لیے اتنی ہی چیز کا حاصل کرنا آسان (اور ممکن) بنایا جاتا ہے جتنی اس میں اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ (ابن حبان، حاکم)

(۱۳۲۲/۴) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ عَمَلٍ يُقَرِّبُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَا عَمَلٍ يُقَرِّبُ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَلَا يَسْتَبْطَلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ رِزْقَهُ، فَإِنَّ جَبْرِئِلَ أَلْفَى فِي رُوعِي أَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا النَّاسُ: وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ فَإِنَّ اسْتَبْطَاءَ أَحَدٍ مِنْكُمْ رِزْقَهُ فَلَا يَطْلُبُهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَالُ فَضْلُهُ بِمَعْصِيَتِهِ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) جنت سے نزدیک کرنے والا کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں کہ میں نے تمہیں اس کا حکم نہ دیا ہو، اور کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں جو جہنم سے نزدیک کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس سے منع نہ کیا اور روزی کے دیر سے ملنے میں پریشان نہ ہو کیوں کہ جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں (اللہ کی طرف سے) یہ بات ڈالی ہے کہ تم میں سے کوئی ایک آدمی بھی دنیا سے نہیں جاسکتا جب تک کہ اپنی روزی پوری نہ کرے، اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور کمائی کے بارے میں خوش اسلوبی سے کام لو، پھر اگر تم میں سے کسی کی روزی کے حاصل ہونے میں دیر ہوتی ہو تو (بے قرار ہو کر) اسے اللہ کی نافرمانی کے راستوں سے نہ کرنے لگے اللہ تعالیٰ کا فضل بھی اس کی نافرمانی کے ذریعہ نہیں حاصل کیا جاتا۔ (حاکم)

(۱۳۲۲/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْغِنَى لَيْسَ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِي عَبْدَهُ مَا كُتِبَ لَهُ مِنَ الرِّزْقِ فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حُرِّمَ۔ رَوَاهُ ابُو بَعْلَى، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ابْنُ شَاءَ اللَّهُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! دولت مندی بہت سے ساز و سامان کا نام نہیں ہے اصل دولت مندی دل کی دولت مندی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کو اتنی ہی روزی دیتا ہے جتنی اس کے لیے (پہلے سے) لکھ دی گئی ہے اس لیے تم اسے خوش اسلوبی سے حاصل کرو جو حلال ہو اسے لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ (ابو بعلی)

(۱۳۲۵/۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ يَطْلُبُ الْعَبْدُ كَمَا يَطْلُبُ أَجَلُهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ أَبِي حِبَانَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الرِّزْقَ يَطْلُبُ الْعَبْدُ أَكْثَرَ مِمَّا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزی بندہ کو ایسا تلاش کرتی ہے جیسے اس کی موت اس کو

تلاش کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان، بزار)۔ اور طبرانی کی روایت میں تو یہ ہے کہ روزی آدمی کو اس کی موت سے بھی زیادہ تلاش کرتی ہے۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جیسے موت آدمی پر آ کر رہتی ہے کوئی اس کو نال نہیں سکتا، مقدر کی روزی مل کر رہتی ہے بلکہ موت کا آنا جیسے یقینی اور قطعی ہے اس سے زیادہ روزی کا ملنا یقینی چیز ہے۔

(۱۳۲۶/۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْلُو هَذِهِ الْأَيَّةَ: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق: ۲، ۳) فَجَعَلَ يُرِيذُهَا حَتَّى نَعَسَتْ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوا بِهَا لَكَفَّثَهُمْ۔ رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:..... حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھنی شروع کی: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے وہ کر دے اس کا گزارہ اور روزی دے اس کو جہاں سے اس کو خیال کبھی نہ ہو) اس آیت کو آپ دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے نیند آگئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ذر! اگر لوگ اسی آیت کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو یہی ان کے لیے کافی ہو جائے۔ (حاکم)

(۱۳۲۷/۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَرَّ أَحَدُكُمْ مِنْ رِزْقِهِ أَذْرَكَهُ كَمَا يُذْرِكُهُ السُّوْتُ، رواه الطبرانی في الاوسط والصغير بإسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی تم میں سے اپنے حصہ کی روزی سے بھاگنا چاہے تب بھی وہ روزی اس کو مل کر رہے گی جیسے موت آ کر رہتی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

(۱۳۲۸/۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى تَمْرَةً غَابِرَةً فَأَخَذَهَا فَتَنَاوَلَهَا سَائِلًا، فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوُ كَرْتُمْ فَأَتَيْنَا لَا تَشْكُ۔ رواه الطبرانی بإسناد جيد، وابن حبان في صحيحه والبيهقي۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زمین پر پڑی ہوئی ایک کھجور کو دیکھا تو اس کو اٹھالیا پھر ایک فقیر جو سوال کر رہا تھا اس کو دے دی اور اس کو فرمایا اگر تم اس کے پاس لینے نہ آتے تو یہ خود تمہارے پاس آ جاتی۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۱۳۲۹/۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ صَبَاحٍ يَغْلِبُ مَلَكَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَا فِي الْأَرْضِ مَا يَنْصُرُهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَهُ رِزْقُهُ فَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْفُقَرَاءُ الْجَائِعُونَ وَالْإِنْسُ أَلْ يَضُدُّوهُ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ مَا اسْتَطَاعُوا، رواه الطبرانی۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح (دن) اللہ نے ایسا نہیں بنایا جس میں آسمان یا زمین کے فرشتے کو معلوم ہو کہ اللہ آج کے دن کیا کرے گا اور بلاشبہ بندہ کو اس کا رزق ملتا ہے اگر جنات و انسان دونوں مخلوق اکٹھی ہو جائے کہ کسی انسان سے اس کے مقدر کی روزی روکیں تو روک نہیں سکتے۔ (طبرانی)

(۱۳۳۰/۱۱) وَعَنْ حَبَّةَ وَسَوَاءِ ابْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلًا يَبْنِي بِنَاءً، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانَا فَقَالَ: لَا تَتَأَفَّسَا فِي الرِّزْقِ مَا نَحْنُ هَرَّتْ رُؤُوسُكُمْ، فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِيْلُهُ أَلَمْ أَحْمَرْ لَيْسَ عَلَيْهِ قَشْرٌ ثُمَّ يُعْطِيهِ اللَّهُ وَيَرْزُقُهُ۔ رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:..... حضرت حبہ اور حضرت سواءہ ابن خالدؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کسی تعمیر کے کام میں مصروف تھے جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے ہمیں بلایا اور فرمایا: جب تک تمہارے سر حرکت کر رہے ہیں (یعنی جب تک تم زندہ ہو) روزی کے معاملے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرنا (دیکھو!) انسان کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو وہ سرخ ہوتا ہے جس پر کوئی

لباس نہیں ہوتا پھر اللہ تعالیٰ اس کو لباس دیتا ہے اور روزی دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۳۲۱/۱۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِحَبِيبَتَيْهَا مَلَكَائِبَ يُنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ، قُلُوبٌ مَاقِلٌ وَكُلُّي خَيْرٌ وَمَا كُنْتُ وَالْهَى، وَلَا آتَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِحَبِيبَتَيْهَا مَلَكَائِبَ يُنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَأَعْطِ مُسِيئًا تَلْفًا۔ رواه احمد وابن حبان في صحيحه والحاكم وصححه۔

ترجمہ:..... حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ (صبح کو) جو بھی سورج نکلتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ دونوں آواز لگاتے ہیں کہ سوائے جن اور انسانوں کے روئے زمین کے ہر ایک (جاندار) کو سناتے ہیں کہ آؤ اپنے رب کی طرف (دنیا کی ہوس کو چھوڑ دو) کیوں کہ تھوڑا جو کام چلا دے (کافی ہو جائے) اچھا ہے اس زیادہ سے جو الجھادے اور جب بھی (شام کو) سورج ڈوبتا ہے ہمیشہ اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ دونوں آواز لگاتے ہیں اور سوائے جن اور انسان کے روئے زمین کے ہر ایک (جاندار) کو سناتے ہیں کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے اور بخیل کو بربادی دے۔ (احمد، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۳۲۲/۱۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْحَقِيقِ، وَخَيْرُ الزَّرْقِ مَا يَكْفِي، رواه ابو عوانة وابن حبان في صحيحهما۔

ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بہترین ذکر وہ ہے جو چپکے چپکے ہو اور بہترین روزی وہ ہے جو کافی ہو جائے (کام چلا دے)۔ (ابوعوانہ، صحیح ابن حبان)

(۱۳۲۳/۱۲) وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَنَاءَهُ اللَّهُ كُلَّ مَوْتَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا، رواه ابو الشيخ في كتاب الثواب واليهي كلاهما من رواية الحسن عن عمرات۔

ترجمہ:..... حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کا ہو رہا اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کی طرف سے اس کے لیے کافی ہے اور اس کو ایسے طریقوں اور ایسی جگہوں سے روزی دے گا جہاں اس کو گمان اور اندازہ بھی نہ ہو اور جو دنیا کا ہو رہا اللہ تعالیٰ اسے دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔ (کتاب الثواب، بیہقی)

فائدہ:..... اللہ کے ہو رہنے سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت اللہ کی رضا کی فکر میں لگا رہتا ہو اور ہر موقع پر حکم پورا کر رہا ہو گویا ہری اسباب اور وسائل کو اختیار کر رہا ہو لیکن حکم کے پورا کرنے کی غرض سے۔ بھروسہ صرف اللہ کی ذات عالی پر ہو، ظاہری اسباب اور ظاہری وسائل سے نگاہ ہٹی ہوئی ہو حلال طریقہ سے روزی کمائے حرام اور غلط طریقوں سے بچے۔

(۱۳۲۴/۱۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هِمَّتَهُ وَسَدَمَهُ، وَلَهَا شَخْصٌ، وَإِيَّاهَا يَتَوَلَّى جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَقَّتْ عَلَيْهِ صِعَتُهُ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُنْتُ لَهُ مِنْهَا، وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هِمَّتَهُ وَسَدَمَهُ، وَلَهَا شَخْصٌ وَإِيَّاهَا يَتَوَلَّى جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْوَسْطَى فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ عَلَيْهِ صِعَتُهُ، وَأَثَرَهُ الدُّنْيَا وَهَجَ صَاحِبُهُ، رواه البزار والطبرانی واللفظ له، وابن حبان في صحيحه، ورواه الترمذی اخصر من هذا۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا مقصد دنیا ہی ہو اور اس دنیا کا بھی کوئی مخصوص نشانہ ہو اور وہ اسی مخصوص نشانے پر توجہ اور نظر رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر تنگدستی مسلط کر دیتا ہے اور اس کے حالات کو پراگندہ و منتشر کر دیتا ہے اور اسے

دیکھتے ہیں پورا لے کے حاضر ہو جاتا ہوں باری تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ (یہاں سے واپس جانے کا قانون نہیں ہے) تو نے جو یہاں آنے سے پہلے بھیجا ہے مجھے وہ دکھا دے، نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس شخص نے (وہاں کے لیے) کوئی بھی چیز آگے نہ بھیجی ہوگی لہذا اس کے بارے میں دوزخ میں داخل کیے جانے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ترمذی)

حلال کمائی اور حلال کھانے کی ترغیب اور حرام کمائی اور حرام کھانے کے پھنسنے وغیرہ پر وعید

(۱/۱۳۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَهْرَأُ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَهْرَبَهُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (المؤمنون: ۵) وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (البقرة: ۱۷۲) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارِبِّ، يَارِبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَلْفَىٰ مِنْ شَجَابٍ لِذَلِكَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ صرف پاک ہی قبول کرتا ہے اور اس نے اس بارے میں جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے وہی اپنے سب مؤمن بندوں کو دیا ہے پیغمبروں کے لیے اس کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ** اس نے مخاطب کر کے فرمایا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ** کہ اے ایمان والو! تم ہمارے رزق میں سے حلال اور طیب کھاؤ (اور حرام سے بچو) اس کے بعد حضور ﷺ نے ذکر فرمایا ایک ایسے آدمی کا جو طویل سفر کر کے (کسی مقدس مقام پر) ایسے حال میں جاتا ہے کہ اس کے بال پر آگندہ ہیں اور جسم اور کپڑوں پر گرد و غبار ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتا ہے اے میرے رب! اے میرے پروردگار! اور حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے، اور حرام غذا اسے اس کا نشوونما ہوا ہے تو اس آدمی کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ (مسلم و ترمذی)

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال کمائی اور حلال کھانے اور کپڑے کی اتنی اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح ایمان والوں کو بھی حلال رزق کے کھانے کا حکم دیا ہے اور اس کے بغیر دعاؤں کی قبولیت روک دی جاتی ہے۔

(۲/۱۳۳۰) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں حلال روزی کماتا ہر مسلمان کے ذمے واجب ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۲/۱۳۳۱) وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَلَبُ الْحَلَالِ قَرِيضَةٌ بَعْدَ الْقَرِيضَةِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال حاصل کرنے کی فکر کو شش فرض کے بعد قریضہ ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

فائدہ:..... حضرت مولانا منظور نعمانیؒ اپنی کتاب معارف الحدیث کی جلد سوم میں اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں جسے بعید نقل کیا جاتا ہے۔ اکثر شارحین نے حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے اور بظاہر یہی ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان اور نماز و زکوٰۃ وغیرہ جو اسلام کے اولین

اور بنیادی ارکان و فرائض ہیں، درجہ اور مرتبہ میں ان کے بعد حلال روزی حاصل کرنے کی فکر اور کوشش بھی ایک اسلامی فریضہ ہے، بندہ اگر اس سے غفلت برتے اور کوتاہی کرے گا تو خطرہ ہے کہ حرام روزی سے پیٹ بھرے، اور آخرت میں اس کا انجام وہ ہوگا جو حرام سے پیٹ بھرنے والا کو بتلایا گیا ہے، اللہ کی پناہ!

پھر یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے کسی فریضہ کا ادا کرنا اس کی بندگی و عبادت ہے اور بندہ اس پر اس اجر و ثواب کا مستحق ہے جو فریضہ کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنا چاہیے، پس کسب حلال کی فکر و کوشش اور اس میں مشغول ہونا عین دین و عبادت اور موجب اجر و ثواب ہے۔ اس میں کسب حلال کے طالب ہر تاجر، ہر مزدور، ہر کاشتکار اور ہر دستکار کے لیے کتنی بڑی بشارت ہے لیکن بہر حال پیش نظر رہے کہ اس حدیث میں صرف کمائی کرنے کو نہیں بلکہ کسب حلال کی تلاش و فکر کو فریضہ بتلایا گیا ہے اور اس ارشاد کا خاص مقصد اور صحیح نظر حرام سے بچانا ہے۔ (معارف الحدیث ج ۳ ص ۶۵)

(۱۳۳۲/۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَلَبًا، وَعَمِلَ فِي شَيْءٍ، وَأَمِنَ النَّاسَ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا فِي أَقْنِيتِكَ الْيَوْمَ كَيْفَ؟ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعِيدٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ
ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پاک (حلال) روزی کھائی، سنت (رسول) کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کی برائی اور ایذا رسانیوں سے امن میں رہے تو وہ جنت میں داخل ہو گیا، حاضرین نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ چیز تو آپ کی امت میں بہت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) میرے بعد کی صدیوں میں بھی ہوگی۔ (ترمذی حاکم)

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے بھلے انسان موجود ہوتے ہیں جو حلال روزی کھاتے ہیں اور ان کی زندگی سنت کے مطابق ہوتی ہے اور لوگ اس کی برائی سے محفوظ رہتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ زمانہ نبوی سے قریب کے زمانہ میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت تھی اور جس قدر زمانہ نبوی سے بعد اور دوری ہو رہی ہے ایسے بھلے انسانوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔

(۱۳۳۳/۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ عَلَيْكَ مَا قَاتَلَتْ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ وَعِظَةٌ فِي طُعْمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ
ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اگر تیرے اندر ہوں تو پھر دنیا کی کوئی چیز نہ ہونے کا تجھے غم نہیں: امانت کی حفاظت، سچ بولنا، اچھے اخلاق و عادات اور پاک لقمہ۔ (احمد، طبرانی)

(۱۳۳۴/۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَلَيْسَ رَجُلٌ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ حِلَالٍ فَأَطَاعَ نَفْسَهُ، أَوْ كَسَاهَا، فَمَنْ دُونَهُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ كَانَ لَهُ بِهِ زَكَاةٌ.

رواہ ابن حبان فی صحیحہ من طریق دراج عن ابی الہیثم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی آدمی حلال طریقے پر مال کمائے خود بھی کھائے یا پہنے اور اللہ کی دوسری مخلوق (رشتے دار اور غیر رشتے دار) کو بھی کھلائے پہنائے تو یہ اس کے لیے (گناہوں سے) پاکی کا ذریعہ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۳۳۵/۷) وَعَنْ نُسَيْبِ بْنِ عُلَیْقٍ عَنْ رُكْبِ الْبُصْرِیِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُلُوبِي لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ، وَصَلَحَتْ سِرِّيَّتُهُ، وَكَرُمَتْ عَلَانِيَتُهُ وَعَزَلْ عَنِ النَّاسِ شَرُّهُ، طُلُوبِي لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ، وَأَتَقَى الْفُضْلَ مِنْ مَالِهِ، وَأَقْنَعَتْ الْفُضْلَ مِنْ قَوْلِهِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ يَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي التَّوَاضُعِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ۔

ترجمہ:..... حضرت نصیح غنی حضرت رجب مصریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش نصیب ہے وہ جس کی روزی پاک ہو اور جس کی نچی اور اندرونی زندگی نیک ہے اور اس کی بیرونی اور عام زندگی شریفانہ ہے اور وہ اپنا شر لوگوں سے دور رکھتا ہے (کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا) خوش نصیب ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور اپنا (ضروریات سے) زائد مال خرچ کر دیتا ہے اور غیر ضروری باتوں کو روک لیتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۳۳۶/۸) وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: مَنِ اشْتَرَى قَتْلًا بِعَشْرَةِ دَرَاهِمٍ وَفِيهِ وَدَعَهُ مِنْ حَرَامٍ لَمْ يَتَّخِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ صَلَافًا مَا دَامَ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ أَدْخَلَ أَصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صُمْتُ إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقُولُ، رواه احمد۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ”جس شخص نے دس درہم کوئی کپڑا خریدا اور ان میں سے ایک درہم بھی حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا اس کی کوئی نماز اللہ کے ہاں قبول نہ ہوگی“۔ (یہ بیان کر کے) حضرت ابن عمرؓ نے اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دے دیں اور بولے ”بہرے ہو جائیں میرے یہ دونوں کان اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے نہ سنا ہو“..... (میں نے جو کہا یہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے اپنے کانوں سے سنا ہے)۔ (رواہ احمد)

(۱۳۳۷/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيُّضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْخُذُ أَحَدُكُمْ حَبْلَكَ فَيَذْهَبُ بِهِ إِلَى الْحَبَلِ فَيُخْطِطُ بِهِ، ثُمَّ يَأْتِي بِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَأْكُلُ خَيْرُهُ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، وَلَا تَأْخُذُ ثَرَابًا فَيَجْعَلُهُ فِي فَمِهِ خَيْرُهُ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ فِي فَمِهِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ، رواه احمد بسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے تم میں سے کوئی رسی لے کر پہاڑ پر جائے اور وہاں سے لکڑیاں جمع کر کے اپنی پیٹھ پر لا کر لائے اور (اس کو بیچ کر) کھائے یہ اس کے حق میں لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے اور حرام چیز منہ میں ڈالنے سے بہتر یہ ہے کہ اپنے منہ میں مٹی ڈال لے۔ (احمد)

(۱۳۳۸/۱۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَذْنُكَ رَكَاعًا فَهَافَكَ فَقَدْ فَضَيْتَ مَعَافِيَتَكَ، وَمَنْ جَمَعَ مَا لَا حَرَامَ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ،

رواہ ابن خزیمہ، وابن حبان فی صحیحہما، والحاکم۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لی تو اپنی ذمہ داری ادا کر دی اور جس نے مال حرام جمع کیا اور پھر اس میں سے صدقہ خیرات کی تو اس میں اسے کوئی اجر ثواب نہ ہوگا اور اس (حرام جمع کرنے کا) گناہ اس پر باقی ہی رہے گا۔ (ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم)

(۱۳۳۹/۱۱) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي التِّرَاوِيلِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ امْتَسَبَ مَا لَا مِنْ مَأْكَلٍ فَوَصَلَ بِهِ رَحْمَةً، أَوْ تَصَدَّقَ بِهِ، أَوْ أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَجْمَعٍ ذَلِكَ كُلُّهُ جَوْنًا فَقَدْ ذَفَّ بِهِ فِي جَهَنَّمَ۔ ترجمہ:..... قاسم بن مخیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے برائی کے ذریعہ مال کمایا اور اس سے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا صدقہ خیرات کیا اس مال میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تو یہ تمام کا تمام جمع کر کے جہنم میں پھونک دیا جائے گا۔ (ابوداؤد، فی الترائیل)

(۱۳۵۰/۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقُولُ، رواه احمد۔

يَنْتَكُمُ أَهْلًا فَكُنْمْ مِمَّا فَسَمَ بَيْنَكُمْ أَزْوَاجَكُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الَّذِينَ إِلَّا مِنْ حُبِّ، فَكُنْ أَهْلًا لِلَّهِ الَّذِينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ، وَلَا وَالَّذِينَ لَمْ يَنْتَكُمُ أَوْلَا لَا يَنْتَكُمُ عَبْدٌ حَتَّى يُسَلِّمَ أَوْ يُسَلِّمَ قَائِلُهُ وَلِسَانُهُ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتَّى يَوْمَ جَارِهِ بِوَالِقَةٍ، قَالُوا: وَمَا بِوَالِقَةٍ؟ قَالَ: عَشْمُهُ وَطَلْمُهُ، وَلَا يَنْتَكُمُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَتَنْتَكُمُ بِهِ فَيُفْضِلَ مِنْهُ وَلَا يُفْضِلُ مِنْهُ فَيُنَازِلَ لَهُ فِيهِ، وَلَا يَنْتَكُمُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَأَن رَأَاهُ إِلَى النَّاسِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَنْتَكُمُ النَّبِيُّ إِلَّا بِالنَّبِيِّ، وَلَكِنْ يَنْتَكُمُ النَّبِيُّ بِالْحَسَنِ إِلَّا الْحَبِيبُ لَا يَنْتَكُمُ الْحَبِيبُ - رواه احمد وغيره

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق تقسیم کیے ہیں جیسے تمہارے درمیان روزیاں تقسیم کی ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ دنیا (ہر ایک کو دیتا ہے) جس سے محبت کرتا ہے اور جس سے محبت نہیں کرتا البتہ دین اسی کو دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے لہذا جس کو اللہ تعالیٰ نے دین (کی نعمت) دی ہو تو یہ (علامت ہے) کہ یقیناً اس سے اللہ کو محبت ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے آدمی اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا دل حسد اور کینہ وغیرہ سے اور اس کی زبان (بدگوئی، چغل خوری اور غیبت وغیرہ سے) پاک نہ ہو اور کوئی کامل ایمان والا نہیں جب تک اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو، عرض کیا وہ تکلیفیں کیا ہیں، ارشاد فرمایا ظلم و زیادتی، اور ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی بندہ (ناجائز طریقے سے) حرام مال کمائے اور اس میں سے اللہ صدقہ کرے، تو اس کا صدقہ قبول ہو اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ اس میں سے خرچ کرے تو اس میں سے من جانب اللہ برکت ہو اور جو شخص حرام مال (مرنے کے بعد) پیچھے چھوڑ کر جائے گا تو وہ اس کے لیے جہنم کا توشہ ہی ہوگا، یقیناً اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے، یہ حقیقت ہے کہ گندگی گندگی کو نہیں دھو سکتی۔ (احمد)

فائدہ:..... حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حرام مال سے کیا ہوا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہ اس میں برکت ہوتی ہے اور اگر حرام مال وارثوں کے لیے چھوڑ گیا تو وبال کا باعث بھی ہوگا، اس کو حرام کمانے کا بھی گناہ ہوگا اور وارثوں کو حرام کھلانے کا بھی حالاں کہ وارثوں کے لیے حلال مال چھوڑنا ایک طرح کا صدقہ ہے اور اس پر یقیناً اجر و ثواب ملنے والا ہے، اس لیے حرام مال کا صدقہ قبول نہیں ہوتا کہ صدقہ حلال مال کا وہ تو گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے البتہ حرام مال سے کیا ہوا صدقہ خود بخش اور ناپاک ہے وہ گناہوں کی گندگی کو دھونے کا اور گناہوں کو کفارہ اور مغفرت کا وسیلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا جس طرح گندے اور ناپاک پانی سے ناپاک کپڑا پاک صاف نہیں کیا جاسکتا ہے۔

(۱۲/۱۲۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَسُوهُ ﷺ أَرَأَيْتُمْ عَلَى النَّاسِ زَعَامٌ لَا يَبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ، أَمِنْ الْخَلَالِ أَمْ مِنْ الْخِزَامِ - رواه البخاري والنسائي، وزاد رزين فيه: فَإِذَا ذَلِكَ لَا تُجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ تو لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس کی پرواہ نہ ہوگی کہ حلال طریقے سے لے رہا ہے یا حرام طریقہ سے۔ (بخاری و نسائی)

رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس وقت سے ان کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۱۲/۱۲۵۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سُبُلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ قَالَ: الْفُحْرُ، وَالْفُرْجُ، وَسُبُلُ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: تَقْوَى اللَّهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ - رواه الترمذی، وقال: حديث صحيح غريب -

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے؟ فرمایا (دو وجہ سے) ایک تو تقویٰ (اللہ کا خوف اور زندگی کا صحیح صحیح اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقے سے گزرنا) دوسرے اچھے اخلاق۔ (ترمذی)

(۱۵/۱۳۵۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَخْبُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْخَبَاءِ - قَالَ: قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي، وَنَحْمَدُكَ، قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْإِسْتِخْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقُّ الْخَبَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَخَى، وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَتَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْجَلِي، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ، فَقَدْ اسْتَخْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْخَبَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کرو جیسا کہ شرم کرنے کا حق ہے، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! اللہ کا شکر ہے کہ ہم شرم کرتے تو ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا جیسا کہ شرم کرنے کا حق ہے، یہ ہے کہ تم اپنے ذہن و دماغ کو اور جو کچھ اس کے اندر آتا ہے اس کی حفاظت کرو اور اپنے پیٹ کی اور جو کچھ پیٹ میں جاتا ہے اس کی حفاظت کرو اور (اپنی) موت کو اور گل سڑ جانے کو یاد رکھو، جو آخرت کا طلبگار ہوتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت سے بے تعلق رہتا ہے، جس نے یہ سب کر لیا وہ اللہ سے شرم کرنے والا ہے جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ (ترمذی)

(۱۹/۱۳۵۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُعْطِطَنَّ جَاوِعَ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ حِلٍّ أَوْ قَالَ: مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ فَإِنَّهُ إِنْ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ وَمَا بَقِيَ كَأَنْ رَأَاهُ إِلَى النَّارِ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ حَنَشٍ -

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حرام طریقے سے یا ناقص مال جمع کرنے والے پر رشک نہ کرو اس لیے اگر اس نے اپنے مال کا صدقہ کیا تو وہ قبول نہ کیا جائے گا اور جو باقی رہ گیا وہ اس کی آگ کا توشہ ہوگا۔ (حاکم)

(۱۴/۱۳۵۵) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَأَى قَدْ مَا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ، عَنْ غُيْرِهِ فَيُنْفِئُ أَفْئَاهُ؟ وَعَنْ شَبَابِهِ فَيُنْفِئُ أَبْصَارَهُ؟ وَعَنْ عَالِيهِ مِنْ أَيْنِ اكْتَسَبَهُ وَفِيهِ أَلْفَقَهُ؟ وَعَنْ عَلَيْهِ مَاذَا عَمِلَ فَيُنْفِئُ؟ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ وَصَحَّحَهُ -

ترجمہ:..... حضرت معاذؓ بن جبلؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن (جب حساب کتاب کے لیے بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگی تو) آدمی کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کر لی جائے، ایک اس کی پوری زندگی کے بارے میں کہ کن کاموں اور مشغلوں میں اس کو ختم کیا؟ اور دوسرے خصوصیت سے اس کی جوانی کے بارے میں کن مشغلوں میں اس کو رسیدہ اور پرانا کیا؟ اور تیسرے مال و دولت کے بارے میں کہاں سے اور کن طریقوں اور راستوں سے اس کو کمایا تھا اور کن کاموں اور راہوں میں اس کو صرف کیا؟ اور چوتھے جو کچھ معلوم تھا اس پر کتنا عمل کیا؟ (بیہقی، ترمذی)

(۱۸/۱۳۵۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا غُلَامُ بَيْنَ عَجْرَةٍ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتَّى تَبْتَ مِنْ سُخْطٍ - رَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ فِي حَدِيثٍ -

ترجمہ:..... حضرت جابر بن عبداللہؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ سے حضرت کعبؓ نے ارشاد فرمایا: وہ گوشت اور وہ جسم جنت میں نہ جاسکے گا جس کی نشوونما حرام مال سے ہوئی ہو۔ (ابن حبان)

فائدہ:..... اس حدیث میں سخت وعید ہے، الفاظ حدیث کا ظاہر مطلب یہی ہے کہ دنیا میں جو شخص حرام کمائی کی غذا سے پلا بڑھا ہوگا وہ جنت کے داخلہ سے محروم رہے گا اور دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ اللھم احفظنا عنہ

شارحین حدیث نے قرآن و حدیث دوسری نصوص کی روشنی میں اس کا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسا آدمی حرام خوری کی سزا پائے بغیر جنت میں نہ جاسکے گا، ہاں اگر وہ مؤمن ہوگا تو حرام کا عذاب بھگتنے کے بعد جنت میں جاسکے گا، اور اگر مرنے سے پہلے اس کو صادق توبہ و

استغفار نصیب ہو گیا یا کسی قبول بندے نے اس کی مغفرت کی دعا کی اور قبول ہو گئی یا خود رحمت الہی نے مغفرت کا فیصلہ فرما دیا تو عذاب کے بغیر بھی بخشا جاسکتا ہے۔

پرہیزگاری اور تقویٰ کی ترغیب اور مشتبہ روزی سے بچنے کی ترغیب

(۱/ ۱۳۵۷) عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخُلُقُ الْيَتِيمُ، وَالْحُزْنُ الْيَتِيمُ، وَيَتِيمُهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَخْلُقُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَتَمَنَّ الْكُلُّ الشُّبُهَاتِ إِنْ شِئْنَا لَيُبَيِّنَهُمْ وَعِزُّهُمْ، وَمَنْ وَفَّقَهُ فِي الشُّبُهَاتِ وَفَّقَهُ فِي الْحُزَامِ كَالزَّارِعِ يَزْعَى حَتَّى يُؤْثِرَ أَنْ يَزَكَّهُ هَيْبَةُ آلَا وَإِنَّ الْكُلَّ مَمْلُوكٌ جَمْعِي، أَلَا وَإِنَّ جَمْعِي اللَّهُ مَخَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْحَسَنِ مُصْنَعَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْحَسَنُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْحَسَنُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقُلُوبُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت نعمان بن ہشامؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو حلال ہے وہ واضح اور روشن ہے اور جو حرام ہے وہ بھی واضح اور روشن ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں، ان کو (یعنی ان کے شرعی حکم کو) بہت سے لوگ نہیں جانتے، لہذا جو شخص شبہ والی چیزوں سے بھی (ازراہ احتیاط) پرہیز کرے وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالے گا اور بے داغ رہے گا اور جو شخص شبہ والی چیزوں میں پڑے گا اور مبتلا ہوگا وہ (اللہ نہ کرے) حرام کے حدود میں جا کرے گا اس پر وہاں کی طرح جو اپنے جانور محفوظ سرکاری علاقے کے آس پاس بالکل قریب میں چراتا ہے تو اس کا قریبی خطرہ ہوتا ہے کہ وہ جانور اس محفوظ سرکاری علاقے میں داخل ہو کر چرنے لگیں۔ (جو قابل سزا جرم ہے) اور معلوم ہوتا چاہیے کہ ہر بادشاہ اور فرمانروا کا ایک جی (محفوظ) علاقہ ہوتا ہے (جس کے حدود میں بغیر اجازت داخلہ جرم سمجھا جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کا وہ جی (محفوظ علاقہ) اس کے محارم یعنی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں (آدمی کو چاہیے کہ اس کے قریب بھی نہ جائے یعنی مشتبہ چیزوں سے بھی پرہیز کرے) اور خبردار انسان کے جسم میں ایک مضمضہ (گوشت کا ایک ٹکڑا) ہے (جس کی شان یہ ہے) کہ اگر وہ ٹھیک ہو (یعنی اس میں نور ایمان، اللہ کی معرفت اور اس کا خوف ہو) تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے (یعنی اس کے اعمال و احوال صحیح درست ہوتے ہیں) اور اگر اس کا حال خراب ہو تو سارے جسم کا حال بھی خراب ہوتا ہے (یعنی اس کے اعمال و احوال خراب ہو جاتے ہیں) آگاہ رہو گوشت کا وہ ٹکڑا دل ہے۔ (صحیح بخاری، مسلم ترمذی) فائدہ:..... بعض شارحین نے اس حدیث پاک کے مضامین کی ترتیب سے یہ بھی سمجھا ہے کہ قلب کی صفائی اور طہارت کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی کھانے پینے میں حرام چیزوں کے علاوہ ایسی چیزوں سے بھی پرہیز کرے کہ جس میں حرام کا شبہ ہو۔ (معارف اللہ رب العالمین ص ۸۳)

(۲/ ۱۳۵۸) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَخَالِكُ فِي صَدْرِكَ وَكَرْهٌ أَنْ يَطْلُبَ عَلَيْهِ النَّاسُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھی عادتوں کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹک جائے اور تم پسند نہ کرو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔ (مسلم)

فائدہ:..... یعنی کسی بات کا برا ہونا جیسے واضح شرعی دلیل سے معلوم ہوتا ہے ایسے ہی اس کو چھوڑ دینے کے لیے بس اتنی بات کافی ہے کہ اس پر دل نہ ٹھکتا ہو اور اس کا لوگوں کے سامنے آنا طبیعت کو پسند نہ ہو۔

(۳/ ۱۳۵۹) وَعَنْ وَابِصَةَ بِنْتِ مُغَبَّدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لَا أَدْعَ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ إِلَّا سَأَلْتُ عَنْهُ، فَقَالَ لِي: أَذْنُ يَا وَابِصَةُ فَذَنْتُوبٌ مِنْهُ حَتَّى مَسَّتْ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَقَالَ لِي: يَا وَابِصَةُ أَخْبِرْكَ عَمَّا جِئْتُ تَسْأَلُ عَنْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي قَالَ: جِئْتُ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَجَعَلَتْ أَصَابِعُهُ

الثَّلَاثِ، فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِهَا فِي صَدْرِي وَيَقُولُ: يَا وَابِصُهُ اسْتَنْصَبْتُ قَلْبَكَ، وَالْيَدُ مَا اَظْلَمَ أَثَرُ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْأَلَمُ مَا خَالَكَ فِي الْقَلْبِ وَكَثُرَ ذِكْرُكَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنَّ أَفْئَاكَ النَّاسِ وَأَفْشَوَكَ۔ رواه احمد بلسناد حسن

ترجمہ:..... حضرت وابصہ بن معبدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میں یہ چاہتا تھا کہ نیکی اور گناہ کے متعلق ہر بات پوچھ لوں کچھ نہ چھوڑوں؟ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے وابصہ! مجھ سے قریب ہو جاؤ، میں آپ سے اتنا قریب ہو گیا کہ میرے گھٹنے آپ کے گھٹنے سے مل گئے، آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے وابصہ! میں تمہیں بتاؤں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتلا دیجیے ارشاد فرمایا کہ تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ اپنی تین انگلیوں کو اکٹھا کر کے میرے سینے پر مارنے لگے اور فرمانے لگے: اے وابصہ! اپنے دل سے فتویٰ لیا کرو، نیکی وہ ہے جس (کے نیکی اور درست ہونے) پر طبیعت مطمئن ہو جائے اور دل اس کی گواہی دے، اور برائی وہ ہے جس سے دل میں کھٹک پیدا ہو جائے اور اس کے (اچھا یا برا ہونے کے) بارے میں شک ہو، چاہے لوگ (اس کے) جائز و حلال ہونے کا فتویٰ دے دیں اور بار بار فتویٰ دیں۔ (مسند احمد)

(۴/۱۳۶۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الْقَطْرِيقِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا۔ رواه البخاری و مسلم

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے راستہ میں ایک کھجور دیکھی تو ارشاد فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔ (بخاری و مسلم)

(۵/۱۳۶۱) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاً مَا تَرَى بَيْتَكَ إِلَى مَا لَا تَرَى بَيْتَكَ، رواه الترمذی والنسائی، وابن حبان في صحيحه، وقال الترمذی: حديث حسن صحيح

ترجمہ:..... حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گروہ باندھ رکھی ہے کہ جس میں شبہ ہو اس کو چھوڑ کر وہ چیزیں اختیار کرو جس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ (ترمذی، نسائی، صحیح ابن احبان)

اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا: پرہیزگار کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شبہ پر ٹھہر جائے۔
فائدہ:..... یعنی اس کے احتیاط کرنے اور ٹھہرنے کے لیے یقینی حرام ہونا ہی ضروری نہیں بلکہ وہ شبہ کی چیزوں پر ہی ٹھہر جاتا ہے۔

(۶/۱۳۶۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ غُلَامَةٌ تُحْرِمُ لَحْمَ الْخَتَا، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَتَا جَهْ قَبَاءَ يَوْمَ مَا بَيْنَ ۚ فَأَخْلَعَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامَةُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْتُمُكَ لِإِنْسَانٍ فِي لُجَا حَيْثُ، وَمَا أَحْسَنُ الْكَيْفَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُكَ، فَلَقَيْتَنِي فَأَعْطَانِي لِذَلِكَ هَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ، فَأَخْلَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فِي بَطْنِهِ، رواه البخاری۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو ان کو مقررہ روزینہ دیا کرتا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ اس کے روزینہ میں سے کھاپی لیا کرتے تھے وہ ایک روز کوئی چیز لے کر آیا حضرت ابوبکرؓ نے اس میں سے کھا لیا غلام کہنے لگا: آپ کو معلوم ہے یہ کیا تھا؟ (یعنی کہاں سے ملا؟) حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کیا تھا؟ اس نے کہا: میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو (آئندہ حالات کے بارے میں) غیب کی باتیں بتائی تھیں حالاں کہ میں کہانت (جیوتش) پوری طرح جانتا نہیں ہوں مگر میں نے اس کو دھوکہ دیا تھا (اب) وہ مجھے مل گیا اور یہ چیزیں اسی نے دی تھیں جس میں سے آپ نے بھی کھا یا ہے، (گویا یہ جیوتش جس میں دھوکے بازی بھی شامل ہے کی اجرت یا اس کا انعام تھا) حضرت ابوبکرؓ نے فوراً اسی (حلق میں) انگلی ڈالی اور جو کچھ بھی ان کے پیٹ میں تھا سب نکال دیا۔ (بخاری)

(۱۳۶۳/۷) وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَزْرَةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَّعَى مَا لَا يَلُصُّ بِهِ حَدِّدًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ - رواه الترمذی، وقال: حديث حسن. وابن ماجه، والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت عطیہ سعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا کہ وہ متقیوں میں شمار ہو جب کہ اس کا رویہ یہ نہ ہو کہ گناہوں سے بچنے کے لیے وہ مباحات کو بھی ترک کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۳۶۳/۸) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: إِذَا خَالَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ قَدْ غَدَا، قَالَ: فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: إِذَا سَاءَ ثَلَاثٌ سَيِّئَتِكَ وَسَرَرْتَكَ حَسَنَتُكَ فَأَلْتَئِمْتُ مُؤْمِنٌ - رواه البخاری۔

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: گناہ کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: جب تمہارے دل میں کسی چیز کی کھٹک پیدا ہو جائے تو اسے چھوڑ دو، پھر اس شخص نے پوچھا: اچھا ایمان کیا چیز ہے؟ فرمایا: جب تمہیں اپنی برائیاں بری لگنے لگیں اور اپنی نیکیوں سے خوشی ہونے لگے تو تم مؤمن (کامل) ہو گئے۔ (احمد)

(۱۳۶۵/۹) وَعَنْ حَذِيفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضَّلَ الْعَلِمُ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرٌ مِنْكُمْ التَّوَرُّعُ - رواه الطبرانی فی الاوسط والبخاری، وابن ماجه واللفظ له، والترمذی - ولفظه قال۔

ترجمہ:..... حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور تمہارے دین کی سب سے اچھی چیز پرہیزگاری ہے۔ (طبرانی، بزار)

کاروبار میں نرم مزاجی اور لین دین میں نرمی اور رعایت کی ترغیب

(۱۳۶۶/۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَجَحَ اللَّهُ عَبْدًا سَمَحًا إِذَا بَاءَ، سَمَحًا إِذَا اشْتَرَى، سَمَحًا إِذَا اقْتَضَى - رواه البخاری، وابن ماجه واللفظ له، والترمذی - ولفظه قال:

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاءَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى -

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رحمت اس بندے پر جو بیچنے میں، خریدنے میں اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرم اور فراخ دل ہو۔ (بخاری، ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی جب وہ بیچتا تھا تو نرمی برتتا تھا اور اپنا حق وصول کرتے وقت بھی نرمی سے ہی کام لیتا تھا۔ (ترمذی)

فائدہ:..... خرید و فروخت اور قرض وغیرہ لین دین کے معاملات میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو مختلف عنوانات سے اس کی ہدایت فرمائی اور ترغیب دی کہ ہر فریق دوسرے کی رعایت اور خیر خواہی کرے، جس پر کسی کا حق ہے وہ اس کو ادا کرنے کی کوشش کرے اور جس کا کسی دوسرے پر حق ہے وہ اس کے وصول کرنے میں فراخ دلی نرمی اور فیاضی سے کام لے اور سخت اور بے لچک رویہ اختیار نہ کرے، آپ نے بتلایا جو بندے ایسا کریں گے وہ ارحم الراحمین کی خاص الخاص رحمت کے مستحق ہوں گے۔

(۱۳۶۷/۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ يَخْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَمَنْ تَخَرَّعَ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ، هَتَيْنِ سَهْلٍ -

ترجمہ الترغیب والترہیب

رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن غریب، والطبرانی فی الکبیر یسناد جید، وزاد: لقین۔ وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کیا تم کو وہ شخص بتاؤں جو دوزخ پر حرام ہے اور وہ دوزخ اس پر حرام ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں کے ملنے جلنے میں نزدیک ہو (مزاج میں) سہولت ہو اور نرمی ہو۔ (ترمذی، ابن حبان)

(۱۳۶۸/۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْعَ الْبَيْعِ، سَمْعَ الشِّرَاءِ، سَمْعَ الْقَضَاءِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: غَرِيبٌ، وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ہر اس شخص کو جو ہر خرید و فروخت میں فراخ دل اور نرم ہو اور ادائیگی میں نرم اور فراخ دل ہو۔ (ترمذی، حاکم)

(۱۳۶۹/۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُ يُسْمَعُ لَكَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَجَالَهُ الصَّحِيحُ الْأَمَّهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تم (لوگوں کے ساتھ) نرمی کرو (اللہ کی طرف سے) تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔ (احمد)

(۱۳۷۰/۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ سَمِعَ الْبَيْعِ، سَمِعَ الشِّرَاءِ، سَمِعَ الْقَضَاءِ، سَمِعَ الْإِقْضَاءِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمنوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو بیچنے میں بھی نرم ہو اور خریدنے میں بھی، ادائیگی میں بھی نرم ہو اور وصول کرنے میں بھی۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۱۳۷۱/۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ بِسَمَاعٍ حَتَّى قَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ مَشْهُورُونَ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص ادائیگی میں اور وصول کرنے میں نرمی کے سبب جنت میں داخل ہو گیا۔ (احمد)

(۱۳۷۲/۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أُنِيَ اللَّهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: وَلَا يَكْشُمُورُ اللَّهُ حَدِيثًا (النساء: ۴۲) قَالَ يَا رَبِّ أَكْتَبْتَنِي مَالًا، فَكُنْتُ أَبَايَمُ النَّاسِ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَارُ، فَكُنْتُ أَبْيَرُ عَلَى الْمَوَسِرِ، وَأُنْظَرُ الْمُغِيرِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكَ، فَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ: هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ

مسلم هكذا موقوفًا على حذيفة ومرفوعًا عن عقبة وابي مسعود۔

ترجمہ:..... حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اللہ کے دربار میں ایک بندے کو لایا گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا، اللہ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی بات چھپا نہیں سکتے، اس نے عرض کیا اے میرے رب! تو نے مجھے مال دیا تھا میں لوگوں سے کاروبار کرتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی میں پیسوں والوں اور اصحاب دولت کے ساتھ بھی آسانی کرتا تھا اور غریبوں مغسوں کو مہلت دیتا تھا کہ (جب چاہیں ادا کر دیں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تجھ سے زیادہ درگزر کرنے کا حق رکھتا ہوں میرے اس بندے سے درگزر کرو، عقبہ بن عامرؓ اور ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ایسا ہی سنا۔ (مسلم)

فائدہ:..... اس حدیث کے دوسرے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے زمانہ کے کسی شخص کا یہ واقعہ بیان کیا ہے ظاہر ہے کہ آپ کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا تعلیم اور نصیحت کا یہ موثر ترین طریقہ ہے کہ اگلوں کے سبق آموز واقعات بیان کیے جائیں، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے کہا میں مالداروں کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا۔

(۱۳۴۳/۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقَا صَاءً فَلَا تَلْظَ لَهُ فَهَرَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ: أَعْطُوهُ سِنًا وَمِثْلَ سِنَةٍ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نُحِبُّ إِلَّا أَمْعَلًا مِنْ سِنَةٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نُحِبُّ إِلَّا أَمْعَلًا مِنْ سِنَةٍ قَالَ: أَعْطُوهُ فَإِنَّ خَيْرَ كُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ رواه البخاری ومسلم والترمذی مختصراً ومطولاً، وابن ماجه مختصراً۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص اپنے مطالبے کا تقاضا کرنے آیا اور تقاضے میں اس نے آپ ﷺ سے سخت کلامی کی، صحابہ کرامؓ نے اسے کچھ (سرزنش) کرنے کا ارادہ کیا مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو، حقدار کو کہنے کا حق ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کے اونٹ جیسا اونٹ دے دو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اس کے اونٹ جیسا تو ملتا نہیں سب اس سے اچھے ہی ہیں، آپ نے فرمایا: وہی دے دو، سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۳۴۴/۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَسْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعِينَ صَاعًا فَأَخْصَاهُ الْأَنْصَارِيُّ فَأَتَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْضِ إِلَّا خَيْرًا، فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِمَّنْ تَسْلِفُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ قَصًّا، وَأَرْبَعِينَ لِسْلَفِهِ، فَأَعْطَاهُ كَتَانِيَيْنِ: رواه البزار بإسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری شخص سے چالیس صاع (غلہ) ادھار لیا، جب انصاری کو ضرورت پڑی تو وہ آپ کے پاس (لینے) آیا، آپ نے فرمایا: (ابھی تو) ہمارے پاس کچھ آیا نہیں ہے، وہ شخص کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر کے علاوہ کوئی بات نہ کہنا میں سب سے بہتر قرض دار ہوں۔ پھر آپ نے اس کو چالیس (صاع) بڑھا کر مزید دیے اور چالیس اس کے قرض کے دیے، آپ نے اس کو کل اسی (صاع) عطا فرمائے۔ (بزار)

فائدہ:..... قرض ادا کرتے وقت بڑھا کے دینا رسول اللہ ﷺ کا عام معمول تھا اس زیادتی اور سود میں یہ فرق ہے کہ یہ قرض دار خود اپنی مرضی سے کسی معاملے کے بغیر دیتا ہے اور زیادتی اور بہتری کی مقدار بھی اور یہ کیفیت بھی اس کی اپنی مرضی پر ہوتی ہے اور سود میں مجبور اور ایک طے شدہ معاملے کے تحت کسی مقررہ شرح پر دینا پڑتا ہے یہ سخت درجے کا حرام ہے اور وہ بلند اخلاقی کا نمونہ ہے۔ (از انتحاب ج ۳ ص ۲۹۲)

(۱۳۴۵/۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَّقَا صَاءً قَدْ اسْتَسْلَفَ مِنْهُ شَطْرَ وَشَقٍ، فَأَعْطَاهُ وَشَقًا، فَقَالَ: يَصِفُ وَشَقِي لَكَ، وَيَصِفُ وَشَقِي مِنْ عَيْدِي، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبُ الْوَشَقِ يَتَّقَا صَاءً، فَأَعْطَاهُ وَشَقَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَشَقِي لَكَ وَوَشَقِي مِنْ عَيْدِي۔ رواه البزار، وإسناده حسن ابن شاء الله۔

ترجمہ:..... ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آدھا وشق (۳۰ صاع) جو آپ نے اس سے قرض کے طور پر لیے تھے اس کا مطالبہ کرنے لگا آپ نے اس کو ایک وشق (۶۰ صاع) دیے اور فرمایا آدھا وشق تو تمہارا حق ہے اور آدھ وشق میری طرف سے (ہدیہ) ہے۔ پھر ایک شخص آیا جو ایک وشق کا تقاضا کر رہا تھا (اس نے ایک وشق آپ کو قرض دیا تھا) آپ نے اس کو دو وشق ادا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک وشق تو تمہارا حق ہے (تم نے قرض دیا تھا) اور ایک وشق میری طرف سے (مزید ہدیہ) ہے۔ (بزار)

(۱۳۴۶/۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ طَلَبَ حَقًّا

فَلْيُطْلَبْ فِي عَقَافٍ وَافٍ، أَوْ غَيْرِ وَافٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ۔
ترجمہ:..... حضرت ابن عمرو عاشرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے اپنا حق کا مطالبہ کرے تو اس کو چاہے کہ اس طرح طلب کرے کہ ناجائز چیزوں سے پرہیز کرنے والا ہو پورا طلب کرے یا کچھ حصہ۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم)

(۱۳/۱۲) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْلَفَ مِنْهُ جِئِينَ غَرًّا حَتَّى ثَلَاثِينَ، أَوْ أَرْبَعِينَ أَلْفًا قَصَاصًا إِقَاءَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ، وَالْحُسْنُ۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم) عبد اللہ بن ربیعہؓ کا بیٹا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے غزوہ حنین کے موقع پر تیس چالیس ہزار قرض لیے تھے جو ان کو ادا کر دیے اور ادا کرتے وقت فرمایا: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، اللہ تمہارے اہل و عیال میں اور مال میں برکت دے اور ارشاد فرمایا قرض کا بدلہ یہ ہے کہ قرض ادا کر دیا جائے اور اس کی تعریف اور شکر یہ ادا کر دیا جائے۔ (ابن ماجہ)

بکی ہوئی چیز گاہک کے کہنے سے واپس کرنے کی ترغیب

(۱۳/۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَقَالَ مُشْلِكًا تَبِعَتْهُ أَقَالُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا۔
ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا بکا ہوا مال اپنے (خریدار) مسلمان بھائی (کی خواہش) سے واپس لوٹا لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی لغزشیں بخش دے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم)

ناپ تول میں کمی پر وعید

(۱۳/۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ أَخْبَثِ النَّاسِ حِيلًا، فَأَتَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ: وَيَلِّ لِلْمُطْلَقِينَ (المطففين: ۱) فَأَخْشَوْا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ۔

رواہ ابن ماجہ، وابن حبان فی صحیحہ والبیہقی۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ناپ تول میں سب سے بدتر تھے، اللہ تعالیٰ نے اس وقت سورہ مطففین نازل فرمائی، اس کے بعد سے انہوں نے اپنی ناپ تول بہت اچھی کر لی۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، بیہقی)
فائدہ:..... سورہ مطففین (مطففین) میں اللہ کا ارشاد ہے:

وَيَلِّ لِلْمُطْلَقِينَ ۚ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۚ وَإِذَا كَالُواهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۚ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۚ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۚ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ كُلًّا إِنَّ كَيْدَ الْفَجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۚ وَمَا أَخَذْنَاكَ مَا يَحْمِلُونَ ۚ كَيْدٌ مَرْقُومٍ ۚ

ترجمہ:..... (تباہی ہے کم کرنے والوں کے لیے ان کے لیے جب وہ ناپ تول کر لیتے ہیں تو پورا بھر لیتے ہیں اور جب ناپ تول کر کے دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں کیا یہ لوگ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ ان کو دوبارہ زندہ ہونا ہے اس بڑے دن کے لیے جس دن کھڑے رہیں گے لوگ تمام جہانوں کے مالک کے سامنے خبردار! (ایسے بے فکر ہرگز نہ رہیں) بلاشبہ گناہ گاروں کا اعمال نامہ سچین میں ہے اور تجھے کیا خبر سچین کیا چیز ہے؟ ایک رجسٹر ہے لکھا ہوا۔)

(۱۳۸۰/۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ: إِنَّكُمْ قَدْ وَلِيتُمْ أَمْرًا فِيهِ هَذِكُتِ الْأُمُورُ الشَّالِقَةُ قَبْلَكُمْ۔

رواہ الترمذی، والمذاکر کلاهما من طریق حسین بن قیس عن عکرمۃ عنه، وقال المذاکر: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول کرنے والے (کاروباری) لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: تمہیں ایک ایسا کام ملا ہے جس میں (بے احتیاطی کر کے) تم سے پہلے گزشتہ امتیں تباہ ہو چکی ہیں۔ (اس لیے احتیاط سے کام لیا کرو)

فائدہ:..... گزشتہ امتوں میں خاص طور پر حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم مدین کی طرف اشارہ ہے جو ناپ تول کی بے ایمانی میں بری طرح مبتلا تھی جس کو حضرت شعیبؑ نے بہت سمجھایا مگر جب وہ کسی طرح نہ مانے تو ان کو اللہ تعالیٰ نے آسمانی کڑک اور زمین کے زلزلوں سے تباہ کر دیا۔

(۱۳۸۱/۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: الْفُتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفَرُ الذُّنُوبُ كُلُّهَا إِلَّا الْأَمَانَةَ، ثُمَّ قَالَ: يُؤْتَى بِأَلْعَبِدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ فُتُلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقَالُ أَذْ أَمَانَتِكَ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ ذَهَبَتْ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقَالُ: ائْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْهَٰوِيَةِ فَيُتَلَقَّى بِهِ إِلَى الْهَٰوِيَةِ، وَتُثَقَّلُ لَهُ أَمَانَتُهُ كَمَا تُثَقَّلُ يَوْمَ دُفْعَتِ إِلَيْهِ فَيَزَاها فَيَعْرِفُهَا فَيَهْوِي فِي أَثَرِهَا أَبَدًا أَبَدِينَ، ثُمَّ قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَانَةٌ، وَالْوُضُوءُ أَمَانَةٌ، وَالْوَزْنُ أَمَانَةٌ، وَالْكَيْلُ أَمَانَةٌ، وَأَشْيَاءُ عِدَّةَا، وَأَشَدُّ ذَلِكَ الْوَدَاعَةُ، قَالَ يَهْنِي: رَأَاكَ، فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ: أَلَا تَلْزِي إِلَى مَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: كَذَّاءٌ كَذَّاءٌ، قَالَ: صَدَقَ، أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ مَوْقُوفًا، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ مَوْقُوفًا، وَالْمَوْقُوفُ أَشَدُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے کی شہادت تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے سوائے امانت کے، پھر (اس کی تفصیل فرماتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک بندہ کو (در بار الہی میں) لایا جائے گا اگرچہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا ہو اس کو کہا جائے گا امانت ادا کر وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! دنیا تو ختم ہو چکی ہے اب کیسے امانت ادا کروں؟ کہا جائے گا اس کو (جہنم کے ایک طبقہ) پاویہ کی طرف لے جاؤ، چنانچہ اس کو پاویہ لایا جائے گا اور اس کے سامنے امانت کو اسی شکل میں پیش کیا جائے گا جس شکل میں جس دن اس کو دی گئی تھی، وہ اس کو دیکھ کر پہچان لے گا وہ اس کے پیچھے لینے کے لیے نیچے گرے گا اس کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر لا رہا ہوگا اور جب اس کا گمان ہوگا کہ وہ اس (گڑھے) سے نکلنے والا ہے پھر وہ امانت پھسل کر نیچے گر جائے گی پھر وہ اس کے پیچھے نیچے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گرتا رہے گا، پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے (امانت کی تشریح کرتے ہوئے) فرمایا نماز امانت ہے، وضو امانت ہے ناپ تول امانت ہے اور کچھ چیزوں کو گنوا دیا اور ان میں سب سے سخت وہ مال ہے جو ناپ تول امانت رکھوا گیا۔ زاذانی کہتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازبؓ کے پاس آیا میں نے عرض کیا دیکھو ابن مسعود کیا کہتے ہیں یہ یہ کہتے ہیں (اوپر کی ساری بات بتائی) حضرت براءؓ نے فرمایا سچ کہتے ہیں کیا تم نے اللہ کا یہ ارشاد نہیں سنا: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا (بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کو ان کی امانتیں دے دو) (النساء: ۵۸)۔ (بیہقی)

خرید و فروخت میں دوسرے سے خیر خواہی کرنے کی ترغیب اور دھوکہ بازی پر وعید

(۱۳۸۲/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاعَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے اوپر ہتھیاراٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ لڑائی جھگڑا اس حد تک بڑھا دے کہ ہتھیار اٹھانے کی نوبت آجائے یعنی لالچی یا چھری چاقو تک اٹھا لیا تو وہ مسلمانوں کے گروہ سے نکل گیا، آپس کے نزاع کو یا تحمل اور برداشت کے ذریعہ ڈالا جائے یا صلح صفائی کر لی جائے یا عدالت سے فیصلہ کرایا جائے، ہتھیار نکال لانے کا تو کوئی جواز ہی نہیں ہے، دھوکہ جس طرح کا بھی ہو وہ اسلام کے منافی ہے۔

(۱۳۸۳/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَتَأَلَّكَ أَصَابِعُهُ بَنَدَلًا، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتُهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ عَشْنَا فَلَيْسَ مِنَّا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر (بازار میں) ایک غلے کے ڈھیر پر ہوا آپ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو انگلیاں نم ہو گئیں۔ (غلہ اندر سے سیلا ہوا تھا) آپ نے دکاندار سے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول! بارش کی سیل ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے اسے (سیلے ہوئے کو) اوپر کیوں نہ کیا تاکہ خریدار دیکھ سکیں، جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم، ابن ماجہ، ترمذی)

(۱۳۸۳/۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السُّوقِ فَرَأَى طَعَامًا مُصَيَّرًا، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخْرَجَ طَعَامًا خُطْبًا قَدْ أَصَابَتُهُ السَّمَاءُ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِمَا: مَا حَبَلَتْكَ عَلَى هَذَا؟ وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَطَعَامٌ وَاحِدٌ قَالَ: أَفَلَا عَزَلْتَ الرَّطْبَ عَلَى جَدِّهِ وَالْيَاسَ عَلَى جَدِّهِ فَتَتَبَاعُثُونَ مَا تَعْرِفُونَ مَنْ عَشْنَا فَلَيْسَ مِنَّا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بازار تشریف لائے تو ایک غلہ کے ڈھیر کو آپ نے دیکھا اس میں ہاتھ ڈالا تو اس میں کچھ سیلا ہوا غلہ بھی تھا جس کو بارش کا پانی لگ گیا تھا آپ نے غلہ والے سے فرمایا ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے یہ ایک ہی غلہ ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے بھیگے ہوئے کو خشک سے الگ کیوں نہ رکھا تاکہ ہر ایک اسی حساب سے مناسب داموں بکے، جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۱۳۸۵/۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَشْنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمُكْرُ، وَالْخِدَاعُ فِي الثَّارِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور کروفریہ جہنم میں ہوگا۔ یعنی اس کا انجام دوزخ ہے۔ (طبرانی فی الکبیر والصغیر، صحیح ابن حبان)

(۱۳۸۶/۷) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرَّ بِنَا حَيَّةِ الْخُرَّةِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَحْمِلُ لَبَنًا يَبِيعُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَإِذَا هُوَ قَدْ خَلَطَهُ بِالنَّاءِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَيْفَ بِكَ إِذْ قِيلَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَلِصَ النَّاءُ مِنَ اللَّبَنِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ لَاهِلٍ بِهِ۔

ترجمہ:..... صفوان بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا گزر (مدینہ منورہ میں ایک علاقہ) حرہ کی جانب سے ہوا تو وہاں ایک شخص دودھ بیچ رہا تھا ابو ہریرہؓ نے ان کی طرف دیکھا تو اس دودھ میں اس نے پانی ملا یا ہوا تھا ابو ہریرہؓ نے فرمایا: اس وقت تیرا کیا ہوگا جب تجھے قیامت کے دن کہا جائے گا پانی کو دودھ سے جدا کرو۔ (بیہقی، اصہبانی)

(۱۳۸۷/۸) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْرَبُوا اللَّبَنَ لِلْبَيْعِ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ الْحَفْلَةِ، ثُمَّ قَالَ مَوْصُولًا بِالْحَدِيثِ: أَلَا وَإِنَّ رَجُلًا قَمَنَّ كَانَتْ قَبْلَكُمْ جَلَبَتْ خُمْرًا إِلَى قُرْبَةٍ فَشَابَهَا بِالنَّاءِ فَأَضْعَفَ أَضْعَافًا

فَأَشْرَى قَرْدًا فَزَكَبَ الْبَحْرُ حَتَّى إِذَا لَحَجَّ فِيهِ أَلْهَمَ اللَّهُ الْقَزَّةَ صُرَّةً الدَّنَائِبِ فَأَخَذَهَا فَصَعِدَ الدَّقْلَ فَفَتَحَ الثُّرَّةَ. وَصَاحِبُهَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ وَيَنَازَا قَرْدِي بِهِ فِي الْبَحْرِ. وَوَيْتَارَا فِي السَّيْفِيَّةِ حَتَّى قَسَمَهَا يَنْفَقِينَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیچنے کے دودھ میں پانی نہ ملاؤ، پھر آپؐ نے دودھ والے ان جانوروں کا ذکر کیا جن کو بیچنے والے دو ایک وقت کا دودھ روک کر بیچتے ہیں (تاکہ خریدار زیادہ دودھ دیکھ کر دھوکہ کھا جائے اور مہنگا خرید لے، اس کو آپؐ نے ناجائز فرمایا ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص ہوا ہے وہ کہیں دوسرے مقام پر شراب بیچنے کے لیے لے گیا اور اس میں پانی ملا کر کئی گنا کر لیا، (اس کے بیچنے کے بعد اس نے ایک بندر خرید اور کشتی میں سوار ہو کر چل دیا، جب بچ منجہ ہار میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں اس کے پیسوں کی تھیلی کے بارے میں یہ بات ڈالی کہ وہ اسے اٹھا کر کشتی کے بادبان کے بانس کے اوپر چڑھ گیا اور تھیلی کو کھولا، یہ شخص اسے (حسرت سے) دیکھ رہا تھا، بندر نے اس میں سے اشرفی نکالی اور سمندر میں پھینک دی اور ایک نکالی کشتی میں ڈال دی، اسی طرح اس نے پوری رقم آدمی آدمی کر دی۔ (پانی کی کمائی پانی میں چلی گئی اور اس کی شراب کی قیمت اسے مل گئی) (بیہقی)

فائدہ:..... پچھلی امتوں میں شراب کی اجازت ہوگی جب کہ اس امت کے لیے حرام ہے مندرجہ بالا واقعہ مقصود دھوکہ بازی کی بے برکتی اور اس کے انجام کا بتلانا ہے۔

(۱۳۸۸/۷) وَعَنْ أَبِي سَبَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارٍ وَثَلَاثَةَ بَنِي الْأَنْقَعِ، فَلَمَّا جَرَجْتُ بِهَا أَذْرَكْنِي يَحْجُرُ إِزْرَاهُ، فَقَالَ: إِشْتَرَيْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَيْتَ لَكَ مَا فِيهَا، قُلْتُ: وَمَا فِيهَا؟ قَالَ: إِنَّهَا لَسَيِّئَةٌ طَاهِرَةٌ الصَّحَّةِ قَالَ: أَزْدَتْ بِهَا سَفَرًا، أَوْ أَزْدَتْ بِهَا لَحْمًا؟ قُلْتُ: أَزْدَتْ بِهَا الْحَجَمُ قَالَ: فَارْتَحِمْهَا، فَقَالَ صَاحِبُهَا: مَا أَزْدَتْ إِلَى هَذَا، أَصْلَحَكَ اللَّهُ تُفْسِدُ عَلَيَّ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَبِيعُ شَيْئًا إِلَّا يَتَيْنِ مَا فِيهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عَلَيْهِ ذَلِكَ إِلَّا يَتَيْنَهُ (طبرانی فی الکبیر والصغیر، صحیح ابن حبان)

ترجمہ:..... ابوسباہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقعؓ کے گھر سے ایک اونٹنی خریدی، جب میں اسے لے کر باہر نکل آیا تو حضرت واثلہؓ نے دوڑتے ہوئے اپنی لنگی سمیٹتے ہوئے میرے پاس آئے اور پوچھا: تم نے یہ خرید لی؟ میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: اس نے تمہیں اس کا کچھ عیب بتلایا؟ میں نے کہا کیا عیب ہے اس میں؟ فرمایا (یوں تو) یہ موٹی تازی اور خوب تندرست ہے۔ پھر پوچھا: تم اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا اس کا گوشت کھانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میرا ارادہ اس پر حج کرنے کا ہے، فرمایا تو پھر اس کو واپس کر دو، (جب) اونٹنی کے اصل مالک (کے سامنے یہ سارا ماجرا آیا تو اس) نے (حضرت واثلہؓ سے) کہا: اللہ آپ کا بھلا کرے آپ کیا چاہتے ہیں میرا کام لگاؤ رہے ہیں (میرے بچے ہوئے جانور کو واپس کر رہے ہیں) حضرت واثلہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے کسی ایسی چیز کا بیچنا جائز نہیں ہے جس کے اندر عیب کو واضح نہ کر دیا جائے اور جسے وہ عیب معلوم ہو اس کے اوپر لازم ہے کہ وہ اسے بیان کر دے۔ (حاکم بیہقی)

اور ابن ماجہ کی روایت ہے کہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس نے کوئی عیب دار چیز (بغیر بتائے دھوکے سے) بیچ دی وہ اللہ کے غضب کی زد میں آ جاتا ہے، اور اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

(۱۳۸۹/۸) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَاعَ مِنْ أَخِيهِ يَبِيعُ فِيهِ عَيْبٌ أَوْ لَا يَبِيعُهُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهٍ وَالتَّطَبُّعِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرَطِهِمَا، وَهُوَ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ مَوْقُوفٌ عَلَى عَقْبَةِ لَمِ يَرْفَعُهُ۔

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ نبی کریمؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے

بھائی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے اور اس میں کوئی عیب ہو تو اس کو واضح نہ کرے۔ (احمد، ابن ماجہ، الطبرانی فی الکبیر، حاکم)

(۱۳۹۰/۹) وَعَنْ تَوَيْمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ، وَلِلْأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَاقِبَتِهِمْ۔

رواہ مسلم والنسائی، ورواہ الترمذی من حدیث ابی ہریرۃ بالتکرار ایضاً۔

ترجمہ:..... حضرت تميم داریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی اور خلوص اور وفاداری کا نام ہے اور ایک روایت میں ہے کہا اصل دین خیر خواہی ہے، ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے اماموں اور حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔ (نسائی، ابوداؤد، ترمذی، مسلم)

(۱۳۹۱/۱۰) وَعَنْ جَرِيرٍ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَلَفْظُهُمَا: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، وَأَنَّ النَّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوْ اشْتَرَى قَالَ: أَمَّا إِنِّي الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَمِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرِ۔

ترجمہ:..... حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سننے اور ماننے پر اور اس بات پر کہ ہر مسلمان کی ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کروں گا، چنانچہ یہ جب کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو کہہ دیا کرتے تھے کہ جو کچھ ہمارے پاس رہ جائے گا وہ ہمیں اس سے زیادہ پسند ہوگا جو تم لے لو گے تم (خوشی سے) چھانٹ لو۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ تم اپنی پسند کی چیز لے لو جو بچے گا ہم اسے بخوشی رکھیں گے، یہی طریقہ ان کا بیچتے وقت ہوتا تھا اور یہی خریدتے وقت۔

(۱۳۹۲/۱۱) وَعَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَهْتُمُّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَا يُنْصَحُ وَيُنْصَحُ نَاصِحًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِلْأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رَوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ۔

ترجمہ:..... حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کے معاملات کو اہمیت نہ دے اور اس کے لیے فکر مند نہ ہو ان میں سے نہیں اور جو اللہ کی، اس کے رسول کی، اس کی کتاب کی، اس کے امام حکمرانوں کی اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی میں شب و روز نہ گزارے وہ ان میں سے نہیں۔ (طبرانی)

(۱۳۹۳/۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا، رَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ، وَلَفْظُهُ: لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: بندہ ایمان کی حقیقت اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ عام انسانوں کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم وغیرہ، ابن ماجہ)

ذخیرہ اندوزی پر وعید

(۱/ ۱۳۹۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُعْمَرٍ وَفَيْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُصْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اخْتَكَرَ طَعَامًا فَلَهُوَ خَاطِئٌ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ مَاجَةَ۔
ترجمہ:..... حضرت معمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... حدیث بالا میں اختکار کا لفظ آیا ہے، لغوی طور پر ”اختکار“ کے معنی ہیں ”گردان فروشی کی نیت سے غلہ کی ذخیرہ اندوزی“ اور شریعت کی اصطلاح میں اختکار کا مفہوم ہے ”ہر ایسی چیز کو مہنگا بیچنے کے لیے روک رکھنا جو انسان یا حیوان کی غذائی ضرورت میں کام آتی ہو“ مثلاً گراں بازی کے زمانہ میں جب کہ مخلوق خدا کو غلہ وغیرہ کی زیادہ ضرورت ہو کوئی شخص غلہ خرید کر اس نیت سے اپنے پاس روکے رکھے کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو اسے بیچوں گا، یہ اختکار کہلاتا ہے۔

شرعی نقطہ نظر سے اختکار حرام ہے، ہاں اگر کوئی شخص اپنی زمین سے پیدا شدہ غلہ کی ذخیرہ اندوزی کرے یا ارزانی کے زمانہ میں غلہ خرید کر رکھ چھوڑے اور پھر اسے گرانی کے وقت بیچے تو یہ حرام نہیں ہے، اسی طرح ان اشیاء کو روک رکھنا جو غذائی ضروریات میں استعمال نہ ہوتی ہو حرام نہیں ہے۔

ہدایہ میں وضاحت کی گئی ہے کہ انسانوں اور جانوروں کی غذائی چیزوں کا اختکار مکروہ ہے بشرطیکہ یہ اختکار ایسے شہر میں ہو جہاں اس کی وجہ سے شہر والوں کو نقصان پہنچے یعنی اگر چھوٹا شہر ہے تو وہاں چوں کہ اختکار کی وجہ سے غلہ کی قلت پیدا ہو جائے گی جس کی بناء پر غلہ کی گرانی بڑھ جائے گی اور لوگوں کو نقصان پہنچے گا اس لیے ایسے شہر میں اختکار ممنوع ہوگا، ہاں اگر بڑا شہر ہو اور وہاں کسی کے اختکار کی وجہ سے اہل شہر کو نقصان نہ پہنچتا ہو پھر ایسے شہر میں اختکار ممنوع نہ ہوگا اسی طرح ہدایہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین کے غلہ کا اختکار کرے یا کسی اور شہر سے غلہ خرید کر لائے اور اس کا اختکار کرے تو ایسے شخص کو شرعی طور پر اختکار کرنے والا نہیں کہیں گے۔ (مظاہر حق)

(۲/ ۱۳۹۵) وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اخْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَدْ بَرَّئَ مِنَ اللَّهِ، وَبَرَّئَ مِنْهُ، وَأَلَيْتُ أَهْلَ عَرَصَةِ أَصْبَحَ فِيهِمْ اْمَرْؤُ جَائِعًا، فَقَدْ بَرَّكَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ الْحَكَمِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس نے چالیس دن تک کھانے، پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کی (اس کو مہنگائی کے انتظار میں روکے رکھا تو وہ گویا اللہ سے بیزار ہے اور اللہ اس سے بیزار ہے اور جس کسی جگہ بھی کوئی شخص بھوکا رہا تو اس جگہ والوں سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہے۔ (احمد، ابویعلیٰ، ابن ماجہ، ابن حاکم)

فائدہ:..... ”وہ اللہ سے بیزار ہوا“ کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد توڑ ڈالا جو اس نے احکام شریعت کی بجا آوری اور مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و شفقت کے سلسلہ میں باندھا ہے، اور ”اللہ اس سے بیزار ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اپنی عنایت سے اس کو دور کر دیا۔ (مظاہر حق)

کتنی سخت وعید ہے ذخیرہ اندوزی پر کہ اللہ سے برأت اور بے تعلقی کا سبب ہے پھر اللہ کا ذمہ جب ہٹ جائے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں جس وادی میں جا کر ہلاک ہو جائے اللہ کی پناہ۔

(۲/ ۱۳۹۶) وَعَنْ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَائِلُ مَرْزُوقٌ وَالْمُخْتَكِرُ مُلْعَقٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ الْحَكَمِ۔

ترجمہ:..... حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جالب (یعنی غلبہ وغیرہ باہر سے لاکر بازار میں بیچنے والا تاجر) مرزوق ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا کفیل ہے) اور محترم (یعنی مہنگائی کے وقت کے لیے ذخیرہ اندوزی کرنے والا) ملعون ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پشکارا ہوا ہے اور اس کی رحمت و برکت سے محروم ہے)۔ (ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ جو شخص کہیں باہر سے شہر میں غلہ وغیرہ لاتا ہے کہ اسے موجودہ اور رائج نرخ پر فروخت کرے اور گراں فروشی کی نیت سے اس کی ذخیرہ اندوزی نہ کرے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے یعنی اسے بغیر گناہ کے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اس کے رزق میں برکت عطا کی جاتی ہے، اس کے برخلاف مخلوق خدا کی پریشانیوں اور غذائی قلت سے فائدہ اٹھا کر غلہ وغیرہ کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنے والا گناہگار ہوتا ہے اور خیر و بھلائی سے محروم رہتا ہے جب تک کہ وہ اس لعنت میں مبتلا رہتا ہے اس کو برکت حاصل نہیں ہوتی۔ (مظاہر حق)

(۱۳۹۷/۲) وَعَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى التَّمِيمِيِّ عَنْ قُرَيْشٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ طَعَامَهُ أُتِيَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ عُثْمَانُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: مَا هَذَا الطَّعَامُ؟ فَقَالُوا: طَعَامُ جُلُبِ إِلَيْنَا، أَوْ عَلَيْنَا، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ فِيهِ وَفِي مَنْ جَلَبَهُ إِلَيْنَا أَوْ عَلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الَّذِينَ مَعَهُ: يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ خَشِيتُ قَالُوا: وَمِنْ اخْتِگَرَهُ؟ قَالُوا: اخْتِگَرَهُ قُرَيْشٌ، وَقَالُوا: مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَاتَّيَاهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكُمَا عَلَى اخْتِگَارِ طَعَامِ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالُوا: يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا وَنَبِيعُ، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اخْتِگَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ صَرَبَهُ اللَّهُ بِالْهَذَا وَالْأَفْلاَسِ، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ قُرَيْشٌ: يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي أَعَاهِدُ اللَّهَ وَأَعَاهِدُكَ أَنْ لَا أَعُوذَ فِي اخْتِگَارِ طَعَامِهِ أَبَدًا، فَتَحَوَّلَ إِلَى مِصْرَ، وَأَمَّا مَوْلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: تَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا وَنَبِيعُ، فَزَعَمَ أَبُو يَحْيَى أَنَّهُ رَأَى مَوْلَى عُثْمَانَ مَحْجُوزًا مَشْدُودًا، رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ هَكَذَا، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ السَّرْفُوعُ مِنْهُ فَقَطْ۔

ترجمہ:..... حضرت عثمان بن رافع بیان کرتے ہیں کہ ابوبیکرؓ نے حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام فروخ کے حوالہ سے بیان کیا کہ (ایک بار) مسجد کے دروازے پر (فروخت کے لیے) غلہ لاکر ڈالا گیا، حضرت عمرؓ جو اس وقت امیر المؤمنین تھے نکلے تو انہوں نے پوچھا، یہ غلہ کیا پڑا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ باہر سے لایا گیا ہے، آپ نے فرمایا: اللہ اس میں بھی برکت دے اور لانے والے کے لیے بھی برکت دے۔ (اس کی وجہ سے شہر والوں کو راشن کی سہولت ہوگئی) اتنے میں آپ نے ساتھ والوں میں سے کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین! یہ ذخیرہ کیا ہوا رکھا تھا، (اب فروخت کے لیے نکالا گیا ہے) حضرت عمرؓ نے پوچھا: اسے کس نے ذخیرہ کر رکھا تھا؟ کہا: فروخ نے اور عمر بن خطابؓ کے (یعنی آپ کے) آزاد کردہ غلام نے، آپ نے دونوں کو بلوایا اور پوچھا: کیا سب تھا جو تم نے مسلمانوں کا غلہ ذخیرہ کر کے رکھ دیا؟ انہوں نے کہا امیر المؤمنین! ہم اپنے پیسے سے خریدتے ہیں پھر اسے بیچتے ہیں (اس میں برائی کیا ہے؟) آپ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے مسلمانوں کے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کی اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور تنگدستی مسلط کر دے گا، یہ سن کر فروخ نے تو (اسی وقت) کہا کہ امیر المؤمنین! میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور پھر آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ آئندہ کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی نہ کروں گا، اس کے بعد فروخ تو مضر چلے گئے، (اور وہاں مصری کپڑوں کا کاروبار شروع کر دیا) اور حضرت عمرؓ کے غلام یہی کہتے رہے کہ ہم اپنے پیسے سے خریدتے ہیں اور بیچتے ہیں۔ (اس میں کیا برائی ہے چنانچہ ان کا حشر یہی ہوا کہ) ابوبیکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کے غلام کو کوڑھی اور ہاتھ پیر گلا ہوا دیکھا۔ (اصبہانی، ابن ماجہ)

(۱۳۹۸/۵) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُلْصِقُ الْعَبْدُ الشَّحْكَ إِذَا أَرَحَّصَ اللَّهُ الْأَشْعَارَ حَزَنًا، وَإِنْ أَغْلَاهَا فَحَرَمًا

ترجمہ:..... حضرت معاذؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: غلہ وغیرہ کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنے والا برا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نرغوں میں ارزانی کرتا ہے تو وہ رنجیدہ ہوتا ہے اگر نرغوں کو گراں کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ (رزین، طبرانی)

(۱۳۹۹/۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْلُ الْمَدَائِنِ هُمُ الْمُتَبَسَّاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَا تَحْتَكِرُوا عَلَيْهِمُ الْأَقْوَاتِ، وَلَا تُلْغُوا عَلَيْهِمُ الْأَسْعَارَ، فَإِنَّ مِنْ اخْتَكِرَ عَلَيْهِمْ طَعَامًا أَوْ بَعِيْنًا يَوْمًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ تَكُنْ عَقْلًا زَكَاةً، ذَكَرَهُ رَزِينٌ أَيْضًا وَلَهُ أَجَدُهُ

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے شہروں والے اللہ کی راہ میں گھرے رہتے ہیں، تم ان کے کھانے پینے کی چیزوں کو روک دینا اور ان کے بھاؤ مچنے نہ کیا کرو جس نے اہل شہر کے خلاف چالیس روز تک ذخیرہ اندوزی کی تو پھر اگر وہ اس (تمام) مال کو اللہ کی راہ میں صدقہ بھی کر ڈالے تب بھی اس جرم کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ (رزین)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ دین کے اور دعوت و جہاد کے تقاضے چوں کہ بڑے شہروالوں کے سامنے آتے ہیں اور عام طور پر وہ دین پھیلانے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد میں مصروف و مشغول رہتے ہیں اور کھیتی باڑی دیہات کے لوگ ہی کرتے ہیں تو جس طرح عام طور پر دینی تقاضے ان کی طرف سے شہروالے پورے کرتے ہیں اسی طرح ان کا کاشت میں شہروالوں کا حصہ ہے اگر وہ غلہ اور سبزیاں شہر میں لانا بند کر دیں یا مہنگی کر کے بیچیں تو یہ شہروالوں پر بڑا ظلم ہوگا، یہ وعید چالیس روز تک ذخیرہ اندوزی کے بارے میں آئی ہے لیکن جو شخص اس سے کم مدت کے لیے احتکار کرے اس کے لیے بھی سزا ہے مگر اس سے کم درجہ کی۔

(۱۵۰۰/۴) وَعَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: ثُقُلَ مَعْقِلُ بَنِي يَسَافٍ، فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَمْلُؤُهُ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ يَا مَعْقِلُ أَنِّي سَفَكْتُ دَمًا حَرَامًا، قَالَ: لَا أَعْلَمُ قَالَ: هَلْ عَلِمْتُ أَنِّي تَخَلْتُ فِي حَيٍّ مِنْ أَشْعَارِ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ؟ قَالَ: أَجْلِسُونِي ثُمَّ قَالَ: إِسْمَعْ يَا عَبْدَ اللَّهِ حَتَّى أُحَدِّثَكَ شَيْئًا مَا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ دَخَلَ فِي حَيٍّ مِنْ أَشْعَارِ الْمُسْلِمِينَ يُعْلِيهِ عَلَيْهِمْ كَأَنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُفْعِدَهُ بِمُظْلِمٍ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَعَنَهُ خَيْرُ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ - رَوَاهُ أَحَدُ وَ الطَّبْرَانِي فِي الْكَبِيرِ -

ترجمہ:..... حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت معقل بن یسارؓ سخت بیمار ہوئے تو عبد اللہ بن زیدؓ ان کی عیادت کے لیے آئے تو حضرت عبد اللہؓ نے کہا: اے معقل کیا آپ کے علم میں ہے کہ میں نے کبھی ناحق خون کیا ہو، انہوں نے فرمایا: میرے علم میں نہیں، پھر پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے کسی مسلمان جو بازاروں میں بھاؤ تاؤ کرتے ہیں ان میں دخل دیا ہو، فرمایا میرے علم میں نہیں، پھر حضرت معقلؓ نے فرمایا مجھے بٹھاؤ، پھر فرمایا: اے عبد اللہ! سنو! میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث سناؤں جو میں نے آپ سے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ اس سے زیادہ سنی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمانوں کی چیزوں کے بھاؤ میں دخل اندازی کرے مہنگا کرے اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ قیامت کے دن اس کو بڑی آگ میں بٹھائے، حضرت عبد اللہ نے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ایک دو بار سے زیادہ۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر وال الأوسط، الحاكم)

(۱۵۰۱/۸) : وَعَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِخْتِكَاؤُ الطَّعَامِ بِمَكَّةَ الْخُدَاؤُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الْأَوْسَطِ مِنْ رَوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤْمَلِ -

ترجمہ:..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ مکرمہ میں کھانے پینے کی چیزوں کی

ذخیرہ اندوزی کرنا بد دینی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ:..... چونکہ مکہ مکرمہ حرم محترم ہے اور مقدس مقام ہے جو شخص حرم اسلام میں اس جرم کا ارتکاب کرے گا وہ یقیناً دوسرے شہروں کے مقابلے میں بہت زیادہ مجرم اور سخت درجے کا گناہ گار ہے۔

تاجروں کو کاروبار میں سچ بولنے کی ترغیب اور جھوٹ بولنے اور قسم کھانے پر (کو قسم میں سچے ہوں) وعید

(۱/ ۱۵۰۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّسِيِّينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔ رواه الترمذی، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

(۲/ ۱۵۰۳) وَرَوَاهُ أَيْضًا هُوَ النَّبِيُّ مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَقُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَظْيَبَ الْكُتُبِ كُتُبُ التَّجَارَةِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا كَفَرُوا يَكْذِبُونَ، وَإِذَا تُسْئَلُوا أَلْفَ يَحْضُونَ، وَإِذَا أَوْعِدُوا كَفَرُوا يَخْلِفُونَ، وَإِذَا اشْتَرَوْا كَفَرُوا يَدْمُغُوا، وَإِذَا بَاعُوا كَفَرُوا يَمْدَحُوا، وَإِذَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ كَفَرُوا يَتَطَلَّعُوا، وَإِذَا كَانَتْ لَهُمْ كَفَرُوا يُعْشَرُوا۔

ترجمہ:..... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین کمائی ان تاجروں کی ہے جو (کاروباری کے دوران) جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، جب کوئی ان کے پاس امانت رکھتا ہے تو خیانت نہیں کرتے اور جب وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے جب (کوئی چیز) خریدتے ہیں تو (دام گھٹانے کے لیے خواہ مخواہ اس کی) برائی نہیں کرتے۔ اور جب (اپنا مال) بیچتے ہیں تو اس کی بجا تعریف نہیں کرتے اور جب ان کے ذمہ (کسی کا) کوئی حق ہوتا ہے تو نا مال منول نہیں کرتے اور جب ان کا حق کسی کے ذمہ ہوتا ہے تو (وصول کرنے میں) تنگی ترشی نہیں کرتے۔ (اسہانی، بیہقی)

(۳/ ۱۵۰۴) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَيْعَارِبُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَشْفَرْقَا، فَإِنْ صَدَقَ الْبَيْعَارِبُ، وَبَيَّنَّا بَوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، فَإِنْ كَتَمَا وَكَذَّبَا فَعَلَى أَنْ يَرْجَحَا رَجَحًا، وَيَسْكُفَا بَزْجَةً يَبْعُهُمَا، أَلَيْسَ الْفَاجِرَةُ مُنْقَضَةً لِلْمُعْتَقَةِ مُمْحَقَةً لِلْكَسْبِ۔ رواه البخاری، ومسلم، وابوداؤد، والترمذی، والنسائی۔

ترجمہ:..... حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو (اپنے تجارتی معاملہ کو باقی رکھنے یا نسخ کر دینے کا) اختیار حاصل رہتا ہے، لیکن یہ اختیار اس وقت تک حاصل رہتا ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں اگر دونوں فریقوں (بیچنے والا اور خریدنے والا) نے (فروخت کی جانے والی چیز میں اور اس کی تعریف میں) سچ بولا اور (اس چیز و قیمت میں جو عیب و نقصان ہوتا ہے اس کو) ظاہر کر دیا تو ان کے تجارتی معاملہ میں برکت عطا کی جاتی ہے اور جب وہ عیب کو چھپاتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں تو یہ تو ہو سکتا ہے کہ انہیں تھوڑا سا (وقتی) فائدہ ہو جائے گا مگر وہ اس لین دین کی برکت سے محروم ہو جاتے ہیں، جھوٹی قسم مال کو بکوانے والی (مگر) کاروبار کو تباہ کر دینے والی ہے (انجام کار یہ مال کبھی نفع بخش نہیں ہوتا)۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

فائدہ:..... حدیث بالا کے پہلے جملہ ”بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار حاصل رہتا ہے“ سے مراد یہ ہے کہ خرید و فروخت کے معاملہ میں مختلف قسم کے اختیار فریقین کو ہوتے ہیں جس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے، جن میں سے ایک قسم ”خیار مجلس“ بھی ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ کسی ایک مجلس میں تاجر و خریدار کے درمیان خرید و فروخت کا کوئی معاملہ طے ہو جانے کے بعد اس مجلس کے ختم ہونے تک تاجر اور

خریدار دونوں کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس معاملہ کو فسخ اور ختم کر سکتا ہے مجلس کے ختم ہونے کے بعد یہ اختیار کسی کو بھی نہیں رہتا، لیکن خیار کی اس قسم میں اختلاف ہے، چنانچہ حضرت امام شافعیؒ اور بعض دوسرے علماء اس خیار کے قائل ہیں جب کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے علماء اس کے قائل نہیں ہیں، یہ حضرات کہتے ہیں کہ جب بیع کا ایجاب و قبول ہو گیا یعنی معاملہ تکمیل پا گیا تو اب کسی کو بھی اس معاملہ کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں رہے گا، حدیث مذکور سے بظاہر ”خیار مجلس“ کا جواز ثابت ہوتا ہے، لیکن جو حضرات اس خیار مجلس کے قائل نہیں ہیں (جیسے امام ابوحنیفہؒ) وہ یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں ”ایک دوسرے سے جدا ہونے کا“ مطلب مجلس کا ختم ہو جانا نہیں ہے بلکہ ”جدا ہونے سے“ مراد دونوں کی اس تجارتی معاملہ کی گفتگو کا پایہ تکمیل کو پہنچنے سے پہلے منقطع ہو جانا ہے، یعنی جب تک کہ وہ دونوں اس معاملہ سے متعلق گفتگو کر رہے ہیں اور ایجاب و قبول پورا نہیں ہوا ہو اس وقت تک ان میں سے ہر ایک کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ چاہے تو زیر گفتگو معاملہ کو فسخ کر دے، چاہے اسے باقی رکھے لیکن جب ایجاب قبول پورا ہو جائے گا یعنی بیچنے والا یہ کہہ دے کہ میں نے یہ چیز تمہیں فروخت کر دی ہے اور خریدنے والا یہ کہہ دے کہ یہ چیز میں نے خرید لی تو اب اس کے بعد ان میں سے کسی کو بھی اس معاملہ کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں رہے گا، ان حضرات نے ”جدا ہونے“ کے معنی مراد لینے کے سلسلے میں اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے: **وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ** (اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان میں سے ہر ایک کو بے پروا کر دے گا) چنانچہ اس آیت میں ”جدا ہونے“ کا مطلب مجلس سے جدا ہونا نہیں ہے بلکہ خاوند و بیوی کے درمیان طلاق کے ذریعہ جدائی مراد ہے۔

اور حدیث مذکور کے دوسرے جملہ کو اگر دونوں نے سچ بولا اور (مال کی اچھائی برائی کو) بیان کر دیا تو اس معاملہ میں دونوں کے لیے برکت ہوتی ہے اور اگر انہوں نے کوئی بات چھپائی اور جھوٹ بولا اس..... میں بیچنے والے کے سچ جھوٹ کا مطلب تو صاف ہے کہ وہ مال کی جھوٹی تعریف یا ناجائز دام نہ بتائے اور اس کا کوئی عیب نہ چھپائے، خریدار کے جھوٹ نہ بولنے اور چھپانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسی چیز کے دوسری جگہوں کے غلط دام نہ بتائے یا مالک غلطی سے زیادہ مال دیدے یا بھول چوک میں پیسے کم لگا دے تو خریدار اس کو آگاہ کر دے۔

تیسرا جملہ ”جھوٹی قسم مال کو بکوانے والی مگر کاروبار کو تباہ کر دینے والی ہے“ ایک روایت میں یہ ہے (جیسے کہ آگے روایت آئے گی) کہ قسم مال کو بکوانے والی اور کاروبار کو تباہ کر دینے والی چیز ہے اور ایک روایت میں کاروبار کو تباہ کر دینے کی بجائے برکت ختم کر دینے کا ذکر ہے اس روایت میں قسم کی سچائی یا جھوٹ کا ذکر نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کاروبار میں سرے سے قسم کھانے سے ہی پرہیز کرنا چاہیے۔

(۱۵۰۵/۲) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ حَزْرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَّبِعُونَ مَعُورَةً، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الثُّجَّارِ، فَاسْتَجَابُوا لِلرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَفَعُوا أَغْنَاهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ الثُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَّقَ۔

رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح، وابن ماجہ، وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت رفاعہؒ بیان کرتے ہیں کہ وہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے تو آپ نے دیکھا کہ (بازار میں) لوگ اپنے کاروبار میں مصروف ہیں، آپ ﷺ نے آواز لگائی، اے تاجر لوگو! فوراً سب لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور گردنیں اونچی کر کے نظریں اٹھا اٹھا کر آپ کی طرف دیکھنے لگے، آپ نے فرمایا قیامت کے دن تاجر لوگوں کا حشر، فاجروں (یعنی دروغ گو اور نافرمان لوگوں) کے ساتھ ہوگا، ہاں (وہ تاجر اس سے مستثنیٰ ہوں گے) جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی، (یعنی خیانت اور فریب دہی وغیرہ میں مبتلا نہ ہوئے) اور نیکی کی (یعنی اپنے تجارتی معاملات میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا یہ کہ عبادت خداوندی کرتے رہے) اور سچ پر قائم رہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۵۰۶/۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّجَّارَ لَهُ الْفُجَّارُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَةَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُمْ يَخْلِفُونَ فَيَأْخُذُونَ وَيَخْدِفُونَ فَيَكْذِبُونَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ يَسْنَادًا جَيِّدًا وَهَاجِرًا وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن شیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بلاشبہ سوداگر ہی فاجر (نافرمان) لوگ ہیں صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا اللہ نے خرید و فروخت کو حلال نہیں کیا؟ ارشاد فرمایا: بے شک کیا، لیکن یہ سوداگر قسم کھاتے ہیں اور گناہ کھاتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں اس میں جھوٹ بولتے ہیں۔ (احمد، حاکم)

(۱۵۰۷/۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْخُلْفُ جُنْثٌ، أَوْ لَدَمٌ۔

رواہ ابن ماجہ، وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قسم کھانے میں (عمومًا) یا تو قسم توڑنے کا موقع آجاتا ہے یا قسم پورا کرنے میں ندامت ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۵۰۸/۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْتَظِرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقُلْتُ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَن هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُسِيءُ، وَالصَّانِعُ، وَالْمُتَّفِقُ بِسَلْعَةٍ بِالْخُلْفِ الْكَاذِبِ۔

رواہ مسلم، وابوداؤد، والترمذی، والنسائی، وابن ماجہ۔

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو ان سے (مہربانی و عنایت کا) کلام کرے گا نہ (بنظر رحمت و عنایت) ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان تینوں کے لیے دردناک عذاب ہے، آپ ﷺ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا: ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! خیر و بھلائی سے محروم ہو گئے اور خسارہ و نقصان میں پڑ گئے، وہ کون شخص ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تو پانچ لکھ لگانے والا، دوسرا (کسی کو کوئی چیز دے کر) احسان جتانے والا اور تیسرا جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی تجارت بڑھانے والا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: کتنی سخت وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان تین قسم کے لوگوں سے نہ مہربانی و عنایت کا کلام کرے گا نہ بنظر رحمت ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، جن میں پہلا شخص ”پانچ لکھ لگانے والا“ سے مراد وہ شخص ہے جو تکبر کی وجہ سے شخصوں سے نیچے پا جامہ پہنتا ہے۔ اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو شخصوں سے نیچے کرتے پہنے۔ دوسرا شخص ”احسان جتانے والا“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے ساتھ کوئی اچھا سلوک کر کے مثلاً کسی کو کوئی چیز دے کر یا کسی کے ساتھ کوئی ہمدردی کا کوئی معاملہ کر کے اسے زبان پر لایا جائے، جو شخص کسی کے ساتھ ہمدردی و اعانت کو کوئی معاملہ کرے پھر اس پر احسان جتا تا ہے تو وہ ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔

تیسرا وہ شخص ”جھوٹی قسمیں کھا کر تجارت بڑھانے والے“ سے مراد وہ تاجر ہے جو زیادہ نفع حاصل کرنے کے لیے یا اپنا مال تجارت بڑھانے کے لیے جھوٹی قسمیں کھائے مثلاً اس نے کوئی چیز نوے روپے میں خریدی ہو مگر اپنے خریدار سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیے یا اس کی مالیت بڑھانے کے لیے جھوٹی قسمیں کھا کر کہے اللہ کی قسم میں نے یہ چیز سو روپے میں خریدی ہے۔

(۱۵۰۹/۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَحْكُمُهُمُ اللَّهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُنْظَرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُرْجَى لَهُمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ عَلَى قُضْبٍ مَاءٍ بِفَلَاةٍ يَنْتَعِلُهُ ابْنُ الشَّيْلِ، وَرَجُلٌ بَابِيَةٌ رَجُلًا يَسْلَعُ بِهِ بِعْدَ الْعَصْرِ، فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَهَوَّ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، وَرَجُلٌ بَابِيَةٌ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَلَمَّا أُعْطَاهُ مِثْمَا مَا يُرِيدُ وَفِي لَدَى، قَالَتْ لَمْ يُعْطِ لَمْ يَفِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَابُو دَاوُدَ وَبُيُوتُهُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو بڑا دردناک عذاب دیا جائے گا، ایک وہ شخص جو جنگل میں کسی پانی کے پاس ہو۔ (خواہ وہ کنواں ہو، یا تالاب وغیرہ ہو) اور وہ پانی اس کی ضرورت سے زائد ہو، اور پھر وہ کسی مسافر کو نہ پینے دے، اور ایک وہ شخص جس نے کسی سے اپنے مال کا سودا کیا عصر کے بعد (یعنی صبح سے عصر تک مال رکھا رہ گیا، عصر کے بعد گا ہک لگا، اس لیے کسی نہ کسی طرح بیچ ہی ڈالنے کی خاطر) اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اس نے یہ مال اتنے دامنوں میں خریدا ہے، خریدا نے اس کو بیچ سمجھ کر وہ مال لے لیا، حالاں کہ اس نے جو بتایا خلاف واقعہ تھا، اور تیسرا وہ شخص جس نے کسی امام (اپنے وقت کے خلیفہ اسلام) سے بیعت کی اور بیعت کا مقصد صرف دنیا حاصل کرنا ہے، اگر امام اس کی مراد پوری کرتا ہے تو وہ اس کا وفادار رہتا ہے اور اگر وہ اس کی مراد پوری نہیں کرتا تو وہ وفادار نہیں رہتا۔ (اور اپنے عہد پر پورا نہیں اترتا)۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد)

فائدہ:..... مال بیچتے وقت آدمی کو یہ تو اختیار ہے کہ اپنی خرید کے دام نہ بتائے اور بیچنے کے جو مناسب دام ہوتے ہیں وہ لگا لے، لیکن یہ بات اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے خرید کے دام غلط بتائے اور مزید جرم یہ کہ اس پر قسم کھا جائے۔

(۱۵۱۰/۱۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ: الْبَيِّنَاءُ الْمُخْلَافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَاهِلُ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ، وَهُوَ فِي مُسْلِمٍ وَبُيُوتُهُ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ چار قسم کے آدمی وہ ہیں جن کو اللہ مبغوض اور ناپسند رکھتا ہے، ایک وہ سوداگر جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، دوسرا وہ فقیر جو تکبر کرنے والا ہو اور تیسرا وہ بوزھا جو زنا کرے، اور چوتھا وہ حاکم جو ظالم ہو۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، مسلم)

(۱۵۱۱/۱۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: مَرَّ أَعْرَابِيٌّ بِسَاءَةٍ، فَقُلْتُ: تَبِيعَهَا بِكَ لَا تَرَاهُمْ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ، ثُمَّ بَاعَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَاءَ أَخْرَجَتْهُ بِدُيَاةٍ، رَوَاهُ ابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ

ترجمہ:..... حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی ایک بکری لے کر آیا، میں نے اس سے کہا: اسے بیچو گے تین درہم میں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم؟ (بچتی) نہیں، اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس نے وہ بیچ ڈالی، میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا، آپ نے فرمایا: اس نے دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت بیچ ڈالی۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... اگر ایک شخص کو اپنی ایک چیز نہیں بیچنی تھی تو ہو سکتا ہے کہ دو پہر تک یا شام کوئی نئی بات پیدا ہو جائے اور رائے بدل جائے مگر یہاں تمام حالات حضرت ابو سعیدؓ دیکھ رہے تھے۔ یہ بات نہ تھی، اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے قسم کھا کر کہا تھا کہ بیچنی نہیں ہے اور پھر بیچ دی، ہاں اگر وہ یہ کہتا کہ تین درہم میں نہیں بیچنی اور چار درہم میں بیچ دیتا تو کوئی برائی نہ تھی۔

(۱۵۱۲/۱۲) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا وَمَعَنَا نَجَّارٌ، وَكَانَتْ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الشُّجَّارِ إِنَّا كُنْزٌ وَالْكَذِبُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ ابْنُ شَاءَ اللَّهُ

ترجمہ:..... حضرت وائلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لوگ سوداگر تھے، آپ نے ارشاد فرماتے اے تاجر لوگو! جھوٹ بولنے سے بچنا۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۱۵۱۲ / ۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخَلِيفُ مَنْقُطَةٌ لِلشَّلْعَةِ مَنْقُطَةٌ لِلْكَتَبِ۔ رواه البخاری و مسلم، وابوداؤد الا انه قال: مَنْقُطَةٌ لِلْمَرْكَةِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: قسم (شروع میں تو) مال اور اسباب میں منفعت کا سبب بنتی ہے لیکن (انجام کار) کمائی کے خاتمہ کا سبب بن جاتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ برکت کے ختم ہو جانے کا سبب بن جاتی ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۱۵۱۲ / ۱۲) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّا كُنَّا وَكُنْزُ الْخَلِيفِ فِي النَّبِيِّ قَالَهُ يَنْتَقِي كُنْزٌ يَنْتَقِي۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

ترجمہ:..... حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو اس لیے کہ زیادہ قسم کھانا (شروع میں تو) مال کو بکوادیتی ہے پھر برکت ختم کر دیتی ہے۔ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زیادہ قسمیں کھاتا ہے اگرچہ قسمیں سچی ہوتی ہوں تو جھوٹی قسم کھاتا ہے تو اس کی وجہ سے شروع میں اور وقتی طور پر اس کے مال و اسباب میں وسعت و زیادتی ہو جاتی ہے کہ لوگ اس کی قسم پر اعتبار کر کے اس سے لین دین کثرت سے کرتے ہیں، لیکن آخر کار یہی چیز ان کے مال و اسباب میں برکت ختم ہو جانے کا سبب بن جاتی ہے، اس طور پر کہ یا تو اس کا مال و اسباب تلف ہو جاتا ہے، یا وہ اسی جگہ خرچ ہو جاتا ہے جس کا کوئی فائدہ نہ تو اسے دنیا میں حاصل ہوتا ہے اور نہ اخروی طور پر اسے کچھ اجر و ثواب ملتا ہے۔

اپنے شریک سے خیانت کرنے پر وعید

(۱۵۱۵ / ۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مِمَّا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا، زَادَ دُرَيْسُ فِيهِ، وَجَاءَ الشَّيْطَانُ۔ رواه ابوداؤد، والحاكم وقال: صحيح الإسناد، والدارقطني، ولفظه: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَبْذُلُ اللَّهُ عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مِمَّا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: دو شریکوں کا (کاروباری ساتھیوں کا) تیسرا میں شریک ہوتا ہوں (گمبھان ہوتا ہوں چار شریک ہوں تو پانچواں اور دس ہوں تو اسی طرح گیارہواں شریک و گمبھان میں ہوتا ہوں) جب تک کہ کوئی شریک ان میں سے اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے۔ جب کوئی خیانت کر لیتا ہے تو میں ان کے درمیان سے ہٹ جاتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر شیطان ان کے درمیان آ جاتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ہاتھ دونوں شریکوں پر رہتا ہے جب تک کہ کوئی ان میں سے اپنے شریک سے خیانت نہ کرے، جب کوئی ساتھی خیانت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ ان دونوں سے اٹھا لیتا ہے۔ (ابوداؤد، حاکم، دارقطنی، رزین)

فائدہ:..... ”میں دو شریکوں کے درمیان ایک تیسرا ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ شرکاء جب تک دیانت، امانت اور امانتداری کے ساتھ باہم شریک رہتے ہیں میری محافظت و برکت کا سایہ ان پر رہتا ہے اس طور پر کہ انہیں ہر نقصان و تباہی سے محفوظ رکھتا ہوں، ان کے مال پر کوئی آفت نازل

نہیں کرتا، ان کے رزق میں وسعت بخشا ہوں، ان کے معاملات میں خیر و بھلائی برقرار رکھتا ہوں اور ہر موقع پر ان کی مدد و نصرت کرتا ہوں۔
 ”ان کے درمیان میں سے ہٹ آتا ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ جب شرکاء میں بددیانتی کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرنے لگ جاتے ہیں تو میری محافظت و برکت کا سایہ ان پر سے ہٹ جاتا ہے اور اس کی بجائے شیطان ان پر اپنا تسلط جمالیتا ہے جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ شرکاء مکمل نقصان و تباہی کے کنارے پہنچ جاتے ہیں اور ان کے مال و رزق سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاملات بطور خاص تجارت وغیرہ میں شرکت مستحب ہے، کیوں کہ اس کی وجہ سے کاروبار اور مال و سرمایہ میں اللہ تعالیٰ کی وہ برکت نازل ہوتی ہے جو تنہا کاروبار کرنے والے کو حاصل نہیں ہوتی اس لیے کہ جب کسی کاروبار میں دو آدمی شریک ہوتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک اپنے دوسرے شریک کے مال کی حفاظت و نگرانی میں کوشاں رہتا ہے اور یہ معلوم ہی ہے کہ کوئی بندہ جب تک اپنے مسلمان بھائی کی مدد و خیر خواہی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کی شامل حال رہتی ہے۔ (از منظر حق)

کمن بچے کو اس کی ماں سے بچنے وغیرہ میں الگ کرنے پر وعید

(۱/۱۵۱۶) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ فَزَقَ بَيْنَ وَالِدَيْهِ وَوَلَدِهَا فَزَقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَجَبَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن غریب، والحاکم والدارقطنی، وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عزیزوں کے درمیان جدائی کرادے گا۔ (ترمذی، حاکم، دارقطنی)

فائدہ:..... ماں اور بیٹے سے مراد لونڈی اور اس کا بچہ ہے، اسی طرح ”جدائی کرانے کا“ مطلب یہ ہے کہ کوئی مالک مثلاً لونڈی کو تو کسی کے ہاتھ فروخت کر دے یا کسی کو بدیہ کر دے اور بچہ کو اپنے پاس روک لے، یا بچہ کو کسی کے ہاتھ فروخت کر دے یا کسی کو بدیہ کر دے اور اس کی ماں کو اپنے پاس رہنے دے لہذا اگر کوئی شخص اس طرح سے ماں اور بیٹے کو ایک دوسرے سے جدا کرے گا تو قیامت کے دن اس مؤقف میں کہ جہاں تمام مخلوق اپنے تمام عزیزوں کے ساتھ جمع ہوگی اور لوگ اپنے پروردگار سے ایک دوسرے کی شفاعت کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ اس شخص اور اس کے عزیزوں مثلاً ماں، باپ یا اولاد وغیرہ میں جدائی کرادے گا۔

علماء لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں صرف ماں بیٹے کا ذکر محض اتفاقی ہے ورنہ تو ہر چھوٹے کسن اور اس کے ذی رحم محرم رشتہ دار خواہ وہ ماں ہو، باپ، دادا ہو یا وادی ہو اور بھائی ہو یا بہن کے درمیان جدائی کرنے کا یہی حکم ہے، حنفیہ کے ہاں دو چھوٹے بھائیوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دینا جائز ہے، یہ اس وقت ہے جب کہ غلام اور لونڈی کی خرید و فروخت ہو۔

قرض لینے کے بارے میں وعید اور قرض لینے والے اور شادی کرنے والے کو قرض

اور مہر کی ادائیگی کی نیت کی ترغیب اور میت کا قرض جلدی ادا کرنے کی ترغیب

(۱/۱۵۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالذَّنِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَمِيدُ الْكُفْرَ بِالذَّنِّ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

رواہ النسائی والحاکم من طریق دراج عن أبي الہیثم، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور قرض سے، ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کفر کو قرض کے برابر (یعنی دونوں کو ایک درجہ میں) سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! (نسائی، حاکم)

(۱۵۱۸/۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّيْنُ ذَايَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَذِلَّ عَبْدًا وَصَعِدَ فِي عُنُقِهِ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُلْعَمٍ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں قرض روئے زمین پر اللہ کا جھنڈا (یعنی ذلت کا نشان) ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو یہ (ذلت کا طوق) اس کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ (حاکم)

(۱۵۱۹/۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَجْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَخْتَفُوا أَنْفُسَكُمْ بَعْدَ أَمْنِهَا، قَالُوا: وَمَا ذَٰلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدَّيْنُ۔

رواہ احمد واللفظ لہ، واحد اسنادیہ ثقات، وابو یعلیٰ، والحاکم، والبیہقی، وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔
ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: امن کے حالات میسر ہوتے ہوئے اپنی جانوں کو خوف و دغدغہ میں نہ ڈالو، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا؟ آپ نے فرمایا: قرضہ (احمد، ابویعلیٰ، حاکم، بیہقی)

(۱۵۲۰/۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَارَقَ رُوحَهُ جَسَدَهُ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْعُلُولُ، وَالَّذِينَ، وَالْكِبْرُ

رواہ الترمذی، وابن ماجہ، وابن حبان فی صحیحہ، وتقدم لفظہ، والحاکم۔
ترجمہ:..... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا: خیانت، قرض اور تکبر سے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۵۲۱/۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ، وَفِي نَفْسِهِ وَقَاؤُهُ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَرْضَى عَمْرِيَّتَهُ بِمَاشَاءٍ، وَمَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ وَقَاؤُهُ، ثُمَّ مَاتَ أَقْتَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعَمْرِيَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رَوَاهُ الْحَاكِمُ۔
ترجمہ:..... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی قرض لیا اور اس کا ارادہ اس کے ادا کرنے کا ہے اور وہ (ادا کرنے سے پہلے) مر گیا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا اور اس کے قرض خواہ کو جس طرح بھی چاہے گا خوش کر دے گا اور جس نے کوئی قرض لیا اور اس کے دل میں اس کے ادا کرنے کا کوئی خیال نہیں ہے پھر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے قرض خواہ سے اس کا بدلہ دلائے گا (خواہ اس کی نیکیاں اسے دلا کر یا اس طرح پورا نہ پڑے تو قرض خواہ کے گناہ اس کے ذمے لگا کر)۔ (حاکم)

(۱۵۲۲/۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِيْلَاقَهَا أَثَلَفَهُ اللَّهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُمَا۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لوگوں کا مال لیا اور اس کا ارادہ ادا کرنے کا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کر دیتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی میں مدد فرماتا ہے اور حالات کو سازگار بنا دیتا ہے) اور جس نے لوگوں کا مال لیا اور وہ اسے ضائع کر دینا (اور ہضم کر جانا) چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اسی کو تباہ کر دیتا ہے (انجام کار ایسے آدمی کا نہ کاروبار ترقی کر سکتا ہے اور نہ خود اسے خوش حال اور پرسکون زندگی میسر آتی ہے)۔ (بخاری، ابن ماجہ، غیر ہما)

(۱۵۳۳/۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَمِلَ مِنْ أَهْلِي دَيْنًا، ثُمَّ جَهَّدَ فِي قَصَائِهِ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَفْضِيَهُ فَأَنَا وَلِيُّهُ۔ رواه احمد بسناد جيد، وابو يعلى والطبرانی في الاوسط۔
ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کسی شخص نے قرض لیا پھر ادا کرنے کی کوشش کی پھر ادا کرنے سے پہلے موت آگئی تو میں اس کا ذمہ دار ہوں (یعنی میں ادا کر دوں گا)۔ (احمد، ابویعلی، طبرانی فی الاوسط)

(۱۵۳۳/۹) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّكَ تَدَايِينُ، فَتَقِيلُ لَهَا: مَا لَكَ وَلِلَّذِينَ؟ وَلَكَ عَنْهُ مَذْذُوحَةٌ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ كَانَتْ لَهُ نِيَّةٌ فِي أَذَاءِ دَيْنِهِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَوْنٌ، فَأَنَا أَلْتَمِسُ ذَلِكَ الْعَوْنَ، وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَصَاوَهُ أَوْ هَمَّ بِقَصَائِهِ لَمْ يَزَلْ مَعَ مِنَ اللَّهِ حَارِشٌ، رواه احمد، ورواه محتج بهم في الصحيح الا ان فيه انقطاعاً۔ ورواه الطبرانی بسناد متصل فيه نظر وقال فيه: كَانَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَوْنٌ، وسبب له رزقاً۔
ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ قرض لیا کرتی تھیں ان سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسعت و فراخی دے رکھی آپ کو قرض کی کیا ضرورت؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس کسی بندے کی نیت قرض کی ادائیگی کی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے مددگار ہوتا ہے۔ (مجھے بے شک قرض لینے کی ضرورت نہیں لیکن) میں اس مدد کو تلاش کرتی ہوں۔

اور ایک روایت میں ہے جس پر کوئی قرض ہو اس کے ادا کرنے کا ارادہ ہو یا (بعد میں) ارادہ کر لیا ہو تو اللہ کی طرف سے اس کے ساتھ محافظ مقرر رہتا ہے۔ (احمد)۔ اور طبرانی کی روایت میں ہے اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے مددگار رہتا ہے اور اس کی روزی کے اسباب اللہ پیدا کرتا ہے۔
(۱۵۳۵/۹) وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ مِمُّوْنَةُ تَدَايِي فَكُشِّرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ، وَلَا مَوْعَا وَوَجَدُوا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: لَا أَتْرُكُ الدَّيْنَ، وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيلِي وَصَّى رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَدَايِي دَيْنًا يَتْلُوهُ اللَّهُ أَنَّهُ يُرِيدُ قَضَاءَهُ إِلَّا أَذَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔ رواه النسائي، وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه۔
ترجمہ:..... حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت میمونؓ کثرت سے قرض لیا کرتی تھیں، ان کے گھر والوں نے اس بارے میں ان کو ملامت کی اور ناراض ہوئے۔ انہوں نے فرمایا میں قرض لینا نہیں چھوڑ سکتی، میں نے اپنے خلیل اور برگزیدہ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص قرض لے اور اللہ (اس کی نیت کو) جانتا ہے کہ وہ ادا کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں ضرور اس کے قرض کی ادائیگی کا انتظام کر دے گا۔ (نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۵۳۶/۱۰) وَعَنْ صُهَيْبِ الْخَثِيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا رَجُلٌ تَدَايِي وَهُوَ مُجْمِعٌ أَنْ لَا يُؤْفِقِيَهُ إِثْمًا لَيْسَ اللَّهُ سَارِقًا۔ رواه ابن ماجه، والبيهقي، وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَلَقَطَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ تَرَوُجَ امْرَأَةً يَتَوَيُّ أَنْ لَا تُعْطِيَهَا مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا مَاتَ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ رَايٍ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ يَتَعَا يَتَوَيُّ أَنْ لَا يُعْطِيَهُ مِنْ كُتْمِهِ شَيْئًا مَاتَ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ خَائِنٌ، وَالْخَائِنُ، فِي النَّارِ، وَفِي إِسْنَادِهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مَتْرُوكٌ۔

ترجمہ:..... حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص قرض لے اور دل میں یہ طے کیے ہوئے ہو کہ قرض ادا نہیں کرنا، اللہ سے اس حال میں طے گا کہ چور ہوگا۔ (ابن ماجہ، بیہقی) اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ جو شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس کی نیت ہو کہ اس کا مہر ادا نہیں کرنا تو وہ اس حال میں مرے گا کہ (العیاذ باللہ) زانی ہوگا۔ (عورت سے فائدہ اٹھانے والا بغیر مہر کے) اور جو کوئی شخص کسی سے کوئی چیز خریدے اور دل میں یہ ہو کہ اس کی قیمت ادا نہیں کرے گا تو جس دن مرے گا خائن (خیانت کرنے

والا) ہو کر مرے گا۔ اور خائف کی سزا جہنم ہے۔

(۱۲۷/۱۲) وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَدَيَّنَ بِدَيْنٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّقِيَهُ خَرِيصٌ عَلَى أَنْ يُؤَدِّيَهُ قِمَاتٌ وَلَمْ يَتَّقِ دَيْنَهُ، فَلَيْتَ اللَّهُ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُرَضِيَ غَرِيمَهُ بِمَاشَاءٍ مِنْ عَيْنِهِ وَيُغْفِرَ لِلْمُسَوِّفِ، وَمَنْ تَدَيَّنَ بِدَيْنٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ لَا يَتَّقِيَهُ قِمَاتٌ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَتَّقِ دَيْنَهُ، فَلَيْتَ يُقَالَ لَهُ: أَتَسَلِّتُ أَتَا لَنْ لَوْ فِي فُلَانًا حَقُّهُ وَمِثْلُ قِيمُوْخَدُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُجْعَلُ زِيَادَةً فِي حَسَنَاتِ رَبِّ الدَّيْنِ، فَلَيْتَ لَوْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ رَبِّ الدَّيْنِ فَجُعِلَتْ فِي سَيِّئَاتِ الْمُسْلُوبِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَكَذَا جَاءَ مَرْسَلًا۔

ترجمہ:..... قاسم مولى معاویہ سے روایت ہے کہ ان تک یہ حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی قرض لیا اور اس کی نیت ادا نیکی کی تھی اور دل سے چاہتا ہے کہ قرض ادا کر دے لیکن موت آگئی اور قرض ادا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ قرض خواہ کو اپنی طرف سے جو چاہے دے کر راضی کر لے اور اس شخص کی مغفرت کر دے اور جس نے قرض لیا اور وہ قرض ادا کرنا نہیں چاہتا اور اس حال میں مر گیا کہ قرض ادا نہ کیا تو اس کو کہا جائے گا کہ کیا تیرا گمان یہ تھا کہ ہم فلاں کا حق تجھ سے لے کر ادا نہیں کروا سکتے پھر اس کی نیکیاں لے کر قرض خواہ کی نیکیوں میں ڈال دی جائیں گی لیکن پھر اگر مقروض کے پاس نیکیاں نہیں ہوئیں تو قرض خواہ کے گناہوں کے گناہوں میں ڈال دیے جائیں گے۔ (بیہقی)

(۱۲۸/۱۲) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا حَيْثُ تَجَسَّصُ الْمُجْتَازُ قَرْفَةً رَأْسَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ، ثُمَّ حَقَّقَ بَصَرَهُ فَوَصَّ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا أَتَيْلُ مِنَ الشُّبُهَاتِ؟ قَالَ: فَعَزَّزْنَا وَتَكَلَّمْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا الْعَدَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: مَا الشُّبُهَاتُ الَّتِي تَرَى؟ قَالَ: فِي الدَّيْنِ، وَالَّذِي نَطِيقُ بِيَدِهِ لَوْ قُتِلَ رَجُلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ عَاشَ، ثُمَّ قُتِلَ، ثُمَّ عَاشَ، ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْفَى دَيْنُهُ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت محمد بن عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ (مسجد نبوی کے اس صحن میں) تھے جہاں جنازے لا کر رکھے جاتے تھے، اچانک آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی، پھر اپنی نظر جھکا لی، اور اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر (انتہائی تعجب کے عالم میں) فرمایا کہ سبحان اللہ، سبحان اللہ! کس قدر سختی نازل ہوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم سمجھ گئے (کہ کوئی خاص بات پیش آئی ہے) اور خاموش ہو گئے، (یہاں تک کہ ایک دن پورا گزار کر) جب دوسرا دن ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ کیا سختی ہے جو نازل ہوئی ہے، ارشاد فرمایا: دین (یعنی قرض وغیرہ) کے بارے میں وہ سختی نازل ہوئی ہے، قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کرتے ہوئے) مارا جائے اور پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے اور پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے (یعنی اگر کوئی قرض دار بار بار بھی اللہ کی راہ میں مارا جائے تو یہ بار بار کی شہادت بھی اس کے قرض کا کفارہ نہیں ہو سکتی)۔ (نسائی، طبرانی فی الاوسط، حاکم)

(۱۲۹/۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ تَغْصَنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّقَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَالَ: إِنِّي بِالشُّهَدَاءِ أَشْهَدُ هُمْ، فَقَالَ: كُنْ بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ: فَأَتَيْتَنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ: كُنْ بِاللَّهِ كَفِيلًا، قَالَ: صَدَقْتُ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَطَعِي حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْتَمَسَ مِنْ رُكْبَا بَرْغَبَةٍ، وَيَقْلُدُهُ عَلَيْهِ لِبَاسُ أَجَلِهِ فَلَمَّا بَجِدَ مِنْ رُكْبَا فَأَخَذَ حَشَبَةً فَتَقَرَّرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهَا، ثُمَّ رَجَعَ مُوَضَّعًا، ثُمَّ أَتَى بِهَا الْبَحْرَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ إِنِّي تَسَلَّمْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ: كُنْ بِاللَّهِ كَفِيلًا فَرَضِي بِكَ، فَسَأَلَنِي شَهِيدًا، فَقُلْتُ: كُنْ بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضِي بِكَ وَلَئِنْ جَعَلْتُ أَنْ أُجِدَ

مَرْغَبًا أَيْعُثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ. وَإِنِّي اسْتَوْدَعْتُهَا فَرَمَلِي بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ. ثُمَّ انْتَصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْغَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ. فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَتْ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْغَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ. فَإِذَا الْخُشْبَةُ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ. فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا. فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ. ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَتْ أَسْلَفَهُ. وَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ. فَقَالَ: وَاللَّهِ هَذَا لِي جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْغَبٍ لِأَتِيكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْغَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ. قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ: أَخْبَرْتُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْغَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ. قَالَ: فَلَيْسَ اللَّهُ قَدْ أَذَى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَهُ فِي الْخُشْبَةِ فَانْتَصَرَفَ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاضِيًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مَعْلُوقًا مَجْزُومًا. وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ مُسْنَدًا.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے بنی اسرائیل ہی کے ایک شخص سے ایک ہزار اشرفیاں قرض مانگیں، اس نے کہا کہ کچھ لوگوں کو لے کر آؤ جنہیں میں اس معاملہ کا گواہ بنا سکوں۔ قرض مانگنے والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے، اس نے کہا کوئی ضامن لاؤ، اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے، دینے والے نے کہا: تم سچ کہتے ہو اور ایک مقررہ تاریخ کے وعدے پر اس نے وہ رقم اس کے حوالے کر دی، (یہ رقم لے کر) سمندری راستے سے کہیں گیا اور جو اس کا کام تھا وہ پورا کیا فارغ ہونے کے بعد سواری (یعنی بحری جہاز) کی تلاش میں نکلا تا کہ سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر اندر اس (قرض دینے والے) کے پاس پہنچ جائے مگر سواری نہیں ملی، (اس نے مقررہ تاریخ پر قرض ادا کرنے کی جب کوئی صورت نہ دیکھی تو آخر مجبور ہو کر یہ کیا کہ) اس نے ایک (موٹی سی) لکڑی لی اور اس کو اندر سے کھدوایا اور اس میں ایک ہزار دینار اور اپنا ایک پرچہ مالک کے نام پر لکھ کر رکھ دیا اور اس کا منہ بند کر دیا اور اسے لے کر سمندر کے پاس پہنچا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کی، اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کی ضمانت کافی ہے، تو وہ تیرے نام پر راضی ہو گیا، اس نے مجھ سے گواہ مانگے، میں نے کہا: اللہ کی گواہی کافی ہے وہ (اس پر بھی) تیرے نام پر راضی ہو گیا، اور میں سواری کے لیے کوشش کر چکا ہوں تا کہ اس کی امانت اسے پہنچا سکتا مگر مجھے کامیابی نہ ہو سکی، اب میں اس کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور یہ کہہ کر اس نے اسے سمندر میں زور سے پھینکا کہ وہ خوب اندر (کنارے سے خاص دور) جا پڑی، پھر وہ وہاں (ساحل سے) واپس ہوا اور اپنے شہر واپس ہونے کے لیے اس نے سواری کی تلاش برابر جاری رکھی..... (ادھر) وہ قرض دینے والا شخص (ساحل پر) آنکلا کہ دیکھوں شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آئے، اتنے میں اسے وہی اشرفیوں والی لکڑی نظر آتی ہے اس نے (یونہی) اپنے گھر کے لیے ایندھن کے طور پر وہ لے لی (گھر لے جا کر) جب اسے چیرا تو کیا دیکھا کہ اس میں اشرفیاں ہیں اور ایک پرچہ رکھا ہوا ہے (پرچہ سے ساری بات واضح ہو گئی اور اس نے اپنی امانت وصول پالی) (پھر کچھ دن بعد) وہ شخص آیا جس نے قرض لیا تھا اور ایک ہزار اشرفیاں لے کر اس کے پاس پہنچا اور (تاخیر کے لیے معذرت خواہی کی طور پر) کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! میں برابر سواری تلاش کرتا رہا تا کہ تمہارا مال (مقررہ تاریخ پر) پہنچا دوں مگر اب سے پہلے مجھے کوئی سواری نہیں ملی، اس نے پوچھا: کیا تم نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا؟ وہ بولا: کہہ تو رہا ہوں مجھے اب سے قبل کوئی سواری ہی نہیں ملی، اشرفیوں کے مالک نے کہا: (تم اسے لے جاؤ) اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے وہ اشرفیاں مجھے پہنچا دیں، جو تم نے لکڑی میں رکھ کر بھیجی تھیں۔ جاؤ ان ہزار اشرفیوں کو لے کر خوشی خوشی واپس چلے جاؤ۔ (بخاری، نسائی)

فائدہ:..... بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرض دینے والے خوش بخت بزرگ نجاشی بادشاہ حبشہ تھے، فتح الباری میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ان کو مذہبی تعلق کی وجہ سے شمار کیا گیا ہے نسل کی وجہ سے نہیں۔

اس واقعہ سے صرف اتنا بتلانا مقصود ہے کہ اگر آدمی سچے دل سے اللہ پر بھروسہ کر کے نیک نیتی سے کاروبار کرتا ہے تو بالکل خلاف توقع راستوں سے بھی اللہ تعالیٰ اپنی غیبی مدد بھیجتا ہے اور اسے نقصان نہیں ہونے دیتا، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کو اسی طرح قرض کا لین دین کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قرض کی لین دین میں رسید پرچے اور گواہی کی

ایک شخص انھاس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہوں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کس نے پہلی دوبارہ کے پوچھنے پر جواب دینے سے روکا تھا؟ پھر ارشاد فرمایا میں نے تم کو خیر و بھلائی کے سوا کسی اور وجہ سے نہیں پکارا (یہ بتلانا ہے) تمہارا ساتھی اپنے قرض کی وجہ سے (جنت میں داخل ہونے سے) روکا گیا تھا میں نے دیکھا کہ اللہ نے اس کی طرف سے اس کا قرض ادا کر دیا (یعنی قرض خواہ کو بہت کچھ دے کر راضی کر لیا) اب کوئی اس سے کسی چیز کا مطالبہ کرنے والا نہیں رہا۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم)

اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد فرمایا: (تمہارا ساتھی جنت کے دروازے پر روکا گیا ہے) اگر تم چاہو تو اس کی طرف سے قرضہ ادا کر کے اس کو چھڑاؤ، اور چاہو تو اللہ کے عذاب کے سپرد کر دو، ایک شخص نے عرض کیا اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے، چنانچہ اس نے وہ قرض ادا کر دیا۔ (حاکم)

(۱۵۳۲/۱۷) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَاحِبُ الدَّيْنِ مَسْوُورٌ بِدَيْنِهِ يَشْكُو إِلَى اللَّهِ الْوَحْدَةَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ۔

ترجمہ:..... حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے محبوس کر دیا جائے گا (یعنی جنت میں داخل ہونے اور بندگان صالح کی محبت میں پہنچنے سے روک دیا جائے گا) چنانچہ وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار سے اپنی تنہائی کی شکایت کرے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۱۵۳۳/۱۸) وَعَنْ أَبِي مُوَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَغْطَرَ الذُّلُوبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يُلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَالِ الْيَتْمَى نَحَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَنْدَعُ لَهُ قَضَاءٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو موسیٰؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: گناہوں میں بڑا گناہ جس کا مرتکب ہو کر بندہ اللہ سے ملے یہ ہے کہ کوئی شخص اس حالت میں مرے کہ اس پر قرض کا بوجھ ہو اور اس نے اپنے پیچھے اتنا مال نہ چھوڑا ہو جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے۔ (ابوداؤد، بیہقی)

(۱۵۳۵/۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح لٹکی رہتی ہے (اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوتا ہے) جب تک کہ اس کا (قرض) ادا نہ کر دیا جائے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۵۳۶/۲۰) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: ثَوْبِي رَجُلٌ فَعَسَلْتَاهُ وَغَطَّيْتَاهُ، ثُمَّ أَكْتِنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: نَحْنُ عَلَيْهِ، فَحَطَا خَطْوَةً ثُمَّ قَالَ: أَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قُلْنَا: وَبِئْسَ مَا آتَى قَائِصَرَفَ فَتَحَسَّنَتْهُمَا أَبُو قَتَادَةَ فَأَكْتِنَاهُ، فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: الدِّينُ رَأْسُ عِلَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَوْفَى اللَّهُ حَقَّ الْغَرِيمِ وَتَبَرَّى مِنْهُمَا النَّسَبُ؟ قَالَ تَعَمَّرُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتُومَعْنِي: مَا فَعَلَ الدِّينُ رَأْسُ؟ قُلْتُ: إِنَّمَا مَاتَ أَمْسِ قَالَ: فَعَادَ إِلَيْهِ مِنَ الْعَدَى؟ فَقَالَ: قَدْ فَصَّيْتُهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْآنَ بَرَزْتُ جَلْدَتُهُ۔

رواہ احمد بلساند حسن، والحاکم والدارقطنی، وقال الحاکم، صحیح الإسناد، ورواہ ابو داؤد وابن حبان فی صحیحہ باختصار۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ: (نبی کریم ﷺ کے زمانے میں) ایک شخص کا انتقال ہوا ہم لوگوں نے اسے نہلا یا کفنا یا اور خوشبو لگائی اور پھر ہم نماز جنازہ کے لیے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے نماز کی درخواست کی، آپ ایک قدم چلے اور پوچھا: اس کے ذمہ کچھ قرضہ ہے؟ ہم نے کہا: اس کے ذمہ دو دینار (دواشرنی) ہیں آپ واپس لوٹ گئے (ہم لوگوں نے آپس میں

بات چیت کی) تو ابوقنادہؓ نے ان اشرفیوں کی ادائیگی کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی، ہم لوگ (دوبارہ) آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ابوقنادہؓ نے عرض کیا: وہ دودینار میں اپنے ذمہ لیتا ہوں، آپ نے فرمایا: قرض خواہ کا حق اللہ تعالیٰ نے پورا پورا کر دیا، اور مرنے والا ان دودیناروں سے بری الذمہ ہو گیا؟ (حساب میں کوئی کمی تو نہ رہی؟) ابوقنادہؓ نے آپ کو یقین دلایا تب آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، اس سے اگلے دن آپ نے پھر پوچھا: دودیناروں کا معاملہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کل ہی اس کا انتقال ہوا ہے، (آج کل میں ادا ہو جائیں گے) آپ نے اگلے روز پھر پوچھا تو ابوقنادہؓ نے جواب دیا: میں نے وہ ادا کر دیے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں سمجھو کہ اس کی چمڑی کو اب ٹھنڈک ملی ہے۔ (یعنی اب جا کر اسے سکون ملا ہے۔) (احمد، حاکم، دارقطنی، ابوداؤد، مسیح، ابن حبان)

(۱۵۳۷/۲۱) قَرَأَ مَسْلُومٌ وَعَلِيٌّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الثَّمَنَ عَلَيْهِ الذَّنْءُ، فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَلَمْ يَحْدِثْ أَنَّهُ تَرَكَ وَقَاءَ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْقَبُورَ قَالَ: أَنَا أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَصَنَ ثُؤُفِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَى قَضَائِهِ، وَمَنْ تَرَكَ مَا لَا قَبْرَ رَقَبَةٍ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ پہلے پوچھتے کہ کیا یہ شخص اپنا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ مال چھوڑ کر مرا ہے؟ اگر یہ بتایا جاتا کہ یہ شخص اتنا مال چھوڑ کر مرا ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھ لیتے اور اگر (یہ معلوم ہوتا کہ) کچھ بھی چھوڑ کر نہیں مرا ہے تو پھر (آپ اس کی نماز جنازہ خود نہ پڑھتے بلکہ) مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے دروازے کھول دیے (اور مشرکین و کفار سے جنگ کے بعد غنیمت کی صورت میں مال و زر میں وسعت و کشادگی نصیب ہوئی) تو آپ ﷺ نے فرمایا (مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے) میں (دین و دنیا کے تمام امور میں) مسلمانوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں، لہذا جو مسلمان اس حالت میں مرے کہ اس پر قرض ہو (اور اس نے اتنا مال نہ چھوڑا جو جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے) تو اس کے قرض کو ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں، اور جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے (تو اس مال سے اس کا قرض ادا کرنے کے بعد جو کچھ بچے) وہ اس کے وارث کا حق ہے۔ (مسلم وغیرہ)

گنجائش کے باوجود ادائیگی قرض میں ٹال مٹول کرنے پر وعید اور قرض خواہ کو راضی کرنے کی ترغیب

(۱۵۳۸/۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَظُمَ الْغَنَى ظُلْمُهُ وَإِذَا أَتَيْتَ أَخَذَ كُفْرًا عَلَى عَمَلِي، وَفَلْيَتَنَبَّهْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابُدَاؤُودُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب استطاعت کا (ادائیگی قرض میں) ٹال مٹول کرنا ظلم فائدہ:..... حدیث پاک کے پہلے جزء کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی چیز خریدے اور اس کی قیمت ادا کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود ادا نہ کرے یا کسی کا قرض دار ہو اور ادائیگی قرض پر قادر ہونے کے باوجود قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے، بلکہ بعض علماء نے تو یہ کہا ہے کہ یہ فسق ہے اور اس کی وجہ سے ایسے شخص کی گواہی رد ہوتی ہے اگرچہ یہ نادہندگی ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ظاہر ہوئی ہو، لیکن بعض دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ اس شخص کی گواہی قابل رد ہے جو صاحب استطاعت ہونے کے باوجود بار بار نادہندگی میں مبتلا ہو اور ادائیگی میں تاخیر کرنا اس کی عادت بن چکی ہو۔

حدیث پاک کے دوسرے جز "اور جب تم سے کسی کو صاحب استطاعت کے حوالہ کیا جائے..... الخ" کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کا کسی پر قرض ہو اور وہ قرض دار ادائیگی قرض پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے کسی مال دار شخص سے یہ کہے کہ تم میرا قرض ادا کر دینا تو قرض خواہ کو چاہیے کہ وہ قرض دار کی اس بات کو فورا قبول کر لے تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو، یہ حکم استحباب کے طور پر ہے لیکن بعض علماء کا قول یہ ہے کہ حکم بطریق وجوب کا ہے جب کہ کچھ علماء اس حکم کو بطریق اباحت کہتے ہیں۔ (از مظاہر حق)

(۱۵۳۹ / ۲) وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيَ الْوَاجِدُ يَحِلُّ بِعَرْضِهِ وَمَالُهُ، رَوَاهُ ابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت شریذ بنی کریم رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ گنجائش والے کا مال منول کرنا اس کی آبرو اور مال کو حلال کر دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:..... قرض دار اگر تنگدست ہے اور اس وجہ سے ادائیگی میں دیر کر رہا ہے تو یہ اس کی مجبوری ہے ایسے موقع کے لیے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرض خواہ اپنے قرض دار بھائی کو مہلت دے اور اس کی بڑی فضیلت ہے، لیکن اگر کوئی شخص گنجائش ہوتے ہوئے قرض ادا نہیں کرتا تو یہ زیادتی ہے، اور اس حرکت کی وجہ سے قرض خواہ کو یہ حق ہو جاتا ہے کہ چار آدمیوں کے درمیان اس بات کا چرچا کرے یا ایک قدم اور آگے بڑھ کر اس کو سب کے سامنے پکڑ لے اور سختی سے اس سے وصول کرے یا عدالت سے چارہ جوئی کرے۔ (از انتخاب)

(۱۵۴۰ / ۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُجِبُهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالْعَنِيُّ الظُّلْمُورُ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لهما، وَرَوَاهُ بَنُو حَوْه النَّسَائِيُّ، وَابْنُ حِبَابٍ فِي صَحِيحِهِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّاحُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین آدمی وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، اور تین آدمی وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ جس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ تین آدمی جن سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے یہ ہیں: بوڑھا زنا کار، تنگدستی کے باوجود غرور اور اکڑ رکھنے والا اور ظالم دولت مند۔ (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ، نسائی، صحیح ابن حبان، ترمذی، حاکم)

فائدہ:..... جن تین قسم کے آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے ان میں ایک زنا کار بوڑھا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ زنا جو کوئی بھی کرے گناہ ہے لیکن جوان آدمی کی طبیعت کے تقاضے سے بے قابو ہو کر اگر اس میں مبتلا ہو جائے تو کسی درجہ میں اس کا گناہ قابل معافی ہے مگر بوڑھا آدمی جب یہ حرکت کرے تو اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہے کہ اس کی طبیعت مسخ ہو گئی ہے اور ہوس نے بالکل ہی اس کو اندھا کر دیا ہے، دوسرا شخص جو تنگدستی کے باوجود غرور اور اکڑ رکھتا ہو اس لیے کہ تنگ دستی کے باوجود جب وہ اکڑ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ جب اس کو نعمتیں دے نہ معلوم وہ کیا کیا غضب ڈھائے گا، اس طرح تیسرا شخص ظالم دولت مند، دولت اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے بجائے اس کے کہ اس کے ذریعے مخلوق خدا کی مدد کرتا وہ اس دولت کی وجہ سے لوگوں پر ظلم کرتا ہے۔

(۱۵۴۱ / ۲) وَعَنْ حَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَقِي مِنْ تَمْرِ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ فَأَتَاهُ يَفْتَحِيهِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَفْضِيَهُ، فَقَضَاهُ تَمْرًا ذُورًا فَأَتَى أَبَا يَفْعَلَةَ، فَقَالَ: أَتَرُدُّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ أَحَقُّ بِالْعَدْلِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَمْسَخْتُ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُمُوعِهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ، وَمَنْ أَحَقُّ بِالْعَدْلِ مِنِّي لَا قُدْسَ لِلَّهِ أُمَّةٌ لَا يَأْخُذُ صَغِيرُهَا حَقَّهُ مِنْ شَرِيدِهَا وَلَا يَسْتَعْتِمُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا حَوْلَةُ عَذِيبُ

وَأَقْبَبِيهِ، قَالَ لَيْسَ مِنْ غَرِيبٍ يَخْرُجُ مِنْ عِنْدِ غَرِيبٍ رَاضِيًا إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ دَوَابَّ الْأَرْضِ، وَلُؤْلُؤُا الْبَحَارِ، وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَلْبُوسِي غَرِيبَةً وَهُوَ يَجِدُ إِلَّا كَتَبْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَتِلْكَ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ۔

ترجمہ:..... حضرت خولہ بنت قیسؓ (جو حضرت حمزہؓ کی بیوی تھیں) واقعہ بیان کرتی ہیں کہ قبیلہ بنی ساعدہ کے ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کے ذمہ ایک وق (تقریباً دو کوئل) کھجوریں تھیں وہ آپ سے مطالبہ کرنے آیا، آپ ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے فرما دیا کہ ان کو (ان کی کھجوریں) ادا کرو، انصاری نے اس کی کھجوروں سے کچھ گھٹیا کھجوریں دینا چاہیں، اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ انصاری نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کی چیزیں رد کرتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! اور رسول اللہ ﷺ سے زیادہ عدل و انصاف کا حق ہے کس کو؟ بس یہ سننا تھا کہ چشم نبوت میں سرمہ اشک جھلما گیا (آپ کی آنکھیں ڈبڈبائیں) اور آپ نے فرمایا: سچ کہتے ہو (واقعی) مجھ سے زیادہ کون مستحق عدل و انصاف ہو سکتا ہے، (پھر آپ نے ایک عام قانون قدرت بتلایا کہ) وہ قوم کبھی باعزت مقام نہیں پاسکتی جس میں کمزور طاقتور سے اپنا حق نہ لے سکتا ہو، اور اسے اپنا حق وصول کرنے کے لیے کئی کئی چکر لگانے پڑیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خولہ! اس سے وعدہ کرو (کہ تمہیں ہم اتنا اور دیں گے) اور اس وعدے کو پورا کرنا، جس قرض دار کے پاس سے قرض وصول کرنے والا خوش ہو کر چلا جائے اس کے لیے زمین کے تمام جاندار اور سمندر کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں اور جو شخص گنجائش ہوتے ہوئے اپنے قرض خواہ کو چکر لگوائے (اور اسے کئی کئی بار آنے کے لیے مجبور کرے) اللہ تعالیٰ اس کے ذمہ ہر دن اور ہر رات ایک ایک گناہ لکھتا رہتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط والکبیر)

(۱۵۳۳/۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قَدِيسَتْ أُمَّةٌ لَا يَمُوتُ الصَّغِيرُ فِيهَا حَقٌّ غَيْرُ مُتَعَتِّجٍ، رَوَاهُ أَبُو يَحْيَى، وَرَوَاهُ رِوَاةُ الصَّحِيحِ، وَرَوَاهُ ابْنُ عَجَّازٍ بِقِسْمَةٍ، وَلَقَطْلُهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفِئُ أَصَاةً دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ: أَخْرُجْ عَلَيْكَ إِلَّا قَصِينَتَيْنِ فَأَشْتَرَهُ أَصْحَابُهُ، فَقَالُوا: وَيَحْتَكَ تَذَرِي مَنْ تُكَلِّمُ؟ فَقَالَ: إِنِّي أَطْلُبُ حَقِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا هَمَّ صَاحِبِ الْحَقِّ كُنْتُمْ، ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَقَالَ لَهَا: إِنَّكَ كَارَتْ عِنْدَكَ ثَمَرٌ فَأَقْرِضِينَا حَتَّى يَأْتِينَا ثَمَرُ فَتَقْضِيَنَا؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ يَا أَبَا أُنَيْسٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَقْرِضْهُ فَقَضَى الْأَغْرَابُ وَأَطَعَمَهُ، فَقَالَ: أَوْفَيْتِ أَوْفَى اللَّهِ لَكَ، فَقَالَ: أَوْلَيْتِ خِيَارَ النَّاسِ، إِنَّهُ لَا قَدِيسَتْ أُمَّةٌ لَا يَأْخُذُ الصَّغِيرُ فِيهَا حَقٌّ غَيْرُ مُتَعَتِّجٍ.

رواہ البزار من حدیث عائشہ مختصراً، والطبرانی من حدیث ابن مسعود بلسانہ جید۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہات کا رہنے والا شخص) نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے قرض کا مطالبہ کرنے آیا اور سختی سے مطالبہ کیا، یہاں تک کہ کہنے لگا کہ آپ نے قرض ادا نہ کیا تو میں بھی آپ پر چڑھائی کروں گا، اس کے ساتھیوں نے اسے جھڑکا اور کہا: تیرا برا ہو پتہ بھی ہے کس سے بات کر رہا ہے؟ اس نے کہا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو تو صاحب حق (اعرابی) کا ساتھ دینا چاہیے تھا پھر حضرت خولہ بنت قیسؓ کے پاس آدمی بھیج کر کہلوایا اگر تمہارے پاس کچھ کھجوریں ہوں تو ہمیں قرض کے طور پر دے دو یہاں تک کہ ہمارے پاس کھجوریں آجائیں تو ہم تمہارا قرض ادا کر دیں گے۔ انہوں نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! قرضہ لے کر اعرابی کو ادا کر دیا اور اس کو کھانا (بھی) کھلایا اس نے عرض کیا آپ نے (میرا حق) پورا پورا کر دیا، اللہ آپ کو (بھی) پورا پورا دے، آپ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں میں بہتر لوگ ہیں اللہ کرے وہ قوم کبھی عزت نہ پائے جس میں کمزور طاقتور سے اپنا حق بغیر بار بار کے چکر لگائے نہ لے سکتا ہو۔ (بزار، طبرانی)

مقرض اور غمگین اور پریشان حال اور قیدی کے لیے چند دعاؤں کی ترغیب

(۱/۱۵۳۳) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ مَكَاتِبَنَا جَاءَهُ، فَقَالَ: إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مَكَاتِبَتِي فَأَعِيتِي فَقَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَتْ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبِيرٍ دَيْنًا أَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سُؤَالِكَ.

رواہ الترمذی واللفظ لہ وقال: حدیث حسن غریب، والحاکم، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت علیؑ کے پاس ایک مکاتب غلام آیا (مکاتب وہ غلام کہلاتا ہے جس کا مالک سے یہ معاملہ طے ہو جائے کہ میں اتنی رقم دے دوں تو آزاد ہوں) غلام نے آکر کہا کہ میں اپنی مکاتب کی (یعنی اس معاملہ کی طے شدہ) رقم ادا کرنے سے عاجز ہو چکا ہوں، آپ میری مدد فرمائیے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں تجھے وہ دعائے سکھا دوں جو مجھے نبی کریم ﷺ نے سکھائی ہے؟ اگر تمہارے اوپر کوہ صبر (بہت بڑا پہاڑ) کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ادا کر دے گا، یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سُؤَالِكَ۔ اے اللہ! مجھے اپنی حلال کی ہوئی چیزیں اتنی دے کہ میں تیری حرام کی ہوئی چیزوں سے بے نیاز ہو جاؤں! اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ بنا۔ (ترمذی، حاکم)

(۲/۱۵۳۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو أُمَامَةَ جَالِسًا فِيهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أُرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتٍ صَلَاةٍ؟ قَالَ: هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَذُبُورٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ، وَقَطَعَ عَنْكَ دَيْنَكَ؟ فَقَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَبِ الْحَرْبِ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعُجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَفَقْهَرِ الرِّجَالِ قَالَ: فَقُلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمِّي، وَقَطَعَ عَنِّي دَيْنِي، رواه ابو داود۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک انصاری صحابی ابوامامہ بیٹھے ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ابوامامہ! کیا بات ہے؟ نماز کے وقت کے علاوہ تمہیں مسجد میں بیٹھے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کچھ غم اور تفکرات لگ گئے ہیں اور کچھ قرضے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں کچھ ایسے الفاظ نہ سکھا دوں کہ جب تم انہیں کہنے لگو تو اللہ تعالیٰ تمہارے تفکرات بھی دور کر دے گا اور تمہارا قرضہ بھی ادا کر دے گا؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول کیوں نہیں (ضرور سکھا دیجیے) آپ ﷺ نے فرمایا: صبح و شام یہ کہا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَبِ الْحَرْبِ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعُجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَفَقْهَرِ الرِّجَالِ (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر سے اور کسب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ناکارگی اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کنبوسی اور بزدلی سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے حاوی ہو جانے اور لوگوں کے مسلط ہو جانے سے) ابوامامہ کہنے لگے: میں یہ الفاظ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ نے میرے تفکرات بھی دور فرما دیے اور میرا قرضہ بھی ادا کر دیا۔ (ابوداؤد)

(۳/۱۵۳۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَازِ: أَلَا أَعْلَمُكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ لَوْ كَانَتْ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ دَيْنًا لَأَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ؟ قُلْ يَا مَعْزُودُ اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ تُؤْتِي الْمَلِكَ مِنْ تَشَاءٍ وَتُؤْخِرُ الْمَلِكَ مِنْ تَشَاءٍ، وَتُعِزُّهُ مِنْ تَشَاءٍ، وَتُذِلُّهُ مِنْ تَشَاءٍ بِبَيْدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا تُعْطِيهِمَا مِنْ تَشَاءٍ وَتُمْسِكُهُمَا مِنْ تَشَاءٍ اَلْحَمْدُ لِرَحْمَتِكَ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَتِهِ مِنْ سِوَاكَ رواه الطبرانی في الصغير بإسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذؓ سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی دعائے سکھا دوں کہ تم اسے

مانگا کرو تو اگر تمہارے ذمہ احد پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ادا کر دے گا؟ (پھر آپ نے خود یہی فرمایا) معاذ تم یہ کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تَوَلَّى الْمُلْكُ مِنْ تَشَاءُ تُلْوَ الْمُلْكُ وَمَنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَحِمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَجِيْمُهُمَا تُعْطِيَهُمَا مَنْ تَشَاءُ وَتُمْسِكُهُمَا مَنْ تَشَاءُ اَرْحَمُنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

(اے اللہ! سلطنت کے مالک تو سلطنت (اور اختیارات) دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور سلطنت (و اختیارات) چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے، اور عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ہر خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، اے دنیا و آخرت کے رحمن اور ان دونوں کے رحیم، تو یہ دونوں جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان دونوں کو (یا ان میں سے جوئی چیز کو چاہتا ہے) روک لیتا ہے، مجھ پر (اور اس قدر) رحم فرما کہ میں کسی دوسرے کے رحم سے بے نیاز ہو جاؤں۔ (طبرانی فی الصغیر)

(۱۵۳۶/۴) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مُعَاذٌ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى بَعْضِ الْحَقِّ فَحَشِيئَتُهُ، فَلَمَّحَتْ يَدَايِهِ لَمْ يَأْخُذْ بِمَا خَرَجَتْ فَحَشَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ مَا خَلَقْتُ؟ قُلْتُ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى بَعْضِ الْحَقِّ فَحَشِيئَتُهُ حَتَّى اسْتَحْشَيْتُ وَكَرِهْتُ أَنْ يَلْقَانِي قَالَ: أَلَا أَمْرُكَ بِكَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ، لَوْ كَانَتْ عَلَيْكَ أَمْثَالُ الْجِبَالِ قَضَاءُ اللَّهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ، فَذَكَرَ بِاخْتِصَارٍ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ: اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ، وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَتَوَقَّعْنِي فِي عِبَادَتِكَ وَجِهَادِي فِي سَبِيلِكَ۔ رواه الطبرانی۔

ترجمہ:..... ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ مجھ پر کسی شخص کا کچھ قرض تھا میں ڈر کی وجہ سے دو دن تک نہ نکلا، پھر میں نکل کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: اے معاذ! کس چیز نے تم کو پیچھے کر دیا (کہ دو دن سے تم ہمارے پاس نہیں آئے) میں نے عرض کیا: ایک شخص کا مجھ پر حق ہے مجھے ڈر محسوس ہوا اور شرم آئی اور یہ بات ناپسند ہوئی کہ کہیں (راستہ میں) اس سے آمنا سامنا نہ ہو جائے، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو وہ کلمات نہ سکھاؤں اگر تم اس کو پڑھ لو تو اگر تم پر پہاڑوں کے برابر بھی (کسی کا) حق ہو تو اللہ تعالیٰ وہ ادا کر دے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلا دیجیے، آپ ﷺ نے مذکورہ بالا دعا ارشاد فرمائی، البتہ اس دعا کے آخر میں یہ بھی اضافہ ہے:

”اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَتَوَقَّعْنِي فِي عِبَادَتِكَ وَجِهَادِي فِي سَبِيلِكَ“

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے تنگدستی سے خوشحالی دے اور میرا قرضہ ادا کر دے اور مجھے اپنی

عبادت کرتے ہوئے اور اپنی راہ میں جہاد کرتے ہوئے موت دے۔ (طبرانی)

(۱۵۳۷/۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَخَلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاءَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُعَلِّمُهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ: لَوْ كَانَتْ عَلَى أَحَدِكُمْ جَبَلٌ ذَهَبٍ دَيْنًا فَدَعَا اللَّهَ بِذَلِكَ لَقَضَاهُ اللَّهُ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ قَارِبِ إِلَيَّ الْهَرَمَ، وَكَاشِفِ الْكُفْرَ، وَمُجِيبِ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحِمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَجِيْمُهُمَا، أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَتْ عَلَى بَيْتِهِ مِنَ الدَّيْنِ، وَكُنْتُ لِلدَّيْنِ كَارِهَا فَكُنْتُ أَدْعُو اللَّهَ بِذَلِكَ فَأَتَانِي اللَّهُ بِفَالِدَةٍ فَقَطَعْتُ عَنِّي دَيْنِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَلَى دَيْنًا وَذَلِكَ دَرَاهِمٌ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى فَائِزَتْنِي أَنْ أَنْظُرَ فِي وَجْهِهَا لَا أَجِدُ مَا أَقْضِيهَا فَكُنْتُ أَدْعُو اللَّهَ بِذَلِكَ الدُّعَاءِ فَمَا لَبِثْتُ إِلَّا يَوْمًا حَتَّى رَفَقَنِي اللَّهُ بِرُفْقَا مَا هُوَ بِصَدَقَةٍ تُصَدَّقُ بِهَا عَلَى، وَلَا مِيزَاتٍ وَرِثَتُهُ، فَقَضَاهُ اللَّهُ عَنِّي وَقَسَمْتُ فِي أَهْلِي قَسَمًا حَسَنًا، وَحَلَيْتُ ابْنَتَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بِكَلاِبِ أَوَاقٍ مِنْ وَرِيْقٍ وَقَصَلْ لَنَا قَصْلٌ حَسَنٌ۔ رواه البزار والحاكم،

والاصحابی، کلہم عن الحاکم بن عبد اللہ الایلی عن القاسم عنہا، وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ (ایک بار) میرے پاس تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک دعا سنی تھی وہ دعا آپ نے مجھے سکھائی بھی تھی، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے پوچھا وہ کونسی دعا ہے؟ فرمایا: یہ دعا حضرت عیسیٰؑ اپنے ساتھیوں کو سکھایا کرتے تھے، اور بتلاتے تھے کہ اگر تم میں سے کسی کے ذمہ سونے کے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو اور وہ اللہ سے یہ دعا کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو بھی ادا کر دے گا، (دعا یہ ہے:) اَللّٰهُمَّ قَارِبِ الْهَيْبَةِ وَكَاشِفِ الْخَيْرِ وَمُجِيبِ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمًا، اَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ (اے اللہ! ظفکرات کو آسان کرنے والے اور نفوس کو دور کرنے والے، اور مجبوروں کو بے بسوں کی پکار سننے والے، دنیا و آخرت کے رحمن اور ان دونوں کے رحیم تو ہی مجھ پر رحم کھا سکتا ہے، تو مجھ پر ایسا رحم فرما دے کہ میں تیرے سوا ہر ایک کے رحم و کرم سے بے نیاز ہو جاؤں) حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میرے ذمہ کچھ قرض باقی رہ گیا تھا اور مجھے قرض سے بہت نفرت تھی تو میں اس دعا کو پڑھتا رہتا تھا، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے فائدہ پہنچایا اور میرا قرض ادا کر دیا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے ذمہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کی ایک اشرفی اور تین درہم تھے وہ میرے پاس آجایا کرتی تھیں (اور جب وہ آتی تھیں تو) شرم سے میری نظریں ان کے چہرے کی طرف نہ اٹھتی تھیں اس لیے کہ میرے پاس ادائیگی کا انتظام نہ تھا، چنانچہ میں نے اس دعا کو پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مال عطا فرمایا وہ نہ تو صدقہ تھا جو مجھے کسی نے دیا، ہوا اور نہ کوئی میراث تھی جس کا مجھے حصہ ملا ہو، لہذا اللہ تعالیٰ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور میں نے اپنے گھر کنبے میں بھی اچھا خاصا تقسیم کر دیا (اور اپنی بیٹی یعنی) عبدالرحمن کی بیٹی کے لیے تین اوقیہ (یعنی تقریباً سوا چار سو گرام) چاندی کا زیور بھی بنوا دیا اور اس کے بعد بھی ہمارے پاس کافی مقدار میں بچ رہا۔ (بزاز، حاکم، صہبانی)

(۱۵۴۸/۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ حُرٌّ، وَلَا حُرٌّ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِي يَدِيكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ قَضَاؤُكَ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اَمْرٍ هُوَ لَكَ سَمِيْعٌ بِهِ نَفْسُكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِيْزَةً قَلْبِي، وَتُوَرِّثَ صَدْرِي، وَتَجْلَدَ خُرْبِي وَتَهَابَ هَيْبِي اِلَّا اَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّتَهُ، وَابْدَلَهُ تَهَانًا حُرِّيَةً فَزَحًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَلْبِسُنِي لَنَا اَنْ تَتَعَلَّقَ هَوْلًا اَلْغِيَامَاتِ؟ قَالَ: اَجَلْ يَلْبِسُنِي لَنْ سَمِعْتُمْ اَنْ يَتَعَلَّقَهُنَّ، رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابُو يَحْيٰى وَابْنُ حَبَانٍ فِيْ صَحِيحِهِ، وَالحَاكِمُ

کلہم عن ابی سلمۃ الجہنی عن القاسم بن عبدالرحمن عن ابيه عن ابن مسعود، وقال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم ان سلمہ من ارسال عبدالرحمن عن ابيه، قال الحافظ: لم یسلم، وابوسلمۃ الجہنی، یاتی ذکرہ، وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ: قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اِنَّ السُّعْيُوْرَ لَكُنْ عَيْنٌ هَوْلًا اَلْغِيَامَاتِ، قَالَ: اَجَلْ فَتَقُوْلُوْهُنَّ وَعَلَيْسُوْهُنَّ قَائِلَةٌ مَنْ قَالَهُنَّ وَعَلَّمْتَهُنَّ اَلْتِمَاسَ مَا فِيْهِنَّ اَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، وَأَعْلَانُ فَزَحَهُ

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو کوئی غم و فکر لاحق ہو اور وہ یہ کلمات کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِي يَدِيكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ قَضَاؤُكَ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اَمْرٍ هُوَ لَكَ سَمِيْعٌ بِهِ نَفْسُكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِيْزَةً قَلْبِي، وَتُوَرِّثَ صَدْرِي، وَتَجْلَدَ خُرْبِي وَتَهَابَ هَيْبِي (اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کی اولاد ہوں، اور تیری بندی کی اولاد ہوں، میں ہمت تن تیرے قبضہ میں ہوں، میرے بارے میں تیرا حکم نافذ اور جاری ہے، اور میرے بارے میں تیرا جو بھی فیصلہ ہو برحق ہے اور انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے

ترجمہ الشریف والتریب

سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام سے جو تیرا نام ہو، تو نے خود کو اس نام سے ذکر کیا ہو، یا تو نے اسے اپنی (کسی) کتاب میں نازل فرمایا ہو، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ بتایا ہو، یا تو نے اس کو اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہو کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور بنادے اور اسے میرے رنج و غم کا مداوا کر دے اور اسے میرے تفکرات کا دور کرنے والا بنادے)۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے تفکرات دور فرمادے گا اور رنج و غم کے بدلے اسے خوشی و مسرت عطا فرمادے گا، صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم ان کلمات کو سیکھ (کریا ذکر) لیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جو کوئی ان کلمات کو سنے، اس کو چاہیے کہ وہ ان کو یاد کر لے۔ (احمد، بزار، ابویعلیٰ، صحیح ابن حبان، حاکم)

اور ایک روایت میں جو حضرت ابو موسیٰؓ سے طبرانی نے روایت کی ہے اس کے اخیر میں یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا وہ شخص تو (پھر) بڑا محروم اور نقصان میں رہا جو ان کلمات کے پڑھنے سے محروم رہا ہو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ان کو سیکھو اور پڑھا کرو، جس نے ان کو پڑھنا شروع کر دیا اور لوگوں کو سکھایا اس اثر اور برکت کو لینے کے لیے جو ان کے اندر ہے اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو دور کر دے گا اور اس کو طویل خوشی دے گا۔

(۴/ ۱۵۴۹) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلِمَاتُ التَّكْوِينِ: اللَّهُمَّ رَحِمْتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غم زدہ شخص کے لیے یہ کلمات ہیں: اَللّٰهُمَّ رَحِمْتَكَ اَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي اِلٰی نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ (اے اللہ میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے آنکھ کے جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرما اور میرے ساتھ معاملات کو درست فرما) (طبرانی، صحیح ابن حبان) اور ایک روایت میں اس کے اخیر میں یہ جملہ بھی ہے۔ لا الہ الا انت۔

(۸/ ۱۵۵۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ صَنِيعٍ مُخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

رواہ ابو داؤد واللفظ لہ، والنسائی، وابن ماجہ والحاکم والبیہقی، کلھم من رواۃ المحکم بن مصعب، وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔ ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جو استغفار کو لازم پکڑے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی میں سے راستہ دے دیتا ہے اور ہر غم سے چھٹکارا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی)

(۹/ ۱۵۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَانَتْ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا اللَّهُمَّ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَالْحَاكِمُ۔

ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھتا ہے، اس کے لیے یہ توننانوے بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ہلکی اور آسان بیماری غم ہے۔ (طبرانی فی الاوسط، حاکم)

(۱۰/ ۱۵۵۲) وَعَنْ أَنَسٍ بَنِي عَمَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَعْلَمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَ عِنْدَ الْكَرْبِ، أَوْ فِي الْكَرْبِ: اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالْاَوْسَطُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بنت عمیسؓ کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جنہیں تم بے چینی

اور پریشانی کے وقت میں کہہ لیا کرو؟ (پھر کلمات تعلیم فرمائے) اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اَلْهُمَّ لَكَ بِهِ شَيْئًا۔ (صرف اللہ ہی میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا)۔

اور ایک روایت میں تین بار کہنے کا ذکر ہے۔ اور شروع میں لفظ اللہ ایک بار ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی زبان پر وفات کے وقت سب سے آخری الفاظ یہی تھے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی)

(۱۵۵۲ / ۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، رواه البخاري ومسلم والترمذي
ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غم اور پریشانی کے وقت یہ فرماتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۱۵۵۳ / ۱۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِي النُّوْبِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحَوْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ، (الانبیاء: ۸۷) فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِي حَيٍّ وَقَدْ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ، رواه الترمذي، واللفظ له والنسائي، والحاكم، وقال: صحيح الإسناد، وزاد الحاكم في رواية له: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ كَانَتْ لِيُؤْتَى خَاصَّةٌ أَمْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْغَيْرِ وَكَذَلِكَ نُجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (الانبیاء: ۸۸)
ترجمہ:..... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت یونسؑ کی دعا جب کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۔ جب کوئی مسلمان کسی بارے میں اللہ سے ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا کو قبول کرے گا حاکم کی روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے، ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ دعا یونسؑ کے لیے خاص تھی یا سب مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنتے:

وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْغَيْرِ، وَكَذَلِكَ نُجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (ہم نے ان کو غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو یوں ہی نجات دیتے ہیں) [الانبیاء] (جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب ایمان والوں کے لیے عام ہے)۔

(۱۵۵۵ / ۱۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَكْفُرُ بِهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ جَاءَ رَ الْبَحْرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، وَإِلَيْكَ الْمُسْتَعَاذُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْدُسًا عَنْهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رواه الطبرانی في الصغير بإسناد جيد۔

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سمیت سمندر سے پار ہوتے وقت کہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں! (ضرور سکھا دیجیے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، وَإِلَيْكَ الْمُسْتَعَاذُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ (اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور شکایتیں سننے کے لیے اصل ٹھکانہ تو ہی ہے اور تجھ سے مدد کی امید ہے، کسی میں نہ (برائیوں کو روکنے

کی) طاقت ہے اور نہ (خیر و خوبی دینے کی) قوت ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے جو عظمت و بزرگی والا ہے) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے میں نے کبھی یہ کلمات نہیں چھوڑے۔ (طبرانی فی المعجم)

(۱۵۵۶/۱۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَادَى الْمُتَنَادِي فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَانْشَجِبَ الدُّعَاءُ، فَمَنْ نَزَلَ بِهِ كُرْبٌ: أَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّيْنِ الْمُتَنَادِي، فَإِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ، وَإِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ، وَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، وَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ الثَّاقِبَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابَةِ لَهَا دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَحَلِيمَةُ النَّفْوَى أَحِبَّنَا عَلَيْهَا، وَأَمْنُنَا عَلَيْهَا، وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ جِنَائِرِ أَهْلِهَا أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا، ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ حَاجَتَهُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ عَطِيَّةِ بْنِ مَعْدَانَ، وَهُوَ وَاهٍ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لیے جس کو کوئی بے چینی یا (حالات کی) تنگی درپیش ہو تو وہ مؤذن (کی آواز) کا دھیان رکھے، جب وہ اللہ اکبر کہے، یہ بھی اللہ اکبر کہے جب وہ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے یہ بھی کہے۔ جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے یہ بھی حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے اور جب وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے یہ بھی حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے (پھر اذان ختم ہونے کے بعد) یہ کہے: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ الثَّاقِبَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابَةِ لَهَا دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَحَلِيمَةُ النَّفْوَى أَحِبَّنَا عَلَيْهَا، وَأَمْنُنَا عَلَيْهَا، وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ جِنَائِرِ أَهْلِهَا أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا۔ (اے اللہ اس پورے اور سچے مقبول بلاوے کے رب! تو ہمیں اسی پر زندہ رکھ اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرما اور (قیامت) کے دن اسی پر ہمیں اٹھا اور ہمیں اس کے ماننے والوں کے بہترین گروہ میں شامل فرما) (زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی) پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔ (حاکم)

(۱۵۵۷/۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَرِهْتَنِي أَمْرًا إِلَّا تَصَلَّلَ لِي جَبْرِيْلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ قُلْ: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَشْجُدُ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكَ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا، وَكَذَلِكَ تَكْبِيْرًا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

وَرَوَى الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ ابْنِ تَرَاهِيْمٍ يَفْنِي ابْنَ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَهُ الْعَدُوَّ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْنِي عَلَيْهِ قُبَّةً فَأَبَوْا عَلَيْهِ إِلَّا بِعْنَهُ غَنِيْمَةً لَمْ يُطْلَقْ فَشَكَازِلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اخْشَبْ إِلَيْهِ فَلْيُكْشِرْ مِنْ قَوْلِهِ: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَشْجُدُ وَلَدًا، إِلَى آخِرِهَا قَالَ: فَكُتِبَ بِهَا الرَّجُلُ إِلَى ابْنِهِ، فَجَعَلَ يَقُولُهَا، فَخَفَلَ الْعَدُوُّ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ بَعْضُ بَعْضًا، فَقَدِمَ وَقَدِمَ بِهَا إِلَى أَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جب بھی کسی معاملے میں پریشانی اور بے چینی ہوئی تو اسی جبریل امین میرے سامنے آئے اور کہا: محمد ﷺ یہ کہیے: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَشْجُدُ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكَ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا، وَكَذَلِكَ تَكْبِيْرًا۔ (میں بھروسہ کرتا ہوں اس زندہ ذات پر جو کبھی نہیں مرے گی اور تمام تعریفیں اور خوبیاں اسی ہستی کے لیے ہیں جس کے نہ اولاد ہے اور نہ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک و ہمراز ہے اور نہ کوئی اس کا مددگار کمزوری کی وجہ سے ہے اور آپ خوب اس کی بڑائیاں بیان کیجیے)۔ (طبرانی، حاکم)

اور اصحابانی کی روایت میں ہے کہ فضیل کہتے ہیں کہ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں دشمن نے قید کر لیا۔ اس کے والد نے اس کو فدیہ دے کر چھڑوانا چاہا انہوں نے انکار کیا اور فدیہ میں بہت زیادہ چیزیں لینے کا مطالبہ کیا جس کے دینے کی ان کے والد طاقت نہیں رکھتے تھے، ان کے والد نے اس کی شکایت نبی کریم ﷺ سے کی، آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹے کو لکھ دو کہ (وہ مذکورہ بالا) دعا کی کثرت کرے، چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ لکھ کر بھیجا، وہ اس کو پڑھتے تھے (ایک مرتبہ) دشمن کو غافل پا کر چالیس اونٹ ہٹا کر لے آئے، خود بھی آگئے اور

اونٹوں کو بھی والد کے پاس لے آئے۔

جھوٹی قسم کھانے پر وعید

(۱/۱۵۵۸) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِعَيْنِهِ حَقَّهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمًّا قَلِيلًا (ال عمران: ۷۷) اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

زادنی روایت بمعناہ قال: فَتَحَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، فَقَالَ: مَا يَحْدِثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَقُلْنَا: كَذًا وَكَذَا، قَالَ: صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ حُصُومَةٌ فِي بَيْتٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاهِدَاكَ أَوْ تَبَيَّنْهُ، قُلْتُ: إِذَا يَخْلُفُ وَلَا يَتَابِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَتَقَطَّعُ بِهَا مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا قَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ، وَلَزَلْتُ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمًّا قَلِيلًا، اِلَى آخِرِ الْآيَةِ، رواه البخاری، ومسلم، وابوداؤد، والترمذی، وابن ماجہ مختصراً۔

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے مال پر ناحق قسم کھالی (کہ یہ میرا ہے) تو وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بطور دلیل قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمًّا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَحْكُمُهُمْ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (یعنی جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کے سہارے کچھ تھوڑا سامان و اسباب حاصل کر لیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور ان سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔)

اور ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ (حضرت ابن مسعودؓ کے یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد) اشعث بن قیس کنندی تشریف لائے اور پوچھا ابو عبد الرحمن (یعنی ابن مسعودؓ) کیا بات سنا رہے تھے؟ ہم نے کہا اس طرح فرما رہے تھے، انہوں نے فرمایا: ابو عبد الرحمن سچ فرماتے ہیں (خود) میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا، ہم یہ مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر گئے، آپ نے مجھے سے فرمایا: یا تو تم دو گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا، میں نے عرض کیا: یہ تو قسم کھا جائے گا اور اسے کوئی پرواہ نہ ہوگی، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ڈھٹائی سے کوئی (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال ہتھیالیا وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے گا کہ وہ اس بندے پر غضب ناک ہوگا اور (اسی سلسلہ میں) یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ اوپر گزرا)۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲/۱۵۵۹) وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَآخَرَ مِنْ خُصَرِ مَوْتِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْأَيَمَنِ فَقَالَ الْخُصَرِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اعْتَصَبَتْ بِهَا أَبُو هَذَا، وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ: هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ أُحْلِفُ، وَاللَّهُ مَا يَعْتَدُ أَهْمَا أَرْضِي اعْتَصَبَتْ بِهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَقَطَّعُ أَحَدٌ مَالًا يَمِينٍ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمٌ، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي، رواه ابوداؤد، واللفظ له وابن ماجہ مختصراً۔

ترجمہ:..... حضرت اشعث بن قیسؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دو آدمی یمن کی ایک زمین کا مقدمہ لے کر حاضر ہوئے ان میں سے ایک کندہ کا تھا دوسرا خضر موت کا، خضر موت والے نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس کے والد نے مجھ سے میری زمین چھین

لی تھی اور وہ اس کے قبضہ میں ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم گواہ پیش کر سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں لیکن میں اس سے اس بات کی قسم لے سکتا ہوں کہ ”اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ یہ زمین اس (حضرت موت والے) کی ہے جو میرے والد نے دیا رکھی تھی“ کندی یہ قسم کھانے پر تیار ہو گیا (نبی کریم ﷺ نے غالباً مدعی کی بات سن کر اور دونوں کی چہروں کو دیکھ کر بھانپ لیا تھا کہ حضرت موت والے کا دعویٰ درست ہے اور کندی کا معاملہ کمزور ہے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کندی کی قسم کھانے سے پہلے) جو کوئی قسم کے ذریعہ کسی کا مال ہتھیالیتا ہے اللہ تعالیٰ سے (قیامت میں) اس حال میں ملے گا کہ وہ کوڑھی ہوگا کندی نے (یہ سن کر) کہا: یہ زمین اسی کی ہے (میری نہیں)۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۱۵۶۰/۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكِبَانُزُ: الْإِسْتِرَاكُ بِاللَّهِ وَحَقُّوهُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينُ الْمَسْمُوسُ۔

وَفِي رِوَايَةٍ أُتَتْ أَغْرَابًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَانُزُ؟ قَالَ: الْإِسْتِرَاكُ بِاللَّهِ، الَّذِي يَفْتَضِلُهُ مَالُ الْمَرْءِ وَهُوَ يَمِينُ يَمِينٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور یمین غموس۔

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا: یمین غموس کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ جھوٹی قسم جس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہتھیالیا جائے، یعنی جھوٹی قسم۔ (بخاری، ترمذی، نسائی)

(۱۵۶۱/۸) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَبَشَةِ يَنْهَى الْجُمُورَ عَنْ أَنْ يَقُولُوا: مَنِ اقْتَضَطَ مَالُ أَخِيهِ يَمِينٌ فَاجْرَوْهُ فَلْيَسْبُوْهُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لِيَلْبِغَهُ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ مَعْرُوثَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ ائْتَر۔

ترجمہ:..... حضرت حارث بن البرصاءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کے دوران جمروں کے درمیان نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعہ ہتھیالیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، تم میں جو حاضر ہو یہ پیغام غائب تک پہنچا دے یہ بات آپ نے دو تین بار فرمائی۔ (احمد، حاکم)

(۱۵۶۲/۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَمِينُ الظَّاهِرَةُ تُذْهِبُ الثَّمَالَ، أَوْ تَذْهَبُ بِالثَّمَالِ، رَوَاهُ الْبُزَارُ۔

ترجمہ:..... حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جھوٹی قسم مال کو لے جاتی ہے (یعنی اگر جھوٹی قسم کھا کر کسی کا ناحق مال دبا بھی لیا تب بھی اس میں برکت نہ ہوگی بلکہ وہ مال کسی مصیبت کی نذر ہو جائے گا)۔ (بزار)

(۱۵۶۳/۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ لِمَ يُقَالُ لِلْيَمِينِ الظَّاهِرَةِ: ظَاهِرٌ لِخَلْقٍ قَدْ أَتَى بِهَا وَهُوَ أَغْنَى يُقَالُ قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ؟ قُلْتُ: لَا أَذِئْتُ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَضَطَ مَالُ الْمَرْءِ يَمِينٌ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن ثعلبہؓ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمن بن کعب بن مالکؓ کے پاس گیا وہ ایک پرانی گریبان والی چادر اوڑھے ہوئے تھے جسے انہوں نے سامنے سے تھام رکھا تھا اور آنکھوں سے بالکل ناپینا کہ انہیں پکڑ کر چلایا جا رہا تھا، میں نے ان کے پاس پہنچ کر سلام

لی تھی اور وہ اس کے قبضہ میں ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم گواہ پیش کر سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں لیکن میں اس سے اس بات کی قسم لے سکتا ہوں کہ ”اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ یہ زمین اس (حضر موت والے) کی ہے جو میرے والد نے دبا رکھی تھی“ کندی یہ قسم کھانے پر تیار ہو گیا (نبی کریم ﷺ نے غالباً غدی کی بات سن کر اور دونوں کی چہروں کو دیکھ کر بھانپ لیا تھا کہ حضر موت والے کا دعویٰ درست ہے اور کندی کا معاملہ کمزور ہے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کندی کی قسم کھانے سے پہلے) جو کوئی قسم کے ذریعہ کسی کا مال ہتھیالیتا ہے اللہ تعالیٰ سے (قیامت میں) اس حال میں ملے گا کہ وہ کوڑھی ہوگا کندی نے (یہ سن کر) کہا: یہ زمین اسی کی ہے (میری نہیں)۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(٥/ ١٥٦٠) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ: الْأَشْرَاطُ بِاللَّهِ وَالْعُقُوفُ بِالْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينُ بِالْعَمُومِ -

وَفِي رِوَايَةٍ أُتَتْ أَغْرَابُنَا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَانُ؟ قَالَ: الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ .
 قَالَ: الَّذِي يَفْطُلُهُ مَالُ الْمُرِي « مُسْلِبٌ يَمْنَى بِمِثْلَيْهَا كَاذِبٌ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالسَّالِمِيُّ .

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور یمین غموس۔

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا: یٰمیں غموس کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ جھوٹی قسم جس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہتھیایا جائے، یعنی جھوٹی قسم۔ (بخاری، ترمذی، نسائی)

(٨/ ١٥٦١) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ نَبِيَّ الْجُمُرَتَيْنِ، وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ أَقْتَضَلَ مَالًا أُجِيْبُو يَمِينِي فَأَجِرَةً فَلْيَتَبَيَّأُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لِلْبَيْلِغَةِ شَاهِدُكُمْ كَمَا يَبْكُمُ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ وَهُوَ التَّمَرُّ.

ترجمہ:..... حضرت حارث بن البرصاءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کے دوران جہروں کے درمیان نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعہ ہتھیالیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، تم میں جو حاضر ہو یہ پیغام غائب تک پہنچا دے یہ بات آپ نے دو تین بار فرمائی۔ (احمد، حاکم)

(٩/ ١٥٢٣) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّيِّئُ الْقَاجِرَةُ تُذْهِبُ الْمَالَ، أَوْ تُذْهِبُ بِالْمَالِ، رَوَاهُ الْبَزَارُ.

ترجمہ:..... حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جھوٹی قسم مال کو لے جانی ہے (یعنی اگر جھوٹی قسم کھا کر کسی کا ناحق مال و یا بھی لیا تب بھی اس میں برکت نہ ہوگی بلکہ وہ مال کسی مصیبت کی نذر ہو جائے گا)۔ (بزار)

(١٣/ ١٥٧٣) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ فِي إِزَارٍ خَرَزِيٍّ ضَاقَ خَلْقُ قِدَائِكَ بِهٖ وَهُوَ أَعْمَى يُقَادُ قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُخْبِرُكَ بِحَدِيثٍ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اقْتَضَى مَالَ الْمَرْءِ مُسْلِمٍ يَسْتَبِينَ كَاذِبَةً كَانَتْ نُكَّتُهُ سَوْدَاءً فِي قَلْبِهِ لَا يُخْبِرُهَا شَيْءٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمن بن کعب بن مالک کے پاس گیا وہ ایک پرانی گریبان والی چادر اوڑھے ہوئے تھے جسے انہوں نے سامنے سے تھام رکھا تھا اور آنکھوں سے بالکل ناپینا کا شیش پکڑ کر چلایا جا رہا تھا، میں نے ان کے پاس پہنچ کر سلام

کیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے والد کو کوئی حدیث بیان کرتے سنا ہے؟ میں نے کہا مجھے تو کچھ نہیں معلوم، فرمایا: میں نے تمہارے والد سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان بھائی کا مال جھوٹی قسم سے ہتھیا لیا تو (یہ قسم) اس کے دل پر ایک سیاہ داغ بن کر (قائم ہو) جائے گی جسے کوئی چیز قیامت تک نہ مٹا سکے گی۔ (ماہم)

(۱۵۶۳/۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْتَى لِي أُنْتُ أُحَدِّثُ عَنْ دِيْثٍ قَدْ فَرَّقَتْ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَغَطَّتْهُ مِثْنِي نَحْتُ الْعَرْشِ، وَهُوَ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ مَا أَغْظَمَكَ رَبَّنَا، فَيَرُدُّ عَلَيْهِ: مَا عِلْمُ ذَلِكَ مِنْ خَلْقٍ فِي كَاذِبًا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔ ترجمہ:..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: بلاشبہ اللہ جل ذکرہ نے مجھے اس بات کی اجازت دی ہے کہ تمہیں ایک مرغ کی بات سناؤں جو اپنی ٹانگیں زمین کی طرف پھیلا کر اور گردن عرش کی طرف جھکا کر کہتا ہے: سُبْحَانَكَ مَا أَغْظَمَكَ رَبَّنَا، (پاک ہے تیری ذات ہمارا رب کتنا بڑا ہے) اللہ اس کے جواب میں فرماتا ہے: جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے اس نے اس بات کو نہ جانا (اگر وہ اللہ کی عظمت و بڑائی کو جانتا تو کبھی اللہ کے نام کی جھوٹی قسم نہ کھاتا)۔ (طبرانی، حاکم)

(۱۵۶۵/۱۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِبْنِ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ افْتَقَطَ حَقِّيْ أَمْرِيْ مُسْلِمٍ يَتِيمٍ، فَقَدْ أَوْجَبَ لَهُ النَّارَ، وَخَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، قَالُوا: وَإِنْ كَانَتْ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: كَانَتْ قَضِيْبًا مِنْ أَرْثٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَرَوَاهُ مَالِكٌ إِلَّا أَنَّهُ كَرَّرَ: وَإِنْ كَانَتْ قَضِيْبًا مِنْ أَرْثٍ ثَلَاثًا

ترجمہ:..... حضرت ابو امامہ حارثیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان بھائی کا مال ہتھیا لیا اس نے اپنے لیے آگ کو واجب کر لیا اور جنت کو اپنے اوپر حرام کر لیا، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! چاہے معمولی سی چیز ہو؟ فرمایا: چاہے پیلو کی شاخ (یعنی سواک) ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ)۔ اور مالک کی روایت میں ہے کہ آپ نے یہ آخری بات تین بار دہرائی۔

(۱۵۶۶/۲۰) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ افْتَدَى يَتِيمَةً بِعَشْرَةِ آلَافٍ، ثُمَّ قَالَ: وَرَبِّ الْكَعْبَةِ لَوْ خَلَفْتُ خَلْفْتُ صَادِقًا، وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ؟ افْتَدَيْتُ بِهِ يَتِيمًا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَرَوَى فِيهِ أَيْضًا عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَتِيمًا مَرَّةً بِسَبْعِينَ أَلْفًا۔

ترجمہ:..... حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بار اپنی قسم کا دس ہزار فدیہ دیا پھر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! اگر میں قسم کھاتا تو سچی کھاتا یہ دس ہزار تو میں نے اپنی قسم کا فدیہ دیا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط) اور حضرت اشعث بن قیسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار اپنی قسم کا فدیہ ستر ہزار دیا۔

(آج ۹ شوال المکرم ۱۴۱۸ھ بروز جمعرات شب جمعہ میں بفضلہ تعالیٰ مدینۃ الرسول ﷺ میں بوقت پونے دو بجے کتاب کی دوسری جلد کا ترجمہ مکمل ہوا۔

الحمد لله الذي بعزقه وجلاله تتم الصالحات۔

کتاب کی تیسری جلد آج شب جمعرات مدینۃ الرسول ﷺ میں بوقت دس بجے توکلًا علی اللہ شروع کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ وقت میں برکت کے ساتھ تکمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

حضرات محدثین کرام کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ انہوں نے مختلف موضوعات کو سامنے رکھ کر احادیث نبویہ (علی صاحبہا الف الف صلواتہ علیہ) کے مجموعے تیار کئے انہی میں سے ایک اہم ترتیب ”ترغیب و ترہیب“ کی بھی ہے جس میں چھانت چھانت کر ان احادیث کو جمع کیا جن میں مختلف اعمال کے اجر و ثواب اور بد اعمالیوں کی سزا کا ذکر تھا۔ اس سلسلہ میں زیر نظر ”النصر علیہ والنصر علیہ“ ہے یہ مجموعہ سابقہ تمام مجموعوں سے زیادہ جامع بھی ہے اور احادیث کے معیار و صحت کے لحاظ سے بھی سابقہ مجموعوں کی نسبت اس کا مقام بلند ہے اور ابواب کی ترتیب بھی نہایت موزوں ہے۔

ترجمہ و تشریحات میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے

★ حدیث کو درج کرنے کے بعد اس کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ کر دیا ہے جہاں ضرورت محسوس ہوئی تو اس کے مختلف ضروری فوائد بھی ”فائدہ“ کے بعد لکھ دیئے گئے۔ ★ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں احادیث کی سندوں پر کلام کیا ہے وہ حدیث کے ساتھ ہی مختصر اعرابی میں درج کر دیا گیا ہے، اردو میں اس کے ترجمہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ ★ لغوی تحقیقات عموماً حذف کر دی گئی ہیں۔ ★ فقہی اختلافات اور علمی مباحث چونکہ کتاب کے موضوع سے خارج ہیں اس لئے ان سے گریز کیا گیا ہے اور حدیث کا صرف مقدمہ، وعدہ و وعید اور تشریح و انداز (توضیح و تفسیر) کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کتاب کا اصل موضوع ہے، تاکہ عمومی طور پر اعمال صالحہ کا شوق اور اعمال سیئہ کی نفرت دل میں قائم ہو۔ ★ حدیث کے مضمون پر جہاں اشکال ہو سکتا تھا تو ترجمہ یا فائدہ میں ہی آسان انداز سے اس کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ★ خود ساختہ ترجمہ کے بجائے جن احادیث کا ترجمہ اکابر کی کتابوں میں مل گیا انہی کے ترجمہ کو نقل کر دیا جیسے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ یا صاحب مظاہر حق وغیرہ کے تراجم سے مدد لی گئی۔ ★ کہیں کہیں ایک ہی حدیث، ایک ہی راوی اور ایک ہی قسم کے الفاظ کے ساتھ مختلف ابواب میں آگئی تھی کسی مناسبت سے ایسی روایات کو کہیں ایک مناسب مقام پر ذکر کر کے دوسری جگہوں پر نہیں لکھا گیا۔ کتاب میں سے صرف صحیح اور حسن احادیث کا ترجمہ کے لئے انتخاب کیا گیا ہے۔

انکی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ جہاں یہ ترجمہ و شرح امت کے لئے بہت مفید ہوگا وہیں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے بھی معاون ہوگا۔

دارالاشاعت کراچی کے اس ضفے میں احادیث کے نمبر مسلسل کر دیئے گئے اور ہر موضوع پر حدیث کے علیحدہ نمبر بھی دیئے گئے اس سے انشاء اللہ استفادہ کرنا اور حوالہ تلاش کرنا آسان ہو گیا۔ بھلا اللہ جلد ہی اس کا انگریزی ترجمہ بھی دستیاب ہوگا۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب کی ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsoft.com
ishaat@cyber.net.pk

المطبعہ



DIU-1100